الخیر الساری
فی تشریحات البخاری
(کتاب الجہاد)
افادات
استاذ العلماء حضرت مولانا محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم
مکتبہ امدادیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

الخیر الساری

فی تشریحات البخاری

کتاب الجہاد

افادات

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم

شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان

ترتیب وتخریج

حضرت مولانا خورشید احمد تونسوی مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان

ناشر

مکتبہ امدادیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فون: ۴۵۴۴۹۶۵-۰۶۱

جملہ حقوق کتابت وطباعت بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب:............ الخیر الساری فی تشریحات البخاری (کتاب الجہاد)

افادات:............ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد صدیق صاحب مدظلہٗ شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس، ملتان

ترتیب وتخریج:.......... حضرت مولانا خورشید احمد صاحب تونسوی (فاضل ومدرس جامعہ خیر المدارس، ملتان)

کمپوزنگ:............ مولانا محمد یحییٰ انصاری (مدرس جامعہ خیر المدارس، ملتان) مولوی محمد اسماعیل (متعلم جامعہ خیر المدارس، ملتان)

ناشر:............ مکتبہ امدادیہ، ٹی بی ہسپتال روڈ، ملتان

اشاعتِ اوّل:............ ربیع الاوّل ۱۴۲۸ھ ...... اپریل ۲۰۰۷ء

ملنے کے پتے

۱:...... مولانا میمون احمد صاحب (مدرس جامعہ خیر المدارس، ملتان)

۲:...... مولانا محفوظ احمد صاحب (خطیب جامع مسجد غلہ منڈی، صادق آباد)

۳:...... مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، لاہور

۴:...... قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی

۵:...... کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راولپنڈی

۶:...... مکتبہ دار العلم (نزد جامعہ خیر المدارس ٹی، بی ہسپتال روڈ، ملتان)

ضروری گزارش

اس کتاب کی تصحیح میں حتی المقدور کوشش کی گئی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی غلطی معلوم ہو تو ناشر یا مصنف مدظلہٗ کو ضرور مطلع فرمائیں تا کہ اس کی آئندہ اشاعت میں تصحیح کر دی جائے۔ (شکریہ)

فہرس

اظہارِ تشکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور پاک ﷺ نے فرمایا (من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ) اس حدیث پاک کے تقاضا سے بندہ ان بعض حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے ترتیب و تبییض میں حصہ لیا۔

اوّلاً:...... بندہ کی تدریسی تقریر کتاب الجہاد سے مولوی احسان الحق صاحب سلمہٗ نے ضبط کی لیکن اس میں کچھ قابل اصلاح امور تھے جس کو مولوی خورشید احمد صاحب سلمہٗ مدرس جامعہ خیر المدارس کی مساعی جمیلہ سے پورا کیا گیا انہوں نے صرف اصلاح ہی نہیں کی بلکہ اس کو قابلِ اشاعت بنا دیا اور مولوی اختر رسول سلمہٗ فاضل خیر المدارس نے اس کی تصحیح میں سعی بلیغ فرمائی۔

ثانیاً:...... جامعہ کے استاذ الحدیث حضرت مولانا شیر محمد صاحب مدظلہ، حضرت مولانا شبیر الحق صاحب مدظلہ اور مولانا نعیم احمد صاحب مدظلہ جنہوں نے نظر ثانی کر کے مفید مشوروں سے نوازا۔

ثالثاً:...... عزیزم مولوی محمد یحییٰ سلمہٗ (مدرس جامعہ ہذا) و مولوی محمد اسمٰعیل سلمہٗ (متعلم دورہ حدیث شریف) جنہوں نے کتابت فرمائی۔

جس کے نتیجے میں الخیر الساری فی تشریحات البخاری کی ایک نئی جلد از کتاب الجہاد تا کتاب بدأ الخلق تک آپ کے سامنے آرہی ہے۔

فقط

بندہ محمد صدیق عفرلہٗ

خادم الحدیث جامعہ خیر المدارس، ملتان

۱۸/فروری ۲۰۰۷ء ...... ۲۹/محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

• President: Jamia Khair-ul-Madaris Multan Pakistan
• Sec. General: Wifaq-ul-Madaris-al-Arabia Pakistan
• Sec. Coordination: Ittehad Tanzeemat Madaris-e-Deenia Pakistan
• Chairman: Punjab Quran Board, Govt. Punjab
• Editor In-chief: Monthly "AL-KHAIR" Multan
• Chairman: Al-Khair Public School Multan

(آیۃ الخیر یادگارِ اسلاف حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری زید مجدھم مہتمم جامعہ خیر المدارس، ملتان)

الحمدللہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی

کتب احادیث میں امیر المؤمنین فی الحدیث ''سیدنا امام محمد بن اسماعیل بخاری'' رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ''الجامع الصحیح'' کو ایک ممتاز ومنفرد مقام حاصل ہے۔امام بخاریؒ نے اس تالیف میں نہ صرف سند ومتن کے اعتبار سے صحت کے بلند تر تقاضوں کا لحاظ کیا ہے بلکہ اس کی ترتیب وتدوین اور تبویب وتراجم میں ایسے ایسے نکات ولطائف کی رعایت فرمائی ہے کہ اہلِ علم اُن حقائق پر مطلع ہو کر عش عش کر اُٹھتے ہیں۔''صحیح بخاری'' بلاشبہ علوم ومعارف کا ایسا معدن ہے جس کے جواہر سے اہلِ علم ہمیشہ دامن بھرتے رہیں گے لیکن اس میں کمی نہیں آئے گی۔جس کتاب کی تشریح وتوضیح علامہ بدرالدین عینیؒ جیسے اذکیاءِ اُمت اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ جیسے جبالِ علم نے کی ہو اور اسے اپنے لئے باعث سعادت سمجھا ہو اس کی عظمت ورفعت کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں۔

''صحیح بخاری'' کے اسی مقام ومرتبہ کی وجہ سے ہر دور میں اہلِ علم ونظر میں ظاہراً وباطناً کامل ترین افراد نے اس کا درس دیا ہے۔جامعہ خیر المدارس میں تدریس بخاری شریف کا فریضہ بانیٔ جامعہ میرے جدِ امجد استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری قدس سرہ نے انجام دیا۔آپؒ کی حیاتِ طیبہ میں یہ مسند آپؒ ہی کو زیب دیتی تھی اس لئے کہ علمِ حدیث میں جو تبحر، وسعتِ مطالعہ اور دِقتِ نظر آپ کو حاصل تھی اس کی کوئی نظیر قرب وجوار بلکہ پنجاب کے تقریباً کسی مدرسہ میں موجود نہ تھی۔

Postal Address: JAMIA KHAIR-UL-MADARIS O/s Dehli Gate Multan.
Off: 92-61-4545783, 4544440 Fax: 92-61-4545524 E-mail: hanif@khairulmadaris.com.pk

ہمارے استاذِ مکرم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم

(صدرالمدرسین جامعہ خیرالمدارس، ملتان) حضرت جدِ امجدؒ کے اُن مایۂ ناز تلامذہ میں سے ہیں

جنہوں نے ان کے علوم و معارف کو نہ صرف محفوظ وضبط فرمایا بلکہ اُسی سلیس و جامع انداز میں زندگی بھر تعلیم و تدریس کو اپنا مشن بنایا۔ حضرت الاستاذ کو جامعہ خیرالمدارس میں تدریسی خدمات انجام دیتے ہوئے کم وبیش ساٹھ سال گزر چکے ہیں۔ تقریباً ۱۷ سال سے آپ جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مولانا محمد شریف کاشمیریؒ کے وصال کے بعد، بخاری شریف کا درس دے رہے ہیں۔ آپ کا اندازِ تدریس اپنی جامعیت، علوم و معارف اور افادات کے لحاظ سے حضرت بانی جامعہؒ کے اندازِ تدریس کا نقش ثانی ہے۔ آپ کی املائی تقاریر میں بھی وہی دقتِ فکر اور فقہی تعمق نظر آتا ہے جو حضرت داداجانؒ کی خصوصیت تھی۔

آپ کی یہ املائی تقاریر، جو درحقیقت حضرت داداجانؒ کے علوم و معارف کا ہی مظہر ہیں کی طباعت کا سلسلہ عرصہ پانچ سال سے جاری ہے۔ اب تک اس سلسلۂ خیر کی تین جلدیں ''الخیرالساری'' کے نام سے منظرِ عام پر آچکی ہیں۔

اب اس کی چوتھی جلد جو ''کتاب الجہاد'' پر مشتمل ہے اہلِ علم کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ گزشتہ تین جلدوں کی طرح اس جلد پر بھی تخریج و مراجعت اور نظرِ ثانی کا فریضہ جامعہ کے استاذ اور حضرت مولانا کے شاگردِ خاص مولانا خورشید احمد تونسوی نے انجام دیا ہے۔ یہ درسی افادات طلبہ و اساتذہ حدیث کو ان شاء اللہ العزیز بہت سی درسی شروح اور تعلیقات سے بے نیاز کردیں گے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ استاذ مکرم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم کے ان علمی افادات کو تمام اہلِ علم بالخصوص طلبہ و اساتذۂ حدیث شریف کے لئے نافع اور حصولِ خیر کا ذریعہ بنائیں اور ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھیں۔ آمین!

والسلام

محمد حنیف جالندھری

مہتمم جامعہ خیرالمدارس، ملتان

۲۰/مارچ ۲۰۰۷ء ۳۰/صفرالمظفر ۱۴۲۸ھ

Postal Address: JAMIA KHAIR-UL-MADARIS O/s Dehli Gate Multan.
Off: 92-61-4545783, 4544440 Fax: 92-61-4545524 E-mail: hanif@khairulmadaris.com.pk

عرضِ مرتب

جہادایک افضل عمل ہے، جہادزمین پر امن قائم کرنے کے لئے مشروع ہوا ہے، سرورِ کائنات، منبع فیوض وبرکات محمد رسول اللہ ﷺ نے مشہور قول کے مطابق ستائیس (۲۷) بار جہاد میں حصہ لیا جنہیں غزوات کہتے ہیں اور متعدد جہادی لشکر روانہ فرمائے جنہیں سرایا کہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جہاد قیامت تک جاری وساری رہے گا۔ جب تک مسلمان میدانِ کارزار میں جہاد کے لئے اُترتے رہے عزت ووقار سے جئے اور کامیابیاں ان کے قدم چومتی رہیں اور اقوامِ عالم پر امن کے ساتھ حکمرانی کی اور دھرتی کو امن کا گہوارہ بناڈالا۔ جذبۂ جہاد ہی تو مومن کی پہچان ہے اس کے بغیر تو ایمان کامل ہی نہیں، چنانچہ ارشادِ رسولِ خدا ﷺ ہے''جو شخص جہاد کئے بغیر مرااور جذبہ جہاد بھی اس کے دل میں پیدانہیں ہوا تو وہ نفاق کے شعبہ پر مرا'' جذبہ جہاد سے سرشار امام بخاریؒ نے بخاری شریف میں ''کتاب الوصایا'' کے بعد ''کتاب الجہاد والسیر'' کا عنوان قائم فرمایا اور اس میں جہادی آیات واحادیث لاکر جہاد کرنے اور مجاہد بننے کی ترغیب دی اور لاکھوں مسلمانوں نے کتاب الجہاد پڑھ کر اس پر عمل کیا اور جہادی میدان میں جواں مردی سے قتال کر کے زرّیں تاریخ رقم کی، بیشتر مسلمانوں نے جہاد میں شرکت کی بعض حضرات بہادری سے لڑتے ہوئے شہادت کے مرتبہ پر فائز ہوئے اور کچھ مجاہد غازی بن کر لوٹے اور بعض نے مجاہدین کی مالی معاونت کر کے گھر بیٹھے جہاد کرنے کی فضیلت کو پالیا اور من جهز غازيا في سبيل الله فقد غزا کا مصداق بنے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو بھی ان سعادتوں سے نوازیں (آمین)

محترم علماء وعالمات وعزیز طلباء وطالبات! بخاری شریف کا ''کتاب الجہاد'' بچوں اور بچیوں کا مشترکہ نصاب ہے، طلبہ، طالبات اور اہلِ علم کی طرف سے اوّلاً اس کی تشریح کا مطالبہ کیا گیا چنانچہ اللہ پاک کی توفیق سے

بخاری شریف کی کتاب الجہاد سے ترتیب وتخریج کا کام بندہ نے تقریباً ایک سال قبل شروع کیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بے شمار عنایتوں اور رحمتوں نے مجھے سہارا دیا اور صحت جیسی نعمت سے بھی نوازا اور استاذِ محترم حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم العالیہ کی توجہات بھی شاملِ حال رہیں، ان کی سحرگاہی دُعاؤں اور سرپرستی نے میری ہمت بندھائی نیز پہلی جلدوں میں قارئین کی دلچسپی اور مقبولیت نے بھی ایک اور ایک جلد کی تیاری کے لئے حوصلہ بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا جس کی بدولت الخیرالساری فی تشریحات البخاری کی ایک اور جلد تیار ہوئی اور اس جلد کی تصحیح کے لئے مولوی اختر رسول سلمہ اللہ (فاضل جامعہ خیرالمدارس) کی معاونت بھی شامل رہی، اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس محنت کو شرفِ قبولیت بخشے (آمین) الحمدللہ پہلی تین شائع شدہ جلدوں کی طرح اس جلد میں بھی ان تمام امور کو مدِنظر رکھا گیا ہے جن کا پہلی جلدوں میں اہتمام کیا گیا تھا اس کی تصحیح میں بھی خصوصی توجہ دی گئی تاکہ قارئین تک تشریحاتِ بخاری صحت کے ساتھ پہنچیں۔

امید ہے آپ اس کو بھی حسبِ سابق محبت کی نظر سے دیکھیں گے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔ اتنے بڑے کام میں غلطی کے امکان کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا، دورانِ مطالعہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو اطلاع فرمائیں آئندہ طباعت میں اس کی اصلاح کردی جائے گی (ان شاء اللہ)

آخر میں دُعا اور التجاء ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس محنت کو اپنی بارگاہِ عالی میں شرفِ قبولیت بخشے اور ہم سب کے لئے ذریعہ نجات بنائے اور استاذِ محترم حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم العالیہ کو صحت وسلامتی کے ساتھ عمرِ طویل عطا فرمائے اور بخاری شریف کی تعلیم وتدریس کے ساتھ وابستہ رکھے اور ان کی زندگی میں "الخیر الساری فی تشریحات البخاری" کی تمام زیرِ ترتیب وتخریج جلدیں منظرِ عام پر آجائیں (آمین)۔

خورشید احمد (تونسوی)

فاضل ومدرس جامعہ خیرالمدارس، ملتان

۱۰/ ربیع الاوّل ۱۴۲۸ھ بروز جمعۃ المبارک......۳۰/ مارچ ۲۰۰۷ء

اللّٰھم
صلِّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلِ محمدٍ
کما صلّیتَ علیٰ ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم
انّکَ حمیدٌ مّجیدٌ
اللّٰھم
بارِکْ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلِ محمدٍ
کما بارکتَ علیٰ ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم
انّکَ حمیدٌ مّجیدٌ
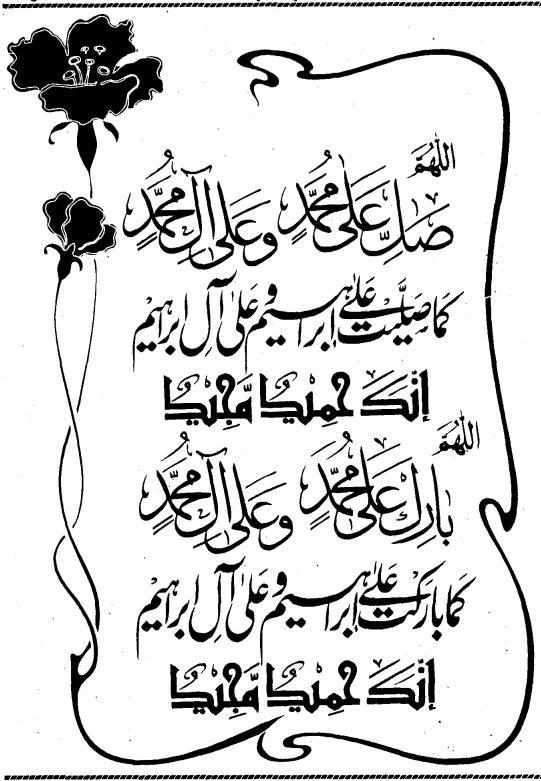
کتاب الجهاد کے متعلق اصطلاحات

کل ابواب: ۲۴۱ **کل احادیث:** ۳۷۸

کل تعلیقات: ۞ **فرضیتِ جهاد:** ۲ھ۱۲صفرالمظفر۔

راجل : پیادہ۔ **فارس:** شہسوار۔

سهم : حصہ۔ **راحله:** سواری۔

جهاد کی سواریاں: گھوڑے، اونٹ، خچر، دراز گوش۔ **جهادی آلات وهتهیار:** تیر،تلوار، نیزے، زرہ اور خود وغیرہ۔

جهاد کب تک جاری رهے گا: قیامت تک۔ **مالِ فیٔ:** وہ مال ہے جو بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے۔

مالِ غنیمت: وہ مال ہے جو کافروں سے لڑائی کر کے حاصل ہوا ہو۔ **خمس :** پانچواں حصہ

اربع اخماس: پانچ حصوں میں سے باقی ماندہ چار حصے۔ **خمس الخمس :** پانچویں کا پانچواں حصہ۔

نفل: بمعنی فضل وانعام یعنی وہ انعام جو امیرِ جہاد کسی خاص مجاہد کو اس کی کارکردگی کے صلہ میں حصہ غنیمت کے علاوہ بطورِ انعام عطا کرے۔

ترغیبِ جهاد: ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ جس شخص نے جہاد نہ کیا اور جذبہ جہاد بھی دل میں پیدا نہیں ہوا اور وہ مر گیا تو وہ نفاق کے شعبہ پر مرا۔

غزوه کی تعریف: جس جہاد میں آپ ﷺ نے بنفسِ نفیس شرکت کی ہو۔

سریه کی تعریف: جس جہاد میں آپ ﷺ نے خود تو شرکت نہ فرمائی ہو مگر صحابہؓ کو کفار کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا ہو۔

کل غزوات: کل غزوات ۱۹ ہیں جن میں سے ۸ میں قتال کیا، جب کہ جمہورؒ کے نزدیک ۲۷ ہیں، سعید بن میتب سے چوبیس، جابر بن عبداللہؓ سے ۲۱ اور حضرت زید بن ارقمؓ سے ۱۹ غزوات کی تعداد منقول ہے۔

کل سرایے: ابن سعدؒ سے ۴۰، ابن عبدالبرؒ سے ۳۵، واقدیؒ سے ۴۸ اور ابن جوزیؒ سے ۵۶ کی تعداد منقول ہے۔

سب سے پهلا غزوه: غزوۃ الابواء۔ قال ابن ابن اسحاق خرج النبی ﷺ غازیا فی صفر رأس اثنی عشر شهراً من مقدمة المدينة وقال ابن هشام واستعمل على المدينه سعد بن عبادةؓ.

سب سے آخری غزوه: غزوہ تبوک۔

سب سے پهلا سریه: حضرت حمزہ بن عبدالمطلبؓ کی سرکردگی میں ۳۰ صحابہ کرام کی ایک جماعت کو ابو جہل کی سرکردگی میں شام سے واپس آنے والے تین سو (۳۰۰) سواروں سے مقابلہ کے لئے سیف البحر کی طرف روانہ کیا، رمضان المبارک ۱ھ یا ربیع الاوّل ۲ھ میں علی اختلاف الاقوال۔ لیکن اس میں لڑائی نہ ہوئی۔

سب سے آخری سریہ: سریہ حضرت اسامہ بن زیدؓ۔

جہاد فرضِ عین: کفار کے غلبہ کا خطرہ ہوتو فرضِ عین ہے۔

جہاد فرض کفایہ: کفار کے غلبہ کا خطرہ نہ ہوتو فرضِ کفایہ ہے۔

جب بعض لوگ یا کوئی گروہ کفار سے دفاع کے لئے مقرر اور قادر ہوں تو اس وقت جہاد جمہور علماءؒ کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور اگر وہ جماعت یا گروہ دفاع سے عاجز آ جائے یا کفار کا غلبہ ہونے کا خطرہ ہوتو جہاد فرضِ عین ہو جاتا ہے۔

تحریض علی القتال: جہاد کے لئے ابھارنا۔

جہاد کی تربیت: جہاد کہ تربیت ضروری ہے کیونکہ آپ ﷺ نے ترغیب دی اور صحابہ کرامؓ نے تربیت لی اور دی بھی۔

اقدامی جہاد: جب کہ کفار کی قوت اور شوکت سے اسلام کی آزادی کو خطرہ ہوتو دشمنانِ اسلام پر جارحانہ حملہ اور ہاجمانہ (لشکر کشی) اقدام کرنا۔

دفاعی جہاد: کافروں کی قوم ابتداءً حملہ آور ہوتو اس کی مدافعت کے لئے نکلنا۔

سب سے پہلا بحری جہاد: حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں کیا گیا۔

شہید حقیقی : وہ مسلمان جو اللہ کے راستے میں کفار سے لڑتا ہوا جان قربان کردے۔

غازی: وہ مسلمان جو جہاد سے فارغ ہو کر گھر لوٹ آئے۔

مسلمانوں کی جانب سے سب سے پہلا تیر چلانے والے: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ۔

اسلام میں سب سے پہلے شہید: حضرت حارثہؓ (جو بدر کی لڑائی میں شہید ہوئے)

اسلام میں سب سے پہلی شہیدہ: حضرت سمیہؓ۔

سبی: قیدی **قِن:** خالص غلام **مدبر:** وہ غلام جسے آقا کہے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔

مکاتب: وہ غلام جس سے بدلِ کتابت طے کرلیا جائے۔ **دارالحرب :** کافروں کا ملک **دارالاسلام :** مسلمانوں کا ملک۔

کتابی: یہودی، نصرانی وغیرہ۔ **مجوسی:** آتش پرست۔ **وثنی:** بت پرست

خراج: اس مال کو کہتے ہیں جو غلام سے یا زمین کی پیداوار سے حاصل ہو یعنی زمین وغیرہ کا محصول۔

جزیہ: اس مال کو کہتے ہیں جو مغلوب کفار سے ان کے نفوس کے بدلے میں وصول کیا جائے۔

اسلامی فوج کے غزوہ میں سب سے پہلے امیر: حضرت محمد ﷺ۔

اسلامی فوج کے سریہ میں سب سے پہلے امیر: حضرت حمزہؓ۔

سولی پر لٹکا کر شہید کئے جانے والے صحابی: حضرت خبیبؓ۔

شہید کے لئے معافی: شہادت سے قرض کے سوا تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

کتاب الجہاد

یہ کتاب جہاد کے احکام کے بیان میں

جہاد کا لغوی معنٰی:...... جہاد (مصدر باب مفاعلہ بکسر الجیم) جُہد سے لیا گیا ہے بمعنی مشقت اٹھانا یعنی کسی مقصد کے حصول کے لئے مشقت اٹھانا لغوی طور پر جہاد کہلاتا ہے۔

جہاد کا اصطلاحی معنٰی:...... بذل الجھد فی قتال الکفار لاعلاء کلمۃ اللّٰہ، یعنی اللہ تعالیٰ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے کفار سے لڑنے میں کوشش کرنا۔

جہاد کی کئی قسمیں ہیں۔ان میں سے افضل واعلیٰ قسم قتال مع الکفار ہے اس لئے اس کی تعریف بذل الجھد فی قتال الکفار لاعلاء کلمۃ اللّٰہ تعالیٰ [۱] کی جاتی ہے۔خلاصہ یہ کہ جہاد کے لغوی معنٰی مشقت اٹھانا ہے اور جہاد کی اصطلاحی تعریف جو بذل الجھد فی قتال الکفار للاعلاء کلمۃ اللّٰہ کی جاتی ہے یہ درحقیقت جہاد کی ایک قسم کی تعریف ہے۔

اقسام جہاد

جہاد کی اقسام معلوم کرنے سے پہلے دشمن کی قسمیں معلوم ہونا ضروری ہے۔

دشمن کی اقسام:...... دشمن دو قسم پر ہے۔ (۱) داخلی (۲) خارجی

﴿۱﴾ داخلی دشمن :...... داخلی دشمن نفس ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے اَعْدٰی عُدُوِّکَ نَفْسُکَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْکَ [۲] "تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے پہلوؤں کے درمیان ہے۔

خارجی دشمن:...... خارجی دشمن کی پھر دو قسمیں ہیں (۱) محسوس (۲) غیر محسوس

خارجی غیر محسوس دشمن:...... غیر محسوس دشمن شیطان ہے۔جیسا کہ قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْن (الآیۃ) [۳]

خارجی محسوس دشمن :...... خارجی محسوس دشمن کی پھر دو قسمیں ہیں۔(۱) کفار مجاہرین یعنی کفر ظاہر کرنے والے (۲) منافقین جو درحقیقت کافر ہیں یعنی کفر چھپانے والے اور اسلام ظاہر کرنے والے۔

جہاد کی تقسیم اوّل:...... خلاصہ یہ کہ دشمن کی چار قسمیں ہیں۔(۱) داخلی یعنی نفس (۲) خارجی محسوس مجاہر یعنی کفار (۳) خارجی محسوس غیر مجاہر یعنی منافقین (۴) خارجی غیر محسوس یعنی شیطان۔

---

[۱] عمدۃ القاری ص۸۷ ج۱۴ [۲] بیہقی ص...... [۳] پارہ ۱۲ سورۂ یوسف آیت ۵

جب دشمن کی چار اقسام ہوئیں تو جہاد کی بھی چار اقسام ہوں گی۔

جہاد کی قسمِ اوّل:...... پہلی قسم جہاد بالنفس ہے یعنی نفس کے خلاف جہاد کرنا جیسا کہ حدیث پاک میں ہے **المجاھد من جاھد نفسه فی طاعة الله** (الحدیث)[۱] اس کی چار اقسام ہیں۔

〈۱〉 **ثبات علی الدین** یعنی دین پر ثابت قدم رہنا 〈۲〉**تحصیل دین** یعنی دین کا علم حاصل کرنا 〈۳〉**تبلیغ دین** یعنی دین کی نشر واشاعت وتعلیم کا انتظام کرنا 〈۴〉 **حملِ مصائب علٰی تبلیغ الدین** یعنی دین کی تبلیغ میں جو مصائب پیش آئیں ان کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا اور صبر کرنا۔

جہاد کی قسمِ ثانی:...... یعنی ابلیس لعین کے خلاف جہاد، اسکی بھی دو قسمیں ہیں۔

〈۱〉**دفعِ وساوسِ ابلیس**:...... یعنی شیطان ملعون کے وساوس کو دور کرنا اور ان سے بچنا۔ وسوسہ گناہ کے خیال کو کہتے ہیں شیطان ملعون انسان کے دل میں گناہ کا خیال ڈالتا ہے ان وساوس سے بچنا اوران کو دور کرنا جہاد کہلاتا ہے۔

〈۲〉**دفعِ تزویراتِ ابلیس**:...... شیطان ملعون کا غیر نیکی کو نیکی بنا کر ظاہر کرنا تزویر کہلاتا ہے۔ شیطان ملعون کوشش کرتا ہے کہ مسلمان بدعتوں میں مبتلا ہو جائیں اور سنتیں چھوڑ دیں تو بدعتوں کے خلاف کوشش کرنا جہاد کہلائے گا۔

جہاد کی قسمِ ثالث:...... جہاد کی تیسری قسم کفار مجاہرین (اعلانیہ کفر کرنے والے) سے جہاد کرنا۔

جہاد کی قسمِ رابع:...... منافقین سے جہاد کرنا۔

کفار اور منافقین کے ساتھ کئے جانے والے جہاد

کفار اور منافقین کے خلاف کیے جانے والے جہاد کی چار اقسام ہیں۔

〈۱〉**جہادِ بالقلم**:...... یعنی کفار و منافقین اسلام کے خلاف جو پروپیگنڈہ کریں اوراپنے کفریہ نظریات کی تشہیر کریں تو ان کے خلاف قلم کے ذریعہ جو جہاد کیا جائے گا وہ جہاد بالقلم کہلائے گا۔

〈۲〉**جہاد باللسان**:...... یعنی ان کے کفریہ نظریات اور باطل عقائد کے خلاف وعظ وتبلیغ کرنا یہ جہاد باللسان کہلائے گا۔

〈۳〉**جہاد بالمال** :...... یعنی کفار کے باطل نظریات اور کفریہ عقائد کو رد کرنے کے لئے اور اسلامی قوت وشوکت کے لئے مال خرچ کرنا مثلاً مجاہدین کا مالی تعاون کرنا یا جہادی نظریات کی نشر واشاعت کا اہتمام کرنا یہ جہاد بالمال کہلائے گا۔

〈۴〉**جہاد بالسیف**:...... چوتھی قسم جہاد بالسیف اور جہاد بالسنان ہے اس کا دوسرا نام " قتال مع الکفار"

[۱] (مشکوٰۃ ص۱۵ ج......)

ہے یعنی کفار جب محاربہ کے لئے آجائیں اور ظلم وستم کریں یا اعلاء کلمۃ اللّٰہ کے لئے ضرورت ہو تو کفار کے خلاف جہاد (قتال) کیا جائے گا تو یہ جہاد بالسیف ہوگا۔

﴿جہاد فرضِ عین ہے؟ یا فرضِ کفایہ؟﴾

حُکمِ جہاد:...... جب بعض لوگ یا گروہ کفار سے دفاع کے لئے مقرر وقادر ہوں تو اس وقت جہاد جمہور علماء کے نزدیک فرض کفایہ ہے اگر کوئی جماعت یا لوگ دفاع کے لئے مقرر وقادر نہ ہوں یا یہ کہ وہ دفاع سے عاجز آجائیں خدانخواستہ کفار کا غلبہ ہونے کا خطرہ ہو تو ایسے وقت میں جہاد فرض عین ہو جاتا ہے اگر کسی وقت (خدانخواستہ) مرد عاجز آئیں تو عورتوں پر بھی جہاد فرض ہو جاتا ہے ایسے وقت میں منکوحہ عورت بھی اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر جہاد میں شریک ہو سکتی ہے۔

تاریخِ مشروعیتِ جہاد:...... حضرت علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ ۱۲ صفر المظفر ۲ھ میں جہاد مشروع ہوا جیسا کہ ارشاد ربانی ہے فَاِذَاانسَلَخَ الاَشهُرُ الحُرُمُ فَاقتُلُوا المُشرِکِینَ حَیثُ وَجَدتُّمُوهُم وَخُذُوهُم وَاحصُرُوهُم وَاقعُدُوا لَهُم کُلَّ مَرصَدٍ[۱]

بقاءِ جہاد:...... جہاد قیامت تک جاری رہے گا اس کی مشروعیت کا انکار کرنے والا کفار کا آلہ کار (ڈبل کافر) ہے جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد کا انکار کیا اور ختم نبوت کا بھی انکار کیا تو امت مسلمہ نے بالاتفاق اس کو اور اس کے متبعین کو بھی کافر قرار دیا اور پاکستان کے آئین میں بھی ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے **والجهاد ماضٍ منذ بعثنی اللّٰه الیٰ ان یقاتل آخر امتی الدجال**[۲] یعنی جہاد تا قیامت جاری رہے گا اور میری امت کا آخری فرد دجال (ملعون) کے خلاف جہاد کرے گا محدثین شراحؒ نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں یعنی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی بن کر تشریف لائیں گے تو وہ دجال ملعون کے خلاف جہاد فرمائیں گے اور یہ قربِ قیامت میں ہوگا اس کے بعد جہاد موقوف ہو جائے گا یعنی جہاد کی ضرورت نہ ہوگی اس لئے کہ یا تو سارے لوگ مسلمان ہو جائیں گے یا جہاد پر قدرت نہ رہے گی کہ سارے لوگ کافر ہو جائیں گے (العیاذ باللہ)

ملحدین کی طرف سے مشروعیت جہاد پر چند اعتراضات اور ان کے جوابات

اعتراض:...... اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام سفاکانہ مذہب ہے کیونکہ اس میں جہاد یعنی لڑو اور مارو یا مر جاؤ کا حکم ہے؟

جواب ﴿۱﴾:...... جو حضرات ملحدین سے مرعوب اور ان کے اعتراض سے متاثر ہیں ان کا جواب یہ ہے کہ اسلام میں مدافعانہ جہاد کی اجازت ہے جارحانہ کی نہیں یعنی مسلمان از خود ابتداءً کفار پر حملہ کریں ایسے جہاد کی اجازت نہیں البتہ اگر کفار حملہ آور ہوں تو دفاع کے لئے جہاد ضروری ہوگا۔ لیکن یہ جواب صحیح نہیں ہے۔

---

[۱] سورۃ توبہ پارہ ۱۰ آیت ۵ [۲] ابوداؤد ص ۳۵۰ ج ۱)

جواب﴿۲﴾:...... اسلام میں دونوں طرح کا جہاد مشروع ہے (یعنی مدافعانہ وجارحانہ) اعتراض کا مبنٰی یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کے اصولِ جہاد کو نہ معلوم کیا اور نہ ہی سمجھا ہے یعنی ان کو اسلام کے اصولِ جہاد کا علم ہی نہیں۔

اسلام کا اصولِ جہاد یہ ہے کہ **اسلموا تسلموا**[۱] (کہ تم اسلام قبول کرلو تو تم سلامت رہو گے) اور اگر اسلام قبول نہیں کرتے ہو تو اسلامی حکومت کی برتری تسلیم کرو یعنی معاہدہ کے تحت جذیہ ادا کر کے اسلامی حکومت میں سلامتی سے رہ سکتے ہو، اگر کفار یہ دونوں باتیں قبول نہ کریں تو پھر ان کے خلاف جہاد (قتال) ہوگا کیونکہ ان کی مثال باغیوں کی سی ہے اور تمام مذاہب میں باغی کی سزا قتل ہے یعنی متفقہ اصول ہے کہ باغیوں کے خلاف قتال جائز ہے۔

جواب﴿۳﴾:...... اسلام میں کل انسان مثل فرد واحد کے ہیں، اگر کسی ایک انسان کو بیماری لگ جائے تو وہ کل انسانیت کی بیماری قرار دی جاتی ہے تو اوّلاً اس کا علاج کیا جاتا ہے جیسا کہ جسم کے کسی جوڑ کو بیماری لگ جائے تو اوّلاً اس کا علاج کیا جاتا ہے اگر خدانخواستہ آرام نہ آئے تو طبیب حاذق کے کہنے پر کہ اس جوڑ کا علاج بغیر اس کے کاٹنے کے ممکن نہیں ہے ورنہ سارے جسم میں بیماری کے پھیلنے کا خطرہ ہے تو تمام اہل دانش متفق ہیں کہ اس جوڑ کو کاٹ دیا جائے تا کہ باقی جسم تندرست وصحیح ہو جائے تو کفر بھی ایسی ہی ایک لاعلاج بیماری ہے اس کے غلبہ کی وجہ سے تمام انسانیت لاعلاج مرض (کفر) میں مبتلا ہوسکتی ہے یعنی دنیا کا امن وسلامتی ختم ہوسکتی ہے اور بدامنی وانتشار اور بے چینی پھیل سکتی ہے تو انسانیت کو ان مصائب سے محفوظ رکھنے کے لئے اور امن وسلامتی کے لئے ضروری ہے کہ اس بیمار عضو کو کاٹ دیا جائے یعنی کفر و کفار کا قلع قمع کر دیا جائے۔

سوال :...... اسلام قبول نہ کرنا یا جزیہ ادا نہ کرنا بغاوت کیوں قرار دیا گیا؟

جواب ۱:...... یہ اصول حکومت پر مبنی ہے کہ زمین پر کس کی حکومت ہونی چاہیے یعنی زمین پر رہنے والی مخلوق جس کا خالق اللہ تبارک وتعالیٰ ہے اور ان کا رازق (ہمہ قسم ضروریات پوری فرمانے والا) بھی وہی (اللہ تبارک وتعالیٰ کی) ذات ہے تو اصل حکومت کا حق بھی اسی ذات کا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں واضح ارشاد ربانی ہے **اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ**[۲] تو جو لوگ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو تسلیم نہ کریں تو وہ باغی ہوئے لہٰذا ان کے ساتھ قتال (جہاد) جائز ہوا۔

خلاصہ:...... اسلام میں جہاد انسانیت کی امن وسلامتی اور کفار کے ظلم وستم سے بچانے کے لئے مشروع ہوا۔

جہاد کی تقسیم ثانی:......

جہاد اجمالی طور پر دو قسم پر ہے۔

(۱) ظاہری (۲) باطنی۔

---

[۱] بخاری شریف ص ۴۴۹ ج ۱ [۲] پارہ ۱۲ سورۃ یوسف آیت ۶۷

ان دونوں میں باطنی جہاد افضل ہے، ظاہری جہادِ سے جوکہ کفار کے خلاف ہوتا ہے اور باطنی جہاد نفس وشیطان کے خلاف ہوتا ہے۔ جہاد باطنی کو جہاد ظاہری پر چند وجوہ سے فضیلت حاصل ہے۔

(۱) جہاد باطنی ہمیشہ ہوتا ہے اور ظاہری جہاد کبھی کبھار۔ اس لئے دائما جہاد (باطنی جہاد) کرنے والا احیاناً جہاد (ظاہری جہاد) کرنے والے سے افضل ہوگا اور آنحضرت ﷺ کے ارشاد گرامی **المجاهد من جاهد نفسه**[۱] (کامل مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے) اس لئے کہ نفس کے ساتھ جہاد دائما ہوتا ہے۔

(۲) ظاہری لڑائی میں دشمن ایک طرف سے حملہ آور ہوتا ہے جب کہ باطنی لڑائی میں دشمن چاروں طرف سے حملہ آور ہوتا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ذیشان ہے کہ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُم مِّنۢ بَيۡنِ أَيۡدِيهِمۡ وَمِنۡ خَلۡفِهِمۡ وَعَنۡ أَيۡمَٰنِهِمۡ وَعَن شَمَآئِلِهِمۡ[۲] یعنی شیطان ملعون کہتا ہے کہ میں ان (مسلمانوں) کے آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف سے حملہ آور رہوں گا۔ تو ظاہر بات ہے کہ چاروں طرف سے حملہ آور دشمن کا مقابلہ (جہاد) کرنا مشکل ہے اس لئے باطنی جہاد افضل ہے۔

(۳) جو دشمن کم اور ہلکا یعنی کم قیمت نقصان کرے اس سے مقابلہ (جہاد) کرنا بنسبت اس دشمن کے جو زیادہ اور قیمتی نقصان کرتا ہے کم درجہ رکھتا ہے تو ظاہری دشمن (کفار) کم نقصان یعنی جان ومال کا نقصان کرتا ہے لیکن باطنی دشمن (نفس وشیطان) زیادہ نقصان یعنی ایمان کا نقصان کرتا ہے لہٰذا زیادہ نقصان پہنچانے والے دشمن سے قتال (جہاد) کرنا افضل ہوگا۔

خلاصہ:...... اصل جہاد تو نفس کے خلاف ہی جہاد ہے کیونکہ جن لوگوں نے نفس کے خلاف جہاد نہیں کیا صرف ظاہری جہاد کیا یعنی تصحیح نیت نہیں کی تو یہ ریاکاری ودکھلاوا ہوگیا اور آنحضرت ﷺ کے فرمان مبارک **ان يسير الرياء شرك**[۳] ''بے شک معمولی ریا بھی شرک ہے'' کے مطابق ایسا شخص جہنمی ہے۔ درحقیقت جہاد ظاہری سے روکنے والا بھی نفس ہی ہوتا ہے تو جب وہ قابو میں آجائے گا یعنی اس کے خلاف جہاد کامیاب ہوجائے گا تو جہادِ ظاہری بھی آسان ہوجائے گا۔ تو حاصل یہ ہے کہ جہادِ باطنی جہادِ ظاہری سے افضل ہے۔

﴿۱﴾

باب فضل الجهاد والسير

یہ باب جہاد اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے بیان میں ہے

ترجمة الباب کی غرض:...... جہاد کی فضیلت اور اہمیت کو بیان کرنا ہے۔

والسير:...... وهو بكسر السين المهملة وفتح الياء اٰخر الحروف جمع سيرة. سِیَر، سیرت کی جمع ہے اور سیرت طریقے کو کہتے ہیں۔

---

[۱] مشکوۃ ص ۱۵ [۲] پارہ ۸ سورۃ اعراف آیت ۱۷ [۳] مشکوۃ ص ۴۵۵

ابواب جہاد پر سیرۃ کا اطلاق:...... ابواب جہاد پر سیرت کا لفظ اس لئے بولا گیا کہ جہاد بھی آنحضرت ﷺ کی سیرت ہے یعنی غزوات میں آپ ﷺ کی جو سیرت ہے وہ مراد ہے۔ حضرت امام بخاریؒ کی عادت مبارکہ ہے کہ ترجمۃ الباب میں قرآن پاک کی آیت شریفہ یا قولِ سلف صالحینؒ نقل فرماتے ہیں تو یہاں بھی ایسے ہی برکت واستدلال کے لئے مذکورہ آیات مبارکہ ذکر فرمائیں۔

وقول اللّٰہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ
اور اللہ تعالیٰ کے فرمانِ عالی کے بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو خرید لیا ہے
بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ
اس کے بدلہ میں کہ ان کے لئے جنت ہے وہ (مسلمان) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتال (جہاد) کرتے ہیں تو وہ (ان کفار کو) قتل کرتے ہیں
وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْآنِ
اور (کبھی) خود قتل (شہید) کئے جاتے ہیں۔ وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا سچا تورات اور انجیل اور قرآن پاک میں (تمام آسمانی کتب میں اللہ تعالیٰ کا جنت کا وعدہ ہے)
وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ
اور کون ہے جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ایفاءِ عہد کرسکتا ہے؟ (کوئی نہیں) لہٰذا تم اس سودے پر خوش ہوجاؤ
الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وذٰلک ھُو الفوز العظیم الٰی قولہ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ[1]
جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے اور (درحقیقت) یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان وبشر المؤمنین تک

﴿تحقیق و تشریح﴾

آیت مبارکہ کاشانِ نزول:...... عبداللہ بن رواحہؓ نے لیلہ عقبہ میں نبی پاک ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس وقت معاہدہ ہورہا ہے اپنے رب کے لئے اور اپنے متعلق جو شرائط طے کرنا چاہیں طے کردیں آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے لئے تو یہ شرط رکھتا ہوں کہ آپ سب اس کی تصدیق کریں گے اور اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور اپنے لئے یہ شرط رکھتا ہوں کہ میری حفاظت اس طرح کریں گے جیسے اپنی جانوں اور اپنے اموال کی حفاظت کرتے ہو۔ ان لوگوں نے دریافت کیا اگر ہم یہ دونوں شرطیں پوری کردیں تو ہمیں اس کے بدلے میں کیا ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جنت ملے گی، ان سب نے کہا ہم اس سودے پر راضی ہیں نہ اس کو خود فسخ کرنے کی درخواست کریں گے نہ اس کے فسخ کرنے کو پسند کریں گے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی[2]

---

[1] سورۃ توبہ آیت ۱۱۱ پارہ ۱۱ [2] عمدۃ القاری ص ۸۷ ج ۱۴

فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ :...... یعنی اللہ کے راستہ میں لڑتے ہوئے قتل کریں یا قتل کردیئے جائیں دونوں صورتوں میں ایسے لوگوں کے لئے جنت واجب ہوگئی[۱]

وَعْداً عَلَيْهِ حَقًّا:...... وعداً : مصدر مؤکد ہے اس میں یہ بتلایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والوں سے جو وعدہ کیا گیا ہے وہ پکا ہے اور ثابت ہے اللہ تعالیٰ نے اُسے تورات اور انجیل میں بیان فرمایا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ومن اَوْفىٰ بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ (الآیۃ)[۲]

وَعْداً عَلَيْهِ حَقًّا فِيْ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنَ الآيه سے معلوم ہوا کہ جہاد وقتال کا حکم تمام پہلی امتوں کو دیا گیا اور یہ حکم تورات وانجیل وغیرہ کتابوں میں نازل کیا گیا۔

سوال:...... عیسائی تو کہتے ہیں کہ انجیل میں جہاد کا حکم نہیں؟

جواب:...... انجیل میں یہ حکم تھا (جیسا کہ قرآن مجید میں ہے) بعد میں تحریف کر کے عیسائیوں نے نکال دیا۔

۞قال ابن عباسؓ الحدود الطاعة
حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ الحدود سے مراد طاعت و فرمانبرداری ہے

قال ابن عباسؓ الحدود الطاعة:...... یعنی تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ[۳] میں جو لفظ حُدود آیا ہے حضرت ابن عباسؓ نے اس کی تفسیر طاعت سے کی ہے گویا کہ یہاں حدود سے مراد وہ ''حد'' ہے جس سے تجاوز کرنا شریعت میں ممنوع ہے یعنی وہ احکام جن کو شریعتِ مطہرہ نے مقرر کیا ہے چونکہ طاعت (فرمانبرداری) کرنے والا تجاوز سے رُک جاتا ہے اس لئے حضرت ابن عباسؓ نے حدود کی تفسیر طاعت سے فرمائی ہے حدود کی تعریف طاعت سے کرنا تفسیر باللازم کے قبیل سے ہے[۴] اور حضرات فقہاء کرامؒ کے نزدیک حدود سے مراد عقوبات معروفہ ہیں[۵]

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حالات:...... لقب ابو العباس، رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں۔ ہجرت سے تین سال قبل مکہ میں پیدا ہوئے۔ ۷۱ھ طائف میں انتقال ہوا اور وہیں ان کی تدفین ہوئی۔

یہ تعلیق ہے ابن ابی حاتمؒ نے علی بن ابی طلحہؒ کے طریق سے اس کو موصولاً بیان کیا ہے[۶]

(۱) حدثنا الحسن بن صباح ثنا محمد بن سابق ثنا مالک بن مغول
ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن سابق نے کہا کہ ہمیں بیان کیا مالک بن مغول نے
قال سمعت الولید بن العیزار ذکر عن ابی عمرو ن الشیبانی قال قال عبداللہ بن مسعودؓ
کہ انہوں نے ولید بن عیزار سے سنا انہوں نے ابو عمرو شیبانی کے واسطہ سے ذکر کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا

[۱] عمدۃ القاری ص ۸۷ ج ۱۴ [۲] پارہ ۱۱ سورۂ توبہ آیت ۱۱۱، عمدۃ القاری ص ۸۷ ج ۱۴ [۳] پارہ ۲ سورۂ بقرہ آیت ۲۲۹ [۴] عمدۃ القاری ص ۹۷ ج ۱۴ [۵] فیض الباری ص ۴۱۹ ج ۳ [۶] عمدۃ القاری ص ۹۷ ج ۱۴

سألت رسول الله ﷺ قلت يا رسول الله اىّ العمل افضل قال الصلوٰة علىٰ ميقاتها
میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول کہ کون سا عمل افضل ہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نماز کا اپنے (مقررہ) وقتوں پر ادا کرنا
قلت ثم اىّ قال ثم بر الوالدين قلت
میں نے عرض کیا پھر کون سا (عمل افضل ہے) تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ والدین کے ساتھ نیکی کرنا میں نے عرض کیا
ثم اىّ قال الجهاد فى سبيل الله فسكتُّ عن رسول الله
پھر کون سا (عمل افضل ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ پھر میں نے حضرت رسول ﷺ سے (پوچھنے سے) خاموشی اختیار کرلی
ولو استزدته لزادنى.
اور اگر میں آنحضرت ﷺ سے مزید استفسار کرتا تو آپ ﷺ یقیناً مزید بیان فرماتے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فى قوله الجهاد فى سبيل الله .

یہ حدیث ''مواقیت الصلوٰات'' کے شروع میں گزر چکی ہے [1]

حالاتِ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ:...... کنیت ابو عبدالرحمٰن، سات میں سے چھٹے اسلام لانے والے تھے۔ بڑے علماء صحابہ میں سے تھے۔ اولاً حبشہ پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ تمام غزوات میں شریک رہے۔ ۳۲ھ میں وفات پائی۔

اىّ عمل افضل:...... سوال:...... اىّ عمل افضل کے جواب میں آنحضرت ﷺ نے (۱) نماز (۲) برالوالدین (۳) جہاد، ان تین کی تخصیص کیوں فرمائی؟

جواب:...... اسلئے کہ یہ تینوں عمل اپنے ماسوا طاعات کے لئے علامت اور عنوان ہیں کیونکہ جو شخص بغیر عذر نماز کو باوجودیکہ کم مشقت اور عظیم فضیلت والی عبادت ہے ادا نہیں کرے گا تو وہ اس کے علاوہ دیگر طاعات کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا، اسی طرح جو شخص اپنے والدین کے ساتھ باوجودیکہ انکا حق بہت زیادہ ہے نیکی و بھلائی وحسن سلوک نہیں کرتا تو وہ ان کے غیر کے ساتھ کیا خیر خواہی وحسن وسلوک کرے گا؟ ایسے ہی وہ شخص جس نے کفار سے جہاد چھوڑ دیا باوجودیکہ ان کو دین اسلام سے سخت عداوت ہے اور وہ اس کو مٹانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں تو وہ شخص ان کے غیر مثلاً فساق کے ساتھ (وہ جو سر عام فسق وفجور میں مبتلا ہوں) جہاد کو زیادہ چھوڑنے والا ہوگا اسی لئے آنحضرت ﷺ نے بطور علامت وعنوان ان تین اعمال کو افضل الاعمال قرار دیا [2]

---

[1] الخیر الساری فی تشریحات البخاری ص......ج ۳ [2] عمدۃ القاری ص ۷۹ ج ۱۴

سوال :...... علم میں مشغول ہونا افضل ہے یا جہاد کرنا افضل ہے؟

جواب:...... اس بارے میں ائمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے۔ جسکی تفصیل یہ ہے۔

مذہب ۱:...... حنفیہؒ اور مالکیہؒ کے نزدیک علم میں مشغول ہونا افضل ہے۔

مذہب ۲:...... حنابلہؒ کے نزدیک جہاد میں مشغول ہونا افضل ہے۔

افضلیت کی بحث اس وقت ہے جب جہاد فرض نہ ہو چکا ہو یعنی یہ کلام فضائل کے باب سے ہے فرائض کے باب سے نہیں [۱]

(۲) حدثنا علی بن عبداللہ ثنا یحییٰ بن سعید ثنا سفیٰن
بیان کیا ہم سے علی بن عبداللہ نے کہا بیان کیا ہم سے یحییٰ بن سعید نے، کہا ہم سے سفیٰن نے بیان کیا
ثنی منصور عن مجاھد عن طاؤس عن ابن عباسؓ قال
کہا مجھ سے منصور نے مجاہد کے واسطہ سے بیان کیا وہ طاؤس سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے فرمایا
قال رسول اللہ ﷺ لاھجرۃ بعد الفتح ولکن جھاد و نیۃ وان استنفرتم فانفروا
آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ فتحِ مکہ کے بعد ہجرت کا حکم نہیں ہے اور لیکن جہاد اور نیت ہے اور اگر تم (جہاد کے لئے) بلائے جاؤ تو تم نکلو

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمۃ فی قولہ ولکن جھاد و نیۃ الی آخرہ.

یہ حدیث بخاری شریف **کتاب الحج باب لایحل القتال بمکۃ** ص...... میں گزر چکی ہے۔

لاھجرۃ بعد الفتح :...... فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔

سوال:...... اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت کا حکم منسوخ ہو گیا ہے حالانکہ طبرانی کی ایک حدیث پاک میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ **لاتنقطع الھجرۃ مادام العدو یقاتل** ''کہ جب تک دشمن یعنی کفار کے ساتھ قتال (جہاد) جاری رہے گا اس وقت تک ہجرت کا حکم بھی باقی رہے گا۔ ابو داؤد اور نسائی میں ہے **لا تنقطع الھجرۃ حتی تنقطع التوبۃ ولا تنقطع التوبۃ حتی تطلع الشمس من مغربھا** ''نہیں ختم ہوگی ہجرت جب تک کہ توبہ ختم نہیں ہوگی اور توبہ ختم نہیں ہوگی جب تک کہ سورج اپنے غروب کی جگہ سے نہ نکل آئے'' [۲] عمدۃ القاری میں ہے **لن تنقطع الھجرۃ ماقوتل الکفار** ''نہیں ختم ہوگی ہجرت جب تک کہ کفار سے قتال جاری رہے گا'' [۳] تو بظاہر احادیث میں تعارض ہے؟

جواب:...... **لاھجرۃ بعد الفتح** میں خاص ہجرت (یعنی مکہ سے مدینہ کی طرف) کی نفی ہے ورنہ دار الفساد سے

---

[۱] فیض الباری ص ۴۱۹ ج ۳ [۲] عمدۃ القاری ص ۸۰ ج ۱۴ [۳] عمدۃ القاری ص ۸۱ ج ۱۴

دارالامن اور دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت قیامت تک باقی رہے گی فلاتعارض بینھما[1]

انواعِ ھجرت:......

ہجرت دو قسم پر ہے۔ا۔ہجرت ظاہری ۲۔ہجرت باطنی۔

ھجرت ظاھری:...... دارالفساد سے دارالامن یا دارالحرب سے دارالسلام کی طرف ہجرت کرنا۔ہجرت ظاہری دو مرتبہ ہوئی ہے۔(۱) ارض حبشہ کی طرف ہجرت (۲) مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت، جو حضرات دونوں ہجرتوں مین حاضر ہوئے وہ ذوالہجرتین کہلائے۔

ھجرتِ باطنی:...... مانہی اللہ عنہ کو چھوڑ دینا جیسا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایاو المهاجر من هجر الخطايا و الذنوب[2]

ولکن جهاد ونية:......

اس سے مقصود یہ ہے کہ اگر جہاد جاری ہوگا تو جہاد ہوگا ورنہ نیت جہاد ہوگی یعنی جب کبھی جہاد ہوگا تو میں ضرور شریک ہوں گا۔حافظ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں کہ جو ہجرت جہاد کے لئے ہو یا کسی اور اچھے کام کے لئے ہو تو اس پر آج بھی ثواب ملے گا[3]

فانفروا:...... اس سے مراد خروج الی الجهاد ہے کہ جب امام (امیر المؤمنین) جہاد کے لئے بلائے تو جہاد کے لئے نکلو۔

(۳) حدثنا مسدد ثنا خالد ثنا حبيب بن ابى عمرة عن عائشة بنت طلحة
بیان کیا ہم سے مسدد نے کہا کہ ہم سے خالد نے بیان کیا کہا کہ ہم سے حبیب بن ابوعمرہ نے وہ عائشہ بنت طلحہ سے
عن عائشةؓ انها قالت يارسول الله ﷺ نرى الجهاد افضل العمل افلا نجاهد
وہ حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عمل سمجھتے ہیں تو کیا ہم جہاد نہ کریں؟
قال لكن افضل الجهاد حج مبرور
تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ لیکن افضل جہاد حج مقبول ہے

﴿تحقيق و تشريح﴾

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله نرى الجهاد افضل العمل .

حالاتِ حضرت عائشةؓ :...... بنت ابی بکرؓ ہیں آپ ﷺ کی رفیقہ حیات ہیں۔رسولِ خدا ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر ۱۸ سال تھی۔آپ کے بعد چالیس سال زندہ رہیں۔سن ۵۷ھ میں وفات پائی اور مدینہ منورہ جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

یہ حدیث بخاری شریف کتاب الحج ،باب فضل الحج المبرور میں گزر چکی ہے۔

سوال:...... اس حدیث سے بظاہر ثابت ہو رہا ہے کہ مبرور حج مطلقاً مردوں اور عورتوں کے لئے جہاد سے افضل

[1] فیض الباری ص ۲۱۹ ج ۳ [2] مشکوٰۃ ص ۵ [3] فتح الباری ص ۳۹ ج ۶

ہے کیونکہ وہ ارکان اسلام میں سے ہے اور فرض عین ہے۔ حالانکہ بعض روایات سے جہاد کی افضلیت معلوم ہوتی ہے؟

جواب (۱):...... کبھی کبھی جہاد بھی فرض عین ہو جاتا ہے تو اس لحاظ سے جہاد حج سے افضل ہے۔ کیونکہ جہاد میں نفع متعدی ہے جب کہ حج میں نفع لازمی ہے تو جس عبادت کا نفع متعدی ہو وہ اس عبادت سے جس کا نفع لازمی ہو افضل ہوتی ہے لہٰذا جہاد حج سے افضل ہوگا۔

جواب (۲):...... حجۃ الاسلام یعنی فرض حج کے بعد حج سے جہاد افضل ہے گویا کہ حدیث مذکور میں حج سے مراد حج فرض ہے کہ جس شخص پر حج فرض ہو اس کے لئے فرض کی ادائیگی جہاد سے مقدم ہے اس کے بعد جہاد افضل ہوگا۔

جواب (۳):...... افضلیت (حج مبرور جہاد سے افضل ہے) عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے کہ عورتوں کے لئے حج مبرور جہاد سے افضل ہے مردوں کے لئے جہاد ہی افضل ہے کیونکہ ایک حدیث مبارک ہے کہ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا **جهاد کن الحج** ''کہ تمہارا جہاد حج ہے''[۱]

حج مبرور:...... مراد وہ حج ہے جس میں کسی قسم کا کوئی گناہ شامل نہ ہو [۲]

(۴) **حدثنا اسحٰق انا عفان ثنا همام ثنا محمد بن حجادة**
بیان کیا ہم سے اسحٰق نے کہا خبر دی ہمیں عفان نے کہا بیان کیا ہم سے ہمام نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن حجادہ نے
قال اخبرني ابو حصين ان ذكوان حدثه ان ابا هريرة رضی اللہ عنہ حدثه
کہا مجھے خبر دی ابو حصین نے کہ ذکوان نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ان سے حدیث بیان کی
قال جآء رجل الى رسول الله ﷺ فقال دلني على عمل
ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا کہ آپ ﷺ مجھے کسی ایسے عمل پر رہنمائی فرمائیں
يعدل الجهاد قال لا اجده
جو جہاد کے برابر ہو (ثواب وغیرہ میں) تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے علم میں ایسا کوئی عمل نہیں (جو جہاد کے برابر ہو)
قال هل تستطيع اذا خرج المجاهد ان تدخل مسجدک
آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو اتنی طاقت رکھتا ہے کہ جب مجاہد (جہاد فی سبیل اللہ) کے لئے نکلے تو اپنی مسجد میں داخل ہو جائے
فتقوم ولا تفتر وتصوم ولا تفطر
اور نماز کے لئے کھڑا ہو جائے اور تو تھکے نہیں اور روزہ رکھنا شروع کر دے اور (درمیان میں) بالکل افطار نہ کرے (مسلسل روزہ رکھتا رہے)

[۱] بخاری ص ۲۰۲ ج ۱ [۲] عمدۃ القاری ص ۸۲ ج ۱۴

قال ومَن يستطيع ذلک قال ابو هريرةؓ ان فرس المجاهد لَيَسْتَنّ
اس شخص نے عرض کیا کہ اتنی طاقت واستطاعت کون رکھ سکتا ہے؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ تحقیق مجاہد کا گھوڑا بھاگتا ہے
في طِوَله فيكتب له حسنات
اپنی (لمبی) رسی میں تو اس (مجاہد) کے لئے (اس کے دوڑنے کی وجہ سے) نیکیاں لکھی جاتی ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

حالاتِ حضرت ابو ہریرہؓ:...... نام عبدالرحمٰن بن صخر، دوسی ہیں۔ کنیت ابوھریرہ ہے۔ خیبر والے سال اسلام قبول کیا اسلام لانے کے وقت ان کی عمر تیس سال سے زائد تھی۔ ٥٣٧٤ روایات ان سے مروی ہیں وفات کے متعلق تین قول ہیں، ٥٧ھ، ٥٨ھ، ٥٩ھ آپ کی نمازِ جنازہ ولید بن عتبہ بن ابوسفیان نائب مدینہ نے پڑھائی۔

اس حدیث کی سند میں سات راوی ہیں۔ روایت ابو ہریرہؓ کو یہاں پر موقوفاً نقل کیا گیا ہے جب کہ باب الخيل ثلاثة میں زید بن اسلم عن ابی صالح کے طریق سے مرفوعاً ذکر کیا گیا ہے۔

سوال:...... اس حدیث مبارک سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد کے برابر کوئی عمل نہیں ہے جب کہ اس باب کی پہلی حدیث مبارک میں ہے کہ ایّ العمل افضل قال الصلوٰة علی میقاتها۔ اس سے معلوم ہوا کہ اعمال میں سے افضل عمل الصلوٰة علی میقاتها ہے اسی طرح ایک دوسری حدیث مبارک ہے ایام العشر (ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن) کے عمل سے جہاد بھی افضل نہیں تو بظاہر ان احادیث میں تعارض معلوم ہوتا ہے؟

جواب﴿۱﴾:...... ہوسکتا ہے کہ اس حدیث سے وہ حدیث مخصوص البعض ہو۔

جواب﴿۲﴾:...... افضل الاعمال ایک نوع ہے جس کے مختلف افراد ہیں آپ ﷺ کبھی کسی فرد کو ذکر کر دیتے ہیں کبھی کسی کو، لہٰذا احادیث میں کوئی تعارض نہیں۔

قوله اذا خرج المجاهد:...... اس سے وہ مجاہد مراد ہے جو دائماً جہاد میں رہتا ہے اس کے لئے یہ فضیلت ارشاد فرمائی ہے کہ اس کے عمل (جہاد) کے برابر کوئی عمل نہیں۔

قوله قال ابوهريرةؓ:...... حضرت ابو ہریرہؓ نے جہاد کی فضیلت بیان فرمائی کہ مجاہد ہمیشہ عبادت میں مشغول رہتا ہے جب تک وہ جہاد میں شریک رہے گا اگرچہ طویل عرصہ گزر جائے اور اس کے علاوہ کسی عبادت میں ایسا نہیں کہ عبادت کرنے والے دائماً عبادت میں مشغول رہ سکیں اسی کی طرف آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تو اس کی استطاعت رکھتا ہے کہ جب مجاہد جہاد فی سبیل اللہ کے لئے جائے تو، تو مسجد میں داخل ہو کر اس کے واپس آنے تک عبادت (نماز) میں مشغول رہے یعنی دائماً نماز میں مشغول رہ سکتا ہے؟ کہ تو نکلے بھی نہیں اسی طرح تو روزہ دائماً رکھ سکتا ہے؟

قولہ ان فرس المجاھد الخ:...... یہاں سے حضرت ابوہریرہؓ بیان فرمارہے ہیں کہ مجاہد فی سبیل اللہ کو ہر عمل کا ثواب ملتا ہے حتیٰ کہ اس کا گھوڑا اپنی رسی میں چرنے کے لئے اِدھر اُدھر بھاگتا اور اچھلتا کودتا ہے اس پر بھی اس کو اجر ملتا ہے، بعض روایات میں آیا ہے کہ گھوڑے کی لید اور اس کے پیشاب کے بدلہ میں بھی اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے **فان شبعه وریه وروثه وبوله فی میزانه یوم القیامة** ''بے شک اس کا رجنا اور سیراب ہونا اور اس کا پیشاب کرنا اس مجاہد کے میزان عمل میں ہوگا قیامت کے دن''۔[۱]

قولہ لیستن:......ای لیمرح بنشاط واصله الاستنان وهو العدو[۲]

﴿۲﴾

باب افضل الناس مؤمن یجاهد بنفسه وماله فی سبیل اللّٰه

لوگوں میں سے افضل وہ مومن ہے جو اپنے نفس اور مال کے ساتھ فی سبیل اللہ جہاد کرے

وقوله تعالیٰ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ
اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان کہ اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتلاؤں
تُنْجِیْكُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
جو تمہیں نجات دلائے دردناک عذاب سے کہ تم اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ
وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ الی قوله ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ٥
اور اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ فی سبیل اللہ جہاد کرو اللہ تبارک وتعالیٰ کے قول ذلک الفوز العظیم تک

آیات کا شان نزول:...... حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ صحابہ کرامؓ کہنے لگے اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک کونسا عمل بہتر ہے تو ہم اُسے کریں۔ تو یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ[۳] الآیة نازل ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد کہنے لگے کاش ہمیں دردناک عذاب سے نجات دلانے والی تجارت کا علم ہو جائے تو اللہ پاک نے تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ[۴] (الآیہ) اتار کر دلالت فرمائی کہ نجات دلانے والی تجارت یہ ہے[۵]

(۵) حدثنا ابوالیمان ثنا شعیب عن الزهری ثنی عطاء بن یزید
بیان کیا ہم سے ابو یمان نے کہا بیان کیا ہم سے شعیب نے زہری کے واسطہ سے کہا بیان کیا مجھ سے عطاء بن یزید نے

[۱] مشکوٰۃ ص ۳۳۶ ج ۱ [۲] عمدۃ القاری ص ۸۲ ج ۱۴ [۳] سورۃ صف آیت ۱۰ پارہ ۲۸ [۴] ایضا [۵] عمدۃ القاری ص ۸۳ ج ۱۴

ان ابا سعید حدثه قال قیل یارسول اللهﷺ ای الناس افضل
کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے ان سے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ عرض کیا گیا یارسول اللہﷺ لوگوں میں سے افضل کون ہے؟
فقال رسول الله ﷺ مؤمن یجاهد فی سبیل الله بنفسه وماله
تو حضرت رسول اللہﷺ نے فرمایا افضل الناس وہ مؤمن ہے جو اپنے نفس اور مال کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کرے
قالوا ثم من قال مؤمن فی شعب من الشعاب
انہوں (صحابہ کرامؓ) نے عرض کیا کہ پھر کون افضل ہے؟ تو آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ مؤمن جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں رہے
یتقی الله ویدع الناس من شره
اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله مؤمن یجاهد فی سبیل الله بنفسه وماله.

امام بخاریؒ نے ''رقاق'' میں بھی اس حدیث کو ذکر فرمایا ہے اور امام مسلمؒ اور امام ابوداودؒ اور امام نسائی نے کتاب الجہاد میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے اور ابن ماجہؒ نے ''فتن'' میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے[1]

امام بخاریؒ نے آیت مبارکہ یا ایها الذین الآیة کو ترجمة الباب کے ساتھ مناسبت کی وجہ سے تبرکاً یا استدلالاً ذکر فرمایا۔ کہ ایمان کے بعد سب سے اچھی تجارت اللہ پاک کے راستہ میں مال اور جان کے ساتھ جہاد کرنا ہے۔

حالات ابو سعید خدریؓ:...... نام سعید بن مالک ہے۔ خدرہ خزرج قبیلے کی ایک شاخ ہے ان کی طرف نسبت ہے۔ ۱۲ غزوات میں شریک ہوئے۔ کل مرویات ۱۱۷۰ ہیں ان کی وفات ۶۴ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔

قوله شِعب من الشعاب:...... شعب، (بکسر الشین وسکون العین) پہاڑوں کے درمیان جو راستے ہوتے ہیں ان کو شعب کہتے ہیں اس کو بطور مثال ذکر فرمایا ہے[2] ورنہ مراد تنہائی ہے کیونکہ پہاڑوں کے درمیان جو راستے ہوتے ہیں وہ اکثر خالی ہوتے ہیں اس لئے تنہائی کو شعب سے تعبیر فرمادیا۔ آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ مؤمن مجاہد فی سبیل اللہ کے بعد لوگوں سے الگ تھلگ رہنے والا دوسرے لوگوں سے افضل ہے۔ جب کہ دوسری حدیث المؤمن الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاهم اعظم اجرا من المؤمن الذی لایخالط الناس ولایصبر علیٰ اذاهم سے معلوم ہوتا ہے کہ جلوت افضل ہے تو ان میں تطبیق یہ ہے کہ ضعفاء کے لئے خلوت افضل ہے اور جو دین کو فتنے سے بچا سکتے ہیں ان کے لئے جلوت افضل ہے۔ (مزید تفصیل الخیر الساری جلد اوّل باب من الدین الفرار من الفتن ص ۲۳۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

فائدہ:...... انقطاع اور عزلت (تنہائی) علومِ ضروریہ کی تحصیل کے بعد جائز ہے ورنہ نہیں۔

---

[1] عمدة القاری ص ۸۳ ج ۱۴ [2] عمدة القاری ص ۸۳ ج ۱۴

(۶) حدثنا ابوالیمان انا شعیب عن الزهری اخبرنی سعید بن المسیب
بیان کیا ہم سے ابو یمان نے کہا خبر دی ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے کہا مجھے خبر دی سعید بن مسیب نے
ان ابا هریرة قال سمعت رسول الله ﷺ یقول مثل المجاهد فی سبیل الله
کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجاہد فی سبیل اللہ کی مثال
والله اعلم بمن یجاهد فی سبیله کمثل الصائم القائم
اور (درحقیقت) اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جانتے ہیں اس شخص کو جو فی سبیل اللہ جہاد کرتا ہے دائمی روزہ دار اور دائمی عبادت گزار کی سی ہے
وتوکل الله للمجاهد فی سبیله بان یتوفاه ان یدخله الجنة
اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ وہ مجاہد فی سبیل اللہ کو اگر شہادت سے سرفراز فرمائیں گے تو جنت میں داخل فرمائیں گے
او یرجعه سالما مع اجر اوغنیمة
یا وہ اس مجاہد کو زندہ لوٹائیں گے تو اجر وثواب یا مال غنیمت کے ساتھ لوٹائیں گے (یعنی دونوں صورتوں میں محروم نہیں فرمائیں گے)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

اس حدیث کی تشریح کتاب الایمان، باب الجهاد من الایمان میں گزر چکی ہے[1] امام نسائیؒ نے جہاد میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے[2]

قوله والله اعلم بمن یجاهد فی سبیله:......

یہ جملہ معترضہ ہے اور فائدہ اس کا یہ ہے کہ اس سے تصحیح نیت پر تنبیہ ہے کہ ہر عمل سے پہلے حتیٰ کہ جہاد فی سبیل اللہ کے لئے بھی تصحیح نیت کا اہتمام کرنا چاہیے کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

قوله وتوکل الله:...... اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجاہد فی سبیل اللہ کے لئے ضمانت دیتے ہیں کہ اس کو شہید ہوتے ہی جنت میں داخل فرمائیں گے اور شہید نہ ہونے کی صورت (غازی ہونے کی صورت میں) میں اس کے لوٹنے کے ساتھ ہی اجر وغنیمت سے سرفراز فرمائیں گے۔

سوال:...... قوله اویرجعه سالماً مع اجرٍ اوغنیمة :......اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مجاہد غازی کو دو میں سے ایک یعنی اجر وغنیمت میں سے ایک چیز ملے گی کیونکہ اجر اور غنیمت میں ''او'' ہے جو احد الامرین کے لئے مستعمل

[1] الخیر الساری ج ۱ ص ۲۸۳ [2] عمدۃ القاری ص ۸۴ ج ۱۴

ہوتا ہے تو کیا مجاہد غازی کو غنیمت کے ساتھ اجر وثواب نہیں ملے گا؟ یا اجر وثواب کے ساتھ غنیمت نہیں ملے گی؟ حالانکہ اس کو دونوں چیزیں یعنی اجر وغنیمت ملتی ہیں۔

جواب(۱):...... یہ قضیہ مانعة الخلو کے قبیل سے ہے نہ کہ قضیہ مانعة الجمع کے قبیل سے یعنی مراد یہ ہے کہ دونوں کا اجتماع ممکن ہے دونوں سے خلو منع ہے۔

جواب(۲):...... بعض حضراتؒ نے فرمایا ہے کہ یہاں ''او'' بمعنیٰ ''واؤ'' ہے یعنی دونوں (اجر وغنیمت) ملیں گے۔

﴿۳﴾

باب الدعاء بالجهاد والشهادة للرجال والنسآء

مردوں اور عورتوں کے لئے جہاد اور شہادت کی دُعا کے بیان میں

۞وقال عمر اللهم ارزقني شهادة في بلد رسولک
اور حضرت عمرؓ نے دُعا فرمائی کہ اے اللہ آپ مجھے اپنے محبوب ﷺ کے شہر میں شہادت (کی موت) نصیب فرمادیجئے (یہ دُعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی اور ان کو مدینہ منورہ میں شہادت نصیب فرمائی)

یہ تعلیق ہے کتاب الحج کے آخر میں موصولاً گزر چکی ہے۔

ترجمة الباب کی غرض:...... خواتین وحضرات (مرد وعورتیں) دونوں اپنے لئے شہادت کی دعا کر سکتے ہیں۔

حالاتِ حضرت عمرؓ:...... کنیت ابوحفص ہے، خلیفہ ثانی ہیں، ان کا لقب امیر المومنین ہوا، بعثت کے چھٹے سال اسلام لائے اور سر عام ہجرت کی، تمام غزوات میں شریک رہے، ابوبکر صدیقؓ کے بعد خلیفہ مقرر ہوئے۔ ابولولؤ مجوسی نے خنجر مار کر آپ کو زخمی کیا جب کہ آپ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ ۲۳ھ میں شہادت پائی۔

قوله الدعاء بالجهاد والشهادة:......

سوال:...... شہادت کی دُعا کرنے سے لازم آتا ہے کہ ہم شہید ہو جائیں اور کفار کا تسلط وغلبہ ہو جائے۔ یہ تو بظاہر کسی کے لئے معصیت کی تمنا کرنا ہے معصیت کی تمنا نہ اپنے لئے جائز ہے نہ ہی کسی اور کے لئے؟

جواب:...... دُعا بالشہادۃ سے مقصود ومطلوب اس رتبہ ودرجہ کی طلب ہے جو اللہ تعالیٰ نے شہداء کے لئے مقدر فرمایا ہے نہ کہ کفار کا غلبہ وتسلط مقصود ہے[۱] کم من شئ يثبت ضمناً لا يثبت قصداً ''بہت ساری چیزیں ضمناً ثابت ہوتی ہیں قصداً ثابت نہیں ہوتیں'' قصد شہادۃ تسلط کفار کو ضمناً لازم ہے یہ مقصود نہیں ہے۔

[۱] عمدۃ القاری ص ۸۵ ج ۱۴

قولہ قال عمرؓ:...... حضرت عمرؓ یہ دُعا اس لئے مانگا کرتے تھے کہ محبوب ﷺ کا شہر مبارک مدینۃ المنورہ بھی چھوڑنا پسند نہ فرماتے تھے اور شہادت کے رتبہ کی بھی خواہش تھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دُعا قبول فرمالی اور ان کو مدینۃ الرسول ﷺ میں ہی شہادت سے سرفراز فرمایا۔

(۷) حدثنا عبداللہ بن یوسف عن مالک عن اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالکؓ
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے وہ مالک سے وہ اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے وہ حضرت انس بن مالکؓ سے
انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ یدخل علیٰ ام حرام بنت ملحان
کہ تحقیق انہوں نے ان کو فرماتے سنا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ حضرت ام حرام بنت ملحانؓ کے ہاں تشریف لیجایا کرتے تھے
فتطعمہ وکانت ام حرام تحت عبادۃ بن الصامت
تو وہ آنحضرت ﷺ کو کھانا کھلایا کرتی تھیں اور حضرت ام حرامؓ حضرت عُبادہ بن صامتؓ کے نکاح میں تھیں
فدخل علیھا رسول اللہ ﷺ فاطعمتہ
تو (حسبِ عادت شریفہ) حضرت رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کی طعام سے تواضع کی
وجعلت تفلی رأسہ فنام رسول اللہ ﷺ ثم استیقظ
اور وہ آنحضرت ﷺ کے سر مبارک سے جوئیں تلاش کرنے لگ گئیں تو حضرت رسول ﷺ کی آنکھ لگ گئی پھر بیدار ہوئے
وھو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یارسول اللہ
تو آنحضرت ﷺ ہنس رہے تھے انہوں (حضرت ام حرامؓ) نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟
قال ناس من امتی عرضوا علیّ غزاۃ فی سبیل اللہ
آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کررہے ہیں
یرکبون ثبج ھذاالبحر ملوکا علی الاسرۃ او مثل الملوک علی الاسرۃ شک اسحق
وہ اس دریا کے درمیان میں سوار ہیں بادشاہوں کی طرح تختوں پر ہیں یا فرمایا مثل الملوک علی الاسرۃ اسحٰق راوی کو شک ہوا ہے
قالت فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ
انہوں نے (حضرت ام حرامؓ) نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کہ آپ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا فرمائیں
ان یجعلنی منھم فدعا لھا رسول اللہ ﷺ
کہ وہ مجھے بھی ان کی رفاقت نصیب فرمادیں تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دُعا فرمادی

ثم وضع راسه ثم استيقظ وهو يضحك فقلت وما يضحكك يارسول الله
پھر آنحضرت ﷺ نے اپنا سر مبارک رکھا (سوگئے) پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کو کس چیز نے ہنسایا؟
قال ناس من امتی عرضوا علیّ غزاة فی سبیل الله کما قال فی الاولیٰ
فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد (غزوہ) کررہے تھے جیسا کہ پہلی مرتبہ میں فرمایا
قالت فقلت یارسول اللّٰہ ادع الله
انہوں نے فرمایا کہ میں نے (پھر) عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا فرمادیں
ان یجعلنی منهم قال انت من الاولین
کہ وہ مجھے بھی ان کی معیت نصیب فرمادیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو پہلے گروہ میں سے ہوگی
فرکبت البحر فی زمان معاویة بن ابی سفیٰن فصرعت عن دابتها
تو وہ (ام حرامؓ) حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں دریا (بحری بیڑے) پرسوار ہوئیں (جب باہر نکل کر سوار ہونے لگیں) پھر وہ اپنی سواری سے گرادی گئیں
حین خرجت من البحر فهلکت
جب وہ دریا سے باہر آئیں تو وہ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ نے رؤیا اور استیذان میں بھی اور امام مسلمؒ نے جہاد میں امام ابوداؤدؒ، امام ترمذیؒ، اور امام نسائیؒ نے بھی کتاب الجہاد میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے [۱]

حالاتِ حضرت انس بن مالکؓ:...... دس سال آنحضرت ﷺ کی خدمت کی، ان کی والدہ حضرت ام سلیمؓ ہیں۔ حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ کی دعا کی برکت سے کثیر المال والاولاد تھے۔ وفات کے وقت ان کی اولاد دراولاد در اولاد کی تعداد ایک سوبیس سے زائد تھی۔ سوسال سے زیادہ عمر پائی۔ بصرہ میں ۹۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ان کی مرویاتؓ کی تعداد ۲۲۸۶ ہے۔

حالاتِ حضرت ام حرامؓ:...... ام حرام بنت ملحان بن خالد نجاریہ، عبادۃ بن صامتؓ کے نکاح میں تھیں، اپنے زوج کے ساتھ ملکِ روم میں جہاد کے لئے تشریف لے گئیں تھیں وہیں ان کا انتقال ہوا۔ قبرص میں ان کی قبر ہے۔ ابن عبداللہؒ کہتے ہیں یہ کنیت ہی سے مشہور ہیں، ان کا اصل نام مجھے معلوم نہیں ہوسکا۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کے دورِ خلافت میں انکا انتقال ہوا [۲]

---

[۱] عمدۃ القاری ص ۸۶ ج ۱۴ [۲] الاکمال فی اسماء الرجال لصاحب مشکوٰۃ ص ۵۹۶

سوال:...... حدیث الباب اور ترجمۃ الباب میں مناسبت نہیں؟ حدیث الباب میں غزوہ کی تمنا ہے شہادت کی نہیں؟

جواب:...... غزوہ کا بڑا ثمرہ شہادت ہی ہے۔لہٰذا مناسبت پائی گئی [1]

قوله یدخل علی ام حرام :...... حضرت ام حرامؓ قبیلہ بنو نجار کی انصاریہ عورت تھیں یہ حضرت انس بن مالکؓ کی حقیقی خالہ تھیں کبھی کبھار آنحضرت ﷺ ان کے ہاں تشریف لیجا کر آرام فرمایا کرتے تھے اور وہ سر مبارک سے جوئیں تلاش کیا کرتی تھیں۔

سوال:...... ام حرامؓ تو اجنبیہ تھیں تو آپ ﷺ ان کے پاس کیوں تشریف لے جاتے تھے؟

جواب:...... اس بات پر محدثین عظامؒ کا اتفاق ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کی محرمہ تھیں حضرت علامہ ابن عبد البرؒ نے تصریح کی ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کی رضاعی خالہ تھیں [2]

تحت عبادة بن الصامتؓ:......

تعارض:...... اس جملہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ام حرامؓ پہلے ہی سے حضرت عبادۃؓ کے نکاح میں تھیں لیکن بعد میں آنے والی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادۃؓ کے نکاح میں بعد میں آئیں لہٰذا بظاہر تعارض ہوا؟

جواب:...... آپؓ پہلے عمرو بن قیسؓ کی بیوی تھیں بعد میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے نکاح ہوا۔جن روایات سے اولاً نکاح میں آنا معلوم ہو رہا ہے وہ مایؤول کے اعتبار سے ہے [3]

قوله وجعلت تفلی رأسه:...... وہ آنحضرت ﷺ کے سر مبارک سے جوئیں تلاش کرنے لگیں۔

اشکال:...... احادیث مبارکہ میں آتا ہے کہ آپ ﷺ کے تو پسینہ سے خوشبو مہکتی تھی۔جوئیں تو خوشبو سے پیدا نہیں ہوتیں بلکہ مر جاتی ہیں۔جوئیں تو میل کچیل سے پیدا ہوا کرتی ہیں آپ ﷺ کا جسد اقدس تو صاف ستھرا ہوا کرتا تھا تو جوئیں تلاش کرنے کا کیا مطلب؟

جواب ا:...... اس حدیث میں جوئیں تلاش کرنے کا ذکر ہے یہ تو نہیں کہ جوئیں تھیں بھی [4]

جواب ۲:...... اگر بالفرض ہوں بھی تو ہوسکتا ہے دوسرے کے کپڑوں سے سفر کر کے آئی ہوں [5]

جواب ۳:...... ممکن ہے سر کے بالوں کو سنوارنے اور آرام پہنچانے کے لئے بالوں کو ادھر اُدھر کیا ہو جس کو تلاش کرنے سے تعبیر کر دیا گیا ہو۔

قوله ثبج هٰذا البحر:...... ثبج کے معنی وسط کے ہیں۔مصباح اللغات میں ہے کہ یرکبون ثبج هذا البحر ''وہ لوگ اس سمندر کے بڑے حصے پر سوار رہ گئے''

---

[1] عمدۃ القاری ص ۸۵ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۸۶ ج ۱۴ [3] فتح الباری ص ۷۳ ج ۱۱ [4] بذل المجہود ص ۳۹۴ ج ۱۱ [5] الکوکب الدری ص ۴۳۱ ج ۲

قوله ملوکا علی الاسرة:...... ای مثل ملوک علی الاسرة آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے ان افراد کا حال جو بحری جہاد کریں گے مثل بادشاہوں کے ہوگا فراخی اور بلندی اور شان وشوکت کے لحاظ سے۔

قوله فدعا لها رسول الله ﷺ:...... اس سے ترجمۃ الباب کا ایک جزء باب الدعاء بالجهاد والشهادة للنساء ثابت ہوگیا کہ حضرت ام حرامؓ نے جہاد وشہادت کی دُعا کی درخواست کی اور آنحضرت ﷺ نے درخواست قبول فرما کر ان کے لئے دُعا فرمائی تو اس پر قیاس کرتے ہوئے دُعاءِ جہاد وشہادت للرجال بطریق اولیٰ ثابت ہوجائے گا کہ جب عورتوں کے لئے جہاد وشہادت کی دُعا کی جاسکتی ہے تو مردوں کے لئے بطریق اولیٰ کی جاسکتی ہے۔

قوله فی زمان معاویةؓ الخ:...... حضرت معاویہؓ نے سب سے پہلے بحری جہاد کیا یعنی ان کی امارت میں حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں بحری جہاد کیا گیا قاضی عیاضؒ نے کہا یہ اکثر اهل سیر کی رائے ہے[1] اور حضرت امام بخاریؒ اور حضرت امام مسلمؒ نے فرمایا کہ بحری جہاد کی ابتداء حضرت معاویہ بن سفیانؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی گویا اس میں اختلاف ہے کہ حضرت ام حرامؓ جس غزوہ میں شہید ہوئیں وہ کب واقع ہوا تھا تو امام بخاریؒ وامام مسلمؒ کے نزدیک حضرت معاویہؓ کے دورِ خلافت میں اور دیگر اصحاب سیر کے نزدیک دورِ خلافت حضرت عثمانؓ میں۔

فی زمان معاویة بن ابی سفیان:...... اس سے مراد زمان غزوة معاویة بن ابی سفیان فی البحر ہے۔

فائده:...... اس حدیث پاک میں آنحضرت ﷺ کے کئی معجزات کا ذکر ہے۔

﴿۴﴾
باب درجات المجاهدین فی سبیل الله
مجاہد فی سبیل اللہ کے درجات کا بیان

فی سبیل الله کا معنی ومصداق:......

(۱) جہاد کے لئے نکلنا:...... جیسا کہ حدیث الباب میں ہے۔

(۲) طلبِ علم کے لئے نکلنا:...... آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے **من خرج فی طلب العلم فهو فی سبیل الله حتی یرجع**[2]

(۳) نیک کام کے لئے نکلنا:...... بخاری شریف کتاب الجمعہ میں ایک حدیث پاک موجود ہے کہ حضرت عبایہ بن رفاعہ نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جا رہے تھے ان کو ابوعبسؓ ملے ابوعبسؓ نے آپ ﷺ کا ایک ارشاد سنایا **من اغبرت قدماه فی سبیل الله حرمه الله علی النار**[3]

---

[1] عمدة القاری ص ۸۷ ج ۱۴ [2] مشکوٰة شریف [3] بخاری شریف باب المشی الی الجمعة ص ۱۲۴ ج ۱

یقال	ھذہ	سبیلی	وھذا	سبیلی

کہاجاتا ہے ھذہ سبیلی وھذا سبیلی "یہ میرا راستہ ہے اور یہ میرا راستہ ہے"

ھذہ سبیلی وھذا سبیلی :...... اس سے امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ لفظ سبیل مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔

قال	ابو	عبداللہ	غزی	واحدھا	غاز	ھم	درجات	لھم	درجات

امام بخاریؒ نے فرمایا کہ غزی اس کا واحد غازٍ ہے ھم درجات یہ لھم درجات کے معنٰی میں ہے۔

قال ابو عبداللہ:...... یعنی امام بخاریؒ نے فرمایا غُزًّی اس کا واحد غازٍ ہے۔ارشادِ ربانی ہے یَاَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِھِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ کَانُوْا غُزًّی الایة[1] ھم درجات یعنی لھم درجات ہے۔ارشادِ ربانی ہے ھُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَاللّٰہِ[2] علامہ عینیؒ فرماتے ہیں ھم درجات یقولہ لھم درجات ای لھم منازل وقیل تقدیرہ ذووا درجات[3]

خلاصہ:...... مطلقاً یہ لفظ جہاد پر بولا جاتا ہے، یعنی اطلاق خاص جہاد کے لئے ہے اور اطلاق عام ہر اچھے کام کے لئے نکلنے پر فی سبیل اللہ کہا جاتا ہے۔

(۸)حدثنا یحیٰی بن صالح ثنا فلیح عن ھلال بن علی عن عطآء بن یسار عن ابی ھریرة

بیان کیا ہم سے یحیٰی بن صالح نے کہا بیان کیا ہم سے فلیح نے ہلال بن علی کے واسطہ سے وہ عطاء بن یسار سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے

قال قال رسول اللہ ﷺ من اٰمن باللہ وبرسولہ واقام الصلوٰة

کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لایا اور اس نے نماز قائم کی

وصام رمضان کان حقا علی اللہ ان یدخلہ الجنة جاھد فی سبیل اللہ

اور رمضان المبارک کے روزے رکھے اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ وہ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائیں (برابر ہے) جہاد فی سبیل اللہ کیا ہو

او جلس فی ارضہ التی ولد فیھا قالوا یا رسول اللہ افلا نبشر الناس

یا وہ اپنی اس زمین میں بیٹھا رہا جس میں اس کی ولادت ہوئی تھی۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ کیا ہم لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دیں؟

قال ان فی الجنة مائة درجة اعدھا اللہ للمجاھدین فی سبیل اللہ

تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک سو (۱۰۰) درجات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے تیار فرمایا ہے

---

[1] پارہ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۵۶ [2] پارہ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۶۳ [3] عمدة القاری ص۸۹ ج۱۴

مابین	الدرجتین	کمابین	السماء	والارض	فاذا	سألتم	الله	
دو درجات کے درمیان اتنی لمبی مسافت ہے جتنی کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے سو جب تم اللہ تبارک وتعالیٰ سے مانگا کرو								
فاسئلوه	الفردوس	فانه	اوسط	الجنة	و	اعلی	الجنة	اُراه
تو جنت الفردوس مانگا کرو کیونکہ وہ جنتوں کے درمیان میں ہے اور جنت کا اعلیٰ درجہ ہے میرا خیال ہے								
قال	و	فوقه	عرش	الرحمٰن	ومنه	تفجر	انهار	الجنة
کہا کہ اور اس کے اوپر اللہ تبارک وتعالیٰ کا عرش مبارک ہے اور اس (فردوس) سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں								
۞و	قال	محمد	بن	فلیح	عن	ابیه	وفوقه	عرش الرحمٰن
اور محمد بن فُلیح نے اپنے والد کے واسطہ سے کہا وفوقه عرش الرحمٰن								

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله و جلس فی ارضه الخ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی زمانہ میں بوجہ عذر ہجرت چھوڑی بھی جاسکتی ہے یعنی مومن دار الحرب میں رہ سکتا ہے آنحضرت ﷺ کے فرمان مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص بوجہ عذر جہاد فی سبیل اللہ نہیں کرتا بلکہ اپنی جائے پیدائش میں رہتے ہوئے نماز، روزہ وغیرہ فرائض کا اہتمام والتزام کرتا ہے وہ بھی اجر سے محروم نہیں ہوگا بلکہ یہ اعمال ہی اس کو جنت میں پہنچائیں گے۔

قوله افلا نبشر الناس:...... آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے سوال افلا نبشر الناس کے جواب میں ان فی الجنة مأة درجة الخ فرمایا۔ شراحؒ حدیث فرماتے ہیں کہ یہ جواب علی اسلوب الحکیم ہے کہ تم لوگوں کو مذکورہ فرائض اعمال کی پابندی پر جنت میں داخلہ کی خوشخبری پر ہی اکتفا نہ کرو بلکہ ان کو بلند درجات کی بھی ترغیب دو جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے تیار فرمائے ہیں یعنی ان کو جہاد کی بھی ترغیب دو اور تم اسی پر قناعت نہ کرو بلکہ ان کو جنت الفردوس کی بھی ترغیب دو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس کا سوال کیا کریں۔

قوله اوسط الجنة اعلیٰ:......

سوال:...... اعلیٰ جنت کیسے اوسط ہوگی یا یوں کہ اوسط الجنة کو اعلی الجنة کیسے فرمادیا؟ کیونکہ اوسط بمعنی درمیانی اور اعلیٰ بمعنی سب سے بلند ہے؟

جواب:...... یہاں اوسط بمعنی وسط نہیں بلکہ بمعنی افضل ہے یعنی وہ جنت درجہ کے لحاظ سے افضل اور مقام کے لحاظ سے اعلیٰ ہے۔

ان فی الجنة مائة درجة:...... جنت میں ایک سو درجات ومنازل ہیں۔

اشکال:...... حدیث الباب سے ظاہر ہے کہ جنت کے سو درجات ہیں جبکہ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ صاحب قرآن سے کہا جائیگا **اقرأ وارتق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلتک عند آخر آیة تقرء بھا**[۱] قرآن مجید کی آیات تو چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہیں (۶۶۶۶) ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت کے منازل ۶۶۶۶ ہیں تو بظاہر تعارض ہے؟

جواب ۱:...... حدیث الباب میں درجاتِ جنت کا حصر نہیں کہ سو ہی ہیں بلکہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ مجاہدین کے لئے سو درجات ہیں۔

جواب ۲:...... حدیث الباب میں درجات کبار کا ذکر ہے کہ وہ سو ہیں، درجات صغار کو یہاں ذکر نہیں کیا گیا۔

ما بین الدرجتین کما بین السماء والارض:...... جنت کے دو درجوں کے درمیانی فاصلہ اتنا ہے کہ جتنا کہ آسمان وزمین کا درمیانی فاصلہ ہے۔

سوال:...... آسمان وزمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟

جواب:...... ابوداؤد اور ترمذی میں ہے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ زمین وآسمان کے درمیان ۷۱، ۷۲، ۷۳، سال کا فاصلہ ہے۔ اور ترمذی شریف کی ایک دوسری روایت میں ہے زمین وآسمان کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کا ہے[۲]

تعارض:...... ترمذی شریف کی دونوں روایتوں میں بظاہر تعارض ہے ایک میں ۷۱، ۷۲، ۷۳ سال کا ذکر ہے جبکہ دوسری میں پانچ سو سال کا ذکر ہے؟

جواب ۱:...... بعض راویوں سے فروگزاشت ہوگئی کہ انہوں نے تہتر کو روایت کردیا اور چار سو بیس سال مع بعض کسر کے ان سے ساقط ہوگیا صحیح یہی ہے کہ پانچ سو سال کی مسافت ہے۔

قوله ومنه تفجر الخ:...... منہ کی ضمیر راجع بسوئے الفردوس ہے نہ کہ عرش الرحمٰن کی طرف جیسا کہ بعض مترجمینؒ حضرات کو مغالطہ ہوا ہے۔ جنت کی نہروں سے نہر الماء، نہر اللبن، نہر الخمر، نہر العسل، نہر العلم، نہر الحیاء اور نہر الایمان وغیرہا مراد ہیں۔ پہلی چار نہریں منصوص ہیں اور دوسرے نام جو ان کے علاوہ ہیں وہ معنوی طور پر بیان کئے گئے ہیں۔

وقال محمد بن فُلیحؒ الخ:......

یہ تعلیق ہے امام بخاریؒ نے توحید میں ابراھیم بن منذرؒ سے اس کو موصولاً بیان کیا ہے[۳]

فائدہ تعلیق:...... یحییٰؒ نے شک کے ساتھ یعنی **اُراہُ قال وفوقه عرش الرحمٰن** کہا اور محمد بن فلیحؒ نے **وفوقه عرش الرحمٰن** بغیر شک کے کہا ہے۔

---

[۱] ترمذی باب فضائل القرآن ص۱۱۹ ج ۲ [۲] ترمذی ص ۱۶۵ ج ۲ [۳] عمدة القاری ص ۹۱ ج ۱۴

سوال:...... دخول جنت کے لئے ایمان باللہ ورسولہ ہی کافی ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں صراحتاً مذکور ہے۔ من قال لا اله الا الله دخل الجنة اقامتِ صلوٰۃ اور صومِ رمضان کی شرط کیوں لگائی؟

جواب(۱):...... اہتمامِ شانِ صلوٰۃ وصوم کو بیان کے لئے شرط میں داخل کیا ورنہ دخولِ جنت کے لئے **ایمان بالله وبرسوله** ہی کافی ہے۔

جواب(۲):...... ابتداءً دخول جنت کے لئے شرط قرار دیا تا کہ جنت میں دُخول اوّلی نصیب ہو جائے۔

سوال:...... صلوٰۃ وصوم کا ذکر فرمایا زکوٰۃ وحج کا ذکر کیوں نہیں فرمایا جب کہ یہ بھی صلوٰۃ وصوم کی طرح فرض ہیں اور ارکانِ اسلام سے ہیں؟

جواب(۱):...... ممکن ہے کہ وہ یعنی زکوٰۃ وحج اس وقت فرض نہ ہوئے ہوں اس لئے ان کا ذکر نہیں فرمایا۔

جواب(۲):...... یہ دونوں یعنی زکوٰۃ وحج ہر مسلمان پر فرض نہیں ہوتے بلکہ بعض مسلمانوں پر فرض ہوتے ہیں بخلاف صلوٰۃ وصوم کے کہ وہ ہر مسلمان پر فرض ہیں اس لئے صلوٰۃ وصوم کا ذکر فرمایا حج وزکوٰۃ کا ذکر نہیں فرمایا۔

جواب(۳):...... آپ ﷺ نے حج اور زکوٰۃ کا ذکر بھی فرمایا ہے کسی راوی سے رہ گیا ہے ترمذی میں حج کا بھی ذکر ہے جبکہ زکوٰۃ کے متعلق حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا یا نہیں[۱]

قوله مابين الدرجتين الخ:...... یعنی جنت کے دو درجوں کے درمیان مسافت اتنی ہے جتنی کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور حضرت ابوھریرہؓ سے ترمذی شریف میں روایت ہے کہ جنت کے سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے اور طبرانی میں ہے کہ دو درجوں کے درمیان فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔

(۹) حدثنا موسیٰ ثنا جرير ثنا ابو رجآء عن سمرة
بیان کیا ہم سے موسیٰ نے کہا بیان کیا ہم سے جریر نے کہا بیان کیا ہم سے ابو رجاء نے وہ سُمرۃؓ سے کہ انہوں نے فرمایا
قال قال النبی ﷺ رايت الليلة رجلين اتياني فصعدا بی الشجرة
کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے رات میں دو آدمیوں کو دیکھا کہ وہ میرے پاس آئے پھر انہوں نے مجھے درخت پر چڑھایا
فادخلانی داراً هي احسن وافضل لم ار قط احسن منها
اور انہوں نے مجھے ایسے گھر میں داخل کر دیا جو بہت حسین اور فضیلت والا ہے کہ میں نے اس سے زیادہ حسین گھر کبھی نہیں دیکھا
قالا امّا هذه الدار فدار الشهدآء
ان دونوں نے کہا کہ یہ گھر دارالشہداء (شہداء کا گھر) ہے

[۱] باب ماجاء فی صفة درجات الجنة ترمذی ص ۷۹ ج ۲

قوله هذه الدار :...... حدیث الباب کی ترجمۃ الباب کے ساتھ مطابقت ظاہر ہے۔

حدیث الباب کی سند میں چار راوی ہیں۔ابن ماجہؒ اور مسلمؒ اور ترمذیؒ نے بھی اس حدیث کی تخریج کی ہے[۱]

﴿۵﴾

باب الغدوة و الروحة فى سبيل الله وقابُ قوس احدكم من الجنة

ایک صبح جانا اور ایک شام جانا (اللہ کے رستے میں) اس کی فضیلت کے بیان میں اور تم میں سے کسی کی کمان کے برابر جگہ جنت میں (یعنی جنت میں ایک ہاتھ کی مقدار جگہ کی) فضیلت کا بیان

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ ایک صبح یا ایک شام اللہ تعالیٰ کے راستے میں لگانے کی فضیلت کو بیان فرمارہے ہیں[۲]

قوله باب الغدوةالخ:...... ای باب فضل الغدوة و الروحة۔یعنی مضاف محذوف ہے۔

قوله الغدوة :...... صبح کے وقت میں ایک مرتبہ نکلنا یعنی اول النہار سے نصف النہار تک کسی وقت نکلنا۔

قوله والروحة:...... شام کے وقت میں ایک مرتبہ نکلنا یعنی زوالِ شمس سے غروبِ آفتاب تک کسی وقت نکلنا۔

قوله فى سبيل الله :...... فی سبیل اللہ سے مراد جہاد ہے۔

قوله وقاب قوس احدكم الخ:...... وقاب قوس احدكم ای قدرقوس احدكم فی الجنة قاب بمعنی قدر ومقدار۔ایسے ہی قِید بکسر القاف بھی بولا جاتا ہے۔جو کہ آئندہ باب کی روایت میں ہے اسکا معنی بھی مقدار کا ہے۔قوس سے مراد ذراع ہے جس سے ماپا جاتا ہے تو اب عبارت یوں ہوجائے گی فضل قدر ذراع من الجنة افضل من الدينا ومافيها یعنی جنت میں ہاتھ کی مقدار جگہ کا مل جانا بھی دنیا ومافیھا سے افضل ہے مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی انسان دنیا ومافیھا کا مالک بن جائے اس سے افضل یہ ہے کہ جنت میں ایک ہاتھ کی مقدار جگہ نصیب ہوجائے کیونکہ دنیا ومافیھا فنا ہونے والی ہے اور آخرت کی نعمتیں باقی رہنے والی ہیں۔

روایت الباب کی پہلی اور تیسری حدیث سے ترجمۃ الباب کا پہلا جزء اور دوسری حدیث سے دوسرا جزء ثابت ہوا۔

قوس:...... اسکی جمع اقواس ،قياس اور قسی آتی ہے۔

(۱۰)حدثنا معلى بن اسد ثنا وهيب ثنا حميد عن انس بن مالكؓ
بیان کیا ہم سے مُعلی بن اسد نے کہا کہ بیان کیا ہم سے وُہیب نے کہا بیان کیا ہم سے حضرت انس بن مالکؓ کے واسطہ سے حُمیدؒ نے

[۱] عمدة القاری ص۹۱ ج۴ [۲] عمدة القاری ص۹۱ ج۴ [۳] عمدة القاری ص۹۱ ج۴

عن النبی ﷺ قال لغدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا ومافیھا
وہ حضرت نبی کریم ﷺ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ فی سبیل اللہ (جہاد) ایک صبح کے وقت میں نکلنا یا ایک شام کے وقت میں نکلنا یقیناً دنیا اور مافیھا سے بہتر و افضل ہے

مطابقته للترجمة ظاهرة

ابن ماجہؒ نے نصر بن علیؒ سے اور مسلمؒ نے قعنبیؒ سے اور ترمذیؒ نے مقسمؒ سے اور نسائیؒ نے ابوعبید الرحمٰنؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے[۳]

(۱۱) حدثنا ابراھیم بن المنذر ثنا محمد بن فلیح ثنی ابی عن ھلال بن علی
بیان کیا ہم سے ابراھیم بن منذر نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن فُلیح نے بیان کیا مجھ سے میرے والد گرامی نے وہ ہلال بن علی سے
عن عبدالرحمٰن بن ابی عمرۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال
وہ عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ سے وہ حضرت ابوہریرہؓ سے وہ حضرت نبی کریم ﷺ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا
لقاب قوس فی الجنۃ خیر مما تطلع علیہ الشمس وتغرب
کہ جنت میں (کسی کی) ایک کمان کے برابر جگہ بہتر (افضل) ہے ان چیزوں سے جن پر سورج طلوع وغروب ہوتا ہے (دنیا)
وقال الغدوۃ اوالروحۃ فی سبیل اللہ خیر مما تطلع علیہ الشمس وتغرب
اور فرمایا کہ ایک صبح کے وقت میں جانا یا ایک شام کے وقت میں جانا اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہتر ہے ان چیزوں سے جن پر سورج طلوع وغروب ہوتا ہے (یعنی دنیا)

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال:...... اگر کوئی صبح وشام کے علاوہ کوئی اور وقت اللہ پاک کی راہ میں لگائے تو کیا اُس کو یہ فضیلت حاصل ہوگی؟

جواب:...... جی ہاں! فضیلت حاصل ہوگی، صبح وشام کی تخصیص دستور اور رواج کے مطابق فرمائی کیونکہ معمول صبح یا شام کے وقت سفر اختیار کرنے کا تھا۔

(۱۲) حدثنا قبیصۃ ثنا سفیان عن ابی حازم عن سھل بن سعد
ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعدؓ نے
عن النبی ﷺ قال الروحۃ والغدوۃ فی سبیل اللہ افضل من الدنیا ومافیھا
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صبح کے وقت اور ایک شام کے وقت نکلنا دنیا و مافیھا سے بڑھ کر ہے

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام مسلمؒ نے جہاد میں اور امام نسائیؒ، اور ابن ماجہؒ نے بھی اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

حالات حضرت سهل بن سعدؓ:...... انصاری خزرجی ہیں انکی کنیت ابوالعباس ہے ان کا نام حزن تھا رسول اللہ ﷺ نے انکا نام سہل رکھا۔ طویل العمر صحابی ہیں حجاج بن یوسف کا زمانہ پایا ہے، سو سال سے زائد عمر پا کر ۸۸ھ میں وفات پائی۔

﴿٦﴾

باب الحور العين وصفتهن يحارفيها الطرف شديدة سواد العين شديدة بياض العين

یہ باب حور العین اور ان کی صفت کے بیان میں۔ حیران ہوتی ہے ان میں آنکھ سخت سیاہ آنکھ والی اور سخت سفید آنکھ والی

ای هذا باب فی بیان الحور العين وبيان صفتهن۔

حور:...... حا کے ضمہ کے ساتھ ہے اور یہ حوراء کی جمع ہے۔

زَوَّجْنَاهُمْ	بِحُوْرٍ	عِيْنٍ،	انکحناهم
ہم ان کا نکاح	حور عین سے	کریں گے	(زوجناهم بمعنی) انکحناهم ہے

وَزَوَّجْنَاهُمْ:...... انکحناهم: یعنی ہم ان کا نکاح حوروں سے کر دیں گے۔ اس سے اِس ارشادِ ربانی کی طرف اشارہ ہے وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ[1] زوجناهم کی تفسیر انکحناهم کے ساتھ تو ابوعبیدہ نے کی ہے جب کہ ایک تفسیر جعلنا هم ازواجاً ای اثنین اثنین بھی کی گئی ہے۔

امام بخاریؒ نے حور کو حیرت سے مشتق سمجھتے ہوئے فرمایا کہ حور کے حسن و جمال کو دیکھ کر نگاہیں حیران و ششدر رہ جاتی ہیں، حور کو حیرت سے مشتق ماننے پر کسی کو اشکال نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہاں اشتقاق سے مراد اشتقاق اکبر ہے اشتقاق اصغر نہیں[2]

(۱۳۰) حدثنا عبدالله بن محمد ثنا معاوية بن عمرو ثنا ابو اسحٰق عن حميد							
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا بیان کیا ہم سے ابواسحٰق نے انہوں نے حمید کے واسطے سے							
قال	سمعت	انس	بن	مالک	عن	النبی ﷺ	قال
کہا انہوں نے کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا وہ حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا							
ما	من	عبد	يموت	له	عندالله	خير	
کہ نہیں ہے کہ کوئی ایسا بندہ جو مر جائے کہ اس کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں خیر (اجر وثواب) ہو							

[1] پارہ ۲۵ سورۃ الدخان آیت ۵۴ [2] فتح الباری ص ۱۵ ج ٦

یسرہ ان یرجع الی الدنیا وان لہ الدنیا ومافیھا
کہ اس کو دنیا کی طرف لوٹنا اچھا لگے گا اگرچہ اس کے لئے دنیا ومافیھا ہو (یعنی وہ آدمی لوٹنا پسند نہیں کرے گا)
الا الشھید لمایریٰ من فضل الشھادۃ
مگر شہید (کہ وہ دنیا کی طرف لوٹنا پسند کرے گا) بوجہ شہادت کی اس فضیلت اور اکرام کے کہ جس کا وہ مشاہدہ کر رہا ہے
فانہ یسرہ ان یرجع الی الدنیا فیقتل مرۃ اخریٰ وقال سمعت انس بن مالک
تو اس کو یقیناً دنیا کی طرف لوٹنا اچھا لگتا ہے تاکہ وہ دوسری مرتبہ شہید کیا جائے کہا (محمد نے) اور میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لروحۃ فی سبیل اللہ
حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک فی سبیل اللہ (جہاد کے لئے) ایک صبح کے وقت میں نکلنا
او غدوۃ خیر من الدنیا ومافیھا ولقاب قو س احدکم من الجنۃ
یا ایک شام کے وقت میں نکلنا دنیا ومافیھا سے افضل ہے اور یقیناً تم میں سے کس کی کمان کی مقدار جنت میں جگہ
اوموضع قیدہ یعنی سوطہ خیر من الدنیا ومافیھا ولو ان امرأۃ من اھل الجنۃ
یا فرمایا موضع قِیدِہٖ یعنی اس کوڑے کی مقدار (جنت میں جگہ) دنیا ومافیھا سے افضل ہے اور اگر کوئی جنتی عورت
اطلعت الیٰ اھل الارض لاضآءت مابینھما
زمین والوں کی طرف جھانک لے تو وہ اُن دونوں (زمین وآسمان) کے درمیان کو روشن کر دے گی
ولملأتہ ریحاً ولنصیفھا علیٰ راسھاخیر من الدنیا ومافیھا
اور وہ یقیناً اس (زمین) کو خوشبو سے بھر دے گی اور اس کے سر کا دوپٹہ یقیناً دنیا ومافیھا سے بہتر افضل ہے

مطابقتہ للترجمۃ تؤخذ من قولہ ولو ان امرأۃ من اھل الجنۃ (الحدیث)

قولہ العین :...... عین کے کسرہ کے ساتھ، جمع ہے عیناء کی، اور عیناء کشادہ چشم کو کہتے ہیں کہ جس میں سیاہی کی جگہ بہت زیادہ سیاہی اور سفیدی کی جگہ بہت زیادہ سفیدی ہو۔ واصل الجمع بضم العین فکسرت لاجل الیاء

قولہ عنداللہ خیر:...... خیر سے مراد اجر وثواب ہے یہ جملہ عبد کی صفت ہے۔

قولہ ولقاب قوس احدکم من الجنۃ اوموضع قیدہ :...... یہ شک راوی ہے کہ انہوں نے قابِ یاقید فرمایا مراد دونوں سے مقدار ہے چونکہ عرب میں قوس (کمان) اور سوط (کوڑا) ہی سے پیمائش ہوتی تھی اسی تفہیم کے لئے ان کا ذکر فرمایا۔ قدیم زمانہ میں مسافر جب سفر کرتے ہوئے کہیں پڑاؤ ڈالتا تو وہ اپنا کوڑا یا کمان

زمین پر پھینک دیتا تا کہ وہ جگہ اسی کی سمجھی جائے اس پر کوئی دوسرا شریکِ سفر قبضہ نہ کر لے۔ حدیث الباب میں کمان اور کوڑے کی جگہ سے مراد اتنی مختصر سی جگہ ہے جس پر وہ بستر وغیرہ لگا سکے۔

سوال:...... اس باب کو ماقبل و مابعد کے ساتھ بظاہر مطابقت نہیں اس کو یہاں کیوں ذکر فرمایا؟

جواب:...... مجاہدین کے درجات کا بیان ہو رہا تھا کہ مجاہدین کے لئے جنت میں سو درجات ہیں اور یہاں یہ بتلایا گیا کہ ان درجات میں حورِ عین بھی ہے۔

﴿۷﴾

باب تمنی الشهادة

یہ باب شہادت کی تمنا کے بیان میں ہے

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تمنائے شہادت جائز ہے۔

(۱۴) حدثناابوالیمان انا شعیب عن الزهری اخبرنی سعیدبن المسیب
بیان کیا ہم سے ابو یمان نے کہا خبر دی ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے کہا مجھے خبر دی سعید بن مُسیب نے
ان اباهریرةؓ قال سمعت النبی ﷺ یقول والذی نفسی بیده
کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو فرماتے سُنا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے
لو لا ان رجالاً من المؤمنین لاتطیب انفسهم ان یتخلفوا عنی
کہ اگر ایسا نہ ہوتا کہ کچھ لوگ مؤمنین میں سے کہ ان کے جی (دل) مجھ سے پیچھے رہنے پر خوش نہیں ہوتے
ولا اجد مااحملهم علیه ماتخلفت عن سریة
اور نہ ہی میرے پاس اتنی سواریاں ہیں کہ جن پر ان کو سوار کرا سکوں (اگر ایسا نہ ہوتا تو) میں کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا
تغزوا فی سبیل الله والذی نفسی بیده لوددتُ انی
جو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے جاتا ہے اور قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ یقیناً مجھے پسند ہے
اقتل فی سبیل الله ثم احییٰ
کہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے راستہ میں (جہاد کرتے ہوئے) شہید کیا جاؤں پھر میں (دوبارہ) زندہ کیا جاؤں
ثم اقتل ثم احییٰ ثم اقتل ثم احییٰ ثم اُقتل
پھر (دوبارہ) شہید کیا جاؤں پھر (دوبارہ) زندہ کیا جاؤں پھر (دوبارہ) شہید کیا جاؤں پھر (دوبارہ) زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں

مطابقته للترجمة تؤخذ من معنی الحدیث فان فیه تمنی الشهادة. یعنی حدیث کی مطابقت ترجمہ کے ساتھ معنی کے اعتبار سے ہے کیونکہ اس حدیث میں تمناءِ شہادت کو بیان کیا گیا ہے۔

والذی نفسی بیده :...... یہ حضرت ابو ہریرہؓ کا مقولہ ہے۔امام ترمذیؒ نے اس پر متنبہ کیا (نشاندہی کی) ہے۔

(۱۵) حدثنایوسف بن یعقوب الصفار ثنا اسمٰعیل بن علیة عن ایوب عن حمید بن هلال
بیان کیا ہم سے یوسف بن یعقوب صفّار نے بیان کیا ہم سے اسمٰعیل بن عُلیّہ نے وہ ایوب سے وہ حُمید بن ہلال سے
عن انس بن مالکؓ قال خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
وہ حضرت انس بن مالکؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مبارک ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا
اخذ الرایة زید فاصیب ثم اخذها جعفر
کہ (اب) اسلام کا جھنڈا حضرت زیدؓ نے لے لیا پس وہ شہید کردیئے گئے پھر حضرت جعفر بن ابوطالبؓ نے جھنڈا تھام لیا
فاصیب ثم اخذها عبد الله بن رواحة فاصیب
تو وہ بھی شہید کردیئے گے پھر (ان کے بعد) حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے اسلام کا جھنڈا سنبھال لیا تو ان کو بھی شہید کردیا گیا
ثم اخذها خالد بن الولید عن غیر امرة ففتح له
پھر ان کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ نے بغیر امیر بنائے جانے کے علم کو قابو کرلیا پس تو ان کے لئے فتح کو مقدر کردیا گیا
وقال ما یسرنا انهم عند نا قال ایوب او قال
نیز فرمایا کہ ہمیں اچھا نہیں لگتا کہ وہ ہمارے پاس ہوں، ایوبؒ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مایسرهم انهم عندنا وعیناه تذرفان
کہ ان کو ہمارے پاس ہونا اچھا نہیں لگتا اس حال میں کہ (یہ فرماتے ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو جاری تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله لا تطیب انفسهم الخ:......

التشریح الاول:...... اسی روایت کو ابوزرعہؒ اور ابو صالحؒ نے بھی روایت کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں لو لا ان اشق علی امتی[۱] (ای علی ضعفاء امتی) الخ مذکورہ بالا روایت اس دوسری روایت لو لا ان اشق علی امتی کی تفسیر ہے کیونکہ الحدیث یفسر بعضه بعضا کا یہی مفہوم ہے کہ بعض احادیث دوسری بعض احادیث کی تشریح

---

[۱] بخاری شریف کتاب الایمان ص ۱۰ ج ۱، کتاب الجہاد ص ۳۱۷ ج ۱

ہوتی ہیں یعنی اس حدیث میں جس مشقت کا ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ پیچھے رہنے میں ان کے جی (دل) خوش نہیں ہوں گے اور وہ خود سفر کی تیاری نہیں کر سکتے اور آنحضرت ﷺ بھی ان کے لئے سواری کا انتظام نہیں فرما سکتے۔

التشریح الثانی:...... لولا ان اشق علی امتی ای علی خلفاء امتی ۔جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر میں ہر لشکر کے ساتھ جہاد میں شرکت کروں تو میری امت کے خلفاء کو بھی ہر لشکر میں بنفس نفیس جانا پڑے گا جو یقینی بات ہے کہ ان کے لئے مشقت کا باعث ہوگا اس لئے میں ہر لشکر میں باوجود خواہش کے شریک نہیں ہوتا۔

التشریح الثالث:...... علی امتی سے مراد عام امت ہے کہ اگر ساری امت مسلمہ کو جہاد کے لئے نکلنے کا حکم ہو جائے تو یہ امت کے لئے مشقت کا باعث ہوگا سواری کے لحاظ سے، سفر کے لحاظ سے اور ضروریاتِ سفر کے لحاظ سے، اس لئے میں ہر لشکرِ اسلام کے ساتھ نہیں جاتا تا کہ امت کے لئے مشقت کا باعث نہ ہو۔

والذی نفسی بیدہ لوددت الخ:...... یہ جملہ مجاہدین کی تسلی کے لئے فرمایا یعنی جو صحابہ کرامؓ جہاد میں شرکت کا ارادہ فرما رہے تھے ان کی تسلی کے لئے فرمایا کہ میں بھی چاہتا ہوں کہ مجھے فی سبیل اللہ شہید کیا جائے پھر مجھے زندہ کیا جائے علی ھذا القیاس ۔

سوال:...... اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی تمنا پوری نہیں کی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مناصب علیاء پر فائز کیا اور مستجاب الدعوات بنایا؟

جواب(۱):...... آنحضرت ﷺ کی شانِ رحمۃ اللعالمین مانع تھی کیونکہ آنحضرت ﷺ کا فرمانِ عالی ہے کہ سب سے زیادہ عذاب اس شخص کو ہوگا جو کسی نبی کو قتل کرے گا یا نبی علیہ السلام اس کو قتل کریں گے اور جتنی زیادہ شان وعظمت والا نبی ہوگا اس کے قاتل کو اتنا ہی زیادہ عذاب ہوگا چونکہ آنحضرت ﷺ سید الرسل ہیں تو (نعوذ باللہ) آپ کے قاتل کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا اس لئے آپ ﷺ کی یہ تمنا پوری نہیں کی گئی۔

جواب(۲):...... بعض حضراتؒ نے فرمادیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی تمنائے شہادت، شہادتِ حکمی سے پوری ہوئی غزوہ خندق سے واپسی پر ایک یہودی عورت نے آنحضرت ﷺ کی دعوت کی اور زہر آلود گوشت کھلا دیا جس کے بعد ہر سال زہر کا اثر ظاہر ہوتا تھا اور بخار ہو جایا کرتا تھا حتیٰ کہ مرض الوفات میں بھی اسی کا اثر تھا۔

جواب(۳):...... بعض حضراتؒ نے یہ جواب دیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی شہادت کی تمنا نواسوں (حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ) کی شہادت سے پوری ہوئی۔

سوال:...... تمنائے شہادت تو غلبۂ کفار کو مستلزم ہے اور غلبہ کفار کی تمنا تو صحیح نہیں؟

جواب:...... بہت ساری چیزیں قصداً مطلوب نہیں ہوتیں بلکہ ضمناً ثابت ہوتی ہیں تو جو حکم قصداً مطلوب چیز

کا ہوتا ہے وہ ضمناً ثابت ہونے والی چیز کا نہیں ہوتا اور قصداً جو مطلوب ہے وہ شہادت ہے اور ضمناً جو بات ثابت ہوتی ہے وہ غلبۂ کفار ہے لہٰذا اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

سوال:...... دوسری روایت الباب کا ترجمۃ الباب سے انطباق کیسے ہوا؟

جواب:......مایسرھم انھم عندنا سے انطباق مفہوم ہورہا ہے یعنی جب وہ شہادت کی وجہ سے اعزاز واکرام کو دیکھیں گے تو ان کو دنیا کی طرف لوٹنا اچھا نہیں لگے گا تو معلوم ہوا کہ شہادت قابلِ تمنا ہے۔

ثم اخذھا خالدبن الولیدؓ الخ:...... حضرت حارثہؓ اور جعفر بن ابو طالبؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ کی شہادت کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ نے از خود جھنڈا ہاتھ میں لیا اور اللہ پاک نے فتح سے ہمکنار فرمایا اس سے غزوہ موتہ کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

قال ایوب:...... ایوب سے ایوب سختیانیؒ مراد ہیں۔ان کو شک اس بات میں ہوا کہ آپ ﷺ نے مایسرنا انھم عندنا فرمایا یا مایسرھم انھم عندنا فرمایا۔

﴿٨﴾

باب فضل من یُصرَعُ فی سبیل اللّٰہ فمات فھو منھم

اس شخص کی فضیلت کا بیان جو فی سبیل اللہ جہاد میں گرایا جاتا ہے پھر وہ مرجاتا ہے تو وہ (گرنے والا) انہی میں سے ہے (یعنی وہ بھی مجاہدین فی سبیل اللہ میں سے ہے)

ترجمۃ الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ آیت مبارکہ کو ترجمۃ الباب میں لاکر یہ بتانا چاہتے ہیں جو شخص اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی نیت سے نکلے اور پھر اسے راستہ میں موت آجائے تو اسے ہجرت اور شہادت کی فضیلت یقیناً حاصل ہوگی۔

وقول اللّٰہ تعالیٰ وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ
اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بیان میں اور جو شخص نکلے اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ
وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ [1] وَقَعَ وجب
اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی نیت سے پھر اس کو موت پالے تو یقیناً اللہ تعالیٰ پر اس کا اجر لازم ہوگیا وقع بمعنیٰ وجب ہے

قولہ وَقَعَ وجب:...... یعنی آیت مبارکہ میں جو لفظ وَقَعَ ہے وہ بمعنیٰ وَجَبَ ای ثبت ہے۔

---

[1] سورۃ النساء آیت ۱۰۰ پارہ ۵

آیت الباب کا شانِ نزول:...... جب ہجرت کا حکم ملا تو اُس وقت ضمرہ بن العیص بن ضمرۃ بن زنباع خزاعی بیمار تھے اپنے اہل خانہ سے کہا کہ مجھے اسی حالت میں دربارِ رسالت میں سوار کر کے لے چلو۔ چنانچہ گھر والوں نے ان کے حکم کی تعمیل کی ابھی تنعیم مقام میں پہنچے تھے موت آ گئی دارِ آخرت کی طرف رخصت ہو گئے۔ اس پر آیت الباب نازل ہوئی[۱]

سوال:...... آیت الباب کو ترجمۃ الباب سے مناسبت کس طرح ہے؟

جواب:...... آیت پاک میں یُدْرِکْهُ الْمَوْتُ کے الفاظ ہیں اور موت عام ہے قتل ہو جائے یا سواری سے گر پڑے موت آ جائے یا اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے موت آ جائے۔

(۱۶)حدثنا عبداللہ بن یوسف ثنی اللیث ثنی یحییٰ عن محمد بن یحییٰ بن حبان

بیان کیا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے کہا بیان کیا مجھ سے لیث نے کہا بیان کیا مجھ سے یحییٰ نے محمد بن یحییٰ بن حبان کے واسطہ سے

عن انس بن مالکؓ عن خالتہ ام حرام بنت ملحان قالت نام النبی ﷺ یوما قریباً منی ثم استیقظ یتبسم

وہ حضرت انس بن مالک سے وہ اپنی خالہ ام حرامؓ بنت ملحان سے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک دن آنحضرت ﷺ میرے قریب سوئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے

فقلت ما اضحکک قال اُناس من امتی عُرضوا عليَّ

تو میں نے عرض کیا کہ کس چیز نے آپ ﷺ کو ہنسایا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے

یرکبون ھذا البحر الاخضر کالملوک علی الاسرۃ قالت فادع اللہ

جو اس سبز سمندر پر سوار ہیں بادشاہوں کی مثل تختوں پر (بیٹھے ہیں) انہوں (ام حرامؓ) نے عرض کیا کہ آپ ﷺ دُعا فرمادیں

ان یجعلنی منھم فدعا لھا ثم نام الثانیۃ ففعل مثلھا

کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان کا رفیق سفر بنادے تو آنحضرت ﷺ نے ان کے لئے دُعا فرمادی پھر دوسری مرتبہ آنحضرت ﷺ نیند فرمانے لگے

فقالت مثل قولھا فاجابھا مثلھا

تو آنحضرت ﷺ نے پہلے کی طرح (مسکراتے ہوئے فرمایا) تو انہوں نے بھی پہلے کی طرح عرض کیا تو آنحضرت ﷺ نے بھی پہلے کی طرح جواب عنایت فرمایا

فقالت اُدع اللہ ان یجعلنی منھم فقال

تو انہوں نے عرض کی کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمادیں کہ وہ مجھے ان کا ہم سفر بنادے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا

انتِ من الاولین فخرجت مع زوجھا عُبادۃ بن الصامت غازیاً

کہ تو پہلے لوگوں میں سے ہو گی تو وہ (ام حرامؓ) اپنے خاوند حضرت عبادہ بن صامتؓ کے ساتھ جہاد کی نیت سے

---

[۱] عمدۃ القاری ص ۹۷ ج ۱۴

اوّل ما ركب المسلمون البحر مع معاوية
سب سے پہلے ان مسلمانوں میں جو حضرت معاویہؓ کی امارت میں دریا (بحری بیڑے) پر سوار ہوئے تھے شریک ہوئیں
فلما انصرفوا من غزوتهم قافلين فنزلوا الشام فقُرِّبَتْ اليها دآبة لتركبها فصرعتها فماتت
توجب وہ (مسلمان) اپنے غزوہ (جہاد) سے واپس ہوئے اس حال میں کہ وہ لوٹنے والے تھے تو انہوں نے شام میں پڑاؤ کیا تو ان (ام حرامؓ) کے قریب سواری لائی گئی تا کہ وہ سوار ہو جائیں سواری نے ان کو گرا دیا اور وہ اللہ کو پیاری ہو گئیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله فصرعتها فماتت لانها صرعت فی سبیل الله تعالیٰ۔

قوله فقربت اليها الخ:......

سوال:...... اس سے پہلی روایت میں ہے فصُرِعت عن دابتها یعنی سوار ہونے کے بعد گریں اور اس روایت میں ہے کہ سوار ہونے سے پہلے گریں تو بظاہر تعارض ہے؟

جواب ﴿۱﴾:...... فَصُرعَتْها میں فاء فصیحیہ ہے ای فرکبت فصرعتها یعنی مندرجہ بالا حدیث سے بھی یہی مراد ہے کہ سوار ہونے کے بعد گریں۔

جواب﴿۲﴾:...... گزشتہ حدیث فصُرعت عن دابتها ہے تو عن دابتها کا معنی بسببها ووجهتها ہے کہ اپنی سواری کے سبب اور وجہ سے گر گئیں گویا کہ گزشتہ حدیث سے بھی یہ مراد ہے کہ قبل الركوب گر پڑیں لہٰذا تعارض نہ رہا[۲]

﴿۹﴾

باب من يُنكَبُ او يُطعن فی سبیل الله

اس شخص کی فضیلت کے بیان میں جو فی سبیل اللہ زخمی کیا جائے یا اس کو نیزہ مارا جائے

ترجمة الباب کی غرض:...... ماقبل میں گر کر اللہ کے راستہ میں فوت ہو جانے کی فضیلت کا بیان تھا اور اس میں اللہ کی راہ میں زخمی ہو جانے کی فضیلت کا بیان ہے۔

قوله من ينكب الخ:...... نَكبة سے مشتق ہے اور نکبہ کہتے ہیں کہ کسی جوڑ کو کوئی چیز لگے اور اس کو خون آلود کرے یعنی زخمی کر دے اور اس باب سے مقصود ان لوگوں کی فضیلت بیان کرنا ہے جن کو فی سبیل اللہ زخم پہنچے۔

(۱۷) حدثنا حفص بن عمر ثنا همام عن اسحٰق عن انسؓ قال
بیان کیا ہم سے حفص بن عمر نے کہا بیان کیا ہم سے ہمام نے اسحٰق کے واسطہ سے وہ حضرت انسؓ سے کہ انہوں نے فرمایا

[۱] باب الدعا بالجہاد والشهادة للرجال والنساء، بخاری ص ۳۹۸ ج ۱ [۲] عمدة القاری ص ۹۷ ج ۱۴

بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقواماً من بنی سُلیم الیٰ بنی عامر فی سبعین رجلاً

کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوسُلیم کے لوگوں کو بنوعامر قبیلہ کی طرف ستر (۷۰) (قراء حضرات) آدمیوں کو بھیجا تو

فلما قدموا قال لهم خالی اتقدمکم فان اَمَّنُونی

جب وہ پہنچے تو ان حضرات کو میرے خالو (حضرت حرامؓ) نے کہا کہ میں آپ حضرات سے آگے چلتا ہوں اگر انہوں نے مجھے امان دے دی

حتی اُبلغهم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا کنتم منی قریبا فتقدم

تو میں ان لوگوں کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی تبلیغ کروں گا ورنہ تم میرے قریب ہی رہو تو وہ آگے تشریف لے گئے

فاٰمنوه فبینما هو یحدثهم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تو انہوں نے ان کو امان دے دی دریں اثنا کہ وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دعوتِ اسلام دے رہے تھے

اذ اَوْمَئُوا الیٰ رجل منهم فطعنه فانفذه فقال اللہ اکبر

کہ اچانک انہوں نے اپنے میں سے ایک آدمی کو اشارہ کیا تو اس نے ان کو نیزہ مارا تو وہ ان کے آر پار ہو گیا تو انہوں نے اللہ اکبر کہا

فزت ورب الکعبة ثم مالوا علیٰ بقیة اصحابه

اور کہا ربِّ کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا پھر وہ لوگ ان (حرام بن علیؓ) کے بقیہ رفقاء کی طرف متوجہ ہوئے پھر انہوں

فقتلوهم الا رجلا اعرج صعد الجبل

نے ان حضراتؓ کو (بھی) شہید کر دیا سوائے ایک آدمی کے جو کہ لنگڑا تھا وہ پہاڑ پر چڑھ گیا (اللہ تعالیٰ نے اس کو بچا لیا)

قال همام واُراه اٰخرمعه فاخبر جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہمام نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ان کے ساتھ ایک اور بھی تھا پھر حضرت جبرئیلؑ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ

انهم قد لقوا ربهم فرضی عنهم وارضاهم فکنا نقرأ

ان حضرات نے اپنے رب سے ملاقات کر لی تو وہ (اللہ تعالیٰ) ان سے راضی ہوا اور ان کو راضی کیا۔ یہ آیت ہم پڑھا کرتے تھے

ان بلغوا قومنا ان قد لقینا ربنا فرضی عنا وارضانا ثم نُسخ بعد

کہ پہنچا دو ہماری طرف سے ہماری قوم کو کہ ہم نے اپنے رب سے ملاقات کر لی پس وہ ہم سے راضی ہو گیا اور اس نے
ہمیں راضی کر لیا پھر اس کے بعد (یہ آیت) منسوخ کر دی گئی

فدعا علیهم اربعین صباحا علیٰ رعل وذکوان وبنی لحیان وبنی عُصَیّة

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن تک صبح کے وقت ان کے خلاف یعنی قبیلہ رعل، ذکوان، بنولحیان اور بنوعُصیّہ کے خلاف بددُعا فرمائی

الذین	عصوا	الله	ورسوله

(قنوتِ نازلہ پڑھی) جنہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ اورا س کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی

❁❁❁❁❁❁❁

(۱۸)حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل ثنا ابو عوانة عن الاسود هو ابن قیس عن جندب بن سفیان

بیان کیا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہ بیان کیا ہم سے ابوعوانہ نے وہ اسود بن قیس سے وہ جندب بن سفیان سے کہ

ان رسول الله ﷺ كان في بعض المشاهد وقد دميت اصبعه

حضرت رسول اللہ ﷺ ایک جہاد میں شریک تھے تو آنحضرت ﷺ کی انگلی مبارک خون آلودہ ہوگئی (زخمی ہوگئی)

فقال (شعر) هل انت الا اصبع دميت وفي سبيل الله مالقيت

تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا (شعر) هل انتِ الا اصبع دميت وفي سبيل الله مالقيت تو ایک انگلی ہی تو ہے جو خون آلود ہوگئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہی ہے جو کچھ تو نے پایا ہے (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہی زخمی ہوئی ہے)

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے ربط :...... ترجمۃ الباب کے دوجزء ہیں (۱) من ینکب (۲) یُطعن.

پہلی حدیث دوسرے جزء کے مطابق اور دوسری حدیث پہلے جزء کے مطابق ہے تو دونوں حدیثوں کے مجموعہ سے ترجمۃ الباب ثابت ہوگیا۔

حالات جندبؓ بن سفیان :...... مکمل نام جندبؓ بن جنادہ بن سفیان ہے ان کی کنیت ابوذر ہے قدیم الاسلام صحابہ کرام میں سے ہیں اسلام لانے والوں میں ان کا پانچواں نمبر ہے۔۳۲ھ کو ربذہ کے مقام پر انتقال ہوا کل مرویات ۲۸۱ ہیں۔

قوله بعث النبي ﷺ :...... اس میں تحقیق یہ ہے کہ مبعوث بھیجے گئے حضرات یعنی جن کو آنحضرت ﷺ نے تبلیغ وتعلیم کے لئے بھیجا وہ ستر قراء حضرات انصاریؓ تھے اور مبعوث الیھم یعنی جن کی طرف بھیجا گیا تھا وہ بنو عامر قبیلہ کے لوگ تھے اور ستر قراء کے ساتھ غدر کرنے والے قبیلہ بنوسلیم والے ہیں اس لئے کہ حدیث کے آخر جن قبیلوں پر بددُعا کی ہے وہ بنوسلیم سے ہیں اور کتاب المغازی ص ۵۸۶ کی روایت میں ہے عن انسؓ قال بعث النبي ﷺ سبعين رجلاً لحاجة يقال له القراء فعرض لهم حيان من نبي سليم رعل وذكوان الخ

سوال:...... روایت الباب میں تو اس کے خلاف ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بنوسلیم کے ستر آدمیوں کو بنو عامر قبیلہ کی طرف روانہ کیا تھا؟

جواب:...... صحیح بخاری کے کتاب المغازی میں **موسی بن اسماعیل قال حدثنا همام** کے طریق سے یہ الفاظ ہیں **فقال بعث خاله اخا لام سلیم فی سبعین راکباً** [1] اور حدیث الباب میں **اقواما من بنی سلیم الی بن عامر فی سبعین رجلاً** الخ کے الفاظ ہیں۔ اصل میں **بعث خاله اخا لام سلیم** تھا جو بنی سلیم بن گیا [2] لہٰذا مبعوث الیھم بنو عامر ہیں اور قراء کو شہید کرنے والے بنو سلیم ہیں۔ امام بخاریؒ کے استاد حفص بن عمر کو یہاں وہم ہوا ہے۔

قوله خالی:...... خَالِی (میرے ماموں) مراد حرام بن ملحانؓ ہیں۔

الارجل اعرج:...... ایک لنگڑے صحابی حضرت کعب بن زیدؓ کے علاوہ تمام قراء کو غداروں نے شہید کر ڈالا۔

سوال:...... مستثنیٰ تو منصوب ہونا چاہیے یہ مرفوع کیوں ہے؟

جواب:...... قبیلہ ربیعہ کی لغت ایسے ہی ہے، جبکہ باقی اس کو منصوب پڑھتے ہیں [3]

قوله فی بعض المشاهد:...... بعض حضرات نے کہا ہے کہ بعض المشاہد سے مراد غزوہ احد ہے۔ مشاہد کا لفظی معنی حاضر (شہادت) ہونے کی جگہ ہے۔

قوله هل انت الا اصبع دمیت الخ:...... یہ پاؤں کی انگلی کو خطاب یا تو بطورِ استعارہ کے ہے یا پھر حقیقت پر محمول ہے، معجزہ کے طور پر انگلی کو تسلی دینے کے لئے خطاب فرمایا کہ تجھے معمولی زخم پہنچا ہے لہٰذا تو ثابت قدم رہ کیونکہ تو ہلاکت یا قطع میں سے کسی ابتلاء میں نہیں ڈالی گئی بلکہ صرف خون آلود ہی ہوئی ہے یعنی معمولی زخمی ہوئی ہے اور یہ بھی ضائع نہیں جائے گا بلکہ یہ زخم فی سبیل اللہ تجھے پہنچا ہے اور اللہ عزوجل کی رضا کے حصول میں پہنچا ہے لہٰذا گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

قوله ما لقیت:...... بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ ما موصولہ ہے یعنی جو کچھ بھی تو نے پایا ہے وہ اللہ کے راستہ میں ہی پایا ہے اور بعض حضرات نے کہا ما نافیہ ہے مقصد یہ ہے کہ تو نے تو ابھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کچھ بھی نہیں پایا، دونوں صورتوں میں مقصود تسلی ہی ہے۔

سوال:...... قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے بارے میں فرمایا ہے **وما علمناه الشعر وما ینبغی له** اور اس حدیث میں ہے آنحضرت ﷺ نے شعر پڑھا؟

جواب (۱):...... شعر کی تعریف یہ ہے کہ **کلام الموزون قصداً** اور یہاں وزن کا قصد نہیں کیا گیا لہٰذا شعر نہ ہوا تو اعتراض نہ رہا۔

جواب (۲):...... یہ رجز ہے اور رجز شعر نہیں ہوا کرتا۔ جیسا کہ اخفش کا مذہب ہے [4]

---

[1] ص ۵۸۶ [2] فتح الباری ص ۱۹ ج ۶ [3] شرح کرمانی ص ۱۰۵ ج ۱۲ [4] عمدۃ القاری ص ۹۹ ج ۱۴

﴿۱۰﴾

باب من یجرح فی سبیل اللّٰہ

اس شخص کی فضیلت کا بیان جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں زخمی کیا جائے

ترجمۃ الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ اللہ پاک کے راستہ میں زخمی ہونے والے کی فضیلت کو بیان فرمارہے ہیں۔

(۱۹) حدثنا عبداللّٰہ بن یوسف انا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃؓ
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے کہا ہمیں مالک نے ابوزناد سے خبر دی وہ اعرج سے وہ حضرت ابوہریرہؓ سے کہ
ان رسول اللّٰہ ﷺ قال والذی نفسی بیدہ لایکلم احد فی سبیل اللّٰہ
حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کوئی شخص نہیں زخمی کیا جاتا
واللّٰہ اعلم بمن یُکلَم فی سبیلہ الا جآء یوم القیٰمۃ واللون لون الدم والریح ریح المسک
اور اللہ تعالیٰ ہی اس شخص کو زیادہ جانتے ہیں جو اس کے راستہ میں زخمی کیا جاتا ہے مگر وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ رنگ تو اس کا خون کا رنگ ہوگا ور خوشبو مسک (کستوری) کی خوشبو ہوگی۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمۃ فی قولہ لا یکلم احد فی سبیل اللّٰہ

قولہ لایکلم احد:...... لایکلم کا معنی لایجرح ہے اور اسی سے ترجمۃ الباب کے ساتھ مطابقت ہے۔[۱]

قولہ واللّٰہ اعلم:...... یہ جملہ معترضہ ہے مقصود اس سے تنبیہ کرنا ہے کہ اس فضیلت وثواب کے حصول کے لئے اخلاص نیت (جہاد سے مقصود ومطلوب صرف رضا الٰہی کا حصول ہی ہو) شرط ہے۔

فی سبیل اللّٰہ:...... اس سے مراد جہاد ہے۔ اور اس میں ہر وہ زخم آئے گا جو اللہ پاک کی ذات کی خاطر لگا ہو اور اس زخم کو شامل ہے جو اپنے حق کے دفاع میں لگا ہو۔

واللون لون الدم والریح:...... دونوں میں واؤ حالیہ ہے۔ شہید اسی حالت میں اُٹھایا جائیگا جس حالت میں شہید ہوا یعنی اس کا خون بہہ رہا ہوگا اور اس خون کا رنگ خون جیسا ہوگا اور خوشبو کستوری کی ہوگی۔

سوال:...... شہادت والی حالت میں اٹھانے میں کیا راز وحکمت ہے؟

جواب:...... یہ حالت اس کی فضیلت کی شاہد ہوگی کہ اس نے اپنی جان جان آفریں کی اطاعت میں لگادی تھی۔[۲]

---

[۱] عمدۃ القاری ص۱۰۰ ج۱۴ [۲] عمدۃ القاری ص۱۰۰ ج۱۴

﴿۱۱﴾

باب قول الله عزوجل قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا اِلَّا اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ والحرب سجال

اللہ عزوجل کے فرمان قل هل تربصون بنا الا احدی الحسنین اور والحرب سجال کے بیان میں

(۲۰) حدثنا یحییٰ بن بکیر ثنا اللیث قال ثنی یونس عن ابن شهاب
بیان کیا ہم سے یحییٰ بن بکیر نے کہا بیان کیا ہم سے لیث نے کہا بیان کیا مجھ سے یونس نے وہ ابن شہاب سے وہ
عن عبید الله بن عبدالله ان عبدالله بن عباس اخبره ان ابا سفیٰن بن حرب اخبره ان هرقل
عبیداللہ بن عبداللہ سے کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے ان کو خبر دی کہ حضرت ابوسفیٰن بن حرب نے ان کو خبر دی کہ ہرقل
قال له سألتک کیف کان قتالکم ایاه
(بادشاہ روم) نے ان سے کہا کہ میں نے آپ سے سوال کیا تھا کہ آپ کی لڑائی ان (آنحضرت ﷺ) سے کیسی رہتی ہے
فزعمت ان الحرب سجال ودول وکذٰلک الرسل تبتلٰی ثم تکون لهم العاقبة
تو آپ نے کہا کہ لڑائی یقیناً سجال اور دُوَل ہے (یعنی کبھی وہ غالب آتے ہیں اور کبھی ہم) اور (اللہ تعالیٰ کے) رسول (علیہم السلام) ایسے ہی آزمائے جاتے ہیں پھر (آخر کار) اچھا انجام ان ہی کے لئے ہوتا ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب کے دو جز ہیں۔

(۱) قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّا اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ (۲) والحرب سجالٌ

قوله تعالیٰ احدیٰ الحسنیین الخ[۱]:...... حُسنیین سے مراد ظفر (کامیابی) یا شھادۃ (جان کی قربانی) ہے۔

قوله والحرب سِجال:...... سِجال سجل کی جمع ہے بمعنی ڈول (پانی سے بھرا ہوا) خالی ڈول کو سجل نہیں کہتے یعنی جیسے ڈول باری باری استعمال کرتے ہیں اسی طرح لڑائی میں بھی باری باری فتح ہوتی ہے کبھی ایک فریق کو کبھی دوسرے فریق کو۔

قوله ان الحرب سِجال ودُوَل:...... دُوَل جمع دُولة کی بمعنی ''گھومنے والی'' عرب میں کہتے ہیں الایام دُوَل یعنی دن ادلتے بدلتے رہتے ہیں مفہوم سِجال اور دُوَل کا ایک ہی ہے۔

---

[۱] (پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۵۲)

﴿۱۲﴾

باب قول الله عزوجل مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوْا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا[۱]

یہ باب اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بیان میں ہے کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ وہ ہیں کہ جنہوں نے سچا کر دکھایا اس کو کہ جس پر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا۔ پس بعض ان میں سے وہ ہیں جو اپنی حاجت پوری کر چکے (شہید ہو گئے) اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو انتظار کر رہے ہیں (شہادت کا) اور نہیں بدلا انہوں نے بدلنا۔

(۲۱) حدثنا محمد بن سعيد الخزاعي ثنا عبدالاعلىٰ عن حميد

بیان کیا ہم سے محمد بن سعید خزاعی نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالاعلیٰ نے روایت کی انہوں نے حمید سے کہ

قال سالت انسا ح وحدثني عمرو بن زُرارة ثنا زياد

کہا انہوں نے (حُمید) کہ سوال کیا میں نے حضرت انسؓ سے (تحویل) اور بیان کیا مجھ عمرو بن زرارۃ نے کہا بیان کیا ہم سے زیاد نے

قال حدثني حميد الطويل عن انس بن مالكؓ

کہا بیان مجھ سے حُمید طویل نے روایت کی انہوں نے حضرت انسؓ بن مالکؓ سے کہ

قال غاب عمي انس بن النضر عن قتال بدر فقال يا رسول الله غبت

کہا انہوں نے (انس بن مالکؓ) نے میرے چچا انس بن نضرؓ جنگ بدر سے غیر حاضر (شریک نہ ہوئے) رہے تو انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ میں غیر حاضر رہا

عن اوّل قتال قاتلت المشركين لئن الله اشهدني قتال المشركين

اس پہلی لڑائی سے جو آپ ﷺ نے مشرکین سے کی۔ البتہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے حاضر کیا (شرکت کی توفیق دی) مشرکین کی لڑائی میں

ليرين الله ماصنع فلما كان يوم احد وانكشف المسلمون قال

البتہ ضرور بالضرور دیکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو جو میں کروں گا پس جب یوم اُحد ہوا اور بکھر گئے مسلمان تو انہوں (انس بن نضرؓ) نے کہا

اللهم انی اعتذر اليک مما صنع هؤلآء يعني اصحابه

اے اللہ میں عذر پیش کرتا ہوں آپ کے سامنے اس سے جو انہوں نے کیا یعنی آنحضرت ﷺ کے ساتھیوں نے

وابرأ اليک مما صنع هٰؤلآء يعني المشركين ثم تقدم فاستقبله

اور برأت ظاہر کرتا ہوں آپ کے سامنے جو انہوں نے کیا یعنی مشرکین نے۔ یہ کہہ کر آگے بڑھے تو ان کے سامنے

---

[۱] سورۃ الاحزاب پارہ ۲۱ آیت ۲۳

سعد بن معاذ فقال یا سعد بن معاذ الجنة ورب النضر

سعد بن معاذؓ آئے پس کہا انہوں (انس بن نضرؓ) نے اے سعد بن معاذؓ میں جنت چاہتا ہوں اور قسم ہے نضر کے پروردگار کی کہ

انی اجد ریحهامن دون احد فقال سعد فما استطعت یا رسول الله ماصنع

میں احد کے ورے اس (جنت) کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں۔ پس کہا سعدؓ نے یارسول اللہ میں طاقت نہیں رکھتا اس کی جو کیا اس (انس بن نضرؓ) نے

قال انس فوجدنابه بضعا وثمانین ضربة بالسیف اوطعنة بالرمح او رمیة بسهم ووجدناه

انس بن مالکؓ نے کہا کہ ہم نے اسی (۸۰) سے زائد تلوار، تیر اور نیزہ کے زخم ان کے جسم پر پائے، اور ہم نے ان کو پایا

و قد قتل وقد مثل به المشرکون فما عرفه احد

اس حال میں کہ تحقیق وہ قتل (شہید) کیے گئے اور بے شک ان کا مُثلہ کیا مشرکین نے (حتیٰ کہ) ان کو کوئی بھی نہیں پہچان سکا

الا اخته ببنانه قال انس کنا نریٰ

سوائے ان کی بہن کے کہ انہوں نے ان کی انگلیوں کے پوروں سے پہچانا کہا انس بن مالکؓ نے کہ ہم دیکھتے (یقین کرتے) تھے

او نظن ان هذه الاٰیة نزلت فیه وفی اشباهه

یا فرمایا خیال کرتے تھے کہ یہ آیت ان (انس بن مالکؓ) کے اور ان جیسے دوسرے مسلمانوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ الیٰ اٰخر الاٰیة وقال ان اخته وهی تسمی الربیع

من المؤمنین رجال (الآیة) اور کہا انہوں (انس بن مالکؓ) نے کہ بے شک ان (انس بن نضرؓ) کی بہن جس کا نام رُبیع بولا جاتا ہے

وکسرت ثنیّة امرأة فامر رسول الله ﷺ بالقصاص فقال انس

نے کسی عورت کے آگے والے دو دانت توڑ دیئے تو رسول اللہ ﷺ نے قصاص کا حکم فرمایا تو حضرت انسؓ نے عرض کیا

یا رسول الله والذی بعثک بالحق لاتکسر ثنیتها

کہ یارسول اللہ قسم ہے اس ذاتِ عالی کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اس (اخت انس بن نضرؓ) کے دانت نہیں توڑے جائیں گے

فرضوا بالارش وترکوا القصاص فقال رسول الله ﷺ ان من عباد الله

پس وہ تاوان لینے پر راضی ہو گئے اور قصاص چھوڑ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ کے بعض بندے وہ

من لو اقسم علی الله لابرّه

ہوتے ہیں جو اگر اللہ تعالیٰ پر (بھروسہ کرتے ہوئے) قسم کھالیں تو (اللہ تعالیٰ) ان کو ضرور سچا کر دکھاتے ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله فزعمت ان الحرب بینکم سجال۔

امام بخاریؒ نے یہاں اس لمبی حدیث کا کچھ حصہ ذکر فرمایا ہے جس کو کتاب کے شروع میں تفصیلاً بیان کر چکے ہیں۔

سوال:...... حدیث الباب سے ترجمۃ الباب کا پہلا جزء بظاہر ثابت نہیں ہوتا؟

جواب:...... دونوں جزء ایک دوسرے کے معنی کو متضمن اور شامل ہیں کیونکہ حرب (لڑائی) میں کامیابی وقربانی میں سے ایک ضرور حاصل ہوتی ہے۔

پس منظر:...... آیت الباب کا پس منظر یہ ہے کہ مسلمان جنہوں نے اپنا عہد و پیمان سچا کر دکھایا بڑی بڑی سختیوں کے وقت دین کی حمایت اور پیغمبر کی رفاقت سے ایک قدم پیچھے نہیں ہٹایا اللہ اور رسول کو جو زبان (وعدہ) دے چکے تھے پہاڑ کی طرح اس پر جمے رہے ان میں سے کچھ تو اپنا ذمہ پورا کر چکے یعنی جہاد ہی میں جان دے دی جیسے شہداءِ بدر و احد جن میں حضرت انسؓ بن نضر کا قصہ بہت مشہور ہے جو حدیث الباب میں ہے اور بہت سے مسلمان وہ ہیں جو نہایت اشتیاق کے ساتھ موت فی سبیل اللہ کا انتظار کر رہے ہیں کہ کب کوئی معرکہ پیش آئے جس میں ہمیں بھی شہادت کا مرتبہ نصیب ہو آنحضرت ﷺ حضرت طلحہ کو ان کی زندگی میں **هذا ممن قضی نحبه** میں شمار کیا ہے گویا ان کو ان کی زندگی میں شہید قرار دیا۔

اوّل قتال:...... مراد غزوہ بدر ہے جو سن ۲ ھجری میں ہوا جس میں آنحضرت ﷺ شریک ہوئے اور لشکر کی کمان سنبھالی اور کفار کو عبرت ناک شکست دی۔ ستر کفار قتل ہوئے اور ستر ہی گرفتار ہوئے۔

قال اللهم انی اعتذر (الحدیث):...... **اعتذر الیک مما صنع هؤلاء ای من اضرار المسلمین۔** تو گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دربارِ عالی میں اپنے ساتھیوں کی شفاعت کر رہے ہیں **و ابرأ الیک مما صنع هؤلاء یعنی المشرکین.** اس میں مشرکین یعنی دشمنوں کے فعل سے براءت کا اظہار کر رہے ہیں نیز ان کا صحابہؓ کے بارے میں اعتذار کا لفظ اور مشرکین کے متعلق میں ابراء کا لفظ بولنا انتہائی فصاحت و بلاغت پر دال ہے۔

وانکشف المسلمون:...... "اور مسلمان بکھر گئے" حسنِ ادب کی وجہ سے **انهزم المسلمون** کی بجائے **انکشف المسلمون** کہا۔

انی اجد ریحها:...... یا تو یہ حقیقت پر محمول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حقیقتاً جنت کی خوشبو پھیلا دی ہو یا مجاز پر محمول ہے کہ مجھے یقین ہے کہ جنت یہاں سے حاصل کی جا سکتی ہے شہادت کے ذریعہ تو شوقِ جنت میں (تصور کرتے ہوئے) فرمایا کہ میں یہاں جنت کی خوشبو پاتا ہوں۔

وقد مثل به المشرکون:...... مُثلہ کہتے ہیں ناک، کان وغیرہ کا کاٹنا۔ مُثلہ ابتداءِ اسلام میں جائز تھا بعد

میں رسول انور ﷺ نے منع فرمایا۔

لا تکسر ثنیتها:...... سامنے کے اگلے اوپر اور نیچے والے دو دانتوں کو ثنیہ کہتے ہیں۔

لاتکسر میں حضرت انس ؓ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر بھروسہ کرتے ہوئے رجاءِ عفو (کہ خصم معاف کردے گا) کی خبر دے رہے ہیں چونکہ ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر یقین اور اعتماد تھا تو فرمایا **لاتکسر ثنیتها**۔ حکم شرعی کا انکار نہیں فرمارہے جیسا کہ بظاہر نظر آرہا ہے اس پر دلیل رسول اللہ ﷺ کا فرمان **ان من عبا دالله من لو اقسم علی الله لابره** ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے اتنے مقبول ہوتے ہیں کہ وہ کوئی بات کہہ دیں یا دُعا کردیں تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرور لاج رکھتے ہیں اور پوری کردیتے ہیں۔

(۲۲) حدثنا ابو الیمان انا شعیب عن الزهری ح و حدثنا اسمٰعیل
بیان کیا ہم سے ابو یمان نے کہا خبر دی ہمیں شعیب نے روایت کی انہوں نے زہری سے ح (تحویل) اور بیان کیا ہم سے اسمٰعیل نے
ثنی اخی عن سلیمان اُراه عن محمد بن ابی عتیق
کہا بیان کیا مجھ سے میرے بھائی نے روایت کی انہوں نے سلیمان سے میں گمان کرتا ہوں اس (قولِ اسمٰعیل) کو محمد بن ابو عتیق سے
عن ابن شهاب عن خارجة بن زید ان زید بن ثابتؓ قال نسخت الصحف فی المصاحف
روایت کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے خارجہ بن زید سے کہ بے شک زید بن ثابتؓ نے کہا میں نے کاغذوں میں قرآن پاک لکھا
ففقدت اٰیة من الاحزاب کنت اسمع رسول الله ﷺ یقرأ بها
پس میں نے سورۃ احزاب کی ایک آیت جو میں رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے سنتا تھا نہ پائی
فلم اجدها الا مع خزیمة الانصاری الذی جعل رسول الله ﷺ شهادته
سو میں نے وہ آیت حضرت خزیمہ انصاریؓ کے علاوہ کسی کے پاس نہ پائی حضرت خزیمہ انصاری وہ صحابی ہیں کہ جن کی شہادت کو رسول اللہ ﷺ
شهادة رجلین وهو قوله مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوْا اللّٰهَ عَلَیْهِ
نے دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا اور وہ آیت اللہ تعالیٰ کا فرمان "مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوْا اللّٰهَ عَلَیْهِ" ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ نے اس حدیث کو دو طریق سے ذکر کیا ہے (۱) **حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزهری** (۲) **حدثنا اسماعیل قال حدثنی اخی عن سلیمان عن محمد بن ابی عتیق عن ابن شهاب هو الزهری۔**

حالات زیدبن ثابتؓ:...... ان کی کنیت ابوخارجہ ہے، کاتبین وحی میں سے تھے۔ گیارہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ ان حفاظ میں سے تھے جنہوں نے آپ ﷺ کی موجودگی میں قرآنِ پاک حفظ کیا۔ جمعِ قرآن کی سعادت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانۂ خلافت میں انہیں حاصل ہوئی۔ ۴۵ھ میں وفات پائی۔ ان سے ۹۲ روایات مروی ہیں۔

سوال:...... اس آیت کو ایک یا دو آدمیوں کے کہنے سے قرآن میں لکھنا کیسے صحیح ہوا؟ کیونکہ قرآن میں لکھنے کے لئے تواتر شرط ہے جب کہ اس حدیث میں ہے کہ میں نے اس آیت کو صرف حضرت خزیمہ انصاریؓ کے پاس پایا؟

جواب ﴿۱﴾:...... یہ آیت ان کے نزدیک متواتر تھی اسی لئے فرمایا کہ میں اس آیت کو حضور ﷺ سے سنتا تھا تو ظاہر ہے کہ دیگر صحابہ کرامؓ بھی سنتے ہوں گے لکھی ہوئی صرف حضرت خزیمہؓ کے پاس ملی۔

جواب ﴿۲﴾:...... تواتر یا عدم تواتر کا شرط ہونا صحابہ کرامؓ کے بعد والوں کے لئے قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سن لیا کہ یہ قرآن ہے تو ان کو اس کے قرآن ہونے کا قطعی علم ہوگیا تو تواتر وعدم تواتر شرط نہ رہا۔

جواب ﴿۳﴾:...... اس میں بھی تواتر پایا گیا وہ یوں کہ حضرت زید بن ثابتؓ نے جب صحابہ کرامؓ کے سامنے اس آیت کا تذکرہ کیا کہ میں نے یہ آیت حضرت خزیمہؓ کے ہاں لکھی ہوئی پائی ہے تو کثیر صحابہ کرامؓ کو بھی یہ آیت یاد آ گئی تو تواتر ثابت ہوگیا۔ لہٰذا اعتراض نہ رہا۔

شهادته شهادة رجلين:...... حضور ﷺ نے حضرت خزیمہ انصاریؓ کو ذوالشہادتین فرمایا ہے یعنی ان کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی موقعہ پر جب کہ گھوڑے کی بیع کا قصہ تھا اور بائع منکر تھا تو حضور ﷺ کو شہادت کی ضرورت تھی تو انہوں نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کیسے شہادت دیتے ہو جب کہ تم نے دیکھا نہیں یعنی تم وقوعہ کے وقت موجود نہیں تھے تو انہوں نے عرض کیا کہ جب ہم نے آپ ﷺ کی دعوٰی نبوت میں تصدیق بالغیب (بن دیکھے) کی ہے تو اس میں بھی آپ ﷺ کی بن دیکھے شہادت دے سکتے ہیں کہ آپ ﷺ سچے ہیں تو حضور ﷺ نے خوش ہو کر فرمایا کہ آپ کی شہادت (آئندہ) دو آدمیوں کی شہادت کے برابر ہوگی۔

﴿۱۳﴾

باب عمل صالح قبل القتال

یہ باب جہاد سے پہلے نیک عمل کے بارے میں ہے

ترجمة الباب كي غرض:...... صالح شخص کو چاہئے کہ جہاد سے قبل کچھ نیک اعمال کرلے تاکہ دوسروں سے زائد اجر وثواب کا مستحق بنے اور جہاد میں بھی برکت ہو۔

وقال ابو الدرداء انما تقاتلون باعمالکم وقوله
اور کہا ابودرداءؓ نے کہ جز ایں نیست کہ تم قتال (جہاد) کرتے ہو اپنے اعمال کے ساتھ متلبس ہو کر اور فرمان اللہ تعالیٰ کا
یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ o کَبُرَ مَقْتاً عِنْدَاللّٰهِ الی قوله بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ o
اے ایمان والو! تم وہ کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو۔ یہ بڑی بات ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے فرمان بنیان مرصوص تک۔

قال ابو درداءؓ:...... حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا کہ تم جہاد اپنے اعمال کے ذریعہ کرتے ہو۔ یعنی اچھے اعمال کی وجہ سے جہاد میں کامیابی ہوتی ہے۔ یہ تعلیق ہے۔ عبداللہ بن مبارک نے سعید بن عبدالعزیز عن ربیعہ بن یزید عن ابن حلبس عن ابی الدرداء کے طریق سے موصولاً نقل کیا ہے ایک اور تعلیق ہے ابودرداء سے **عن سعید بن عبدالعزیز عن ربیعة بن یزید عن ابی الدرداء یاایهاالناس عمل صالح قبل الغز وفانما تقاتلون باعمالکم** چونکہ یہ تعلیق امام بخاریؒ کی شرائط کے مطابق نہیں تھی اس لئے اسے ترجمۃ الباب میں ذکر کر دیا۔

حالات حضرت ابودرداءؓ:...... نام عویمر بن مالک خزرجی انصاری۔ کنیت ابودرداء ہے آپ فقیہ، عامل اور بڑے عقلمند تھے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا عویمر میری امت کا حکیم ہے۔ ۳۲ھ میں وفات پائی۔ کل مرویات ۱۷۹ ہیں۔

آیت کی ترجمة الباب سے مناسبت:......

〈۱〉:...... لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ سے ہے یعنی تم اس چیز کا کیوں دعویٰ کرتے ہو جس پر تم عمل نہیں کرتے اس میں تنبیہ ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے دعویٰ (قول) کے مطابق عمل نہیں کرتے اور ان لوگوں کی تعریف ہے جو اپنے دعویٰ (قول) کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

〈۲〉:...... علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں جو لوگ قتال سے قبل نیت صاف رکھتے ہیں یعنی اللہ کی رضا کی خاطر اور اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے جہاد کرتے ہیں تو یہ **عمل صالح قبل القتال** ہے تو آیت الباب بھی ترجمۃ الباب کے موافق ہو گئی۔

〈۳〉:...... علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ میں صفاً کا ذکر ہے یعنی صف بندی اور صف بستہ ہونا جو کہ عمل صالح ہے اور قبل القتال ہے پس آیت کریمہ کی ترجمۃ الباب سے مناسبت پائی گئی۔

(۲۳) حدثنا محمد بن عبدالرحیم ثنا شبابة بن سوار الفزاری ثنا اسرائیل
بیان کیا ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے کہا بیان کیا ہم سے شبابہ بن سوّار فزاری نے کہا بیان کیا ہم سے اسرائیل نے
عن ابی اسحٰق قال سمعت البرآء یقول
روایت کیا انہوں نے ابو اسحٰق سے کہا انہوں نے کہ میں نے حضرت براء ؓ کو فرماتے ہوئے سنا
اتی النبی ﷺ رجل مقنع بالحدید فقال یارسول الله
کہ ایک آدمی لوہے کی زرہ پہنے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ

[1] سورۃ صف پارہ ۲۸ آیت ۲ تا ۴

أُقاتل	او	أُسلم	قال	اسلم	ثم	قاتل	فاسلم	ثم	قاتل
میں جہاد کروں (پہلے) یا اسلام لاؤں۔فرمایا (رسول اللہ ﷺ نے) اسلام لاؤ پھر جہاد کرو سو وہ اسلام لے آیا پھر قتال (جہاد) کیا									
فقُتل	فقال	رسول	الله ﷺ	عمل	قليلاً	وأُجر	كثيراً		
پس وہ شہید کردیا گیا۔ پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اس نے تھوڑا عمل کیا اور اجر (ثواب) زیادہ دیا گیا									

﴿تحقیق و تشریح﴾

روایت الباب، ترجمۃ الباب کے مطابق ہے کہ قتال سے قبل اسلام لے آیا یعنی نیک عمل کرلیا۔

رجل مقنع بالحدید:...... لوہے کی زرہ پہنے ایک شخص آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص کا نام معلوم نہیں۔بعض حضرات کہتے ہیں کہ ان کا نام عمرو بن ثابتؓ ہے اُصیرم کے نام سے مشہور ہیں عبدالاشہل قبیلہ سے ہیں [1]

مَقَنَّعٌ:...... اسم مفعول کا صیغہ ہے، جس نے اپنے آپ کو لوہے (اسلحہ) سے ڈھانپ رکھا ہو۔

عمل قلیلا اجر کثیرا:...... آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُصیرم نے عمل تو قلیل کیا لیکن اجر کثیر دیا گیا۔کلمہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہوا نہ کوئی نماز پڑھی اور نہ ہی کسی اور نیکی کا موقعہ ملا بس جہاد کیا، شہادت پائی، جنت میں پہنچا۔

لطیفہ:...... اس پر ایک تاریخی چیستان قائم ہوتی ہے کہ وہ کون سا صحابیؓ ہے جس نے ساری زندگی کوئی نماز نہیں پڑھی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ صحابی عمرو بن ثابتؓ ہیں اور یہ واقعہ غزوہ احد میں پیش آیا [2]

﴿۱٤﴾

باب من اتاه سهم غرب فقتله

یہ باب اس شخص کے بارے میں ہے جس کو ایسا تیر لگے جس کا مارنے والا اور جہت معلوم نہ ہو (کس طرف سے آیا) پس وہ اس کو قتل (شہید) کردے

ترجمۃ الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ میدانِ کارزار میں نامعلوم تیر کی وجہ سے قتل ہوجائے تو شہید ہے۔

غرب:......بفتح الغين وسكون الراء، وفي آخره باء موحدة: ترکیبی لحاظ سے اس میں دو احتمال ہیں۔ (۱) یا تو سھم کی صفت ہے (۲) یا پھر سھم کا مضاف الیہ ہے۔ایسا تیر جو کسی نامعلوم جانب سے لگے اور اگر راء

[1] قسطلانی ص ۴۷ ج ۵ [2] عمدۃ القاری ص ۱۰۶ ج ۱۴

کے فتحہ کے ساتھ پڑھا جائے تو پھر معنی بدل جائیں گے کہ تیر جس کو مارا جائے اُسے تو نہ لگے کسی اور کو لگ جائے [۱]

(۲۴) حدثنا محمدبن عبدالله ثنا حسین بن محمد ابو احمد ثنا شیبان

بیان کیا ہم سے محمد بن عبداللہ نے کہا بیان کیا ہم سے حسین بن محمد یعنی ابو احمد نے کہا بیان کیا ہم سے شیبان نے

عن قتادة ثنا انس بن مالک ان ام الربیع بنت البراء وھی ام حارثة بن سُراقة

انہوں نے قتادہ سے کہا بیان کیا ہم سے حضرت انس بن مالکؓ نے کہ بے شک ام رُبیع بنت براء اور وہ حارثہ بن سراقہ کی ماں ہے

اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یانبی الله

حاضر ہوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ پس انہوں نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے نبی کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے

الا تحدثنی عن حارثة وکان قُتل یوم بدر اصابه سهم غرب

حضرت حارثہؓ کے بارے میں بیان نہیں فرماتے؟ اور وہ غزوہ بدر میں شہید کئے گئے تھے، پہنچا تھا ان کو نامعلوم تیر

فان کان فی الجنة صبرت وان کان غیر ذٰلک اجتهدت علیه فی البُکاء

سو اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور اگر (خدانخواستہ) اس کے علاوہ (صورت حال) ہے تو میں اس پر رونے میں انتہائی کوشش کروں

قال یا اُم حارثة انها جنان فی الجنة وان ابنک اصاب الفردوس الاعلیٰ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا اے اِم حارثہ بے شک قصہ یہ ہے کہ جنت میں بہت سارے درجات ہیں اور بے شک تیرے بیٹے نے فردوس (اعلیٰ) کو پالیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ان ام الربیع بنت البراء:...... علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ بخاری کے اکثر نسخوں میں اسی طرح ہے۔ حافظ شرف الدین دمیاطی وغیرہ نے اس کو وہم قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ صحیح ام حارثة بنت سراقة بن الحارث بن عدی بن مالک ہے [۲] ترمذی شریف میں ہے عن انس ان الربیع بنت النضر أتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان ابنها حارثة بن سراقة اصیب یوم بدر الخ [۳] اور یہ بھی یاد رہے کہ ربیع سے مراد بنت براء نہیں بلکہ بنت النضر ہے ان کے نسب میں براء نامی کوئی شخص نہیں ہے۔ یہ حضرت انسؓ کی پھوپھی ہیں جنہوں نے ایک عورت کا دانت توڑا تھا جس کا ذکر گزشتہ سے پیوستہ باب کی حدیث میں ہے اور آپؓ حضرت حارثہؓ کی والدہ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ میرے لئے شہادت کی دعا فرمائیں بدر کے دن حوض سے پانی پینے آئے حبان نے تیر مارا جس سے یہ شہید ہو گئے۔

[۱] عمدة القاری ص ۱۰۶ ج ۱۴ [۲] عمدة القاری ص ۱۰۷ ج ۱۴ [۳] ترمذی شریف ص ۱۵۱ ج ۲ باب و من سورة المؤمنون

اجتهد علیه فی البکاء:......

سوال:...... آنے والی صحابیہ بکاء کی اجازت لے رہی ہیں اور حضور ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا بلکہ اس پر برقرار رکھا ہے، اس حدیث سے علامہ خطابیؒ نے استدلال کیا ہے کہ اس سے نوحہ کا جواز مفہوم ہوتا ہے۔ علامہ عینیؒ نے بھی علامہ خطابیؒ کی اتباع کی ہے۔

جواب﴿۱﴾:...... یہ واقعہ نوحہ کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے یعنی غزوہ بدر کے بعد کا واقعہ ہے جب کہ نوحہ غزوہ احد کے بعد حرام ہوا لہٰذا کسی قسم کا اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔

جواب﴿۲﴾:...... بکاء کی بات کی ہے، بکاء کیا تو نہیں ہے تو پھر نوحے کے اثبات کا جواز کیسے ہوا؟

انها جنان: سوال:...... ضمیر مؤنث کا مرجع کیا ہے؟

جواب:...... اس ضمیر کے متعلق مختلف احتمالات ہیں ا۔ضمیر قصہ ہے ۲۔ضمیر مبہم ہے، جس کی تفسیر لفظ جنان کر رہا ہے۔

ام حارثہؓ کی هنستے هوئے واپسی:...... آنحضرت ﷺ نے جب ارشاد فرمایا کہ تمہارا بیٹا جنت الفردوس میں پہنچ چکا ہے تو ماں ہنستے ہوئے واپس جا رہی تھی اور یہ کہتی جا رہی تھی **بخ بخ لک یا حارثة** . بدر کی لڑائی میں سب سے پہلے شہید ہونے والے انصاری صحابی حضرت حارثہؓ تھے [1]

فردوس :...... هو البستان الذی یجمع ما فی البساتین من شجر وزهر و نبات.

''فردوس وہ جنت ہے جس میں کئی سارے باغ ہوتے ہیں درختوں سے اور پھولوں سے اور نباتات سے''

﴿۱۵﴾

باب من قاتل لتکون کلمة الله هی العلیا

یہ باب اس شخص کی فضیلت کے بیان میں ہے جس نے اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جہاد کیا

ترجمة الباب کی غرض:...... اللہ کے دین کو بلند کرنے کے لئے جہاد کرنے والے کی فضیلت کا بیان ہے۔

(۲۵) حدثنا سلیمٰن بن حرب ثنا شعبة عن عمرو عن ابی وائل
بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے روایت کیا انہوں نے عمرو سے انہوں نے ابو وائل سے
عن ابی موسیٰ قال جآء رجل الی النبی ﷺ فقال
انہوں نے ابو موسیٰؓ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا پس اس نے عرض کیا

[1] عینی ج ۱۴ ص ۱۰۷

الرجل يقاتل للمغنم والرجل يقاتل للذكر والرجل يقاتل
کہ ایک آدمی مالِ غنیمت کے لئے قتال کرتا ہے اور ایک آدمی شہرت کے لئے قتال کرتا ہے اور ایک آدمی قتال کرتا ہے
ليرى مكانه فمن في سبيل الله قال من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله
تا کہ وہ دکھائے اپنا مرتبہ پس کون ہے راہِ خدا میں؟ فرمایا کہ جس شخص نے قتال (جہاد) کیا تا کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو جائے تو وہ ہی راہِ خدا میں ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

جاء رجل: سوال:...... رجل سے کون مراد ہے؟

جواب:...... بخاری باب من قاتل للمغنم هل ينقص من اجره پر رجل کی جگہ اعرابی کا لفظ ہے بعض نے کہا کہ مراد اس سے لاحق بن ضمیرہؓ ہیں [1]

﴿۱۶﴾

باب من اغبرت قدماه في سبيل الله

یہ باب اس شخص کی فضیلت کے بیان میں ہے جس کے قدم راہِ خدا میں غبار آلود ہو گئے

ترجمۃ الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ اس شخص کی فضیلت بیان کر رہے ہیں جس کے قدم اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہوئے غبار آلود ہوئے ہوں۔

وقول الله تعالىٰ مَاكَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْاَعْرَابِ
اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کہ نہیں ہے مدینہ والوں اور ان لوگوں کے لئے جو ان کے ارد گرد ہیں دیہاتوں میں سے
اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ الى قوله اِنَّ اللّٰهَ لَايُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ[2]
یہ کہ وہ پیچھے رہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے قول اِنَّ اللّٰهَ لَايُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ" تک یعنی بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں فرمائیں گے"

آیت کا ترجمۃ الباب سے ربط:...... اس طرح ہے کہ آیت میں ہے لَايَطَئُوْنَ مَوْطِأً يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ۔ کیونکہ جو آبادی کو روندتے ہیں ان کے پاؤں غبار آلود ہو جاتے ہیں تو اب آیت ترجمۃ الباب کے موافق ہو جائے گی۔

(۲۶) حدثنا اسحٰق ثنا محمد بن مبارك ثنا يحيىٰ بن حمزة
بیان کیا ہم سے اسحٰق نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن مبارک نے کہا بیان کیا ہم سے یحیٰ بن حمزہ نے

[1] عمدۃ القاری ج ۱۴ ص ۱۰۸ [2] سورۃ توبہ پارہ ۱۱ آیت ۱۲۰

ثنی یزید بن ابی مریم اخبرنی عبایة بن رفاعة بن رافع بن خدیج اخبرنی ابو عبس
کہا بیان کیا مجھ سے یزید بن ابومریم نے کہا خبر دی مجھے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے کہا خبر دی مجھے ابوعبس نے
اسمه عبدالرحمٰن بن جبر ان رسول الله ﷺ قال مااغبرت قد ما عبد فی سبیل الله فتمسه النار
ان کا نام عبدالرحمٰن بن جبر ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی بندہ کے پاؤں راہِ خدا میں گردآلود نہیں ہوتے پس پہنچے ان کو دوزخ کی آگ

﴿تحقیق و تشریح﴾

ما اغبرت قد ما عبدالخ:...... یعنی یہ دونوں جمع نہیں ہوسکتے کہ کسی مسلمان کے پاؤں راہِ خدا میں گردآلود بھی ہوں اور وہ دوزخ میں بھی جائے ایسا نہیں ہوسکتا اور یہ یقین کرنا چاہیے کہ صرف پاؤں کے گردآلود ہونے کی وجہ سے اس پر دوزخ حرام ہوجاتی ہے تو اس شخص کا مرتبہ کتنا بلند ہوگا جو جہاد میں شرکت کرتا ہے جہاد کرتا ہے یہاں تک کہ شہید ہوجاتا ہے۔

سوال:...... جہاد وقتال کے وقت جب لوگ آپس میں ٹکراتے ہیں تو جانبین سے کیل کانٹے، تلوار وہتھیار کا آزادانہ استعمال ہورہا ہوتا ہے اس قدر غبار اڑتا ہے کہ اُس سے تمام بدن پر غبار پڑجاتا ہے اور تمام جسم غبارآلود ہوجاتا ہے تو پھر قدمین کی تخصیص کیوں فرمائی ہے؟

جواب:...... علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ اس ساری کاروائی اور دوڑ دھوپ اور حرکت میں عمدہ حرکت وکردار قدموں کا ہوتا ہے اس لئے ان کی تخصیص فرمائی[1]۔

حالات ابو عبس عبدالرحمن بن جبرؓ:...... کنیت ابوعبس ہے، بدری صحابی ہیں۔ ۳۴ھ میں ان کی وفات ہوئی حضرت عثمان غنیؓ نے انکی نماز جنازہ پڑھائی۔

﴿۱۷﴾
باب مسح الغبار عن الرأس فی سبیل الله
یہ باب راہِ خدا میں سر پر پڑی مٹی کے جھاڑنے کے بیان میں ہے

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ کی غرض ان لوگوں پر رد کرنا ہے جو غبار کے زائل کرنے کو مکروہ کہتے ہیں کیونکہ یہ آثارِ جہاد میں سے ہے جیسا کہ بعض حضرات وضو کے بعد وضو کے اعضاء کو لگے ہوئے پانی کو خشک کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں تو انہوں نے اس غبار کے زائل کو بعد الوضوء تری کے زائل کرنے پر قیاس کیا ہے لیکن ان کا یہ قیاس، قیاس مع الفارق ہے اس وجہ سے کہ تنظیف شرعاً مطلوب ہے اور ٹھیک ہے کہ غبار جہاد کا اثر ہے تو جب جہاد ختم ہوگیا تو اب اثر

---
[1] عمدۃ القاری ص ۱۰۸ ج ۱۴

جہاد کے باقی رکھنے کا کیا فائدہ؟ باقی رہی وضو کی تری تو وضو سے مقصود نماز ہے تو مستحب ہے کہ اس کا اثر باقی رہے یہاں تک کہ مقصود حاصل ہو جائے۔ گویا کہ دونوں مسحوں (مسحِ غبار اور مسح بعد الوضو) میں فرق واضح ہے لہٰذا حکم میں بھی فرق ہوگا۔

(۲۷) حدثنا ابراھیم بن موسیٰ نا عبدالوھاب ثنا خالد عن عکرمة
بیان کیا ہم سے ابراھیم بن موسیٰ نے کہا خبر دی ہمیں عبدالوہاب نے کہا بیان کیا ہم سے خالد نے روایت کیا انہوں نے عکرمہ سے
ان ابن عباس رضی قال له ولعلي بن عبدالله ائتیا ابا سعید
کہ بے شک حضرت ابن عباسؓ نے ان (عکرمہؒ) کو اور علی بن عبداللہ (اپنے بیٹے) کو کہا کہ تم دونوں حضرت ابو سعید (خدریؓ) کے پاس جاؤ
فاسمعا من حدیثه فاتیناه وهو واخوه فی حائط لهما
اور ان سے حدیث سنو۔ سو ہم آئے ان (ابو سعید خدریؓ) کے پاس اس حال میں کہ وہ اور ان کے بھائی اپنے باغ میں تھے
یسقیانه فلما رانا جاء فاحتبیٰ وجلس
اور وہ دونوں اس (باغ) کو پانی دے رہے تھے پس جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو تشریف لائے اور (حبوہ باندھ کر سرین کے بل بیٹھ کر گھٹنوں کو کھڑا کر کے گھٹنوں اور کمر کو کپڑے سے باندھنا) بیٹھ گئے
فقال کنا ننقل لبن المسجد لبنة لبنة وکان عمار ینقل لبنتین لبنتین
پس فرمایا (ابو سعید خدریؓ نے) ہم مسجد کی اینٹیں ایک ایک کر کے اٹھا رہے تھے اور عمار (بن یاسرؓ) دو دو اینٹیں اٹھا رہے تھے
فمر به النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح عن راسه الغبار وقال
پس ان کے پاس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (عمار بن یاسرؓ) کے سر سے غبار کو دور کیا اور فرمایا
ویح عمار تقتله الفئة الباغیة یدعوهم الی الله ویدعونه الی النار
افسوس عمار قتل (شہید) کرے گا اس کو باغی گروہ، بلائے گا وہ (عمارؓ) ان (باغیوں) کو اللہ کی طرف اور وہ (باغی) اس کو دوزخ کی طرف

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقة للترجمة فی قوله" ومسح عن رأسه الغبار"

هو واخوه:...... اشکال:...... حافظ شرف الدینؒ دمیاطی فرماتے ہیں کہ قتادہؓ بن نعمان ظفری کے علاوہ ابو سعید خدری کے کوئی نسبی بھائی نہیں اور وہ بھی ماں شریک بھائی تھے۔ ان کا انتقال عہد فاروقی میں ہو چکا تھا علی بن عبداللہ بن عباس تو اس وقت پیدا ہی نہیں ہوئے تھے کیونکہ ان کی پیدائش حضرت علیؓ کے دورِ خلافت کے آخری ایام میں ہوئی تو پھر انتقال قتادہؓ کے بعد انہوں نے کہاں اور کیسے ملاقات کر لی؟

جواب(۱):...... علامہ کرمانی نے فرمایا کہ اخوہ سے اسلامی بھائی ہیں۔

جواب(۲):...... ممکن ہے کہ رضائی بھائی مراد ہو۔

تقتله الفئة الباغية:...... فئة باغية سے مراد حضرت معاویہؓ اور ان کا لشکر ہے کیونکہ انہوں نے ہی جنگ صفین میں حضرت عمار بن یاسرؓ کو قتل (شہید) کیا تھا کیونکہ وہ حضرت علیؓ کے لشکر کے ساتھ تھے یہ حدیث قبل ازیں باب التعاون فی بناء المسجد ج ۱ ص۶۴ پر گزر چکی ہے۔

سوال:...... حضرت معاویہؓ خود بھی صحابی رسول ﷺ تھے اور ان کے ساتھ کثیر تعداد دیگر صحابہ کرامؓ کی بھی تھی تو ان کے بارے میں حضور ﷺ فرمارہے ہیں کہ حضرت عمارؓ کے قاتل ان (عمار بن یاسرؓ) کو جہنم کی طرف بلا رہے ہوں گے تو یہ کیسے صحیح ہے؟

جواب(۱):...... وہ (حضرت معاویہؓ و دیگر صحابہ کرامؓ) اپنے گمان میں جنت کی طرف بلا رہے تھے اور وہ سب ہی اس بارے میں مجتہد تھے تو ان پر ملامت نہیں کی جاسکتی کیونکہ وہ اپنے اجتہاد پر عمل کررہے تھے۔

جواب(۲):...... یہاں باغیہ سے مراد بغاوتِ لغوی ہے یعنی استحقاق خلافت میں اختلاف کرنے والے بغاوتِ اصطلاحی مراد نہیں اور وہ یہ ہے کہ خلافت مان کر بیعت کر لی جائے پھر غدر کیا جائے۔ تو یہاں ایسا ہی ہے کیونکہ ان حضرات (حضرت معاویہؓ و دیگر صحابہ کرامؓ) نے خلافت کے استحقاق ہی میں اختلاف کیا تھا یعنی انہوں نے حضرت علیؓ کی خلافت کو تسلیم نہیں کیا تھا۔

جواب(۳):...... بعض حضرات نے باغیہ کو اور بھی لغوی کردیا کہ بغی سے مراد تلاش کرنے والے ہیں فئۃ بمعنی متلاشیان دمِ عثمانؓ یعنی طالبانِ دمِ عثمانؓ مراد ہیں۔ عثمانؓ کے قصاص کا مطالبہ کرنے والے تو یدعوهم الی الجنة ویدعونه الی النار کی توجیہ سلف صالحینؒ نے یہ کی ہے کہ حضور ﷺ نے اس میں طریقِ حکم بیان فرمایا ہے کہ یہ طریق جہنم کو لے جانے والا ہے یہ حکم اہلِ طریق نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اہل طریق پر حکم مرتب نہ ہو کہ ان کا صحابیؓ ہونا ترتب حکم کے لئے مانع ہوجائے۔

جواب(۴):...... بیان حکم للجنس ہے نہ کہ بیانِ حکم للافراد یعنی جو ایسے بلانے والے ہیں ان کی جنس کا حکم یہ ہے ضروری نہیں کہ یہ حکم تمام افراد کے لئے پایا جائے جیسا کہ انسان کاتب ہے تو اس سے مراد جنس انسان ہے نہ کہ افراد۔

جواب(۵):...... یہاں بیانِ حکمِ سبب ہے کہ یہ سبب جہنم کی طرف لے جانے والا ہے اور ہر سبب پر مسبب کا مرتب ہونا ضروری نہیں جیسے کہ بنفشہ نزلہ ختم کرتا ہے تو بنفشہ سبب ہے نزلہ ختم کرنے کا لیکن یہ ضروری نہیں کہ مُسبب ضرور مرتب ہو یعنی نزلہ ضرور ختم ہوجائے۔

جواب ﴿۲﴾:...... کسی لفظ کے معنی متعین کرنے کے لئے منسوب الیہ (جس کی طرف نسبت کر کے لفظ بولا گیا ہے) کالحاظ کیا جاتا ہے تو یہاں منسوب الیہ حضرت معاویہؓ و دیگر صحابہ کرامؓ ہیں جن کے اخلاص کی گواہی خود اللہ پاک نے دی ہے یَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَاناً [۱] اور جن سے اللہ کے راضی ہونے کا اعلان بھی اللہ تعالیٰ خود فرمارہے ہیں اور جن کی اقتداء کا حکم حضورﷺ فرمارہے ہیں کہ ان صحابہ کرامؓ میں سے کسی کی بھی اقتداء کرلو ہدایت نصیب ہوجائے گی بایھم اقتدیتم اھدیتم. اس لئے یہاں نار کی توجیہ کی جائے گی کہ نار سے مراد نارِ حرب ہے۔

جواب ﴿۷﴾:...... حضرت علامہ مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ یدعوھم الی الجنة ویدعونه الی النار یہ جملہ مستانفہ ہے یعنی اس کا تعلق فئة باغية سے ہے ہی نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ حضرت عمار بن یاسرؓ ان کو (کفار کو) ساری زندگی جنت کی طرف بلاتے رہے اور لوگوں سے مار کھاتے رہے اور مشقتیں اٹھاتے رہے اور وہ لوگ ان کو جہنم کی طرف بلاتے رہے۔ شرح ابن بطال میں لکھا ہے کہ فئہ باغیہ سے مراد کفار مکہ ہیں جنہوں نے حضرت عمار کو مکہ سے نکالا تھا اور بڑی بڑی تکالیف دی تھیں [۲]

﴿۱۸﴾

باب الغسل بعد الحرب و الغبار

یہ باب لڑائی (جہاد) کے بعد غسل کے جائز ہونے اور میدانِ جنگ میں غبار آلود ہونے کے بیان میں ہے

ترجمة الباب کی غرض:...... ترجمہ کے دو جزء ہیں۔ (۱) غسل (۲) غبار۔

غزوہ احزاب سے فراغت کے بعد آپﷺ نے غسل فرمایا تھا اور آپﷺ کے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تو ان کے سر پر غبار تھا جیسا کہ حدیث الباب سے ظاہر ہے اور بنی قریظہ کی طرف چلنے کا اشارہ کیا۔ اور حدیث الباب کو ترجمۃ الباب کے دونوں جزؤں سے مطابقت ہے۔

امام بخاریؒ کی غرض اس باب سے اس وہم کو دور کرنا ہے کہ بعد از جہاد غبارِ جہاد کو صاف نہیں کرنا چاہیے جیسا کہ گزشتہ باب میں گزر چکا ہے۔ بلکہ جہاد ختم ہونے کے بعد غبارِ جہاد، دھونا جائز ہے۔

(۲۸) حدثنا محمد بن سلام ثنا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه
بیان کیا ہم سے محمد بن سلام نے کہا بیان کیا ہم سے عبدہ نے روایت کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے
عن عآئشة رضی اللہ عنہا ان رسول الله ﷺ لما رجع يوم الخندق ووضع السلاح
انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ بے شک رسول اللہﷺ جب غزوہ خندق والے دن واپس تشریف لائے اور ہتھیاروں کو رکھا

[۱] سورۃ الفتح پارہ ۲۶ آیت ۲۹ [۲] شرح ابن بطال ص ۲۷ ج ۵

واغتسل	فاتاه	جبرئیل	وقد	عصب	راسه	الغبار
اور غسل فرمایا پس آئے ان (رسول اللہ ﷺ) کے پاس حضرت جبرائیلؑ اس حال میں کہ غُبار نے ان کے سر کو ڈھانپا ہوا تھا						
فقال	وضعت	السلاح	فو الله	ماوضعته		
پس کہا (حضرت جبرئیلؑ) نے کہ آپ ﷺ نے ہتھیار رکھ دیئے ہیں پس اللہ کی قسم میں نے نہیں رکھا ان ہتھیاروں کو						
فقال رسول الله ﷺ فاین قال ھٰھنا واوما الٰی بنی قریظة قالت فخرج الیھم رسول الله ﷺ						
پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ پس حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا اس طرف اور اشارہ فرمایا بنو قریظہ کی طرف۔ کہا اس (حضرت عائشہؓ) نے کہ پس نکلے رسول اللہ ﷺ ان کی طرف						

﴿تحقیق و تشریح﴾

یوم الخندق:...... مدینہ کے اردگرد خندق اس وقت کھودی گئی جب ساری جماعتیں مل کر حملہ آور ہوئیں اس دن کو یوم خندق اور یوم احزاب بھی کہتے ہیں۔ اور غزوہ خندق ۴ھ کو پیش آیا اور بعض نے ۵ھ کا قول کیا ہے۔

بنو قریظة:...... بنو قریظہ یہ یہود کا ایک قبیلہ تھا۔

﴿۱۹﴾

باب فضل قول الله تعالیٰ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الی قوله وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○[1]

یہ باب ان لوگوں کی فضیلت کے بیان میں ہے جن کے بارے میں یہ آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ نازل ہوئی "اللہ تعالیٰ کا فرمان ہرگز ہرگز نہ گمان کریں آپ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہید کردیئے گئے مُردہ، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے نزدیک، اس حال میں کہ وہ روزی دیئے جاتے ہیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) وہ خوش ہونے والے ہیں اس چیز کے ساتھ جو ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے (شرفِ شہادت، حیاتِ ابدی، قُربِ خداوندی وغیرہ) اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّ اللّٰہَ لایضیع اجر المؤمنین تک یعنی اور بے شک اللہ تعالیٰ نہیں ضائع فرماتے مسلمانوں کے ثواب کو۔

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ ان لوگوں کی فضیلت بیان فرما رہے ہیں جن کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ علامہ عینیؒ نے تقدیری عبارت اس طرح نکالی ہے ای ھذا باب فی فضل من ورد فیه قول الله تعالیٰ " ولاتحسبن الذین قتلوا"

[1] آل عمران آیت ۱۶۹ تا ۱۷۱ پارہ ۴

(۲۹) حدثنا اسمٰعیل بن عبدالله ثنی مالک عن اسحٰق بن عبدالله بن ابی
بیان کیا ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے مالک نے روایت کیا انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابو
طلحة عن انس بن مالکؓ قال دعا رسو ل الله ﷺ علی الذین
طلحہ سے انہوں حضرت انس بن مالکؓ سے کہ کہا انہوں (حضرت انس بن مالکؓ) نے کہ بددُعا فرمائی رسول اللہ ﷺ
قَتلوا اصحاب بئرمعونة ثلٰثین غداةً علیٰ رعل وذکوان وعصیة
نے ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے اصحاب بئیر معونہ کو قتل کیا تیس صبح رِعل، ذکوان اور عصیہ قبیلہ کے خلاف کہ انہوں نے
عصت الله ورسوله قال انس اُنزل فی الذین
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی کہا حضرت انسؓ نے کہ قرآن اتارا گیا ان لوگوں کے بارے میں
قُتلوا ببیر معونة قراٰن قراناه ثم
جو بیرٔ معونۃ میں قتل (شہید) کئے گئے جس کو ہم پڑھا کرتے تھے پھر اس کے بعد
نسخ بعد بلغوا قومنا ان قد لقینا ربنا فرضی عنا ورضینا عنه
منسوخ کردیا گیا (اور وہ قرآن یہ ہے) یعنی پہنچاؤ ہماری قوم کو یہ کہ ملاقات کرلی ہم نے اپنے پروردگار سے۔ پس وہ ہم سے راضی ہوگیا اور ہم اس سے راضی ہوگئے

❁❁❁❁❁❁

(۳۰) حدثنا علی بن عبدالله ثنا سفیٰن عن عمرو سمع جابر بن عبداللهؓ یقول
بیان کیا ہم سے علی بن عبداللہ نے کہا بیان کیا ہم سے سفیان نے روایت کیا انہوں نے عمرو سے سنا انہوں نے حضرت جابرؓ سے
اصطبح ناس الخمر یوم اُحُد ثم قُتلوا شهدآء
کہ کچھ لوگوں نے یوم احد (غزوہ اُحد) کو شراب پی کر صبح کی پھر وہ قتل کئے گئے شہداء (اس وقت شراب حرام نہیں تھی)
فقیل لسفیٰن من اٰخر ذٰلک الیوم قال لیس هٰذا فیه
پس کہا گیا سفیان کو اس یوم اُحد کے آخری وقت (وہ شہید کئے گئے) انہوں نے فرمایا کہ یہ اس حدیث میں نہیں تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

باب فضل قول الله تعالیٰ (الاٰیة) ای فی بیان فضل من نزل فیه قول الله تعالیٰ ومن لم ینزل فیه لکن هومثله فی الشهادة. یعنی یہ باب ان لوگوں کی فضیلت میں ہے جن کے بارے یہ آیت (لاتحسبن الذین) نازل ہوئی حکماً وہ لوگ بھی شامل ہوجائیں گے جن کے بارے میں یہ آیت نازل نہیں ہوئی لیکن شہادت میں ان کی مثل ہیں اور شاید امام بخاریؒ نے اسی لئے ترجمۃ الباب میں فضل کو من نزل فیه کے ساتھ مقید نہیں فرمایا۔

حالاتِ حضرت جابرؓ:...... انکی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ہجرت سے پہلے اسلام لائے اپنے والد کے ساتھ بیعت عقبہ میں حاضر ہوئے انیس غزوات میں حصہ لیا۔۱۵۴۰ احادیث ان سے مروی ہیں۔۷۴ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔

بیر معونۃ:...... یہ وہ جگہ ہے جونجد کی طرف بنوعامر اور حرۃ بنی سلیم کی زمین کے درمیان ہے،اور غزوہ بئیر معونۃ ۴ھ میں ہوا۔خلاصہ اس کا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت (جن کو قراء کہا جاتا تھا) کو اہلِ نجد کی طرف بھیجا تا کہ وہ ان کو اسلام کی دعوت دیں اور ان کو قرآن پڑھائیں جب وہ بئر معونۃ کے قریب پہنچے تو عامر بن طفیل نے رِعل، ذکوان وغیرہ قبائل کے ساتھ مل کر اس معاہدہ کے خلاف غدر کیا جو ان کے اور نبی کریم ﷺ کے درمیان تھا اور ان قراءؓ کو قتل (شہید) کر دیا اور یہ قراءؓ ستر (۷۰) تھے۔

حدیث الباب کی ترجمة الباب سے مناسبت:...... یہ حدیث قُتلوا شهداء سے ترجمۃ الباب کے ساتھ منطبق ہوگئی اس طرح پر حضرت جابرؓ سے ترمذی میں روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے جابرؓ کے والد سے کلام فرمائی تو انہوں نے دنیا میں جانے کی تمنا کی اور پھر کہا اے رب میرا یہ پیغام پچھلوں کو بھیج دیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت(ولا تحسبن الذین) نازل فرمائی ممکن ہے کہ امام بخاریؒ اس آیت کے شانِ نزول کے اقوال میں سے ایک قول کی طرف اشارہ فرمانے کے لئے روایت جابر بن عبداللہؓ لائے ہوں۔

اصطبح ناس الخمر یوم احد:...... احد کی لڑائی میں بہت سارے مسلمانوں نے شراب پی تھی۔یہ واقعہ تحریم خمر سے پہلے کا ہے۔

﴿۲۰﴾

باب ظل الملآئکة علی الشهید

یہ باب شہید پر فرشتوں کے سایہ کرنے کے بیان میں ہے

ترجمة البا ب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ شہید کا بڑا مقام ہے کہ فرشتے اُس پر سایہ کرتے ہیں۔

(۱۳۱) حدثنا صدقة بن الفضل انا ابن عيينة سمعت ابن المنكدر
بیان کیا ہم سے صدقہ بن فضل نے کہا خبر دی ہمیں ابن عُیینہ نے کہا سنا میں نے ابن مُنکدر سے
انه سمع جابراً بن عبدالله يقول جئ بابى الى النبى ﷺ
تحقیق سنا انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ کو کہ وہ فرماتے تھے کہ لایا گیا میرے باپ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس حال میں

وقد مُثل به و وضع بین یدیه
کہ انکا مثلہ کیا گیا تھا اور ان کو ان (نبی اکرم ﷺ) کے سامنے رکھا گیا
فذهبتُ اکشفُ عن وجهه فنهانی قومی فسمع صوت صائحةٍ
پس میں آگے بڑھا تا کہ ان کے چہرہ سے کپڑا اٹھاؤں پس مجھے میری قوم نے روک دیا پس سنی گئی کسی رونے والی کی آواز
فقیل ابنةُ عمرو اواخت عمرو فقال فلم تبکی
کہا گیا کہ یہ عمرو کی بیٹی ہے یا عمرو کی بہن ہے (شک راوی) پس فرمایا انہوں (آنحضرت ﷺ) نے تو کیوں روتی ہے؟
اوفلا تبکی مازالت الملآئکة تظله باجنحتها قلت لصدقة افیه حتیٰ رُفع قال رُبما قاله
یا (فرمایا) تو نہ رو (شک راوی) کیونکہ فرشتے اپنے پروں کے ساتھ ہمیشہ اس پر سایہ کریں گے۔ کہا میں (امام بخاریؒ) نے صدقہ کو کیا اس حدیث میں حتی رُفع ہے تو کہا (صدقہ) نے بسا اوقات کہا اس (ابن عیینہ) نے اس (حتی رُفع) کو بیان کیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

قلت لصدقة:......امام بخاریؒ فرمارہے ہیں کہ میں نے اپنے استاد صدقہ بن فضلؒ سے کہا کہ اس حدیث میں حتی رُفع کے الفاظ ہیں تو صدقہ نے جواب دیا کہ "ہاں" کبھی کبھار سفیان یہ الفاظ بھی فرمایا کرتے تھے۔ یہاں یقین کے ساتھ نہیں فرمایا جب کہ بخاری کتاب الجنائز میں حدیث کے آخر میں حتی رفع کے الفاظ یقین کے ساتھ مذکور ہیں [1]۔

﴿۲۱﴾

باب تمنی المجاهد ان یرجع الیٰ الدنیا

یہ باب مجاہد کی دنیا کی طرف لوٹنے کی تمنا کے بیان میں ہے

ترجمة الباب کی غرض:......امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ شہید جب اللہ پاک کے کثیر انعامات کو دیکھے گا تو مزید نعمتوں کے حصول کے لئے دوبارہ دنیا میں جانے کی تمنا کریگا تا کہ کئی بار شہید ہو۔

(۳۲) حدثنا محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبة سمعت قتادة
بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہم سے غُندر نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے کہا سُنا میں نے حضرت قتادہؒ سے کہا
سمعت انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال مااحد یدخل
سُنا میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کیا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہ فرمایا کوئی انسان نہیں جو

[1] عمدۃ القاری ص ۱۱۳ ج ۱۴)

الجنة یحب ان یرجع الی الدنیا وله ماعلی الارض من شئی الاالشهید
جنت میں داخل ہوکر دنیا کی طرف لوٹنے کو پسند کرے اس حال میں کہ اس کے لئے وہ سب کچھ ہو جو زمین پر ہے مگر شہید
یتمنی ان یرجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لمایرٰی من الکرامة
کہ وہ دنیا کی طرف لوٹنے کی تمنا کرے گا تا کہ وہ قتل (شہید) کیا جائے دس مرتبہ (اور دس مرتبہ زندہ کیا جائے)
بوجہ اس کے جو وہ (شہید) دیکھے گا اپنے اعزاز واکرام وفضیلت کو

﴿تحقیق و تشریح﴾

یحب ان یرجع:...... شہید جنت میں پہنچ کر دنیا میں جانے کو پسند کریگا۔یحب اور تمنی دونوں کا مفہوم ایک ہے۔ نسائی شریف ص ۶۰ ج ۲ باب مایتمنی اهل الجنة میں یحب کی بجائے سل وتمن (مانگ اور تمنا کر) کے الفاظ ہیں۔

﴿۲۲﴾

باب الجنة تحت بارقة السیوف

یہ باب تلواروں کی چمک کے نیچے جنت کے ہونے کے بیان میں ہے

بارقة السیوف:...... اس سے مرادنفسِ سیوف ہیں یہ اضافتِ بیانیہ ہے البارقة اعنی السیوف۔اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ اضافت الصفة الی الموصوف ہے چنانچہ تقدیری عبارت ہوگی السیوف البارقة[1] یہ حدیث ترجمة الباب کے مطابق اس طرح ہوگی کہ اس میں ذکر ہے کہ شہداء تلواروں کے سایہ میں جنت میں داخل ہوں گے۔

❁وقال المغیرة بن شعبة اخبرنا نبیناﷺ من قتل منا صار الی الجنة
فرمایا حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے کہ ہمیں ہمارے نبی اکرمﷺ نے خبر دی کہ جو شخص ہم میں سے قتل (شہید) کیا جائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا

❁❁❁❁❁

❁وقال عمر للنبیﷺ الیس قتلا نا فی الجنة
اور عرض کیا حضرت عمرؓ نے نبی اکرمﷺ سے کہ کیا ہمارے مقتول (شہداء) جنت میں اور
و قتلاھم فی النار قال بلٰی
ان (مشرکین وکفار) کے مقتول دوزخ میں نہیں ہوں گے تو فرمایا آنحضرتﷺ نے کہ ہاں (ایسا ہی ہے)

[1] العینی ج ۱۴ ص ۱۱۴)

وقال المغیرة بن شعبة:...... یہ تعلیق ہے۔امام بخاریؒ نے باب الجزیة و الموادعة میں اس کو موصولاً ذکر فرمایا ہے۔

وقال عمر للنبی ﷺ:...... یہ بھی تعلیق ہے کتاب المغازی وغیرہ میں امام بخاریؒ اس کو موصولاً لائے ہیں۔

دونوں تعلیقات کی ترجمۃ الباب سے مناسبت بالکل واضح ہے علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ عام طور پر شہادت تلواروں کی چمک کے نیچے ہی حاصل ہوتی ہے[1]

حالاتِ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ:...... ان کی کنیت ابو محمد ہے۔خندق کے زمانہ میں اسلام لائے۔ یمامہ، یرموک اور قادسیہ کے معرکوں میں شریک ہوئے۔۵۰ھ میں وفات پائی ان سے ۱۳۶ احادیث مروی ہیں۔

(۳۳)حدثنا عبدالله بن محمد ثنا معاوية بن عمرو ثنا ابواسحٰق
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے معاویہ بن عَمرو نے کہا بیان کیا ہم سے ابو اسحٰق نے روایت کیا
عن موسیٰ بن عقبة عن سالم ابی النضر مولٰی عمر بن عبیدا لله و کان کاتبه قال کتب الیه
انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم ابونضر سے جو عُمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور وہ (عمر بن عبیداللہ) کے کاتب بھی تھے اور کہا اس نے
عبدالله بن ابی اوفیٰ ان رسول الله ﷺ قال و اعلموا ان الجنة تحت ظلال السیوف
کہ عبداللہ بن ابو اوفی نے اس کو لکھا کے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور جان لو تم کہ تحقیق جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے
تابعه الأُویسی عن ابن ابی الزناد عن موسیٰ بن عقبة
متابعت کی اس (معاویہ بن عمرو) کی اُویسی (یعنی عبدالعزیز بن عبداللہ عامری) نے روایت کیا انہوں نے ابن ابو زناد سے انہوں نے موسیٰ بن عقبۃ سے

﴿تحقیق و تشریح﴾

کان کاتبه:...... کان کی ضمیر سالم ابونضر کی طرف لوٹ رہی ہے۔کاتب کے ساتھ ملی ہوئی ضمیر عمر بن عبیداللہ کی طرف لوٹ رہی ہے۔یعنی سالم عمر بن عبیداللہ کے کاتب ومحرر تھے۔اس کی تائید کتاب الجہاد کی دوسری روایت سے ہوتی ہے جو اس طرح ہے حدثنی سالم ابو النضر مولی عمر بن عبیدالله کنت کاتبا له[2]

قال کتب الیه:...... ای الی عمر بن عبیدالله بن معمر التیمی و کان امیرا علی حرب الخوارج[3]

ظلال السیوف:...... ظلال، ظل کی جمع ہے، بمعنی سایہ۔اللہ کے ہاں اجر وثواب اور جنت میں پہنچنے کا ذریعہ میدانِ جہاد میں تلواروں سے لڑنا ہے۔جب دو خصم آپس میں لڑتے ہیں تو ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں تو ان کی

[1] عمدۃ القاری ص۱۴۱ ج۱۴ [2] ص۴۲۴ ج۱ باب لاتتمنوا لقاء العدو [3] عمدۃ القاری ۱۴۱ ج۱۴

تلواروں کا سایہ ایک دوسرے پر پڑتا ہے جنت ایسے سایہ سے حاصل ہوتی ہے۔

تابعه الأویسی:...... اویسی سے مراد عبدالعزیز بن عبداللہ عامریؒ ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اویسی نے عن ابن ابی الزناد عن موسی بن عقبة کے طریق سے معاویہؒ بن عمر کی متابعت کی ہے۔ عبدالعزیزؒ کے اجداد میں اویس بن سعد گزرے ہیں ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے انہیں اُویسی کہا جاتا ہے[1]

﴿۲۳﴾

باب من طلب الولد للجهاد

یہ باب اس شخص کی فضیلت کے بیان میں ہے جس نے جہاد کے لئے اولاد طلب کی

ترجمة الباب کی غرض:...... اس باب سے مقصود حضرت امام بخاریؒ کا یہ ہے کہ جہاد کے لئے تمنائے طلبِ اولاد باعثِ اجر ہے، اولاد پیدا ہو یا نہ ہو۔

(۳۴)وقال اللیث ثنی جعفر بن ربیعة عن عبدالرحمٰن بن هرمز قال
اور کہا لیث نے کہ بیان کیا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے روایت کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے کہا انہوں نے کہ
سمعت اباهریرةؓ عن رسول الله ﷺ قال
میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ
قال سلیمان بن داؤد لاطوفن اللیلة علی مائة امراة او تسع وتسعین کلهن تأتی
حضرت سلیمان بن داؤدؑ نے کہا کہ البتہ ضرور بالضرورات کو میں آؤں گا سو یا (فرمایا) ننانوے بیویوں کے پاس۔ وہ سب ایسا
بفارس یجاهد فی سبیل الله فقال له صاحبه قل ان شاء الله فلم یقل ان شآء الله
شہسوار جنیں گی جو راہ خدا میں جہاد کرے گا پس کہا ان کو ان کے ساتھی نے کہ انشاء اللہ کہہ لیجئے پس انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا
فلم تحمل منهن الا امرأة واحدة جآء ت بشق رجل والذی
پس ان میں سے صرف ایک بیوی حاملہ ہوئی اس نے بھی ناتمام بچہ کو جنم دیا (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) اور قسم ہے اس ذات کی
نفس محمد بیده لو قال ان شاء الله لجاهدوا فی سبیل الله فُرساناً اجمعون
جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر (حضرت سلیمانؑ) انشاء اللہ کہہ دیتے تو ضرور جہاد کرتے ان کے سب فرزند شہسوار ہو کر

[1] عمدة القاری ص ۱۱۵ ج ۱۴

﴿تحقیق و تشریح﴾

بفارس:...... ایک روایت میں بغلام کالفظ آیا ہے۔

قال له صاحبه:...... **ای قال من کان فی صحبته**۔ مراد اس سے کوئی فرشتہ یا حضرت جبرائیلؑ ہیں یا کوئی جن وانسان وزیر ہے جو حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں رہتا تھا نام اس کا آصف ہے[۱]

قل ان شاء الله:...... آپ ان شاء اللہ کہیے، بخاری شریف **کتاب النکاح باب قول الرجل لا طوفن اللية علی** نسائی میں صراحت کے ساتھ **فقال له الملک**۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو فرشتہ نے کہا۔ یاد رہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام زبان سے نہ کہہ سکے تو ایسے ہوا۔ باقی دل سے کوئی پیغمبر غافل نہیں ہوا کرتا۔ آخری نبی حضرت محمد ﷺ سے جب روح، خضر، ذوالقرنین کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے سائلین سے فرمایا کہ میں تمہیں کل بتاؤں گا مگر ان شاء اللہ زبان سے کہنا یاد نہ رہا تو چند دن تک وحی نہ آئی اور جب وحی آئی تو اللہ پاک نے فرمایا **وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْئٍ اِنِّی فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ**[۲]

فلم يقل ان شاء الله:

سوال:...... حضرت سلیمانؑ نے ان شاء اللہ کیوں نہیں کہا؟

جواب ۱:...... ممکن ہے کہ جتنا انہوں نے ذکر کیا اسی کو کافی سمجھا ہو۔

جواب ۲:...... زبان سے نہ کہہ سکے ہوں دل سے تو غافل نہیں تھے۔

لَا طُوفَنَّ الليلة مائة امرأة:...... یہ جماع سے کنایہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کرامؑ کو مافوق الفطرت قوت عنایت فرماتے ہیں جیسے دوسرے معجزات کا صدور انبیاء کرامؑ سے ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی (اتنی قوت دینا کہ ایک رات میں سو بیویوں سے ہمبستری کریں) ایک معجزہ ہے لہٰذا اس پر کسی قسم کا اعتراض نہیں کیا جا سکتا خود ہمارے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ ان کو چالیس آدمیوں کی قوت دی گئی تھی اور بعض روایات میں ہے کہ چالیس جوان بھی اہل جنت میں سے اور اہل جنت کے ایک جوان میں دنیا کے سو جوانوں کی قوت ہوتی ہے۔

فائدہ:...... حالف اگر قسم اُٹھاتے ہوئے ان شاء اللہ کہہ دے تو حانث نہیں ہوگا۔ ان شاء اللہ کہنا فائدے سے خالی نہیں لہٰذا بات کرتے وقت وعدہ کرتے ہوئے ان شاء اللہ کہہ دینا چاہیے۔

﴿۲۴﴾

باب الشجاعة فی الحرب و الجبن

یہ باب میدان جنگ میں شجاعت کی مدح اور بزدلی کی مذمت کے بیان میں ہے

ترجمة الباب کی غرض:...... جہاد میں بہادری دکھانے پر تعریف اور بزدلی ظاہر کرنے پر مذمت کا بیان ہے۔

---

[۱] عمدة القاری ص ۱۱۵ ج ۱۴ [۲] پارہ ۱۵ سورۃ کہف آیت ۲۳

(۳۵)حدثنا احمد بن عبدالملک بن واقد ثنا حماد بن زید عن ثابت
بیان کیا ہم سے سے احمد بن عبدالملک بن واقد نے کہا بیان کیا ہم سے حماد بن زید نے روایت کیا انہوں نے ثابت
عن انسؓ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس واشجع الناس واجود الناس
سے انہوں نے انسؓ سے کہ فرمایا انہوں (انسؓ) نے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سب سے زیادہ حسین اور بہادر اور سخی تھے
ولقد فزع اهل المدینة وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبقهم علیٰ فرس قال وجدناه بحراً
اور البتہ بے شک گھبراہٹ طاری ہوئی مدینہ والوں پر، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے آگے گھوڑے پر سوار تھے اور فرمایا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کہ ہم نے اس گھوڑے کو سمندر پایا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله واشجع الناس ای فی الحرب.

امام ترمذیؒ نے کتاب الجہاد میں قتیبہ سے اور امام نسائیؒ نے سیر میں قتیبہ سے ابن ماجہ نے جہاد میں احمد بن عبدہ ضبی سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

احسن الناس:...... اس حدیث پاک میں حبیب کبریاء تاج ازکیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تین صفات کا بیان ہے۔ ۱۔لوگوں میں سے بڑے حسین اور خوبصورت ۲۔بڑے بہادر ۳۔بڑے سخی۔

فزع اهل مدینة:...... مدینہ والے گھبرائے۔فزع باب سمع سے ماضی کا صیغہ ہے بمعنی گھبرانا۔

وجدناه بحرا:...... بخاری شریف ص ۳۵۸ کتاب الهبه باب من استعار من الناس الفرس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ گھوڑا حضرت ابوطلحہؓ سے عاریت کے طور پر لیا تھا اور گھوڑے کا نام مندوب تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تیز دوڑنے کو بحر (سمندر) کے ساتھ تشبیہ دی۔جیسے سمندر کا پانی تیزی سے جاری رہتا ہے اسی طرح یہ گھوڑا تیزی سے دوڑتا ہے۔

(۳۶)حدثنا ابوالیمان انا شعیب عن الزهری اخبرنی عمربن محمد بن جُبیر
بیان کیا ہم سے ابو یمان نے کہا خبر دی ہمیں شعیب نے روایت کیا انہوں نے زہری سے کہا انہوں نے خبر دی مجھے عمر بن محمد بن جُبیر
بن مطُعم ان محمد بن جُبیر قال اخبرنی جُبیر بن مطعم انه بینما هو یسیر
بن مطعمؓ کہ بے شک محمد بن جُبیر نے کہا کہ مجھے خبر دی جُبیر بن مطعمؓ نے دریں اثنا کہ وہ چل رہے تھے
مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ومعه الناس مقفله من حنین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ لوگ (صحابہ کرامؓ) بھی تھے غزوہ حنین سے واپسی کے وقت پس

فَعَلِقَت الاعراب یسئلونه حتٰی اضطروه الٰی شجرة
دیہاتی لپٹ گئے ان (رسول اللہ ﷺ) سے سوال کرتے ہوئے حتیٰ کہ انہوں نے ان (رسول اللہ ﷺ) کو مجبور کیا ایک درخت کی طرف
فخطفت ردآءہ فوقف النبی ﷺ فقال اعطونی ردائی
پس اچک لیا اس درخت (خاردار) نے ان (رسول اللہ ﷺ) کی چادر مبارک کو پھر نبی اکرم ﷺ ٹھہر گئے تو فرمایا کہ تم مجھے میری چادر دو
لو کان لی عدد هذهِ العضاه نَعَمٌ لقسمته بینکم ثم لاتجدونی بخیلاً و لا کذوبا و لاجباناً
اگر میرے پاس ان خاردار درختوں کے برابر چوپائے (وغیرہ) بھی ہوتے تو یقیناً ان سب کو تمہارے درمیان تقسیم کردیتا پھر تم مجھے بخیل اور نہ جھوٹا اور نہ بزدل (نعوذ باللہ) پاتے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله ثم لا تجدونی بخیلاً الخ

مقفله:...... ای زمان قفوله ای رجوعه۔ یعنی غزوہ حنین سے واپسی پر حدیث الباب والا واقعہ پیش آیا۔

حنین:...... حنین مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی کا نام ہے ۸ھ کو غزوہ حنین پیش آیا۔

فعلقه:...... باب سمع۔ بمعنی چمٹ جانا، یعنی لوگ آپ ﷺ سے چمٹ گئے اور مال غنیمت کا سوال کرنے لگے۔

حتی اضطروه الیٰ سمرة:...... حتیٰ کہ لوگوں نے آپ ﷺ کو کیکر کے درخت کی طرف دھکیل دیا اور کیکر کے درخت نے آپ ﷺ کی چادر اُچک لی۔ یعنی آپ ﷺ کی چادر کیکر کے کانٹوں میں پھنس گئی آپ نے فرمایا میری چادر واپس کردو۔ اگر میرے پاس ان خاردار درختوں کے برابر چوپائے ہوتے تو میں تمہیں تقسیم کردیتا پھر تم مجھے بخیل اور نہ جھوٹا اور نہ بزدل (نعوذ باللہ) پاتے۔

نَعَمٌ:...... ابو جعفر نحاس فرماتے ہیں نعم کا اطلاق اونٹ، گائے اور بکری پر ہوتا ہے۔ اور فراء نحوی فرماتے ہیں کہ یہ لفظ ایسا مذکر ہے جس کی کوئی مؤنث نہیں۔ اور اسکی جمع نعمان آتی ہے جیسے حمل کی جمع حملان آتی ہے۔

حالات جبیر بن مطعمؓ:...... انکی کنیت ابو عدی ہے قریش کے علماء اور سرداروں میں سے تھے انکی وفات مدینہ منورہ میں ۵۹ھ میں ہوئی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ۱۱۶۰ احادیث نقل کی ہیں۔

ولا کذوباً:......

سوال:...... کذوب کی نفی سے کذب کی نفی لازم نہیں آتی جو کہ یہاں مقصود ہے کیونکہ کذوب مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی ولا کذوباً میں نفیٔ مبالغہِ کذب ہے نفسِ کذب کی نفی نہیں؟

جواب:...... کبھی مبالغہ کا صیغہ (جب اس پر نفی داخل ہوتو) مبالغہ کی نفی کے لئے نہیں آتا بلکہ مبالغہ فی النفی (نفی میں مبالغہ) کے لئے آتا ہے۔یعنی بالکل نہیں۔تو **لا کذوباً** کا معنیٰ (خدانخواستہ) میں زیادہ جھوٹا نہیں ہوں، نہیں ہے، بلکہ یہ ہے کہ میں بالکل جھوٹا نہیں ہوں اسی طرح دوسرے الفاظ **بخیل وجبان** کی تشریح ہوگی، جیسا کہ قرآن پاک میں ہے **بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ**[1] کہ اللہ تعالیٰ ظلام نہیں ہیں تو کیا (خدانخواستہ) ظالم ہیں؟ نہیں، بلکہ ہرگز نہیں تو جیسے یہاں مبالغہ کا صیغہ نفی کی صورت میں مبالغہ فی النفی کے لئے ہے تو ایسے ہی **ولا کذوباً** میں مبالغہ کا صیغہ مبالغہ فی النفی کے لئے ہے نہ کہ نفی مبالغہ کے لئے۔

لاتجدونی بخیلاً ولا کذوباً ولا جباناً:...... یہ جوامع الکلم میں سے ہے یعنی یہ کلام اصولِ اخلاق کے لئے جامع ہے۔عدم کذب سے اشارہ ہے کمالِ قوت عقلیہ یعنی حکمت کی طرف اور عدم جبن سے اشارہ ہے کمالِ قوتِ غضبیہ یعنی شجاعت کی طرف اور عدم بخل سے اشارہ ہے کمالِ قوتِ شہویہ یعنی جُود کی طرف، اور یہ تینوں (حکمت، شجاعت اور جود) کمالِ اخلاق اور اخلاق فاضلہ میں شمار ہوتے ہیں۔

اسی طرح **احسن الناس** سے اشارہ ہے کمالِ قوت عقلیہ کی طرف جس کا دوسرا نام حکمت ہے **اجود الناس** سے اشارہ ہے کمالِ قوت شہویہ کی طرف اور **اشجع الناس** سے اشارہ ہے **کمالِ قوتِ غضبیہ** کی طرف۔

ترجمة الباب :...... کی پہلی روایت فضیلت وتعریفِ شجاعت اور دوسری روایت مذمتِ جُبن میں ہے۔[2]

﴿۲۵﴾

باب ما یتعوذ من الجبن

یہ باب بزدلی سے پناہ مانگنے کے بیان میں ہے

ترجمة الباب کی غرض :...... امام بخاریؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ جیسے آپ ﷺ نے بزدلی سے پناہ مانگی ہے ایسے ہی ہمیں بھی بزدلی سے پناہ مانگنی چاہیے۔

(۳۷) حدثنا موسٰی بن اسمٰعیل ثنا ابو عوانة ثنا عبدالملک بن عمیر سمعت
بیان کیا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا بیان کیا ہم سے ابوعوانہ نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالملک بن عُمیر نے کہا کہ میں
عمروبن میمون الاودی قال کان سعد یعلم بنیه هٰؤلاء الکمات
نے عمرو بن میمون اَودِی کو فرماتے سنا کہ حضرت سعد بن ابو وقاصؓ اپنے بچوں کو ان کلمات

[1] سورۃ حٰم سجدہ پارہ ۲۴ آیت ۴۶ [2] عمدۃ القاری ص ۱۷۷ ج ۱۴)

كمايعلم المعلم الغلمان الكتابة ويقول ان رسول الله ﷺ
کی تعلیم دے رہے تھے جیسا کہ معلم بچوں کو کتابت کی تعلیم دیتا ہے اور فرما رہے تھے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ
كان يتعوذ منهن دُبر الصلوٰة اللهم انى اعوذبک
ان کلمات کے ذریعہ ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے تھے وہ کلمات یہ ہیں اے اللہ بے شک میں پناہ میں آتا ہوں
من الجبن واعوذبک ان ارد الیٰ ارذل العمر واعوذبک
آپ کی بزدلی سے اور میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں کہ لوٹا یا جاؤں کمزور عمر کی طرف اور میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں
من فتنة الدنيا واعوذبک من عذاب القبر
دنیا کے فتنہ سے اور میں پناہ میں آتا ہوں آپ کی عذابِ قبر سے
فحدثت به مصعبا فصدقه
پس میں نے یہ حدیث مُصعب (ابن سعد بن ابو وقاصؓ) کے پاس بیان کی تو انہوں نے اس کی تصدیق فرمائی

❁❁❁❁❁❁

(۳۸)حدثنا مسدد ثنا معتمر سمعت ابى سمعت انس بن مالكؓ
بیان کیا ہم سے مسدد نے کہا بیان کیا ہم سے معتمر نے کہا سنا میں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا
قال كان النبى ﷺ يقول اللهم انى اعوذبک من العجز
کہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ اے اللہ میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں عاجزی
والكسل والجبن والهرم واعوذبک من فتنة المحيا والممات واعوذبک من عذاب القبر
اور سستی اور بزدلی اور بڑھاپے سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے بھی آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور عذابِ قبر سے بھی آپ کی پناہ میں آتا ہوں

﴿تحقیق و تشریح﴾

عجز:...... عاجزی۔ **کسل:**...... سستی۔ **جبن:**...... بزدلی۔ **هرم:**...... ایسا بڑھاپا کہ جس میں انسان لاچار ہو جائے اور کچھ کرنے کا نہ رہے۔

حالات سعد بن ابی وقاصؓ:...... انکی کنیت ابو اسحاق ہے۔ یہ عراق اور مدائن کے فاتح ہیں یہ قدیم الاسلام لوگوں میں سے ہیں غزوات میں اکثر نبی کریم ﷺ کی حفاظت پر مامور رہے ان کو فارس الاسلام کہا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ سے ۲۷۱ روایات انہوں نے نقل کی ہیں مقام عقیق میں اپنے محل میں وفات پائی۔ پھر آپکو مدینہ

منورہ میں دفن کیا گیا اسوقت ۵۵ھ کا زمانہ تھا۔

ارذل العمر:...... یعنی وہ عمر جس میں انسان کی عقل وشعور اور حواس میں خلل آنے لگے۔

فتنة المحيا والممات:...... محیا اور ممات دونوں مصدر میمی ہیں بمعنی حیات اور موت اور فتنۂ حیات سے مراد وہ مصائب اور فتنے ہیں جو انسان کو زندگی میں پیش آتے ہیں یعنی دنیا اور شہوات اور جہالت کے فتنے ان میں سے سب سے زیادہ سخت اور عظیم فتنہ وہ ہے جو موت کے وقت پیش آتا ہے اور فتنۂ موت سے مراد بعض حضرات کے نزدیک فتنۂ قبر ہے اور بعض حضرات کے نزدیک جان کنی کے وقت جو سختی آتی ہے وہ مراد ہے۔ (اللہ تعالیٰ سب کی حفاظت فرمادیں آمین)

فتنة الدنيا:...... بخاری شریف ص۹۴۲ ج۲ کتاب الدعوات ، باب التعوذ من عذاب القبر میں حدیث کے راوی عبدالملک بن عمیر نے فتنۃ الدنیا کی تفسیر فتنة الدجال سے کی ہے۔ علامہ عینیؒ عمدة القاری میں لکھتے ہیں هو ان يبيع الأخرة بما يتعجله في الدنيا من حال ومال[1] دنیا کے حصول کے لئے آخرت کو فروخت کردے۔ دنیا کو آخرت پر ترجیح دے یہ دنیا کا فتنہ ہے۔ فتنۃ الدنیا میں عورت کا فتنہ بھی ہے حضور ﷺ نے فرمایا ماتركت فتنة اضر من النسآء.

فحدثت به مصعبا فصدقه:...... عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مصعب بن سعد بن ابی وقاص کو سنائی انہوں نے حدیث کے صحیح ہونے کی تصدیق کی۔

﴿۲۶﴾

باب من حدث بمشاهده فی الحرب

یہ باب اس شخص کے بیان میں جو اپنے مشاہد حرب کو بیان کرے

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتلارہے ہیں کہ اگر کسی نے اللہ کے دین کو بلند کرنے کے لئے مصائب جھیلے ہیں تو لوگوں کو ترغیب دلانے کے لئے ان کا بیان کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ ریا کاری کا خیال دل میں نہ لائے۔

مشاہدِ حرب سے مراد لڑائی کے واقعات کا بیان کرنا ہے اگر سننے والے سے شوق اقتداء (جہاد کے لئے تیاری کرنا) کی امید ہو تو ان واقعات کا ذکر کرنا مستحب ہے بشرطیکہ عجب وریا نہ ہو۔

﴿قاله	ابو	عثمان	عن	سعد
کہا اس کو	ابو	عثمان نے	سعد (بن ابی وقاصؓ) سے	روایت کرتے ہوئے

قاله ابوعثمان:...... یہ تعلیق ہے اس سے امام بخاریؒ نے اس باب کی روایت کی طرف اشارہ فرمایا ہے جو

[1] عمدة القاری ص۱۱۹ ج۱۴

کتاب المغازی میں موصولاً آئے گی۔ عن ابی عثمان عن سعد انی اول من رمیٰ بسھم فی سبیل الله. ابوعثمان سے مروی ہے اور وہ سعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا ہے۔ یعنی اپنی شجاعت و بہادری کو برملا بیان کرتے تھے، ابوعثمانؒ کا نام عبدالرحمٰن نہاری ہے [۱]

(۳۹) حدثنا قتیبة بن سعید ثنا حاتم عن محمد بن یوسف
بیان کیا ہم سے قتیبہ بن سعید نے کہا کہ بیان کیا مجھے حاتم نے روایت کیا انہوں نے محمد بن یوسف سے
عن السائب بن یزید قال صحبت طلحة بن عبید الله وسعداً والمقداد بن الاسود وعبدالرحمٰن بن عوفؓ
انہوں نے سائب بن یزید سے کہ کہا انہوں نے کہ میں نے طلحہ بن عبید اللہ اور سعد اور مقداد بن اسود اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی مجلس پائی
فما سمعت احداً منهم یحدث عن رسول الله ﷺ
پس میں نے ان میں سے کسی سے نہیں سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان فرماتے ہوں
الا انی سمعت طلحة یحدث عن یوم احد
مگر بے شک میں نے طلحہ بن عبیداللہ سے سنا کہ وہ یوم احد (غزوہ احد) کے بارے میں بیان فرماتے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله سمعت طلحة یحدث عن یوم احدٍ.

یحدث عن رسول الله ﷺ:...... دیگر حضرات صحابہ کرامؓ کمی اور زیادتی کے خطرے کے پیش نظر ان واقعات کا ذکر نہیں فرماتے تھے۔ کہیں من یقل علیَّ مالم اقل فلیتبوأ مقعده من النار والی وعید میں داخل نہ ہو جائیں اس لئے بیان کرنے سے گریز کرتے تھے۔

سمعت طلحة یحدث عن یوم احدٍ:...... سائب بن یزید کہتے ہیں میں طلحہ بن عبیداللہ، سعد بن ابی وقاص، مقداد بن اسود اور عبدالرحمٰن بن عوف کے ساتھ رہا مجھے ان کی مجلس میں بیٹھنے اُٹھنے کا شرف حاصل رہا۔ آخری تین نے تو روایتِ حدیث میں احتیاط برتی۔ (تا کہ کمی بیشی نہ ہو جائے کہ بہت سارے صحابہ کرامؓ احتیاط کیا کرتے تھے) مگر میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا کہ وہ احد کی لڑائی کے واقعات سنایا کرتے تھے یاد رہے کہ یہ وہی طلحہ ہیں جنہوں نے پیغمبر خدا کے دفاع میں اپنے ہاتھ پر تو تیر کھائے مگر آپ ﷺ کو بچاتے رہے۔ جنگ احد میں انہوں نے جوانمردی اور بہادری کے بے مثال جوہر دکھائے اور میدانِ جہاد میں ڈٹے رہے۔

---

[۱] عمدة القاری ص ۱۲۰ ج ۱۴

﴿۲۷﴾

باب وجوب النفیر ومایجب من الجهاد والنیة

یہ باب (جہاد کے لئے) نکلنے کے واجب ہونے اور ان چیزوں کے بیان میں ہے، جہاد اور نیت سے جو واجب ہیں

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ اس باب میں تین باتیں ذکر فرما رہے ہیں۔(۱) وجوب النفیر، نفیر عام میں جہاد کے لئے نکلنا واجب ہے۔(۲) وما یجب من الجهاد، جہاد کی واجب مقدار کا بیان (۳) والنية: نیت کی مشروعیت، اگر جہاد نہ ہو رہا ہو تو جہاد کی نیت ہونی چاہیے۔

وقوله اِنۡفِرُوۡا خِفَافاً وَّثِقَالاً وَجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ
اور اس کے فرمان کہ نکلو تم کفار کے مقابلہ میں جہاد کے لئے ہلکے اور بوجھل (قلت وکثرت عیال یا اسلحہ کی کمی وبیشی یا پیادہ یا سوار ہونے کے لحاظ سے) اور جہاد کرو تم اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں یہ بہتر ہے تمہارے لئے
اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ٥ لَوۡكَانَ عَرَضًا قَرِيۡباً وَّسَفَرًا قَاصِدًا الى قوله وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ
اگر تم جانتے ہو ٥ اگر ہوتا سامان (مالِ غنیمت) قریب اور سفر درمیانہ، اللہ تعالیٰ کے قول ''اور اللہ جانتا ہے
اِنَّهُمۡ لَكَاذِبُوۡنَ ٥ وقوله يٰاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَالَكُمۡ
کہ بے شک البتہ وہ جھوٹ بولنے والے ہیں'' ٥۔ اور فرمان اس (اللہ تعالیٰ) کا اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا
اِذَا قِيۡلَ لَكُمۡ اِنۡفِرُوۡا فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اثَّاقَلۡتُمۡ اِلَى الۡاَرۡضِ اَرَضِيۡتُمۡ
کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ نکلو تم راہ خدا میں (جہاد کے لئے) بوجھل ہو جاتے ہو طرف زمین کے (دبر کرتے ہو) کیا تم راضی ہو گئے ہو
بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا مِنَ الۡاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فِي الۡاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيۡلٌ ٥[۱]
دنیا کی زندگی کے ساتھ آخرت کے مقابلے میں پس نہیں ہے دنیا کی زندگی کا سامان آخرت کے مقابلے میں مگر تھوڑا ٥

❀❀❀❀❀

❀ویذکر عن ابن عباسؓ فَانۡفِرُوۡا ثُبَاتٍ سرایا متفرقین ویقال واحدالثبات ثبة.
اور ابن عباسؓ نے ذکر کیا جاتا ہے کہ کہ فانفروا ثباتٍ بمعنی سرایاً متفرقین یعنی متفرق جماعتیں بن کر نکلو تم اور کہا جاتا ہے کہ ثُبات کی واحد ثُبةٌ ہے مراد اس سے فرقہ (جماعت) ہے۔

[۱] سورۃ توبہ آیت ۳۸ پارہ ۱۰

﴿تحقیق و تشریح﴾

یذکر عن ابن عباسؓ:...... یہ تعلیق ہے ابن جریر طبریؒ نے علی بن ابی طلحہؒ کے طریق سے اس کو موصولاً ذکر کیا ہے۔

حاصل تعلیق:...... اِنْفِرُوْا ایک تو آیت الباب میں ہے جو دسویں پارہ میں سورۃ برآۃ کی آیت ۴۱،۴۲ میں ہے اور دوسرا پانچویں پارے میں ایک آیت ہے فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا[1] فانفروا کے بعد لفظ ثُبَاتٍ کے معنی ابن عباسؓ سرایا متفرقین (مختلف گروہوں بن کر) اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعاً (یا ایک ہی گروپ، جماعت) کے لئے ہیں۔ ابوعبیدہ مجاز القرآن میں لکھتے ثبات جمع ہے اور اس کا مفرد ثبة ہے۔ علامہ عینیؒ عمدۃ القاری میں لکھتے ہیں کہ ثبة ان کے قول ثبیت الرجل سے مشتق ہے۔ اذا اثنیت علیه فی حیاته لانک قد جمعت محاسنه اور ثبیت الرجل اُس وقت بولا جاتا ہے کہ جب آپ کسی کی خوبی وتعریف اُس کی حیاتی وزندگی میں کریں اس لئے کہ آپ نے اس کے محاسن کو جمع کیا ہے۔ اور ثبة کا معنی وسط (درمیان) کا بھی کیا گیا ہے۔

(۴۰) حدثنا عمر و بن علی ثنا یحیٰی ثنا سفیٰن ثنا منصور
بیان کیا ہم سے عمرو بن علی نے کہا بیان کیا ہم سے یحیٰی نے کہا بیان کیا ہم سے سفیٰن نے کہا بیان کیا ہم سے منصور نے
عن مجاهد عن طاؤس عن ابن عباس ان النبی ﷺ
روایت کیا انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے کہ بے شک نبی اکرم ﷺ
قال یوم الفتح لاهجرة بعدالفتح ولکن جهاد ونیة واذا استنفرتم فانفروا
نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت (واجب) نہیں ہے اور لیکن جہاد اور نیت (جہاد) ہے اور جب نکلنے (جہاد) کے لئے بُلائے جاؤ تو تم نکلو

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله ولکن جهاد ونیة. یہ حدیث باب فضل الجهاد والسیر میں گزر چکی ہے۔

سرایا:...... سرایا جمع ہے سریة کی، اور سریہ کہتے ہیں لشکر کے اس گروہ کو جس میں تقریباً چار سو تک افراد ہوں اس کو سریہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ لشکر کا خلاصہ ہوتا ہے۔

لا هجرة بعد الفتح:...... یعنی مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف جو ہجرت فرض تھی وہ منسوخ ہوگئی ہے۔ لیکن فساد کی جگہ سے امن کی جگہ کی طرف ہجرت تا قیامت باقی رہے گی اور جہاں دین پر صحیح طریقے سے عمل نہ ہوسکتا ہو وہاں سے ہجرت کرنا واجب ہے۔

ولکن جهاد ونیة:...... مقصود یہ ہے کہ اگر کفار کے ساتھ جہاد ہو رہا ہو تو جہاد کریں ورنہ نیتِ جہاد ہونی چاہیے۔

---

[1] سورۃ النساء آیت ۷۱ پارہ ۵

﴿۲۸﴾

باب الكافر يقتل المسلم ثم يسلم فيسدد بعد ويُقتل

یہ باب ہے اس شخص کے بیان میں جو کسی مسلمان کو قتل (شہید) کرے پھر مسلمان ہو جائے پس درست کار ہو جائے اور قتل (شہید) کیا جائے

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ اُس کافر کا حکم بیان کرنا چاہتے ہیں جو کفر کی حالت میں کسی مسلمان کو قتل کرے پھر مسلمان ہو جائے اُس کے بعد وہ خود شہید ہو جائے تو وہ جنتی ہے جیسا کہ حدیث الباب سے ظاہر ہے۔

(۴۱)حدثنا عبدالله بن يوسف انا مالك عن ابى الزناد عن الاعرج
بیان کیا ہم سے عبد اللہ بن یوسفؒ نے کہا خبر دی ہمیں مالکؒ نے روایت کیا انہوں نے ابوزنادؒ سے انہوں نے اعرج
عن ابى هريرة رضی اللہ عنہ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال يضحك الله الى رجلين
سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راضی (خوش) ہوتا ہے اللہ تعالیٰ دو آدمیوں سے
يقتل احدهما الأخر يدخلان الجنة يقاتل هذا فى سبيل الله
کہ ان میں سے ایک دوسرے کو قتل (شہید) کرتا ہے دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں یہ قتال (جہاد) کرتا ہے راہِ خدا میں
فيقتل ثم يتوب الله على القاتل فيُستشهد
پس قتل (شہید) کیا جاتا ہے پھر توجہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ قاتل پر (وہ مسلمان ہو جاتا ہے) پھر وہ بھی شہید کر دیا جاتا ہے (تو قاتل ومقتول دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں)
❀❀❀❀❀❀❀
(۴۲)حدثنا الحميدى ثنا سفين ثنا الزهرى اخبرنى عنبسة بن سعيد
بیان کیا ہم سے حُمیدی نے کہا بیان کیا ہم سے سفیٰن نے کہا بیان کیا ہم سے زہری نے کہا خبر دی مجھے عنبسہ بن سعید نے
عن ابى هريرة رضی اللہ عنہ قال اتيت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وهو
روایت کیا انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ وہ
بخيبر بعد ما افتتحوها فقلت يارسول الله اسهم لى
(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) خیبر میں تھے اس کے فتح فرمانے کے بعد سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے غنیمت میں سے حصہ عطا فرمائیے

فقال بعض بني سعيد بن العاص لا تُسهم له يارسول الله
تو کہا سعید بن عاصؓ کے بیٹوں میں سے بعض (ابانؓ) نے کہ یارسول اللہ ﷺ ان کو حصہ نہ دیجئے (اس لئے کہ یہ غزوہ خیبر میں شامل نہیں تھے)
فقال ابوهريرة هذا قاتل ابن قوقل فقال ابن سعيدبن العاص
پس فرمایا حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ (ابان بن سعیدؓ) ابن قوقل کا قاتل ہے۔ پھر ابن سعید بن العاصؓ (ابانؓ) نے کہا
واعجباً لَوَبْرٍ تَدَلّى علينا من قدوم ضأن ينعي عليّ قتل رجل مسلم
کہ تعجب ہے اس بلونگڑے پر جو ہم پر ضأن (پہاڑی) کے راستہ سے اترا ہے عیب لگاتا ہے مجھ پر کسی مسلمان کے قتل کا
اكرمه الله على يدي ولم يهني على يديه قال
عزت دی اللہ تعالیٰ نے اس (ابن قوقلؓ) کو میرے ہاتھ سے۔ اور نہیں رسوا کیا مجھے ان کے ہاتھوں سے، کہا اس (عنبسہؒ) نے
فلا ادري اسهم له او لم يسهم له قال سفين وحدثنيه
میں نہیں جانتا کہ آنحضرت ﷺ نے حصہ دیا ان (ابو ہریرہؓ) کو یا نہیں دیا، کہا سفیانؒ نے کہ اور بیان کیا اس حدیث کو میرے پاس
السعيدي عن جده عن ابي هريرة
سعیدیؒ نے روایت کیا انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے
قال ابوعبدالله السعيدي هوعمرو بن يحيى بن سعيد بن عمرو بن سعيد بن العاص
فرمایا ابوعبداللہؒ (امام بخاریؒ) نے کہ السعیدیؒ سے مراد عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاصؓ ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقة حديث ثاني بترجمة الباب:...... تؤخذ من قول ابان بن سعيد اكرمه الله بيدي واراد بذلك ابن قوقل (نعمان) استشهد بيدابان فاكرمه الله بالشهادة ولم يقتل ابانؓ على كفره فيدخل النار بل عاش حتى تاب واسلم وكان اسلامه قبل خيبر وبعد الحديبية واستشهد يوم اجنادين[1] حدیث ثانی کی ترجمۃ الباب سے مطابقت ابان بن سعیدؓ کے قول اکرمه الله بیدی سے ہے اور مراد ابن قوقلؓ (نعمان) کے شہید ہونے سے ابانؓ کے ہاتھ سے پس اللہ تعالیٰ نے ان کو شہادت دے کر عزت دی اور ابانؓ کفر پر قتل نہیں کئے گئے کہ داخل ہوتے جہنم میں بلکہ زندہ رہے یہاں تک کہ توبہ کی اور ان کا اسلام لانا صلح حدیبیہ کے بعد اور غزوہ خیبر سے پہلے ہے اور یوم ارجنادین کو شہید کئے گئے۔

---

[1] عمدۃ القاری ۱۲۳ ج ۱۴

یضحک اللہ الخ:...... ضحک اور ان جیسی باتوں کا اطلاق جب اللہ تعالیٰ پر ہوتو مجازاً اُس کے لوازم مراد ہوتے ہیں۔اور ضحک کا لازم رضاء خداوندی ہے۔لہٰذا ضحک سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی ہوگی۔

یدخلان الجنۃ:...... رجلین کی صفت واقع ہونے کی بناء پر محلاً مجرور ہے۔

یقاتل ھذا فی سبیل اللہ فیقتل:...... یہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے۔

حدیث الباب میں قاتل سے مراد کافر ہے قتل کے بعد اللہ پاک اسے اسلام کی دولت سے نوازتے ہیں پھر وہ شہید ہو کر جنت میں جاتا ہے اس لحاظ سے قاتل و مقتول دونوں جنت میں جائینگے۔

بعض بنی سعید بن العاص لا تسھم لہ یا رسول اللہ:...... سعید بن عاص کے بیٹوں میں سے ایک بیٹے (ابان) نے کہا اے اللہ کے رسول ابو ہریرہؓ کو (مالِ غنیمت میں سے) حصہ نہ دیں۔

حدیث الباب اور روایتِ کتاب المغازی میں تعارض:...... حدیث الباب میں ہے کہ حضرت ابانؓ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ ابو ہریرہؓ کو مالِ غنیمت میں سے حصہ نہ دیجئے اور کتاب المغازی باب غزوۃ خیبر کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ ابانؓ کو مالِ غنیمت میں سے حصہ نہ دیجئے تو بظاہر دونوں میں تعارض ہے۔

جواب(۱):...... ممکن ہے کہ دونوں حضرات نے ایک دوسرے کے متعلق کہا ہو کہ اس کو مالِ غنیمت میں سے حصہ نہ دیا جائے۔

جواب(۲):...... محمد بن یحییٰ ذہلی کی رائے یہ ہے کہ روایتِ زبیدی راجح ہے جس میں حضرت ابو ہریرہؓ کا منع کرنا مذکور ہے۔

فائدہ:...... حضرت ابو ہریرہؓ مجاہد بھی تھے بدایہ والنہایہ میں ہے فرماتے ہیں کہ واصلی خلفہ واحج واغزو معہ (ای مع رسول اللہ ﷺ) اور نسائی شریف میں ہے عن ابی ابوھریرۃؓ قال وعدنا رسول اللہ ﷺ غزوۃ الھند فان ادرکتھا انفق فیھا نفسی ومالی وان قتلت کنت افضل الشھداء وان رجعت فانا ابو ھریرۃؓ [۱] اور بذل المجہود کی عبارت وابانؓ احتج علی ابی ھریرۃؓ بانہ لیس ممن لہ فی الحرب ید یستحق بھا النفل [۲] کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ کو جنگ مین مہارت نہیں تھی بلکہ مطلب یہ ہے کہ جنگِ خیبر میں ان کا کوئی ہاتھ نہیں تھا یعنی کوئی کارروائی نہیں کی تھی کیونکہ آپؓ جنگِ خیبر والے سال ہی مسلمان ہوئے لہٰذا حضرت ابو ہریرہؓ کو جہاد سے بے خبر سمجھنا صحیح نہیں۔

ھذا قاتل ابن قوقل:...... ابانؓ ابن قوقلؓ کا قاتل ہے۔ابن قوقل سے مراد نعمان بن مالک بن ثعلبۃ بن اصرم بن فھد بن ثعلبہ بن قوقلؓ ہیں۔ابن قوقلؓ کو غزوہ احد میں صفوان بن امیہ اور ابان بن سعید دونوں نے مل کر شہید کیا تھا [۴] اور ابان کے آٹھ بھائیوں میں سے پانچ نے اسلام قبول کیا اور یہ ان میں سے تیسرے نمبر پر اسلام لائے۔حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ خلافت میں رملہ کے قریب اجنادین کی جنگ میں رومیوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے [۵]

وبر:...... چھوٹا سا جانور جو بلی کے مشابہ ہوتا ہے۔

---

[۱] بذل المجہود ص۳۲۰ ج ۱۲ [۲] نسائی شریف باب غزوۃ الہند ص۵۲ ج ۲ [۳] بذل المجہود ص۳۲۰ ج ۱۲ [۴] فتح الباری ص۴۱ ج ۶ [۵] معجم البلدان ص۱۰۳ ج۱

تدلی:...... ای انحدر ونزل بعض روایات میں تر ڈی ہے وہ بھی بمعنی ینزل ہے۔

ضأن:...... پہاڑ کا نام ہے جو دوس کے علاقہ میں واقع ہے یا معنی ہوگا کہ تعجب ہے اس اُون پر جو اتری ہے ہمارے پاس بھیڑ کے اگلے حصہ سے۔ مقصد اس سے کمزوری کے ساتھ تشبیہ دینا ہے کیونکہ اگلے حصہ کی اُون کمزور ہوتی ہے۔

فلا ادری اسهم له:...... میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے حضرت ابو ہریرہؓ کو حصہ دیا یا نہیں اور غزوہ خیبر کی تفصیلی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے ان کو حصہ نہیں دیا اس سے جمہورؒ نے استدلال کیا ہے جو واقعہ (جہاد) کے بعد پہنچے اس کو حصہ نہیں دیا جائے گا اگر چہ وہ مدد کے لئے بھی نکلا ہو **واجاب عنهم الطحاوی بان النبی ﷺ کان ارسل الی النجد قبل ان یشرع الی التجهیز فلذلک لم یقسم له** اور امام طحاویؒ نے جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابان بن سعیدؓ کو تجہیز جیوش سے پہلے بھیجا تھا اسی لئے ان کو حصہ نہیں دیا[1] اور کوفیینؒ کے نزدیک ایسا آدمی بھی حصہ کا حق دار ہوگا جو تجہیزِ جیش کے بعد مدد کے لئے نکلا لیکن کسی رکاوٹ کی وجہ سے شریک نہ ہوسکا ہو۔ لیکن جو شخص غزوہ کے لئے لشکر کے ساتھ نکلنے کا ارادہ رکھتا تھا کسی مجبوری نے اس کو روک لیا پھر وہ ان کے ساتھ مل گیا تو اس کے لئے حصہ ہوگا جیسا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمانؓ وغیرہ کو حصہ عنایت فرمایا تھا جب کہ وہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہوئے تھے[2]

غزوہ میں شریک نہ ہوسکنے والے کے لئے مال غنیمت میں حصہ کا حکم

یہاں پر کل چار صورتیں ہیں۔

۱: اگر تقسیم سے پہلے پہنچ گیا تو اس کو حصہ دیا جائے گا جیسے اصحابِ سفینہ[3]

۲: اگر تجہیز سے پہلے امام نے بھیجا اور وہ معرکے میں شریک ہی نہیں ہوا بلکہ بعد میں پہنچا تو اس کو حصہ نہیں دیا جائے گا جیسے حدیث الباب۔

۳: اگر تجہیز کے بعد امام نے کسی کام پر مامور کیا اور وہ تقسیم کے بعد پہنچا تو اس کو بھی حصہ دیا جائے گا۔

۴: اگر تجہیز کے بعد کسی کام پر مامور کیا اور اس کی وجہ سے شریک ہی نہ ہوسکا تو اس کو بھی حصہ دیا جائے گا جیسے حضرت عثمانؓ وغیرہ۔ مزید تفصیل کے لئے اعلاء السنن ص ۱۲۹ ج ۱۲، عالمگیری ص ۳۰۸ ج ۲، شامیہ ص ۲۰۳ ج ۳ ملاحظہ فرمائیے (مرتب)

﴿۲۹﴾

باب من اختار الغزو علی الصوم

یہ باب اس شخص کے بارے میں ہے جس نے روزہ پر غزوہ کو ترجیح دی

---

[1] الطحاوی ص ۱۳۴ ج ۲ [2] بخاری شریف ص ۳۹۷ ج ۱ حاشیہ ۲ [3] سیرت مصطفی ص ۵۵ ج ۲

ترجمة الباب کی غرض:...... دو غرضیں ہیں۔ (۱) اگر کوئی شخص روزہ پر غزوہ کو ترجیح دے تاکہ روزہ رکھنے کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری جہادی امور میں مخل نہ ہو تو روزہ نہیں رکھنا چاہیے تاکہ جوانمردی وطاقت سے جہاد کر سکے تو یہ اس کے لئے جائز ہے۔ (۲) روزہ سے غرض اجر وثواب کا حصول ہوتا ہے اور یہ ثواب مجاہد کو بغیر روزہ کے مل جاتا ہے لہٰذا روزہ پر غزوہ کو ترجیح دینی چاہیے۔

(۴۳) حدثنا آدم ثنا شعبة ثنا ثابت البنانی
بیان کیا ہم سے آدمؒ نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہؒ نے کہا بیان کیا ہم سے ثابت بنانیؒ نے کہا انہوں (ثابت بن بنانیؒ)
سمعت انس بن مالک قال کان ابو طلحة
نے کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا کہ کہا انہوں (انس بن مالکؓ) نے کہ حضرت ابو طلحہؓ
لا یصوم علٰی عهد النبی ﷺ من اجل الغزو فلما قبض النبی ﷺ
نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں غزوہ کی وجہ سے روزہ (نفلی) نہیں رکھتے تھے پس جب نبی اکرم ﷺ کی روح مبارک قبض کی گئی
لم اره یفطر الا یوم فطر او اضحیٰ
تو میں نے ان کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ افطار کرتے ہوئے نہیں دیکھا (ہمیشہ روزہ رکھتے تھے)

﴿تحقیق و تشریح﴾

لا یصوم:...... مراد یہ ہے کہ جہاد میں شرکت کی نیت سے نفلی روزہ نہیں رکھتے تھے تاکہ کمزوری نہ ہو جائے۔

الا یوم فطر او اضحیٰ:...... اس میں ایام تشریق بھی داخل ہیں۔

حضرت ابو طلحہؓ کے حالات:...... نام زید بن سہل انصاری ہے۔ ان کے بارے میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آیت کریمہ خِفَافاً وَّثِقَالاً کو پڑھا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جوانی اور بڑھاپے میں جہاد کے لئے نکلنے کا حکم فرمایا ہے تو تم (بیٹوں کو فرمایا) مجھے جہاد کے لئے تیار کرو کہ میں جہاد کے لئے نکلوں تو بیٹوں نے عرض کیا کہ اب آپ کی جگہ ہم جہاد کریں گے تو انہوں نے انکار فرمایا کہ نہیں تم مجھے تیار کرو تو تعمیلِ حکم کی خاطر انہوں نے تیار کر کے جہاد کے لئے بھیج دیا تو بحری جہاد میں تشریف لے گئے اور اسی میں شہادت (کا رتبہ) پا گئے سات دن کے بعد دفنائے گئے تو جسم مبارک میں کوئی تبدیلی (گلنے سڑنے کی وجہ سے) نہیں ہوئی تھی یعنی بالکل صحیح وسالم تھے۔ تو خلاصہ یہ ہوا کہ حضرت ابوطلحہؓ نے بڑھاپے کو جہاد میں عدم شرکت کے لئے بہانہ نہیں بنایا بلکہ قرآن پاک کی آیت مبارکہ کو استدلال میں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑھاپے اور جوانی میں نکلنے کا حکم فرمایا ہے۔ حضرت ابوطلحہؓ رسول اللہ ﷺ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے۔[1]

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۲۶ ج ۱۴

لایصوم علی عهد النبی ﷺ:...... نبی ﷺ کے زمانے میں نفلی روزے پر جہاد کو ترجیح دیتے تھے روزہ نہیں رکھتے تھے۔

﴿۳۰﴾

باب الشهادة سبع سوی القتل

یہ باب شہادت (حکمیہ) کی سات قسموں کے بیان مین ہے قتل (شہادت حقیقیہ) کے علاوہ

ترجمة الباب کی غرض:...... اس باب سے مقصود امام بخاریؒ کا یہ بتلانا ہے کہ شہادت قتل فی الجہاد میں منحصر نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ بھی شہادتیں ہیں۔ شہادت دو قسم پر ہے۔

(۱) حقیقی (۲) حکمی۔

﴿۱﴾شهادتِ حقیقی:...... کفار کے ساتھ معرکہ میں شہید ہو جائے اس کو شہیدِ معرکہ کہا جاتا ہے۔(هو قتیل المعرکة وبه اثر او قتله اهل الحرب او اهل البغی او قطاع الطریق اوقتله المسلمون ظلما ولم یجب بقتله دیة[1]

﴿۲﴾شهادتِ حکمی:...... معرکہ میں شہید نہ ہو بلکہ حدیث میں آنے والے مندرجہ ذیل وجوہ میں سے کسی وجہ سے مرجائے تو وہ بھی شہید کہلائے گا۔

(۴۴)حدثنا عبدالله بن یوسف انا مالک عن سمی عن ابی صالح
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن یوسفؒ نے کہا ہمیں خبر دی مالکؒ نے انہوں نے روایت کیا سمی سے انہوں نے ابو صالح سے
عن ابی هریرةؓ ان رسول الله ﷺ قال الشهدأ خمسة
انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شہداء (کی) پانچ (قسمیں) ہیں
المطعون والمبطون والغرق وصاحب الهدم والشهید فی سبیل الله
(۱) طاعون کی بیماری سے مرنے والا (۲) پیٹ کی بیماری (اسہال وغیرہ) سے مرنے والا (۳) دریا میں ڈوب کر مرنے والا (۴) دیوار کے نیچے آکر مرنے والا اور (۵) شہید فی سبیل اللہ
❁❁❁❁❁❁
(۴۵)حدثنا بشر بن محمد انا عبدالله انا عاصم عن حفصة بنت سیرین
بیان کیا ہم سے بشر بن محمدؒ نے کہا خبر دی ہمیں عبداللہ نے کہا خبر دی ہمیں عاصم نے روایت کیا انہوں نے حفصہ بنت سیرینؒ سے

[1] عمدة القاری ص ۱۲۷ ج ۱۴

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطاعون شهادة لكل مسلم
انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

المطعون:...... طاعون کی بیماری سے مرنے والا۔ اس سے مراد عام بھی ہوسکتا ہے یعنی کسی وبائی مرض سے ہلاک ہونے والا۔

مبطون:...... پیٹ کی بیماری سے مرنے والا۔

غرق:...... ڈوب کر مرنے والا۔

صاحب الهدم:...... دیوار کے نیچے آ کر مرنے والا۔

سوال:...... ترجمۃ الباب میں تو سات کا ذکر ہے اور روایت الباب شہادت فی سبیل اللہ کے علاوہ چار کا بیان ہے تو تطابق نہ رہا؟

جواب(۱):...... ان البخاری اراد التنبیه علیٰ ان الشهادة لا تنحصر فی القتل بل لها اسباب اُخر[۱] مقصود امام بخاریؒ کا یہ ہے کہ شہادت قتل فی سبیل اللہ میں ہی منحصر نہیں بلکہ اس کے علاوہ اور بھی شہادتیں ہیں۔

جواب(۲):...... امام مالک بن انسؒ کی روایت میں سات کا ذکر ہے لیکن امام بخاریؒ نے ان کی روایت کو اپنی شرائط کے موافق نہ ہونے کی وجہ سے ذکر نہیں فرمایا۔

جواب(۳):...... ممکن ہے کہ بعض راوی ان چار کے علاوہ باقی کو بھول گئے ہوں۔

تعارض فی روایة الباب:...... جابر بن عتیک سے مؤطا میں روایت ہے عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشهداء سبعة انواع سوی القتل فی سبیل الله تعالیٰ المطعون شهید والغریق شهید وصاحب ذات الجنب شهید والمبطون شهید والحریق شهید والذی یموت تحت الهدم شهید والمرأة تموت بجمع شهید الحدیث[۲] روایت الباب میں الشهداء خمسة ہے، ترمذی میں حضرت فضالۃ بن عبید سے مروی ہے الشهداء اربعة[۳] سات، پانچ، چار میں بظاہر تعارض ہے؟

جواب:...... علامہ عینیؒ فرماتے ہیں الوادر فی عدد ها من الخمسة او السبعة لیس علیٰ معنی التحدید الذی لا یزید ولا ینقص بل هو اخبار عن خصوص فیماذکر۔ یعنی مختلف اعداد کا ذکر تحدید کے

---

[۱] عمدۃ القاری ص ۱۲۸ اج ۱۴ [۲] عمدۃ القاری ص ۱۲۶ اج ۱۴ اموطا ص...... [۳] ترمذی شریف ابواب فضائل الجهاد، باب ماجاء فی فضل الشهداء عند اللہ ص......ج

لئے نہیں کہ اس سے زائد اور کم نہ ہوسکے بلکہ مختلف حالات اور سوالات کے جوابات کی بناء پر ہے۔[۱]

شهداء کی تعداد:...... علامہ عینیؒ نے تقریبا چالیس اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے بیس اور علامہ زرقانیؒ نے ستائیس اور علامہ سیوطیؒ نے تیس اور مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے اوجز المسالک میں ساٹھ کا ذکر کیا ہے۔

ان میں سے حقیقی شہید وہی ہے جس کی تعریف میں نے آپکو شروع میں بتلادی ہے۔

شهید حقیقی کا حکم:......اسے کفن دیا جائیگا اس پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی اور اسے غسل نہ دیا جائے اور اسے خون آلود کپڑوں کے ساتھ دفن کیا جائے گا اس سے زائد کپڑے اور ہتھیار الگ کردئے جائیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک حقیقی شہید کی تعریف یہ ہے **من مات فی قتال اهل الحرب فهو شهید سواء کان به اثر اولا**[۲]

﴿۳۱﴾

باب قول الله لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ الى قوله غَفُوْراً رَّحِيْماً

یہ باب اللہ تعالیٰ کے فرمان لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ[۳] (الآیة) کے بارے میں ہے برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمانوں میں سے عذر والوں کے علاوہ اور راہِ خدا میں جہاد کرنے والے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اس کے فرمان غَفُوْراً رَّحِيْماً تک

ترجمة الباب کی غرض:......امام بخاریؒ آیت الباب کا شانِ نزول بیان فرمانا چاہتے ہیں۔

(۴۶) حدثنا ابوالولید ثنا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت البراءؓ یقول
بیان کیا ہم سے ابوالولیدؒ نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہؒ نے روایت کیا انہوں نے ابو اسحٰقؒ سے کہا انہوں نے کہ میں نے براءؓ کو فرماتے سنا
لما نزلت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ دعا رسول الله ﷺ زیدا
کہ جب یہ آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے زید بن ثابتؓ کو بلایا
فجاء بکتف فکتبها وشکیٰ ابن ام مکتوم ضرارته
پس لائے وہ کندھے کی ہڈی پس لکھا انہوں نے اس آیت کو بیان کیا ابن ام مکتومؓ نے اپنی معذوری (نابینا ہونے) کو
فنزلت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ
تو نازل ہوئی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ (والی آیت)

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے ربط:...... حدیث الباب میں آیت الباب کے شانِ نزول کا بیان ہے لہٰذا مناسبت ظاہر ہے۔

[۱] عمدة القاری ص ۱۲۸ ج ۱۴ [۲] عمدة القاری ص ۱۲۷ ج ۱۴ [۳] سورة النساء آیت ۹۵، ۹۶ پارہ ۵

زیداً:...... زید سے مراد زید بن ثابتؓ انصاری ہیں۔کاتب وحی ہیں۔حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں قرآن مجید بھی انہوں نے جمع کیا۔

بکَتِفٍ:...... بفتح الکاف و کسر التاء وھو عظم عریض۔شانے کی چوڑی ہڈی۔کاغذ کی کمی تھی اس لئے قرآن مجید کی آیت کو شانے کی ہڈی پر تحریر کیا۔

ابن ام مکتوم:...... نام عمرو بن قیس عامرؓ۔ان کی ماں کا نام عاتکہ مخزومیہ ہے۔

ضرارته:......ای ذھاب بصرہ اپنے نابینا ہونے کا عذر بیان کیا۔

فنزلت لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْن:...... لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْن تک آیت نازل ہوئی تو حضرت ابن ام مکتوم نے اپنے نابینا ہونے کا عذر کیا اور کہا اگر میں بینا ہوتا تو جہاد میں ضرور شرکت کرتا۔تو اس پر غَیْرُ اُولِی الضَّرَر والا استثنائی جملہ نازل ہوا۔دوسری حدیث میں ہے کہ آیت کا جب آپ ﷺ پہلا حصہ لکھوانے لگے تو حضرت ابن ام مکتوم آئے اور کہا اگر میں جہاد کی طاقت رکھتا تو ضرور جہاد کرتا تو اللہ پاک نے غَیْرُ اُولِی الضَّرَر والا جملہ نازل فرمایا۔

(۴۷)حدثنا عبدالعزیز بن عبدالله ثنا ابراھیم بن سعد الزھری ثنی صالح
بیان کیا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے کہا کہ بیان کیا ہم سے ابراہیم بن سعد زُہری نے کہا بیان کیا مجھ سے صالح بن
بن کیسان عن ابن شھاب عن سھل بن سعد الساعدی انه قال
کیسانؒ نے روایت کیا انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے کہ بے شک کہا انہوں (سہل بن سعدؓ نے کہ)
رأیت مروان بن الحکم جالسا فی المسجد فاقبلت حتی جلست الٰی جنبه
میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے دیکھا تو میں ان کے سامنے آیا حتی کہ ان کے پہلو میں بیٹھ گیا
فاخبرنا ان زید بن ثابت اخبره ان رسول اللهﷺ
سو انہوں نے ہمیں خبر دی کہ بے شک حضرت زید بن ثابتؓ نے ان (مروان بن حکم) کو خبر دی کہ بے شک رسول اللہ ﷺ
املی علیه لا یستوی القاعدون من المومنین والمجاھدون فی سبیل الله فجاء ه ابن ام مکتوم
نے مجھے لکھوایا لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْن پس حاضر ہوئے اُن کی خدمت میں حضرت ابن ام مکتومؓ اس حال میں کہ وہ
و هو یملها علَیَّ قال یارسول الله
آنحضرت ﷺ یہی آیت مجھے لکھوا رہے تھے تو انہوں (حضرت ابن مکتومؓ) نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اگر میں

لو استطیع الجهاد لجاهدت و کان رجلا اعمی فانزل اللہ (تبارک وتعالیٰ) **علی رسوله** ﷺ
جہاد کی استطاعت رکھتا تو ضرور جہاد کرتا اور تھے وہ (حضرت ابن مکتومؓ) نابینا پس اتارا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ
وفخذه علٰی فخذی فثقلت علیّ حتی
پر اس حال میں کہ ان (آنحضرت ﷺ) کی ران میری ران پر تھی پس وہ بھاری ہوگئی مجھ پر حتی کہ میں نے اپنی ران
خفت ان تَرُضَّ فخذی ثم سرّی عنه فانزل اللہ (عزوجل) غَیْرُاُولِی الضَّرَر
کے ٹوٹنے کا خوف محسوس کیا پھر وہ (حالت) دور کردی گئی ان (آنحضرت ﷺ) سے پس اتارا اللہ تعالیٰ نے غیر اولی الضرر (یعنی قاعدون سے مراد غیر اولی الضرر یعنی وہ لوگ مراد ہیں جو بغیر کسی عذر کے جہاد میں شریک نہ ہوں)

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدثنی صالح بن کیسان عن ابن شهاب:...... صالحؒ، ابن شہابؒ استاد سے عمر میں بڑے ہیں تو روایۃ الاکابر عن الاصاغر کے قبیل سے ہے۔

فاخبرنا:...... حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ صحابی فرماتے ہیں کہ ہمیں مروان بن حکم (تابعی) نے خبر دی تو گویا صحابی، تابعی سے روایت کر رہے ہیں!

مروان بن حکم:...... یہ حضرت معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں مدینہ طیبہ کے امیر تھے۔

غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ:...... آیت پاک کا یہ حصہ توضیح کے لئے نازل فرمایا ورنہ اس کے بغیر بھی آیت میں کوئی ابہام نہیں ہے اس لئے کہ یہ آیت قاعدون کے بارے میں ہے یعنی جو باوجود استطاعت کے قصداً جہاد سے رُکنے والے ہیں مُقعدون یعنی معذورین کے لئے نہیں۔

لواستطیع:...... اصل میں تو لو استطعتُ ہونا چاہیے تھا ماضی کے بجائے مضارع کا صیغہ ذکر کرنے سے مقصود استمرار یا استحضار ہے۔

﴿۳۲﴾

باب الصبر عند القتال

یہ باب قتال (جہاد) کے وقت صبر کرنے کے بیان میں ہے

ترجمة الباب کی غرض:...... کفار سے جنگ کے وقت صبر کی فضیلت کا بیان ہے۔

ا عمدۃ القاری ص ۱۳۰ ج ۱۴
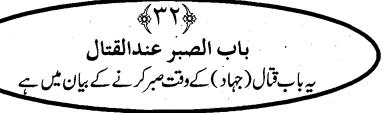
(۴۸)حدثنا عبدالله بن محمد نا معاویه بن عمرو ثنا ابو اسحق عن
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن محمدؒ نے کہا بیان کیا ہم سے معاویہ بن عمروؒ نے کہا بیان کیا ہم سے ابواسحٰق نے روایت کیا
موسی بن عقبةعن سالم ابی النضر ان عبدالله بن ابی اوفیٰ کتب فقرأته
انہوں نے موسیٰ بن عقبہؒ سے انہوں نے سالم ابونضر سے کہ بے شک عبداللہ بن ابواوفیٰ نے لکھا پس میں نے پڑھا کہ
ان رسول اللهﷺ قال اذا لقیتموهم فاصبروا
رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ جب تم ان (کافروں) سے لڑو تو صبر کرو

﴿تحقیق و تشریح﴾

علامہ عینیؒ اور علامہ کرمانیؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد ارادۂ قتال اور قتال شروع کرتے وقت صبر کرنا ہے۔ یا مقاتلہ کے وقت اس پر ثابت قدم رہنا صبر ہے۔[۱]

حدیث الباب کی ترجمة الباب سے مناسبت:...... اذا لقیتم فاصبروا ، جب قتال کرتے ہوئے کفار سے ملاقات ہو تو صبر کرو اور ثابت قدمی سے لڑو اور استقامت اپناؤ۔

﴿۳۳﴾

باب التحریض علی القتال

کفار کے ساتھ جہاد پر اُبھارنے کے بیان میں ہے

وَقَوْلُ اللّٰهِ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ[۲]
اور قول اللہ تعالیٰ کا کہ برانگیختہ کیجیے مسلمانوں کو (کفار کے ساتھ) قتال (جہاد) پر

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ اس باب میں جہاد کے لئے ترغیب دینے کو بیان کررہے ہیں۔ کہ لوگوں کو جہاد کا شوق دلاتے رہنا چاہیے۔

(۴۹)حدثنا عبدالله بن محمد ثنا معاویة بن عمرو ثنا ابو اسحق عن حمید
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن محمدؒ نے کہا کہ ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا بیان کیا ہم سے ابواسحٰق نے روایت کیا انہوں نے حمیدؒ سے
قال سمعت انسا یقول خرج رسول اللهﷺ الی الخندق فاذا المهاجرون والانصارُ
کہا انہوں نے کہ میں نے حضرت انسؓ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہﷺ خندق کی طرف نکلے پس اچانک دیکھا کہ مہاجرین وانصار

[۱] عمدۃ القاری ص۱۳۰ ج۱۴ [۲] سورۃ انفال پارہ ۱۰ آیت ۶۵

یحفرون فی غداةٍ باردة ولم یکن لهم عبید یعملون ذلک
ٹھنڈی صبح میں (خندق) کھود رہے ہیں اور ان کے لئے غلام بھی نہیں ہیں جو یہ خدمت انجام دیں
لهم فلما رای مابهم من النصب والجوع قال اللهم ان العیش عیش الاخرة
ان کے لئے پس جب آنحضرت ﷺ نے ان کے تعب اور بھوک کو دیکھا تو فرمایا کہ اے اللہ اصل عیش تو آخرت کی عیش ہے
فاغفر للانصار والمهاجرة فقالوا مجیبین له
پس انصار ومہاجرین کی مغفرت فرما دیجیے پس انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ
شعر نحن الذین بایعوا محمداً علی الجهاد مابقینا ابداً
ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ کی بیعت کی جہاد پر جب تک ہم زندہ رہیں گے (ہمیشہ کے لئے)

﴿تحقیق و تشریح﴾

روایت الباب کی ترجمة الباب سے مناسبت:...... اذا لقیتم فاصبروا۔ کے جملے سے ہے جب قتال کرتے ہوئے کفار سے ملاقات ہو تو صبر کرو، ثابت قدمی سے لڑو، استقامت اپناؤ۔

استدلال بآیة المقدمة:...... امام بخاریؒ اس آیت پاک کو اس لئے یہاں لائے ہیں کہ اس میں نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیں آپ ﷺ میدانِ بدر میں تقریباً ایک ہزار مشرکین سے مقابلہ ومقاتلہ کے وقت صحابہ کرامؓ میں خوب ترغیب چلائی۔ فرمایا قوموا الی جنة عرضها السموات والارض (الحدیث) ایسی جنت کے لئے کھڑے ہو جاؤ جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے[1] اور حدیث الباب سے ظاہر ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی مشقت اور بھوک کو دیکھ کر اشعار سنا کر ترغیب چلائی اور بنفس نفیس خندق کھودنے کے عمل میں شرکت فرمائی۔

قوله الی الخندق:...... خندق سے مراد وہ خندق ہے جو حضور ﷺ کے حکم سے مدینہ طیبہ کے ارد گرد کھودی گئی تھی، خندق کھودنا اہل عرب کے جنگی طریقوں میں سے نہیں تھا یہ طریقہ فارسیوں کا تھا اس کا مشورہ حضرت سلمانؓ فارسیؓ نے دیا تھا آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی ترغیب کے لئے بنفس نفیس خندق کھودنے کے عمل میں شرکت فرمائی۔ غزوہ خندق کی تاریخ میں اختلاف ہے بعض حضرات کے نزدیک ۴ھ میں اور بعض حضرات کے نزدیک ۵ ہجری میں ہوا۔

قوله اللهم ان العیش:...... آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی دلجوئی اور تسلی اور تھکان وغیرہ دور کرنے کے

[1] عمدة القاری ص ۱۳۱ ج ۱۴

لئے فرمایا کہ معتبر اور حقیقی عیش تو آخرت کی عیش ہے تا کہ آخرت کے شوق میں دلجمعی سے کام میں مصروف رہیں۔اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس کے جواب میں کہتے **نحن الذین بایعوا محمدا...... علی الجهاد ما بقینا ابداً** . ہم وہ ہیں جنھوں نے محمد ﷺ کی (جہاد پر) بیعت کی جب تک زندہ رہیں گے جہاد کرتے رہیں گے۔

فاذا:...... کلمۂ مفاجات ہے۔

النصب:...... تھکاوٹ **الجوع:......** بھوک۔**عبید:......** عبد کی جمع ہے بمعنیٰ غلام۔

ترجمة الباب کی غرض:...... اپنے دفاع کے لئے دوسری قوموں کے طریقۂ جنگ سے فائدہ اٹھانے میں کوئی قباحت نہیں۔خندق کھود کر اپنا دفاع کرنا یہ اہل فارس کا طریقہ تھا حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے آپ ﷺ نے خندق کھودنے کا حکم دیا۔
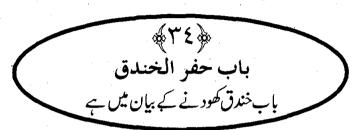
(۵۰)حدثنا ابو معمر ثنا عبدالوارث ثنا عبدالعزیز عن انسؓ

بیان کیا ہم سے ابو معمرؒ نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالوارث نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالعزیز نے روایت کیا انہوں نے حضرت انسؓ سے

قال جعل المهاجرون والانصار یَحْفِرُوْن الخندق حول المدینة

کہ فرمایا انہوں نے کہ شروع ہوگئے انصار ومہاجرین (صحابہ کرامؓ) مدینہ کے ارد گرد خندق کھودنے میں

وینقلون التراب علیٰ متونهم ویقولون

اور وہ اپنی پشتوں پر مٹی کو منتقل کر رہے تھے اور فرمارہے تھے

(شعر)**نحن الذین بایعوا محمدا ❁ علی الاسلام مابقینا ابداً**

ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ کی بیعت کی ❁ اسلام پر جب تک زندہ رہیں گے ہمیشہ کے لئے

والنبی ﷺ یجیبهم

اور نبی اکرم ﷺ ان کو جواب میں فرما رہے تھے

اللهم انه لا خیر الا خیر الاخرة ❁ فبارک فی الانصار والمهاجرة

اے اللہ بے شک نہیں ہے کوئی خیر مگر آخرت کی ❁ پس برکت عنائت فرمائیے انصار ومہاجرین میں

❁❁❁❁❁❁❁

(۵۱)حدثنا ابو الولید ثنا شعبة عن ابی اسحق قال سمعت البرآءؓ
بیان کیا ہم سے ابو ولید نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے روایت کیا انہوں نے ابو اسحٰق سے کہا کہ انہوں نے کہ میں نے حضرت براءؓ سے سنا
کان النبی ﷺ ینقل و هو یقول "لولا انت ما اهتدینا"
فرمایا انہوں نے کہ نبی اکرم ﷺ (مٹی) منتقل فرمارہے تھے
اس حال میں کہ آپ فرمارہے تھے (اے اللہ) اگر آپ ہمیں ہدایت نہ دیتے تو ہم ہدایت نہ پاسکتے

❁❁❁❁❁❁❁

(۵۲)حدثنا حفص بن عمر ثنا شعبة عن ابی اسحق عن البرآء
بیان کیا ہم سے حفص بن عمر نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے روایت کیا انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے حضرت براءؓ سے کہ
قال رایت النبی ﷺ یوم الاحزاب ینقل التراب
فرمایا کہ میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ یوم احزاب (غزوہ احزاب) کے موقعہ پر مٹی منتقل فرمارہے تھے
وقد واری التراب بیاض بطنه وهو یقول
اس حال میں کہ مٹی نے نبی اکرم ﷺ کے پیٹ مبارک کی سفیدی کو چھپالیا تھا اور آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ
لولا انت ما اهتدینا ❁ ولا تصدقنا ولا صلینا
(اے اللہ) اگر آپ ہدایت نہ دیتے تو ہم ہدایت نہ پاسکتے ❁ اور نہ صدقہ کر سکتے اور نہ نماز پڑھ سکتے
فانزلن سکینة علینا ❁ وثبت الاقدام ان لاقینا
پس آپ ضرور اتاریں ہم پر وقار و اطمینان ❁ اور ثابت قدم رکھیں آپ ہمیں اگر ہم (کافروں سے) لڑیں (جہاد کریں)
ان الاولیٰ قد بغوا علینا ❁ اذا ارادوا فتنة ابینا
بے شک اہل مکہ وہ ہیں کہ جنہوں نے ظلم کیا ہم پر ❁ جب انہوں نے ارادہ کیا فتنہ (شرک و قتل) کا تو ہم نے انکار کیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

یحفرون الخندق:...... خندق کھود رہے تھے۔ سب سے پہلے خندق منوجہر بن ایرج نے کھودی اور یہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔[۱]

حول المدینة: سوال...... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خندق مدینہ منورہ کی چاروں طرف کھودی گئی جب کہ حقیقت ایسے نہیں بلکہ ایک طرف کھودی گئی تھی۔

جواب:...... حول المدینة سے مراد ایک جانب ہی ہے چاروں جانب نہیں۔

---

[۱] عمدۃ القاری ص ۱۳۱ ج ۱۴

سوال:...... چاروں جانب کیوں نہیں کھودی گئی؟

جواب:...... تین اطراف میں آبادیاں اور باغات تھے آسانی سے حملہ کرنا ممکن نہ تھا۔ جس طرف سے آسانی سے دشمن آسکتا تھا اُسی طرف خندق کھودی گئی۔

سوال:...... خندق تو لشکرِ اسلام اور لشکرِ کفار کے درمیان کھودی گئی تھی وہ بھی مدینہ سے تین میل دور اور آپ ﷺ نے لشکرِ اسلام جبل سلع کے پاس ٹھہرایا تھا جہاں آج کل چھ، سات مسجدیں بھی بنی ہوئی ہیں۔ تو پھر حول المدینه کیوں فرمایا؟

جواب:...... تین میل کوئی اتنا دور نہیں بہت کم فاصلہ ہے۔ راوی حدیث حضرت انسؓ نے اسے قریب سمجھ کر حول المدینہ سے تعبیر فرمایا ہے [1]

فائدہ:...... ۱۴۲۷ھ میں جبلِ سلع کے دامن میں ایک بہت بڑی مسجد بنائی گئی ہے۔

متون:...... متن کی جمع ہے بمعنی پیٹھ، پشت۔

علی الاسلام:...... علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ دوسری روایت میں **علی الاسلام** کی جگہ **علی الجهاد** ہے۔ وزنِ شعری کے لحاظ سے **علی الجهاد** ٹھیک ہے [2]

ان الاولی:...... الفاظِ موصولات میں سے ہے اسماء اشارات سے نہیں اور یہ **اولو** مذکر کی جمع ہے [3]

سوال:...... باب التحریض علی القتال کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تو صحابہ کرامؓ نے جواب دیا اور باب حفر الخندق کی روایت میں ہے کہ پہلے صحابہ کرامؓ نے فرمایا تو نبی اکرم ﷺ نے جواباً فرمایا تو بظاہر تعارض ہے؟

جواب:...... معلوم ہوتا ہے کہ یہ صرف ایک مرتبہ نہیں پڑھا گیا بلکہ متعدد مرتبہ ایسا ہوا تو کسی وقت نبی اکرم ﷺ نے پہلے فرمایا تو صحابہ کرامؓ نے جواب دیا اور کسی مرتبہ صحابہ کرامؓ نے پہلے پڑھا تو نبی اکرم ﷺ نے جواب میں فرمایا لہٰذا تعارض نہ رہا۔

سوال:...... حضور ﷺ کے بارے میں قرآن پاک (سورۃ یٰسین) میں ارشاد ربانی ہے کہ **وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهٗ** ہم نے آپ ﷺ کو شعر نہیں سکھلائے اور نہ ہی آپ ﷺ کی شان کے لائق ہیں اور باب التحریض علی القتال اور باب حفر الخندق کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ شعر پڑھتے تھے تو بظاہر تعارض ہے؟

جواب (۱):...... یہ شعر نہیں ہیں بلکہ رَجز ہے اور رجز پر شعر کا اطلاق نہیں ہوتا۔

جواب (۲):...... اگرچہ ان میں وزنِ شعر پایا گیا لیکن چونکہ نبی اکرم ﷺ نے وزن کا قصد نہیں فرمایا اور نہ ہی کلام، نیت اور ارادہ سے صادر ہوئی بلکہ اتفاقی طور پر ایسا ہوا ہے اور بعض اوقات ایسا ہو جاتا ہے اور شعر کی تعریف ہے کہ الکلام الموزون قصداً لہٰذا شعر کی تعریف اس پر صادق نہ آئی تو تعارض نہ ہوا۔

---

[1] لامع الدراری ص۲۲۲ ج ۲ [2] عمدۃ القاری ص۱۳۲ ج ۱۴ [3] عمدۃ القاری ص۱۳۲ ج ۱۴

رجز کی حکمت:...... نحن الذین بایعوا محمداً علی الاسلام ما بقینا ابداً (وغیرہ ذلک) یہ رجز ہیں مشقت کے کام کے وقت اگر کوئی شخص گنگنائے تو اس سے مشقت کا احساس کم ہوتا ہے اور کام میں دل لگا رہتا ہے۔

﴿۳۵﴾

باب من حبسه العذر عن الغزو

یہ باب ان لوگوں کے بیان میں ہے کہ جن کو کسی عذر نے جہاد میں شرکت سے روک لیا ہو

ترجمۃ الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ جس شخص کو کوئی ایسا عذر لاحق ہو کہ جس کی وجہ سے وہ جہاد پر نہ جا سکتا ہو تو اسے بھی ثواب ملے گا۔

(۵۳) حدثنا احمد بن یونس ثنا زهیر ثنا حمید ان انسا
بیان کیا ہم سے احمد بن یونس نے کہا بیان کیا ہم سے زہیر نے کہا بیان کیا ہم سے حُمید نے کہ بے شک حضرت انسؓ
حدثهم قال رجعنا عن غزوة تبوک مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح و ثنا
نے حدیث بیان فرمائی کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس آئے ح (تحویل) اور بیان کیا ہم سے
سلیمٰن بن حرب ثنا حماد هو ابن زید عن حمید عن انسؓ
سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے حماد نے جو زید کے بیٹے ہیں روایت کیا انہوں نے حمید سے انہوں نے حضرت انسؓ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزاة فقال ان اقواما بالمدینة
سے کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ میں تھے (غزوہ تبوک) پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعض قومیں (لوگ) مدینہ
خلفنا ما سلکنا شعبا ولا وادیا الا وهم معنا فیه حبسهم العذر
طیبہ میں ہمارے پیچھے ہیں ہم کسی گھاٹی یا وادی میں نہیں جاتے مگر وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں اس ثواب میں کیونکہ ان کو عذر نے روک لیا

❀❀❀❀❀❀

❀وقال موسٰی ثنا حماد عن حمید عن موسی بن انس عن ابیه قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور کہا موسیٰ نے کہ بیان کیا ہم سے حماد نے روایت کیا انہوں نے حُمید سے انہوں نے موسیٰ بن انسؓ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا

❀❀❀❀❀❀

❀قال ابو عبدالله الاول عندی اصح
ابو عبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہ میرے نزدیک اوّل اصح ہے (یعنی بغیر واسطہ موسیٰ کے)

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله من حبسه العذر:...... یہ شرط ہے اس کی جزا محذوف ہے ای فله اجر الغازی اذا صدقت نیته.

عُذر کی تعریف:...... مکلف پر ایسی حالت طاری ہو جائے جو اس پر مشقت کا سبب ہو۔[1]

شعباً:...... شین کے کسرہ کے ساتھ پہاڑی راستہ کو کہتے ہیں۔اور بڑے قبیلہ کو بھی۔

الا وهم معنا فیه:...... یعنی وہ ثواب میں ہمارے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔

وقال موسیٰ حدثنا حماد:...... یہ تعلیق ہے اسماعیل نے اسے موصولاً بیان کیا ہے۔

قال ابو عبدالله الاول اصح:...... امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ دو سندوں میں سے پہلی سند میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ اسماعیلی نے حضرت امام بخاریؒ کی اس بات سے دو وجہ سے اتفاق نہیں کیا (۱)حماد عالم بحدیث حمید۔کہ حماد،حمید کی احادیث کے عالم ہیں۔اس بارے میں ان کو دوسروں پر ترجیح اور فوقیت حاصل ہے۔(۲)ولکن یمکن ان یکون حمید سمع هذا من موسیٰ عن ابیه ثم لقی انسا فحدثه به۔ہوسکتا ہے کہ حمید نے اس روایت کو ایک مرتبہ حضرت انسؓ سے بواسطہ ان کے بیٹے موسیٰ کے سنا ہو اور دوسری بار خود حضرت انس سے،لیکن امام بخاریؒ نے اصح اس لئے قرار دیا کہ وہ بلا واسطہ ہے اور واسطہ کم ہو جانے سے سند عالی ہو جاتی ہے۔

﴿۳۶﴾
باب فضل الصوم فی سبیل الله
باب راہِ خدا میں روزہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں ہے

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت بیان کرنا چاہتے ہیں کہ مجاہد اللہ کے راستہ میں روزہ رکھ لے تو اللہ پاک اُس کو جہنم سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دیں گے۔

(۵۴)حدثنا اسحٰق بن نصر ثنا عبدالرزاق انا ابن جریج اخبرنی یحییٰ بن سعید
بیان کیا ہم سے اسحٰق بن نصرؒ نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالرزاق نے کہا خبر دی ہمیں ابن جریج نے کہا خبر دی مجھے یحییٰ بن سعید نے
وسهیل بن ابی صالح انهما سمعا النعمان بن ابی عیاش عن ابی سعیدالخدریؓ قال
اور سہیل بن ابو صالح نے بے شک ان دونوں نے نعمان بن ابو عیاش سے سُنا روایت کیا انہوں نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے کہ فرمایا

[1] عمدة القاری ص ۱۳۳ ج ۱۴

سمعت النبی علیہ صلی اللہ وسلم یقول من صام یوما فی سبیل الله
انہوں نے کہ میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے سُنا کہ جس شخص نے ایک دن راہِ خدا میں روزہ رکھا
بَعَّدَ اللّٰهُ وجهه عن النار سبعین خریفاً
تو دور فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو دوزخ کی آگ سے ستر سال کی مسافت تک

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله فی سبیل الله:...... ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کہ فی سبیل الله جب مطلق ذکر کیا جائے تو اس سے مراد جہاد ہوتا ہے امام قرطبیؒ نے فرمایا کہ فی سبیل الله ای فی طاعة الله اور علامہ ابن دقیق العیدؒ فرماتے ہیں کہ اس فی سبیل اللہ کا اکثر استعمال عرفاً جہاد کے لئے ہوتا ہے راجح یہ ہے کہ دونوں مراد ہو سکتے ہیں لیکن یہاں مراد جہاد ہے کہ اس کا عرفاً زیادہ استعمال جہاد کے لئے ہے۔

سببِ فضیلت:...... اس میں فضیلت دو عبادتوں (جہاد اور صوم) کے جمع ہونے کی وجہ سے ہے۔

سوال:...... جہاد میں تو افطار اولیٰ ہے کیونکہ روزہ سے کمزوری آتی ہے اور ماقبل میں باب من اختار الغزو علی الصوم میں روزہ نہ رکھنے کو بہتر بتلایا گیا تا کہ روزہ سے کمزوری پیدا نہ ہوجائے اور یہاں جہاد کے وقت روزہ کی فضیلت بیان کی جارہی ہے، یہ کیسے؟

جواب:...... جہاد میں افطار کی افضلیت اس شخص کے لئے ہے جس کو روزہ سے کمزوری کا خوف ہو اور جس شخص کو کمزوری کا خوف نہ ہو اس کے لئے روزہ افضل ہے۔

سوال:...... حدیث الباب میں ستر سال تک دوزخ سے دور فرمانے کا ذکر ہے تو بعد میں کیا ہوگا۔

جواب:...... سبعین خریفاً مبالغہ کے لئے ہے نہ کہ تحدید کے لئے، جیسا کہ قرآن پاک میں خَالِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ[1] ہے تو مراد مبالغہ ہے تحدید نہیں ہے۔

بعدالله وجهه عن النار: سوال...... دور کر دینے سے کیا مراد ہے؟

جواب:...... علامہ عینیؒ فرماتے ہیں حقیقی معنی مراد لینے میں کوئی حرج نہیں کہ اللہ پاک کے راستہ میں روزہ رکھنے والے کا چہرہ جہنم سے ستر سال تک کی مسافت دور کر دیا جائیگا اور اس معنی کو مراد لینے میں کوئی استحالہ نہیں ہے[2]

روایات میں تعارض:...... روایت الباب میں سبعین خریفاً (ستر سال) ہے نسائی میں باعدالله منه جهنم مائة مسیرة عام (سوسال) ہے[3] ابن عدیؒ نے کامل میں میسرة خمس مائة عام (پانچ سو سال) ذکر کیا ہے اور ترمذی میں جعل الله بینه وبین النار خندقاً کما بین السماء والارض۔ تو بظاہر روایات میں تعارض ہے؟

---

[1] پارہ ۱۲ سورۃ الھود آیت ۱۰۷ [2] عمدۃ القاری ص ۱۳۴ ج ۱۴ [3] نسائی شریف باب ثواب من صام یوماً فی سبیل اللہ عزوجل ص...... ج......

جواب (۱):...... علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ زیادہ صحیح طریق وہی ہے جس میں ستر سال کا ذکر ہے اور حدیث الباب ہے اور متفق علیہ ہے۔

جواب (۲):...... یہ تدریجِ علم کے لحاظ سے ہے پہلے کم کا علم دیا گیا پھر زیادہ کا دیا گیا۔

جواب (۳):...... یہ بھی احتمال ہے کہ روزہ داروں کے کمال اور نقص کے لحاظ سے یہ اختلاف ہو[1]

جواب (۴):...... مبالغتاً تکثیر مراد ہے عدد کوئی بھی ہو[2]

قوله سبعين خريفاً:...... مقصود مبالغہ ہے تحدید مقصود نہیں یعنی بہت سا زمانہ مراد ہے۔

﴿۳۷﴾
باب فضل النفقة فی سبيل الله
باب راہِ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت کے بیان میں ہے

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کی فضیلت بیان کررہے ہیں۔ فی سبیل اللہ کا لفظ عام ہے جہاد اور غیر جہاد دونوں کو شامل ہے[3]

(۵۵)حدثنا سعد بن حفص ثنا شيبان عن يحيٰى عن ابى سلمة
بیان کیا ہم سے سعد بن حفصؒ نے کہا بیان کیا ہم سے شیبانؒ نے کہا روایت کیا انہوں نے یحییٰؒ سے انہوں نے ابوسلمہ
انه سمع ابا هريرةؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
سے یہ کہ بے شک انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا انہوں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
من انفق زوجين فی سبيل الله دعاه خزنةُ الجنة كل خزنة باب
جس شخص نے کسی بھی چیز کا جوڑا راہِ خدا میں خرچ کیا تو پکاریں گے اس کو جنت کے خازن اس شخص کو (جنت کے) ہر دروازے پر
ای فل هلم قال ابوبكر يارسول الله ذاک الذی لا توٰی عليه فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اے فلاں تو ادھر آ۔ عرض کیا حضرت ابوبکرؓ نے کہ پھر تو اس شخص کو کسی قسم کا خوف نہیں ہوگا پس فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
انی لارجو ان تكون منهم
ہاں بے شک میں امید رکھتا ہوں کہ آپ ان میں سے ہوں گے

زوجين:...... مراد دو چیزیں ہیں۔

---

[1] عمدة القاری ص ۱۳۵ ج ۱۴ [2] فتح الباری ص ۴۸ ج ۶ [3] عمدة القاری ص ۱۳۵ ج ۱۴

کل خزنة باب:...... یہ قلب پر محمول ہے اصل میں ہے خزنة کل باب.

ای فل هلم:...... بعض حضراتؒ کے نزدیک فل (بضم الام وفتحها) فلاں کی ترخیم ہے لیکن جمہورؒ کے نزدیک ترخیم نہیں۔

هلم بمعنی تعال یعنی آ ٶ۔لغتِ حجاز میں هلم واحد اور جمع دونوں کے لئے آتا ہے جب کہ اہل نجد هلم، هلما ،هلموا پڑھتے ہیں[1]

لاتویٰ علیه:...... ای لاضیاع علیه، جس پر کوئی خسارہ نہیں جنت کے ایک دروازہ سے داخل نہ بھی ہو تو دوسرے سے چلا جائیگا اور یہ توی المال سے لیا گیا ہے اور باب ضرب یضرب سے توی یتوی استعمال ہوتا ہے۔

(۵۶)حدثنا محمد بن سنان ثنا فلیح ثنا هلال عن عطآء بن یسار
بیان کیا ہم سے محمد بن سنانؒ نے کہا بیان کیا ہم سے فلیح نے کہا بیان کیا ہم سے ہلالؒ نے روایت کیا انہوں نے عطاء بن یسارؒ سے
عن ابی سعیدالخدریؓ ان رسول اللّٰه ﷺ قام علی المنبر فقال انما
انہوں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ منبر مبارک پر تشریف لائے پس فرمایا کہ جز ایں نیست کہ
اخشی علیکم من بعدی ما یفتح علیکم من برکات الارض ثم ذکر زهرة الدنیا
میں تمہارے اوپر اپنے بعد ان فتوحات کے بارے میں جو زمین کی برکات سے ہوں گی خوف رکھتا ہوں پھر ذکر فرمایا دنیا کی رونق کا
فبداء باحدٰهما وثنّی بالاخری
پس ابتدا فرمائی ان دو (برکات الارض ،زهرة الدنیا) میں سے ایک (برکات الارض) سے اور دوبارہ ذکر فرمایا دوسری (زهرة الدنیا) کا
فقام رجل فقال یا رسول الله اَوَیاتی الخیر بالشر فسکت عنه النبی ﷺ
پس ایک صحابیؓ کھڑے ہوئے سو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا خیر بھی شر لاتی ہے؟ پس خاموش ہو گئے نبی اکرم ﷺ اس سے
قلنا یوحٰی الیه وسکت الناس
ہم نے کہا (ہم نے سوچا) کہ آنحضرت ﷺ کی طرف وحی کا نزول ہو رہا ہے اور لوگ (صحابہ کرامؓ) بھی خاموش ہو گئے
کأن علی رؤسهم الطیر ثم انه مسح عن وجهه الرحضآء
گویا کہ ان کے سروں پر پرندے (بیٹھے) ہیں پھر بے شک آنحضرت ﷺ نے اپنے چہرہ انور سے پسینہ صاف فرمایا
فقال این السائل انفاً او خیر هو ثلثا ان الخیر لا یاتی الا بالخیر
پس فرمایا ابھی سوال کرنے والا کہاں ہے؟ کیا وہ (مال) خیر ہی ہے تین مرتبہ فرمایا بے شک خیر نہیں لاتی مگر خیر کو

[1] عمدة القاری ص ۱۳۵ ج ۱۴

وانه کل ما ینبت الربیع یقتل او یلم
اور بے شک جو کچھ موسم ربیع اگاتا ہے (گھاس وغیرہ سے) وہ قتل کردیتا ہے یا قتل کے قریب کردیتا ہے
الا اٰکلة الخضر اکلت حتّٰی اذا امتدت خاصرتاها استقبلت الشمس
(جانور کو) مگر وہ (جانور) جو گھاس وغیرہ کھانے والا ہو وہ کھاتا رہتا ہے حتی کہ اس کی کوکھیں بھر جاتی ہیں تو سورج کی طرف منہ کرکے
فثلطت وبالت ثم رتعت وان هذا المال خضرة حلوة ونعم
وہ گوبر کردے اور پیشاب کردے (ہلاک نہیں ہوگا) پھر چرنا شروع کردے اور بالکل اسی طرح بے شک یہ مال میٹھا سبز ہے
صاحب المسلم لمن اخذه بحقه
اور مسلمان کا اچھا دوست ہے (خاص کر) اس مسلمان کے لئے جو اس (مال) کو حلال طریقے سے لے
فجعله فی سبیل الله والیتامٰی والمساکین وابن السبیل ومن لم یاخذها بحقه
پس خرچ کرے اس (مال) کو راہِ خدا میں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر اور جو شخص اس کو حلال طریقے سے نہ لے
فهو کالاٰکل لا یشبع ویکون علیه شهیداً یوم القیمة
پس وہ شخص جو اس کھانے والے جانور کی طرح ہے جو کہ سیر نہ ہو (اس جانور کو یہ گھاس قتل کردے گا یا قتل کے قریب پہنچا دے گا) اور وہ (مال) اس کے خلاف قیامت کے دن گواہ ہوگا

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال:...... سوال اور جواب دونوں میں کیا مطابقت ہے؟ سائل نے پوچھا کہ کیا خیر بھی شر کو لاتی ہے؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان الخیر لا یأتی الا بالخیر تو بظاہر سوال و جواب میں مطابقت نہیں ہے؟

جواب:...... حضور ﷺ نے فرمایا کہ خیر دو قسم پر ہے (۱) خیر حقیقی (۲) خیر غیر حقیقی۔

پہلی قسم (خیر حقیقی) وہ نہیں لاتی مگر خیر ہی کو اور دوسری قسم (خیر غیر حقیقی) وہ خیر کے ساتھ شر کو بھی لے آتی ہے یعنی دنیا (مال) کا صحیح استعمال شر کو نہیں لاتا اور غلط استعمال شر کو بھی لے آتا ہے کہ اگر دنیا (مال) صحیح و حلال طریقے سے کمائی گئی ہو اور جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی ﷺ نے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے وہاں خرچ کی جائے تو خیر ہی خیر ہے اور اگر حلال و حرام کی پرواہ کئے بغیر کمائی گئی تو یہ شر بھی لائے گی اس کو چارہ کے ساتھ تشبیہ دی کہ وہ خیر ہے اگر اس کو جانور صحیح طریقے سے کھائے گا تو اس کے لئے مفید اور خیر ہوگا اور اگر غلط طریقے سے کھائے گا تو یہ اس کے لئے ہلاکت کا باعث ہوگا۔ مطابقته للترجمة فی قوله فجعله فی سبیل الله والیتامیٰ والمساکین.

یقتل اویلم :...... ایک نسخہ میں یقتل حبطا ہے مراد اس سے یہ ہے کہ پیٹ پھول کر ہلاک ہو جاتا ہے۔

(۳۸)

باب فضل من جهز غازياً او خلفه بخير

باب اس شخص کی فضیلت کے بیان میں ہے جو کسی غازی (مجاہد) کو سامانِ حرب دیتا ہے یا اس کی جانشینی کرتا ہے خیر کے ساتھ (اس کے گھر والوں کی خبر گیری کرتا ہے)

ترجمة الباب کی غرض:...... ترجمۃ الباب کے دو جزء ہیں۔

(۱) من جهز غازيا، جس نے مجاہد کو سامانِ جہاد مہیا کیا۔ (۲) خلفه بخير، مجاہد کے گھر والوں کی خیر خیریت دریافت کرتا رہا اور ان کی ضرورتیں پوری کرتا رہا۔ امام بخاریؒ دونوں کی فضیلت بیان کر رہے ہیں کہ ان دونوں کو مجاہد کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(۵۷) حدثنا ابومعمر ثنا عبدالوارث ثنا الحسين ثنى يحيىٰ قال ثنى ابو سلمة
بیان کیا ہم سے ابو معمرؒ نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالوارث نے کہا بیان کیا ہم سے حسین نے کہا بیان کیا مجھ سے یحییٰ نے کہا بیان کیا مجھ سے ابو سلمہ نے
قال ثنى بسر بن سعيد ثنى زيد بن خالد رضـ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال
کہا بیان کیا مجھ سے بسر بن سعید نے کہا بیان کیا مجھ سے زید بن خالدؓ نے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
من جهز غازياً فی سبيل الله فقد غزا و من خلف غازياً فی سبيل الله بخير فقد غزا
جس شخص نے غازی فی سبیل اللہ کو سامان حرب لے کر دیا پس بے شک اس نے جہاد کیا یا جس شخص نے مجاہد فی سبیل اللہ کی جانشینی کی بھلائی کے ساتھ سو اس نے جہاد کیا

امام مسلم نے جہاد میں اور ابوداؤد اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

(۵۸) حدثنا موسىٰ بن اسمٰعيل ثنا همام عن اسحاق بن عبد الله بن ابى طلحة
بیان کیا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے کہا بیان کیا ہم سے ہمام نے روایت کیا انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے
عن انس رضـ ان النبى صلی اللہ علیہ وسلم لم يكن يدخل بيتا بالمدينة غير بيت ام سليم
انہوں نے حضرت انسؓ نے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں ام سلیمؓ کے گھر کے علاوہ کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے
الا علىٰ ازواجه فقيل له فقال انى ارحمها قُتل اخوها معى
مگر اپنی ازواج مطہرات کے گھر۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا (آپ خاص کر ام سلیم کے گھر کیوں جاتے ہیں) پس فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اس پر ترس کھاتا ہوں (اس لئے) کہ اس کے بھائی میرے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید کئے گئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال:...... اس حدیث میں ہے کہ **لم یدخل بیتاً بالمدینة غیر بیت ام سلیم** اور اس سے پہلے روایت میں آیا ہے کہ ام حرامؓ کے گھر تشریف لے جاتے تھے تو بظاہر تعارض ہے؟

جواب﴿۱﴾:...... ام سلیم اور ام حرامؓ دونوں بہنیں تھیں اور ان کا گھر ایک تھا۔ اور دونوں حضور ﷺ کی محرم تھیں۔ علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ رضاعی خالہ تھیں[1]۔

جواب﴿۲﴾:...... اور اگر الگ الگ گھر تسلیم کیا جائے تو پھر توجیہ یہ ہوگی کہ ام سلیمؓ کے گھر کی تخصیص کثرت سے جانے کے لحاظ سے ہے[2]۔

قوله قتل اخوها معی:...... ای مع جیشی اوعلی امری۔ اس لئے کہ حضور ﷺ بیر معونۃ کے جہاد میں خود تشریف نہیں لے گئے تھے۔ بھائی کا نام حرام بن ملحان ہے کتاب المغازی میں اسکا قصہ آئیگا۔ ان شاءاللہ

من جهزغازیا:...... جھز، تجھیز سے ماضی کا صیغہ ہے۔ **معناه من هیأ اسباب سفر من شئی قلیل او کثیر۔** کسی کو سامانِ سفر مہیا کیا ہو خواہ تھوڑا یا زیادہ طبرانی میں ہے **بسلک او ابرة**، دھاگہ ہو یا سوئی۔

﴿۳۹﴾

باب التحنط عند القتال

یہ باب قتال کے وقت حنوط استعمال کرنے کے بیان میں ہے

ترجمة الباب کی غرض:...... مقصود امام بخاریؒ کا یہ ہے کہ عند القتال خوشبو کا استعمال جائز ہے کیونکہ جہاد میں شرکت کی صورت میں ملائکہ اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہونی ہوتی ہے اسلئے خوشبو کا استعمال جائز ہی نہیں بلکہ سنت ہے۔

(۵۹)حدثنا عبدالله بن عبدالوهاب ثنا خالد بن الحارث ثنا ابن عون عن
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے کہا بیان کیا ہم سے خالد بن حارث نے کہا بیان کیا ہم سے ابن عون نے
موسی بن انسؓ قال وذکر یوم الیمامة قال اتیٰ انس ثابت بن قیس
روایت کیا انہوں نے موسیٰ بن انسؓ سے کہ کہا انہوں نے اور ذکر کیا یوم یمامہ کا کہا کہ حضرت انسؓ، حضرت ثابت بن قیسؓ کے پاس حاضر ہوئے
وقد حسر عن فخذیه وهو یتحنط فقال یا عم
اس حال میں کہ وہ (ثابت بن قیسؓ) اپنی دونوں رانیں کھول کر حنوط (خوشبو) مل رہے تھے پس کہا انہوں نے اے چچا

[1] عمدۃ القاری ص ۱۳۸ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۱۳۸ ج ۱۴

ما یحبسک ا لّا تجئی قال الأن یا ابن اخی وجعل یتحنط یعنی من الحنوط
کون سی چیز آپ کو آنے سے مانع ہے؟ کہا انہوں (ثابت بن قیسؓ) نے ابھی آتا ہوں اے بھتیجے اور حنوط ملنے لگ گئے یعنی یتحنط ،حنوط سے ماخوذ ہے
ثم جآء فجلس فذکر فی الحدیث انکشافا من الناس فقال ھکذا عن
پھر آئے (ثابت بن قیسؓ) سو بیٹھ گئے پس ذکر کیا انہوں نے باتوں میں لوگوں کی طرف سے کچھ شکست کا تو کہا انہوں (ثابت بن قیس) نے
وجوھنا حتی نضارب القوم ما ھکذا کنا نفعل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہٹ جاؤ تم ہمارے آگے سے تاکہ ماریں ہم قوم (کفار) کو۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا نہیں کرتے تھے
بئس ما عودتم اقرانکم
بری ہے وہ چیز جس کا تم نے اپنے ساتھیوں کو عادی بنا دیا ہے

❀❀❀❀❀❀❀

❀رواہ حماد عن ثابت عن انس
روایت کیا اس کو حماد نے ثابت سے انہوں نے حضرت انسؓ سے

﴿تحقیق و تشریح﴾

وقولہ وذکر یوم الیمامۃ:...... یمامہ کے دن (جنگ) کا ذکر کیا۔ مراد یہ ہے کہ جب مسلمانوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں مسیلمہ کذاب اور اس کے متبعین کے خلاف جہاد کیا۔

واؤ حالیہ ہے اور حموی کی روایت میں واؤ نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں منکرینِ ختم نبوت سے یمامہ کے مقام پر ربیع الاول ۱۲ھ کو جنگ لڑی گئی۔ حضرت وحشیؓ کے ہاتھوں مسیلمہ کذاب واصلِ جہنم ہوا اور اکیس ہزار (۲۱۰۰۰) منکرینِ ختم نبوت مسلمان مجاہدین کے ہاتھوں مارے گئے اور ساڑھے چار سو مجاہدوں نے جامِ شہادت نوش فرمایا [1]

وقد حسر، وھو یتحنط:...... دونوں میں واؤ حالیہ ہے۔

وقد حسر عن فخذیہ ای کشف:...... اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت انسؓ نے ان کو رانیں کھولے ہوئے دیکھا تھا۔

سوال:...... احناف کے نزدیک فخذین (رانیں) ستر میں داخل ہیں اور دوسرے کے ستر کی طرف دیکھنا تو حرام ہے؟

جواب:...... حضرت انسؓ نے ان کو دیکھا نہیں تھا بلکہ ثابت بن قیسؓ کے بتلانے سے ان کو پتہ چلا کہ وہ اس وقت رانوں پر حنوط مل رہے تھے جیسا کہ حضرت شیخ الحدیثؒ نے لامع الدراری شرح بخاری میں وضاحت سے ذکر فرمایا ہے۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۳۹ ج ۱۴

ان لا تجئی :...... اس کو مرفوع و منصوب دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔

وجعل یتحنط :...... اور وہ حنوط لگا رہے تھے۔ حنوط ایک خوشبو ہے جو عام طور پر مردوں کو لگائی جاتی ہے۔

رواہ حماد :...... یہ تعلیق ہے اس کو زرقانیؒ نے ابو العباس بن حمدانؒ سے موصولاً نقل کیا ہے[1]۔

بئس ما عودتم اقرانکم :...... بری ہے وہ چیز جس کا تم نے اپنے ساتھیوں کو عادی بنا دیا یعنی تم بھاگنے لگے اور دشمن تمہارے بارے میں دلچسپی لینے لگا۔

قوله هکذا عن وجوهنا:...... ای انسحوا عن وجوهنا. تم ہمارے آگے سے ہٹ جاؤ۔

﴿۴۰﴾

باب فضل الطليعة

یہ باب دشمن کے حالات کی خبر لانے والے وفد کی فضیلت کے بیان میں ہے

ترجمة الباب کی غرض :...... امام بخاریؒ یہاں سے دشمن کی خبر لانے والے وفد کی فضیلت بیان کر رہے ہیں۔

(۶۰) حدثنا ابو نعیم ثنا سفیٰن عن محمد بن المنکدر عن جابرؓ
بیان کیا ہم سے ابو نعیم نے کہا بیان کیا ہم سے سفیٰن نے روایت کیا انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے
قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یاتینی بخبر القوم یوم الاحزاب فقال الزبیر انا
کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس قوم (کفار) کی خبر کون لائے گا؟ یوم احزاب کے موقعہ پر پس کہا حضرت زبیرؓ نے میں
ثم قال من یاتینی بخبر القوم فقال الزبیر انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
پھر فرمایا انہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہ کون میرے پاس قوم کی خبر لائے گا؟ پس کہا حضرت زبیرؓ نے میں۔ پس فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
ان لکل نبی حواریاً وحواری الزبیر
نے بے شک ہر نبی (علیہ السلام) کے لئے خاص مددگار ہوتے ہیں اور میرے خاص مددگار حضرت زبیرؓ ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة .

امام بخاریؒ نے ''کتاب المغازی'' میں بھی اور امام مسلمؒ نے ''فضائل'' میں اور امام ترمذیؒ اور امام نسائیؒ نے ''مناقب'' میں اور ابن ماجہؒ نے ''سنت'' میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے[2]

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۴۰ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۱۴۱ ج ۱۴

قوله طلیعة :...... طا کے فتحہ اور لام کے کسرہ کے ساتھ ہے اور اس کی جمع طلائع آتی ہے۔ مراد وہ شخص یا وفد ہے جو خفیہ طور پر دشمن کی طرف بھیجا جاتا ہے تا کہ ان کے احوال کی خبر لائے۔ طلیعہ ایک یا ایک سے زائد افراد پر بھی بولا جاتا ہے۔

من یأتینی بخبر القوم :...... میرے پاس قوم کی خبر کون لائیگا؟ قوم سے مراد یہود بنی قریظہ ہیں دلیل اس پر نسائی شریف کی وہ روایت ہے جو حضرت جابرؓ سے مروی ہے **قال وھب بن کیسان اشھد لسمعت جابراً یقول لما اشتد الامر یوم بنی قریظة من الیھود قال رسول اللہ ﷺ من یاتینا بخبرھم فلم یذھب احد فذھب الزبیر فجاء بخبرھم الحدیث.**

تعارض:...... فتح الدین یعمریؒ نے فرمایا کہ قوم کی خبر لانے کے لئے آپ ﷺ نے حضرت حذیفہؓ بن یمان کو بھیجا جب کہ حدیث الباب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زبیرؓ کو قوم کی خبر گیری کے لئے بھیجا تو بظاہر دونوں میں تعارض ہے؟

جواب:...... دونوں کو بھیجا۔ حضرت زبیرؓ کو یہود بنی قریظہ کی خبر لانے کے لئے اور حضرت حذیفہؓ کو مشرکین کی خبر لانے کے لئے بھیجا[۱]

سوال:...... وہ کون سے دوخوش نصیب صحابی ہیں جن کو آپ ﷺ نے فرمایا میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔

جواب:...... ۱۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زبیرؓ:...... جلیل القدر صحابی ہیں جن کو پیغمبر ﷺ نے اپنا خاص مددگار قرار دیا۔

حضرت زبیرؓ کے لئے تفدیه :...... حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب یہود بنی قریظہ کی خبر لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے زبیر میرے ماں، باپ تجھ پر قربان ہوں[۲]

حضرت سعدؓ کے لئے تفدیه:...... آپ ﷺ نے فرمایا ارم فداک ابی و امی[۳]

حواریاً:...... ای خاصة من الصحابة صحابہ کرام میں سے خاص مددگار۔ امام ترمذیؒ نے حواریاً کا معنی ناصر ومددگار کیا ہے۔ زہریؒ نے کہا انبیاء علیہم السلام کے مخلصین کو حواری کہا جاتا ہے۔ جیسے عیسیٰ علیہ السلام کے کلام مَنْ اَنْصَارِیْ کے جواب میں قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ آیا ہے[۴]

﴿۴۱﴾

باب هل یبعث الطلیعة وحده

اس باب میں بیان ہے کہ آیا اکیلا آدمی دشمن کی معلومات لانے کے لئے بھیجا جاسکتا ہے؟

---

[۱] عمدۃ القاری ص ۱۴۱ ج ۱۴ [۲] عمدۃ القاری ص ۱۴۱ ج ۱۴ [۳] عمدۃ القاری ص ۱۴۰ ج ۱۴ [۴] پارہ ۲۸ سورۃ الصف آیت ۱۴

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتلا رہے ہیں کہ اکیلے شخص کو دشمن کی خبر لانے کے لئے بھیجا جاسکتا ہے۔ ترجمۃ الباب میں **هل استفهامیه** لائے ہیں جس کا جواب محذوف ہے تقدیری عبارت اس طرح ہے **یبعث او یجوز بعثه**۔

(۱۶)حدثنا صدقة انا ابن عیینة ثنا محمد بن المنکدرانه سمع جابر بن عبداللهؓ
بیان کیا ہم سے صدقہ نے کہا خبر دی ہمیں ابن عیینہ نے کہا بیان کیا ہمیں محمد بن منکدر نے کہ بے شک انہوں نے حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے سنا
قال ندب النبی ﷺ الناس قال صدقة اظنه یوم الخندق فانتدب
کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں (صحابہ کرامؓ) کو بلایا کہا صدقہ نے میں گمان کرتا ہوں اس (واقعہ) کو خندق والے دن پس قبول کیا
الزبیر ثم ندب الناس فانتدب الزبیر ثم ندب الناس فانتدب الزبیر
حضرت زبیرؓ نے پھر بلایا لوگوں کو پس قبول کیا حضرت زبیرؓ نے پھر بلایا لوگوں کو پس قبول کیا حضرت زبیرؓ نے
فقال ان لکل نبی حواریا وان حواری الزبیر بن العوام
پس فرمایا نبی ﷺ نے کہ بے شک ہر نبی کے لئے خاص مددگار ہوتے ہیں اور بے شک میرے خاص مددگار حضرت زبیرؓ بن عوام ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

قال صدقةؒ اظنه یوم الخندق:...... امام بخاریؒ کے استاد صدقہؒ نے اس کو شک کے ساتھ بیان کیا ہے جبکہ حمیدیؒ نے ابن عیینہؒ سے اس کو بغیر شک کے بیان کیا ہے [1]۔

فانتدب الزبیر:...... آنحضرت ﷺ نے تین بار فرمایا کہ کافر قوم کی خبر کون لائے گا؟ تینوں مرتبہ حضرت زبیرؓ نے جواب دیا کہ کفار کی خبر میں لاؤں گا جس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لئے خاص مددگار ہوتے ہیں اور میرے خاص مددگار حضرت زبیرؓ ہیں۔

تعارض:...... آنحضرت ﷺ نے فرمایا الراکب شیطان، اور آپ ﷺ نے اکیلے سفر کرنے سے منع فرمایا جب کہ حدیث الباب سے ثابت ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت زبیرؓ کو اکیلے بھیجا تو بظاہر احادیث میں تعارض ہے؟

جواب:...... مہلبؒ نے فرمایا کہ کوئی تعارض نہیں کیونکہ سفر کی نوعیتیں مختلف ہیں عام حالات میں اکیلے سفر مناسب نہیں بلکہ شریکِ سفر ہونا چاہیے۔ آپ ﷺ نے حضرت زبیرؓ کو جاسوسی کے لئے بھیجا اس مقصد کے لئے اکیلے سفر کامیاب رہتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ کا محل گرانے کے لئے اکیلے شخص کو بھیجا اور نبی پاک ﷺ نے عمرو بن امیہ کو اکیلے جاسوس بنا کر بھیجا اور بھی کئی مواقع ایسے ہیں جن میں اکیلے شخص کو خاص مقاصد کے لئے بھیجا گیا [2]۔

---

[1] عمدۃ القاری ص۱۴۲ ج۱۴ [2] عمدۃ القاری ص۱۴۲ ج۱۴

﴿۴۲﴾

باب سفر الاثنین

یہ باب دو آدمیوں کے اکھٹے سفر کرنے کے بیان میں ہے

ترجمة الباب کی غرض الباب :...... امام بخاریؒ دو آدمیوں کے اکھٹے سفر کرنے کے جواز کو بیان فرمارہے ہیں۔

(۶۲)حدثنا احمد بن یونس ثنا ابو شهاب عن خالد الحذآء عن ابی قلابة عن
بیان کیا ہم سے احمد بن یونس نے کہا بیان کیا ہم سے ابوشہاب نے روایت کیا انہوں نے خالد حذا سے انہوں نے ابوقلابہ
مالک بن الحویرث قال انصرفت من عندالنبی ﷺ فقال
سے انہوں نے حضرت مالک بن حویرثؓ سے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس (مجلس) سے واپس ہونے لگا تو فرمایا انہوں نے
لنا انا وصاحب لی اذنا واقیما وَلْيَؤُمَّكما اکبر کما
ہمارے یعنی میرے اور میرے ساتھی کے لئے کہ تم اذان دیا کرو اور اقامت کہا کرو اور تم میں سے بڑا امامت کرایا کرے

﴿تحقیق و تشریح﴾

اثنین :...... اثنین کا معنی دو آدمی، اس جگہ اثنین کا معنی سوموار نہیں۔

سوال :...... بیان تو جہاد کا ہو رہا ہے درمیان میں سفر کا باب کیوں قائم فرمایا تو گویا اس روایت کا تعلق جہاد کے ساتھ نہیں ہے؟

جواب :...... امام بخاریؒ کا مقصود جہاد کے سفر کو اس پر قیاس کرنا ہے کہ جہاد میں بھی دو آدمی اکھٹے سفر کر سکتے ہیں نیز امام بخاریؒ کا مقصود اس روایت سے اس حدیث کی تضعیف ہے جس کو اصحاب سنن نے نقل فرمایا ہے۔ جس میں ہے کہ الراکب شیطان والراکبان شیطانان والثلاثة رکب یعنی ایک یا دو آدمی سفر کریں تو یہ گناہ گار ہونگے۔ کیونکہ یہاں شیطان بمعنی عاصی کے ہے یعنی ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ تین سے کم افراد کو سفر نہیں کرنا چاہیے۔ تو امام بخاریؒ نے باب سفر الاثنین قائم کر کے اور روایت الباب نقل فرما کر جواز کو ثابت کیا ہے اور سنن کی روایات کے ضعف کی طرف اشارہ کر کے رد فرمایا ہے کہ صحیح حدیث میں ہے کہ دو آدمی سفر کر سکتے ہیں اور امام طبریؒ نے اصحاب سنن کی مذکورہ حدیث کا جواب یہ دیا ہے کہ اس میں زجرِ شفقت فرماتے ہوئے حضور ﷺ نے ایک یا دو آدمیوں کو سفر سے منع فرمایا ہے کیونکہ خوف اور وحشت کا خطرہ ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ ایک یا دو کا سفر حرام نہیں، جائز ہے۔

سوال :...... حدیث الباب میں اثنین کا لفظ نہیں لہٰذا مطابقت نہ ہوئی؟

جواب :...... اثنین کا معنی دو ہے، اور حدیث الباب میں مالک بن حویرث اور ان کے ساتھی کا ذکر ہے، اذان کہیں اقامت کہیں تم دو میں سے بڑا امامت کرائے۔ تو دو آدمیوں کا ذکر ہے لہٰذا مطابقت ہوئی۔

اذنا واقیما :...... اس کا مطلب یہ ہے ہوگا کہ ایک اذان کہے گا دوسرا اسکا جواب دیگا اور اسی طرح ایک اقامت کہے گا دوسرا جواب دیگا یہ مطلب نہیں کہ دونوں اذان دیں اور دونوں اقامت کہیں۔

﴿٤٣﴾

باب الخیل معقود فی نواصیها الخیر الٰی یوم القیامة

یہ باب گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے خیر رکھی گئی ہے کے بیان میں

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب دینا چاہتے ہیں۔

(٦٣)حدثنا عبدالله بن مسلمة نا مالک عن نافع عن عبدالله بن عمرؓ
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے کہا خبر دی ہمیں مالک نے روایت کیا انہوں نے نافع سے انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے
قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الخیل فی نواصیها الخیر الٰی یوم القیامة
کہ فرمایا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک خیر دی گئی ہے

امام مسلمؒ نے مغازی میں یحییٰ بن یحییٰؒ سے اس روایت کی تخریج کی ہے۔

(٦٤)حدثنا حفص بن عمر ثنا شعبة عن حصین وابن ابی السفر عن الشعبی
بیان کیا ہم سے حفص بن عمرؒ نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے روایت کیا انہوں نے حصین اور ابن ابی سفر سے انہوں نے شعبی سے
عن عروة بن الجعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل معقود فی نواصیها الخیر الٰی یوم القیامة
انہوں نے عروہ بن جعدؓ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک خیر رکھدی گئی ہے
قال سلیمٰن عن شعبة عن عروة بن ابی الجعد وتابعه مسدد عن هشیم عن
کہا سلیمان نے کہ روایت کی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عروہ بن ابی جعدؓ سے اور متابعت کی سلیمان کی مسدد نے اور انہوں نے ھیثم سے

❁❁❁❁❁❁❁❁

❁حصین	عن	الشعبی	عن	عروة	بن	ابی الجعد
اور وہ حصین	سے	اور وہ شعبی	سے	اور وہ حضرت عروہ	بن	ابی جعدؓ سے

مطابقته للترجمة ظاهرة.

امام بخاریؒ نے ''جہاد'' میں ابی نعیمؒ سے اور ''خمس'' میں مسددؒ سے اور ''علامات النبوۃ'' میں علی بن عبد اللہؒ سے اور امام مسلمؒ نے ''مغازی'' میں محمد بن عبد اللہؒ سے اور امام ترمذیؒ نے ''کتاب الجہاد'' میں ھنادؒ سے اور امام نسائیؒ نے ''خیل'' میں ابی کریبؒ سے اور ابن ماجہؒ نے ''جہاد'' میں ابی بکر بن ابی شیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

قال سلیمان عن شعبة:...... اس عبارت میں تین باتیں قابل فہم ہیں۔

۱: اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سلیمانؒ نے حفص بن عمرؒ سے عروہؒ کے والد کے بارے میں اختلاف کیا ہے کہ حفص بن عمرؒ نے عروہؒ کے والد کا نام جعدؒ بتایا ہے۔ جب کہ سلیمانؒ نے ابی الجعدؒ بتایا ہے۔

۲: **شعبہ عن عروہ** کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شعبہؒ نے عروہؒ سے روایت کی ہے کیونکہ شعبہؒ نے تو عروہؒ کو پایا ہی نہیں تو روایت کیسے کر سکتے ہیں؟ بلکہ مطلب یہ ہے کہ شعبہؒ نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ عروہؒ سے مراد عروہ بن ابی الجعدؒ ہیں۔

۳: یہ تعلیق ہے ابونعیم الحافظؒ نے اس کو موصولاً ذکر کیا ہے[1]

تابعه مسدد:...... ای تابع سلیمان بن حرب فی زیادة لفظ الاب فی الجعد مسدد شیخ البخاری عن هشیم بن بشیر عن حصین الی آخره[2] یعنی سلیمان بن حربؒ کی مسدد نے متابعت کی ہے جعد کے ساتھ لفظ ''اب'' کی زیادتی کے نقل کرنے میں، مسددؒ امام بخاریؒ کے استاد ہیں انہوں نے ہشیم بن بشیرؒ سے وہ حصینؒ سے آخر سند تک۔

(۶۵) حدثنا مسدد ثنا یحییٰ عن شعبة عن ابی التیاح
بیان کیا ہم سے مسدد نے کہا ہم سے یحییٰ نے روایت کیا انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو تیاح سے انہوں نے
عن انس بن مالکؓ قال قال رسول اللہ ﷺ البرکة فی نواصی الخیل
حضرت انسؓ بن مالک سے کہ فرمایا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

نواصی:...... ناصیة کی جمع ہے، پیشانی پر لٹکے ہوئے بال۔

قوله الخیل معقود:...... ان سے مراد وہ گھوڑے ہیں جو جہاد کے لئے تیار کئے گئے ہوں کہ ان پر سوار ہو کر قتال کیا جائے۔

سوال:...... حدیث الباب میں ہے البرکة فی نواصی الخیل اور ایک دوسری روایت میں آتا ہے ان کان الشؤم ففی ثلاثة فی الفرس الحدیث پس تعارض ہے۔

جواب(۱):...... نحوست اُس گھوڑے میں ہے جو غیرِ جہاد کے لئے باندھا جائے فخر اور تکبر کے لئے رکھا جائے لہٰذا

[1] عمدۃ القاری ص۱۴۴ ج۱۴ [2] عمدۃ القاری ص۱۴۴ ج۱۴

تعارض نہ ہوا۔[1]

جواب(۱):...... یہ بطور فرض کے ہے کہ اگر نحوست ہوتو ان تین میں ہو جب ان میں نہیں ہے تو کسی اور چیز میں بھی نہیں ہے۔

قوله الٰی یوم القیامة:......اس سے ثابت ہوا کہ جہاد قیامت تک جاری رہیگا یعنی کسی وقت بھی منقطع نہیں ہوگا۔

﴿۴۴﴾

باب الجهاد ماض مع البر و الفاجر لقول النبی ﷺ الخیل معقود فی نواصیها الخیر الٰی یوم القیامة

جہاد ہمیشہ رہے گا نیک اور فاجر (بادشاہ) کے ساتھ بوجہ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے

(۶۶) حدثنا ابونعیم ثنا زکریا عن عامر ثنی عروة البارقی
بیان کیا ہم سے ابونعیم نے کہا بیان کیا ہم سے زکریا نے روایت کیا انہوں نے عامر سے کہا بیان کیا مجھ سے عروہ بارقی نے کہ
ان النبی ﷺ قال الخیل معقود فی نواصیها الخیر الٰی یوم القیامة الاجر والمغنم
بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک خیر یعنی اجر اور غنیمت رکھ دی گئی ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

البارقی:...... راء کے کسرہ کے ساتھ یمن کے ایک پہاڑ کی طرف نسبت ہے۔[2]

سوال:...... ترجمۃ الباب میں ہے نیک اور فاسق حاکم کے ساتھ (مل کر) جہاد کیا جائے جبکہ حدیث الباب میں اس کا ذکر نہیں ہے؟

جواب:...... حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جہاد قیامت تک جاری رہیگا اور ظاہر بات ہے کہ قیامت تک سارے بادشاہوں کا نیک ہونا مستبعد ہے یقیناً درمیان میں فاسق اور فاجر بھی آئیں گے (جیسا کہ آج کل کے دور میں مشاہدہ ہو رہا ہے) تو جہاد کو چھوڑا نہیں جائیگا۔تو یقیناً فاسق و فاجر بادشاہ کے ساتھ ملکر بھی جہاد کیا جائیگا تو ترجمۃ الباب ثابت ہو گیا۔کہ نیک و فاسق ہر قسم کے حاکم کے ساتھ مل کر جہاد کیا جائیگا۔

الاجر والمغنم:...... اجر، ثواب بہرحال ملے گا فتح ہو یا شکست۔غنیمت کا ملنا فتح پر موقوف ہے اور یہ نواصیها الخیر میں جو خیر کا لفظ مذکور ہے اس خیر کی تفسیر ہے۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۵۴ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۱۴۵ ج ۱۴

﴿۴۵﴾

باب من احتبس فرساً فی سبیل اللّٰہ تعالیٰ لقولہ تعالیٰ وَمِن رِّبَاطِ الْخَیْلِ

اس شخص کی فضیلت کے بیان میں جس نے گھوڑے کو باندھا (جہاد) فی سبیل اللہ کے لئے بوجہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے اور گھوڑوں کے باندھنے سے

ترجمۃ الباب کی غرض :...... امام بخاریؒ اُس شخص کی فضیلت بیان فرما رہے ہیں جو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے گھوڑا باندھے اور پالے۔

(۶۷)حدثنا علی بن حفص ثنا ابن المبارک انا طلحۃ بن ابی سعید قال
بیان کیا ہم سے علی بن حفص نے کہا بیان کیا ہم سے ابن مبارک نے کہا خبر دی ہمیں طلحہ بن ابوسعید نے کہا میں نے
سمعت سعیدن المقبری یحدث انہ سمع ابا ہریرۃؓ یقول
سعید مقبری سے سنا کہ وہ بیان فرماتے ہیں کہ بے شک انہوں نے سنا حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ وہ فرماتے تھے
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احتبس فرسا فی سبیل اللہ ایمانا باللہ
کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے گھوڑے کو روکا (باندھا) جہاد فی سبیل اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہوئے
وتصدیقاً بوعدہ فان شبعہ وریہ وروثہ وبولہ فی میزانہ یوم القیامۃ
اور اس کے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے تو بے شک اس گھوڑے کا کھانا اور اس کا پینا اور اس کی لید اور اس کا پیشاب اس آدمی کے میزان میں ہوگا قیامت کے دن (یعنی اس آدمی کو ان کا بھی ثواب دیا جائیگا)

﴿تحقیق و تشریح﴾

آیت الباب :...... اللہ پاک نے کفار سے جنگ کے لئے طاقت وامکان کے مطابق آلاتِ جنگ (ہتھیار) تیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ[1] مسلم شریف میں عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وھو علی المنبر وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی[2]

شِبعہ :...... شین کے کسرہ کے ساتھ ہے ای ما یشبع بہ یعنی گھوڑے کا کھانا یعنی چارہ وغیرہ جو گھوڑے کو سیر (رجاتا) کرتا ہے۔

---

[1] پارہ ۱۰ سورۃ الانفال آیت ۶۰ [2] مسلم شریف ص ۱۴۳ ج ۲ مزید تفصیل مابعد باب التحریض علی الرمی پر ملاحظہ فرمائیں۔

ریّه:...... راء کے کسرہ کے ساتھ ہے بمعنی گھوڑے کا پینا۔ **روثه:**...... گھوڑے کی لید۔

بوله:...... گھوڑے کا پیشاب۔ ان سے مراد ثواب ہے[1] اور بعض نے فرمایا کہ ان چیزوں کا بعینہ وزن ہوگا[2]

﴿۴۶﴾
باب اسم الفرس والحمار
یہ باب گھوڑے اور گدھے کے نام رکھنے کے جواز کے بیان میں ہے

ترجمة الباب کی غرض:...... مقصود امام بخاریؒ کا یہ ہے کہ گھوڑوں وغیرہ کا نام رکھنا جائز ہے۔ پہلی حدیث میں گھوڑے کا نام جرادہ اور دوسری حدیث میں گھوڑے کا نام لُحیف یا لخیف اور تیسری حدیث میں دراز گوش کا نام عفیر اور چوتھی حدیث میں گھوڑے کا نام مندوب آیا ہے۔

(۶۸) حدثنا محمد بن ابی بکر ثنا فضیل بن سلیمان عن ابی حازم
بیان کیا ہم سے محمد بن ابوبکر نے کہا بیان کیا ہم سے فضیل بن سلیمان نے روایت کیا انہوں نے ابو حازم سے انہوں
عن عبدالله بن ابی قتادة عن ابیه انه خرج مع النبی ﷺ فَتَخَلَّفَ ابوقتادة
نے عبداللہ بن ابوقتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ بے شک وہ (ابوقتادہؓ) نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے پس ابوقتادہؓ
مع بعض اصحابه وهم محرمون وهو غیر محرم
اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے اور وہ سب احرام باندھے ہوئے تھے۔ اور وہ بغیر احرام باندھے ہوئے تھے
فرأوا حماراً وحشیاً قبل ان یراه فلما رأوه ترکوه حتی راٰه ابوقتادة
سو دیکھا انھیں ساتھیوں نے گورخر کو ان کے دیکھنے سے پہلے سو جب انہوں نے دیکھا تو اس کو چھوڑ دیا حتی کہ (حضرت ابوقتادہؓ) نے بھی دیکھ لیا
فرکب فرسا له یقال لها الجرادة فسألهم ان یناولوه سوطه
سو وہ سوار ہوگئے اپنے گھوڑے پر جس کو جرادہ کہا جاتا ہے۔ پس انہوں نے ساتھیوں سے سوال کیا کہ وہ ان کا کوڑا پکڑا دیں
فابوا فتناوله فحمل فعقره
تو انہوں نے انکار کیا (بوجہ محرم ہونے کے) تو انہوں نے (خود) اٹھالیا (گورخر پر) حملہ کیا اور اسکی کونچیں کاٹ دیں
ثم اکل واکلوا فندموا فلما ادرکوه
پھر کھایا انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے کھایا پس وہ نادم ہوئے سو جب انہوں نے پالیا (حضور ﷺ کو) تو

[1] بخاری شریف ص ۴۰۰ ج ۱ حاشیہ ۵ [2] عمدۃ القاری ص ۱۴۶ ج ۱۴

قال هل معکم منه شئی قالوا معنا رِجلُه فاخذها النبی ﷺ فاکلها

ان (ﷺ) سے (سارا قصہ سنایا) تو فرمایا انہوں (ﷺ) نے کیا تمہارے پاس اس (گورخر) کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس اس کے پائے ہیں تو لیا اس کو نبی کریم ﷺ نے پس تناول فرمایا

❀❀❀❀❀

(۶۹) حدثنا علی بن عبدالله بن جعفر ثنا معن بن عیسیٰ ثنا

بیان کیا ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے کہا بیان کیا ہم سے معن بن عیسیٰ نے کہا بیان کیا ہم سے

ابیّ بن عباس بن سهل عن ابیه عن جده قال کان للنبی ﷺ فی حائطنا

ابی بن عباس بن سہل نے روایت کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ کہا انہوں نے کہ ہمارے باغ میں نبی کریم ﷺ کا

فرس یقال له اللحیف فقال بعضهم للخیف بالخاء

گھوڑا رہتا تھا جس کو لحیف کہا جاتا ہے (امام بخاریؒ نے فرمایا اور بعض نے لخیف کہا ہے، بالخاء)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله فرسا لنا یقال له مندوب.

الجرادة:...... بفتح الجیم وتخفیف الراء۔ گھوڑے کا نام ہے۔

سوال:...... سیرت ابن ہشام میں ہے کہ ابوقتادہؓ کے گھوڑے کا نام حزوہ تھا جبکہ روایت الباب میں جرادہ ہے بظاہر تعارض ہے؟

جواب:...... علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ ایک ہی گھوڑے کے دو نام ہوں۔

حائط:...... کھجوروں کا باغ جب کہ اُس کے آس پاس دیوار ہو اور اس کی جمع حوائط آتی ہے۔

(۷۰) حدثنا اسحٰق بن ابراهیم سمع یحییٰ بن آدم ثنا ابو الاحوص

بیان کیا ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے کہ انہوں نے یحییٰ بن آدم سے سنا کہا بیان کیا ہم سے ابوالاحوص نے روایت کیا

عن ابی اسحق عن عمرو بن میمون عن معاذ قال کنت ردف النبی ﷺ علی حمار

انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے حضرت معاذؓ سے کہ میں نبی کریم ﷺ کا ردیف تھا اس دراز گوش پر

یقال له عفیر فقال یا معاذ هل تدری ما حق الله علی عباده

جس کو عفیر کہا جاتا تھا فرمایا انہوں (ﷺ) نے کہ اے معاذ کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟

وما حق العباد علی الله قلت الله ورسوله اعلم قال

اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اسکے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا انہوں (ﷺ) نے

فان حق الله على العباد ان يعبدوه ولا يشركوا به شئيا وحق العباد على الله
پس بے شک اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اسکی عبادت کریں اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے
ان لا يعذب من لا يشرك به شئيا فقلت يا رسول الله افلا ابشر به الناس قال لا تبشرهم فيتكلوا
کہ وہ اس شخص کو جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے عذاب نہ دے۔ پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اس کی خوشخبری نہ سنا دوں فرمایا کہ نہ کیونکہ وہ بھروسہ کرلیں گے (اور عمل چھوڑ دیں گے)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله ((على حمار يقال له عفير))

حالات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ: ...... افاضل صحابہؓ میں سے ہیں اور ان چار خوش قسمت صحابہؓ میں سے ایک ہیں جنہوں نے نبی پاک علیہ السلام کے زمانہ میں قرآن پاک حفظ کرلیا تھا باقی تین حضرات یہ ہیں ا۔ زید بن ثابتؓ ۲۔ ابی بن کعبؓ ۳۔ ابوزید انصاریؓ۔

ردف: ...... راء کے کسرہ اور دال کے سکون کے ساتھ ہے راکب کے پیچھے بیٹھنے والا۔

عفیر: ...... عین کے ضمہ اور فاء کے فتح اور یاء کے سکون کے ساتھ اعفر کی تصغیر ہے۔ اور یہ عفرة سے لیا گیا ہے۔ بمعنی ایسی سرخی جس کے ساتھ سفیدی ملی ہوئی ہو[1]

لُحیف: ...... لام کے ضمہ اور حاء کے فتح اور یاء کے ساتھ گھوڑے کا نام ہے لفظی معنی دم کا لمبا ہونا اس کے دم لمبے ہونے کی وجہ سے اسے لحیف کہا جاتا تھا۔

(۱۷) حدثنا محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبة سمعت قتادة عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ
بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہم سے غندر نے انہوں نے شعبہ سے انھوں نے قتادة سے سنا کہ انس بن مالکؓ نے بیان کیا
كان فزع بالمدينة فاستعار النبي صلی اللہ علیہ وسلم فرسا لنا يقال له مندوب
رات کے وقت مدینہ میں کچھ خطرہ سا محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا اعاریتاً لیا اس گھوڑے کا نام مندوب تھا
فقال مارأينا من فزع وان وجدناه لبحراً
پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خطرہ تو ہم نے کوئی نہیں دیکھا البتہ یہ گھوڑا تو سمندر ہے

[1] عمدۃ القاری ص ۱۴۸ ج ۱۴

﴿تحقیق و تشریح﴾

وجدناہ لبحراً:...... سمندر پایا، تیز رفتاری کی وجہ سے فرمایا۔

حضور ﷺ کی سواریاں:......

گھوڑے :......(۱) سکب (غزوہ احد میں سواری کی) (۲) مرتجزیہ (یہ وہی گھوڑا ہے جس کی حضرت خذیمہؓ نے گواہی دی) (۳) لزاز (مقوقس نے ہدیہ دیا تھا) (۴) لحیف (ربیعہ نے ہدیہ دیا تھا) (۵) ظرب (فروہ جذامی نے دیا تھا) (۶) ورد (تمیم داریؓ نے ہدیہ پیش کیا تھا) (۷) ضریس (۸) ملاوح (۹) سبحہ (یمن کے تاجروں سے خریدا تھا)

تین خچروں کے نام:......۱۔ دلدل ۲۔ فضہ ۳۔ ایلیہ۔

اونٹنیاں:...... قصوی، جس کو عضباء اور جدعاء بھی کہا جاتا تھا بعض نے ان تینوں کو علیحدہ علیحدہ شمار کیا ہے۔

﴿۴۷﴾

باب ما یذکر من شؤم الفرس

یہ باب گھوڑے کی نحوست کے بیان میں ہے

ترجمۃ الباب کی غرض:...... ترجمۃ الباب کے بارے میں اختلاف ہے کہ شؤم الفرس (گھوڑے کی نحوست) آیا یہ اپنے عموم پر ہے یا مخصوص ببعض الخیل ہے۔ دوسرا یہ کہ یہ اپنے ظاہر پر ہے یا مؤول ہے۔ تو حدیث حضرت ابن عمرؓ کے بعد حدیث حضرت سہل بن سعدؓ لاکر اشارہ فرمادیا کہ حدیث حضرت ابن عمرؓ اپنے ظاہر پر نہیں ہے۔ اور اس کے بعد ترجمۃ الباب الخیل لثلاثۃ لاکر اس طرف اشارہ فرمادیا کہ شؤم مخصوص ببعض الخیل ہے تو خلاصہ یہ ہوا کہ امام بخاریؒ نے اشارہ فرمایا کہ یہ حدیث اپنے ظاہر و عموم پر نہیں ہے بلکہ مخصوص ببعض الخیل اور مؤول ہے۔

حاصل کلام :...... شؤم کی نسبت کسی چیز کی طرف کرنا جائز نہیں ہے یعنی کوئی چیز اور کوئی بھی منحوس نہیں ہے۔

لطیفہ:...... بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص کے بارے میں شہرت ہوگئی کہ وہ منحوس ہے اتفاقاً ایک دن صبح کے وقت اسکی ملاقات بادشاہ سے ہوگئی اور قدرتاً بادشاہ اس دن پریشان رہا تو درباریوں نے کہا کہ چونکہ آپ کی ملاقات فلاں شخص سے ہوئی تھی۔ اور وہ منحوس ہے اس لئے آنجناب آج سارا دن پریشان رہے تو بادشاہ نے فرمایا کہ تو پھر ایسے آدمی کو تو ختم کردینا چاہیے کہ جس کی نحوست کی وجہ سے مخلوقِ خدا پریشان رہتی ہو۔ حکم دیا کہ اس شخص کو پھانسی دے دی جائے تو اس شخص کو گرفتار کر کے لایا گیا تو اس نے دست بستہ عرض کی بادشاہ سلامت میرا قصور کیا ہے؟ جس کی بناء پر مجھے پھانسی کا حکم دیا گیا ہے تو بادشاہ نے کہا کہ تو منحوس ہے جس کو ملتا ہے وہ پریشان ہوجاتا ہے اور سارا دن پریشان رہتا

ہے اس نے عرض کی بادشاہ سلامت میری ایک گذارش سن لیں اس کے بعد جو آپ کا حکم ہوگا سر آنکھوں پر۔ تو بادشاہ نے کہا کہ بیان کر، تو اس آدمی نے کہا جناب مجھ سے بھی زیادہ منحوس ایک اور آدمی ہے بادشاہ نے کہا کہ وہ کون ہے؟ بتا تا کہ اس کو بھی پھانسی دیں۔ تو اس آدمی نے کہا کہ مجھ سے زیادہ منحوس وہ آدمی ہے جس کی ملاقات کی وجہ سے مجھے پھانسی کا حکم ہوا تو بادشاہ نے اس کو چھوڑ دیا۔

(۷۲) حدثنا ابو الیمان نا شعیب عن الزهری اخبرنی سالم بن
بیان کیا ہم سے ابو یمان نے کہ خبر دی ہمیں شعیب نے روایت کیا انہوں نے زہری سے کہا مجھے خبر دی سالم بن
عبدالله ان عبدالله بن عمرؓ قال سمعت النبی ﷺ یقول انما الشؤم
عبداللہ نے کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جز ایں نیست کہ نحوست
فی ثلثة فی الفرس والمرأة والدار
تین چیزوں میں ہے یعنی گھوڑے، عورت اور گھر میں
❁❁❁❁❁❁❁
(۷۳) حدثنا عبدالله بن مسلمة عن مالک عن ابی حازم بن دینار عن سهل
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے روایت کیا انہوں نے مالک سے انہوں نے ابو حازم بن دینار سے انہوں نے حضرت سہل
بن سعد الساعدی ان رسول الله ﷺ قال ان کان فی شئ ففی
بن سعد ساعدیؓ سے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ہوتی وہ (شؤم، نحوست) کسی چیز میں تو
المرأة والفرس والمسکن
وہ عورت، گھوڑے اور گھر میں ہوتی

﴿تحقیق و تشریح﴾

توجیہ اوّل:...... شؤم اور یُمن (نحوست و برکت) حضرت علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ انسان کو جو خیر اور شر پہنچتا ہے یہ دونوں اسکی علامتیں ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی قضا (حکم) کے بغیر نہیں ہوتا اور یہ تین چیزیں شؤم اور یمن کے لئے محل اور ظروف ہیں تو اس وجہ سے ان کی طرف نسبت کر دی، ورنہ حقیقتاً ان میں فی ذاتہ کوئی تاثیر نہیں ہے۔

توجیہ ثانی:...... بعض حضرات کے نزدیک شؤم سے مراد نقصان، تکلیف ہے تو ظاہر ہے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

توجیه ثالث:...... حضرت عائشہؓ کے پاس بنو عامر کے دو آدمی آئے انہوں نے حضرت عائشہؓ کو خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا **ان الطیرة فی المرأة والدار والفرس** تو حضرت عائشہؓ نے غضبناک ہونے کے بعد فرمایا اُس ذات کی قسم جس نے نبی پاک ﷺ پر قرآن اتارا یہ بات آپ ﷺ نے کبھی نہیں فرمائی بلکہ آپ ﷺ نے تو فرمایا کہ **انما قال وان اهل الجاهلية كانوا يتطيرون من ذلك** [1]

خلاصه:...... یہ اہل جاہلیت کا عقیدہ ہے کہ ان چیزوں میں نحوست ہوتی ہے تو اس کے رد میں حضرت عائشہؓ نے یہ آیت پڑھی مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا [2]

عورت:...... عورت کا شؤم یہ ہے کہ وہ بچہ نہ جنے۔ بد اخلاق ہو، قانعہ نہ ہو یا بے سلیقہ ہو [3]

گھوڑا:...... گھوڑے کا شؤم یہ ہے کہ اس پر غزوہ نہ کیا جائے۔ سرکش ہو۔

گھر:...... گھر کا شؤم یہ ہے کہ اس کا پڑوسی بُرا ہو یا گھر تنگ ہو۔

فائده:...... احادیث مبارکہ شؤم کے بارے میں آئی ہیں اور لفظ خیر کے ساتھ بھی آئی ہیں اور بعض احادیث میں بطور شرط کے ہے کہ **لو كان الشؤم ففي الفرس** "اگر شؤم ہوتا تو فرس میں ہونا چاہیے تھا" تو جب الفاظ متعین نہ ہوئے تو عندالشرع کسی چیز میں بھی شؤم ثابت نہ ہوا لیکن خصائص کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو ان خصائص کا تسلیم کرنا ضروری ہے۔ یہ بات اہل تجربہ میں معروف ہے۔

﴿۴۸﴾

باب الخيل لثلثة وقول الله وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً

یہ باب اس بارے میں ہے کہ گھوڑے تین اغراض پر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قول ہم نے پیدا کیا گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کو تا کہ تم ان پر سواری کرو اور زینت کے لئے ہیں کے بارے میں

(۷۴) حدثنا عبدالله بن مسلمة عن مالک عن زيد بن اسلم عن ابی صالح
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے روایت کی انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابوصالح
السمان عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال الخيل لثلثة لرجل
سمان سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑے تین قسم پر ہیں ایک آدمی
اجر ولرجل ستر وعلى رجل وزر فاما الذى له اجر فرجل ربطها فى سبيل الله
کے لئے اجر ہیں اور ایک آدمی کے لئے ستر ہیں اور ایک آدمی پر بوجھ ہیں پس وہ شخص کہ جس کے لئے اجر ہے وہ آدمی ہے کہ جس نے ان کو اللہ تعالیٰ کے

[1] عمدة القاری ص ۱۵۰ ج ۱۴ [2] پارہ ۲۷ سورة حدید آیت ۲۲ [3] عمدة القاری ص ۱۵۰ ج ۱۴

فاطال لها فی مرج او روضة فما اصابت فی طیلها
راستہ میں باندھا پس لمبا کیا اس نے اسکی (رسی کو) چراگاہ میں یا کہا باغ میں پس جس چیز کو وہ (گھوڑے) پہنچے اپنی
ذلک من المرج اوالروضة کانت له حسنات ولوانها قطعت طیلهافاستنت شرفا
رسی میں چراگاہ، یاباغ سے ہوتی ہیں نیکیاں اس کے لئے اور اگر بے شک اس نے توڑ دیا اپنی رسی کو پس دوڑا ایک
اوشرفین کانت ارواثها واثارها حسنات له ولوانها مرت بنهر
یادومیل، ہوگی ان کی لید اوران کے قدموں کے نشانات نیکیاں اس (مالک) کے لئے اوراگر تحقیق وہ گزرا کسی نہر پر
فشربت منه ولم یُرد ان یسقیها کان ذلک
سوانہوں نے اس سے پی لیا حالانکہ اس (مالک) نے ان کو پلانے کاارادہ نہیں کیا تھا تو وہ (پینا) بھی اس (مالک) کے
له حسنات ورجل ربطها فخرا وریآء ونوآء لاهل الاسلام فهی
لیے نیکیاں (ہونگی) اورجس شخص نے ان کو باندھا فخر اور ریا کاری یا اہل اسلام کی دشمنی کے لئے پس وہ گھوڑے
وزرعلی ذلک وسئل رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عن الحُمر فقال ماانزل
اس پر بوجھ ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا انہوں صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ پر اس جامع اور منفرد
علی فیها الا هذه الایة الجامعة الفآذة فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْراً یَّرَهٗ
آیت کے سوا کچھ نہیں نازل کیا گیا کہ جو شخص ذرہ کی مقدار بھی نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا
وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ
اور جو شخص ذرہ برابر بھی برائی کرے گا تو وہ بھی اس کو دیکھ لے گا (بدلہ پائے گا)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله الخیل لثلاثة

سوال :...... ترجمۃ الباب میں تین قسم کے گھوڑوں کا ذکر ہے اور روایت الباب میں دو قسم کے گھوڑوں کا ذکر ہے تو مطابقت باقی نہ رہی؟

جواب:...... تیسری قسم کا ذکر اختصاراً حذف کردیا اور تیسری قسم اُس آدمی کے گھوڑے ہیں جن کو اس نے تغنیاً وتعففاً پالا ہو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حق کو نہ بھولا ہو تو وہ گھوڑے کے مالک کے لئے ستر ہونگے تو گویا کہ تین قسمیں ہوگئیں۔

گھوڑوں کی قسمیں

﴿۱﴾ اجر والے:...... یعنی وہ گھوڑے جو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے تیار کئے گئے ہوں۔

﴿۲﴾ ستر والے:...... یعنی وہ گھوڑے جو تغنیاً اور تعففاً پالے گئے ہوں۔

﴿۳﴾ وزر والے:...... یعنی وہ گھوڑے جو فخر اور ریاکاری کے لئے پالے گئے ہوں۔

مرج او روضۃ:...... شک راوی ہے، مرج گھاس کی جگہ، روضۃ باغ۔

طیلھا:...... طاء کے کسرہ اور یاء کے فتح کے ساتھ وہ لمبی رسی جس کے ساتھ جانور باندھا جائے تاکہ کھاسکے

ریاء ونواء:...... واؤ بمعنی او ہے لان هذه الاشياء قد تفترق فى الاشخاص و كل واحد منها مذموم على حدة [1] اس لئے کہ یہ اشیاء کبھی اشخاص کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں اور ان (فخر، ریا، نواء) میں سے ہر ایک علیحدہ علیحدہ مذموم ہے۔

قوله الجامعة الفاذة:...... یعنی یہ اکیلی آیت جامع ہے ہر خیر وشر کے لیے۔ تو پس اگر کسی نے گدھے کے لیے کچھ ثواب کا ارادہ کیا تو ثواب ملے گا لیکن واجب کوئی چیز نہیں۔

﴿۴۹﴾

باب من ضرب دابة غيره فى الغزو

یہ باب اس شخص کا بیان جو غزوہ میں کسی کے جانور کو مارے

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتا رہے ہیں کہ غزوہ میں دوسرے کے گھوڑے کو اعانتاً اور شفقتاً مارنا جائز ہے تاکہ وہ تیز چلے سستی نہ دکھائے۔

(۷۵)حدثنا مسلم بن ابراهيم ثنا ابو عقيل ثنا ابو المتوكل الناجى
بیان کیا ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا بیان کیا ہم سے ابو عقیل نے کہا بیان کیا ہم سے ابو متوکل ناجی نے کہا
قال اتيت جابر بن عبد الله الانصارى فقلت له حدثنى ما سمعت من رسول الله ﷺ
اس نے کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان سے عرض کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی حدیث بیان فرمادیں
قال سافرت معه فى بعض اسفاره قال ابو عقيل لا ادرى
تو انہوں نے فرمایا کہ میں کسی سفر میں ان ﷺ کے ساتھ تھا کہا ابو عقیل مجھے معلوم نہیں کہ
غزوةً او عمرة فلما ان اقبلنا قال النبى ﷺ من احب
وہ غزوہ یا عمرہ کا سفر تھا پس جب (مدینہ) کے قریب ہوگئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر والوں کو

[1] عمدۃ القاری ص ۱۵۲ ج ۱۴

ان يتعجل الٰی اهله فليتعجل قال جابر فاقبلنا وأنا علٰی

جلدی ملنا پسند کرے تو وہ چلا جائے ۔فرمایا حضرت جابر (بن عبداللہ انصاریؓ) نے کہ ہم چل پڑے اس حال میں کہ میں اپنے

جمل لي ارمک ليس فيها شية والناس خلفي فبينا انا كذ لک

سرخ سیاہی مائل اونٹ پر تھا کہ اس میں کوئی داغ بھی نہیں تھا اور لوگ میرے پیچھے تھے سو دریں اثنا کہ میں ایسے تھا (میں آگے اور ساتھی پیچھے)

اذ قام عليّ فقال لي النبي ﷺ يا جابراستمسک

اچانک وہ (اونٹ) مجھ پر کھڑا ہوگیا (تکان کی وجہ سے) پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے جابر ٹھہر جاؤ

فضربه بسوطه ضربةفوثب البعيرمكانه فقا ل اتبيع الجمل قلت نعم

سو آنحضرت ﷺ نے اس (اونٹ) کو اپنے کوڑے سے مارا۔ سو کود اونٹ اپنی جگہ پر پھر فرمایا کیا آپ اونٹ بیچتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں

فلما قدمنا المدينة ودخل النبي ﷺ المسجد في طوائف اصحابه فدخلت عليه

پس جب مدینہ طیبہ میں پہنچے اور نبی کریم ﷺ مسجد نبوی میں تشریف لے گئے اپنے کچھ ساتھیوں کی جماعت میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا

وعقلت الجمل في ناحية البلاط فقلت له هذاجملک فخرج

اور میں نے اونٹ کو چبوترہ کے کنارہ میں باندھ دیا تو میں نے عرض کیا کہ یہ آپ ﷺ کا اونٹ ہے تو نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے

فجعل يطيف بالجمل ويقول لي الجمل جملنا فبعث النبي ﷺ اواقي من ذهب

اور اونٹ کے گرد گھومنے لگ گئے اور فرما رہے تھے کہ یہ اونٹ تو ہمارا ہی ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے سونے کے سکے بھیجے

فقال اعطوها جابرا ثم قال استوفيتَ الثمن قلت نعم قال الثمن والجمل لک

فرمایا یہ حضرت جابر کو دے دو۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا آپ نے قیمت (اونٹ کی) وصول کر لی؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں تو فرمایا قیمت اور اونٹ دونوں آپ کے ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مناسبته بترجمة الباب:...... فضربه بسوطه کے ساتھ ہے کہ غزوہ میں دوسرے کے جانور کو اپنے کوڑے سے مارا، یہ مارنا اعانت کے لئے تھا اور اس پر شفقت کے لیے تھا۔ اونٹ حضرت جابرؓ کا تھا اُسے کوڑا مارنے والے آنحضرت ﷺ تھے۔

فلما ان اقبلنا:...... ان زائد ہے۔ **اَرمکَ:......** احمر کے وزن پر ہے سرخی مائل قال الاصمعیؒ الارمک لون يخالط حمرة سواده ويقال بعيره ارمک وناقة رمكاء[1] اصمعیؒ نے کہا کہ اَرمک ایسا رنگ کہ جس کی سرخی سیاہی سے ملی ہوئی ہو اور اونٹ کو ارمک کہا جاتا ہے اور اونٹنی کو رمکآء کہا جاتا ہے۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۵۳ ج ۱۴

لیس فیھا شیة:...... اُس میں کوئی داغ نہیں تھا۔شیۃ شین کے کسرہ اور یاء کے فتحہ کے ساتھ ہے پہلے پارہ میں ہے اللہ پاک نے فرمایالَا شِیَةَ فِیهَا کہ اس گائے میں کوئی داغ نہ ہو۔

البلاط:...... باء کے فتحہ کے ساتھ ہے بچھے ہوئے پتھر۔بعض نے کہا اس سے مراد اونچی جگہ ہے۔

درحقیقت حضورﷺ کا ارادہ خرید نے کا نہ تھا بلکہ تبرع کا تھا تو صورت یہ بنائی کہ پہلے اونٹ خرید لیا پھر قیمت ادا کر کے اونٹ بھی واپس فرمادیا(سبحان اللہ!)

﴿۵۰﴾

باب الرکوب علی دابة صعبة والفحولة من الخیل وقال راشد بن سعد کان السلف یستحبون الفحولة لانها اجری واجسر

یہ باب سرکش اور نر گھوڑے کی سواری کے بیان میں ہے۔اور کہا راشد بن سعد نے کہ سلف نر گھوڑے کو پسند فرماتے تھے کیونکہ وہ بہادر اور تیز رفتار ہوتا ہے

(۷۶)حدثنا احمد بن محمد نا عبداللہ ثنا شعبة عن قتادة
بیان کیا ہم سے احمد بن محمد نے کہا ہمیں خبر دی عبداللہ نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے روایت کیا انہوں نے قتادہؒ سے
قال سمعت انس بن مالک کان بالمدینة فزع فاستعار النبی ﷺ فرسا لابی طلحة
کہ کہا انہوں نے میں نے انس بن مالکؓ سے سنا کہ مدینہ طیبہ میں خوف طاری ہوا تو نبی کریمﷺ نے حضرت ابوطلحہؓ سے گھوڑا
یقال له مندوب فرکبه وقال مارأینا من فزع وان وجدناه لبحرا
عاریتاً لیا جس کا نام مندوب تھا سو نبی کریمﷺ اس پر سوار ہوئے اور فرمایا کہ ہم نے کوئی خوف (کا سبب) نہیں دیکھا اور بے شک ہم نے اس (گھوڑے) کو سمندر پایا

﴿تحقیق و تشریح﴾

وقال راشد بن سعد:...... شام کے علاقہ دمشق کے قرب مقرا کے رہنے والے تھے، آپ تابعی ہیں۔

سلف:...... مراد حضرات صحابہؓ اور بعد کے لوگ ہیں [1]

اَجریٰ واَجر:...... دونوں اسم تفضیل کے صیغے ہیں۔

سوال:...... روایت الباب سے ترجمۃ الباب کیسے ثابت ہوا؟

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۵۳ ج ۱۴

جواب:...... وان وجدناه لبحراً میں مذکر کی ضمیر سے ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ گھوڑا نر تھا۔اور امام بخاریؒ نے فحل کے رکوب سے صعبة (سرکش) کے رکوب کا استنباط فرمایا۔لہذا ترجمة الباب ثابت ہوگیا۔

(۵۱)

باب سهام الفرس

یہ باب گھوڑے کے حصوں کے بیان میں

وقال مالک یسهم للخیل والبراذین منها لقوله
اور امام مالکؒ نے فرمایا کہ گھوڑے اور ترکی گھوڑے کا حصہ لگایا جائے گا بوجہ فرمان اس (اللہ تعالیٰ) کے کہ (پیدا کیا ہم نے)
وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا [1] ولا یسهم لاکثر من فرس
اور گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو تاکہ تم ان پر سواری کرو اور ایک سے زیادہ گھوڑوں کے لئے حصہ مقرر نہیں کیا جائے گا

❁❁❁❁❁❁❁

(۷۷) حدثنا عبید بن اسمٰعیل عن ابی اسامة عن عبید الله عن نافع
بیان کیا ہم سے عبید بن اسماعیل نے روایت کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے
عن ابن عمران رسول الله ﷺ جعل للفرس سهمین ولصاحبه سهما
انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کے لئے دو حصے اور اس کے مالک کے لئے ایک حصہ مقرر فرمایا

تحقیق و تشریح

ترجمة الباب کی غرض:...... ترجمۃ الباب سے مقصود یہ بتلانا ہے کہ مالِ غنیمت میں سے گھوڑے کا حصہ کتنا ہوگا؟ اس میں دو بحثیں ہیں۔

بحث اوّل:...... ایک سے زائد گھوڑے کا حصہ دیا جائیگا یا نہیں؟

امام مالکؒ:...... فرماتے ہیں کہ ایک سے زائد (گھوڑے) کا حصہ نہیں دیا جائیگا۔امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ دو گھوڑوں کا حصہ دیا جائے گا زائد کا نہیں [2]

امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کی دلیل:...... وہ روایت ہے کہ جس میں نبی کریم ﷺ نے دو گھوڑوں کے لئے حصہ مقرر فرمایا۔

---

[1] سورۃ النحل پارہ ۱۴ آیت ۸ [2] عمدۃ القاری ص ۱۵۴ ج ۱۴، ہدایہ ص ۵۷۴ ج ۲ مکتبہ شرکت علمیہ

عقلی دلیل:...... ایک گھوڑا کبھی تھک جاتا ہے یا زخمی ہو جاتا ہے تو دوسرے گھوڑے کی ضرورت پیش آتی ہے لہذا دو گھوڑوں کے لئے حصہ مقرر کیا جائے۔

جمہور کی دلیل:...... ایک دفعہ براء بن اوسؓ جہاد میں دو گھوڑے لے گئے تھے حضور ﷺ نے ان کو صرف ایک گھوڑے کا حصہ دیا تھا۔

عقلی دلیل:...... درحقیقت ایک وقت میں ایک ہی گھوڑے پر جہاد ہو سکتا ہے دو پر نہیں ہو سکتا تو صرف ایک گھوڑے کے لئے حصہ مقرر کیا جائیگا۔

صاحبین کی دلیل کا جواب:...... جس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے دو گھوڑوں کے لئے حصہ مقرر فرمایا وہ بطور تنفیل کے تھا جیسا کہ سلمہ بن اکوعؓ کو دو حصے دیے حالانکہ وہ پیدل جہاد میں تشریف لے گئے تھے۔

دوسری بحث:...... گھوڑے کے دو حصے دیے جائیں گے یا ایک حصہ دیا جائیگا؟

امام مالکؒ، امام شافعیؒ، اور امام ابویوسفؒ:...... فرماتے ہیں کہ دو حصے دیئے جائینگے۔

امام ابوحنیفہؒ:...... فرماتے ہیں کہ فارس (گھوڑے والے) کو دو حصے دیئے جائینگے۔ ایک حصہ اسکا اپنا اور ایک حصہ گھوڑے کا[1]

جمہور کی دلیل:...... روایت الباب ہے کہ ان رسول اللہ ﷺ جعل للفرس سهمين ولصاحبه سهماً۔

امام ابوحنیفہؒ کی دلیل اول:...... حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ ان رسول اللہ ﷺ جعل للفارس سهمين وللراجل سهماً[2]

امام ابوحنیفہؒ کی دلیل ثانی:...... غزوہ خیبر کے موقعہ پر غنائم کی تقسیم کے وقت فارس کو دو حصے دیئے تھے۔

عقلی دلیل:...... صاحبِ فرس ذوی العقول ہے اور فرس غیر ذوی العقول ہے تو اگر فرس کے لئے دو حصے مقرر کئے جائیں تو غیر ذوی العقول کو ذوی العقول پر ترجیح دینا لازم آئے گا اور یہ نامناسب ہے۔

جمہور کی دلیل کا جواب اوّل:...... یہ روایت تنفیل پر محمول ہے۔

جواب ثانی:...... روایت الباب میں فرس بمعنی فارس ہے جعل للفرس سهمين ای للفارس سهمين۔

البراذين:...... باء کے کسرہ اور راء کے سکون کے ساتھ، برذون کی جمع ہے بمعنی ترکی گھوڑا۔

وبحث آخر:...... واختلف فی فرس یموت قبل حضور القتال فقال الشافعی واحمد واسحاق یسهم وابوثور لا یسهم له الا اذا حضر القتال[3] ''اور اختلاف کیا گیا ہے ایسے گھوڑوں کے

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۵۴ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۱۵۵ ج ۱۴ [3] عمدۃ القاری ص ۱۵۶ ج ۱۴

بارے میں جو معرکہ میں حاضر ہونے سے پہلے مرجائے تو امام شافعیؒ و امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ نے فرمایا کہ حصہ دیا جائے گا اور ابوثورؒ نے فرمایا کہ حصہ نہیں دیا جائے گا مگر جب کہ لڑائی میں پہنچ جائے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک دارالحرب میں داخل ہو جانے کے بعد گھوڑا مر جائے تو اس گھوڑے کے مالک کو گھوڑے کا حصہ ملے گا۔[1]

﴿۵۲﴾

باب من قاد دابة غيره فی الحرب

یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے جو لڑائی میں دوسرے کی سواری کی لگام پکڑے

(۷۸) حدثنا قتيبة ثنا سهل بن يوسف عن شعبة عن ابی اسحٰق
بیان کیا ہم سے قتیبہ نے کہا بیان کیا ہم سے سہل بن یوسف نے روایت کیا انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحٰق
قال قال رجل للبراء بن عازب افررتم عن رسول الله ﷺ يوم حنين
سے کہا انہوں نے کہ کسی اور آدمی نے حضرت براء بن عازبؓ کو کہا کہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے حنین کے دن
قال لكن رسول الله ﷺ لم يفر ان هوازن كانوا قوما رماة وانا لما
انہوں نے کہا کہ لیکن رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے تھے۔ بے شک ہوازن تیرانداز قوم تھی اور بے شک جب ہم ان سے
لقينا هم حملنا عليهم فانهزموا فاقبل المسلمون على الغنائم واستقبلونا بالسهام
ملے تو ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ شکست کھا گئے تو مسلمان غنیمتوں پر متوجہ ہوئے تو انہوں نے ہمارا استقبال تیروں سے کیا
فاما رسول الله ﷺ فلم يفر فلقد رأيته وانه لعلى بغلته البيضاء وان ابا سفيان اخذ بلجامها
لیکن رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے پس دیکھا میں نے آپ ﷺ کو بے شک آپ سفید خچر پر تھے اور بے شک حضرت ابوسفیانؓ نے اسکی لگام پکڑی ہوئی تھی
والنبی ﷺ يقول انا النبی لاكذب انا ابن عبد المطلب
اور نبی کریم ﷺ فرما رہے تھے کہ میں نبی ہوں جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله وابو سفيان اخذ بلجامها.

حنين:...... طائف کے قریب ایک وادی کا نام ہے۔

قال لكن رسول الله ﷺ لم يفر:...... قیس قبیلہ کے ایک شخص کے جواب میں حضرت براء بن عازبؓ

[1] ہدایہ ص ۵۷۴ ج ۲ مکتبہ شرکت علمیہ

نے فرمایا کہ حضورﷺ نہیں بھاگے، ہاں! جواب نہیں دیا۔تو یہ کمالِ ادب ہے کہ فرار کی نسبت (کیونکہ سائل نے فرار کا سوال کیا تھا) نبی کریمﷺ کی طرف نہیں کی۔

علی بغلته البیضاء:......تعارض:...... مسلم شریف میں ہے سفید خچر تھا جو آپﷺ کو فروہ بن نفاثہ نے ہدیہ دیا تھا اور ابن سعد کی روایت میں ہے کہ آپ جس دلدل پر سوار تھے وہ مقوقس نے ہدیہ دیا تھا تو بظاہر تعارض ہے؟

جواب:...... دونوں پر باری باری سواری کی ہوگی [۱]

سوال:...... حضورﷺ نے فخر الآباء سے منع فرمایا ہے، اور خود فخر فرمارہے ہیں؟

جواب⟨۱⟩:...... فخر الآباء کی ممانعت عام حالات میں ہے، اور حضورﷺ جہاد میں کفار کے مقابلے میں فخر فرمارہے ہیں لہذا اعتراض صحیح نہیں۔

جواب⟨۲⟩:...... حضورﷺ افتخاراً نہیں فرمارہے بلکہ ایک خواب کی تعبیر کی طرف اشارہ فرمارہے ہیں جو خواجہ عبدالمطلب نے دیکھا تھا۔اور قریش کو بھی اس بارے میں علم تھا۔

خواب:...... خواجہ عبدالمطلب کا خواب یہ ہے کہ انہوں نے دیکھا ایک چاندی کی زنجیر انکی پشت سے نکلی جس کی ایک جانب آسمان میں اور ایک جانب زمین میں، اور ایک جانب مشرق میں اور ایک جانب مغرب میں ہے کچھ دیر بعد وہ زنجیر درخت بن گئی اور جس کے ہر پتہ پر نور ہے (خواجہ عبدالمطلب کہتے ہیں) میں نے اس نور سے خوشنما نور کبھی نہیں دیکھا کہ جو سورج کے نور سے بھی ستر درجہ زائد تھا اور وہ نور ہر لحظہ نورانیت اور بلندی کے اعتبار سے بڑھ رہا ہے (خواجہ عبدالمطلب کہتے ہیں) عرب اور عجم کے لوگ اسکو سجدہ کررہے ہیں اور قریش کے کچھ لوگ اس درخت کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور کچھ لوگ اسے کاٹنے کا ارادہ کرتے ہیں پس جب وہ لوگ اس درخت کے قریب ہوتے ہیں تو ایک نوجوان کہ اس سے حسین از روئے چہرے کے اور اس سے زیادہ پاکیزہ از روئے خوشبو کے میں نے کوئی نہیں دیکھا ان کو پکڑ لیتا ہے اور انکی پشتیں توڑ دیتا ہے اور انکی آنکھیں نکال دیتا ہے پس میں نے اپنا ہاتھ بلند کیا تاکہ اس نور سے کچھ حاصل کروں لیکن کچھ نہ پاسکا تو مجھے کہا گیا کہ اس نور سے حصہ ان لوگوں کو ملے گا جو انکی پیروی کرینگے۔ پھر خواجہ عبدالمطلب نے یہ خواب قریش کے ایک کاہن کو بتلایا تو اس نے اس خواب کی تعبیر یہ دی تھی کہ تمہاری نسل سے ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا کہ مشرق اور مغرب کے لوگ اسکی پیروی کرینگے اور آسمان والے بھی اسکی حمد کرینگے۔اور یہ خواب اور تعبیر ان میں مشہور تھی۔ حضورﷺ نے اسکا اس لئے ذکر کیا تاکہ صحابہ کرامؓ (جو بھاگ گئے تھے) ان میں قوت آئے اور وہ لوٹ آئیں اور یہ یقین کریں کہ عنقریب یقیناً ان کو فتح ہوگی [۲]

---

[۱] عمدۃ القاری ص ۱۵۷ ج ۱۴ [۲] زرقانی ص ۲۴۹ ج ۴

ابا سفیان:...... ابوسفیان سے مراد ابن حارث بن عبدالمطلب ہیں۔ نبی پاک ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں اور آپ کے رضاعی بھائی ہیں ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔ اور بعض نے کہا کہ ان کا نام مغیرہ ہے بڑے صحابہ میں سے ہیں بیس ہجری کو مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا[1]

﴿۵۳﴾

باب الركاب والغرز للدابة

یہ باب جانور کی رکاب (لوہے کی یا لکڑی کی بنی ہوئی) اور غرز (چمڑے کی بنی ہوئی) کے بیان میں ہے

(۷۹) حد ثنا عبید بن اسمٰعیل عن ابی اسامة عن عبیدالله عن نافع عن
بیان کیا ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے روایت کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں
ابن عمرؓ عن النبی ﷺ انه کان اذا ادخل رجله فی
نے حضرت ابن عمرؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ بے شک جب آنحضرت ﷺ اپنے پاؤں مبارک کو رکاب
الغرز واستوت به ناقته قائمة اهلَّ من عند مسجد ذی الحلیفة
میں داخل فرمالیا اور ان کی اونٹنی (آنحضرت ﷺ کو اٹھا کر) سیدھی کھڑی ہوگئی تو مسجد ذو الحلیفہ کے نزدیک (آنحضرت ﷺ) نے تلبیہ کہا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله اذا ادخل رجله فی الغرز

الرکاب والغرز:...... بعض حضرات کے نزدیک رکاب لوہے اور لکڑی کا بنا ہوا اور غرز صرف چمڑے کا بنا ہوا ہوتا ہے اور بعض حضرات کے نزدیک دونوں مترادف ہیں غرز اونٹ کے لئے اور رکاب گھوڑے کے لئے مستعمل ہے[2]

سوال:...... ترجمۃ الباب کے دو جزء ہیں اور روایت الباب میں صرف غرز کا ذکر ہے؟

جواب:...... رکاب کو قیاساً ثابت فرمایا کیونکہ رکاب اور غرز کا معنی ایک ہی ہے۔

مسجد ذوالحلیفة:...... مدینہ منورہ سے باہر ایک مسجد ہے جہاں سے آپ ﷺ نے احرام باندھا اور تلبیہ پڑھا۔

﴿۵۴﴾

باب رکوب الفرس العری

یہ باب گھوڑے کی ننگی پشت پر سواری کے بیان میں ہے

[1] عمدۃ القاری ص ۱۵۷ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۱۵۸ ج ۱۴

(۸۰)حدثنا عمرو بن عون ثنا حماد عن ثابت عن انسؓ قال استقبلھم
بیان کیا ہمیں عمرو بن عون نے کہا بیان کیا ہمیں حماد نے ثابت سے اور انہوں نے حضرت انسؓ سے کہا کہ استقبال کیا انکا
النبی ﷺ علی فرس عُرْیٍ ماعلیه سرج فی عنقه سیفٌ
نبی پاک ﷺ نے ایسے گھوڑے پر جس کی پشت پر زین نہیں تھی اس حال میں کہ آپ ﷺ کی گردن میں تلوار لٹکی ہوئی تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

غرض:...... یہاں سے امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گھوڑے پر زین وغیرہ نہ بھی ہو تو بیٹھنا جائز ہے۔

فی عنقه سیف:...... ایک روایت میں واؤ کے ساتھ **وفی عنقه سیف** ہے۔اور کبھی جملہ اسمیہ واؤ کے بغیر حال واقع ہوتا ہے جیسا کہ یہاں پر ہے۔

﴿۵۵﴾

باب الفرس القطوف

یہ باب ست رفتار گھوڑے کی سواری کے بیان میں ہے

(۸۱) حد ثنا عبد الا علی بن حماد ثنا یزید بن زریع ثنا سعید عن
بیان کیا ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے کہا بیان کیا ہم سے یزید بن زریع نے کہا بیان کیا ہم سے سعید نے روایت کیا انہوں نے
قتاد ۃ عن انس بن مالک ان اھل المدینة فزعوا مرة فرکب النبی ﷺ
قتادہ سے انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے کہ بے شک مدینہ طیبہ والے ایک دفعہ خوف زدہ ہو گئے تو نبی کریم ﷺ
فرسا لا بی طلحة کان یقطف او کان فیه قطاف فلما رجع قال
حضرت ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر سوار ہوئے وہ ست رفتار تھا یا (فرمایا کہ) اس میں سستی تھی۔جب نبی کریم ﷺ واپس تشریف لائے تو فرمایا
وجدنا فرسکم ھذا بحرا فکان بعد ذٰلک لا یجاریٰ
کہ ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو سمندر پایا پس وہ گھوڑا اس کے بعد ایسا ہو گیا کہ اسکا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمةفی قوله یقطف او کان فیه قطاف.

قطوف:...... قاف کے فتحہ اور طاء کے ضمہ کے ساتھ، وہ چوپایہ جو قریب قریب قدم رکھے۔ست چلے۔

او کان فیه قطاف:...... شک راوی ہے۔

لا یجاری:...... مضارع مجہول ہے اس میں نبی پاک ﷺ کا معجزہ ہے کہ آپ ﷺ نے سست رفتار گھوڑے پر جب سواری فرمائی تو آپ ﷺ کی برکت سے تیز رفتار ہوگیا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوطلحہؓ ہم نے تمہارے گھوڑے کو سمندر پایا۔

﴿۵۶﴾

باب السبق بين الخيل

یہ باب گھوڑوں کے درمیان مسابقت کے (جواز کے) بیان میں ہے

(۸۲)حدثنا قبيصة ثنا سفين عن عبيد الله عن نافع
بیان کیا ہم سے قبیصہ نے کہا بیان کیا ہم سے سفین نے روایت کیا انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے
عن ابن عمر رضـ قال اجرى النبى ﷺ ما ضُمّر من الخيل
انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا انہوں (ابن عمرؓ) نے کہ مقابلہ کروایا نبی کریم ﷺ نے ان گھوڑوں کے درمیان جو تضمیر کیے گیے تھے
من الحفياء الي ثنية الوداع واجرى مالم يضمر من الثنية الى مسجد بني زريق
حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک اور مقابلہ کروایا ان گھوڑوں کے درمیان جو تضمیر نہیں کیے گئے تھے ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک
قال ابن عمر وكنت فيمن اجرى و قال عبد الله ثنا سفين
حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے مقابلہ میں حصہ لیا تھا۔ اور کہا عبد اللہ نے کہ بیان کیا ہم سے سفیان نے
قال ثنى عبيد الله قال سفين بين الحفياء الى الثنية خمسة اميال او ستة
کہا بیان کیا مجھ سے عبید اللہ نے کہا سفیان نے حفیاء اور ثنیۃ الوداع کے درمیان پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے
وبين ثنية الى مسجد بنى زريق ميل
اور ثنیہ اور بنی زریق کی مسجد کے درمیان ایک مِل کا فاصلہ ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فى قوله اجرى فى الموضعين لان الاجراء فيه معنى السبق.

تضمیر:...... پہلے گھوڑے کو خوب کھلایا پلایا جائے پھر اس کے چارہ میں کمی کی جائے تا کہ اسکا پسینہ خشک ہو جائے اور جہاد میں دوڑنے کے لئے قوی ہو جائے۔

حکمِ مسابقت:...... یعنی گھوڑوں کے درمیان مسابقت کا حکم۔

جمھور علماء کرامؒ:...... کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ بغیر عوض کے مسابقت جائز ہے۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ نے اس کو گھوڑوں اور اونٹوں کے ساتھ خاص فرمایا ہے کہ ان میں مسابقت جائز ہے اور بعض علماء نے صرف گھوڑوں کے ساتھ خاص کیا ہے۔ اور حضرت عطاءؒ نے مسابقت کو ہر چیز میں جائز قرار دیا ہے[۱]۔

(۲):...... اس مسئلہ پر بھی اتفاق واجماع ہے کہ بالعوض بھی مسابقت جائز ہے بشرطیکہ عوض دینے والا مسابقین میں سے نہ ہو بلکہ کوئی اور ہو جیسے بادشاہ وغیرہ۔

(۳):...... نیز جمہور علماء نے مسابقین میں سے ایک کی طرف سے عوض دینے کو بھی جائز قرار دیا ہے[۲]۔

(۴):...... نیز جمہور علماءؒ نے مسابقین میں سے ہر ایک کی طرف سے جائز قرار دیا ہے جبکہ ان کے درمیان تیسرا محلل ہو یعنی تیسرا آدمی بھی مقابلہ میں شامل ہو جائے اور اس کے گھوڑے کا مسبوق ہونا یا سابق ہونا یقینی نہ ہو بلکہ دونوں احتمال ہوں تو اس کو مُحلّل کہتے ہیں۔ تو گویا کہ مقابلہ کی یہ صورت بھی جائز ہے[۳]۔

(۵):...... اور مقابلہ کی یہ صورت کہ مسابقین میں جو آگے بڑھ جائیگا وہ دوسرے سے عوض لے گا یہ صورت جمہور علماء کے نزدیک ناجائز ہے۔

قال عبدالله:...... مراد ابن الولیدؒ ہیں[۴]۔

﴿۵۷﴾

باب اضمار الخیل للسبق

یہ باب مسابقت کے لئے گھوڑوں کی تضمیر کرنے کے جواز کے بیان میں ہے

(۸۴) حدثنا احمد بن یونس ثنا اللیث عن نافع عن عبد الله ان
بیان کیا ہم سے احمد بن یونس نے کہا بیان کیا ہم سے لیث نے انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت عبداللہؓ سے کہ بے شک نبی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم سابق بین الخیل التی لم تضمر وکان امدها من الثنیة الٰی مسجد بنی زریق
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقابلہ کروایا ان گھوڑوں کے درمیان جو تضمیر نہیں کئے گئے تھے اور اسکی انتہا ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک تھی
وان عبدالله بن عمر کان فی من سابق بها قال ابو عبد الله امدا غایة فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَ مَدُ
اور بے شک عبداللہ بن عمرؓ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے مسابقت کی تھی (اس مقابلہ میں حصہ لیا تھا) فرمایا ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہ امد، غایت کے معنی میں ہے۔ (جیسا کہ قرآن پاک میں ہے) فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ

[۱] عمدۃ القاری ص ۱۶۰ ج ۱۴ [۲] عمدۃ القاری ص ۱۶۱ ج ۱۴ [۳] عمدۃ القاری ص ۱۶۱ ج ۱۴، ابوداود ص ۳۵۵، بذل المجهود ص ۸۰ ج ۱۲ [۴] عمدۃ القاری ص ۱۵۹ ج ۱۴

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال:...... حدیث الباب اور ترجمۃ الباب میں مطابقت نہیں ہے کیونکہ ترجمۃ الباب میں گھوڑوں کو مسابقت کے لیے تضمیر کرنے کا بیان ہے جب کہ حدیث الباب میں ان گھوڑوں کے مقابلہ کا بیان ہے جو تضمیر نہیں کیے گئے تھے لہٰذا مطابقت نہ ہوئی؟

جواب(۱):...... امام بخاریؒ یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اضمارِ مسابقت کے لئے ضروری نہیں۔

جواب(۱):...... عدمِ اضمار سے معلوم ہو رہا ہے کہ مسابقت کے لئے اضمار بھی کیا جا سکتا ہے۔

﴿۵۸﴾

باب غاية السبق للخيل المضمر

یہ باب تضمیر کئے گئے گھوڑوں کی مسابقت کی حد کے بیان میں ہے

(۸۴) حد ثنا عبد الله بن محمد ثنا معاوية قال ثنا ابو اسحق عن
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے معاویہ نے کہا بیان کیا ہم سے ابو اسحٰق نے روایت کیا انہوں نے
موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمرؓ قال سابق رسول اللهﷺ بين الخيل
موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے فرمایا کہ مقابلہ کروایا رسول اللہﷺ نے ان گھوڑوں
التي قد اضمرت فارسلها من الحفياء وكان امدها ثنية الوداع
کے درمیان جو تضمیر کئے گئے تھے۔ سو بھیجا آنحضرتﷺ نے ان کو حفیاء سے اور ان کی انتہاء ثنیۃ الوداع تھی
فقلت لموسٰى فكم بين ذلک قال ستة اميال اوسبعة وسابق
پس میں نے عرض کیا موسیٰ سے اور کتنا (فاصلہ ہے) ان کے درمیان، کہا انہوں (موسیٰ) نے چھ یا سات میل اور مقابلہ کروایا
بين الخيل التي لم تضمر فارسلها من ثنية الوداع وكان امدها مسجد بني زريق
ان گھوڑوں کے درمیان جو تضمیر نہیں کئے گئے تھے پس بھیجا (آنحضرتﷺ نے) ان کو ثنیۃ الوداع سے اور ان کی انتہاء مسجد بنی زریق تھی
قلت فكم بين ذلک قال ميل او نحوه وكان ابن عمرؓ ممن سابق فيها
میں نے عرض کیا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے فرمایا کہ ایک میل یا اس کے قریب اور حضرت ابن عمرؓ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اس (مقابلہ) میں حصہ لیا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

فقلت لموسٰی:...... قائل ابو اسحاقؒ ہیں اس سے مسابقت کی مشروعیت ثابت ہو رہی ہے علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں گھوڑوں وغیرہ کی مسابقت میں کوئی اختلاف نہیں۔ اور اسی طرح تیر اندازی اور اسلحہ کا استعمال جہاد کی مشق کی غرض سے جائز ہے[۱]۔

---

[۱] عمدۃ القاری ص۱۶۰ ج۱۴
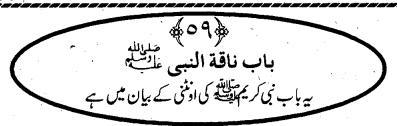
و قال ابن عمر اردف النبی ﷺ اسامة علی القصوآء وقال المسور
اور فرمایا حضرت ابن عمرؓ نے کہ ردیف بنایا نبی کریم ﷺ نے حضرت اسامہؓ کو قصواء (اونٹنی) پر اور فرمایا مسورؓ نے
قال النبی ﷺ ما خلات القصواء
کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے قصواء نہیں بیٹھی

یہ تعلیق ہے، امام بخاریؒ نے کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد میں مسنداً ذکر فرمایا ہے۔

قصواء:...... قال ابن قرقول هی المقطوعة ربع الاذن، یہ وہی اونٹنی ہے جو سفرِ ہجرت میں آپ ﷺ کی سواری بنی اور اسے عضباء بھی کہا جاتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسے خریدا تھا۔ آپ ﷺ کی اونٹنی کا کان کٹا یا پھٹا ہوا تھا یا نہیں؟ مختلف اقوال ہیں لیکن علامہ کرمانیؒ کہتے ہیں کہ اُس کا لقب عضباء تو تھا لیکن کان میں شق نہیں تھا۔[1]

(۸۵) حدثنا عبد الله بن محمد ثنا معاویة ثنا ابو اسحٰق
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے معاویہ نے کہا بیان کیا ہم سے ابواسحٰق نے روایت کیا انہوں نے
عن حمید قال سمعت انساً رضی الله عنه کان ناقة النبی ﷺ یقال لها العضباء
حمید سے کہا انہوں (حمید نے) نے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کو عضباء کہا جاتا تھا
من هٰهنا طوّله موسٰی عن حماد عن ثابت عن انس رضی الله عنه
یہاں سے اس کو لمبی حدیث بیان کی موسیٰ نے روایت کیا انہوں نے حماد سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے حضرت انسؓ سے

❁❁❁❁❁❁❁

(۸۶) حد ثنا مالک بن اسمٰعیل ثنا زهیر عن حمید عن انس رضی الله عنه
بیان کیا ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے کہا بیان کیا ہم سے زُہیر سے روایت کیا انہوں نے حمید سے انہوں نے حضرت انسؓ سے
قال کان للنبی ﷺ ناقة تسمی العضباء لاتسبق
کہ فرمایا انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء کہا جاتا تھا۔ اور وہ (اونٹنی) آگے نہیں بڑھی جا سکتی تھی

[1] عمدۃ القاری ص ۱۶۱ ج ۱۴

قال حميد او لا تكاد تسبق فجاء اعرابى على قعود فسبقها
کہا حمید نے یا کہا قریب نہیں کہ آگے بڑھا جا سکے۔ پس ایک اعرابی سواری کے قابل جوان اونٹ پر آیا سو وہ آگے بڑھ گیا
فشق ذلک على المسلمين حتّى عرفه
تو یہ (آگے گزرنا) مسلمانوں (صحابہ کرامؓ) پر گراں گزرا حتیٰ کہ اس (ناگواری) کو (نبی اکرم ﷺ) نے پہچان لیا تو
فقال حق على الله ان لايرتفع شىء من الدنيا الاوضعه
آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر حق (ضروری) ہے یہ کہ دنیا میں سے کوئی چیز نہ بلند ہووے مگر وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو گرادے

﴿تحقیق و تشریح﴾

باب ناقة النبى ﷺ:...... امام بخاریؒ نے ترجمۃ الباب میں ناقۃ لفظ مفرد لا کر اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ عضباء اور قصواء ایک ہی اونٹنی کے دو نام ہیں، بعض نسخوں میں باب ناقة النبى ﷺ القصواء و العضباء ہے۔

اولا تكاد تسبق:...... شک روای ہے معنی یہ ہے کہ یا قریب نہیں کہ آگے بڑھا جا سکے۔

قعود:...... قاف کے فتحہ کے ساتھ، سواری کے قابل جوان اونٹ، اس کی جمع قعدان اور قعادين آتی ہے[1]

قوله فقال حق على الله:...... یعنی اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ کوئی کتنا ہی بلند ہو جائے یا مشہور ہو جائے، اخیر اس کے لئے فناء لازم ہے اور موت سے پہلے اس کو نیچا فرما دیتے ہیں تا کہ معلوم ہو کہ یہ خوبی اس کی اختیاری نہیں تھی۔

مثال اول:...... حکیم جالینوس کہ وہ عالمی شہرت یافتہ ماہر و حاذق حکیم تھے۔ بالخصوص معدے اور جگر کی بیماریوں کے ماہر معالج تھے۔ لیکن وہ خود اس بیماری (اسہال) میں فوت ہوئے۔

مثال ثانى:...... برصغیر پاک و ہند کے عظیم اور تاجدار الکلام خطیب بے بدل حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تھے کہ عشاء کے بعد سے شروع ہو کر فجر تک بلا تکان اور بغیر لاؤڈ سپیکر کے خطاب فرماتے تھے لیکن آخر عمر میں اپنی ضروریات بھی اشارہ فرما کر یا تحریر فرما کر بتلاتے تھے۔

﴿۶۰﴾

باب بغلة النبى ﷺ البيضاء

یہ باب نبی اکرم ﷺ کے سفید خچر کے بیان میں ہے

۞قاله انس وقال ابو حميد اهدى ملک ايلة للنبى ﷺ بغلة بيضاء
کہا اس کو حضرت انسؓ نے اور کہا حُمید نے ایلہ کے بادشاہ نے نبی اکرم ﷺ کے لئے سفید خچر کا ہدیہ پیش کیا

[1] عمدة القارى ص ۱۶۴ ج ۱۴

(۸۷)حدثنا عمروبن علی ثنا یحییٰ ثنا سفینٰ قال حدثنی ابو اسحٰق

ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ نے کہا بیان کیا ہم سے سفیٰن نے کہا بیان کیا مجھ سے ابو اسحٰق نے

قال سمعت عمرو بن الحارث قال ماترک النبی ﷺ

کہا میں نے حضرت عمرو بن حارثؓ سے سنا کہ فرمایا انہوں (عمرو بن حارث) نے کہ نبی اکرم ﷺ نے نہیں (کچھ) چھوڑا

الا بغلته البیضاء وسلاحه وارضا ترکها صدقة

مگر اپنا سفید خچر اور اپنے ہتھیار اور زمین کہ ان کو صدقہ فرمایا

(۸۸)حدثنا محمد بن المثنیٰ ثنا یحییٰ بن سعید عن سفینٰ

بیان کیا ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا بیان کیا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے سفین

ثنی ابواسحٰق عن البراءؓ قال له رجل

سے انہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے ابو اسحٰق نے روایت کیا انہوں نے براءؓ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ کہا ان (براءؓ) کو کسی آدمی نے

یاابا عمارة ولّیتم یوم حنین قال لا والله ماولّی النبی ﷺ

کہ اے ابوعمارہ (کنیت براءؓ) حنین کے دن تم بھاگ گئے تھے تو فرمایا انہوں نے (براءؓ) نے کہ نہیں اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے

ولکن ولّی سرعان الناس فلقیهم هوازن بالنبل

اور لیکن جلد باز لوگوں نے پیٹھ پھیری (بھاگ گئے) پس ملے ان سے (صحابہ کرامؓ) قبیلہ ہوازن کے لوگ تیروں کے ساتھ

والنبی ﷺ علی بغلته البیضاء وابو سفیان بن الحارث اٰخذ بلجامها

اور نبی اکرم ﷺ سفید خچر پر تھے ۔ اور ابو سفیان بن حارثؓ نے اس کی لگام پکڑی ہوئی تھی

والنبی ﷺ یقول انا النبی لا کذب انا بن عبدالمطلب

اور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے انا النبی لا کذب، انا بن عبدالمطلب

﴿تحقیق و تشریح﴾

وقال ابو حمید اَهدیٰ ملک ایله:...... ابو عبیدؒ فرماتے ہیں کہ جس بادشاہ نے آنحضرت ﷺ کو خچر ہدیۃً بھیجا تھا اس کا نام یوحنا بن روبہ اور خچر کا نام دُلدُل تھا، علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ دلدل نامی خچر مقوقس نے آپ

کی خدمت میں ہدیتاً بھیجا تھا۔ اور اس کے بارے میں منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو ہدیہ کر دیا تھا اور سِیَر کی کتابوں میں مذکور ہے کہ جب آنحضرت ﷺ مٹی اٹھانا چاہتے تھے تو یہ سفید خچر اس طرف مائل ہو جایا کرتی تھی۔ اور یہ تعلیق ہے امام بخاریؒ نے کتاب الزکاۃ باب خرص التمر میں اس کو موصولاً ذکر کیا ہے۔

قوله تركها صدقة:...... ھا ضمیر کا مرجع تینوں (بغلته البيضاء، وسلاحه وارضاً) چیزیں ہیں نہ کہ صرف ارض ہے اور ارض کا مصداق باغ فدک کا آدھا حصہ وادی قریٰ کی زمین کا ثلث اور خمس خیبر کا حصہ اور بنو نضیر کی زمین کا حصہ ہے تو یہ سب کچھ ترکھا صدقۃ میں داخل ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ **نحن معاشر الانبياء عليهم السلام لانورث ماتركنا صدقة** کہ ہم انبیاء کرام علیہم السلام کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی بلکہ ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے۔

یااباعمارۃ:...... عین کے ضمہ کے اور میم کی تخفیف کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے۔

﴿٦١﴾

باب جهاد النساء

یہ باب عورتوں کے جہاد کے بیان میں ہے

(۸۹) حدثنا محمد بن كثير انا سفيان عن معاوية بن اسحاق عن عائشة بنت طلحة
بیان کیا ہم سے محمد بن کثیر نے کہا خبر دی ہمیں سفیٰن نے روایت کیا انہوں نے معاویہ بن اسحٰق سے انہوں نے عائشہ بنت طلحہ
عن عائشة ام المؤمنين قالت استأذنت النبی ﷺ
سے انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و عنھم سے کہ فرمایا انہوں نے کہ میں نے اجازت چاہی نبی اکرم ﷺ سے
فی الجهاد فقال جهاد كن الحج وقال عبد الله بن الوليد ثنا سفيٰن ثنا معوية بهذا
جہاد میں شرکت کی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا جہاد حج ہے اور کہا عبداللہ بن ولید نے بیان کیا ہم سے سفیٰن نے معاویہ سے اس حدیث کو

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

(۹۰) حدثنا قبيصة ثنا سفين عن معاوية بهذا وعن
بیان کیا ہم سے قبیصہ نے کہا بیان کیا ہم سے سفیٰن نے روایت کیا انہوں نے معاویہ سے اس حدیث کو اور روایت کیا
حبيب بن ابی عمرة عن عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المؤمنين عن النبی ﷺ
سفیٰن نے حبیب بن ابوعمرہ سے انہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے

سأله نساؤه عن الجهاد فقال نعم الجهاد الحج
کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ نے آنحضرت ﷺ سے جہاد کے بارے میں سوال کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بہترین جہاد حج ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

روایت الباب سے معلوم ہوا کہ جہاد عورتوں پر واجب نہیں ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ نفلاً بھی جہاد میں نہیں جاسکتیں۔ چنانچہ امام بخاریؒ نے اس کی طرف اشارہ فرمانے کیلئے ہی بعد میں مختلف تراجم قائم فرمائے کہ عورتیں دشمن سے قتال نہیں کرسکتیں اور نہ ہی دشمن پر قدرت حاصل کرسکتی ہیں۔ اور ان کے لئے ستر کا حکم ہے اور اجنبی مردوں کے ساتھ مخالطت سے ممانعت کا حکم ہے جو کہ جہاد میں بہت مشکل بلکہ محال ہے اور حج میں پردہ اور اجنبی مردوں سے (میل جول) الگ رہنا ممکن ہے۔ اس لئے ان کے لئے حج جہاد سے افضل ہے[1]۔

ابن بطالؒ نے کہا کہ یہ حدیث اس بات پر دال ہے کہ عورتوں پر جہاد فرض نہیں اور وہ اِنفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالاً[2] میں داخل نہیں۔

﴿۶۲﴾
باب غزوة المرأة فی البحر
یہ باب عورت کے دریا میں غزوہ (جہاد) کے بیان میں ہے

(۱۹۱) حدثنا عبد الله بن محمد ثنا معاوية بن عمرو ثنا ابواسحٰق
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا بیان کیا ہم سے ابواسحٰق نے روایت کیا
عن عبد الله بن عبد الرحمن الانصاری قال سمعت انسا یقول
انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری سے کہ کہا انہوں نے کہ میں نے حضرت انسؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ
دخل رسول الله ﷺ علی بنت ملحان فاتکاء عندها ثم ضحک
رسول اللہ ﷺ بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے پس ان کے ہاں تکیہ لگایا (سو گئے) پھر ہنسے تو
فقالت لم تضحک یا رسول الله فقال
انہوں (بنت ملحان) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کیوں ہنس رہے ہیں؟ تو انہوں (آنحضرت ﷺ) نے فرمایا
ناس من امتی یرکبون البحر الاخضر فی سبیل الله مثلهم مثل الملوک علی الاسرة
کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سبز دریا پر سوار ہونگے ان کی مثال بادشاہوں کی سی ہے۔ تختوں پر بیٹھے ہوئے ہونگے

[1] عمدة القاری ص۱۶۴ ج۱۴ [2] پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۴۱)

فقالت يارسول الله ادع الله ان يجعلني منهم
سوانہوں (بنت ملحانؓ) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمادیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل فرمادے
قال اللهم اجعلها منهم ثم عاد فضحک
تو انہوں (آنحضرت ﷺ) فرمایا کہ اے اللہ اس کو ان میں سے کر دے پھر دوسری مرتبہ سو گئے تو پھر ہنسے
فقالت له مثل اومم ذلک فقال لها مثل ذلک
سوانہوں (بنت ملحانؓ) نے ان کو پہلے کی طرح (لم تضحک) یا کہا کہ کس وجہ سے آپ ﷺ ہنس رہے ہیں تو کہا انہوں اس کی طرح (پہلے کی طرح) سو
فقالت ادع الله ان يجعلني منهم قال
انہوں (بنت ملحانؓ) نے عرض کی اللہ تعالیٰ سے دعا فرمادیں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل فرمادیں تو انہوں نے (آنحضرت ﷺ) نے فرمایا
انت من الاولين ولست من الأخرين قال قال انس
کہ تو پہلے گروہ میں سے ہوگی اور بعد والوں میں سے نہیں ہوگی کہا انہوں (عبداللہ بن عبدالرحمن) نے کہ حضرت انسؓ نے فرمایا
فتزوجت عبادة بن الصامت فركبت البحر مع بنت قرظة
کہ پس نکاح کیا انہوں (بنت ملحانؓ) نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے پھر وہ بنت قرظہ کے ساتھ
فلماقفلت ركبت دابتها فوقصت بها فسقطت عنها فماتت
دریا پر سوار ہوئیں تو جب واپس آئیں تو اپنی سواری پر سوار ہوئیں پس بدکی وہ (سواری) ان کو اٹھا کر سو وہ اس (سواری) سے گر پڑیں، پس مر گئیں (شہید ہوگئیں)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة: یہ حدیث باب من یصرع فی سبیل اللہ اورباب الدعا بالجهاد میں گزر چکی ہے۔

قوله بنت ملحان:...... اس سے مراد ام حرام رضی اللہ عنہا ہیں جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں اور نبی اکرم ﷺ کی محرم تھیں[1]

قال قال انس:...... ای قال عبدالله بن عبدالرحمن قال انس بن مالکؓ.

قوله مثل الملوک :...... یعنی فراخی اور رفعت اور خوشی میں بادشاہوں کی طرح ہونگے۔

قوله بنت قرظة :...... ان کا نام فاختہ ہے اور حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کی بیوی ہیں جنہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سب سے پہلے غزوۃ البحر کیا[2]

---

[1] عمدة القاری ص ۱۶۵ ج ۱۴ [2] عمدة القاری ص ۱۶۵ ج ۱۴)

قوله قَرَظه : ...... ان کا مصداق عبداللہ بن عمرو بن نوفل بن عبد مناف ہیں قرظہ بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ مراد نہیں ہیں۔

سوال: ...... روایت الباب (فتزوجت عبادة بن صامت) سے معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ، گفتگو کے بعد حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا جبکہ دوسری روایت اسحٰق عن انسؓ سے ہی ہے۔ کانت ام حرام رضی الله عنها تحت عبادة بن الصامت رضی الله عنه فدخل علیها رسول الله ﷺ تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں تو بظاہر تعارض ہے؟

جواب: ...... ہوسکتا ہے کہ روایتِ اسحٰق عن انسؓ میں کانت تحت عبادة بن الصامت جملہ معترضہ ہو، قطع نظر احوال کے کہ پہلے بیوی تھیں یا بعد میں بنیں۔

﴿۶۳﴾

باب حمل الرجل امرأته فی الغزو دون بعض نسائه

یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے جو اپنی بیوی کو غزوہ و جہاد میں اپنی دوسری بیویوں کے علاوہ لے جاتا ہے

(۹۲) حدثنا حجاج بن منهال ثنا عبدالله بن عمر النمیری ثنا یونس قال
بیان کیا ہم سے حجاج بن منہال نے کہا بیان کیا ہم سے عبداللہ بن عمر نمیری نے کہا بیان کیا ہم سے یونس نے کہا اس نے کہ
سمعت الزهری قال سمعت عروة بن الزبیر وسعید بن المسیب وعلقمة بن وقاص وعبید الله بن عبد الله
میں نے زہری سے سنا کہ اس نے کہا میں نے عروۃ بن زبیر اور سعید بن مسیّب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہؓ سے
عن حدیث عائشة کل حدثنی طائفة من الحدیث قالت کان النبی ﷺ
حدیث عائشہؓ ان میں سے ہر ایک نے مجھے حدیث کا کچھ حصہ بیان فرمایا۔ فرمایا انہوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے نبی اکرم ﷺ
اذا اراد ان یخرج اقرع بین نسائه فایتهن یخرج سهمها
جب (جہاد کیلئے) نکلنے کا ارادہ فرماتے تو ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے، پھر ان میں سے جس کا قرعہ نکل آتا
خرج بها النبی ﷺ فاقرع بیننا فی غزوة غزاها فخرج فیها
اس کو نبی اکرم ﷺ (اپنے ساتھ) لے جاتے۔ پس قرعہ اندازی فرمائی آنحضرت ﷺ نے ہمارے درمیان غزوات میں سے کسی غزوہ میں سو اس میں
سهمی فخرجت مع النبی ﷺ بعد ما انزل الحجاب
میرا قرعہ نکل آیا۔ تو میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد گئی (غزوہ میں شرکت کے لئے)

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب کی غرض:...... قرعہ اندازی کے بعد متعدد بیویوں میں سے ایک کو ساتھ لے جاسکتا ہے جیسا کہ حدیث الباب سے ثابت ہے۔

سوال:...... حدیث الباب اور ترجمة الباب میں مطابقت نہیں ہے کیونکہ حدیث الباب میں قرعہ کا ذکر ہے جبکہ ترجمة الباب میں نہیں؟

جواب:...... اس ترجمة الباب کی غایت بغیر قرعہ کے ثابت نہیں ہوتی اس لئے ضمناً قرعہ کا ذکر پایا گیا۔

کل حدثنی طائفة من الحدیث:...... ان (چاروں) میں سے ہر ایک نے مجھے (زہری کی) حدیث کا کچھ حصہ بیان فرمایا۔

﴿٦٤﴾
باب غزو النساء وقتالهن مع الرجال
یہ باب عورتوں کا غزوہ کیلئے نکلنا اور ان کا مردوں کے ساتھ (مل کر) قتال کرنے کے بیان میں ہے

(۹۳) حدثنا ابو معمر ثنا عبدالوارث ثنا عبدالعزیز
بیان کیا ہم سے ابومعمر نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالوارث نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالعزیز نے روایت کیا
عن انس رضی قال لما کا ن یوم احد انهزم الناس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں (حضرت انسؓ) نے کہ جب یوم احد (غزوہ احد) تھا تو لوگ (صحابہ کرامؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) بکھر گئے
ولقد رأیت عائشة بنت ابی بکروامّ سلیم وانهما لمشمرتان
اور البتہ تحقیق میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور حضرت ام سلیمؓ کو دیکھا اس حال میں کہ وہ اپنے دامن کو سمیٹے ہوئی تھیں
ارٰی خَدَمَ سوقهما تنقزان القِرب وقال غیره
میں ان کی پنڈلیوں کے خلخال (پازیب پہننے کی جگہ) کو دیکھ رہا تھا وہ دونوں مشکیزوں کو اٹھاتی تھیں اور ان (انسؓ) کے غیر نے کہا کہ
تنقلان القرب علی متونهما ثم تفرغانه فی افواه القوم ثم ترجعان
وہ اپنی پشتوں پر مشکیزوں کو لا رہی تھیں۔ پھر اس (پانی) کو قوم (صحابہ کرام رضی اللہ عنھم) کے منہ میں ڈالتی تھیں پھر لوٹ جاتی تھیں
فتملأنها ثم تجیان فتفرغانه فی افواه القوم
پھر بھرتیں ان مشکیزوں کو پھر آتیں اور اس پانی کو قوم (صحابہ کرامؓ) کے منہ میں ڈالتی تھیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال:...... امام بخاریؒ نے عورتوں کے غزوہ اور قتال کا ترجمہ تو قائم کیا ہے لیکن احادیث میں عورتوں کے قتال کا ذکر نہیں؟

جواب ۱:...... جہاد و قتال میں اعانت بھی قتال ہے۔

جواب ۲:...... میدان جہاد میں مرہم پٹی اور زخمیوں کو پانی پلانے کا کام عورتوں نے سرانجام دیا ہے تو شدید خطرہ کے وقت یہ خدمت بھی جہاد ہی ہے[1]

قوله اری خَدَمَ سوقهما:...... غیر محرم تو پازیب پہننے کی جگہ نہیں دیکھ سکتا تو پھر حضرت انسؓ نے کیوں دیکھے؟ تو اس کی پہلی توجیہ یہ ہے کہ یہ روایت پردہ کے حکم کے نزول سے پہلے کی ہے۔ کیونکہ غزوۂ احد عورتوں کو پردہ کے حکم نازل ہونے سے پہلے ہوا تھا۔ دوسری توجیہ یہ ہے کہ یہ روایت بلاقصد نظر فجائی پر محمول ہے۔

ام سلیمؓ:...... حضرت انسؓ کی والدہ محترمہ ہیں۔

تنقزان:...... یعنی تیز چلتی تھیں، داودیؒ نے اسکا معنی یسرعان المشی کالهرولة (چلنے میں جلدی کرنا مثل دوڑنے والے کے) کیا ہے۔ علامہ خطابیؒ نے کہا ہے کہ ایک روایت تزفران ہے تو پھر معنی ہوگا کہ وہ دونوں مشکیزوں کو اٹھاتی تھیں۔

القرب:...... مشکیزے، اسکا مفرد قربة ہے۔

وقال غیره:...... ای قال غیر ابی معمر عن عبدالوارث تنقلان الخ۔ ابو معمر سے مراد جعفر بن مهرانؒ ہیں۔ اسماعیلیؒ نے اس کی تخریج کی ہے۔

جهاد میں شریک عورت کے حصه کا حکم:...... ائمہ کرامؒ کے درمیان اس میں اختلاف ہے امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ عورتوں کو حصہ دیا جائیگا۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہؒ اور لیثؒ اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ عورتوں کو حصہ نہیں دیا جائیگا۔

﴿۶۵﴾

باب حمل النساء القرب الی النا س فی الغزو

یہ باب عورتوں کا غزوہ میں مشکیزوں کو اٹھا کر لوگوں (صحابہ کرامؓ) کی طرف لے جانے کے بیان میں ہے

(۹۴) حدثنا	عبدان	نا	عبدالله	نا	یونس
بیان کیا ہم سے عبدان نے کہا انہوں نے کہ خبر دی ہمیں عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی یونس نے روایت کیا انہوں نے					

[1] عمدۃ القاری ص ۱۶۶ ج ۱۴

عن ابن شهاب قال ثعلبة بن ابی مالک ان عمر بن الخطابؓ
ابن شہاب سے کہ کہا ثعلبہ بن ابومالکؒ نے کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے
قسم مروطا بین نساء من نساء المدینة فبقی مرط جید فقال له بعض من عنده
مدینہ طیبہ کی عورتوں کے درمیان چادریں تقسیم فرمائیں تو ایک عمدہ چادر بچ گئی تو بعض لوگوں نے جوان کے پاس تھے ان کو مشورہ دیا کہ
یاامیرالمئومنین اعط هذا بنت رسول اللہ ﷺ التی عندک یریدون ام کلثوم بنت علیّ فقال عمر
اے امیر المومنین یہ چادر رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کو دے دیجئے جو آپ کی بیوی ہیں ان کی مراد حضرت کلثومؓ بن علی تھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
ام سلیط احق وام سلیط من نساء الانصار ممن بایع رسول اللہ ﷺ
کہ اُم سلیط رضی اللہ عنہا زیادہ حق دار ہے اور ام سلیط رضی اللہ عنہا ان انصاری عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی
قال عمر فانها کانت تزفرلنا القرب یوم احد قال ابوعبداللہ تزفر تخیط
فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ اُم سلیط غزوۂ احد میں ہمارے لئے مشکیزے اٹھا رہی تھیں فرمایا ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہ تَزْفِرُ تخیط (سیتی تھی) کے معنی میں ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله فانها کانت تزفرلنا القرب ای تحمل الیهم یوم احد۔

عبدان:...... یہ عبداللہ بن عثمان بن جبلہ مروزی کا لقب ہے[1]

مروطاً:...... مرط کی جمع ہے وهو کساء من صوف او خزیؤتزر به وہ چادر جو صوف یا ریشم کی ہو اس کو ازار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

ام کلثوم بنت علیؓ:...... حضرت علیؓ کی صاحبزادی حضرت عمرؓ کے نکاح میں رہی، وہ دونوں صحابی تو آپس میں شیر و شکر تھے اور قریبی رشتہ دار تھے معلوم نہیں کہ حضرت علیؓ کے داماد سے رافضی کیوں ناراض ہیں؟ یاد رہے کہ حضرت ام کلثوم کا جنازہ امیر مدینہ منورہ حضرت سعد بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھایا۔

ام سلیطؓ:...... طبقات ابن سعد میں لکھا ہے کہ یہ ام قیس بنت عبید بن زیاد بن ثعلبۃ ہیں جن کا تعلق بنومازن سے ہے ان سے ابوسلیط بن ابی حارثہ عمرو بن قیس نے نکاح کیا جس سے سلیط اور فاطمہ پیدا ہوئے۔ اسی وجہ سے انہیں ام سلیط کہا جاتا ہے[2]

تزفر:...... تاء کے فتحہ اور زاء کے سکون اور فاء کے کسرہ کے ساتھ ہے بمعنی اُٹھاتی ہے۔ جبکہ امام بخاریؒ نے اس کا معنی ''سیتی تھی'' کیا ہے۔ اور اہل لغت نے اسکا معنی اُٹھانا کیا ہے سینا نہیں[3]

---

[1] عمدۃ القاری ص ١٦٧ ج ١٤ [2] عمدۃ القاری ص ١٦٨ ج ١٤ [3] عمدۃ القاری ص ١٦٨ ج ١٤

فائدہ:...... ترجمۃ الباب، روایت الباب سے صراحتاً ثابت ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت میں پردے کا لحاظ رکھتے ہوئے عورت اجنبی کی خدمت کرسکتی ہے مثلاً بھوکے کو کھانا کھلاسکتی ہے، پیاسے کو پانی پلاسکتی ہے۔ مریض کو دوائی دے سکتی ہے۔

(٦٦)

باب مداوة النساء الجرحیٰ فی الغزو

اس باب میں عورتوں کا غزوہ میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کا بیان ہے

(۹۵) حدثنا علی بن عبدالله ثنا بشر بن المفضل
بیان کیا ہم سے علی بن عبداللہ نے کہا بیان کیا ہم سے بشر بن مفضل نے
ثنا خالد بن ذکوان عن الربیع بنت معوذ قالت کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہابیان کیا ہم سے خالد بن ذکوان نے روایت کیا انہوں نے رُبَیِّع بنت مُعَوِّذ سے فرمایا انہوں نے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں
نسقی المآء ونداوی الجرحی ونرد القتلیٰ الی المدینة
(لوگوں کو) پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں۔ اور مقتولین (شہداء) کو مدینہ منورہ منتقل کرتی تھیں

تحقیق و تشریح

ترجمۃ الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتارہے ہیں کہ جہاد میں عورت بوقت ضرورت پردے کی رعایت کرتے ہوئے اجنبی مرد کی خدمت کرسکتی ہے۔

قوله نُداوِی:...... اس سے بوقت ضرورت اجنبی عورت کا اجنبی مرد کے علاج کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

ربیع بنت معوذؓ:...... الربیع بضم الراء وفتح الباء الموحدة وتشدید یاء المکسورة انصاریہ صحابیہ ہیں۔ عظیم مرتبہ وشان کی حامل تھیں ان کی احادیث اہل مدینہ اور اہل بصرہ نے نقل کی ہیں۔

سوال:...... کیا عورتوں کے لیے نامحرم مردوں کی مرہم پٹی کرنا جائز ہے؟

جواب:...... ربیع بنت معوذؓ کے واقعے سے معلوم ہوا کہ عورتیں ضرورت پڑنے پر مرہم پٹی کرسکتی ہیں اگر چہ لمس کا ارتکاب ہوجائے کیونکہ لمسِ جرح میں کسی قسم کا التذاذ نہیں ہوتا بلکہ تکلیف ہوتی ہے لامس (چھونے والا) کے لئے بھی اور ملموس (چھویا گیا) کو بھی لیکن یہ خاص ان عورتوں کے لئے ہے جو علاج کرتی ہیں اور علاج جانتی ہیں دوسری عورتوں کے لئے لمس بالاجنبی جائز نہیں اس لئے کہ علاج انسانی ضرورت ہے اور قاعدہ ہے الضرورات تبیح المحظورات.

﴿۶۷﴾

باب ردالنساء الجرحیٰ والقتلیٰ

اس باب میں عورتوں کا زخمیوں اور مقتولین (شہداء) کو منتقل کرنے کا بیان ہے

(۹۶) حدثنا مسدد ثنا بشر بن المفضل عن خالد بن ذکوان
بیان کیا ہم سے مُسدِّد نے کہا بیان کیا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا بیان کیا ہم سے خالد بن ذکوان نے روایت کیا
عن الرُّبَیِّع بنت معوذ قالت کنا نغزو مع النبی ﷺ فنسقی القوم
انہوں نے رُبیِّع بنت معوِّذ سے کہ فرمایا انہوں نے ہم رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں غزوہ میں جاتی تھیں تو لوگوں کو پانی پلاتی تھیں
و نخدمهم ونرد الجرحیٰ والقتلیٰ الیٰ المدینة
اور ان کی خدمت کرتی تھیں اور زخمیوں اور مقتولین (شہداء) کو مدینہ منورہ منتقل کرتی تھیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

اکثر روایتوں میں قتلیٰ کے بعد الیٰ المدینه نہیں لیکن کشمیہنیؒ کی روایت میں الیٰ المدینه کے الفاظ ہیں۔ علامہ ابن التینؒ نے کہا کہ احد کے دن دو، تین شہدا کو ایک سواری پر سوار کیا جاتا اور عورتیں ان کو موضع قبور تک پہنچادیا کرتی تھیں [۱]

ربیع:...... راء کے ضمہ اور باء کے فتحہ اور یاء مشدد کی زیر کے ساتھ ہے۔

نردالجرحی والقتلی الی المدینة:...... الجرحی بمعنی زخمی، القتلی سے مراد شہداء ہیں۔ یا پھر قریب الموت زخمی۔

تعارض:...... ترمذی شریف میں ہے حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے منادی نے آواز دی ردوا القتلی الی مضاجعها [۲] جب کہ حدیث الباب میں الیٰ المدینة کے الفاظ ہیں شہداء کا مقتل میدان احد ہے مدینہ منورہ نہیں معرکہ میدانِ احد میں پیش آیا جو کہ مدینہ سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے؟

جواب ا:...... الیٰ المدینه کے الفاظ کا تعلق جرحیٰ سے ہے قتلیٰ سے نہیں۔ عورتیں زخمیوں کو مدینہ لے جارہی تھیں۔

جواب ۲:...... آپ ﷺ کے منادی کے اعلان سے پہلے عورتیں شہداء کو مدینہ منتقل کرتی رہیں بعد میں نہیں۔ حدیث الباب کا تعلق اعلان سے قبل کا ہے اور ترمذی وغیرہ کی روایت کا تعلق اعلان کے بعد سے ہے۔

---

[۱] عمدۃ القاری ص۱۶۹ ج۱۴ [۲] ترمذی شریف ابواب الجہاد ص۳۰۲ ج۱

﴿۶۸﴾

باب نزع السهم من البدن

یہ باب بدن سے تیر نکالنے کے بیان میں ہے

(۹۷)حدثنا محمد بن العلاء ثنا ابواسامة عن برید بن عبدالله
بیان کیا ہم سے محمد بن علاء نے کہا بیان کیا ہم سے ابواسامہ نے روایت کیا انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے
عن ابی بردة عن ابی موسیٰ قال رمی ابوعامر فی رکبته
ابو بردہ سے انہوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ وعنہم سے کہ کہا انہوں نے حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں تیر لگا
فانتهیت الیه قال انزع هذا السهم فنزعته
تو میں ان کے پاس گیا تو انہوں (ابوعامر رضی اللہ عنہ) نے کہا اس تیر کو نکال دیجئے تو میں نے اس (تیر) کو نکال دیا
فنزامنه الماء فدخلت علی النبی ﷺ فاخبرته فقال اللهم اغفرلعبید ابی عامر
سو جاری ہو گیا اس (جگہ) سے پانی، پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان (آنحضرت ﷺ)
کو خبر دی تو انہوں نے فرمایا کہ اے اللہ مغفرت فرما دیجئے عبید (یعنی) ابوعامر رضی اللہ عنہ کی

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب کی غرض:...... اس باب سے مقصود امام بخاریؒ کا یہ بتلانا ہے کہ بدن سے تیر نکالنا جائز ہے اگر چہ اس کے نتیجے میں موت واقع ہونے کا اندیشہ ہو اس کو اپنے آپ کو ہلاک کرنا نہیں کہا جائے گا جبکہ اس سے فائدے کی امید ہو۔ نیز اس ترجمہ سے یہ بتلانا بھی مقصود ہے کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ شہید کا تیر نہ نکالا جائے بلکہ باقی رہنے دیا جائے جیسا کہ شہید کو اس کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم ہے بلکہ شہید کا تیر نکال دینا چاہیے۔

حالات حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ:...... ان کا نام عبداللہ بن قیسؓ ہے، مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کیا، حبشہ کی طرف ہجرت کی، حضرت عمر بن خطابؓ نے آپ کو بیس ہجری میں بصرہ کا گورنر مقرر فرمایا۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مکہ مکرمہ تشریف لائے اور ۵۲ھ میں مکہ میں انتقال فرمایا۔ آپ کی کل مرویات ۳۶۰ ہیں۔[1]

حالات ابو عامرؓ:...... نام عبید ہے ابوموسیٰ اشعریؓ کے چچا ہیں۔ بڑے صحابہ میں سے تھے اور اوطاس کی لڑائی میں شہید ہوئے۔ جب آپ ﷺ کو ان کی شہادت کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے ان کے لیے ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگی

[1] الاکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوٰۃ ص ۶۲۲

رُمی ابوعامر فی رکبته:...... مسلمہ بن درید مشرک نے تیر پھینکا اور جلیل القدر صحابی ابوعامرؓ (عبید بن سلیم) کے گھٹنہ میں لگا اور یہی ان کی شہادت کا سبب بنا اور یہ تیر غزوہ اوطاس میں لگا۔ اس غزوہ میں امیر جیش آپؓ ہی کو بنایا گیا تھا۔

﴿٦٩﴾
باب الحراسة فی الغزو فی سبیل اللّٰہ عزوجل
یہ باب جہاد فی سبیل اللہ میں پہریداری کی فضیلت کے بیان میں ہے

ترجمۃ الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ اس سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں پہرہ داری کی فضیلت بیان فرما رہے ہیں۔

حراسة:...... حاء کے کسرہ کے ساتھ بمعنی حفاظت اور پہرہ داری۔

(٩٨) حدثنا اسمٰعیل بن خلیل ثنا علی بن مسھر انا یحییٰ بن سعید انا
بیان کیا ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے کہا بیان کیا ہم سے علی بن مسہر نے کہا ہمیں خبر دی یحییٰ بن سعید نے کہا ہمیں خبر دی
عبداللّٰہ بن عامر بن ربیعة قال سمعت عائشة تقول
عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے کہا انہوں نے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و عنہم سے سنا کہ وہ فرماتی تھیں کہ
کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم سھر فلما قدم المدینة قال لیت رجلا صالحا من اصحابی
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات جاگ کر گزاری تو جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو فرمایا کہ کاش میرے صحابہ کرامؓ سے کوئی نیک آدمی
یحرسنی اللیلة اذسمعنا صوت صلاح فقال من ھذا
میری پہریداری کرتا تو ہم نے اچانک ہتھیاروں کی آواز سنی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے یہ؟
فقال انا سعد بن ابی وقاص جئت لاحرسک ونام النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم
سو انہوں نے عرض کیا کہ میں سعد بن وقاص (رضی اللہ عنہ) حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہریداری کروں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة تؤخذ من قولہ یحرسنی اللیلة

امام بخاریؒ نے تمنی میں خالد بن مخلدؒ سے اور امام مسلمؒ نے ''فضائل'' میں سعد بن ابی وقاصؓ سے اور امام ترمذیؒ نے ''مناقب'' میں قتیبہؒ سے اور امام نسائیؒ نے ''مناقب'' میں عمر بن یحییٰؒ سے اور ''سیر'' میں قتیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔[1]

[1] عمدۃ القاری ص ۱۷۰ ج ۱۴

سوال:...... ترجمۃ الباب اور حدیث الباب میں مطابقت نہیں۔ ترجمہ میں **حراسۃ فی سبیل اللہ** کا بیان ہے جب کہ حدیث الباب میں **یحرسنی** (آپ ﷺ فرما رہے ہیں کہ میری پہرہ داری کون کریگا؟) تو بظاہر مطابقت نہیں؟

جواب:...... آپ ﷺ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں رہے خواہ سفر میں ہوں یا حضر میں لہٰذا فی سبیل اللہ پایا گیا۔

کان النبی سهر،فلما قدم المدینة:...... نبی پاک ﷺ نے ایک رات جاگ کر گزاری جب مدینہ منورہ تشریف لائے تھے۔

تعارض:...... حدیث الباب سے معلوم ہوتا ہے بیداری کا قصہ مدینہ منورہ آنے سے پہلے کا ہے پھر آپ نے خواہش ظاہر فرمائی **لیت رجلاً من اصحابی صالحاً** (کاش میرے صحابہ میں سے کوئی نیک آدمی میری پہرہ داری کرتا) جبکہ مسلم شریف میں ہے **سهر رسول اللہ ﷺ مقدمه المدینة لیلة فقال لیت رجلا صالحاً من اصحابی یحرسنی اللیلة**[1] بخاری اور مسلم کی روایات میں بظاہر تعارض ہے؟

رفع تعارض:...... علامہ عینیؒ فرماتے ہی کہ بخاری شریف کی عبارت میں تقدیم وتاخیر ہوگئی ہے۔ اصل عبارت اس طرح ہے **سمعت عائشة تقول لما قدم النبی ﷺ المدینة سهر لیلة**[2] لہٰذا مسلم شریف کی روایت بخاری کی روایت سے راجح ہوگی۔ مسلم شریف کی روایت کی تائید نسائی شریف کی ایک روایت سے بھی ہوتی ہے اور وہ روایت یہ ہے، **کان رسول اللہ ﷺ اول ماقدم المدینة سهر من اللیل۔**

فلما قدم المدینة:...... جب آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آنا مراد نہیں بلکہ کسی سفر سے مدینہ منورہ واپسی مراد ہے۔

قوله یحرسنی اللیلة:سوال:...... حضور اکرم ﷺ نے فرمایا **یحرسنی اللیلة** کاش کہ میری حفاظت کیلئے میرے صحابہ کرامؓ میں سے کوئی نیک آدمی پہریداری کرتا اور قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے **وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ**[3] تو (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بعد) حراست (پہریداری) کی کیا ضروری رہی؟

جواب:...... یہ واقعہ اس آیت مبارکہ کے نزول سے قبل کا ہے۔ جیسا کہ ترمذی شریف میں روایت ہے کہ ایک رات حضور ﷺ کی پہریداری کی جارہی تھی کہ یہ آیت **وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاس** نازل ہوئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حجرہ مبارک سے اپنے سر مبارک کو نکال کر فرمایا کہ لوگو تم چلے جاؤ میرا اللہ میری حفاظت فرمائے گا **یاایها الناس انصرفوا فقد عصمنی اللہ تعالیٰ** الحدیث[4]

(۹۹)حدثنا	یحییٰ	بن	یوسف	ابوبکر	عن	ابی	حصین	عن

بیان کیا ہم سے یحییٰ بن یوسف نے کہا بیان کیا ہم سے ابوبکر نے روایت کیا انہوں نے ابوحَصین سے انہوں نے

[1] کتاب فضائل الصحابہ، باب فضل سعد بن ابی وقاص ص ۲۸۰ ج ۲ [2] عمدۃ القاری ۱۷۰ ج ۱۴ [3] پارہ ۶ سورۃ مائدہ آیت ۶۷ [4] تفسیر سورۃ مائدہ ص ۱۳۵ ج ۲

ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی ﷺ قال

ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ فرمایا انہوںؐ نے

تعس عبدالدینار والدرهم والقطیفة والخمیصة ان اعطی رضی وان لم یعط لم یرض

نے کہ دینار اور درھم اور قطیفہ اور خمیصہ کا بندہ ہلاک ہوگیا اگر اس کو دیا جائے تو راضی ہو جائے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جائے

لم یرفعه اسرائیل ومحمد بن جحادة عن ابی حصین وزاد لنا عمرو

اسرائیل اور محمد بن جحادۃ نے ابو حصین سے اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کیا اور زیادہ بیان کیا ہمارے لئے عمرو نے

قال انا عبدالرحمٰن بن عبدالله بن دینار عن ابیه عن ابی صالح عن ابی هریرة

کہا خبر دی ہمیں عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینارؒ نے اپنے والد سے وہ ابو صالحؒ سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے

عن النبی ﷺ قال تعس عبدالدینار و عبدالدرهم وعبدالخمیصة

وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہلاک ہو دینار کا بندہ اور درھم کا بندہ اور خمیصہ کا بندہ

ان اعطی رضی وان لم یعط سخط

اگر دیا جائے تو خوش ہو اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو

تعس وانتکس واذا شیک فلا انتقش طوبی لعبد اخذ

ہلاک ہوگیا اور اوندھے منہ گر گیا۔ اور جب وہ کانٹا لگایا جائے تو وہ (کانٹا) نہ نکالا جائے خوشخبری ہے اس بندے کیلئے

بعنان فرسه فی سبیل الله اشعث رأسه مغبرة قدما ہ ان کان فی

جس نے راہ خدا میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی ہوئی ہو۔ اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہوں اس کے قدم غبار آلود ہوں

الحراسة کان فی الحراسة وان کان فی الساقة کان فی الساقة

اگر وہ پہریداری میں ہو تو پہریداری میں رہے اور اگر وہ ساقہ (لشکر کا پچھلا حصہ) میں ہو تو ساقہ میں رہے

ان استأذن لم یؤذن له وان شفع لم یشفع

اور اگر وہ اجازت طلب کرے تو اجازت نہ دی جائے اور اگر وہ سفارش کرے تو سفارش قبول نہ کی جائے

فتعسا کانه یقول فاتعسهم الله خیبهم الله

(گویا کہ فرما رہے تھے کہ) فاتعسهم الله یعنی اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کرے اور نقصان پہنچائے اور نامراد کرے

طوبی فُعلٰی من کل شیء طیب وهی یاء حولت الی الواو و هی من یطیب

طوبیٰ بروزن فعلیٰ ہے ہر اچھی چیز طوبیٰ میں واؤ حقیقت میں یا تھی یعنی طیبی یا واؤ سے بدل دی گئی اور وہ طیب سے مشتق ہے (گویا کہ حقیقتاً یا اجوف یائی ہے)

﴿تحقیق و تشریح﴾

قطیفه:...... بفتح القاف و کسر الطاء مخملی چادر (جھالردار) کو کہتے ہیں۔

خمیصه:...... وہ گدڑی (چادر) جس میں مربع ٹکڑے کاٹ کر لگائے جاتے ہیں جیسا کہ سندھ میں رواج ہے۔

مطابقته للترجمة فی قوله ان کان فی الحراسة کان فی الحراسة۔

حدیث کی سند میں دس راوی ہیں۔امام بخاریؒ ''رقاق'' میں یحیٰ بن یوسفؒ سے اور ابن ماجہؒ نے ''زہد'' میں یعقوب بن حمیدؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

تعس:...... تاء کے فتحہ اور عین کے کسرہ کے ساتھ ہے۔بمعنی پھسل کر منہ کے بل گرا یعنی ہلاک ہوا[1]

عبدالدینار:...... دینار کا بندہ، یہ مجاز ہے دینا کے حریص سے۔

لم یرفعه اسرائیل:...... اسرائیل بن یونسؒ نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان نہیں کیا بلکہ موقوفاً بیان کیا ہے[2] اور اسی طرح محمد بن جحادہؒ نے کیا ہے۔

انتکس:...... طیبیؒ نے اس کا معنی کیا ہے کہ سر کے بل گرا۔

شیک:...... شین کے کسرہ اور یاء کے سکون کے ساتھ ہے جب کانٹا لگایا جائے۔فعل مجہول ہے۔

حراسة، ساقة:...... پہرہ داری، لشکر کا پچھلا حصہ، ان دو کو اس لیے ذکر کیا کہ ان میں دارالحرب میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت مشقت سخت ہے اور آفت اور خطرہ زیادہ ہے[3]

وان کان فی الساقة کان فی الساقة:......ای من کان فی الساقة فهو امر عظیم[4]

وقال تعساً:...... حدیث الباب میں تعس عبدالدینار کے الفاظ آئے ہیں۔امام بخاریؒ کی عادت مبارکہ یہ ہے کہ الفاظ کی تشریح قرآن پاک کے الفاظ کے ذریعہ کرتے ہیں تعس کی تفسیر تعساً کا لفظ لا کر فرمائی ہے۔ارشادِ ربانی ہے فَتَعْسًا لَّهُمْ[5] گویا کہ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کرے۔اور اللہ تعالیٰ ان کو نقصان پہنچائے۔

طوبیٰ ،فعلی:......امام بخاریؒ حدیث الباب میں آنے والے ایک لفظ طوبیٰ کی تفسیر کر رہے ہیں کہ طوبیٰ بروزن فُعلیٰ ہے،اور طاب یطیب باب ضرب سے مشتق ہے۔ہر اچھی چیز کو طوبیٰ کہتے ہیں واؤ در حقیقت یاء تھی یعنی طیبیٰ تھا اور اس یاء کو واؤ سے بدلا گیا۔علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ طوبیٰ جنت کا نام ہے اور بعض نے کہا کہ جنت کے ایک درخت کا نام ہے[6] مشکل گھڑی میں اسلام پر عمل کرنے والے کو آپ ﷺ نے مبارک باد دی ہے حدیث پاک میں ہے ان الاسلام بدأ غریبا وسیعود غریباً کما بدأ فطوبی للغرباء[7]

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۷۱ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۱۷۲ ج ۱۴ [3] عمدۃ القاری ص ۱۷۲ ج ۱۴ [4] عمدۃ القاری ص ۱۷۲ ج ۱۴ [5] سورۃ محمد پارہ ۲۶ ج آیت ۸ [6] فتح الباری ص ۸۳ ج ۶ [7] مسلم شریف ص ۸۴ ج ۱

﴿۷۰﴾

باب فضل الخدمة فی الغزو

یہ باب غزوہ (جہاد) میں خدمت کی فضیلت کے بیان میں ہے

ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ جہاد میں خدمت کرنے کی فضیلت کو بیان فرمارہے ہیں عام ہے کہ چھوٹا بڑے کی خدمت کرے یا بڑا چھوٹے کی خدمت کرے یا برابر کے مجاہد ایک دوسرے کی خدمت کریں۔

امام بخاریؒ اس باب کے تحت حضرت انسؓ سے تین احادیث مبارکہ لائے ہیں پہلی حدیث میں خدمت الکبیر للصغیر کا بیان ہے اور دوسری میں خدمت الصغیر للکبیر کا بیان ہے اور تیسری میں برابر کے مجاہد ساتھی کی خدمت کا بیان ہے[۱]

(۱۰۰) حدثنا محمد بن عرعرة قال ثنا شعبة عن یونس بن عبید
بیان کیا ہم سے محمد بن عرعرۃ نے کہا اس نے کہا کہ بیان کیا ہم سے شعبہ نے روایت کیا انہوں نے یونس بن عبید سے
عن ثابت البنانی عن انس بن مالک رضی قال
انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ میں
صحبت جریر بن عبدالله فکان یخدمنی
حضرت جریر بن عبداللہ کی صحبت میں رہا تو وہ میری خدمت کرتے تھے (اس وجہ سے کہ میں خادم رسول اللہ ﷺ تھا یعنی تعظیم کرتے تھے)
وهو اکبر من انسؓ قال جریر انی رأیت
حالانکہ وہ (حضرت جریر بن عبداللہؓ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے۔ فرمایا جریر بن عبداللہ کہ میں نے
الانصار یصنعون شیئا لا اجد احدا منهم الا اکرمته
انصار کو ایک ایسا کام (خدمتِ رسول اللہ ﷺ) کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ ان میں سے کسی سے بھی نہیں ملاقات کروں گا مگر اس کا اکرام کروں گا

اعتراض:...... ترجمۃ الباب اور حدیث الباب میں مطابقت نہیں کیونکہ حدیث میں غزوہ (جہاد) کا لفظ ہی نہیں؟

جواب:...... یہی روایت مسلم شریف میں ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں خرجت مع جریر بن عبدالله فی سفر و کان یخدمنی (الحدیث) اور سفر عام ہے جہا کا سفر ہو یا غیر جہاد کا، لہٰذا مطابقت پائی گئی۔

---

[۱] عمدة القاری ص ۱۷۳ ج ۱۴

(۱۰۱) حدثنا عبد العزیز بن عبد الله ثنی محمدبن جعفر عن عمرو بن ابی عمرو مولی المطلب بن حنطب
بیان کیا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے کہا بیان کیا مجھ سے محمد بن جعفر نے روایت کیا انہوں نے عمرو بن ابوعمر مولی مُطّلب بن حنطب
انه سمع انس بن مالک یقول خرجت مع رسول الله ﷺ الیٰ خیبر
سے کہ بے شک اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلا اس
اخدمه فلما قدم النبی ﷺ راجعا وبدا له احد
حال میں کہ ان کی خدمت کرتا تھا پھر جب نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے اور ان کے لئے احد پہاڑ ظاہر ہوا تو (انہوں نے احد کو دیکھا تو)
قال هذا جبل یحبنا ونحبه ثم اشار بیده الیٰ المدینة قال
فرمایا کہ یہ ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں پھر اپنے دستِ مبارک سے مدینہ منورہ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا
اللهم انی احرم مابین لابتیها
کہ اے اللہ میں محترم قرار دیتا ہوں ان دونوں پہاڑوں کی درمیان والی زمین کو مثل حرم قرار دینے
کتحریم ابراهیم مکة اللهم بارک لنا فی صاعنا ومدنا
حضرت ابراہیم علیٰ نبیا علیہ السلام کے مکہ مکرمہ کو۔ اے اللہ تو ہمارے مد اور صاع میں برکت عنایت فرما

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو ''احادیث الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام'' میں قعنبیؒ سے اور ''مغازی'' میں عبداللہ بن یوسفؒ سے اور ''اعتصام'' میں اسماعیل بن ابی اویسؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے مناسک میں قتیبہؒ اور یحییٰؒ اور علیؒ سے اور امام ترمذیؒ نے ''مناقب'' میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

اخدمه:...... جملہ حال واقع ہو رہا ہے، اس حال میں کہ میں ان کی خدمت کرتا تھا۔

قوله هٰذا جبل یُحِبُّنَا ونحبه :...... یا تو حقیقت پر محمول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر شعورِ محبت پیدا فرما دیا ہو یا یہ مجاز پر محمول ہے کہ مراد اہل اُحد یعنی انصار ہیں (مدینہ طیبہ کے رہنے والے)۔

علامہ خطابیؒ نے فرمایا کہ اہل جبل کنایہ ہے مراد انصار ہیں [1]

اللهم بارک لنا فی صاعنا:...... ای بارک لنا فی الطعام الذی یکال بالصیعان و الامداد ودعالهم رسول الله ﷺ بالبرکة فی اقواتهم [2]

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۷۶ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۲۷۶ ج ۱۴

صاعنا:...... صاع ایک قسم کا پیمانہ ہے جواسّی (۸۰) تولے کے سیر سے ساڑھے تین سیر کے مساوی ہے جمع اصواع، اصوع [1]

مدّ نا:...... مد ایک پیمانہ ہے جس کی مقدار اہل عراق کے نزدیک دو رطل اور اہل حجاز کے نزدیک ایک اور تہائی رطل ہے [2] مد ربع صاع ہوتا ہے۔

وبداله احد:...... اور احد پہاڑ ظاہر ہوا یعنی احد پہاڑ نظر آیا۔

ما بين لَابَتَيهَا:...... اى لابتى المدينة بمعنیٰ مدینہ منورہ کے دو پہاڑوں کے درمیان والی زمین اور لابتین ، لابۃ کا تثنیہ ہے۔

كتحريم ابراهيم عليهم الصلوٰة والسلام:...... نفسِ حرمت میں تشبیہ ہے وجوبِ جزاء میں نہیں۔

(۱۰۲) حدثنا سليمان بن داؤد ابوالربيع عن اسمٰعيل بن زكريا ثنا عاصم عن
بیان کیا ہم سے سلیمان بن داؤد ابوربیع نے روایت کیا انہوں نے اسمٰعیل بن زکریا سے کہا بیان کیا ہم سے عاصم نے روایت کیا
مورق العجلى عن انسؓ قال كنا مع النبى صلى الله عليه وسلم
انہوں نے مُوَرِّق عجلی سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ
اكثرنا ظلا الذى يستظل بكسائه واما الذين صاموا فلم يعملوا شياء
ہم اکثر از روئے سایہ کے وہ تھے جو اپنی چادر کے ساتھ سایہ کر رہے تھے۔ اور جنہوں نے روزہ رکھا تو وہ کچھ بھی نہ کر سکے
واما الذين افطروا فبعثوا الركاب وامتهنوا وعالجوا
اور وہ کہ جنہوں نے افطار کیا تو انہوں نے جانوروں کو پانی کی طرف بھیجا اور خوب خدمت بھی کی اور کھانے پینے کا انتظام بھی کیا
فقال النبى صلى الله عليه وسلم ذهب المفطرون اليوم بالاجر
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج تو افطار کرنے والے سارا اجرو ثواب لے گئے

ذهب المفطرون اليوم بالاجر:...... آج تو افطار کرنے والے سارا ثواب لے گئے کہ ان کو کام کا اجر ملا اور روزہ رکھنے والوں کی طرح روزے کا بھی اجر ملا۔

اكثر ناظلا الذى يستظل بكسائه:...... ہم میں سے اکثر سائے کے لحاظ سے وہ تھے جو اپنی چادر سے سایہ کئے ہوئے تھے چونکہ گرمی تیز تھی اس سے بچاؤ کی بھی ضرورت تھی گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے صحابہ کرامؓ چادروں کے ذریعے اپنے اوپر سایہ کئے ہوئے تھے اور جن کے پاس چادریں نہیں تھیں تو وہ ہاتھ کے ذریعہ گرمی سے بچ رہے تھے مسلم شریف میں ہے ومنا من يتقى الشمس بيده .

[1] مصباح اللغات ص ۴۵۴ [2] مصباح اللغات ص ۷۶۳

بعثوا الرکاب:...... انہوں نے جانوروں (اونٹوں) کو پانی پلانے کے لئے بھیجا۔

امتھنوا:...... انہوں نے خوب خدمت کی۔ باب افتعال سے ماضی جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

عالجوا:...... انہوں نے کھانے پینے کا انتظام کیا۔ باب مفاعلہ سے ماضی جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

فائدہ:...... ان تینوں کا تعلق خدمت سے ہے اور یہی ترجمۃ الباب کے مناسب ہے۔

﴿۷۱﴾

باب فضل من حمل متاع صاحبه في السفر

یہ باب اس شخص کی فضیلت کے بیان میں ہے جو سفر میں اپنے ساتھی کا سامان اٹھاتا ہے

ترجمۃ الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ دورانِ سفر رفیقِ سفر کی اعانت اور سامان اٹھانے کی فضیلت کو بیان فرمارہے ہیں۔

(۱۰۳) حدثنا اسحٰق بن نصر ثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام
بیان کیا ہم سے اسحٰق بن نصر نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالرزاق نے روایت کیا انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے
عن ابی هريرةؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کل سُلامیٰ علیه صدقة کل یوم یعین الرجل فی دابته یحامله علیها
جسم کے تمام جوڑوں پر ہر روز صدقہ واجب ہے، مدد کرتا ہے وہ آدمی کی اس کی سواری میں کہ اس کو اس پر سوار کرادے
اویرفع علیها متاعه صدقة والکلمة الطیب
یا رکھوا دے اس پر اس کے سامان کو تو یہ بھی صدقہ ہے اور پاک کلمہ (اچھی بات کہنا) یہ بھی صدقہ ہے
وکل خطوة یمشیها الی الصلوٰة صدقة ودل الطریق صدقة
اور ہر قدم جو چلتا ہے نماز کی طرف صدقہ ہے اور راہ بتلانا صدقہ ہے

اشکال:...... حدیث الباب ترجمۃ الباب کے مطابق نہیں، حدیث میں سفر کا ذکر نہیں ہے جب کہ ترجمۃ الباب میں سفر کا ذکر ہے۔

جواب:...... حدیث مطلق ہے یعنی جب عام حالات میں ساتھی کا سامان وغیرہ اٹھانے کی یہ فضیلت ہے تو سفر میں تو بدرجہ اولیٰ اس سے بڑھ کر فضیلت ہوگی۔

سلامیٰ:...... سین کے ضمہ اور میم کی کھڑی زبر کے ساتھ ہے بمعنیٰ جوڑ۔

خطوة:...... خاء کے فتحہ کے ساتھ، قدموں کے درمیانی حصہ کو کہتے ہیں۔

صدقة:...... صدقہ کا لفظ صرف مالی خیرات کرنے کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کسی کو سواری پر سوار کرنا بھی صدقہ ہے اور سامان رکھوا دینا بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے اور نماز کی طرف چلنے والا ہر قدم صدقہ ہے اور کسی بھولے بھٹکے کو راہ بتلانا بھی صدقہ ہے۔

﴿۷۲﴾

باب فضل رباط یوم فی سبیل الله

یہ باب راہ خدا میں مسلمانوں کی حفاظت و پہریداری کیلئے ایک دن سرحد پر بیٹھنے کی فضیلت کے بیان میں ہے

رباط:...... راء کے کسرہ کے ساتھ، مسلمانوں کی چوکیداری اور حفاظت کے لئے سرحد پر بیٹھنا۔

فضل رباط فی سبیل الله:...... درج ذیل آیت سے استدلال مشہور تفسیر (جو حضرت حسن بصریؒ اور حضرت قتادہؓ سے مروی ہے) کی بناء پر ہے اور اسی کو امام بخاریؒ نے اختیار فرمایا ہے ورنہ اس کے علاوہ اس آیت کی اور تفاسیر بھی ہیں جو آیت کے بعد ذکر کی جائیں گی۔ رباط کا مرتبہ جہاد کے بعد ہے۔ اس لئے کہ اس میں ایک آدمی کافی نہیں ہوتا بلکہ دوسروں کی بھی باری لگانی پڑتی ہے۔

وقول الله تعالی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا [۱]
اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کہ اے ایمان والو صبر کرو تم (اللہ تعالیٰ کی عبادت پر) اور مضبوط رہو (اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے مقابلہ میں) اور (مسلمانوں کی حفاظت کی خاطر) سرحد پر بیٹھو (تم کے بیان میں ہے)

وقول الله تعالیٰ یاایها الذین اٰمنوا اصبروا:...... اس آیت پاک کی مختلف تفسیریں کی گئی ہیں۔

۱: زید بن اسلمؒ نے یہ تفسیر کی ہے اصبروا علی الجهاد وصابروا علی العدو ورابطوا الخیل علی العدو.

۲: حسن بصریؒ اور قتادہؒ نے یہ تفسیر کی ہے اصبروا علی طاعة الله وصابروا اعداء الله ورابطوا فی سبیل الله.

۳: حسن بصریؒ نے یہ تفسیر بھی کی ہے اصبروا علی المصائب وصابروا علی الصلوات الخمس اور بھی کئی تفسیریں کی گئیں ہیں [۲]

آیت سے استدلال اس مشہور تفسیر کی بنا پر ہے جو حضرت حسن بصریؒ اور حضرت قتادہؒ سے مروی ہے۔

(۱۰۴) حدثنا عبدالله بن منیر سمع ابا النضر ثنا عبد الرحمٰن بن عبدالله بن دینار
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن منیر نے کہا اس نے سنا ابوالنضر سے کہا بیان کیا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے

---

۱ پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۲۰۰ ۲ عمدۃ القاری ص ۱۷۵ ج ۱۴

عن ابی حازم عن سھل بن سعد الساعدی ان رسول اللہ ﷺ
روایت کیا انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ وعنہم سے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ
قال رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما علیھا
نے فرمایا کہ ایک دن راہ خدا میں (مسلمانوں کی حفاظت وپہریداری کیلئے) سرحد پر بیٹھنا دنیا وما علیھا سے بہتر ہے اور
وموضع سوط احدکم من الجنۃ خیر من الدنیا وما علیھا
اور تم میں سے ایک کے گھوڑے کی جگہ جنت میں دنیا وما علیھا سے بہتر ہے
والروحۃ یروحھا العبدفی سبیل اللہ اوالغدوۃ خیر من الدنیا وماعلیھا
اورایک شام کے وقت نکلنا کہ اس وقت بندہ راہ خدا میں چلے اور صبح ایک مرتبہ نکلنا (راہ خدا میں) دنیا وماعلیھا سے بہتر ہے

سمع ابا النضرؒ:...... تقدیری عبارت انه سمع ابا النضر ہے۔

سوال:...... باب الغدوة والروحة فی سبیل اللہ میں خیر من الدنیا وما فیھا آیا ہے اور حدیث الباب میں خیر من الدنیا وما علیھا ہے فیھا اور علیھا میں کیا فرق ہے؟

جواب:...... فی ظرفیت کے لئے آتا ہے اور علیٰ استعلاء کے لئے، استعلاء میں ظرفیت کی نسبت عموم زیادہ ہے مبالغہ کی زیادتی بتانے کے لئے ایسا کیا ہے۔[1]

موضع سوط احدکم:...... تم میں سے ایک کے لئے جنت میں کوڑے کے برابر جگہ دنیا وما فیھا سے بہتر ہے کیونکہ دنیا فانی ہے اور جنت کی ہر چیز باقی ہے فانی کثیر باقی قلیل کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔

﴿۷۳﴾

باب من غزا بصبی للخدمۃ

یہ باب اس شخص کے بیان ہے جو بچہ کو خدمت کیلئے ساتھ لیکر جہاد کرے

ترجمۃ الباب کی غرض:...... اس باب کی غرض یہ ہے کہ بچہ جہاد کا مخاطب نہیں ہے لیکن تبعاً اس کا جہاد کے لئے نکلنا جائز ہے۔

(۱۰۵) حدثنا قتیبۃ ثنا یعقوب عن عمرو عن انس بن مالکؓ
بیان کیا ہم سے قتیبہ نے کہا بیان کیا ہم سے یعقوب نے روایت کیا انہوں نے عمرو سے انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے

[1] عمدۃ القاری ص ۱۷۶ ج ۱۴

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی طلحة التمس غلاما من غلمانکم

کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اپنے (قبیلہ کے) بچوں میں سے کوئی بچہ تلاش کر دیجئے جو

یخدمنی حتی اخرج الیٰ خیبر فخرج بی ابو طلحة مردفیّ

میری خدمت کرے تا کہ میں غزوۂ خیبر کے لئے نکلوں تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر لے گئے

وانا غلام راهقت الحلم فکنت اخدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل فکنت اسمعه کثیرا یقول

اس حال میں کہ میں بچہ قرب البلوغ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی منزل پر اترتے تو میں ان کی خدمت کرتا تھا تو میں نے ان کو بہت دفعہ فرماتے سنا

اللهم انی اعوذبک من الهم والحزن والعجزوالکسل والبخل والجبن وضلع الدین وغلبة الرجال

کہ اے اللہ میں پریشانی اور غم عجز اور سستی اور بخل اور بزدلی اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں

ثم قدمنا خیبر فلما فتح اللہ علیه الحصن ذکرله جمال صفیة بنت حیی بن اخطب

پھر ہم خیبر آ گئے تو جب قلعۂ خیبر پر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح دے دی تو صفیہ بنت حُیی بن اخطب کے جمال کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہو

وقد قتل زوجها وکانت عروسا فاصطفاها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنفسه فخرج بها

اور تحقیق اس کا خاوند قتل کیا جا چکا تھا اور وہ دلہن ہی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے لئے منتخب فرمالیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ نکلے

حتی اذا بلغنا سدالصهباء حلت فبنیٰ بها ثم صنع حیسا

حتیٰ کہ جب ہم سدُّ الصّھباء پہنچے تو وہ پاک ہو گئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (صفیہؓ) کے ساتھ خلوت کی، پھر حَیس حلوہ تیار کر کے

فی نطع صغیر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن من حولک فکانت تلک ولیمة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

چمڑے کے دستر خوان پر رکھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اردگرد کے لوگوں کو اطلاع کردو (دعوت ولیمہ کی) تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا

علی صفیة ثم خرجنا الیٰ المدینة قال فرأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صفیہؓ کے ساتھ نکاح پر۔ پھر ہم مدینہ کی طرف نکلے، کہا انہوں (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

یحویٓ لها وراءه بعباءة ثم یجلس عند بعیره

کہ وہاں کے اردگرد اپنی عباء مبارک کو پھیلا کر پردہ کئے ہوئے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کے قریب بیٹھ جاتے پھر اپنے

فیضع رکبته فتضع صفیة رجلها علیٰ رکبته حتی ترکب فسرنا حتّی

گھٹنے کو زمین پر رکھتے تو صفیہ اپنے پاؤں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے پر پاؤں رکھ کر سوار ہو جاتیں۔ پس ہم چل پڑے حتیٰ کہ ہم

اذا اشرفنا علی المدینة نظر الی احد فقال هذا جبل یحبنا ونحبه
مدینہ طیبہ کے قریب پہنچ گئے تو آنحضرت ﷺ نے اُحد پہاڑ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں
ثم نظر الی المدینة فقال اللهم انی احرم ما بین لابَتَیهَا بمثل ما
پھر مدینہ منورہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ اے اللہ میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان والی زمین کو حرم قرار دیتا ہوں جیسا کہ
حرم ابراهیم مکة اللهم بارک لهم فی مدهم وصاعهم
حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکۃ المکرّمۃ کو حرم قرار دیا تھا اے اللہ آپ ان (اہل مدینہ) کے مدادر صاع میں برکت عنائت فرمائیے

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله من الهم والحزن:...... اکثر حضراتؒ نے ان کے درمیان فرق نہیں فرمایا کہ دونوں سے مقصود ایک ہی ہے۔ اور بعض حضراتؒ نے فرمایا ہے کہ ''هم'' سے مراد یہ ہے کہ وہ پریشانی جو آنے والے حالات پر ہو اور ''حزن'' سے مراد یہ ہے کہ جو گزشتہ واقعہ پر ہو[1]

قوله حَیساً:...... کھجور پنیر اور گھی سے تیار شدہ حلوہ۔

حرم مکه اور حرم مدینه میں فرق:...... حرم مکہ وجوبی ہے اور حرم مدینہ استحبابی ہے۔

دلیل:...... اس پر یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں ابو عمیر صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک چڑیا (یا بلبل) رکھی ہوئی تھی۔ جس کا نام نُغیر تھا۔ جس کے ہلاک ہونے پر حضور ﷺ نے فرمایا یا ابا عُمیر مَافعِلَ النُغیر (اے ابو عمیر تیری بلبل کو کیا ہوا) اگر مدینہ بھی حرم وجوبی ہوتا تو مذکورہ صحابی چڑیا نہ رکھتے۔

کتحریم ابراهیم مکة:...... اس میں اسناد مجازی ہے حقیقتاً حرم قرار دینے والے تو اللہ ہی ہیں جیسا کہ دوسری جگہ ہے فان هذا البلد حرمه الله یوم خلق السمٰوٰت والارض وهو حرام بحرمة الله الحدیث[2]

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ بحری سفر کے جواز کو بیان فرما رہے ہیں اور جن روایات میں ممانعت کا ذکر ہے وہ طغیانی کی حالت پر محمول ہیں۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۷۸ ج ۱۴ [2] بخاری شریف ص ۲۴۷ ج ۱

(۱۰۴) حدثنا ابوالنعمان ثنا حماد بن زید عن یحییٰ عن محمد بن یحییٰ بن حبان

بیان کیا ہم سے ابونعمان نے کہا ہم سے بیان کیا حماد بن زید نے روایت کیا انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے

عن انس بن مالک قال حدثتنی ام حرام ان النبی ﷺ

انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ مجھ سے ام حرامؓ نے بیان کیا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے

قال یوما فی بیتها فاستیقظ وهو یضحک

ایک دن ان کے گھر میں قیلولہ فرمایا تو آنحضرت ﷺ اس حال میں بیدار ہوئے کہ ہنس رہے تھے تو انہوں نے (ام حرامؓ)

قالت یارسول الله ما یضحکک قال عجبت من قوم من امتی یرکبون البحر

عرض کیا کہ کونسی چیز آپ ﷺ کو ہنسا رہی ہے۔ فرمایا کہ مجھے اپنی امت میں سے ایک گروہ کو دریا پر سوار دیکھ کر خوشی ہوئی

کا لملوک علی الاسرة فقلت یارسول الله ادع الله ان یجعلنی منهم

جیسا کہ بادشاہ تختوں پر بیٹھے ہوں تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ دعا فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کردے

فقال انت منهم ثم نام فاستیقظ وهو یضحک فقال

فرمایا کہ تو ان سے ہوگی۔ پھر سو گئے۔ آنحضرت ﷺ پھر بیدار ہوئے اس حال میں کہ وہ ہنس رہے تھے پس اس طرح

مثل ذٰلک مرتین او ثلٰثا قلت یارسول الله ادع الله ان یجعلنی منهم

انہوں نے دو یا تین مرتبہ کہا تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کردے تو

فیقول انت من الاولین فتزوج بها عبادة بن الصامت

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو پہلے گروہ میں سے ہوگی پھر ان (ام حرام رضی اللہ عنہا) سے عبادہ بن صامتؓ نے نکاح کرلیا

فخرج بها الی الغزو فلمارجعت قربت دابة لترکبها فوقعت فاندقّت عنقها

تو وہ ان (ام حرام رضی اللہ عنہا) کو ساتھ لیکر جہاد کیلئے تشریف لے گئے تو جب وہ (ام حرام رضی اللہ عنہا) واپس تشریف لائیں تو سواری ان کے قریب کی گئی تا کہ وہ اس پر سوار ہوں سو وہ گر گئیں تو ان کی گردن ٹوٹ گئی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة، والحدیث قد مضیٰ عن قریب فی باب غزوة المرأة فی البحر ومضی ایضا فی باب من یصرع فی سبیل الله وفی باب الدعا فی الجهاد.

﴿۷۵﴾

باب من استعان باالضعفاء و الصالحين في الحرب

یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے جس نے کمزوروں اور صالحین کے ویلہ سے لڑائی میں مدد طلب کی

﴿وقال ابن عباس اخبرني ابوسفيان قال قال لي قيصر سألتك
ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مجھے ابوسفیانؓ نے خبر دی کہ قیصر روم نے مجھ سے کہا کہ میں نے آپ سے پوچھا تھا
اشراق الناس اتبعوه ام ضعفاؤ هم فزعمت ضعفاء هم وهم اتباع الرسل
کہ بڑے لوگوں نے ان (آنحضرت ﷺ) اتباع کی ہے۔ یا ان میں سے کمزوروں نے ان ﷺ کی اتباع کی ہے
تو آپ نے کہا کہ ان میں سے کمزوروں ہی نے ان کی اتباع کی ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ اس طویل حدیث کا حصہ جس کو امام بخاریؒ بدء الوحی میں لائے ہیں اور یہاں اس کو تعلیقاً ذکر کیا ہے اور ترجمۃ الباب سے مناسبت ابن عباسؓ کی حکایت کی بناء پر ہے قولِ ہرقل کی وجہ سے نہیں۔

استعانة بالضعفاء والصالحين :...... اس کا مطلب فیض الباری میں علامہ انور شاہؒ نے یہ لکھا ہے کہ ان کو شامل کر کے یا ان کی موجودگی میں دعا کرنا اور ان کی برکت سے رحمت نازل کروانا بعض بزرگوں کا فرمان ہے کہ لشکرِ دعا لشکرِ جہاد سے قوی ہوتا ہے کہ اس کی برکت سے ملائکہ کی مدد شامل ہو جاتی ہے۔

ابو سفیانؓ:...... نام صخر بن حرب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قرشی اموی مکی ہے ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ کے والد محترم ہیں، فتح مکہ والے سال اسلام قبول کیا مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کی اور جنگ حنین، طائف اور جنگ یرموک میں شرکت کی اور غزوۂ طائف میں آپ کی ایک آنکھ شہید ہوئی اور دوسری آنکھ جنگِ یرموک میں شہید ہوئی۔ ۲۱ھ میں انتقال فرمایا۔ حضرت عثمان بن عفانؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ حضرت امیر معاویہؓ کے والد محترم ہیں [1]

(۱۰۷) حدثنا سليمٰن بن حرب ثنا محمد بن طلحة عن طلحة
بیان کیا ہم سے سلیمن بن حرب نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن طلحہ نے روایت کیا انہوں نے طلحہ سے انہوں نے
عن مصعب بن سعد قال راى سعد ان له
مصعب بن سعد سے کہا انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ تحقیق ان کو ان لوگوں پر جو ان سے کم درجے ہیں

[1] عمدۃ القاری ص ۱۷۹ ج ۱۴

فضلا علی من دونه فقال النبی ﷺ هل تنصرون وترزقون الا بضعفائکم
فضیلت ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم نہیں مدد کئے جاتے ہو اور نہ رزق دیئے جاتے ہو مگر اپنے کمزوروں کے طفیل

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة من حیث انه ﷺ اخبر بانهم لا ینصرون الا بالضعفاء و الصالحین.

رأی سعدؓ:...... رای بمعنی ظن ہے یعنی حضرت سعد نے خیال کیا، نسائی شریف میں ظن آیا ہے اور سعدؓ سے مراد سعد بن ابی وقاصؓ ہیں ان کی کنیت ابو اسحاق ہے، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، سترہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تیسرے نمبر پر اسلام لائے۔ سب سے پہلے اللہ کے راستے میں تیر چلایا۔ تمام غزوات میں شریک رہے۔ زبیر بن عوام کی طرح ان کو بھی آپ ﷺ نے فرمایا تھا میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔ اپنے عتیق نامی محل میں جو کہ مدینہ منورہ کے قریب ہے ۵۵ھ میں انتقال فرمایا وہاں سے مردوں کے کندھوں پر مدینہ منورہ لائے گئے اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے ان کی نماز جنازہ مروان بن حکم نے پڑھائی[1]

قوله رای سعد ان له فضلاً:...... حضرت سعد بن وقاصؓ بڑے بہادر اور تیر انداز تھے تو ان کا خیال تھا کہ اس وجہ سے ان کو دوسرے صحابہ کرامؓ پر فضیلت حاصل ہونی چاہئے کہ ان کو غنائم میں سے زیادہ حصہ دیا جائے کہ ان کا استحقاق ہے تو حضور ﷺ نے ان کو جواب میں فرمایا کہ سب مجاہدین کو برابر برابر حصہ دیا جائے گا کیونکہ قوی آدمی اپنی شجاعت کی وجہ سے ترجیح پاتا ہے تو کمزور اپنی دُعا اور اخلاص کے سبب ترجیح پاتا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تمہیں کمزوروں کے طفیل ہی رزق دیا جاتا ہے اور ان ہی کے طفیل مدد کی جاتی ہے تو سب شرکاء کو حصے برابر ملیں گے۔

(۱۰۸) حدثنا عبدالله بن محمد ثنا سفیان عن عمرو سمع جابرا
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے سفیٰن نے روایت کیا انہوں نے عمرو سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے سنا
عن ابی سعید عن النبی ﷺ قال
روایت کیا انہوں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا
یاتی زمان یغزو فیه فئام من الناس فیقال فیکم
کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ جس میں مسلمانوں کی ایک جماعت غزوہ (جہاد) کرے گی تو کہا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی
من صحب النبی ﷺ فیقال نعم
ایسی شخصیت ہے کہ جس نے نبی اکرم ﷺ کی صحبت اختیار کی ہو (یعنی صحابی رضی اللہ عنہ ہو) سو کہا جائے گا کہ ہاں تو اس

[1] مشکوٰۃ ص ۵۹۷ ج ۱

فیفتح علیه ثم یاتی زمان فیقال فیکم من صحب
(گروہ) کو فتح دے دی جائے گی پھر ایسا وقت آئے گا کہ کہا جائے گا کہ کیا تم میں ایسی شخصیت ہے کہ جس نے نبی اکرم ﷺ
اصحاب النبی ﷺ فیقال نعم فیفتح
کے صحابہ کرامؓ کی صحبت اٹھائی ہو (یعنی تابعی ہو) سو کہا جائے گا کہ ہاں تو ان کو بھی فتح دے دی جائے گی
ثم یاتی زمان فیقال فیکم من صحب صاحب اصحاب النبی ﷺ
پھر ایسا زمانہ آئے گا کہ کہا جائے گا کہ کیا تم میں ایسا آدمی ہے جس نے نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کے شاگردوں (تبع تابعین)
فیقال نعم فیفتح
کی صحبت اختیار کی ہو تو کہا جائے گا کہ ہاں تو ان کو بھی فتح دے دی جائے گی

اس حدیث میں تین گروہوں کا ذکر ہے (۱) صحابہ کرامؓ (۲) تابعین (۳) تبع تابعین۔ تو ان کی وجہ سے نصرتِ خداوندی حاصل ہوگی کیونکہ وہ امر دنیا کے لحاظ سے کمزور اور امرِ آخرت کے لحاظ سے قوی ہیں۔

﴿۷۶﴾
باب لایقول فلان شهید
یہ باب اس بارے میں ہے کہ یہ نہ کہا جائے کہ فلاں شہید ہے

ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ قطعی طور پر کسی کو شہید نہیں کہا جائے گا مگر یہ کہ وحی خفی یا جلی سے ثابت ہو جائے کہ فلاں شہید ہے کیونکہ نیت اور خاتمہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو ہی علم ہے کہ اس کی نیت کیا ہے اور خاتمہ کیسا ہوگا؟

❁قال ابو هريرةؓ عن النبی ﷺ الله اعلم بمن
حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ زیادہ جانتے ہیں اس شخص کو
یجاهد فی سبیله و الله اعلم بمن یُکلَمُ فی سبیله
جو اس کے راستہ میں جہاد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتے ہیں اس شخص کو جو اس کے راستہ میں زخمی کیا جاتا ہے

یہ تعلیق ہے اور اس حدیث کا حصہ ہے جو کتاب الجہاد کے شروع میں باب افضل الناس مومن مجاهد بنفسه وماله کے تحت گزر چکی ہے۔

قوله بمن یکلم:...... یکلم بمعنی یجرح (زخمی کیا جائے) ہے۔

تعلیق کا مقصد:...... ترجمۃ الباب میں پائے جانے والے دعویٰ کے اثبات کے لئے اس تعلیق کو ذکر کیا ہے کہ کسی کے بارے میں حتمی طور پر نہ کہا جائے کہ یہ شہید ہے کس لئے لڑتے لڑتے جان دی ہے؟ یا زخمی ہوا ہے اس کا تعلق نیت سے ہے اور نیت کا تعلق دل سے ہے اور دلوں کا حال اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ[1]

(۱۰۹)حدثنا قتیبة ثنا یعقوب بن عبد الرحمان عن ابی حازم عن سهل بن سعد الساعدیؓ
بیان کیا ہم سے قتیبہ نے کہا ہم سے بیان کیا یعقوب بن عبدالرحمٰن نے روایت کیا انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے
ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم التقی هو والمشرکون فاقتتلوا فلما مال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الی
کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکوں کی مڈبھیڑ ہوئی تو انہوں نے لڑائی کی۔ سو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کی طرف اور
عسکره ومال الاٰخرون الیٰ عسکرهم و فی اصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم رجل لایدع لهم شاذة
مشرکین اپنے لشکر کی طرف لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر میں ایک ایسا آدمی تھا جو کہ نہیں چھوڑتا تھا کسی الگ ہونے والے کو
ولا فاذةً الا اتبعها یضربها بسیفه فقال
اور نہ الگ رہنے والے کو مگر اس کا پیچھا کرتے ہوئے اپنی تلوار سے اسے قتل کر رہا تھا تو انہوں (حضرت سہل بن سعدؓ) نے کہا کہ
ما اجزاء منا الیوم احد کما اجزاء فلان فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
ہم میں سے کسی نے آج اتنا ثواب نہیں کمایا جیسا کہ فلاں آدمی (جو دلیری سے لڑ رہا تھا اور کفار کو قتل کر رہا تھا) نے کمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اما انه من اهل النار فقال رجل من القوم انا صاحبه
کہ تحقیق وہ تو دوزخیوں میں سے ہے (تو صحابہ کرام کو تعجب ہوا) تو قوم (مسلمانوں) میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں اس کیساتھ
فخرج معه کلما وقف وقف معه واذا اسرع اسرع معه
رہوں گا (تا کہ دیکھوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کیسے صحیح ہوتا ہے) جب وہ (بہادر) ٹھہر جاتا تو یہ آدمی بھی ٹھہر جاتا اور جب وہ بھاگتا تو یہ بھی اس کے ساتھ بھاگتا
قال فجرح الرجل جرحا شدیدا فاستعجل الموت فوضع نصل سیفه بالارض
اس نے کہا کہ وہ شدید زخمی کیا گیا تو اس نے موت کو جلدی طلب کیا (خودکشی کا ارادہ کیا) سو اس نے اپنی تلوار کے پھل کو زمین پر
وذبابه بین ثدییه ثم تحامل علیٰ سیفه فقتل نفسه
اور اس کے دھار والے حصہ کو اپنے دونوں پستانوں کے درمیان رکھا، پھر گر پڑا وہ اپنی تلوار پر سو اس نے اپنے آپ کو قتل کر لیا

[1] پارہ ۲۴ آیت ۱۹ سورۃ المومن

فخرج الرجل الی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال
تو بھاگا (وہ) آدمی (جو اس کے پیچھے تفتیش کیلئے گیا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تو (حاضر ہونے کے بعد) اس نے کہا کہ میں
اشھد انک رسول الله قال وماذاک
گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور یہ کیا ہے؟ (اس وقت اس گواہی کی کیا ضرورت پیش آگئی؟
قال الرجل الذی ذکرت انفا انه من اهل النار
اس نے کہا کہ وہ آدمی جس کے بارے میں ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تحقیق وہ دوزخیوں میں سے ہے۔ تو لوگوں (صحابہ کرامؓ)
فاعظم الناس ذلک فقلت انا لکم به فخرجت
نے اس کو گراں سمجھا (کہ وہ تو اس قدر بہادری دکھا رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں انه من اهل النار) تو میں نے کہا میں تمہارے لئے اس کے ساتھ جاتا ہوں
فی طلبه ثم جرح جرحا شدید افاستعجل الموت فوضع نصل سیفه فی الارض وذبابه
تو میں اس کی طلب میں نکلا پھر وہ شدید زخمی کیا گیا تو اس نے موت کو جلدی طلب کیا سو اس نے اپنی تلوار کے پھل کو زمین پر اور
بین ثدییه ثم تحامل علیه فقتل نفسه
اس کے دھار والے حصہ کو اپنے پستانوں کے درمیان رکھا پھر اس پر بوجھ ڈالا تو اس نے اپنے آپ کو قتل کرلیا (خودکشی کرلی)
فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک ان الرجل لیعمل بعمل اهل الجنة فیما یبدو للناس
تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک آدمی اہل جنت والے عمل کرتا ہے اس میں کہ جو لوگوں کے لئے ظاہر ہووے
وهو من اهل النار وان الرجل لیعمل عمل اهل النار فیما یبدو للناس وهو من اهل الجنة
حالانکہ وہ اہل نار میں سے ہوتا ہے۔ اور بے شک آدمی اہل نار والے عمل کرتا ہے اس میں کہ جو لوگوں کے لئے ظاہر ہووے (بظاہر لوگوں کی نظر میں) حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:...... روایت الباب کی مطابقت اس طرح ہے کہ تحقیق جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس آدمی کی بہادری کو میدان جنگ میں دیکھا تو انہوں نے کہا کہ اگر یہ آدمی مارا گیا تو شہید ہوگا پھر جب یہ ظاہر ہوا کہ اس نے اللہ کیلئے قتال نہیں کیا بلکہ اس نے خودکشی کرلی ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ میدان جنگ میں ہر مقتول پر (مسلمانوں میں سے) شہید کا اطلاق نہیں کیا جائے گا کہ وہ یقیناً شہید ہے۔ تو ترجمة الباب ثابت ہوگیا کہ کسی متعین شخص کے بارے میں شہید قطعی ہونے کا نہ کہا جائے اگرچہ احکام ظاہرہ میں اس کو شہید کا حکم دیا جائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس

حدیث سے ثابت ہوا کہ اعتبار خاتمہ اور نیت کا ہے اور اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے دین کی مدد رجل فاجر سے بھی کروا لیتے ہیں تو نیت خالص رکھتے ہوئے خاتمہ بالخیر کی دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

التقی ھو و المشرکون:...... رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کی مڈبھیڑ ہوئی اور آپس میں ٹکرائے، مقابلہ ومقاتلہ ہوا۔

سوال:...... آنحضرت ﷺ نے ستائیس غزوات میں بنفس نفیس شرکت کی۔ حدیث الباب میں کون سے غزوہ کی طرف اشارہ ہے؟

جواب:...... علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ اس سے غزوۂ خیبر کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ امام بخاریؒ نے باب غزوہ خیبر میں اسی روایت کو نقل کیا ہے[۱]

وفی اصحاب رسول اللہ ﷺ رجل:...... رسول اللہ ﷺ کے لشکر میں ایک ایسا آدمی تھا جو کسی الگ ہونے والے اور الگ رہنے والے کو نہیں چھوڑتا تھا یعنی قتل کر دیتا تھا اس کا نام قزمان ذکر کیا گیا ہے[۲]

شاذۃ:...... ذال کی تشدید کے ساتھ بمعنٰی الگ ہونے والا۔

فاذۃ:...... ذال کی تشدید کے ساتھ بمعنٰی الگ رہنے والا۔

شاذہ اور فاذہ میں فرق:...... شروع میں شریک ہو پھر الگ ہو جائے تو شاذہ ہے اور اگر شروع سے ہی شریک نہ ہو تو فاذہ ہے۔

ذبابہ:...... ذباب، تلوار کا وہ حصہ جس کے ذریعے ضرب لگائی جائے۔ جسے تلوار کی دھار کہتے ہیں۔

بین ثدییہ:...... یعنی تلوار کے دھار والے حصہ کو اپنے پستانوں کے درمیان رکھا اور پھر اس پر گر پڑا جس سے اس کو موت واقع ہوگئی۔

قال رجل من القوم:...... قوم (صحابہؓ) میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں اس کا انجام دیکھنے کے لئے اس کے ساتھ رہوں گا کیونکہ قزمان (منافق) دیکھنے میں عبادات، ریاضات میں، اخلاق، عادات واحوال اور اقوال میں اچھا لگتا تھا اس کے باوجود آپ ﷺ اس کو جہنمی بتلا رہے ہیں چنانچہ انجام کار ویسا نکلا جیسے لسانِ نبوت نے اطلاع دی تھی اس نے بالآخر خودکشی کر لی تھی۔

سوال:...... تعاقب کرنے والے صحابی کا نام کیا ہے؟

جواب:...... حضرت اکثمؓ بن ابی الجون الخزاعی[۳]

قولہ امّا انہ من اھل النار:......**سوال:** خودکشی (اپنے آپ کو قتل کرنا) معصیت ہے اور معصیت سے آدمی کافر نہیں ہوتا اور مرتکب معصیت اپنی سزا بھگتنے کے بعد دوزخ سے جنت میں منتقل ہو جاتا ہے یعنی آخر کار وہ اہل

---

[۱] عمدۃ القاری ص ۱۸۰ ج ۱۴ [۲] عمدۃ القاری ص ۱۸۱ ج ۱۴ [۳] فتح الباری ص ۴۷۳ ج ۷

جنت میں سے ہوتا ہے۔ اور حضور ﷺ فرمارہے ہیں کہ وہ اہل نار میں سے ہے۔

جوابِ اول:...... ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو بذریعہ وحی معلوم ہوگیا ہو کہ وہ مومن نہیں ہے جیسا کہ اوپر کے قصہ سے ظاہر ہے[1]

جوابِ ثانی:...... وہ عنقریب مرتد ہوجائے گا۔ اس طرح کہ وہ خودکشی کو حلال سمجھے گا تو فرمان رسول اللہ ﷺ صحیح ہوا۔

جوابِ ثالث:...... من اہل النار سے مراد نار غیر مؤبدہ ہے۔

سوال:...... کسی مقتول کا شہید ہونا نہ ہونا ہمیں کیسے معلوم ہوگا؟ پھر تو کسی مقتول کو شہید کے لفظ کے ساتھ موسوم نہیں کیا جاسکتا جب کہ ہم اکثر مقتولین کو شہداء کہہ دیا کرتے ہیں۔

جواب:...... ہم ظاہر کے مکلّف ہیں اس لئے ظاہرِ حال کو دیکھ کر شہید کہہ دیتے ہیں۔

﴿۷۷﴾

باب التحریض علی الرمی وقول الله تعالی وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ[2]

یہ باب تیراندازی پر ابھارنے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بیان میں ہے کہ اور تیاری رکھو تم ان (کفار) کے (مقابلے) میں جس قدر تم استطاعت رکھو تیراندازی اور گھوڑوں کے باندھنے سے، ڈراتے رہو تم اس کی وجہ سے اللہ کے دشمن کو اور اپنے دشمن کو

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ تیراندازی کی ترغیب دے رہے ہیں۔ تحریض کا معنی ابھارنا ہے کہ تیراندازی کی تربیت حاصل کرنا چاہئے کیونکہ یہ جہاد و جنگ میں کام آتی ہے اور اس کے ذریعہ سخت دشمن کو زیر کیا جاسکتا ہے۔

قوله وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ:...... اس آیت کو یہاں اس لئے ذکر فرمایا کہ اس میں قوۃ کی تفسیر رمی (تیر اندازی کرنا) سے کی گئی ہے۔ جیسا کہ ابوداؤد شریف میں روایت ہے کہ حضرت عقبہؓ نے فرمایا **سمعت رسول الله ﷺ یقول وهو علی المنبر واَعِدّوا لهم ما استطعتم من قوة اَلا ان القوة الرمی الا ان القوة الرمی الا ان القوة الرمی**[3]

رمی سے مراد صرف نیزہ پھینکنا نہیں بلکہ رمی سے مراد دشمن کی طرف مہلک آلہ پھینکنا ہے اس زمانے میں آلہ مہلکہ تیر تھا اس لئے تفسیر رمی سے کی گئی۔

حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحبؒ:...... فیض الباری میں تحریر فرماتے ہیں کہ تحریض علی الرمی گزشتہ دور میں تھی۔ موجودہ دور میں آلاتِ حرب کلاشنکوف، ٹینک، توپ، ہوائی جہاز اور بم میزائل وایٹم بم وغیرہ

[1] عمدۃ القاری ص ۱۸۱ ج ۱۴ [2] سورۃ انفال آیت ۶۰ پارہ ۱۰ [3] ابوداؤد شریف باب فی الرمی ص ۳۴۷ ج ۱

کے استعمال کا سیکھنا، سکھانا ضروری ہے۔اور ظاہر حدیث کے مطابق رمی وغیرہ پر اصرار صحیح نہیں ہے بلکہ غباوۃ ہے کیونکہ مقصود جہاد ہے اور آج کل جہاد موجودہ دور کی ایجادات متعلقہ بالحرب سے ہی ممکن ہے۔اور اسی غباوۃ کی وجہ سے ہی سلطنتِ بخارا مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گئی تھی وہ اس طرح کہ بادشاہ بخارا نے علماء سے استفسار کیا کہ کیا موجودہ زمانہ کے آلات حرب جہاد کیلئے خرید کرلوں؟ تاکہ بوقت ضرورت جہاد میں کام آویں تو علماء نے اس کو منع کردیا کہ وہ بدعت ہیں احادیث سے ان آلات حرب کا ثبوت نہیں ملتا، لہذا بادشاہ رُک گیا تو نتیجتاً روس سے لڑائی کے وقت اہلِ بخارا شکست کھا گئے اور روس نے بخارا پر قبضہ کرلیا۔لہذا ظاہر حدیث کی بجائے مفہوم ومطلوبِ حدیث دیکھنا چاہیے۔

(۱۱۰)حدثنا عبدالله بن مسلمة ثنا حاتم بن اسمٰعيل عن يزيد بن ابي عبيد قال
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے کہا بیان کیا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے روایت کی انہوں نے یزید بن ابوعبید سے کہا
سمعت سلمة بن الاكوع قال مرالنبی صلی اللہ علیہ وسلم علی نفر من اسلم ينتضلون
انہوں نے کہا کہ میں نے سلمہ بن اکوعؓ سے سنا کہ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بنُو اسلم کی ایک جماعت پر گزر ہوا جو تیر اندازی کررہی تھی تو
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارموابنی اسمٰعیل فان اباكم كان راميا
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حضرت اسمٰعیل علی نبینا وعلیہ السلام کی اولاد تم تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارے باپ بھی تیر انداز تھے۔
ارموا وانا مع بنی فلان قال فامسک احد الفريقين بايديهم
تم تیر اندازی کرو اور میں فلاں کی اولاد کے ساتھ ہوں کہا انہوں نے (مسلم بن سلمؓ) نے کہ دوسرے فریق نے روک لیا اپنے ہاتھوں کو
فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مالكم لاترمون قالوا كيف نرمی
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا کہ تم تیر اندازی نہیں کررہے انہوں نے کہا کہ ہم کیسے تیر اندازی کریں
وانت معهم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارموا و انا معكم كلكم
حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ان کے ساتھ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں

سوال:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں فریقوں کے ساتھ کیسے ہوسکتے ہیں؟ ظاہر بات ہے دونوں فریقوں میں سے ایک غالب ہو گا اور دوسرا مغلوب۔

جواب ﴿۱﴾:...... معیت سے مراد قصد الی الخیر اور اصلاح نیت کی معیت ہے۔

جواب ﴿۲﴾:...... قتال کی مشق کے لئے معیّت مراد ہے تو ان اُمور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت مراد ہے جو دونوں فریقوں کے ساتھ ہوسکتی ہے

(۱۱۱) حدثنا ابونعیم ثنا عبدالرحمٰن بن الغسیل عن حمزۃ بن ابی اسید
بیان کیا ہم سے ابونعیم نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے روایت کیا انہوں نے حمزہ بن ابو اسید سے انہوں نے
عن ابیه قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر حین صففنا
اپنے باپ سے فرمایا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر والے دن جب ہم نے قریش کے (مقابلے) کیلئے
لقریش وصفوا لنا اذا اکثبوکم فعلیکم بالنبل قال ابو عبداللہ اکثبوکم یعنی اکثروکم
صفیں درست کیں اور انہوں نے ہمارے (مقابلے کیلئے) صفیں درست کیں جب وہ تمہارے قریب آجائیں کہ تم تیر
کو لازم ہے امام بخاریؒ نے فرمایا کہ اکثبوکم اکثروکم کے معنیٰ میں ہے

مطابقته للترجمة فی قوله "فعلیکم بالنبل" فانه تحریض علی الرمی بالسهام.

یوم بدر حین صففنا لقریش:...... غزوہ بدر والے دن جب ہم نے قریش مکہ کے مقابلہ کے لئے صفیں درست کیں۔ یہ غزوہ ۲ھ میں پیش آیا۔ ۳۱۳ مجاہدوں نے ۱۰۰۰ کفار کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ۷۰ کافر جہنم واصل ہوئے اور اتنے ہی گرفتار ہوئے بڑے بڑے سرداروں کے مارے جانے سے کافروں کی کمر ٹوٹ گئی۔

فعلیکم بالنبل:...... تیر کو لازم پکڑو۔ نبل جمع ہے نبلة کی، اس کی ایک اور جمع نبال بھی آتی ہے۔

قوله اکثبوکم:...... امام بخاریؒ کے نزدیک اکثبوکم "بمعنی بھیڑ کر آئیں" کے معنی میں ہے۔ دیگر شراحؒ کے نزدیک اذا اکثبوکم اذا دنوامنکم وقار بوکم کے معنی میں ہے۔ یعنی جب وہ کفار قریش تمہارے اس قدر قریب آجائیں کہ تمہارے تیر خطا نہ جائیں بلکہ ٹھیک ٹھیک نشانہ پر لگیں تو تیر برسانا شروع کر دو۔ یعنی بہت زیادہ قرب مراد نہیں بلکہ رمی کے لئے جو قرب مطلوب ہوتا ہے وہ مراد ہے۔ اور شراحؒ فرماتے ہیں کہ اکثبوکم کی تشریح اکثروکم سے کرنا غریب ہے جیسا کہ امام بخاریؒ نے کی ہے اور معتمد علیہ تشریح دنوامنکم وقاربوکم ہی ہے۔

﴿۷۸﴾

باب اللھو بالحراب ونحوھا

یہ باب چھوٹے نیزوں اور اسکی مثل آلات حرب کے ساتھ کھیلنے کے بیان میں ہے

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ کی اس ترجمہ سے غرض یہ ہے نیزہ بازی ممنوع کھیلوں میں سے نہیں۔

اللھو بالحراب:...... اس سے مراد اللھو للتعلیم ہے یعنی جہاد کی تعلیم کے لئے۔

(۱۱۲) حدثنا ابراھیم بن موسی انا ھشام عن معمرعن الزھری عن ابن المسیب

بیان کیا ہم سے ابراہیم بن موسیٰ کہا خبر دی ہمیں ہشامؒ نے روایت کیا انہوں نے معمرؒ سے انہوں نے زہریؒ سے انہوں نے ابن مسیبؒ سے

عن ابی ھریرۃؓ قال بینا الحبشۃ یلعبون عند النبی ﷺ بحرابھم

انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے دریں اثناء کہ اہل حبشہ نبی اکرم ﷺ کے نزدیک اپنے چھوٹے نیزوں کے ساتھ کھیل رہے تھے

دخل عمر فاھویٰ الی الحصی فحصبھم بھا فقال دعھم یاعمر

کہ حضرت عمرؓ تشریف لائے تو انہوں نے کنکریوں کا ارادہ کیا تا کہ ان کو ماریں کنکریوں کے ساتھ تو فرمایا انہوں نے کہ اے عمرؓ تو ان کو چھوڑ

وزاد علیّ ثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر فی المسجد

اور زیادہ کیا علی نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالرزاق نے کہا بیان ہم سے معمر نے فی المسجد (فی المسجد کا لفظ زیادہ بیان کیا)

فی المسجد:...... مراد قریبا منہ ای المسجد یعنی یہ کھیل مسجد سے باہر لیکن مسجد کے قریب ہی تھا۔ مسجد کے اندر نہ تھا۔

﴿۷۹﴾

باب المجن ومن یتترس بترس صاحبہ

ڈھال کے بیان میں اور اس شخص کے بیان میں جو اپنے ساتھی کی ڈھال استعمال کرے

(۱۱۳) حدثنا احمد بن محمد انا عبداللہ انا الاوزاعی عن اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحۃ

بیان کیا ہم سے احمد بن محمدؒ نے کہا خبر دی ہمیں عبداللہؒ نے کہا ہمیں خبر دی اوزاعی نے روایت کیا انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے

عن انس بن مالک قال کان ابوطلحۃ یتترس مع النبی ﷺ بترس واحد

انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے فرمایا انہوں نے کہ حضرت ابوطلحہؓ ڈھال استعمال کرتے تھے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک ہی ڈھال

وکان ابوطلحۃ حسن الرمی فکان اذا رمیٰ تشرف النبی ﷺ فینظرالی موقع نبلہ

اور حضرت ابوطلحہؓ ماہر تیر انداز تھے تو جب وہ تیر پھینکتے تو نبی اکرم ﷺ سر اٹھاتے تا کہ دیکھیں ان کے تیر (کے گرنے) کی جگہ

مطابقتہ للترجمۃ ظاھرۃ.

حالات حضرت ابی طلحۃؓ:...... نام زید بن سہل انصاری۔ یہ بہت اچھے تیر انداز تھے ان کے ہاتھ میں تیر چلاتے ہوئے دو یا تین کمانیں ٹوٹیں۔ غزوہ حنین میں بیس کافروں کو قتل کیا احد کے دن بڑی آزمائش سے گزرے ان کا ہاتھ شل ہو گیا جس کو رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کے لئے بطور ڈھال کے استعمال کیا۔ ان سے کل مرویات ۹۶ ہیں۔

کان ابو طلحۃ یتترس مع النبی ﷺ:...... حضرت ابوطلحہؓ اور نبی کریم ﷺ ایک ہی ڈھال کے ذریعہ اپنا دفاع و بچاؤ کررہے تھے ڈھال آپ ﷺ نے پکڑی ہوئی تھی اور حضرت ابوطلحہؓ بڑی جوانمردی سے تیر چلارہے تھے۔

(۱۱۴) حدثنا سعید بن عفیر ثنا یعقوب بن عبدالرحمن عن ابی حازم عن سھل بن سعد
بیان کیا ہم سے سعید بن عفیر نے کہا بیان کیا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے روایت کیا انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعدؓ سے
قال لما کسرت بیضۃ النبی ﷺ علی راسہ وادمی وجھہ
کہ انہوں نے کہا کہ جب نبی اکرم ﷺ کا خود مبارک ان کے سر مبارک پر ٹوٹ گیا اور آنحضرت ﷺ کا چہرہ انور خون آلود ہو گیا
وکسرت رباعیتہ وکان علی یختلف بالماء فی المجن وکانت فاطمۃ تغسلہ
اور ان ﷺ کا رباعیہ شہید ہو گیا اور حضرت علیؓ ڈھال میں متعدد مرتبہ پانی لا رہے تھے اور حضرت فاطمہؓ اس کو دھو رہی تھیں
فلما رأت الدم یزید علی الماء کثرۃ عمدت الیٰ حصیر
تو جب انہوں نے دیکھا کہ خون پانی پر بھی کثرت کی وجہ زیادہ ہو رہا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ارادہ فرمایا
فاحرقتھا فالصقتھا علیٰ جرحہ فرقأ الدم
سو انہوں نے اس کو جلا کر آنحضرت ﷺ کے زخم پر لگایا تو خون رک گیا

مطابقتہ للترجمۃ فی قولہ فی المجن.

امام بخاریؒ نے طب میں قتیبہؒ سے اس حدیث کو لائے ہیں۔ امام مسلمؒ نے مغازی میں قتیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

لما کسرت بیضۃ النبی ﷺ علیٰ رأسہ:...... جب نبی کریم ﷺ کا خود مبارک سر مبارک پر ٹوٹ گیا۔ غزوہ احد کا واقعہ ہے جب عبداللہ بن قمیئہ نے آپ ﷺ پر حملہ کیا تو خود کے دو حلقے آپ کے رخ انور میں گھس گئے پھر بدبخت بولا کہ میں قمیئہ کا بیٹا ہوں آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا **اقماک اللہ فی النار** یعنی اللہ تجھے آگ میں ذلیل کرے[۱] چنانچہ پہاڑی بکرے نے سینگ مار مار کر اس کو ختم کر دیا۔ احد کے میدان میں عتبہ بن ابی وقاص نے جناب نبی کریم ﷺ کو پتھر مارا جس سے آپ ﷺ کے دانت مبارک شہید ہوئے۔

گستاخوں کا انجام:...... جس نے آنحضرت ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی کی وہ برے انجام سے دوچار ہوا مثلاً (۱) ابوجہل نے کئی بار گستاخی کی۔ معرکہ بدر میں دو چھوٹے بچوں معاذؓ اور معوذؓ کے ہاتھوں گھوڑے سے گرا، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بدبخت کی گردن کاٹی۔

---

[۱] عمدۃ القاری ص ۱۸۴ ج ۱۴

(۲) ابولہب نے گستاخی کرتے ہوئے گالی دی اللہ پاک نے گالی کے جواب میں سورۃ اللھب نازل فرمائی اور عدسہ بیماری میں مبتلا ہوکر بُری موت مرا۔

(۳) ابولہب کے بیٹے عتیبہ نے آپ ﷺ کی بیٹی کوطلاق دی اور بے ادبی کا مظاہرہ کیا اور شیر کا لقمہ بنا[۱]

(۴) ابن قمیئہ نے گستاخی کی پہاڑی بکرے نے سینگ مار مار کر ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔

(۵) عتبہ بن ابی وقاص نے پتھر مار کر آپ ﷺ کے دندان مبارک شہید کئے تو اس کی نسل میں پیدا ہونے والا ہر بچہ نیچے کے دانتوں سے محروم ہوا[۲]

(۱۱۵) حدثنا علی بن عبداللہ ثنا سفیٰن عن عمرو عن الزھری عن مالک بن اوس بن الحدثان
بیان کیا علی بن عبداللہ نے بیان کیا ہم سے سُفیٰن نے روایت کیا انہوں نے عمرو سے انہوں نے زہری سے انہوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے
عن عمرؓ قال کانت اموال بنی النضیر
انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ قبیلہ بنو نضیر کے مال ان میں سے تھے کہ عنایت فرمایا
مماافاء اللہ علی رسولہ ﷺ ممالم یوجف المسلمون علیہ بخیل ولارکاب
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو یعنی یہ مال ایسے تھے کہ ان پر مسلمانوں نے اپنے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے
فکانت لرسول اللہ ﷺ خاصۃ وکان ینفق علیٰ اھلہ نفقۃ سنتہ
تو وہ (مال) رسول اللہ ﷺ کے لئے خاص تھے اور خرچ فرماتے تھے وہ اپنے گھر والوں پر ان کے سال بھر کا خرچہ
ثم یجعل ما بقی فی السلاح والکراع عدۃ فی سبیل اللہ
پھر بقایا خرچ فرماتے ہتھیاروں اور گھوڑوں میں (جہاد) فی سبیل اللہ کی تیاری کے لئے

سوال:...... ترجمۃ الباب میں مَجَنّ کا ذکر ہے اور روایات الباب میں مجن کا ذکر نہیں ہے تو تطابق کیسے ہوا؟

جواب:...... روایت الباب میں سلاح کا ذکر ہے اور مجن بھی آلاتِ صلاح (آلات حرب) میں سے ہے لہٰذا مطابقت ثابت ہوگئی۔ علامہ ابن منیرؒ فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ ایسے تراجم لاکر اس خیال کا رد فرمانا چاہتے ہیں کہ آلات حرب کی تیاری اور طریقہ استعمال کا سیکھنا سکھانا توکل کے منافی ہے اور یہ حق ہے کہ ان چیزوں سے تقدیر ٹلتی نہیں لیکن وساوس جو انسانی فطرت میں شامل ہیں ان کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ یعنی اپنی پوری تیاری کر کے اللہ پر توکل کرنا چاہیے۔

مجن چمڑے کا، اور ترس لوہے کا ہوتا ہے اسے اردو میں ڈھال کہتے ہیں۔

---

[۱] سیرت مصطفیٰ ص ۴۴۶ ج ۲ [۲] ارشاد الہادی ص ۹۵ ج ۵

اموال بنی النضیر:...... غزوہ بنی النضیر تین یا چار ہجری کو پیش آیا اموال بنی نضیر کے احکامات سورۃ الحشر پارہ ۲۸ کے پہلے رکوع میں تفصیل سے پڑھے جاسکتے ہیں۔

الکراع:...... گھوڑے۔علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ الکراع اسم اللخیل.

(۱۱۶)حدثنا قبیصة ثنا سفین عن سعد بن ابراهیم ثنی عبدالله بن شداد
بیان کیا ہم سے قبیصہ نے کہا بیان کیا ہم سے سفیان نے روایت کیا انہوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا مجھ سے بیان کیا عبداللہ شداد نے
قال سمعت علیا یقول مارایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفدی رجلا بعد سعد
انہوں نے کہا میں نے حضرت علیؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے سعد بن ابی وقاصؓ کے بعد کسی آدمی پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فدا ہونے کا کہتے نہیں سنا
سمعته یقول ارم فداک ابی وامی
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ تیر برساؤ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال:...... اس روایت الباب سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے علاوہ کسی صحابی کے لئے تفدیہ نہیں فرمایا حالانکہ دوسرے صحابہ کرامؓ کے لئے تفدیہ ثابت ہے۔جیسا کہ حضرت زبیرؓ کیلئے بھی تفدیہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

جواب:...... یہ نفی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اپنے علم کی بناء پر ہے کہ ان کے علم کے مطابق کسی اور صحابی کیلئے تفدیہ نہیں فرمایا۔لہٰذا اس سے لازم نہیں آتا کہ کسی اور صحابی کے لئے تفدیہ نہیں فرمایا،اور تفدیہ سے مراد دعا اور رضا ہے کہ میں تم سے راضی ہوں اور تمہارے لئے دعا گو ہوں۔

سوال:...... اس حدیث الباب کو ترجمۃ الباب سے بظاہر مناسبت نہیں؟ ترجمۃ الباب کا کوئی حصہ بھی حدیث میں نہیں؟

جواب:...... علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ارم امر کا صیغہ ہے جو الرمی سے مشتق ہے اور الرمی بمعنی پھینکنا،ادنی سی مناسبت بھی کافی ہوجایا کرتی ہے۔

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ درق (ڈھال) کے استعمال کی مشروعیت کو بیان فرما رہے ہیں۔ درق وہ ڈھال ہے جو چمڑے سے بنایا جاتا ہے۔
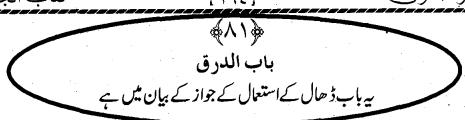
(١١٧)حدثنا اسمٰعیل حدثنی ابن وهب قال عمر وحدثنی ابوالاسود عن عروة

بیان کیا ہم سے اسمٰعیل نے کہا بیان کیا مجھ سے ابن وہب نے کہا عمرو نے کہ مجھ سے بیان کیا ابوالاسود نے روایت کیا انہوں نے عروہ سے

عن عائشة قالت دخل علیّ النبی ﷺ وعندی جاریتان تغنیان بغناء بعاث

انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ میرے پاس دو بچیاں بعاث کا گانا گا رہی تھیں

فاضطجع علی الفراش وحول وجهه فدخل ابوبکر فانتهرنی

تو آنحضرت ﷺ بستر پر لیٹ گئے اور اپنے چہرہ انور کو پھیر لیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے تو انہوں نے مجھے منع فرمایا

وقال مزمارة الشیطان عند رسول الله ﷺ فاقبل علیه رسول الله ﷺ فقال

اور فرمایا شیطانی باجہ اور وہ بھی رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں تو رسول اللہ ﷺ ان (ابوبکرؓ) کی طرف متوجہ ہوئے سو فرمایا

دعهما فلما عمل غمزتهما فخرجتا قالت

کہ آپ ان بچیوں کو چھوڑیں پھر جب وہ مشغول ہو گئے تو میں نے ان کو اشارہ کیا سو وہ چلی گئیں۔ فرمایا انہوں نے

وکان یوم عید یلعب السود ان بالدرق والحراب فاما سألت رسول الله ﷺ

کہ وہ عید کا دن تھا حبشی لوگ ڈھال اور نیزہ کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ پھر یا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی

واما قال لی أتشتهین ان تنظری فقلت نعم

اور یا آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا کہ کیا تو (وہ کھیل) دیکھنے کی خواہش رکھتی ہے؟ تو میں نے عرض کیا کہ ہاں

فاقامنی ورائه خدی علی خده ویقول

تو آنحضرت ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا فرمایا اس حال میں کہ میرا رخسار آنحضرت ﷺ کے رخسار انور پر تھا اور فرما رہے تھے

دونکم بنی ارفدة حتی اذا مللت قال حسبک قلت نعم قال فاذهبی

اے حبشہ والو تم لازم پکڑو یہاں تک کہ میں تھک گئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کافی ہے تو میں نے عرض کیا ہاں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو چلی جا (اے عائشہؓ)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله "بالدرق"

یہ حدیث بعینہٖ **ابواب العیدین فی باب الحراب والدرق یوم العید** میں ہے۔

قوله بغناء بُعاث:...... بعاث وہ دن ہے جس دن مدینہ پاک میں اوس اور خزرج کے درمیان جنگ ہوئی تھی۔ اور دونوں جماعتوں میں سے ہر ایک شعروں میں اپنا فخر وغیرہ بیان کرر ہے تھے اور یہ بچیاں وہی شعر گا رہی تھیں۔

اس سے بعض صوفیاء نے استدلال کیا ہے کہ غناء مروجہ جائز ہے یہ استدلال باطل ہے اس لئے کہ!

۱: وہ بچیاں نابالغ تھیں اور شجاعت کے اشعار پڑھ رہی تھیں، غناء مروج میں گانے والی مغنیات جوان ہوتی ہیں اور عشق و محبت کے شعر پڑھتی ہیں جو شہوانی جذبات کو حرکت دیتے ہیں۔

۲: غناء مروج آلات کے ساتھ ہوتے ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا **بعثت لاحذف** آیا ہوں میں تاکہ مٹاؤں آلات غناء کو۔

۳: فقہاء مجتہدین میں سے کسی نے بھی اس سے غناء مروجہ پر استدلال نہیں کیا۔

۴: دو بچیاں دف بجا رہی تھیں پہلے اس درجہ میں وہ جائز تھا بعد میں یہ بھی منسوخ ہو گیا حضرت علیؓ سے روایت ہے **نهی رسول الله ﷺ عن الدف**۔

قال احمد عن ابن وهب فلما غفل
اور احمد نے کہا روایت کیا انہوں نے ابن معصب سے **فلما غفل** بجائے **فلما عَمِلَ**

قال احمد:...... یہ تعلیق ہے۔ بعض نسخوں میں **قال ابو عبدالله قال احمد الخ** ہے ابوعبداللہ سے مراد خود امام بخاریؒ ہیں اور احمدؒ سے مراد احمد بن صالحؒ ہیں اور یہاں سے امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ احمد بن صالحؒ کی روایت میں **عمل**، کی جگہ **غفل** ہے دونوں معنیٰ کے لحاظ سے ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں ''مشغول ہوئے، غافل ہوئے'' دونوں صورتوں میں فاعل حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں۔

﴿۸۲﴾
باب الحمائل و تعليق السيف بالعنق
تلوار کی حمائل اور تلوار کے گردن میں لٹکانے کے بیان میں

(۱۱۸) حدثنا سليمان بن حرب ثنا حماد بن زيد عن ثابت
بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے حماد بن زید نے روایت کیا انہوں نے ثابت سے انہوں نے

عن انسؓ قال کان النبی ﷺ احسنَ الناس واشجع الناس ولقد
حضرت انسؓ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین اور سب سے زیادہ بہادر تھے اور البتہ بے شک
فزع اهل المدینة لیلة فخرجوا نحوالصوت فاستقبلهم النبی ﷺ
ایک رات اہل مدینہ نے گھبراہٹ محسوس کی تو (صحابہ کرامؓ) آواز کی طرف چلے تو نبی اکرم ﷺ ان (صحابہ کرامؓ) سے آگے نکل گئے
وقد استبرء الخبر وهو علٰی فرس لابی طلحة عُرْیٍ
اور آنحضرت ﷺ نے واقعہ کی تحقیق فرمائی اس حال میں کہ آپ ﷺ حضرت ابوطلحہؓ کے ننگی پیٹھ والے گھوڑے پر (سوار) تھے
وفی عنقه السیف وهو یقول لم تراعوا ثم قال وجدنا ہ بحراً او قال انه لبحر
اور ان کی گردن میں تلوار تھی اور آنحضرت ﷺ فرما رہے تھے کہ تم نہ گھبراؤ پھر فرمایا کہ ہم نے اس (گھوڑے) کو دریا پایا یا فرمایا کہ بے شک وہ (گھوڑا) البتہ دریا ہے

تحقیق و تشریح

مطابقته للترجمة فی قوله "وفی عنقه السیف"

اشکال:...... حدیث الباب ترجمۃ الباب کے مناسب نہیں کیونکہ حدیث میں حمائل کا ذکر نہیں جب کہ مطابقت ہونی چاہیے؟

جواب:...... حمائل تلوار ہی کا حصہ ہے تلوار کے ذکر سے حمائل کا تذکرہ ہو ہی جاتا ہے۔

ثم لم تراعوا:......ای لا تُراعوا تم نہ گھبراؤ اس معنی کی تائید ان روایات سے ہوتی ہے جن میں لن تراعوا کے الفاظ ہیں[1] علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں یہی ترجمہ لکھا ہے، حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا کہ لم تراعوا میں لم اپنے اصلی معنیٰ پر ہے یعنی اصلِ روع (گھبراہٹ) کی نفی ہے۔ تعلیقات لامع الدراری میں حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ نے اس معنی کو سراہا ہے[2] یعنی "تم سرے سے خوف زدہ ہی نہیں ہوئے" اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جس میں مارأینا من شیٔ کے الفاظ ہیں[3]

فائدہ:...... بعض روایات میں لم تراعوا لم تراعوا (دوبار) آیا ہے[4]

قوله الحمائل :...... حمائل حمیلة کی جمع ہے اور حمیلة اس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ تلوار کو لٹکایا جاتا ہے۔

---

[1] بخاری شریف ص۸۹۱ ج۲ [2] تعلیقات لامع الدراری ص۲۸۳ ج۲ [3] بخاری شریف ص۴۱۷ ج۱ [4] بخاری شریف ص۸۹۱ ج۲

﴿۸۳﴾

باب ماجآء فی حِلیَةِ السیوف

یہ باب تلواروں کو زیور سے آراستہ کرنے کے بیان میں ہے

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ تلواروں کو زیورات سے آراستہ کرنے کے جواز اور عدمِ جواز کو بیان کرنا چاہتے ہیں۔

(۱۱۹) حدثنا احمد بن محمد ثنا عبدالله ثنا الاوزاعی سمعت سلیمان بن حبیب
بیان کیا ہم سے احمد بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے عبداللہ نے کہا بیان کیا ہم سے اوزاعی نے کہا میں نے سلیمان بن حبیب سے سنا
سمعت اباامامة یقول لقد فتح الفتوح قوم
کہا میں نے حضرت ابوامامہؓ کو فرماتے سنا کہ بے شک قوم (صحابہ کرامؓ) نے بہت فتوحات حاصل کیں (تو بھی)
ماکانت حلیة سیوفهم الذهب ولاالفضة انما کانت حلیتهم
ان کی تلواروں کی زینت سونے اور چاندی سے نہ ہوئی تھی۔ جزایں نیست کہ ان صحابہ کرامؓ کی تلواروں کی زینت
العلابی ولاٰنُکَ و الحدید
علابی (اونٹ کی گردن کے پٹھے سے بنی ہوئی چیز) اور سکہ اور لوہے سے ہوتی تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

حلیة:...... حلیة، کی جمع حلی آتی ہے۔

العلابی:...... عین کے فتحہ اور باء کے کسرہ کے ساتھ علباء کی جمع ہے بمعنی اونٹ کی گردن کے پٹھے۔ اور امام اوزاعیؒ نے اس کا معنی کیا ہے کہ ایسا چمڑا جسے دباغت نہ دی گئی ہو۔ اور علامہ خطابیؒ نے عصب العنق (گردن کا پٹھا) ترجمہ کیا ہے۔

الآنک:...... مد اور نون کے ضمہ کے ساتھ بمعنی رصاص (سیسہ، سکہ) یہ ایسا واحد ہے جس کی جمع کوئی نہیں اور بعض نے کہا کہ یہ اسم جنس ہے۔

انما کانت حلیتهم العلابی:...... صحابہ کرامؓ جنہوں نے بہت فتوحات حاصل کیں انہوں نے اپنی تلواروں کو سونے، چاندی سے آراستہ نہیں کیا جیسے تم نے کر رکھا ہے ان کی تلواروں پر تو سیسہ، لوہا جیسی معمولی چیزیں لگی ہوتی تھیں۔ یہ بات حضرت ابوامامہؓ نے سلیمان بن حبیب وغیرہ کی تلواروں پر چاندی لگی دیکھ کر فرمائی اور ناراض

بھی ہوئے جیسا کہ ابن ماجہ کتاب الجہاد باب السلاح میں ہے۔قال دخلنا علیٰ ابی امامة فرأی فی سیوفنا شئیا من حلیة فضة فغضب وقال الحدیث[1]

سوال:...... تلوار پر سونا، چاندی لگانا یعنی تلوار کو آراستہ کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب:...... ائمہ کرامؒ کے درمیان اس سلسلہ میں اختلاف ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

اختلاف:...... احناف اور شوافع کے نزدیک تلوار وغیرہ کو چاندی سے آراستہ کرنا تو جائز ہے سونے سے نہیں[2] سنن ابوداؤد میں ہے کانت قبیعة سیف رسول اللہ ﷺ من فضة[3]

حنابلہ:...... کے نزدیک سونے سے آراستہ کرنا بھی جائز ہے۔

حدیث الباب:...... چونکہ بظاہر یہ حدیث احناف اور شوافع کے خلاف ہے اس میں ہے کہ حضرت ابوامامہؓ باہلی نے تلوار کو سونے سے سنوارنے کی طرح چاندی سے آراستہ کرنے پر بھی تنقید فرمائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے تلوار میں چاندی بطور آراستگی کے استعمال کرنا جائز نہیں۔

جواب:...... تنقید کا مقصد ایسے کاموں میں انہماک سے روکنا تھا استعمال سے نہیں۔ بخاری شریف کتاب المغازی باب قتل ابی جهل میں آتا ہے کہ حضرت زبیرؓ کی تلوار چاندی سے آراستہ تھی[4] باقی تلوار وغیرہ کو سونے سے آراستہ کرنا درست نہیں۔

فائدہ:...... تلوار میں سونے کا کیل یا سونے کا پانی چڑھا ہوا ہونا ممنوع نہیں پھر بھی بہتر یہ ہے کہ سونے کے استعمال سے بچے۔

﴿۸٤﴾

باب من علق سیفه بالشجر فی السفر عندالقائلة

اس شخص کے بیان میں جس نے قیلولہ کے لئے اپنی تلوار درخت کے ساتھ لٹکائی

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ مجاہد دورانِ سفر قیلولہ کرتے وقت اپنی تلوار کو درخت وغیرہ کے ساتھ لٹکا سکتا ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی تلوار کیکر کے درخت کے ساتھ لٹکائی تھی۔

(۱۲۰)حدثنا ابوالیمان انا شعیب عن الزهری ثنی سنان
بیان کیا ہم سے ابویمان نے کہا خبر دی ہمیں شعیب نے روایت کیا انہوں نے زہری سے کہا بیان کیا مجھ سے سنان

[1] ابن ماجہ ص ۲۰۷ [2] ہدایہ شریف ص ۳۸۷ ج ۴ حاشیہ ۱۴ مکتبہ سعید ایچ ایم کمپنی کراچی) [3] کتاب الجہاد باب فی السیف تحلی ص ۳۵۵ ج ۱ [4] بخاری ص ۵٦۵ ج ۲)

بن ابی سنان الدؤلی وابو سلمة بن عبد الرحمن ان جابربن عبداللہاخبرهماانه

بن ابو سنان دؤلی اور ابوسلمة بن عبد الرحمٰن نے کہ تحقیق جابر بن عبد اللہؓ نے ان دونوں کو خبر دی کہ بے شک انہوں (جابر بن عبد اللہؓ) نے

غزامع رسول الله ﷺ قبل نجدفلما قفل رسول الله ﷺ قفل معه

رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوہ (جہاد) کیا نجد کی طرف، تو جب رسول اللہ ﷺ لوٹے تو وہ بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ لوٹے

فادركتهم القائلة في واد كثير العضاه

تو ان (رسول اللہ ﷺ مع صحابہ کرامؓ) کو دوپہر کے آرام نے پالیا (قیلولہ کا وقت ہوگیا) ایسی وادی میں کہ جس میں بکثرت (کیکر) کانٹے دار درخت تھے

فنزل رسول الله ﷺ وتفرق الناس يستظلون بالشجرفنزل رسول الله ﷺ

تو رسول اللہ ﷺ (اپنی سواری سے) اترے اور لوگ (صحابہ کرامؓ) بکھر گئے درخت کا سایہ تلاش کرتے ہوئے سو رسول اللہ ﷺ ٹھہرے

تحت سمرة فعلق بها سيفه ونمنانومة فاذارسول الله ﷺ يدعونا

ایک کیکر کے درخت کے نیچے تو آنحضرت ﷺ نے اپنی تلوار کو اس (درخت) کیساتھ لٹکا دیا اور ہم سو گئے تو اچانک رسول اللہ ہمیں پکار رہے تھے

واذاعنده اعرابى فقال ان هذااخترط على سيفى وانا نائم

اور ان کے پاس ایک دیہاتی تھا تو انہوں (آنحضرت ﷺ) نے فرمایا کہ بے شک اس آدمی نے مجھ پر میری تلوار سونت لی اس حال میں کہ میں سو رہا تھا

فاستيقظت وهو فى يده صلتا فقال من يمنعک منى من يمنعک منى قلت الله

پھر میں بیدار ہوا اور وہ (تلوار) اس آدمی کے ہاتھ میں سونتی ہوئی تھی تو اس (آدمی) نے کہا کہ آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ کو مجھ سے کون بچائے گا میں نے کہا اللہ

الله ثلثا و لم يعاقبه وجلس

اللہ (یعنی مجھے میرا اللہ تعالیٰ بچائے گا) تین مرتبہ اور آنحضرت ﷺ نے اس (آدمی) کو کوئی سزا نہ دی اس حال میں کہ وہ (آدمی) بیٹھا ہوا تھا

وروى موسىٰ بن اسمٰعيل عن ابراهيم بن سعد عن الزهرى قال

اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے روایت کیا انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے زہری سے کہا انہوں نے (زہری)

فشام السيف فها هو ذا جالس ثم لم يعاقبه

تو اس نے تلوار کو نیام میں کیا تو وہ (آدمی) یہ بیٹھا ہوا ہے پھر آنحضرت ﷺ نے اس کو کوئی سزا نہیں دی

﴿تحقيق و تشريح﴾

مطابقته للترجمة فى قوله فنزل تحت سمرة وعلق بها سيفه۔

قبل نجد:...... نجد کی جانب، قِبل قاف کے کسرہ اور باء کے فتحہ کے ساتھ بمعنی جانب اور طرف۔نجد شام اور حجاز کا درمیانی علاقہ۔جس میں یہ واقعہ پیش آیا ہے اُسے غزوہ انمار کہا جاتا ہے کہ غزوہ ذات الرقاع میں یہ پیش آیا۔

قفل:...... بمعنی رجع (لوٹے) **القائلۃ:**...... ان کو دو پہر کے آرام نے پالیا۔

العضاہ:...... شیاہ کے وزن پر عضاۃ کی جمع ہے بمعنی ہر وہ درخت جس کے لمبے کانٹے ہوں[1]

سمرۃ:...... ببول کا درخت جمع اُسمر۔

اعرابی:...... تلوار سونتنے والے دیہاتی کا نام غورث یا غورک تھا۔

من یمنعک منی:...... (تلوار سونتنے والا دیہاتی بولا) تمہیں مجھ سے کون بچائے گا (آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں) میں نے تین بار اللہ، اللہ، اللہ کہا (یعنی میرا اللہ مجھے بچائیگا) کافر کے ہاتھ سے تلوار گر گئی اور آپ ﷺ نے اُٹھالی پھر آپ نے فرمایا (اب بتلاؤ) کہ تمہیں مجھ سے کون بچائیگا؟ الخ

واقعہ:...... اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے ساتھ پیش آیا۔الیکشن کا زمانہ تھا حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ اکیلے کار پر سفر کر رہے تھے لیگیوں کو پتہ چل گیا تو کچھ لوگ پیچھے لگادیئے چنانچہ انہوں نے حضرت کو روک کر گاڑی سے اتارا اور کہا کہ تجھے کون بچائیگا؟ تو حضرت نے بڑے اطمینان سے جواب دیا کہ مجھے میرا اللہ بچائیگا۔دریں اثنا یہ خبر دیو بند کے طالبعلموں تک بھی پہنچ چکی تھی تو وہ بھی کاریں لے کر موقع پر پہنچ گئے اور آتے ہی حملہ آوروں کو گھیر لیا تو حضرت مدنیؒ نے فرمایا کہ جانے دو، بچے ہیں، نا سمجھ ہیں۔چنانچہ انہیں چھوڑ دیا گیا اور کچھ نہ کہا۔

تعارض:...... روایت الباب میں ہے **فتفرق الناس فی العضاہ الخ** یعنی صحابہ کرامؓ درختوں کا سایہ تلاش کرنے کے لیے ادھر اُدھر بکھر گئے معلوم ہوا کہ آرام کی غرض سے لشکر کا ادھر ادھر بکھر جانا جائز ہے۔جب کہ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو صحابہ کرامؓ گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہو جاتے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا **اِنَّ تفرُّقَکُمْ فی ھذہ الشعاب والاودیۃ انما ذلکم من الشیطان** (الحدیث)[2] یعنی آپ نے فرمایا تمہارا گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہو جانا یقیناً شیطان کی طرف سے ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ ادھر اُدھر منتشر ہو جانا جائز نہیں بظاہر دونوں حدیثوں میں تعارض ہے؟

جواب:...... دونوں روایتوں کا محمل اور مصداق الگ الگ ہے۔تفرق کی اجازت اس وقت دی جب کہ اسلام کو قوت حاصل ہوگئی اور تفرق سے نہی ابتداء اسلام میں تھی۔

تطبیق:...... تفرق کی اجازت میدان کے اعتبار سے ہے اور تفرق سے نہی شعب کے اعتبار سے ہے۔

---

[1] عمدۃ القاری ص۱۸۹ ج۱۴ [2] ابوداؤد شریف باب ما یؤمر من الضمام العسکر ص۳۶۰ ج۱

﴿۸۵﴾

باب لبس البیضة

سر پر خود پہننے کے بیان میں
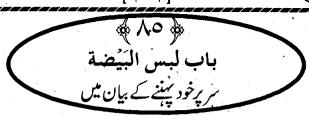
(۱۲۱) حدثنا عبدالله بن مسلمة ثنا عبدالعزیزبن ابی حازم عن ابیه
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالعزیز بن ابوحازم نے روایت کیا انہوں نے اپنے باپ سے
عن سهل انه سئل عن جرح النبی ﷺ یوم احد
انہوں نے حضرت سہلؓ سے کہ بے شک وہ رسول اللہ ﷺ کے اس زخم جو غزوۂ اُحد والے دن ہوا تھا کے بارے میں سوال کئے گئے تو
فقال جرح وجه النبی ﷺ وکسرت رباعیته
انہوں (سہلؓ) نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ انور زخمی ہوا اور ان (آنحضرت ﷺ) کی رباعیہ ٹوٹ گئی تھی
وهشمت البیضة علی رأسه فکانت فاطمة (علیها السلام) تغسل الدم وعلیٌّ یمسک
اور خود آنحضرت ﷺ کے سر مبارک پر ٹوٹ گئی تھی تو حضرت فاطمہؓ خون دھو رہی تھیں اور حضرت علیؓ تھامے ہوئے تھے
فلما رأت ان الدم لایزید الا کثرة
سو جب انہوں (حضرت فاطمہؓ) نے دیکھا کہ بے شک خون کم ہونے کی بجائے زیادہ ہو رہا ہے مگر زیادہ بجائے رکنے کے زیادہ ہوتا جا رہا ہے
اخذت حصیرا فاحرقته حتی صار رمادا ثم الزقته فاستمسک الدم
تو انہوں نے چٹائی لی اور اس کو جلایا یہاں تک کہ وہ (چٹائی جل کر) راکھ بن گئی پھر انہوں نے اس راکھ کو لگا دیا (زخم پر) تو خون بند ہو گیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ خَود (لوہے کی ٹوپی) سر پر رکھنے کے جواز کو بیان فرما رہے ہیں۔

بیضة:...... لوہے کی ٹوپی یعنی خود۔

﴿۸۶﴾

باب من لم یر کسر السلاح عندالموت

یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے کہ جس نے موت کے وقت ہتھیار توڑنا مناسب نہیں سمجھا

(۱۲۲)حدثنا عمروبن عباس ثنا عبدالرحمن عن سفیان عن ابی اسحٰق
بیان کیا ہم سے عمرو بن عباس نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالرحمٰن نے روایت کیا انہوں نے سفیٰن سے انہوں نے ابواسحٰق سے
عن عمروبن الحارث قال ماترک رسول الله ﷺ الاسلاحه وبغلة بیضاء
انہوں نے عمرو بن حارثؓ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہیں چھوڑا مگر اپنے ہتھیار اور سفید خچر
وارضا جعلها صدقة
اور (خیبر کی) زمین (کو) ان (سب) کو صدقہ فرما دیا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب کی غرض:...... اس باب سے مقصود امام بخاریؒ کا اس رسمِ جاہلیت کی رد ہے جس کے تحت زمانہ جاہلیت میں جب کوئی رئیس فوت ہوجاتا تو اس کے ہتھیار توڑ دیتے اور اس کے جانوروں کی کوکھیں کاٹ دیتے تھے اور علامہ کرمائی نے کہا ہے کہ کسر سے مراد بیع ہے کیونکہ حضور ﷺ پر قرض تھا۔ اس کے باوجود ہتھیار نہیں بیچے۔ تو گویا کہ لم یر کسر السلاح سے مراد قرض کی وجہ سے ہتھیار نہ بیچنا ہے لیکن جمہور شراحؒ نے اس کو بعید کہا ہے، حضرت گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ اس کا جواز موقوف ہے فائدے پر کہ اگر توڑنا فائدہ مند ہو تو جائز ہے ورنہ اسراف ہے مثلاً ہتھیاروں کے دشمن کے ہاتھ میں چلے جانے کا خوف ہو یا بچے یا مجنون کے ہاتھ میں جانے کا خوف ہو تو توڑنا جائز ہے تاکہ غلط استعمال نہ ہو۔

قوله جعلهاصدقة:...... جعلها کی ضمیر کا مرجع تینوں چیزیں (سلاح، بغلہ اور ارض) ہیں نہ کہ صرف ارضاً یعنی زمین۔

سفیان:...... سفیان سے مراد سفیان ثوریؒ ہیں۔

﴿۸۷﴾

باب تفرق الناس عن الامام عندالقائلة والاستظلال بالشجر

یہ باب لوگوں کا دوپہر کے وقت اپنے امام کو چھوڑ کر درختوں کا سایہ لینے کی خاطر بکھر جانے کے بیان میں ہے

(۱۲۳) حدثنا ابوالیمان انا شعیب عن الزهری ثنی سنان بن ابی سنان وابوسلمة
بیان کیا ہم سے ابویمان نے کہا خبر دی ہمیں شعیب نے روایت کیا انہوں نے زہری سے کہا بیان کیا مجھ سے سنان بن ابوسنان اور ابوسلمۃ نے
ان جابرا اخبرهما ح و حدثنا موسی بن اسمٰعیل
کہ بے شک ان دونوں کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ و عنہم نے خبر دی (ح) اور بیان کیا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا بیان کیا

ثنا ابراهیم بن سعد انا ابن شها ب عن سنان بن سنان الدؤلی
ہم سے ابراہیم بن سعد نے، کہا خبر دی ہمیں ابن شہاب نے روایت کیا انہوں نے سنان بن سنان دُؤلی سے
ان جابربن عبدالله اخبره انه غزامع رسول الله ﷺ فادرکتهم القائلة
کہ بے شک حضرت جابر بن عبداللہؓ نے ان کو خبر دی کہ بے شک انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ کیا تو ان کو دوپہر کے آرام نے آلیا
فی واد کثیر العضاه فتفرق الناس فی العضاه یستظلون بالشجر
ایسی وادی میں جہاں خاردار درخت بکثرت تھے سولوگ (صحابہ کرامؓ) خاردار درختوں میں بکھر گئے درخت کا سایہ تلاش کرتے ہوئے
فنزل النبی ﷺ تحت شجرة فعلق بها سیفه ثم نام فاستیقظ
تو نبی اکرم ﷺ نے بھی ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا تو اپنی تلوار کو اس (درخت) کے ساتھ لٹکا دیا پھر سو گئے پھر بیدار ہو گئے
ورجل عنده وهو لایشعربه فقال النبی ﷺ ان هذا اخترط سیفی
اور ایک آدمی انکے پاس تھا اور آنحضرت ﷺ اس آدمی کو نہیں جانتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اس آدمی نے میری تلوار کو مجھ پر سونت لیا
فقال من یمنعک منی قلت الله فشام السیف وهاهو ذاجالس ثم لم یعاقبه
تو اس آدمی نے کہا اب آپ ﷺ کو مجھ سے کون بچائے گا میں نے کہا اللہ تو اس نے تلوار کو نیام میں کرلیا اور وہ یہ بیٹھا ہوا ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے اس کو کوئی سزا نہ دی

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب کی غرض ﴿۱﴾:...... امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مجاہدینِ اسلام فارغ لمحات میں جب کہ کوئی خطرہ نہ ہو آرام کے لیے منتشر ہو سکتے ہیں۔

ترجمة الباب کی غرض ﴿۲﴾:...... حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ ترجمۃ الباب کے ذریعہ دو حدیثوں کے باہمی ظاہری تعارض رفع فرما رہے ہیں۔ (تعارض اور رفع تعارض ماقبل قریب میں باب من علق سیفه بالشجر میں لکھ چکے ہیں وہاں ملاحظہ فرمائیں)

﴿۸۸﴾

باب ماقیل فی الرماح

یہ باب اس کے بیان میں جو نیزوں کے بارے میں کہا گیا

ترجمة الباب کی غرض :...... نیزوں کا بنانا، حاصل کرنا اور استعمال کرنا باعث فضیلت و برکت ہے اور

توکل کے منافی نہیں۔اور حدیث شریف میں نیزے کی فضیلت اور غنیمتوں کے حلال ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ غنیمتیں اس امت کے لئے حلال ہیں۔اس طرف بھی اشارہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کیلئے غنائم میں ہی رزق مقدر کیا گیا ہے نہ کہ کمائی کے دوسرے ذرائع میں۔اسی لئے بعض علماء نے فرمایا ہے کہ یہ کمائی کے ذرائع میں سے سب سے افضل ذریعہ ہے۔

﴿و يذكر عن ابن عمر عن النبی ﷺ جعل رزقی
اور ذکر کیا جاتا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ میرا رزق مقدر کیا گیا
تحت ظل رمحی وجعل الذلة والصغار علی من خالف امری
میرے نیزے کے سایہ میں اور مقدر کر دی گئی ذلت اور رسوائی اس شخص کے لئے جو میرے حکم کی مخالفت کرے

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ تعلیق ہے اشبیلیؒ نے الجمع بین الصحیحین میں ولید بن مسلمؒ سے نقل کیا ہے امام احمدؒ نے اپنی مسند میں اور ابن ابی شیبہؒ نے اپنے مصنف میں موصولاً نقل کیا ہے۔

تعلیق کا حاصل:...... دو چیزیں ہیں۔(۱)جعل رزقی تحت ظل رمحی، میرا رزق میرے نیزے کے سایہ میں مقدر کیا گیا ہے۔علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ اس میں نیزہ کی فضیلت کا بیان ہے۔(۲)اور اس امت کے لئے غنائم کے حلال ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

رمح:...... نیزہ،اسکی جمع رِماح اور اَرماح آتی ہے۔

(۱۲۴) حدثنا عبدالله بن یوسف انا مالک عن ابی النضر مولٰی عمر بن عبیدالله
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے کہا خبر دی ہمیں مالک نے روایت کیا انہوں نے ابونضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ سے
عن نافع مولٰی ابی قتادة الانصاری عن ابی قتادة انه کان مع رسول الله ﷺ حتّٰی اذا
انہوں نے نافع مولیٰ ابوقتادۃ انصاریؓ سے انہوں نے ابوقتادہؓ سے کہ بے شک وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے حتّی کہ جب
کان ببعض طریق مکة تخلف مع اصحاب له محرمین
وہ مکۃ المکرّمہ کے کسی راستہ میں تھے تو وہ (ابوقتادہؓ) اپنے ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے وہ (ساتھی) احرام میں تھے
وهو غیر محرم فرای حمارا وحشیا فاستوی علٰی فرسه
اور وہ (ابوقتادہؓ) بغیر احرام کے تھے تو انہوں (ابوقتادہؓ) نے ایک وحشی حمار دیکھا تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے

فسأل اصحابه ان یناولوه سوطه فابوا فسالهم رمحه
سوانہوں نے اپنے ساتھیوں سے سوال کیا کہ وہ ان کا کوڑا پکڑا دیں تو انہوں نے انکار کیا پھر انہوں (ابوقتادہؓ) نے ان سے اپنا نیزہ مانگا
فابوا فاخذه ثم شد علی الحمار فقتله
تو بھی انہوں نے انکار کیا (بوجہ محرم ہونے کے) تو انہوں نے خود لے لیا۔ پھر انہوں (ابوقتادہؓ) نے وحشی گدھے پر حملہ کیا تو اس کو قتل کردیا
فاکل منه بعض اصحابه وابٰی بعض فلما ادرکوا رسول الله ﷺ
سوان کے بعض ساتھیوں نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کیا۔ پھر جب انہوں (ساتھیوں) نے رسول اللہ ﷺ کو پالیا
سالوه عن ذلک
تو آنحضرت ﷺ سے اس (وحشی گدھے) کے بارے میں سوال کیا
(محرم کے بارے میں کہ آیا ان کے لئے دوسرے غیر محرم کے شکار کا کھانا حلال ہے یا نہیں؟)
قال انما هی طعمة اطعمکموها الله
تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جز ایں نیست کہ وہ تو ایسا رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا

❀❀❀❀❀❀

❀وعن زید بن اسلم عن عطاء ابن یسار عن ابی قتادة فی الحمار الوحشی
اور زید بن اسلم سے روایت ہے کہ روایت کیا انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوقتادہؓ سے حمار وحشی کے بارے میں
مثل حدیث ابی النضر و قال هل معکم من لحمه شئی.
ابونضر کی حدیث کی مثل (اور اس میں وقال ہل الخ زائد ہے) اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا تمہارے پاس اس
(شکار) کے گوشت میں سے کچھ ہے۔ (صحابہ کرامؓ کی دلداری کیلئے فرمایا)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله فسالهم رمحه۔

ابوالنضرؒ:...... ان کا نام سالم بن ابی امیہ ہے۔

محرمین:...... یہ لفظ اصحاب کی صفت ہے یعنی وہ ساتھی احرام میں تھے۔

وهو غیر محرم:...... جملہ حالیہ ہے معنی ہوگا اس حال میں کہ حضرت ابوقتادہؓ احرام میں نہیں تھے۔

مسئله:...... محرم شکار نہیں کرسکتا اور شکار کے لئے تعاون بھی نہیں کرسکتا جیسا کہ محرم صحابہ کرامؓ نے حضرت ابوقتادہؓ کو نہ کوڑا پکڑایا اور نہ ہی نیزہ اُٹھا کر دیا۔

سوال:...... غیر محرم کے ہاتھ کا کیا ہوا شکار محرم کھا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:...... جب کہ محرم نے نہ تو شکار پر دلالت کی ہو اور نہ ہی اسے ذبح کرنے کا حکم دیا ہو اور نہ ہی شکار خود کیا ہو تو ایسی صورت میں محرم، غیر محرم کے شکار کئے ہوئے جانور کا گوشت کھا سکتا ہے[1]

عن زید بن اسلمؒ:...... یہ تعلیق ہے امام بخاریؒ کتاب الذبائح باب ما جاء فی الصید میں اس کو موصولاً لائے ہیں[2]

﴿۸۹﴾

باب ماقیل فی درع النبی ﷺ والقمیص فی الحرب

یہ باب اس کے بیان میں ہے جو حضرت نبی اکرم ﷺ کی زرہ کے بارے میں کہا گیا ہے اور لڑائی میں قمیص پہننے کے حکم کے بیان میں ہے

۞وقال النبی ﷺ اما خالد فقد احتبس ادراعه فی سبیل الله.
اور حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی زرہوں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں وقف کر دیا۔

۞۞۞۞۞۞

(۱۲۵)حدثنا محمدبن المثنیٰ ثنا عبدالوهاب ثنا خالد عن عكرمة
بیان کیا ہم سے محمد بن مثنی نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالوہاب نے کہا بیان کیا ہم سے خالد نے عکرمہ کے واسطہ سے
عن ابن عباس قال قال النبی ﷺ وهو فی قبة یوم بدر
وہ حضرت ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی جبکہ وہ قبہ میں تھے غزوۂ بدر کے موقع
اللهم انی اُنشدک عهدک ووعدک
پر کہ اے اللہ تبارک وتعالیٰ میں آپ سے آپ کا عہد اور وعدہ طلب کرتا ہوں (جو آپ نے دین اسلام کی نصرت کیلئے فرمایا تھا)
اللهم ان شئت لم تعبد بعد الیوم
اے اللہ تبارک وتعالیٰ اگر آپ چاہیں (مسلمانوں کی ہلاکت کی صورت میں) کہ آج کے بعد آپ کی عبادت نہ کی جائے
فاخذ ابوبکر بیده فقال حسبک یارسول الله
تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت ﷺ کے دست مبارک کو تھام لیا تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ (یہ دعا) آپ ﷺ کو کافی ہے

[1] ہدایہ ص ۲۸۴ ج ۱ مکتبہ شرکت علمیہ ملتان [2] عمدۃ القاری ص ۱۹۲ ج ۱۴

فقد	الححت	علی	ربک	وهو	فی	الدرع
یقیناً آپ ﷺ نے اپنے رب تعالیٰ سے مانگنے میں مبالغہ فرمایا۔ اس حال میں کہ آنحضرت ﷺ زرہ میں تھے						
فخرج	وهو	یقول	سَیُهْزَمُ	الْجَمْعُ		
تو آنحضرت ﷺ (قبہ سے) باہر تشریف لائے اس حال میں کہ فرمارہے تھے (آیت کا ترجمہ) کہ عنقریب (مشرکین کی) جماعت شکست کھاجائے گی						
وَیُوَلُّوْنَ	الدُّبُرَ	بَلِ	السَّاعَةُ	مَوْعِدُهُمْ	وَالسَّاعَةُ	اَدْهٰی وَاَمَرُّ [1]
اور وہ پشت پھیرلیں گے (راہِ فرار اختیار کرلیں گے) بلکہ ان سے قیامت کے دن کا وعدہ ہے اور قیامت کا دن بہت خوفناک اور تلخ ہوگا						
❁ فقال	وهیب	ثنا	خالد	یوم	بدر	
اور کہا وہیب نے کہ بیان کیا ہم سے خالد نے (یوم بدرٍ یعنی) یہ غزوۂ بدر والے دن کا واقعہ ہے						

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله وهو فی الدرع.

اس حدیث کے مرکزی راوی حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہیں۔ غزوہ بدر ۲ھ کو ہوا اس وقت ان کی عمر زیادہ سے زیادہ پانچ برس ہوگی بدر میں بھی شریک نہیں ہوئے پس یہ روایت مرسل صحابی ہے اور مرسل صحابی حجت ہے۔

قوله اماخالد الخ:...... یہ تعلیق ہے اور ایک طویل حدیث مبارکہ کا حصہ ہے۔ جو کہ بخاری شریف کتاب الزکوٰۃ صفحہ ۱۹۸ پر ہے جس کی وضاحت یہ ہے حضور ﷺ نے عامل کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تو خالد بن ولیدؓ نے انکار کردیا، عامل نے آکر شکایت کی تو حضور ﷺ نے ان کی طرف سے عذر کیا کہ تم ان سے زکوٰۃ کا مطالبہ کرکے ظلم کرتے ہو اس نے تو اپنی زرہیں بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقف کردی ہیں۔

تعلیق کا مقصد:...... حضرت امام بخاریؒ کا مقصود اس سے یہ ہے کہ زرہ پہننا جائز ہے اور یہ توکل کے بھی خلاف نہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ اور حضرت خالد بن ولیدؓ جیسے شجاع صحابہ کرامؓ سے زرہ پہننا ثابت ہے۔

قوله اللهم انشدک عهدک ووعدک:...... اَنشُد بمعنی اَطْلُب ہے۔ حدیث مبارکہ میں عہد سے مراد اللہ تعالیٰ کا فرمان وَ لَقَدْ سَبَقَتْ کَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ [2] اور نصرت الٰہیہ اور غلبہ مسلمین والی آیات مراد ہیں اور وعدہ سے مراد وَاِذْ یَعِدُ کُمُ اللّٰهُ اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ اَنَّهَا لَکُمْ [3] میں مذکور وعدہ ہے کہ دو گروہوں میں سے ایک کو ہر قسم کا غلبہ دیں گے۔

سوال:...... آنحضرت ﷺ مناجات فرمارہے ہیں اور ایفاءِ وعدہ اور غلبۂ حق کی درخواست پیش فرمارہے ہیں اور

---

[1] سورۃ القمر پارہ ۲۷ آیت ۴۵ تا ۴۶ [2] پارہ ۲۳ سورۃ صافات آیت ۱۷۱ تا ۱۷۳ [3] پارہ ۹ سورۃ انفال آیت ۷

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کو تسلی دے رہے ہیں۔ اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو آنحضرت ﷺ سے زیادہ اللہ تعالیٰ پر اعتماد ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر زیادہ اطمینان ہے تو بظاہر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حالت بنسبت آنحضرت ﷺ کے ارفع معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ قطعی طور پر نامناسب و ناجائز ہے؟

جواب﴿۱﴾:...... انسان پر دو قسم کی حالتیں طاری ہوتی ہیں ایک حالتِ خوف اور دوسری حالتِ رجاء، آنحضرت ﷺ اس وقت حالتِ خوف اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حالتِ رجاء میں تھے۔

جواب﴿۲﴾:...... آنحضرت ﷺ کی پکار اور دعا میں مبالغہ حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر شفقت کیلئے اور ان کے قلوب کی تقویت کے لئے تھا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سمجھ گئے کہ آنحضرت ﷺ ہماری وجہ سے دعا میں مبالغہ فرما رہے ہیں تو جب تک ہم اطمینان نہیں دلائیں گے آنحضرت ﷺ دعا فرماتے رہیں گے۔ اس لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے **حسبک یا رسول الله** کہہ کر دعا ختم فرمانے کی استدعا کی۔

وهو فی قبة:...... اس حال میں کہ آپ ﷺ قبہ میں تشریف فرما تھے قبہ کی جمع قباب آتی ہے۔ قبہ، گول عمارت کو کہتے ہیں ابن اثیر نے کہا کہ **القبه من الخیام بیت صغیر وهو من بیوت العرب**[1]

انشدک:...... ای اطلبک یعنی اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

الحححت:...... ای داومت الدعا آپ ﷺ نے اپنے رب تعالیٰ سے دعا میں مبالغہ کیا اور مداومت کی۔

الساعة:...... قیامت۔ **ادهٰی:**...... زیادہ سخت، خوفناک۔ **اَمَرّ:**...... زیادہ کڑوی۔

وقال وهیب حدثنا خالد:...... یہ تعلیق ہے امام بخاریؒ نے سورۃ القمر کی تفسیر میں اس کو موصولاً بیان فرمایا ہے۔

خالد:...... مهران الحذاء مراد ہیں۔

تعلیق کامقصد:...... روایت الباب کو خالدؒ سے دو راوی نقل کرتے ہیں۔ (۱) وهیب بن خالد (۲) عبدالوہاب بن عبدالمجید الثقفی۔ وهیبؒ کی روایت میں فی قبة کے بعد یوم بدر کے الفاظ بھی ہیں جب کہ عبدالوہاب کی روایت میں یوم بدر کے الفاظ نہیں ہیں۔

(۱۲۶) حدثنا محمد بن کثیر ثنا سفیٰن عن الاعمش عن ابراهیم عن الاسود عن عائشةؓ
بیان کیا ہم سے محمد بن کثیر نے کہا بیان کیا ہم سے سفیٰن نے وہ اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہؓ سے کہ
قالت توفی النبی ﷺ ودرعه مرهونة عند یهودی بثلثین صاعاً من شعیر
انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت نبی اکرم ﷺ کی روح مبارک قبض کی گئی تو آنحضرت ﷺ کی زرہ تیس صاع جَو کے بدلہ میں ایک یہودی کے ہاں رہن رکھی ہوئی تھی

[1] عمدة القاری ص۱۹۳ ج۱۴

وحدثنا معلی حدثناعبدالواحد ثنا الاعمش وقال رهنه درع من حدیدٍ
اور بیان کیا ہم سے مُعلّٰی نے کہابیان کیا ہم سے عبدالواحد نے کہابیان کیا ہم سے اَعمش نے وقال رهنه درعا من حدید
وقال یعلٰی ثنا الاعمش درع من حدید
اور کہا یعلی نے بیان کیا ہم سے اَعمش نے درع من حدید
❁❁❁❁❁❁❁❁
(۱۲۷)حدثنا موسٰی بن اسمٰعیل ثنا ابن طاؤس عن ابیه
بیان کیا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہابیان کیا ہم سے مصعب نے کہابیان کیا ہم سے ابن طاؤس نے وہ اپنے والد گرامی سے
عن ابی هریرة عن النبیﷺ قال مثل البخیل والمتصدق مثل رجلین
وہ حضرت ابوہریرہؓ سے وہ حضرت نبی کریمﷺ سے کہ فرمایا انہوں نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسے دو آدمیوں کی سی ہے
علیهما جبتان من حدید قد اضطرت ایدیهما الٰی تراقیهما فکلما هَمَّ المتصدق بصدقة
کہ ان پر لوہے کے جُبّے ہوں کہ ان کے ہاتھ گردن تک مجبور کیے گئے ہیں۔ تو جب صدقہ دینے والا صدقہ کا ارادہ کرتا ہے
اتسعت علیه حتی تعفی اثرہ
تو وہ (جُبہ) اس پر کھلا ہو جاتا ہے حتّٰی کہ وہ (جبہ) اس کے قدم کے نشان مٹا دیتا ہے۔ یعنی بہت کھلا اور لمبا ہو جاتا ہے
وکلما هَمَّ البخیل بالصدقة انقبضت کل حلقة الی صاحبتها وتقلصت علیه
اور جب بخیل صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو جُبّہ کی ہر کڑی اپنے برابر والی کڑی کے ساتھ تنگ ہو جاتی ہے اور وہ (جُبّہ) اس (بخیل) پر سکڑ جاتا ہے
وانضمت یداہ الٰی تراقیه فسمع النبیﷺ یقول فیجهد ان یوسعها فلا تتسع
اور اس کے ہاتھ اس کی گردن کی طرف مل جاتے ہیں۔ انہوں (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) نے حضرت نبی اکرمﷺ کو فرماتے سنا کہ وہ بخیل اس کو کھولنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ نہیں کھلتا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله علیها جبتان.

قوله حتّٰی تعفی اَثرَہ:...... اس سے مقصود یہ ہے کہ صدقہ، صدقہ کرنے والے کے گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسا کہ لمبا اور وسیع جبہ پاؤں کے نشانات کو مٹا دیتا ہے۔

سوال:...... یہ حدیث مبارکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے سن کر روایت فرمائی ہے لیکن آخر میں جا کر فسمع النبی ﷺ کیوں ذکر فرمایا؟

جواب (۱):...... ماقبل میں صیغۂ عن سے نقل کیا ہے اور یہاں پر سمع کہہ کر بتلا دیا کہ حدیث کا سماع بلاواسطہ ہے۔

جواب (۲):...... چونکہ ابو ہریرہؓ کے ماسواء کسی کی روایت میں یہ الفاظ منقول نہیں اس لئے اہتمامِ شان کے لئے اس جملہ کو سمع سے نقل کیا۔

قال مثل البخیل والمتصدق:...... آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بخیل اور صدقہ وخیرات کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جن پر لوہے کے جبے ہوں جس کی وجہ سے ان کے ہاتھ گردن تک روک دیئے گئے ہوں الخ

آپ ﷺ نے مثال اس لئے دی کہ مثال سے بات خوب سمجھ آجاتی ہے۔اور اوقع فی النفس ہوتی ہے۔

متصدق:...... اگر جبتان باء کے ساتھ ہوتو پھر جبة کا تثنیہ ہے بمعنی چوغہ تو یہ ترجمۃ میں قمیص کے مناسب ہوگا۔اور اگر جنتان نون کے ساتھ ہوتو پھر یہ جنة کا تثنیہ ہوگا بمعنی ڈھال تو یہ درع کا مناسب ہوگا[1]

تراقیه:...... ترقوة کی جمع ہے وهی العظم الکبیر الذی بین ثغرة النحر والعاتق وہ بڑی ہڈی جو گلے اور کندھے کے درمیان ہوتی ہے۔

﴿۹۰﴾

باب الجبة فی السفر والحرب

یہ باب سفر اور حرب (میدان جنگ) میں جبہ پہننے کے بیان میں ہے

(۱۲۸) حدثنا موسٰی بن اسمعیل ثنا عبدالواحد ثنا الاعمش عن ابی الضحٰی مسلم

بیان کیا ہم سے موسٰی بن اسمٰعیل نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالواحد نے کہا بیان کیا ہم سے اعمش نے وہ ابوضحیٰ مسلم سے

عن مسروق حدثنی المغیرة بن شعبة قال انطلق رسول الله ﷺ لحاجته

وہ مسروق سے کہا بیان کیا مجھ سے مغیرہ بن شعبہؓ نے کہا انہوں نے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے

ثم اقبل فتلقیته بماء فتوضأ وعلیه جبة شامیة

پھر واپس تشریف لائے تو میں پانی لیکر حاضر خدمت ہوا تو انہوں نے وضو فرمایا اور آنحضرت ﷺ پر شامی جُبّہ (زیب تن) تھا

---

[1] عمدة القاری ص ۱۹۴ ج ۱۴

فتمضمض واستنشق وغسل وجهه فذهب يخرج يديه من كميه فكانا ضيقين
سوانہوں نے کلی فرمائی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرہ انور کو دھویا پھر اپنے ہاتھوں کو آستینوں سے نکالنا چاہا لیکن وہ تنگ تھیں
فاخرجهما من تحت فغسلهما ومسح برأسه وعلى خفيه.
تو آنحضرت ﷺ نے ان (ہاتھوں) کو نیچے سے نکالا، پھر ان دونوں کو دھویا اور اپنے سر مبارک اور موزوں پر مسح فرمایا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ باب لا کر سفر و جنگ میں جبہ پہننے کے جواز کو بیان فرما رہے ہیں[۱]

قوله و علیه جبة شامیة:......اس جملہ میں ترجمۃ الباب کے ساتھ مطابقت ہے کیونکہ یہ حدیث جو بیان ہو رہی ہے وہ سفر کی ہے اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ باب الصلوة فی الجبة الشامیه میں گزری کہ یہ واقعہ سفر کا ہے۔

ابی الضحیٰ مسلم:...... پورا نام ابوالضحیٰ مسلم بن صبیح العطار الکوفی ہے۔اور یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ فی الجبة الشامیة میں گزر چکی ہے۔

﴿۹۱﴾

باب الحرير في الحرب

یہ باب لڑائی میں ریشمی کپڑا پہننے کے جواز کے بیان میں ہے

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاری اس باب سے جنگ میں ریشمی لباس کے استعمال کے جواز کو بیان فرما رہے ہیں[۲]

(۱۲۹)حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ الْمِقْدَام ثَنَا خَالِدبن الحارث ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ
بیان کیا ہم سے احمد بن مقدام نے کہا بیان کیا ہم سے خالد بن حارث نے کہا بیان کیا ہم سے سعید نے وہ حضرت قتادہؓ سے
اَنَّ اَنساً حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کہ بے شک حضرت انسؓ نے ان سے بیان کیا کہ تحقیق آنحضرت نبی اکرم ﷺ نے
رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ فِيْ قَمِيْصٍ مِنْ حَرِيْرٍ مِّنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیرؓ کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی بوجہ خارش کے جو، ان حضرات کو تھی

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

[۱] عمدۃ القاری ص ۱۹۵ ج ۱۴ [۲] عمدۃ القاری ص ۱۹۵ ج ۱۴

(۱۳۰)حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ حَ
بیان کیا ہم سے ابوولید نے کہا بیان کیا ہم سے ہمام نے وہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت انسؓ سے (ح)
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا هَمَّامٌ عن قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ
اور بیان کیا ہم سے محمد بن سنان نے کہا بیان کیا ہم سے ہمام نے وہ حضرت قتادہؓ سے وہ حضرت انسؓ سے
ان عَبْدَالرَّحْمٰنِ وَ الزُّبَيْر شَكَوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِى الْقمل
کہ حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت زبیرؓ نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے جوؤوں کی شکایت کی
فَارْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيْرِ فَرَأَيْتُه، عَلَيْهِما فِىْ غَزَاة.
تو آنحضرت ﷺ نے ان کو ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی تو میں نے ان دونوں حضرات پر غزوہ میں (ریشمی کپڑا) دیکھا

❁❁❁❁❁❁❁

(۱۳۱)حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ اَخْبَرَنِىْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَساً
بیان کیا ہم سے مسدد نے کہا بیان کیا ہم سے یحیٰی نے وہ شعبہ سے کہا خبر دی مجھے حضرت قتادہ نے کہ حضرت انسؓ نے
حَدَّثَهُمْ رَخَّصَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِبْنِ الْعَوَامِ فِىْ حَرِيْرٍ
ان سے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیرؓ بن عوام کو ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی

❁❁❁❁❁

(۱۳۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا غُنْدُرٌ ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ
بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہم سے غندر نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے کہ میں نے حضرت قتادہ سے سنا
عَنْ اَنَسٍ رَخَّصَ اَوْرُخِّصَ لهمالِحِكَّةٍ كانت بِهِمَا.
وہ حضرت انسؓ سے کہ اجازت دی یا (فرمایا) اجازت دی گئی ان دونوں حضرات کو (ریشمی کپڑا پہننے کی) بوجہ خارش کے جوان حضرات کو تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

تعارض:...... حضرت امام بخاریؒ نے حدیث انسؓ پانچ طرق سے بیان فرمائی ہے۔ ایک روایت یعنی روایت سعید بن ابی عروہ عن قتادہ اور اسی طرح شعبہ نے فی احد الطریقین میں ریشم کے جواز کی علت حکہ (خارش) بتائی ہے اور ہمام عن قتادۃ میں ریشم کے جواز کی علت قمل (جوئیں) بتلائی ہے تو بظاہر ان روایات میں تعارض معلوم ہوتا ہے؟

جواب:...... علامہ ابن التینؒ نے شعبہ کے دو طریق میں سے خارش والے طریق کو ترجیح دی ہے اور علامہ داودیؒ نے

دونوں کو جمع فرمایا ہے کہ دونوں علتوں میں سے ایک ان دونوں حضراتؓ میں سے ایک کو ہوا اور دوسری علت دوسرے کو۔

تطبیق:...... کی صورت یہ ہے کہ خارش قمل کی وجہ سے ہوئی ہو تو کبھی علت کی نسبت سبب یعنی خارش کی طرف کر دی گئی اور کبھی سبب السبب یعنی قمل کی طرف کر دی گئی۔

علامہ قرطبیؒ:...... فرماتے ہیں کہ یہ حدیث علت (عذر) کی وجہ سے ریشمی کپڑے کے پہننے کے جواز پر دلالت کرتی ہے اور فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ان حضراتؓ کے خلاف حجت ہے جو ان دونوں حضراتؓ کی خصوصیت بتلاتے ہیں کہ ان کے لئے جائز تھا ورنہ خارش کی وجہ سے ریشمی کپڑا پہننا جائز نہیں۔ لیکن یہ خصوصیت کا دعویٰ صحیح نہیں کیونکہ علت عام ہوتی ہے۔ اور حضرت عمرؓ کا رجحان ان دونوں حضرات کی خصوصیت کی طرف تھا۔ اس پر دلیل ابن عساکرؒ کی وہ روایت ہے جو انہوں نے ابن سیرینؒ سے نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ریشمی قمیص پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا قصہ بیان فرمایا کہ ان کو آنحضرت ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وانت مثل عبدالرحمن یا فرمایا اولک مثل مالعبدالرحمن، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضرین مجلس کو ان کی قمیص پھاڑنے کا حکم فرمایا تو انہوں نے پھاڑ دی۔

استعمال ریشم پر اختلاف:...... حضرت امام مالکؒ مطلقاً ممنوع قرار دیتے ہیں اور حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام ابو یوسفؒ ضرورت وعذر کی وجہ سے جائز قرار دیتے ہیں[1]

تفصیل:...... اگر تانا بانا ریشم کا ہو تو پہننا مطلقاً حرام ہے اگر تانا ریشم کا ہو تو مطلقاً حلال ہے اور اگر بانا ریشم کا ہو تو حرب میں اس کا پہننا جائز ہے۔ طب میں لکھا ہے کہ خارش میں ریشم کا پہننا فائدہ دیتا ہے۔ تو گویا کہ ان حضراتؓ کو اجازت بغرض علاج دی گئی۔ ابن عربی نے کہا ہے کہ ریشم پہننے کے بارے میں علماء سے دس اقوال مروی ہیں۔

سوال:...... حضرت امام بخاریؒ نے ترجمۃ الباب میں باب الحریر فی الحرب فرمایا یعنی ترجمۃ الباب کو فی الحرب کیساتھ مقید فرمایا حالانکہ روایت الباب میں فی الحرب کی تخصیص نہیں تو گویا کہ ترجمۃ الباب اور روایت الباب میں تطابق نہیں ہے؟[2]

جواب:...... حضرت امام بخاریؒ نے فرایت علیهما فی غزاة سے استدلال فرمایا ہے۔ یعنی فی غزاة کی وجہ سے ترجمۃ الباب میں فی الحرب کا اضافہ فرمایا۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۹۶ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۱۹۵ ج ۱۴

﴿۹۲﴾

باب ما یذکر فی السکین
یہ باب چھری کے (استعمال کے) بارے میں ذکر کیا جاتا ہے

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ چاقو، چھری کے جنگ وجہاد میں ساتھ رکھنے کے جواز کو بیان فرمانا چاہتے ہیں۔

(۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ
بیان کیا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے کہا بیان کیا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے وہ ابن شہاب سے وہ جعفر
ابْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّةَ الضمری عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
ابن عمرو بن امیہ ضمری سے وہ اپنے والد گرامیؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ کو دیکھا
یَاْکُلُ مِنْ کتف یَحْتَزُّ مِنْهَا ثُمَّ دُعِیَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ
کہ وہ شانے کا گوشت اس (چھری) سے کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے پھر نماز کیلئے بلائے گئے تو آنحضرت ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں فرمایا
❀❀❀❀❀❀❀
(۱۳۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَان ثنا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَزَادَ فَاَلْقَی السِّکِّیْنَ
بیان کیا ہم سے ابویمان نے کہا بیان کیا ہم سے شعیب نے وہ زہریؒ سے انہوں نے فَاَلْقَی السکین کے الفاظ زیادہ بیان فرمائے

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله فالقی السکین:...... اس زیادتی کی وجہ سے روایت الباب کی ترجمۃ الباب کے ساتھ مطابقت ہوئی۔

سوال:...... اس باب اور روایت کا ''کتاب الجہاد'' سے کیا ربط ہے۔

جواب:...... چونکہ سکین بھی آلات حرب میں ہے اس لئے یہ باب اور روایت کتاب الجہاد کے مناسب ہوئی تو ربط ثابت ہو گیا۔

حدثنا ابو الیمان:...... عمرو بن امیہ ضمریؓ کی حدیث دوسرے طریق کو لانے کا مقصد یہ ہے اس میں سکین کا لفظ ہے جبکہ پہلے طریق میں یہ لفظ نہیں۔ روایت الباب کی ترجمۃ الباب سے مطابقت اسی لفظ کی وجہ سے ہے۔

زاد:......ضرب یضرب سے واحد مذکر غائب فعل ماضی کا صیغہ ہے اس کا فاعل ھو ضمیر ہے جو اس میں پوشیدہ ہے اور اسکا مرجع فاعل کے بارے میں تین احتمال ہے۔ ا۔ جعفر بن عمرو ۲۔ زہری ۳۔ ابوالیمان استادِ بخاری۔

مسائل مستنبطہ:...... ۱: چھری سے کاٹ کر کھانے کا جواز ثابت ہو رہا ہے۔

۲: اکل ممامست النار ناقضِ وضو نہیں۔ الوضوء ممامست النار کی تفصیل الخیر الساری جلد دوم میں ملاحظہ فرمائیں ۔[۱]

﴿۹۳﴾

باب ماقیل فی قتال الروم

رومیوں سے قتال (جہاد) کی فضیلت کے بیان میں

(۱۳۵) حَدَّثَنَا اِسۡحٰقُ بۡنُ يَزِيۡدَ الدِّمَشۡقِيُّ ثَنَا يَحۡيَى بۡنُ حَمۡزَةَ ثَنِيۡ ثَوۡرُبۡنُ يَزِيۡدَعَنۡ
بیان کیا ہم سے اسحٰق بن یزید دمشقی نے کہا بیان کیا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا بیان کیا مجھ سے ثور بن یزید نے
خَالِدِ بۡنِ مَعۡدَ اَن اَنَّ عُمَيۡرَ بۡنَ الۡاَسۡوَدِ الۡعَنۡسِي حَدَّثَه' اَنَّه' اَتٰى عُبَادَةَ بۡنَ الصَّامِتِ
وہ خالد بن معدان سے کہ تحقیق عمیر بن اسود عنسی نے ان سے بیان کیا کہ وہ حضرت عبادہ بن صامتؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے
وَهُوَ نَازِلٌ فِيۡ سَاحِلِ حِمۡصَ وَهُوَ فِيۡ بِنَآءٍ لَّه' وَمَعَه'
اور وہ (حضرت عبادہ بن صامتؓ) حمص کے ساحل پر اترنے والے تھے اور وہ اپنے گھر میں تھے اور ان کے ساتھ
اُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيۡرُ فحدثتنا اُمُّ حَرَامٍ اَنَّها سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ
حضرت ام حرامؓ (بھی) تھیں عمیر نے کہا کہ ام حرامؓ نے ہم سے بیان کیا کہ تحقیق انہوں نے حضرت نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا
اَوَّلُ جَيۡشٍ مِّنۡ اُمَّتِيۡ يَغۡزُوۡنَ الۡبَحۡرَقَدۡ اَوۡجَبُوۡا
میری امت میں سے سب سے پہلا لشکر جو سمندر میں جہاد کرے گا بے شک انہوں نے واجب کرلیا (اپنے اوپر رحمت و مغفرت و جنت کو)
قَالَتۡ اُمُّ حَرَامٍ قُلۡتُ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ اَنَافِيۡهِمۡ قَالَ
حضرت ام حرامؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (کیا) میں بھی ان میں سے ہونگی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا
اَنۡتِ فِيۡهِمۡ قالت ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ جَيۡشٍ مِّنۡ اُمَّتِيۡ
کہ ہاں! تو بھی ان میں سے ہوگی۔ حضرت ام حرامؓ نے کہا کہ پھر حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کا سب سے پہلا لشکر
يَغۡزُوۡنَ مَدِيۡنَةَ قَيۡصَرَ مَغۡفُوۡرٌ لَّهُمۡ
جو قیصر (بادشاہ روم) کے شہر (قسطنطنیہ) پر جہاد (حملہ) کرینگے ان کی مغفرت کر دی گئی ہے

[۱] الخیر الساری فی تشریحات البخاری ص ۲۲۳ ج ۲

فَقُلْتُ	اَنَافِیهِمْ	یا	رَسُوْلَ	اللّٰهِ،	قَالَ	لَا
تو میں نے عرض کیا	(کیا) میں ان میں سے ہونگی	یا	رسول	اللہ ﷺ	آنحضرت ﷺ نے فرمایا	کہ نہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

غرض:...... امام بخاریؒ اس باب سے رومیوں کے خلاف جہاد کرنے کی فضیلت کو بیان فرمارہے ہیں۔

رومی:...... ابن لعطا بن یونان بن یافث بن نوح کی اولاد ہیں۔روم والوں کا جدِ اعلیٰ رومی تھا جسے روماس کہا جاتا تھا اور روم شہر کی بنیاد بھی اسی نے ڈالی تھی۔

قوله قال لا:...... کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ان کو خبر دے دی تھی کہ اولین میں سے ہونگی اس لئے اب فرمایا کہ آپ ان میں سے نہیں ہوں گی۔

اول جیش من امتی یغزون البحر:...... اس سے مراد جیش (لشکر) حضرت معاویہؓ ہے۔مہلبؒ نے کہا جس نے سب سے پہلے بحری جہاد کیا وہ حضرت امیر معاویہؓ ہیں [1]

قداوجبوا:...... اپنے اوپر رحمت ومغفرت اور جنت کو واجب کرلیا [2]

قوله یغزون مدینة قیصر:...... سب سے پہلے مدینہ قیصر کا جہاد یزید بن معاویہ نے ۵۲ھ میں کیا اور ان کے ساتھ اکابر صحابہ کرام مثلاً حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس اور حضرت ابن زبیر اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہم وغیرہ حضرات تھے۔اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ۵۲ھ میں وفات پائی۔مدینہ قیصر سے مراد قسطنطیہ ہے جسے آج کل استنبول کہتے ہیں اور یہ ترکی میں ہے۔کسی زمانہ میں رومی بادشاہ ہرقل کا دارالخلافہ تھا۔

قوله مغفور لهم:...... علامہ مہلبؒ نے فرمایا اس حدیث مبارکہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے منقبت ہے کیونکہ انہوں نے سب سے پہلا غزوۂ بحر کیا تھا اور ان کے بیٹے یزید کے لئے بھی منقبت ہے کیونکہ انہوں نے سب سے پہلا غزوۂ مدینہ قیصر کیا تھا۔آنحضرت ﷺ نے ان دونوں غزوہ کرنے والوں کیلئے مغفرت و رحمت خداوندی و جنت کی بشارت دی ہے۔

مغفور لهم:...... یہاں اہل علم حضراتؒ نے ایک اصول بیان فرمایا ہے کہ **مغفور لهم** مشروط ہے اس کے ساتھ کہ ان میں خلافِ مغفرت کوئی عمل نہ پایا جائے۔اگر کسی میں خلافِ مغفرت کوئی عمل پایا گیا تو وہ اس عموم (مغفور لهم) میں داخل نہیں ہوگا۔بعض روایات کے مطابق یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے حالات چونکہ بدل گئے تھے اسلئے ضروری نہیں کہ وہ اس عموم میں داخل ہو۔علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ اکابر صحابہ کرامؓ سفیانؓ بن عوف کے ساتھ تھے

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۹۸ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۱۹۸ ج ۱۴

جن کو حضرت معاویہؓ نے قسطنطیہ کی طرف بھیجا تھا یزید بن معاویہؓ کے ساتھ نہیں تھے کیونکہ یزید اس قابل نہیں تھا کہ اس کی خدمت اور کمان میں یہ سردار صحابہ ہوں [1]

خلاصه:...... حکم علی الجماعت کے لئے ضروری نہیں کہ سب افراد کو بھی شامل ہو کیونکہ مانع کے پائے جانے کہ وجہ سے بعض افراد اس بشارت میں شریک ہونے سے رہ سکتے ہیں۔

قیصر:...... روم کے بادشاہ کا لقب ہے جیسے کسریٰ فارس کے بادشاہ اور خاقان ترک کے بادشاہ اور نجاشی حبشہ کے بادشاہ کا لقب ہے۔

مناسبت بترجمة الباب:...... حدیث کے جملہ یغزون البحر کے ذریعہ ہے۔اس لئے کہ اس سے مراد بحری غزوہ ہے اور وہ رومیوں سے جہاد کرنا ہے [2]

﴿۹٤﴾
باب قتال اليهود
یہودیوں سے قتال (جہاد) کے بیان میں

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہاں آنحضرت ﷺ کے ایک معجزہ کو بیان کرنا چاہتے ہیں کہ مسلمان یہودیوں سے مستقبل میں جہاد کرینگے۔

(۱۳۶) حَدَّثَنَا اسۡحٰق بۡنُ مُحَمَّدِ الۡفَرۡوِیُّ ثَنَا مَالِکٌ عَنۡ نَّافِعٍ عَنۡ عَبۡدِاللّٰهِ بۡنِ عُمَرَ اَنَّ
بیان کیا ہم سے اسحٰق بن محمد فروی نے کہا بیان کیا ہم سے مالک نے وہ نافع سے وہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہ تحقیق
رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُوۡنَ الۡيَهُوۡدَ حَتّٰى يَخۡتَبِئَ اَحَدُهُمۡ وَرَآءَ الۡحَجَرِ
حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہودیوں سے جہاد کرو گے حتّٰی کہ ان میں سے ایک پتھر کے پیچھے چھپ جائے گا تو
فَيَقُوۡلُ يَاعَبۡدَاللّٰهِ هٰذَا يَهُوۡدِیٌّ وَّرَآئِیۡ فَاقۡتُلۡهُ
وہ پتھر کہے گا کہ اے اللہ کے بندے یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے تو اس کو قتل کردے
❁❁❁❁❁❁
(۱۳۷) حَدَّثَنَا اِسۡحٰقُ بۡنُ اِبۡرَاهِيۡمَ ثَنَا جَرِيۡرٌ عَنۡ عُمَارَةَ بۡنِ الۡقَعۡقَاعِ عَنۡ اَبِیۡ زُرۡعَةَ
بیان کیا ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے کہ بیان کیا ہم سے جریر نے وہ عمارہ بن قعقاع سے وہ ابو زرعہ سے

[1] عمدۃ القاری ص ۱۹۹ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۱۹۹ ج ۱۴

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قال قال رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی
وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم
تُقَاتِلُوا الْیَهُوْدَ حَتّٰی یَقُوْلَ الْحجرُ وَرَآءَ هُ الْیَهُوْدِیُّ یَامُسْلِمُ هٰذا یَهُوْدِیٌّ ورآئی فَاقْتُلْهُ
یہودیوں سے قتال کروگے یہاں تک کہ وہ پتھر بول اٹھے گا کہ اس کے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہوگا اے مسلمان یہ یہودی میرے پیچھے ہے تو اس کو قتل کردے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله تقاتلون الیهود.

قوله تقاتلون الیهود:...... مراد یہ ہے کہ یہ جہاد ہوگا جب حضرت عیسیٰ بن مریم علی نبینا وعلیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے اس وقت یہود دجال ملعون کے ساتھ ہونگے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سے جہاد کریں گے اور یہ آپ ﷺ کے معجزات میں سے ہے اور اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام تک اسلام اور شریعت محمدی باقی رہے گی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائینگے تو وہ بھی آنحضرت ﷺ کی شریعت پر عمل کرینگے۔

یختبئ:...... افتعال سے مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے بمعنی ''چھپے گا''

فیقول:...... اس میں ھو ضمیر مستتر ہے جو کہ حجر کی طرف لوٹ رہی ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجال کے قتل کے بعد یہودی پتھروں کے پیچھے پناہ لیں گے۔ پتھر بولے گا کہ ہمارے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اُسے قتل کرو۔ (اللہ پاک اس بات پر قادر ہے کہ وہ پتھروں کو بولنے کی طاقت دے)

قوله تقاتلون الیهود:...... تقاتلون کے مخاطب حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، لیکن مراد جماعت المسلمین ہے جو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والا اعتقاد رکھے جس کے زمانہ کے متعلق آنحضرت ﷺ ارشاد فرمارہے ہیں کہ وہ ابھی تک نہیں آیا۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ تقاتلون میں خطاب ہی جماعت المسلمین کو ہے۔

پتھروں کا بولنا:...... ۱۔ حضرت داؤد علیہ السلام جب جالوت سے لڑنے کے لئے آگے بڑھے تو پتھر بولنے لگے ہمیں اُٹھالو تمہارے کام آئیں گے۔

۲۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پتھر مجھے سلام کرتے ہیں۔

۳۔ پتھروں نے کلمہ پڑھا جیسا کہ روایات میں آتا ہے کہ ابوجہل نے کہا تھا بتاؤ میرے ہاتھ میں کیا ہے؟

۴۔ قیامت کے دن حجرِ اسود بولے گا کہ مجھے فلاں فلاں نے چوما تھا اُس کو معاف کردیجئے۔

۵۔ قربِ قیامت میں پتھر بولیں گے ہمارے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کردو جیسا کہ روایت الباب میں ہے۔

حدثنااسحاق بن ابراهیم :...... مطابقته للترجمة ظاهرة.

ابی زرعة:...... زاء کے ضمہ اور راء کے سکون کے ساتھ ہے۔ مراد ابن عمرو بن جریر بن عبداللہ البجلی ہیں۔ ان کے نام کے متعلق مختلف اقوال ہیں ان میں سے ایک نام حرم لکھا ہے [1]

﴿۹۵﴾

باب قتال الترک

یہ باب ترکوں سے جنگ کے بیان میں ہے

(۱۳۸) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُوْلُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ
بیان کیا ہم سے ابونعمان نے کہا بیان کیا ہمیں جریر بن حازم نے کہا میں نے حسن بصری کو کہتے سنا کہ بیان کر رہے تھے کہ بیان کیا ہم سے عمرو بن تغلب ؓ نے کہا انہوں نے کہ
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا
حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ تم ایسی قوم سے جہاد کرو گے
ینتعلون نعال الشعر وان من اشتراط الساعة ان تقاتلوا قوما
جو بالوں والے جوتے پہنے ہونگے اور تحقیق قیامت کی علامات میں سے یہ (بھی) ہے کہ تم ایسی قوم سے جہاد کرو گے
عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمْ الْمَجَّانُ الْمُطْرَقَةُ
کہ جن کے چہرے چوڑے ہونگے گویا کہ ان کے چہرے دوہری ڈھال ہیں
❀❀❀❀❀❀❀
(۱۳۹) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا یَعْقُوْبُ ثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ
بیان کیا ہم سے سعید بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے یعقوب نے کہا بیان کیا ہم سے میرے والد گرامی نے وہ صالح سے
عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لا تقوم الساعة
وہ اعرج سے کہا کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وعنہم نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی
حتّٰی تقاتلوا الترک صغارالْاَعْیُنِ حُمْرَالْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاَنُوْفِ كَاَنَّ
یہاں تک کہ تم ایسے ترکوں سے جہاد کرو جو چھوٹی آنکھوں والے سرخ چہرے والے چپٹی ناک والے گویا کہ

[1] بخاری شریف ص ۱۰۱ ج ۱۱ اسماء الرجال

وُجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ
ان کے چہرے دوہری ڈھال ہیں اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جہاد کروگے جن کے جوتے بالوں والے ہوں گے

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہاں سے امام بخاریؒ علامات قیامت میں سے ایک نشانی کو بیان فرمارہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ مسلمان ترکیوں سے جہاد کرینگے۔

ترک:...... ترکیوں کی اصل ونسل کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔علامہ عینیؒ نے اسکی تفصیل کچھ اس طرح بیان کی ہے۔

قولِ اول:...... علامہ خطابیؒ کے نزدیک ابراہیم علیہ السلام کی باندی قنطوراء کی نسل ہیں۔

قولِ ثانی:...... علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

قولِ ثالث:...... وھب بن منبہ کے نزدیک یاجوج وماجوج کے چچازاد بھائی ہیں [1]

ینتعلون نعال الشعر:...... یعنی ایسی قوم سے جہاد کروگے جو بالوں والے جوتے پہنتے ہونگے۔

عراض الوجوہ:...... چوڑے چہرے والے۔

المجان:...... میم کے فتحہ اور نون کی تشدید کے ساتھ بمعنی ڈھال۔

المطرقۃ:...... میم کے ضمہ اور طاء کے سکون اور راء مشدد کے فتحہ کے ساتھ بمعنی دُھری اور تہہ بہ تہہ ڈھال۔اور اگر مُطرقۃٍ (راء کی تشدید کے بغیر) تو پھر معنی ایسی ڈھال جس پر لوہا چڑھایا گیا ہوتا کہ تیر اثر نہ کرے۔

سوال:...... علاماتِ قیامت میں سے جس علامت کو یہاں ذکر کیا گیا ہے اسکا ظہور ہو چکا ہے یا ہوگا؟

جواب:...... علامہ عینیؒ لکھتے ہیں جس علامت کی اطلاع آپ ﷺ نے بہت عرصہ پہلے دی تھی اُس کا کچھ حصہ ۶۱۷ھ میں ہو چکا ہے جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ترک ایک بہت بڑا لشکر لے کر نکلے ماوراء النھر کی قوم اور اس کے علاوہ خراسان کے تمام شہروں کے لوگوں کا قتل عام کیا۔ان کی قتل و غارت سے وہی بچے جو وادیوں اور غاروں میں جا چھپے پھر اسلامی شہروں اور علاقوں پر چڑھائی کرتے ہوئے قہستان کے شہروں تک جا پہنچے ری، قزین، ابہر، زنجان، اِردبیل اور مراغہ وغیرہ میں تباہی مچائی بڑے لوگوں کو ختم کیا عورتوں کو مباح سمجھا ان کی اولادوں کو ذبح کیا پھر عراق ثانی پہنچے اس کے بڑے شہر اصفہان میں داخل ہوئے وہاں پہنچ کر بے شمار مخلوق کو قتل کیا اور اپنے گھوڑوں کو مسجدوں کے ستونوں سے باندھا اس کی پیشین گوئی بھی آپ ﷺ نے فرمادی تھی۔بیہقی میں حضرت بریدہؓ سے مروی ہے قالوا یا نبی اللہ من ھم قال الترک والذی نفسی بیدہ لیربطن خیولھم الی سواری مساجد المسلمین [2]

---

[1] عمدۃ القاری ص۲۰۰ ج۱۴ [2] عمدۃ القاری ص۲۰۱ ج۱۴

حدثنا سعید بن محمد،صغار العین:...... چھوٹی آنکھوں والے۔ابوداؤد شریف میں حضرت بریدہؓ سے مروی ہے یقاتلکم قوم صغار الاعین یعنی الترک الحدیث۔تمہارے ساتھ چھوٹی آنکھوں والی قوم جنگ کریگی اور وہ ترک ہیں [1]

ذلف الانوف:......ذال کے ضمہ کے ساتھ اذلف کی جمع ہے بمعنی چھوٹی ناک والے یعنی چپٹی ناک والے۔

﴿۹۶﴾
بَاب قِتَالِ الَّذِيْنَ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ
ان لوگوں سے جہاد وقتال کے بیان میں جو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں (مراد ترک ہیں)

ترجمۃ الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ اس باب میں ایسی قوم سے جہاد کرنے کو بیان فرمارہے ہیں جو بالوں کے جوتے پہنیں گے۔اس سے مراد بھی ترک ہیں [2]

(۱۴۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
بیان کیا ہم سے علی بن عبداللہ نے کہا بیان کیا ہم سے سفیٰن نے کہا زہری نے وہ سعید بن مسیّب سے وہ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى
حضرت ابوہریرہؓ سے وہ حضرت نبی اکرم ﷺ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم
تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا
ایسی قوم سے جہاد کروگے کہ ان کے جوتے بالوں کے ہونگے اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جہاد کروگے
كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ قَالَ سُفْيٰنُ وَزَادَ فِيْهِ اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ
کہ ان کے چہرے چمڑے کی دوہری ڈھال کی طرح ہیں سفیان نے اور زیادتی بیان کی اس میں ابوالزناد نے وہ اعرج سے
اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ رِوَايَةً صِغَارُ الْاَعْيُنِ ذُلْفُ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ
وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کے طریقہ پر صغار العین الخ یعنی چھوٹی آنکھوں چپٹی ناک والے گویا کہ ان کے چہرے دوہری ڈھال کی طرح ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

لاتقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما:...... قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تم ایسی قوم سے جہاد کروگے جن کے چہرے چمڑے کی دُھری ڈھال کی طرح ہیں اور ترمذی شریف میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے

[1] ابوداؤد شریف ص۲۴۳ ج۲ [2] عمدۃ القاری ص۲۰۲ ج۱۴

مروی ہے کہ دجال ارض مشرق سے نمودار ہوگا جسے خراسان کہا جاتا ہے۔ اُس کے پیروکار ایسے لوگ ہونگے کہ جن کے چہرے دُھری ڈھال کی طرح ہونگے[1]۔ اور دجال چونکہ ابھی تک نمودار نہیں ہوا لھذا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ترکوں کا مسلمانوں سے لڑنا کئی بار ہوگا۔ پہلے ہو چکا ہے اور بعد میں ہوگا [2]

قال سفینؒ:...... مراد ابن عیینہ ہیں اور مقصد امام بخاریؒ کا یہ بتلانا ہے کہ سفیانؒ نے حدیث الباب کو حضرت ابو ہریرہؓ سے دو طریقوں سے نقل کیا ہے ۱۔ باب کے شروع میں گزرا ۲۔ ابو الزناد عن الاعرج، ابو الزناد کے طریق میں **صغار الاعین، ذلف الانوف، کأن وجوھھم المجان المطرقۃ** جیسے جملوں کا اضافہ بھی ہے جو کہ پہلے طریق میں نہیں۔

قولہ نعال الشعر:...... اس کی تشریح میں تین قول ہیں۔

۱: ان کے بال اتنے لمبے ہونگے جو پاؤں تک لٹک رہے ہونگے۔

۲: ایسے جوتے پہنے ہوئے ہونگے جو بالوں کی رسیاں بنا کر ان سے بنائے جاتے ہوں گے۔

۳: ایسے چمڑے سے بنائے جاتے ہونگے جو غیر مدبوغ ہونگے کہ ان پر بال ہوں گے۔

سوال:...... (۱) **لاتقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما نعالھم الشعر** (۲) **لاتقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما کأن وجوھھم المجان المطرقۃ.** ان دونوں جملوں کا مصداق اور صفات کا تعلق ایک قوم و جماعت سے ہے یا الگ الگ قومیں ہیں؟

جواب:...... علامہ عینیؒ فرماتے ہیں دونوں جملوں کا مصداق ایک قوم ہیں اور وہ ترک ہیں۔ مسلم شریف میں بھی ایسے ہی ہے **لاتقوم الساعۃ حتی یقاتل المسلمون الترک قوما وجوھھم کالمجان المطرقۃ یلبسون الشعر ،ویمشون فی الشعر**[3]

البتہ حافظ (ابن حجرؒ) فرماتے ہیں کہ دونوں جملوں کا تعلق دو قوموں سے ہے ۱۔ ترک ۲۔ بابک الخرمی (فتح الباری ص۱۰۴ ج۶) بابک (خرمی) ایک ملحد اور بے دین فرقے کا بانی مبانی تھا مامون کے دور میں طبرستان، ری وغیرہ پر قابض ہو گیا تھا اس کے مذہب میں محرمات بھی حلال تھیں۔ اکیس سال تک فتنہ برپا کئے رکھا۔ ۲۲۲ھ میں معتصم کے زمانہ میں قتل ہوا[4]

روایۃ:...... حضرت سفیان بن عیینہ اس لفظ کے بعد آنے والے جملے اپنی طرف سے نہیں بلکہ آپ ﷺ سے مرفوعا بیان فرما رہے ہیں یعنی یہ بتلانا مقصود ہے کہ یہ حدیث مرفوع ہے۔

---

[1] ترمذی شریف ص۴۷ ج۲ [2] عمدۃ القاری ص۲۰۲ ج۱۴ [3] کتاب الفتن ص۳۹۵ ج۲ [4] عمدۃ القاری ص۲۰۱ ج۱۴

﴿۹۷﴾

باب مَنْ صَفَّ اَصْحَابَه، عِنْدَ الْهَزِيْمَةِ وَنَزَلَ عَنْ دَآبَتِهِ وَاسْتَنْصَرَ

اس شخص کے بیان میں جس نے اپنے ساتھیوں کی بھاگنے کے وقت صف بندی کی اور اترا اپنی سواری سے اور اللہ تعالیٰ سے (کفار کے مقابلہ میں) مدد طلب کی

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ساتھیوں کی ہزیمت کے وقت ان کی صف بندی اور سواری سے اتر کر اللہ پاک سے دعا مانگنی چاہیے جیسا کہ آپ ﷺ نے غزوہ حنین میں کیا۔

(۱۴۱) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الحرانی ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ قَالَ

بیان کیا ہم سے عمرو بن خالد حرّانی نے کہا بیان کیا ہم سے زہیر نے کہا بیان کیا ہم سے ابو اسحٰق نے کہا میں نے

سَمِعْتُ الْبَرَآءَ وَسَأَلَه رَجُلٌ اَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَااَبَاعُمَّارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ

حضرت براء بن عازبؓ سے سنا اس حال میں کہ ان سے کسی آدمی نے سوال کیا کہ کیا تم یوم حنین (غزوہ حنین) کو بھاگ گئے تھے اے ابو عمارہ

قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَاوَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لٰكِنَّه، خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ

تو انہوں نے فرمایا نہیں اللہ کی قسم حضرت رسول اللہ ﷺ نے پیٹھ نہیں پھیری لیکن آنحضرت ﷺ کے جوان ساتھی نکل گئے

وَاَخِفافُهُمْ حُسرًا لَيْسَ بِسلَحٍ فَاَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً

اور ہلکے ہتھیاروں والے تھے اور بغیر ہتھیاروں والے تھے ۔ تو وہ ایسی قوم کے پاس آ گئے جو تیر انداز تھی

جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِىْ نَصْرٍ مَا يَكَادُيَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُم

یعنی قبیلہ ہوازن اور بنو نصر کی جماعت کے پاس، قریب نہیں تھا کہ ان کا تیر گرتا، (ضائع جاتا) تو وہ ایسا تیر پھینکتے کہ

رَشْقاً مَّايَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَالِكَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قریب نہیں تھا کہ وہ خطا کرتے یعنی ان کا تیر خطاء نہیں جاتا تھا بلکہ ٹھیک نشانہ پر لگتا تھا تو وہ متوجہ ہوئے اس جگہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی طرف

وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَآءِ وَابْنُ عَمِّهٖ اَبُوْسُفْيٰنَ بْنِ الْحَارِثِ بْن عَبْدِالْمُطَّلِب

اس حال میں آنحضرت ﷺ سفید دراز گوش پر سوار تھے اور آنحضرت ﷺ کے چچا کے بیٹے حضرت ابو سفیٰن بن حارث بن عبد المطلبؓ

يَقُوْدُ بِهٖ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ثُمَّ قَالَ

(لگام پکڑ کر) آگے چل رہے تھے تو آنحضرت ﷺ نیچے اترے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب فرمائی پھر فرمایا

اَنَا النَّبِیُّ لَاکَذِب اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب ثُمَّ صَفَّ اَصْحَابَه'
اناالنبی لاکذب، انا ابن عبد المطلب، پھر اپنے صحابہ کرامؓ کی صف بندی فرمائی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقت:...... اس جملہ میں ہے فنزل و استنصر آپ ﷺ سواری سے اترے اور اللہ پاک سے مدد طلب کی۔

یااباعمارۃؓ:...... بضم العین وتخفیف المیم ،حضرت ابو درداءؓ کی کنیت ہے۔اور ابو درداء نام ہے۔

اخفافھم:...... خِفٌّ کی جمع ہے وہ جوان جن کے پاس ہتھیار نہیں تھے جوان کو بھاری وبوجھل کرتے اور بعض نسخوں میں اخفاؤھم آیا ہے۔تو کل تین نسخے ہوئے۔ (۱) اخفاؤھم (۲) أخفافھم (۳) خفافھم

حسرا:...... حاء کے ضمہ اور سین کی تشدید کے ساتھ حاسرٌ کی جمع ہے۔حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے معنیٰ یہ ہوگا اس حال میں کہ ان جوانوں کے پاس اسلحہ نہیں تھا۔اور بعض نے حاسر کا معنی زرہ اور خود کیا ہے۔

لیس بسلاح کی ترکیب:...... لیس کا اسم مقدر ہے،تقدیری عبارت اس طرح ہے لیس احدنا ملتبسا بسلاح ۔اور اگر سلاح باء کے بغیر ہو جیسے کہ بعض نسخوں میں ہے تو پھر یہ لفظ سلاح لیس کا اسم ہوگا۔اور اس کی خبر محذوف ہوگی تقدیری عبارت ہوگی لیس سلاح لھم[1]

فرشقوھم رشقا:...... الرشق بمعنی الرمی ہے جمع مذکر غائب فعل ماضی معروف ہے۔علامہ داؤدی نے اس کا معنی اس طرح کیا ہے یرمی الجمیع سھامھم سب مل کر تیر پھینکنے لگے[2]

﴿۹۸﴾
باب اَلدُّعَاءِ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ بِالْھَزِیْمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ
مشرکین کے خلاف شکست اور زلزلہ کی بددعا کے بیان میں

ترجمۃ الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حالت جنگ میں مشرکین کے لئے شکست کی دعا مانگنا جائز ہے۔

(۱۴۲)حدثنا ابراھیم بن موسیٰ ثنا عیسیٰ ثنا ھشام عن محمد عن عبیدۃ
بیان کیا ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے کہا بیان کیا ہم سے عیسیٰ نے کہا بیان کیا ہم سے ہشام نے وہ محمد سے وہ عبیدہ سے
عن علیّ قال لما کان یوم الاحزاب
وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب یوم احزاب (جس دن غزوہ احزاب واقع ہوا) تھا

[1] عمدۃ القاری ص۲۰۳ ج۱۴ [2] عمدۃ القاری ص۲۰۳ ج۱۴

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ملأ الله بیوتهم وقبورهم نارا
حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے
شغلونا عن الصلوٰة الوسطیٰ حتّٰی غابت الشمس
کہ انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ یعنی نماز عصر پڑھنے سے روک دیا ۔حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ھشام:...... ہشام سے مراد ابن حسان ہیں۔

مناسبت بترجمة الباب:...... ملأ الله بیوتهم وقبورهم ناراً۔(کہ اے اللہ ان (مشرکوں) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے) کے جملہ سے ہے۔

سوال:...... ترجمۃ الباب سے مطابقت نہیں کیونکہ وہاں تو شکست اور زلزلہ کی بددعا کا ذکر ہے جو کہ حدیث الباب میں نہیں؟

جواب:...... کسی کے گھر کو آگ سے بھر دینا اور جلانا مالک مکان کے ہلانے کا ذریعہ بن جاتا ہے جو شکست کا مترادف ہے لہٰذا مناسبت پائی گئی۔

(۱۴۳)حدثنا قبیصة ثنا سفیان عن ابن ذکوان عن الأعرج عن ابی هریرة
بیان کیا ہم سے قبیصہ نے کہا بیان کیا ہم سے سفیٰن نے وہ ابن ذکوان سے وہ اعرج سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ
قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یَدعوا فی القنوت اللهم انج سلمة بن هشام
انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ قنوتِ (نازلہ) میں دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دیجئے
اللهم انج الولید بن الولید اللهم انج عیاش بن ابی ربیعة اللهم انج المستضعفین من المؤمنین
اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دیجئے ۔اے اللہ عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دیجئے ۔اے اللہ کمزور مسلمانوں کو نجات نصیب فرمایئے
اللهم اشدد وطأتک علیٰ مضر اللهم سنین کسنی یوسف
اے اللہ سخت فرمایئے اپنی ہلاکت قوم مضر پر اے اللہ ان کے سالوں کو حضرت یوسف علیٰ نبینا علیہ السلام کے سالوں کی طرح فرمادیجئے (قحط و تنگی میں مبتلا فرمادیجئے)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة توخذ من قوله اللهم اشدد وطأتک الیٰ آخره.

یدعوا فی القنوت:...... آپ ﷺ قنوت نازلہ میں یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اللهم انج سلمة بن هشام:...... اے اللہ سلمہؓ بن ہشام کو نجات دے۔بعض صحابہ جو کفار کی قید میں تھے

اوران کے ظلم وستم کا تختہ مشق بنے ہوئے تھے ان کی رہائی ونجات کے لئے آنحضرت ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے اور عرب کے وہ قبائل جو مسلمانوں کا قافیہ تنگ کئے رہتے تھے ان کے لئے بددعا فرماتے ہیں۔ حدیث الباب میں تین صحابیوں کی رہائی کے لئے دعا کا ذکر ہے اور مضر قبیلہ وقوم کی ہلاکت کے لئے بددعا کا ذکر ہے۔

سلمه بن هشام:...... ابوجہل کے بھائی تھے اور بالکل ابتدائی دور میں اسلام لائے کفار مکہ نے انہیں قید کردیا اور ظلم وستم کا نشانہ بنایا۔ آنحضرت ﷺ کی دعا کی برکت سے رہائی کا موقع ملا آپ ﷺ کی خدمت میں مدینہ پہنچے۔

ولید بن ولید:...... بدر کی لڑائی میں کفار کی طرف سے لڑنے آئے حضرت عبداللہ بن جحشؓ کے ہاتھوں گرفتار ہوئے ان کے بھائی خالد وہشام چار ہزار درہم فدیہ دے کر مکہ لائے مکہ پہنچتے ہی مسلمان ہو گئے کافروں نے کہا فدیہ دینے سے پہلے مسلمان ہوتے تو تمہارا فدیہ تو نہ دینا پڑتا اور نہ ہی تمہیں رہا کراتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ یہ کہیں قید سے گھبرا کر اسلام لے آیا اسلام لانے کی پاداش میں ان پر بڑا ظلم کیا گیا آنحضرت ﷺ کی دعا سے ان کو رہائی مل گئی اور مدینہ منورہ آگئے۔

عیاش بن ابی ربیعه:...... یہ ابوجہل کے اخیافی بھائی تھے قدیم الاسلام ہیں۔ ہجرت کر کے حبشہ اور پھر مدینہ منورہ پہنچے۔ ان سے کسی نے کہا تمہاری ماں تمہارے لئے سخت بے چین ہے اور اُس نے قسم کھائی ہے کہ جب تک تمہیں دیکھ نہیں لے گی سایہ میں نہیں بیٹھے گی۔ حضرت عیاشؓ کو ماں کی محبت ابوجہل جیسے شخص کے پاس کھینچ لائی۔ ابوجہل نے ان کو باندھ کر قید میں ڈال دیا بڑا ظلم کیا آپ ﷺ کی دعا سے اُن کو رہائی نصیب ہوئی واپس مدینہ پہنچے۔

(۱۴۴) حدثنا احمد بن محمد ثنا عبدالله ثنااسمٰعیل بن ابی خالد انه

بیان کیا ہم سے احمد بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے عبداللہ نے کہا ہمیں خبر دی اسمٰعیل بن ابو خالد نے کہ تحقیق انہوں نے

سمع عبدالله بن ابی اوفی یقول دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الاحزاب علی المشرکین

حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰؓ کو فرماتے سنا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے یوم احزاب (غزوہ احزاب کے موقع پر) کو مشرکین کے خلاف بددعا فرمائی

فقال اللهم منزل الکتب سریع الحساب اللهم اهزم الاحزاب اللهم اهزمهم وزلزلهم

تو فرمایا اے اللہ جو کتاب (قرآن پاک) کے اتارنے والے بڑی سرعت سے حساب لینے والے ہیں اے اللہ (مشرکین کی) جماعتوں کو شکست دیجئے۔ اے اللہ ان کو شکست دیجئے اور ان (کے ہاتھوں اور پاؤں) کو ڈگمگا دیجیے

❁❁❁❁❁❁❁❁

(۱۴۵) حدثنا عبدالله بن ابی شیبة ثنا جعفر بن عون ثنا سفیٰن عن ابی اسحٰق عن

بیان کیا ہم سے عبداللہ بن ابو شیبہ کہا بیان کیا جعفر بن عون نے کہا بیان کیا ہم سے سفیٰن نے وہ ابواسحٰق سے

عمرو بن میمون عن عبدالله قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی فی ظل الکعبة

وہ عمرو بن میمون سے وہ حضرت عبداللہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کعبۃ اللہ کے سایہ میں نماز ادا فرمارہے تھے

فقال ابوجهل وناس من قریش ونحرت جزور بناحیة مکة

تو ابوجہل اور قریش کے دوسرے لوگوں نے کہا (کہ اونٹ کی اوجھڑی کون لائے گا) اور اونٹ مکۃ المکرمۃ کے کنارے ذبح کیا گیا تھا

فارسلو فجاؤا من سلاها وطرحوه علیه

تو انہوں نے (آدمیوں کو) بھیجا تو وہ اس اونٹ کی اوجھڑی لیکر آئے اور انہوں نے اس کو آنحضرت ﷺ پر ڈال دیا

فجاءَت فاطمة فالقته عنه وقال اللهم

پھر حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں تو انہوں نے اس کو آنحضرت ﷺ سے (اٹھا کر) پھینکا اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ

علیک بقریش، اللهم علیک بقریش، اللهم علیک بقریش لابی جهل بن هشام

(کفار) قریش کی گرفت فرمایئے تین مرتبہ یہی بد دعا فرمائی یعنی (بالخصوص) ابوجہل بن ہشام

وعتبة بن ربیعة وشیبة بن ربیعة والولید بن عتبة وابی بن خلف وعقبة بن ابی معیط

اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور ابی بن خَلَف اور عقبہ بن ابومُعَیط کی (سخت) گرفت فرمائیں

قال عبدالله فلقد رأیتهم فی قلیب بدر قتلٰی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے (غزوۂ بدر کے موقع پر) ان کو بدر کے کنوئیں میں مقتولین کی صورت میں دیکھا

قال ابو اسحٰق ونسیت السابع قال ابو عبدالله وقال یوسف بن ابی اسحٰق

ابواسحٰق نے کہا کہ میں ساتواں (متعین ملعون) بھول گیا کہا ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے اور کہا یوسف بن ابواسحٰق نے

عن ابی اسحٰق امیة بن خلف وقال شعبة امیة او ابیّ والصحیح امیةُ

وہ ابو اسحٰق سے امیہ بن خلف اور کہا شعبہ نے اُمیّہ یا اُبَیّ اور صحیح یہ ہے کہ (وہ ساتواں ملعون) اُمیّہ تھا

❀❀❀❀❀❀❀

(۱۴۲۶) حدثنا سلیمٰن بن حرب ثنا حماد عن ایوب عن ابن ابی ملکیة عن عائشة ان

بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا حماد نے وہ ایوب سے وہ ابن ابوملیکہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے کہ تحقیق

الیهود دخلوا علی النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا السام علیک

یہود حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے السَّامُ علیک کہا

فلعنتهم فقال مَا لَكِ قالت اولم تسمع ما قالوا قال فلم تسمعي ما قلت عليكم
تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان پر لعنت فرمائی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آپ کو کیا ہوا؟ (کہ لعنت کی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو کیا آپ نے میرا جواب نہیں سنا؟ (میں نے بھی) علیکم (کہا ہے)

﴿تحقیق و تشریح﴾

قال ابوعبدالله:...... امام بخاریؒ نے فرمایا کہ اس روایت کو ابواسحاق سبیعی سے دو روایوں نے روایت کیا ہے ا۔ یوسف بن اسحاق ۲۔ شعبہ جن سات کافروں کے متعلق آنحضرت ﷺ نے بددعا فرمائی ان میں ساتواں کافر امیہ بن خلف ہے یا اُبی بن خلف ہے۔ یوسف بن اسحاق نے امیہ بن خلف روایت کیا ہے اور شعبہ نے شک کے ساتھ روایت کیا ہے اُمية او اُبیٌّ یعنی امیہ بن خلف یا اُبی بن خلف۔ حدیث الباب میں اُبی بن خلف ہے۔

امام بخاریؒ فیصلہ دینا چاہتے ہیں فرماتے ہیں والصحيح اُمية۔ صحیح یہ ہے کہ ساتواں کافر جس کے لئے آپ ﷺ نے بددعا کی تھی وہ امیہ ہے اُبی نہیں۔ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ ابی بن خلف کو تو آنحضرت ﷺ نے جنگ احد میں قتل کیا تھا۱

السام علیک:...... میم کی تخفیف کے ساتھ بمعنی موت، یہود السلام علیکم کی جگہ السام علیک (تم پر موت آئے) کہتے تھے۔ حدیث پاک میں آیا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہماری دعائیں ان کے خلاف قبول ہوتی ہیں ان کی ہمارے خلاف قبول نہیں کی جاتیں۲

﴿۹۹﴾

باب هل یرشد المسلم اهل الکتاب اویعلمهم الکتاب

اس کے بیان میں کہ کیا مسلمان اہل کتاب کو رشد و ہدایت کی تبلیغ اور ان کو کتاب (قرآن مجید) کی تعلیم دے سکتا ہے

(۱۴۷) حدثنا اسحٰق ثنا یعقوب بن ابراهیم ثنا ابن اخی ابن شهاب
بیان کیا ہم سے اسحٰق نے کہا بیان کیا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا بیان کیا ہم سے میرے بھائی کے بیٹے ابن شہاب
عن عمه اخبرنی عبیدالله بن عبدالله بن عتبة بن مسعود ان عبدالله بن عباسؓ
نے وہ اپنے چچا سے کہا مجھے خبر دی عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے کہ تحقیق حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے

۱ عمدة القاری ص ۲۰۵ ج ۱۴ ۲ عمدة القاری ص ۲۰۶ ج ۱۴

اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى قيصر وقال
ان کو خبر دی کہ تحقیق حضرت رسول ﷺ نے قیصر (روم) کی طرف (خط) لکھا اور فرمایا (لکھا) کہ
فان توليت فان عليك اثم الاريسيين
اگر تو نے (حق سے) اعراض کیا تو یقیناً تجھ پر کاشتکاروں کا (بھی) گناہ ہو گا

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله اهل الكتاب:...... اہل کتاب سے مراد اہل توراۃ وانجیل ہیں۔

قوله يُعَلِّمُهُمُ الكتاب:...... کتاب سے مراد عام ہے قرآن پاک اور اس کے علاوہ کتب مراد ہیں۔

ترجمة الباب سے مناسبت:...... اس طرح ثابت ہے کہ اس میں ہے آنحضرت ﷺ نے قیصر روم کی طرف مکتوب گرامی بھیجا۔ جس میں اس کو حق کی طرف رہنمائی فرمائی بلکہ تفصیلی روایت میں ہے کہ **كتب اليهم بعض القرآن** کہ ان کی طرف قرآن پاک کی آیت لکھی گویا کہ (اس سے) **يعلمهم الكتاب** سے ربط بھی ثابت ہو جائے گا۔

مسئله اختلافيه:...... آیا کافر کو قرآن پاک وغیرہ پڑھایا جا سکتا ہے یا نہیں؟ تو حضرت امام مالکؒ ممنوع (ناجائز) قرار دیتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہؒ جائز قرار دیتے ہیں۔ اور حضرت امام شافعیؒ کے مختلف اقوال ہیں اور راجح مذہب تفصیل کا ہے کہ جس کافر سے کہ **رغبت في الدين** کی امید ہو اور ایسے ہی دین اسلام میں داخل ہونے کی امید ہو اور اس کافر کی طرف سے امن بھی ہو کہ وہ دین اسلام کے بارے میں طعن وغیرہ نہیں کرے گا تو ایسے کافر کو قرآن پاک کی تعلیم دی جا سکتی ہے اور جس کافر کے متعلق یقین ہو کہ وہ دین اسلام کے بارے میں طعن وتشنیع سے کام لے گا تو ایسے کافر کو قرآن پاک پڑھانا ناجائز ہے۔ بعض حضراتؒ نے قلیل اور کثیر کے درمیان فرق بیان فرمایا ہے کہ قلیل جائز ہے اور کثیر ناجائز ہے۔ اسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ابن اُبَی پر اس کے اسلام لانے سے پہلے گزرے اور ایک مجلس میں مسلمان اور مشرکین اور یہود اکٹھے بیٹھے تھے آپ ﷺ نے ان کو قرآن سنایا۔[1]

﴿۱۰۰﴾

باب الدعاء للمشركين بالهُدیٰ ليتألفهم

مشرکین کیلئے ہدایت کی دعا کرنے کے بیان میں تا کہ ان کی تالیفِ قلب کرے

(۱۴۸) حدثنا ابواليمان انا شعيب ثنا ابوالزناد ان عبدالرحمن قال
بیان کیا ہم سے ابو یمان نے کہا خبر دی ہمیں شعیب نے کہا بیان کیا ہم سے ابو زناد نے کہ تحقیق عبدالرحمٰن نے کہا کہ

[1] عمدۃ القاری ص ۲۰۷ ج ۱۴)

قال ابوھریرۃ قدم طفیل بن عمرو الدوسی واصحابہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا حضرت ابوہریرہؓ نے کہ طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ وعنہم اور ان کے رفقاء حضرت نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے

فقالوا یا رسول اللہ ان دوسا عصت و ابت

توانہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ قبیلہ دوس (والوں) نے یقیناً نافرمانی کی اور (قبول اسلام سے) انکار کیا تو

فادع اللہ علیھا فقیل ھلکت دوس قال اللھم اھد دوسا وائت بھم

آپ ﷺ ان کے لئے بددعا فرمادیں تو کہا جانے لگا کہ دوس قبیلہ (والے) ہلاک ہوگیا (اگر آنحضرت ﷺ نے ان کیلئے بددعا فرما دی) تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ دوس قبیلہ (والوں) کو ہدایت نصیب فرمادیجئے اور ان کو (حلقہ اسلام میں) لے آئیے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمۃ فی قولہ اللھم اھد دوساً وائت بھم.

قولہ لیتأ لفھم:...... حضرت امام بخاریؒ نے دو باب قائم فرمائے ہیں کہ ایک باب الدعاء علی المشرکین اور ایک باب الدعا للمشرکین بالھدیٰ کہ اگر کفار ومشرکین کی شوکت اور غلبہ کا خوف ہو اور ان کی اذٰی کی کثرت کا خوف ہو جیسا کہ ان احادیث میں ہے جو اس سے قبل مذکور ہوئیں تو اس صورت میں ان کے خلاف بددعا کی جائے۔ اور اگر ان کے غلبہ وشوکت واذٰی سے امن ہو اور ان کے ایمان قبول کرنے کی امید ہو تو ان کے لئے دعا کی جائے[۱] جیسا کہ قصۂ دوس میں ہے تو ان دو حالتوں اور مقاموں میں فرق کرنا حضرت امام بخاریؒ کے تفقہ سے ہے۔

طفیل بن عمرو الدوسیؓ:...... مکہ میں اسلام قبول کیا آنحضرت ﷺ کے ہجرت کرنے تک اپنی قوم میں رہے پھر آپ ﷺ سے اپنے ساتھیوں سمیت خیبر میں آکر ملے اور آنحضرت ﷺ کی وفات تک آپ کے پاس رہے جنگ یمامہ میں جام شہادت پیا[۲] اور حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ طفیلؓ جنگ میں شہید ہوئے۔

ان دوساً قد عصت:...... بے شک دوس قبیلہ کے لوگوں نے نافرمانی کی اور اسلام قبول کرنے سے انکار کیا حضرت طفیلؓ نے عرض کی یارسول اللہ قبیلہ دوس میں زنا اور ربا عام ہوگیا ہے ان کے لئے بددعا فرمادیں، آپ ﷺ نے ان کے لئے دعا کی اے اللہ قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور ان کو اسلام میں داخل فرما۔

❀❀❀❀❀

[۱] عمدۃ القاری ص ۲۰۷ ج ۱۴ [۲] عمدۃ القاری ص ۲۰۸ ج ۱۴

﴿۱۰۱﴾

باب دعوة اليهود والنصارىٰ وعلىٰ ما يقاتلون عليه وما كتب النبي صلى الله عليه وسلم الى كسرىٰ وقيصر والدعوة قبل القتال

یہود اور نصاریٰ کو دعوتِ اسلام دینے اور جس پر وہ قتل کئے جائیں گے اور اس کے بیان میں جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر کی طرف لکھا اور قتال سے پہلے دعوت اسلام دینے کے بیان میں

(۱۴۹)حدثنا علي بن الجعد ثنا شعبة عن قتادة سمعت انس بن مالكؓ يقول
بیان کیا ہم سے علی بن جعد نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے وہ قتادہ سے کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو فرماتے سنا
لما اراد النبي صلى الله عليه وسلم ان يكتب الى الروم قيل له
کہ جب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر، روم کی طرف (خط) لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا
انهم لايقرؤن كتابا ال االن يكون مختوما فاتخذ خاتما من فضة
کہ وہ لوگ کوئی خط اس وقت تک نہیں پڑھتے جب تک اس پر مہر نہ لگی ہوئی ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی
فكأني انظرالى بياضه في يده ونقش فيه، محمد رسول الله
اور گویا کہ میں (اب بھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں اس (انگوٹھی) کی سفیدی دیکھ رہا ہوں اور اس (انگوٹھی) میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقش تھا
❁❁❁❁❁
(۱۵۰)حدثنا عبدالله بن يوسف ثنا الليث حدثني عقيل عن ابن شهاب
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے کہا بیان کیا ہم سے لیث نے کہا بیان کیا مجھ سے عقیل نے وہ ابن شہاب سے
اخبرني عبيدالله بن عبدالله بن عتبة ان عبدالله بن عباس اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
کہا خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ تحقیق ان کو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے خبر دی کہ تحقیق حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعث بكتابه الى كسرىٰ فامره ان يدفعه الىٰ عظيم البحرين
نے (ان کو) کسریٰ کی طرف مکتوب گرامی دیکر بھیجا تو ان کو (مجھے) یہ حکم دیا کہ وہ اس مکتوب کو بحرین کے سردار کو دے دیں
فدفعه عظيم البحرين الى كسرىٰ فلما قرأه كسرى خرّقه
تو بحرین کے سردار نے اس (مکتوب گرامی) کو کسریٰ کی طرف روانہ کر دیا تو جب کسریٰ (ملعون) نے اس مکتوب گرامی کو پڑھا تو پھاڑ دیا

فحسبت ان سعید بن المسیب قال فدعاعلیهم النبی صلی الله علیه وسلم			
تو میرا (ابن شہابؒ) خیال ہے کہ سعید بن میبؒ نے کہا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے بددعا فرمائی			
ان	یمزقوا	کل	ممزق
وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں		ہر طرح کے ٹکڑے ٹکڑے	کیا جانا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب کے چار اجزاء ہیں۔ (۱) دعوۃ الیهودی والنصرانی (۲)وعلیٰ مایقاتلون علیه (۳)وماکتب علیہ السلام الیٰ کسریٰ وقیصر (۴)والدعوۃ قبل القتال.

روایت الباب کی ترجمۃ البا ب سے مناسبت:...... بعث بکتابه الی کسریٰ کے جملہ سے ترجمۃ الباب کے تین جزء صراحتاً ثابت ہوگئے اور علی ما یقاتلون علیه ضمناً ثابت ہوجائے گا اس طرح کہ وہ اگر دعوت کے بعد بھی نہ مانیں تو ان سے قتال کیا جائے گا۔

یہ حدیث کتاب العلم، باب مایذکر فی المناولۃ وکتاب اہل العلم بالعلم الی البلدان میں گزر چکی ہے۔

کسریٰ وقیصر:...... فارس کے بادشاہ کالقب کسریٰ تھااورروم کے بادشاہ کالقب قیصر۔

قوله والدعوۃ قبل القتال:...... ترجمۃ الباب کا چوتھا جزء دعوت قبل القتال ہے یعنی جہادشروع کرنے سے پہلے کفار کودعوتِ اسلام دی جائے تا کہ وہ ہماری طرح مسلمان ہوجائیں آئندہ باب کی حدیث میں اس طرف اشارہ بھی ہے،فرمایاحتی یکونوا مثلنا کہ وہ ہماری طرح ہوجائیں۔

دعوت قبل القتال:...... اس میں اختلاف ہےایک گروہ جن میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ شامل ہیں ان کے نزدیک دعوت قبل القتال شرط ہےاوراکثر حضراتؒ کامذہب یہ ہے کہ دعوت قبل القتال ابتداء اسلام میں شرط تھا جبکہ دعوتِ اسلام عام نہیں ہوئی تھی اب جبکہ دعوتِ اسلام ہرطرف عام پھیل چکی ہے تو اب دعوۃ قبل القتال ضروری نہیں! ہاں اگرکسی طریقہ سے معلوم ہوجائے کہ ان کودعوۃ اسلام نہیں پہنچی تو ان سے قتال نہیں کیاجائے گاحتی کہ ان کو دعوتِ اسلام دی جائے ۔یعنی قبل الدعوۃ قتال نہ کیاجائے ۔حضرت امام شافعیؒ نے اس کی تصریح فرمائی ہےاورامام مالکؒ فرماتے ہیں کہ جس کا گھر قریب ہےاس کودعوتِ اسلام نہ دی جائے یعنی اس سے قتال قبل دعوتِ اسلام کیاجائے گا کیونکہ دعوتِ اسلام عام ہوچکی ہےاور جس کا گھر دور ہےاس کوقبل القتال دعوت دی جائے کیونکہ ممکن ہےاس کو دعوتِ اسلام نہ پہونچی ہو۔تو درحقیقت دعوتِ اسلام شک دور کرنے کیلئے ہے۔

قوله فاتخذ خاتماً :...... ای امر بصنعته خاتم للختم یعنی مہر کے لئے انگوٹھی بنانے کاحکم فرمایا۔کیونکہ مہر

---

۱ طحاوی شریف ص۱۱۳ ج۲

کے بغیر کوئی خط پڑھا ہی نہیں کرتے تھے اور اسے کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ ٦ھ کو انگوٹھی بنوائی۔ اور چھ ہجری میں ہی ہرقل کو خط لکھا صلح حدیبیہ کے بعد جو دحیہ بن خلیفہؓ لے کر گئے۔ اور علامہ بیہقیؒ نے فرمایا کہ آٹھ ہجری کو خط لکھا۔

خاتماً:...... اس کو چار طرح پڑھا گیا ہے ۱۔خاتم (بفتح التاء) ۲۔خاتم (بکسر التاء) ۳۔خِیتام ۴۔خاتام ۔اس کی جمع خواتیم آتی ہے[۱]

من فضة:...... چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس سے معلوم ہوا کہ سونے کی انگوٹھی پہننا جائز نہیں۔ چاروں ائمہ کرام اسی کے قائل ہیں۔ بخاری شریف میں براء بن عازبؓ سے مروی ہے، **امرنا رسول الله ﷺ بسبع و نهانا عن سبع (وفيه) نهانا عن خواتيم الذهب**[۲]

الی بیاضه:...... انگوٹھی کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

فائده:...... انگوٹھی کے نگینے کے بارے میں شمائل ترمذی میں دو روایات ہیں ایک میں ہے **و کان فصه حبشيا** اور دوسری روایت میں ہے **فصه منه** یعنی اس کا نگینہ چاندی کا تھا، حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک تطبیق کے لئے اقرب یہ ہے کہ تعدد پر محمول کیا جائے[۳]

انگوٹھی کا نقش:...... اس میں محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا اور اس کا نقش الخیر الساری فی تشریح البخاری ص ۳۷۳ ج ۱۔

حدثنا عبدالله بن یوسف:...... مطابقته للترجمة فی قوله بعث بکتابه الیٰ کسریٰ، یہ حدیث کتاب العلم، باب ما یذکر فی المناولة و کتاب اهل العلم بالعلم الی البلدان میں گزر چکی ہے۔

﴿۱۰۲﴾

باب دعآء النبی ﷺ الی الاسلام و النبوة و ان لایتخذ بعضهم بعضا اربابا من دون الله

حضرت نبی ﷺ کی دعوت کے بیان میں نبوت اور اسلام کی طرف اور اس بات کی طرف ان میں سے بعض بعض کو اللہ کے سوا معبود نہ بنائیں

وقوله تعالیٰ مَا کَانَ لِبَشَرٍ
اور اس اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرمان کے بیان میں یعنی کسی بشر کے لئے یہ مناسب نہیں
اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا عِبَاداً لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ[۴]
کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا فرمادیں پھر وہ لوگوں کو کہے کہ تم میری عبادت کرو اور اللہ تعالیٰ کے سوا

❁❁❁❁❁❁❁

[۱] عمدة القاری ص ۲۰۹ ج ۱۴ [۲] بخاری ص ۱٦٦ ج ۱ [۳] خصائل نبوی شرح شمائل ص ۵۱ [۴] سورة ال عمران پاره ۳ آیت ۷۹

(۱۵۱) حَدَّثَنَا ابراهیم بن حمزة ثنا ابراهیم بن سعید عن صالح بن کیسان عن ابن شهاب

بیان کیا ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن سعید نے وہ صالح بن کیسان سے وہ ابن شہاب سے

عن عبیدالله بن عبدالله بن عتبة عن عبدالله بن عباس انه اخبره

وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما و عنہم سے کہ تحقیق انہوں نے ان (عبید اللہ بن عبد اللہ) کو خبر دی

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب الی قیصر یدعوه الی الاسلام

کہ تحقیق حضرت رسول اللہ ﷺ نے قیصرِ (روم) کی طرف (خط) لکھا اس حال میں آنحضرت ﷺ اس کو اسلام کی طرف دعوت دے رہے تھے

وبعث بکتابه الیه مع دحیة الکلبی وامره رسول الله ﷺ ان یدفعه الی عظیم بُصریٰ

اور آنحضرت ﷺ نے اپنا مکتوب گرامی دحیہ کلبیؓ کے ساتھ بھیجا اور ان کو حکم فرمایا کہ وہ یہ خط والی بصریٰ کو پہنچائے

لیدفعه الی قیصروکان قیصر لما کشف الله عنه جنود فارس

تا کہ وہ اس مکتوب گرامی کو قیصر (روم) کی طرف روانہ کر دے۔ اور قیصر (روم اس وقت) جبکہ اللہ تعالیٰ نے فارس کے لشکر کو اس سے دور کر دیا تھا (اس کو فتح حاصل ہوگئی تھی)

مشیٰ من حمص الی ایلیآءَ شکرا لما ابلاه الله

حمص سے بیت المقدس تک پیدل چل کر آ رہا تھا شکر ادا کرتے ہوئے اس انعام پر جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عنائت فرمایا

فلما جآء قیصر کتاب رسول الله ﷺ قال حین قرأه

تو جب حضرت رسول اللہ ﷺ کا مکتوب گرامی اس کو پہنچا تو کہا اس نے جس وقت اس کو پڑھا

التمسوا لی ههنا احدا من قومه لاسألهم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

کہ تم میرے لئے آنحضرت ﷺ کی قوم میں سے کسی آدمی کو تلاش کرو تا کہ میں ان سے حضرت رسول اللہ ﷺ کے بارے میں معلوم کر سکوں

قال ابن عباس فاخبر نی ابوسفیان انه کان بالشام

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ تحقیق وہ اس وقت ملک شام میں تھا

فی رجالٍ من قریش قدموا تُجاراً فی المدة التی کانت بین رسول الله ﷺ و بین کفار قریش

قریش کے کچھ لوگوں کی معیت میں کہ اس مدت میں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اور کفار قریش کے درمیان (صلح ہو چکی تھی)

قال ابوسفیان فوجدنا رسول قیصر ببعض الشام فانطلق بی وباصحابی

تجارت کی نیت سے (ملکِ شام) کے کسی علاقہ میں پایا (ہم سے ملاقات کی) تو وہ مجھے اور میرے دیگر رفقاء کو لے کر چل پڑا

حتّٰی قدمنا ایلیآء فادخلنا علیه فاذا هوجالس فی مجلس ملکه
حتی کہ ہم بیت المقدس پہنچ گئے تو ہمیں اس (قیصر روم) کے پاس حاضر کیا گیا تو (ہم نے دیکھا) کہ وہ اپنی بادشاہت کے دربار میں بیٹھا ہوا ہے
وعلیه التاج واذا حوله عظمآء الروم فقال لترجما نه
اور اس (کے سر) پر تاج تھا اور اس وقت اس کے ارد گرد روم کے سردار بیٹھے ہوئے تھے تو اس نے اپنے ترجمان کو کہا
سلهم ایهم اقرب نسبا الٰی هذا الرجل الذی یزعم انه نبی
کہ تو ان سے پوچھ کہ ان میں سے ازروئے نسب کے کون زیادہ قریبی ہے اس آدمی کے جو یہ دعوی کرتا ہے کہ تحقیق وہ (اللہ تعالیٰ کا) نبی ہے
قال ابوسفیان فقلت انا اقربهم الیه نسبا
حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نسب میں ان میں سے آنحضرت ﷺ سے زیادہ قریبی ہوں
قال ما قرابة ما بینک و بینه فقلت هو ابن عمی
اس (ترجمان) نے کہا کہ آپ اور ان ﷺ کے درمیان کیا قرابت ہے؟ تو میں نے کہا وہ میرے چچا کے بیٹے ہیں
ولیس فی الرکب یومئذ احد من بنی عبدمناف غیری فقال قیصر
اور (اتفاق سے) اس دن اس قافلہ میں عبد مناف کی اولاد میں سے میرے سوا کوئی بھی نہیں تھا۔ سو قیصر (روم) نے کہا
ادنوه و امر باصحابی فجعلوا خلف ظهری عند کتفی
کہ اس کو میرے قریب کردو اور میرے رفقاء کے بارے میں حکم دیا تو وہ میرے پیچھے کر دیئے گئے میرے پہلو کے قریب
ثم قال لترجمانه قل لاصحابه انی سائل هذا الرجل
پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ تو اس کے رفقاء کو کہہ دے کہ تحقیق میں اس آدمی سے اس شخصیت کے بارے میں سوال کرونگا
عن الذی یزعم انه نبی فان کذب فکذبوه
جو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ کا) نبی ﷺ ہے تو اگر وہ (حضرت ابوسفیانؓ) جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کرو
قال ابو سفیان والله لولاالحیآء یومئذ من ان یأثر اصحابی عنی الکذب
حضرت ابوسفیانؓ نے فرمایا کہ اگر اس دن حیاء (مانع) نہ ہوتی کہ میرے رفقاء مجھ سے جھوٹ نقل کر دیں گے (یعنی مجھے جھوٹا کہا کریں گے)
لحدثته عنی حین سألنی عنه
تو میں یقیناً (اس دن) اس (جھوٹ) کو اپنی طرف سے ضرور بیان کرتا جب مجھ سے آنحضرت ﷺ کے بارے میں پوچھا (گیا) تھا

ولکن استحییت ان یأثروا الکذب عنی فصدقت
اور لیکن میں نے حیاء کیا کہ (کہیں) وہ (رفقاء) میرے بارے میں جھوٹ نقل نہ کردیں (یہ جھوٹ بول رہے ہیں) تو میں نے سچ بولا۔
ثم قال لترجمانه قل له کیف نسب هذا الرجل فیکم قلت هو فینا ذو نسب قال فهل
پھر اس نے اپنے ترجمان کو کہا کہ تو اس سے پوچھ کہ اس شخصیت کا نسب تمہارے اندر کیا ہے؟ میں نے کہا وہ ہم میں عالی نسب ہیں
قال هذا القول احد منکم قبله قلت لا قال
اس (قیصر روم) نے کہا اس سے پہلے بھی تم میں سے کسی نے ایسا دعویٰ کیا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں، اس (قیصر روم) نے کہا
فهل کنتم تتهمونه علی الکذب قبل ان یقول ما قال قلت لا
کیا تم ان پر اس قول (دعویٔ نبوت) سے پہلے جو انہوں نے کہا ہے ان پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے؟ میں نے کہا نہیں
قال فهل کان من اٰبائه من مَلِک قلت لا قال فاشراف الناس یتبعونه او ضعفاؤ هم
اس نے کہا کہ کیا ان کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ تھا؟ میں نے کہا نہیں، اس نے کہا کہ کیا ان کی اتباع بڑے لوگ کرتے ہیں یا کمزور لوگ؟
قلت بل ضعفاء هم قال فیزیدون او ینقصون
میں نے کہا (بڑے نہیں) بلکہ ان میں سے کمزور لوگ، اس نے کہا کہ ان کی اتباع کرنے والے لوگ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم؟
قلت بل یزیدون قال فهل یرتد احد سخطة لدینه بعد ان یدخل فیه
میں نے کہا کہ زیادہ ہو رہے ہیں، اس نے کہا ان کے متبعین ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس دین کو ناپسند سمجھتے ہوئے کوئی مرتد بھی ہوتا ہے؟
قلت لا قال فهل یغدر قلت لا ونحن الاٰن منه فی مدة
میں نے کہا کہ نہیں، اس نے کہا کہ کیا وہ وعدہ خلافی کرتے ہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں، اور ہم اس وقت ان سے ایک معاہدہ میں ہیں
نحن نخاف ان یغدر قال ابو سفیان
ہمیں خوف ہے کہ کہیں وہ معاہدہ کی خلاف ورزی نہ کریں حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا
ولم تمکنی کلمة ادخل فیها شیئا انتقصه به
اور میرے لئے ممکن نہیں ہوا کہ میں کوئی بات اس (مکالمہ) میں داخل کرسکوں کہ جس سے میں آنحضرت ﷺ کی تنقیص کرسکوں
لا اخاف ان یؤثر عنی غیرها
مجھے خوف نہ ہو کہ نقل کر دی جائے گی ۔ میری طرف سے بیان کی ہوئی بات کے علاوہ

قال فهل قاتلتموه وقاتلكم قلت نعم قال فكيف كانت حربه وحربكم
کہا کہ کیا تم نے ان سے اور انہوں نے تمہارے ساتھ قتال بھی کیا ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں، اس نے کہا کہ تمہاری اور ان کی لڑائی کا کیا نتیجہ ہے؟
قلت كانت دولا وسجالا يدال علينا المرة وندال عليه الاخرىٰ
میں نے کہا دُوَل اور سجال، ایک مرتبہ وہ ہم پر غالب آ جاتے ہیں تو دوسری مرتبہ ہم ان پر غالب آ جاتے ہیں
قال فماذا يامركم به قلت يامرنا ان نعبدالله وحده
اس نے کہا کہ وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا کہ وہ ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ وحدہ لاشریک کی عبادت کا حکم دیتے ہیں
و لانشرك به شيئا وينهانا عما كان يعبد اباؤنا
اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے کا حکم دیتے ہیں۔ اور ان کی عبادت سے "جن کی عبادت ہمارے آباء واجداد کرتے تھے" روکتے ہیں
ويامرنا بالصلوٰة والصدقة والعفاف والوفآء بالعهد واداء الامانة فقال لترجمانه
اور وہ ہمیں نماز اور صدقہ اور پاکدامنی اور عہد کی پاسداری اور امانت کی ادائیگی کا حکم فرماتے ہیں۔ تو اس (قیصر روم) نے اپنے ترجمان کو کہا
حين قلت ذالك له قل له انى سالتك عن نسبه فيكم
کہ جب میں نے اس (ترجمان) کو کہا کہ تو اس (حضرت ابوسفیانؓ) سے کہہ کہ بے شک میں نے تم سے آنحضرت ﷺ کے نسب کے بارے میں سوال کیا
فزعمت انه ذونسب وكذلك الرسل تبعث فى نسب قومها
تو آپ نے جواب دیا کہ وہ عالی نسب ہیں اور ایسے ہی رسول علیہم السلام اپنی قوم میں سے عالی نسب میں بھیجے جاتے ہیں
وسألتك هل قال احدمنكم هذا القول قبله فزعمت ان لا فقلت
اور میں نے تجھ سے سوال کیا کہ تم میں سے اس سے پہلے کس نے اس قسم کا دعویٰ کیا تھا؟ تو آپ نے کہا کہ نہیں، تو میں نے کہا
لوكان احد منكم قال هذا القول قبله قلت رجل يأتم بقول قد قيل قبله
کہ اگر تم میں سے کسی نے پہلے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو میں کہتا کہ یہ بھی اسی دعویٰ کی تقلید کر رہے ہیں جو اس سے پہلے کیا گیا تھا
وسألتك هل كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال فزعمت ان لا
اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ کیا تم ان کے دعویٰ نبوت سے قبل ان کو جھوٹ کی تہمت دیتے تھے؟ تو تو نے کہا کہ نہیں
فعرفت انه لم يكن ليدع الكذب على الناس ويكذب على الله
تو میں نے پہچان لیا کہ تحقیق (جب) وہ لوگوں پر جھوٹ نہیں بولتے تو اللہ تعالیٰ پر کیسے جھوٹ بول سکتے ہیں

وسألتک هل کان من ابائه من ملک فزعمت ان لا فقلت

اور میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا ان کے آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ تھا تو آپ نے کہا کہ نہیں تو میں نے سوچا

لو کان من ابآئه ملک قلت یطلب ملک ابائه وسألتک

کہ اگر اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ وہ اپنے آباءواجداد کی بادشاہت طلب کررہا ہے۔اور میں نے آپ سے سوال کیا

اشراف الناس یتبعونه ام صعفآء هم فزعمت ان ضعفآؤ هم اتبعوه وهم اتباع الرسل وسألتک

کہ ان کا اتباع بڑے لوگ کررہے ہیں یا کمزور لوگ؟ تو آپ نے کہا کہ بے شک ان میں سے کمزور لوگ، میں نے آپ سے پوچھا

هل یزیدون او ینقصون فزعمت انهم یزیدون وکذلک الایمان حتی یتمّ

کہ متبعین زیادہ ہورہے ہیں یا کم؟ تو آپ نے کہا کہ بلاشک وہ زیادہ ہورہے ہیں اور ایسے ہی ایمان (کی تاثیر ہے کہ وہ آہستہ آہستہ) پورا ہوجاتا ہے

وسألتک هل یرتد احد سخطة لدینه بعد ان یدخل فیه فزعمت ان لا

اور میں نے آپ سے سوال کیا کہ کوئی شخص ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد دین کو ناپسند کرنے کی وجہ سے مرتد ہوا ہے؟ تو آپ نے کہا کہ نہیں

وکذالک الایمان حین تخالط بشاشته القلوب لایسخطه احد

اور ایسے ہی ایمان کا حال ہے جب اس کی بشاشت (خوشی) دلوں کو ملتی ہے تو اس سے کوئی بیزار نہیں ہوتا (مرتد نہیں ہوتا)

وسألتک هل یغدر فزعمت ان لا وکذلک الرسل لایغدرون

اور میں نے آپ سے سوال کیا کہ کیا وہ وعدہ خلافی کرتے ہیں؟ تو آپ نے کہا کہ نہیں اور ایسے ہی رسول علیھم السلام وعدہ خلافی نہیں کرتے

وسألتک هل قاتلتموه وقاتلکم فزعمت ان قد فعل

اور میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا تم نے ان سے اور انہوں نے تم سے قتال کیا ہے؟ تو آپ نے کہا کہ تحقیق وہ (قتال) ہوا ہے

وان حربکم وحربه تکون دولا یدال علیکم المرة وتدالون علیه الاخرٰی

اور بے شک تمہاری اور اس کی لڑائی دُوَل ہوتی ہے کبھی وہ تم پر غالب آجاتے ہیں تو دوسری مرتبہ تم ان پر غلبہ پالیتے ہو

وکذلک الرسل تبتلٰی و تکون لها العاقبة وسالتک

اور ایسے ہی رسول علیھم السلام آزمائے جاتے ہیں اور (انجام کار) اچھا انجام ان (رسولوں علیھم السلام) کا ہی ہوتا ہے اور میں نے آپ سے سوال کیا

بما ذا یامرکم فزعمت انه یامرکم ان تعبدوا الله ولا تشرکوا به شیئا

کہ وہ آپ کو کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ نے کہا کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے کا حکم دیتے ہیں

وینها کم عما کان یعبد اباؤ کم ویامرکم بالصلوٰة والصدقة والعفاف والوفآء بالعهد

اور وہ تمہیں اس سے جن کی تمہارے آباء واجداد عبادت کرتے تھے روکتے ہیں اور وہ تمہیں نماز، صدقہ، پاکدامنی، ایفاءِ عہد

واداء الامانة قال وهذه صفة نبی

اور ادائیگی امانت کا حکم فرماتے ہیں۔ اس (قیصر روم) نے کہا اور یہی صفات نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام (تمام انبیاء علیہم السلام) کی ہوتی ہیں

قد کنت اعلم انه خارج ولکن لم اظن انه منکم

تحقیق میں جانتا تھا کہ وہ ظہور فرمانے والے ہیں اور لیکن میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ وہ تم (اہل قریش) میں ہونگے

وان یک ما قلت حقا فیوشک ان یملک موضع قدمی ها تین

اور اگر یہ وہ بات جو آپ نے کہی ہے حق، تو عنقریب وہ میرے ان دو قدموں کی جگہ کے مالک بن جائیں گے یعنی بیت المقدس کے مالک ہو جائیں گے

ولوارجوا ان اخلص الیه لتجشمت لُقِیَّهُ

اور اگر مجھے امید ہوتی کہ میں ان علیہ السلام تک پہنچ سکتا ہوں تو بتکلف کوشش کرتا ان علیہ السلام کی ملاقات کی

ولو کنت عنده لغسلت قدمیه

اور اگر میں ان علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جاتا تو ضرور ان کے مبارک قدم دھونے کی سعادت حاصل کرتا

قال ابوسفین ثم دعابکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقرء فاذا فیه

حضرت ابوسفیانؓ نے فرمایا کہ پھر اس نے حضرت رسول اللہ ﷺ کا مکتوب گرامی منگوایا تو اس کو پڑھا گیا سو اس میں لکھا ہوا تھا

بسم الله الرحمن الرحیم، من محمد عبدالله و رسوله

شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان، نہایت رحم والا ہے حضرت محمد ﷺ جو اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں کی طرف سے

الی هرقل عظیم الروم سلامٌ علی من اتبع الهدیٰ، اما بعد

ہرقل بادشاہِ روم کے نام سلامتی ہو اس شخص پر جو دین اسلام کی پیروی کرے اَمَّا بعد

فانی ادعوک بد عایة الاسلام، اسلم، تسلم و اَسْلِمْ

سو بے شک میں آپ کو دعوتِ اسلام کی طرف بلاتا ہوں تم اسلام قبول کرو سلامتی میں رہو گے اور اسلام قبول کرنے پر

یؤتک الله اجرک مرتین وان تولیت فعلیک اثم الاریسیین

اللہ تعالیٰ تمہیں دوگنا اجر عنائت فرمائیں گے اور اگر آپ نے اعراض سے کام لیا تو آپ کو مزارعین کا گناہ ہوگا

وَيَا اَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ

اور اے اہل کتاب آؤ تم ایسے عقیدہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے

اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئاً وَلاَيَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

وہ یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ ہی ہم میں بعض بعض کو اللہ تعالیٰ کے سوا رب بنائے

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوْا اِشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ، قال ابوسفيان

پس اگر وہ پیٹھ پھیریں (اعراض کریں) تو تم کہہ دو کہ تم گواہ ہو کہ ہم اسلام قبول کرنے والے ہیں۔ حضرت ابوسفیانؓ نے فرمایا

فلما ان قضى مقالته علت اصوات الذين حوله من عظماء الروم وكثر

کہ جب اس (قیصر روم) نے اپنی بات پوری کرلی تو ان سرداروں کی جو اس کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے آوازیں بلند ہوئیں

لَغَطُهُمْ فلا ادرى ماذا قالوا وامربنا فاخرجنا

اور ان کا شور بہت ہوگیا تو مجھے معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کیا کہہ رہے تھے اور ہمارے بارے میں حکم دیا گیا تو ہمیں (دربار سے) باہر بھیج دیا گیا

فلما ان خرجت مع اصحابى وخلوت بهم قلت لهم

تو جب میں اپنے رفقاء کے ساتھ (باہر) نکلا اور ان کے ساتھ تنہائی ہوئی تو میں نے ان سے کہا

لَقد امر امر ابن ابى كبشة هذا ملك بنى الاصفر يخافه

البتہ بے شک ابن ابی کبشہ کی بات غالب آگئی ہے (مراد اس سے رسول اللہ ﷺ ہیں کہ) یہ بنی الاصفر (روم) کا بادشاہ بھی ان ﷺ سے خوف کھا رہا ہے

قال ابوسفيان والله مازلت ذليلا مستيقناً بان امره سيظهر

حضرت ابوسفیانؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں ہمیشہ ذلیل اور یقین کرنے والا رہا کہ یقیناً ان (آنحضرت ﷺ) کا معاملہ عنقریب غالب ہوجائے گا

حتّٰى ادخل الله قلبى الاسلام وانا كارهٌ

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (محض اپنے فضل وکرم) میرے دل میں اسلام کو داخل فرمادیا حالانکہ میں (پہلے اسے سخت) ناپسند کرتا تھا

مطابقته للترجمة فى قوله كتب الى قيصر يدعوه الى الاسلام.

تحقیق وتشریح الخیر الساری فی تشریحات البخاری ج ۱ ص ۱۶۱ پر حدیث ہرقل کے تحت گزر چکی ہے وہاں پر ملاحظہ فرمالیں۔

(۱۵۲) حَدَّثَنَا عبدالله بن مسلمة ثنا عبدالعزيز بن ابى حازم عن ابيه عن سهل بن سعد

بیان کیا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالعزیز بن ابو حازم نے اپنے والد (ابوحازم) سے وہ سہل بن سعدؓ سے

سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول یوم خیبر لاعطین الرایة رجلا
کہ انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو غزوۂ خیبر والے دن فرماتے سنا، کہ میں یقیناً (آج) جھنڈا (پرچمِ اسلام) ایسے آدمی کو دونگا
یفتح علی یدیه فقاموا یرجون لذلک
کہ جس کے ہاتھ پر فتح دی جائے گی (خیبر فتح ہو جائے گا) تو وہ سب (صحابہ کرامؓ) انتظار میں رہے اس بات کی
ایهم یعطی فغدوا وکلهم یرجوا ان یعطی
کہ ان میں سے کس کو (پرچمِ اسلام) دیا جائے گا سو انہوں نے صبح کی اور وہ سب امید کر رہے تھے کہ (پرچم اسلام) اسے عطا کیا جائے
فقال این علیّ فقیل یشتکی عینیه فامر
تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ کہاں ہیں؟ تو عرض کیا گیا کہ ان کی آنکھیں درد کر رہی ہیں تو آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا
فدعی له فبصق فی عینیه فبرأ مکانه
سو ان کو بلایا گیا تو آنحضرت ﷺ نے (اپنا) لعابِ دہن ان کی آنکھوں میں لگا دیا تو وہ اسی وقت ٹھیک ہو گئے
حتی کأنه لم یکن به شیءٌ فقال
حتی کہ (ایسے ہو گیا) گویا کہ ان کو کوئی تکلیف تھی ہی نہیں، سو انہوں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا
نقاتلهم حتی یکونوا مثلنا فقال
کہ ہم ان سے اس وقت تک جہاد کرینگے جب تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) نہ ہو جائیں۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا
علی رسلک حتی تنزل بساحتهم ثم ادعهم الی الاسلام
کہ اپنے حال پر رہو یہاں تک کہ آپ ان کے میدان میں اتریں پھر ان کو اسلام کی طرف دعوت دو
واخبرهم بما یجب علیهم فوالله
اور ان کو ان چیزوں کی خبر دو جو ان پر واجب ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ کی قسم
لان یهدی بک رجل واحد خیرلک من حمرالنعم
اگر ایک آدمی بھی آپ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی وجہ سے ہدایت سے نوازا گیا تو یہ آپؓ کیلئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے

مطابقته للترجمة فی قوله "ثم ادعهم الی الاسلام" اس حدیث کو امام بخاریؒ باب فضل علیؓ میں قتیبہؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے قتیبہؒ سے فضائل میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

یوم خیبر:...... غزوہ خیبر سات (۷) ہجری کے اوائل میں پیش آیا۔ حضرت موسیٰ بن عقبہؓ سے مروی ہے کہ جب آپ ﷺ حدیبیہ سے تشریف لائے تقریباً بیس دن مدینہ منورہ میں رہے اور پھر خیبر تشریف لے گئے۔

(۱۵۳) حَدَّثَنَا عبدالله بن محمد ثنا معاوية بن عمرو قال ثنا ابواسحٰق عن حميد
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا بیان کیا ہم سے ابواسحٰق نے وہ حمید سے
قال سمعت انساً يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا غزاقوما لم يغز
کہ میں نے حضرت انسؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم کے خلاف غزوہ (جہاد) فرماتے تھے
حتى يصبح فان سمع اذاناً امسک
تو صبح ہونے تک حملہ نہیں فرماتے تھے۔ سو اگر اذان سن لیتے تو توقف فرماتے
وان لم يسمع اذاناً اغاربعد ما يصبح فنزلنا خيبرليلاً
اور اگر اذان نہ سنتے تو حملہ فرما دیتے۔ پس خیبر میں ہم رات کو پہنچے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله "اذا سمع اذانا امسک" لان الترجمة دعاء النبی ﷺ الى الاسلام قبل القتال و الاذان يبين حالهم[1]

حدثنا قتيبة:...... حدیث انسؓ کا دوسرا طریق ہے۔

حدثنا عبدالله بن مسلمة:...... یہ حدیث انسؓ کا تیسرا طریق ہے۔ یہ حدیث امام بخاریؒ "مغازی" میں اور امام ترمذیؒ و نسائیؒ "سیر" میں لائے ہیں۔

حتى يصبح :...... کسی قوم پر رات کو پہنچتے تو صبح ہونے تک ان پر حملہ نہیں کرتے تھے المراد به دخول وقت الصبح وهو طلوع الفجر.

بمساحيهم:...... یاء کی تخفیف کے ساتھ مِسحاۃ (بکسر المیم) کی جمع ہے بمعنیٰ کدال۔

ومكاتلهم:...... مکاتل یہ جمع ہے مِکتل (بکسر المیم) کی بمعنیٰ بیلچہ۔

محمدٌ والخميسُ:...... محمد ﷺ آ گئے اور لشکر آ گیا۔

لشکر کو خمیس کہنے کی وجہ تسمیہ:...... انه خمس فرق.

(۱) المقدمه (۲) القلب (۳) الميمنة (۴) الميسره (۵) الساق. یعنی چونکہ لشکر پانچ حصوں پر مشتمل ہوتا ہے اس لئے اس کو خمیس کہتے ہیں۔

---

[1] عمدة القاری ص ۲۱۴ ج ۱۸

(۱۵۴) حدثنا قتیبة ثنا اسمٰعیل بن جعفر عن حمید عن انسؓ

بیان کیا ہم سے قتیبہ نے کہا بیان کیا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے وہ حُمید سے وہ حضرت انسؓ سے

ان النبی صلی اللہ علیه وسلم كان اذا غزابنا ح

کہ بے شک حضرت نبی اکرم ﷺ جب ہمارے ساتھ غزوہ (جہاد) کیلئے تشریف لے جاتے (ح)

و حدثنا عبداللہ بن مسلمة عن مالک عن حمید عن انسؓ ان النبی ﷺ

اور بیان کیا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے وہ مالک سے وہ حُمید سے وہ حضرت انسؓ سے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ

خرج الیٰ خیبر فجائها لیلا وكان اذا جآء قوما بلیل

خیبر کی طرف (جہاد کیلئے) تشریف لے گئے تو ان کو وہاں رات ہوگئی اور آنحضرت ﷺ جب کسی قوم پر رات کو پہنچتے

لایغیرعلیهم حتی یصبح فلما اصبح خرجت یهودبمساحیهم ومكاتلهم

تو (صبح ہونے تک) ان پر حملہ نہیں فرماتے تھے پس جب صبح ہوگئی تو یہود اپنے کدال اور بیلچے لیکر نکلے

فلما رأوه قالوا محمد واللہ محمد والخمیسُ

اور جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو کہا کہ محمد ﷺ ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم محمد ﷺ ہیں اور (ان کے ساتھ) لشکر ہے

فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم اللہ اكبر خربت خیبر

تو حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑا ہے، برباد ہو گیا خیبر

اِنا اذا نزلنا بساحة قوم فسآء صباح المنذرین.

بے شک جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح خراب ہوجاتی ہے

❁❁❁❁❁❁❁❁

(۱۵۵) حدثنا ابوالیمان انا شعیب عن الزهری ثنا سعید بن المسیب

بیان کیا ہم سے ابو یمان نے کہا خبر دی ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے کہا مجھ سے بیان کیا سعید بن میسّب نے

ان اباهریرةؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم امرت

کہ تحقیق حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے

ان اقاتل الناس حتّٰی یقولوا لا الٰه الا اللہ فمن قال لآ الٰه اللہ

کہ میں لوگوں سے قتال (جہاد) کروں حتی کہ وہ لا اِلٰہ الا اللہ کہہ دیں۔ سو جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا

فقد عصم منی نفسه وماله الا بحقه وحسابه علی الله
تو بے شک اس کی جان اوراس کا مال مجھ سے محفوظ ہوگیا (میں اب اس سے تعرض نہیں کرونگا) مگر اس (اسلام) کے حق کی وجہ سے اوراس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے
﴿رواه عمرو ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم
اور اس کو حضرت عمرؓ اور حضرت ابن عمرؓ نے بھی حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا

مطابقته للترجمة من حیث ان فی قتاله معهم الی ان یقولوا لا اله الا الله دعوته ایاهم الی الاسلام حتی اذا قالوا لا اله الا الله یرفع القتال[1]

یہ حدیث کتاب الایمان باب فان تابوا و اقاموا الصلوٰة[2] میں گزر چکی ہے اس کی تشریح الخیر الساری ص ۲۵۰ ج ۱ میں ملاحظہ فرمائیں۔

بحقه:...... وحقه ثلاثة اشیاء (۱) قتل النفس المحرّمة (۲) والزنا بعد الاحصان (۳) والارتداد عن الدین. اسلام کا حق تین چیزیں ہیں (۱) جس کا قتل کرنا حرام ہے اس کو قتل کرنا (۲) محصن (شادی شدہ) ہونے کے بعد زنا کرنا (۳) دین سے مرتد ہو جانا۔

رواه عمر وابن عمرؓ:...... یہ تعلیق ہے حدیث ابو ہریرہؓ کی طرح ابن عمرؓ اور عمرؓ نے بھی اس کو روایت کیا ہے حضرت ابن عمرؓ کی روایت کو امام بخاریؒ نے کتاب الایمان میں اور روایتِ عمرؓ کو کتاب الزکاة میں موصولاً ذکر کیا ہے[3]

﴿۱۰۳﴾

باب من اراد غزوة فوَرّٰی بغیرها ومن احب الخروج یوم الخمیس

اس شخص کے بیان میں جس نے غزوہ (جہاد) کا ارادہ کیا اور توریہ کیا اس کے غیر کے ساتھ، اور اس شخص کے بیان میں جو یوم الخمیس (جمعرات) کو نکلنے کو پسند کرے

(۱۵۲) حدثنا یحییٰ بن بکیر ثنی اللیث عن عقیل عن ابن شهاب اخبرنی
بیان کیا ہم سے یحییٰ بن بکیر نے کہا بیان کیا مجھ سے لیث نے وہ عقیل سے وہ ابن شہاب سے کہا خبر دی مجھے
عبدالرحمن بن عبدالله بن کعب بن مالک ان عبدالله بن کعب بن مالک وکان قائد کعب
عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے کہ تحقیق عبداللہ بن کعب بن مالکؓ اور وہ (عبداللہ بن کعبؓ) کعب بن مالکؓ کو آگے سے پکڑ کر لے جانے والے تھے

[1] عمدة القاری ص ۲۱۵ ج ۱۴ [2] پارہ ۱۰ آیت ۱۱ سورة توبہ [3] عمدة القاری ص ۲۱۶ ج ۴

من بنیه قال سمعت کعب بن مالک حین تخلف عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

ان کے بیٹوں میں سے انہوں نے فرمایا کہ میں نے کعب بن مالکؓ سے سنا کہ جب وہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے

ولم یکن یرید رسول الله صلی الله علیه وسلم غزوة الاوری بغیرها

اور حضرت رسول اللہ ﷺ نہیں ارادہ فرماتے تھے کسی غزوہ (جہاد) کا مگر توریہ اختیار (ظاہر) فرماتے اس کے علاوہ کے ساتھ

ح وحدثنی احمد بن محمد انا عبدالله انا یونس عن الزهری اخبرنی

(ح) اور بیان کیا مجھ سے احمد بن محمد نے کہا ہمیں خبر دی عبداللہ نے کہا ہمیں خبر دی یونس نے وہ زہری سے کہا مجھے خبر دی

عبدالرحمن بن عبدالله بن کعب بن مالک قال سمعت کعب بن مالک یقول

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالکؓ نے انہوں (عبدالرحمٰن بن عبداللہ) نے کہا کہ میں نے کعب بن مالکؓ کو فرماتے سنا

کان رسول الله صلی الله علیه وسلم قلما یرید غزوة یغزوها الا وری بغیرها

کہ حضرت رسول اللہ ﷺ بہت کم ارادہ فرماتے تھے کسی غزوہ (جہاد) کا مگر توریہ اختیار (ظاہر) فرماتے اس کے غیر کے ساتھ

حتی کانت غزوة تبوک فغزاها رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حر شدید واستقبل سفرا بعیدا ومفازا

حتی کہ غزوۂ تبوک واقع ہوا، تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے وہ غزوہ فرمایا سخت گرمی میں اور طویل سفر اور جنگل درپیش تھا

و استقبل غزو عدو کثیر فجلّی للمسلمین امرهم

اور کثیر دشمن سے غزوہ (مقابلہ) درپیش تھا (اس مرتبہ خلاف معمول) مسلمانوں کیلئے ظاہر فرمادیا ان (مسلمانوں) کا معاملہ

لیتأهبوا اهبة عدوهم واخبرهم بوجهه الذی یرید

تاکہ وہ اپنے دشمن کے برابر خوب تیاری کرلیں اور ان کو خبر دے دی اس طرف کی جس کا آنحضرت ﷺ ارادہ فرما رہے تھے

و عن یونس عن الزهری اخبرنی عبدالرحمن بن کعب بن مالک ان کعب بن مالک کان یقول

اور روایت کیا یونس نے وہ زہری سے کہا کہ مجھے خبر دی عبدالرحمٰن بن کعب بن مالکؓ نے کہ تحقیق کعب بن مالکؓ فرماتے تھے

لقلما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یخرج اذا خرج فی سفر الایوم الخمیس

کہ حضرت رسول اللہ ﷺ بہت کم نکلتے تھے جب کہ آنحضرت ﷺ کسی سفر کے لئے نکلنے کا ارادہ فرماتے مگر جمعرات کو

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے غرض:...... ترجمۃ الباب کے دو جزء ہیں۔

۱: جوشخص (امام) جہاد کا ارادہ کرے تو توریہ کے ذریعہ جہتِ مطلوبہ کو ظاہر نہ کرے تاکہ جاسوسوں سے جہتِ جہاد مخفی رہے۔

۲: جہاد کے خروج کے لئے یوم الخمیس کو منتخب کرنا اچھا ہے کیونکہ آپ ﷺ خمیس کو جہاد پر نکلتے تھے جیسا کہ حدیث الباب میں ہے۔

مطابقته للترجمة ظاهرة.

کعب بن مالک:...... ان تین (کعب بن مالک، ہلال بن امیہ، مرارہ بن الربیع) میں سے ایک ہیں جن کا ذکر گیارہویں پارہ کی اس آیت پاک میں ہے وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا الایۃ[۱]

من بنیه:...... حضرت کعب بن مالکؓ کے تین بیٹے تھے (۱) عبداللہؓ (۲) عبید اللہؓ (۳) عبدالرحمٰن۔ آپؓ اخیر عمر میں جب نابینا ہو گئے تھے تو مذکورہ بالا تینوں بیٹوں میں سے عبداللہؓ ان کے قائد (آگے سے پکڑ کر لے جانے والے) ہوا کرتے تھے۔ یہ حدیث اور اس کے بعد والی دونوں حدیثیں اصحاب صحاح ستہ اپنی کتابوں میں لائے ہیں اور امام بخاریؒ اسے مطولاً و مختصراً دس بار بخاری شریف میں لائے ہیں[۲]

فوڑی:...... ورّی یہ توریة سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم کا صیغہ ہے بمعنی توریہ کیا اس شخص نے۔

قوله فَوَرّٰی بغیرها:...... مقصود اس سے یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی مراد چھپاتے تھے اور غیر جہت (جہت مزعومہ کے علاوہ) کا وہم دلاتے تھے۔ تاکہ دشمن سمجھ کر مقابلہ کیلئے تیار نہ ہو جائے۔ اس سے ترجمہ کا پہلا جز ثابت ہے۔

قوله ومن احب الخروج یوم الخمیس :...... یہ ترجمۃ الباب کا دوسرا جزو ہے اس کے لئے دو احادیث لائے ہیں ایک یہ کہ آنحضرت ﷺ غزوۂ تبوک کیلئے یوم الخمیس کو نکلے ہیں۔ دوسری یہ کہ آنحضرت ﷺ سفر شروع فرمانے کیلئے یوم الخمیس کو پسند فرماتے تھے۔

فائده:...... اس حدیث سے یہ لازم نہیں آتا کہ آنحضرت ﷺ ہمیشہ یوم الخمیس کو ہی سفر فرماتے تھے کسی مانع کی وجہ سے ہفتہ کو سفر شروع فرمانا بھی ثابت ہے جیسا کہ آگے سفرِ حج کے بارے میں آرہا ہے۔ **انه خرج فی بعض اسفاره یوم السبت**، لہٰذا معلوم ہوا کہ سفر شروع کرنے کے لئے کوئی دن منحوس نہیں ہے۔ کیونکہ جمعہ کے دن آنحضرت ﷺ نمازِ جمعہ کے اہتمام کی وجہ سے سفر ناپسند فرماتے تھے اس لئے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد سفر شروع فرماتے تھے۔

حدثنی احمدبن محمد:...... یہ حدیثِ کعبؓ کا دوسرا طریق ہے۔

غزوه تبوک:...... ۹ھ میں رجب کے مہینہ میں پیش آیا[۳]

وعن یونسؒ عن الزهری:...... یہ سند اوّل کے ساتھ موصول ہے **عن عبدالله بن المبارک عن یونس الخ**۔

---

[۱] پارہ ۱۱ آیت ۱۱۸ سورۃ التوبہ [۲] عمدۃ القاری ص ۲۱۶ ج ۱۴ [۳] عمدۃ القاری ص ۲۱۷ ج ۱۴

(۱۵۷) حدثنا عبداللہ بن محمد ثنا ھشام انامعمر عن الزھری عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے ہشام نے کہا خبر دی ہمیں معمر نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے
عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم الخمیس فی غزوۃ تبوک
وہ اپنے والد سے یہ کہ نبی ﷺ نکلے جمعرات کے دن غزوہ تبوک میں
وکان یحب ان یخرج یوم الخمیس
اور حضور ﷺ پسند کرتے تھے یہ کہ نکلیں جمعرات کے دن

حدثنی عبداللہ بن محمد:...... یہ بھی حدیث کعب کا ایک طریق ہے۔

﴿۱۰۴﴾

باب الخروج بعدالظھر

ظہر کے بعد جہاد کے لئے نکلنے کے بیان میں

(۱۵۸)حدثنا سلیمان بن حرب ثنا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابۃ
ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے ابوقلابہ نے
عن انس رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالمدینۃ الظھرابعا
اوران سے حضرت انسؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں ظہر چار رکعت پڑھی (پھر حجۃ الوداع کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے جاتے ہوئے)
والعصر بذی الحلیفۃ رکعتین وسمعتھم یصرخون بھما جمعیا
عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی اور میں نے سنا کہ صحابہؓ حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ ایک ساتھ کہہ رہے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جہاد کے لئے ظہر کے بعد نکلنا چاہئے۔

اس باب میں حدیث حضرت انسؓ ذکر فرمائی جو کتاب الحج میں گزر چکی ہے۔ اس میں امام بخاریؒ نے سفرِ حج سے سفرِ جہاد پر استدلال فرمایا ہے کیونکہ سفرِ جہاد، سفرِ حج کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

رکعتین:...... اس سے معلوم ہوا کہ سفر میں قصر واجب ہے۔

ذوالحلیفۃ:...... مدینہ سے باہر چند میل کے فاصلے پر ایک جگہ کا نام ہے اور یہی مدینہ والوں کا میقات بھی ہے

آج کل اس کو ابیار علی کہتے ہیں اور مدینہ شہر میں شامل ہو گیا ہے۔

یصرخون بهما جمیعاً:...... حضرات صحابہ کرامؓ حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ ایک ساتھ کہہ رہے تھے اس سے حجِ قران ثابت ہو رہا ہے اور احناف کے نزدیک حجِ قران افضل ہے گویا احناف کا مذہب ثابت ہو رہا ہے۔

﴿۱۰۵﴾

باب الخروج آخر الشهر

یہ باب مہینے کے آخر میں نکلنے کے بیان میں

وقال کریب عن ابن عباس انطلق النبی صلی الله علیه وسلم من المدینة
اور کہا کریب نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہوئے کہ نبی ﷺ مدینہ منورہ سے نکلے (حج کے لئے)
لخمس بقین من ذی القعدة و قدم مکة لاربع لیال خلون من ذی الحجة
جب کہ ذوالقعدہ سے پانچ دن باقی تھے اور مکہ مکرمہ پہنچے جب کہ ذوالحجہ کی چار راتیں گزر چکی تھیں

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

(۱۵۹) حدثنا عبدالله بن مسلمة عن مالک عن یحییٰ بن سعید عن عمرة بنت عبدالرحمن
ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے
انها سمعت عآئشةؓ تقول خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لخمس لیال بقین من ذی القعدة
اور ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ (حجۃ الوداع کے لئے) ہم ذی قعدہ کی پچیس کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مدینہ) سے روانہ ہوئے
ولانریٰ الا الحج فلما دنونا من مکة امر رسول الله صلی الله علیه وسلم من لم یکن معه هدی
ہمارا مقصد حج کے سوا اور کچھ بھی نہ تھا جب ہم مکہ سے قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو
اذا طاف بالبیت وسعی بین الصفا والمروة ان یحل
جب وہ بیت اللہ کے طواف اور صفا مروہ کی سعی سے فارغ ہو لے تو حلال ہو جائے (پھر حج کے بعد احرام باندھے)
قالت عآئشةؓ فدخل علینا یوم النحر بلحم بقر فقلت ماهٰذا
حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ قربانی کے دن ہمارے یہاں گائے کا گوشت آیا میں نے پوچھا کہ یہ کیسا گوشت ہے؟
فقال نحر رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ازواجه قال یحییٰ
تو بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے جو قربانی کی ہے اسی کا گوشت ہے۔ یحییٰ نے بیان کیا

فذکرت هذا الحدیث للقاسم بن محمد فقال
کہ میں نے اس کے بعد اس حدیث کا ذکر قاسم بن محمد سے کیا تو انھوں نے بتایا
اتتک واللہ بالحدیث علیٰ وجهه
کہ بخدا عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے تم سے حدیث پوری صحت کے ساتھ بیان کی

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب کی غرض:...... اس باب سے امام بخاریؒ کی غرض ان لوگوں کی تردید ہے جو آخر مہینہ میں سفر کرنے کو ناپسند کرتے تھے اور اس بارے میں (آخر مہینہ میں سفر نہ کرنے کے بارے میں) حضرت علیؓ سے جو روایت اَنّ اواخر الشهر منحوسة بیان کی جاتی ہے۔ اس کے ضعف کی طرف اشارہ فرمایا ہے حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ بعض حضرات نے قرآن پاک کی آیت مبارکہ یَوْمَ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ[1] کی تفسیر اواخر شهر سے کی ہے گویا کہ اس سے ثابت کیا کہ اواخر شهر منحوس ہیں۔ تو حضرت امام بخاریؒ اس کی بھی تردید فرما رہے ہیں کہ ایسا عقیدہ رکھنا باطل ہے کیونکہ آپ ﷺ سے اواخر شہر میں سفر کرنا ثابت ہے[2]

وقال کریب عن ابن عباسؓ:...... یہ تعلیق ہے امام بخاریؒ اس کو کتاب الحج میں موصولاً لائے ہیں[3]

قوله لخمسٍ بقینَ من ذی القعدة:......

سوال:...... حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ مدینہ طیبہ سے تشریف لے گئے تو اس وقت ذوالقعدہ کے پانچ دن رہ گئے تھے اور مکہ المکرّمۃ میں ذوالحجہ کی چار تاریخ کو پہنچے ہیں تو یہ حدیث انسؓ کی رو سے صحیح نہیں ہے کہ جس میں ہے کہ صلیٰ الظهر بالمدینة اربعاً ثم خرج (الحدیث)[4] کیونکہ اس بات پر اتفاق ہے کہ ذوالحجہ کا اول (پہلی تاریخ) یوم خمیس تھا۔ گویا کہ حج نو تاریخ جمعۃ المبارک کو ہوا۔ لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ ہفتہ کو چلے ہیں جبکہ حدیث انسؓ سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعرات کو چلے ہیں۔

جواب:...... آنحضرت ﷺ ہفتہ کو چلے ہیں تو گویا کہ حدیث انسؓ مرجوح ہے[5]

قوله ولانریٰ الا الحج:...... یعنی ہمارا مقصود سفرِ حج تھا اور کوئی غرض نہ تھی۔ اس سے سفرِ عمرہ کی نفی لازم نہیں آتی اور اس پر دلیل باب الخروج بعد الظهر والی حدیث ہے کہ جس میں ہے وسمعتهم یصرَ خون بهما جمیعاً ای العمرة والحج کِلیهما۔

قال یحییٰ:...... یحییٰ بن سعید انصاریؒ مراد ہیں۔

---

[1] پارہ ۲۷ سورۃ قمر آیت ۱۹ [2] فیض الباری ص ۴۳۸ ج ۳ [3] عمدۃ القاری ص ۲۱۸ ج ۱۴ [4] عمدۃ القاری ص ۲۱۸ ج ۱۴ [5] بخاری شریف ص ۴۱۴ حاشیہ ۹

للقاسم بن محمد:...... اس سے صدیق اکبرؓ کے پوتے مراد ہیں (ان کی قبر مبارک کابل کے تاریخی قبرستان میں ہے حضرت عثمان بن عفانؓ نے تبلیغ و جہاد کے لئے پانچ سو مجاہدوں کو افغانستان بھیجا تھا انہوں نے افغانوں پر محنت و تبلیغ کی، ستر سے زائد صحابہ و تابعین کا انتقال کابل میں ہوا اور انہیں وہیں دفن کر دیا گیا سفرِ افغانستان کے موقع پر کابل میں ایک قبر کے سرہانے ایک تختی پر قاسم بن ابی بکرؒ لکھا ہوا میں نے دیکھا اور پڑھا تھا، مرتب۔)

اتتک واللہ:...... اللہ کی قسم عمرہ بنت عبدالرحمن جو تمہارے پاس حدیث لائیں یعنی بیان کی وہ انہوں نے پوری صحت کے ساتھ بیان کی۔

﴿۱۰۶﴾

باب الخروج فی رمضان

رمضان میں کوچ کے بیان میں

(۱۶۰) حدثنا علی بن عبداللہ حدثنا سفیٰن حدثنی الزھری
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے زہری نے بیان کیا
عن عبیداللہ عن ابن عباسؓ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان
ان سے عبیداللہ نے اور ان سے حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (فتح مکہ کے لئے مدینہ سے) رمضان میں نکلے تھے
فصام حتی بلغ الکدید افطرقال سفیٰن قال الزھری
اور روزے سے تھے پھر جب مقام کدید پر پہنچے تو آپ نے افطار کیا سفیان نے بیان کیا کہ زہری نے بیان کیا
اخبرنی عبیداللہ عن ابن عباس وساق الحدیث قال ابو عبداللہ ھٰذا قول الزھری
انہیں عبیداللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباسؓ نے اور پوری حدیث بیان کی، امام بخاریؒ نے فرمایا کہ یہ زہری کا قول ہے
وانما یؤخذ بالاٰخر من فعل رسول اللہ ﷺ
اور جز ایں نیست کہ لیا جائے گا رسول اللہ ﷺ کے آخری عمل کو

الکدید:...... کاف کے فتح اور دال کے کسرہ کے ساتھ مکہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے جو مکۃ المکرمہ سے دو مرحلوں پر واقع ہے[1] ایک مرحلہ مسافر کے ایک دن کے لئے سفر کو کہتے ہیں مسافر ایک دن میں پیدل سفر تقریباً سولہ میل کرتا ہے۔

[1] عمدۃ القاری ص۲۱۹ ج۱۴

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب کی غرض:...... اس باب سے حضرت امام بخاریؒ کی غرض ان لوگوں کی تردید فرمانا ہے جو رمضان المبارک میں سفر کرنے کو مکروہ کہتے ہیں اور ان لوگوں کی بھی تردید فرمانا مقصود ہے جو کہتے ہیں کہ دورانِ سفر اگر رمضان المبارک شروع ہو جائے تو روزے چھوڑنا مباح نہیں ہے اس لئے کہ (روایت الباب میں ہے کہ) آنحضرت ﷺ نے رمضان المبارک میں سفر شروع فرمایا اور دورانِ سفر روزے چھوڑے یعنی رخصت پر عمل کیا۔[1]

﴿۱۰۷﴾
باب التودیع عند السفر
سفر کے وقت رخصت کرنے کے بیان میں

(۱۶۱) وقال ابن وهب اخبرنی عمرو عن بکیر عن سلیمان بن یسار عن ابی هریرةؓ
اور ابن وہب نے بیان کیا انہیں عمرو نے خبر دی انہیں بکیر نے انہیں سلیمان بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا
انه قال بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعث وقال لنا ان لقیتم فلانًا وفلانًا لرجلین من قریش سماهما
کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک مہم پر بھیجا اور ہمیں ہدایت کی کہ اگر فلاں فلاں دو قریشیوں کا آپ نے نام لیا مل جائیں
فحرقوهما بالنار قال ثم اتیناه نودعه حین اردنا الخروج
تو انہیں آگ میں جلا دینا۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم نے کوچ کا ارادہ کیا تو آپ کی خدمت میں رخصت ہونے کے لئے حاضر ہوئے
فقال انی کنت امرتکم ان تُحرقوا فلانا وفلانا بالنار
اس وقت آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں ہدایت کی تھی کہ فلاں فلاں اشخاص اگر تمہیں مل جائیں تو انہیں آگ میں جلا دینا
وان النار لایعذب بها الا الله فان اخذتموها فاقتلوهما
لیکن درحقیقت آگ کی سزا دینا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لئے مناسب نہیں ہے۔ اس لئے اب اگر وہ تمہیں مل جائیں تو انہیں قتل کرنا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ تودیع کی مشروعیت بیان فرما رہے ہیں اور یہ لفظ تودیع المسافر للمقیم اور برعکس دونوں کو شامل ہے یعنی خواہ مسافر مقیم کو الوداع کہے یا مقیم مسافر کو الوداع کہے روایت الباب میں مسافر کے مقیم کو الوداع کہنے کا ذکر ہے۔

---

[1] عمدة القاری ص ۲۱۹ ج ۱۴

فی بعثٍ:...... بعث بمعنی لشکر۔ اس لشکر کے امیر حمزہ بن عمرو اسلمی تھے[۱]

انی کُنت امَرتکُم ان تحرقوا:...... حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک ھبّار بن اسود تھا۔ آپ ﷺ کی صاحبزادی کو پریشان کرنے میں یہی پیش پیش تھا دوسرا اس کے تابع تھا آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کی سواری کو نیزہ مارا تھا جس کی وجہ سے وہ گر گئی تھیں وہ اس وقت امید سے (حاملہ) تھیں تو ان کا بچہ ضائع ہو گیا تھا[۲]

آگ میں جلانے کا حکم:...... بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ سے جلانا جائز ہے لیکن جب آنحضرت ﷺ نے منع فرما دیا تو معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا جائز نہیں اور احنافؒ کے نزدیک صرف لُوطی کو تعزیراً جلانے کا حکم ہے[۳]

سوال:...... حضرت علیؓ سے زندیقوں کو جلانا ثابت ہے جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہمارے اندر الوہیت یعنی خدائی اُتر آئی ہے؟

جواب:...... ممکن ہے کہ انہوں نے قتل کرنے کے بعد جلایا ہو اور کلام زندوں کے جلانے کے بارے میں ہے۔ امام احمدؒ نے بھڑوں کو جلانے کی اجازت دی ہے۔

سوال:...... ھبّار کو قتل کیا گیا تھا یا نہیں؟

جواب:...... علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ ھبّار فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو گئے تھے اور صحابیت کا شرف حاصل ہوا، قتل نہیں ہوئے بلکہ اللہ پاک نے اسلام کی حالت میں موت دی[۴] امام مالکؒ اور اہل مدینہ اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک جو جلائے اسے جلایا جائے[۵]

تودیع:...... دو قسم پر ہے ایک یہ کہ مسافر مقیم کو الوداع کہے دوسری یہ کہ مقیم مسافر کو الوداع کہے۔ اکثر صورت یہی واقع ہوتی ہے کہ مقیم مسافر کو الوداع کہتا ہے۔ روایت الباب میں پہلی قسم کا ذکر ہے تو دوسری قسم بطریقِ اولیٰ ثابت ہو جائے گی۔

قولہ فان اخذتموھما فاقتلوھما:...... فقہاء کرامؒ نے اس کو آنحضرت ﷺ کے اجتہاد کی تبدیلی قرار دیا ہے لیکن حضرت علامہ سید انور شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ اجتہاد میں تبدیلی نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کا جو حق ثابت تھا اس سے اخف کی طرف عدول ہے عمدۃ القاری میں ہے کہ **لیس نھیہ عن التحریق علی التحریم فانما سبیلہ تو اضعا علی اللہ تعالیٰ** یعنی آنحضرت ﷺ کا یہ رجوع اللہ تبارک و تعالیٰ سے استحیاء تھا۔

﴿۱۰۸﴾

باب السمع و الطاعۃ للامام مالم یأمر بمعصیۃ

امام کے احکام سننا اور ان کو بجالانے کے بیان میں جب تک کہ معصیت کا حکم نہ دے

---

[۱] عمدۃ القاری ص۲۲۰ ج۱۴ [۲] عمدۃ القاری ص۲۲۰ ج۱۴ [۳] شامی ص۶۰ ج۳ [۴] عمدۃ القاری ص۲۲۰ ج۱۴ [۵] عمدۃ القاری ص۲۲۱ ج۱۴

(۱۶۲) حدثنا مسدد حدثنا یحییٰ عن عبدالله حدثنی نافع
ہم سے مسدد نے بیان کیا اور کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا اور ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا
عن ابن عمرؓ عن النبی صلی الله علیه وسلم ،ح قال وحدثنی محمد بن صباح
اوران سے حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا نبی کریم ﷺ سے ح امام بخاریؒ نے فرمایا کہ اور مجھ سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی
ثنا اسماعیل بن زکریا عن عبدالله عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی ﷺ
کہا ہم سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی انہوں نے عبداللہ سے ان سے نافع نے اوران سے حضرت ابن عمرؓ نے نبی کریم ﷺ سے
قال السمع والطاعة حق
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (حکومت اسلامی کے) احکام سننا اور بجا لانا ضروری ہے
مالم یؤمر بمعصیة فاذا امر بمعصیة فلا سمع ولاطاعة
جب تک وہ گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔ پس جب گناہ کا حکم دیا جائے تو پھر نہ اسے سننا چاہیے اور نہ اس پر عمل کرنا چاہیے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة، اخرجه من طریقین.

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ کی اس باب سے غرض یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اطاعتِ امیر کا جو حکم فرمایا ہے اس کی تقیید ہے۔

قوله مالم یأمر بمعصیة:...... یعنی امیر جب تک معصیت کا حکم نہ کرے اس وقت تک اس کی اطاعت واجب ہے جب کبھی وہ معصیت کا حکم کرے تو پھر اطاعت واجب نہیں ہے۔

قوله فلا سمع ولاطاعة:...... اس سے مقصود نفی تشریع ہے نہ کی نفی وجود یعنی اس بات کی نفی نہیں کہ لوگ معصیۃ میں امیر کی اطاعت کریں گے۔

فائدہ:...... حضرت علامہ سید محمد انور شاہ صاحبؒ نے فرمایا اگر امیر شریعت کی مخالفت تو نہیں کرتا لیکن عامۃ الناس کی مصلحت کے لئے کوئی حکم کرے تو آیا اس کی اطاعت واجب ہے یا نہیں؟ تو اس بارے میں فقہاء کرامؒ کے درمیان اختلاف ہے راجح یہ ہے کہ واجب ہے جیسا کہ حاشیہ اشباہ میں ایک جزئیہ لکھا ہے کہ اگر خدانخواستہ استسقاء کی وباء ظاہر ہو جائے اور امام لوگوں کو روزے رکھنے کا حکم کرے تو لوگوں پر روزے رکھنا واجب ہوگا کیونکہ روزے استسقاء کی بیماری میں نافع ہیں۔

سوال:...... جب داء الاستسقاء میں امیر کے حکم سے روزوں کا رکھنا واجب ہے تو صلوٰۃ الاستسقاء امیر کے حکم سے واجب ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب:...... ہمارے نزدیک واجب ہو جاتی ہے۔

السمع والطاعة:...... امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے جب تک معصیت (گناہ) کا حکم نہ کرے ورنہ اطاعت جائز نہیں جیسا کہ حدیث پاک میں **لاطاعة لمخلوق فی معصية الخالق**[1]

﴿۱۰۹﴾

باب يقاتل من وراء الامام ويتقىٰ به

امام کی حمایت میں لڑا جائے اور اس کے ذریعے سے بچاؤ حاصل کیا جائے

یقاتل من وراء الامام:...... مراد امام سے مدافعت ہے۔ خواہ پیچھے سے ہو یا آگے سے ہو، کیونکہ وراء کا لفظ دونوں معنی (امام وخلف) کیلئے آتا ہے[2] حضرت علامہ سید محمد انور شاہؒ فرماتے ہیں کہ یہاں وراء سے مراد ورائیت معنویہ ہے یعنی امام کی تدبیر اور امام کی حمایت سے اور امام کے ماتحت رہ کر عمل (جہاد وغیرہ) کیا جائے۔

ويُتَّقٰي به:...... مجہول کا صیغہ ہے اور یقاتل پر اس کا عطف ہو رہا ہے امام کی حمایت میں لڑا جائے اور امام کے ذریعہ دشمن کے شر سے بچا جائے۔

(۱۶۳) حدثنا ابواليمان انا شعيب ثنا ابوالزناد ان الاعرج حدثه
ہم سے ابو یمان نے بیان کیا کہا ہمیں شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوزناد نے بیان کیا، یہ کہ ان سے اعرج نے بیان کیا
انه سمع اباهريرةؓ انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نحن الأخرون
اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ہم آخری امت ہونے کے باوجود
السابقون وبهٰذا الاسناد من اطاعني فقد اطاع الله
سب سے پہلے اُٹھائے جائیں گے اور اسی سند کے ساتھ روایت ہے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی
ومن عصانی فقد عصی الله ومن يطع الامير فقد اطاعنی
اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی
ومن يعص الامير فقد عصانی وانما الامام جنة يقاتل من ورائه
اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، امام کی مثال ڈھال جیسی ہے کہ اس کے پیچھے رہ کر جنگ کی جاتی ہے

[1] عمدۃ القاری ص ۲۲۱ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۲۲۲ ج ۱۴

ویتقی	به	فان	امر	بتقوی	الله	و	عدل

اور اسی کے ذریعہ سے بچا جاتا ہے پس اگر (امیر) تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کا حکم دے اور انصاف کو شعار بنائے

فان	له	بذلک	اجرا	وان	قال	بغیره	فان	علیه منه

تو اسے اس کا اجر ملے گا لیکن اگر اس کے خلاف کہے گا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله نحن الاٰخرون السابقون:...... یہ ایک حدیث کا حصہ ہے جو صحیفۂ عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج کی پہلی حدیث ہے۔ حدیث کے تعارف کے لئے اس کو ذکر کیا جاتا ہے کہ یہ اس صحیفہ کی حدیث ہے، لہٰذا باب کے ساتھ مناسبت تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور اس جملہ کی دو تفسیر ہیں!

〈۱〉**نحن الآخرون:**...... کہ ہم زمانہ کے لحاظ سے دنیا میں بعد میں آنے والے ہیں اور جنت میں پہلے داخل ہونے والے ہیں اور اسی طرح آخرت میں ہم آگے ہونگے دوسرے ادیان والوں سے کرامت و منزلت کے لحاظ سے نیز حشر اور قضاء میں بھی ہم آگے ہونگے۔

(۲) :...... ہم آخر میں آنے والے ہیں زمانے کے لحاظ سے ہم سبقت کرنے والے ہیں جمعہ کے دن عبادت کے لحاظ سے کیونکہ یہود ہفتہ کے دن اور نصاریٰ اتوار کے دن عبادت کرتے ہیں۔

فائدہ:...... حدیث کا یہ حصہ کتاب الوضوء باب البول فی الماء الدائم میں گزر چکا ہے الخیر الساری ص ۲۷۶ ج ۲ پر اس کی تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

بھٰذا الاسناد:...... سند مذکورہ (یعنی حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا الخ) کے ساتھ من اطاعنی فقد اطاع الله الخ والی حدیث ہے۔
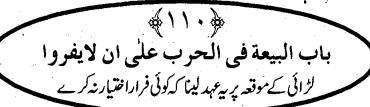
﴿۱۱۰﴾

باب البیعة فی الحرب علیٰ ان لایفروا

لڑائی کے موقعہ پر یہ عہد لینا کہ کوئی فرار اختیار نہ کرے

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ کی غرض اس باب سے یہ ہے کہ دونوں روایات یعنی البیعة ان لایفروا اور البیعة علی الموت) میں منافات نہیں ہے اس لئے کہ ان دو (صبر اور موت) میں سے ہر ایک دوسرے کو مستلزم ہے۔

و قال بعضهم علی الموت لقول الله تعالیٰ
بعض حضرات نے کہا ہے کہ موت پر عہد لینا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں
لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
کہ بے شک اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے راضی ہوگیا جب انہوں نے درخت کے نیچے آپ سے عہد کیا

لقد رضی اللّٰه:...... اس آیت مبارکہ کے متعلق ابن منیرؒ شارح بخاریؒ کہتے ہیں کہ اس آیت سے امام بخاریؒ نے استدلال فرمایا کہ صحابہ کرامؓ نے آنحضرت ﷺ کی صبر پر بیعت کی تھی، امام بخاریؒ کے استدلال کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسکے بعد فرمایا **فَعَلِمَ مَافِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ عَلَیْهِمْ** اور سکینہ لڑائی کے درمیان مضبوط (جمے رہنے) رہنے کا نام ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ انہوں نے لڑائی (جہاد) کے موقع پر نہ بھاگنے کا پختہ عزم کرلیا تھا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو معلوم کرلیا تو ان پر سکینہ نازل فرمادیا۔ حضرت علامہ سید محمد انور شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ نزاع، نزاعِ لفظی ہے۔ اس طرح کہ جنہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے موت پر بیعت لی تھی۔ تو ان کا مطلب ومفہوم یہ ہے کہ ہم میدان جنگ سے بھاگیں گے نہیں، یہاں تک کہ مرجائیں گے اور جن حضرات نے بیعت علی الموت کا انکار فرمایا ہے تو ان کا مقصود بھی یہی ہے کہ موت مطلوب نہیں بلکہ بیعت عدمِ فرار پر ہے کہ جو بھی حالات پیش آئیں گے ہم ان پر صبر کریں گے تو دونوں طرف کے حضراتؒ کا مقصود ومطلوب یہی ہے کہ ہم آخری سانس تک جہاد کرینگے بھاگیں گے نہیں، غزوہ حدیبیہ کے موقع پر ذوالقعدہ چھ ہجری کو کیکر کے درخت کے نیچے آنحضرت ﷺ نے تقریباً چودہ سو صحابہ سے بیعت لی۔ اس پر اللہ پاک نے اُن سے راضی ہونے کا اعلان کیا اور اس بیعت کا نام **"بیعة الرضوان"** ہے۔

(۱٦۴) حدثنا موسیٰ بن اسماعیل ثنا جویریة عن نافع قال قال ابن عمرؓ
ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا ان سے جویریہ نے بیان کیا ان سے نافع نے بیان کیا اور ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا
رجعنا من العام المقبل فما اجتمع منا اثنان علی الشجرة
کہ (صلح حدیبیہ) کے بعد جب ہم دوسرے سال پھر آئے تو ہم میں سے (جنہوں نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور ﷺ سے عہد کیا تھا) دو شخص بھی اس درخت کی نشان دہی پر متفق نہیں تھے
التی بایعنا تحتها کانت رحمةً من الله فسألت نافعا
جس کے نیچے ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عہد کیا تھا اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی میں نے نافع سے پوچھا

علی ای شیءٍ بایعهم علی الموت قال بل بایعهم علی الصبر
کہ حضور اکرم ﷺ نے صحابہ سے کس بات پر بیعت لی تھی کیا موت پر لی تھی؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ صبر واستقامت پر بیعت لی تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:...... بل بایعهم علی الصبر کے جملہ سے ہے کہ لڑائی کے وقت صبر کے ساتھ مقابلہ کریں گے راہِ فرار اختیار نہیں کریں گے۔

قوله فما اجتمع مناثنان علی الشجرة:...... یعنی وہ شجرہ (درخت) جس کے نیچے آنحضرت ﷺ نے حضرات صحابہ کرامؓ سے بیعت لی تھی وہ ہم پر مخفی ہوگیا کہ ہم میں سے دو آدمی بھی اس پر متفق نہ ہو سکے کہ یہ وہ درخت ہے جیسا کہ اس روایت میں (صراحت) ہے عن سعید بن المسیب عن ابیه انه کان ممّن بایع تحت الشجرة فرجعنا الیها عام المقبل فعمیت علینا۔

قوله کانت رحمة من الله تعالیٰ:...... یعنی درخت کا مخفی ہونا اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے رحمت تھی کہ کہیں لوگ اس کی ایسی تعظیم شروع نہ کر دیں جو کہ شرعاً ممنوع ہے۔ بعض حضراتؒ نے کہا کہ رحمت من اللہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ شجرہ موضعِ رحمت اور محلِ رضاء الٰہی تھا۔

فسألت نافعاً:...... حضرت جویریہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے نافعؒ سے سوال کیا کہ آپ ﷺ نے صحابہ سے کس بات پر بیعت لی تھی؟ کیا موت پر بیعت لی تھی؟ تو حضرت نافعؒ نے فرمایا نہیں بلکہ آپ ﷺ نے ان سے (جہاد کے وقت) صبر واستقامت پر بیعت لی تھی۔[1]

تنبیه:...... اس سند میں جویریہؒ مرد کا نام ہے۔

(۱۶۵) حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل ثنا وهیب ثنا عمرو بن یحییٰ عن عباد بن تمیم
ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے بیان کیا ان سے عباد بن تمیم نے
عن عبدالله بن زید رضی الله عنه قال لما کان زمن الحرة اتاه اٰتٍ فقال له
اور ان سے عبداللہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ حرہ کی لڑائی میں ایک صاحب ان کے پاس آئے اور کہا
ان ابن حنظلة یبایع الناس علی الموت فقال
کہ (عبداللہ) بن حنظلہ لوگوں سے (یزید کے خلاف) موت پر بیعت لے رہے ہیں تو انہوں نے فرمایا

[1] عمدۃ القاری ص ۲۲۳ ج ۱۴

لا ابایع علی ھذا احدا بعد رسول اللہ ﷺ
کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد میں اب اس پر کسی سے بیعت نہیں کرونگا

﴿تحقیق و تشریح﴾

قولہ فی زمن الحَرَّۃ :...... اس سے مراد وہ واقعہ ہے جو یزید بن معاویہ کے زمانہ ۶۳ ھ میں ہوا اس طرح کہ حضرت ابن حنظلہؓ (جن کا نام عبداللہ اور ان کے والد گرامی غسیل ملائکہ کے نام سے معروف ہیں) یہ لوگوں سے موت پر بیعت لے رہے تھے۔

ان ابن حنظلۃ یبایع الناس علی الموت:...... بیعت لینے کا سبب یہ تھا کہ حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ دیگر اہل مدینہ کا وفد لے کر یزید بن معاویہ کے پاس گئے تو انہوں نے وہاں ایسی باتیں دیکھیں جو کہ نا مناسب تھیں۔ تو انہوں نے مدینہ طیبہ واپس آ کر یزید کی بیعت توڑ دی اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی بیعت کر لی تو یزید نے مسلم بن عقبہ کی سربراہی میں لشکر بھیجا تو اس نے اہل مدینہ پر چڑھائی کر دی اور بہت بڑا واقعہ پیش آیا جس میں سترہ سو (۱۷۰۰) کے قریب معززین اور عامۃ الناس میں سے بچوں اور عورتوں کے علاوہ دس ہزار (۱۰۰۰۰) افراد قتل (شہید) ہوئے[1] اور ستر (۷۰) کے قریب صحابہ کرامؓ بھی شہید ہوئے۔

قولہ لا ابایع علی ھٰذا :...... حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے بیعت سے انکار اس لئے فرمایا کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ حضرت نبی کریم ﷺ کا خصوصی حق تھا اور آنحضرت ﷺ ہی اس حق کے مستحق تھے اور ہر مسلمان پر فرض تھا کہ وہ میدانِ جنگ سے نہ بھاگے یہاں تک کہ وہ شہید کر دیا جائے۔ لہٰذا کسی اور کے ہاتھ پر بیعت علی الموت نہیں کرونگا۔

(۱۶۶) حدثنا المکی بن ابراھیم ثنا یزید بن ابی عبید عن سلمۃؓ قال
ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان اور ان سے سلمہ (بن الاکوعؓ) نے بیان کیا
بایعت النبی صلی اللہ علیہ سلم ثم عدلت الیٰ ظل الشجرۃ فلما خف الناس
کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی پھر ایک درخت کے سائے میں آ کر کھڑا ہو گیا جب لوگوں کا ہجوم کم ہوا
قال یا ابن الاکوع الاتبایع قال قلت
تو آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا اے ابن الاکوع کیا بیعت نہیں کرو گے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا
قد بایعت یا رسول اللہ قال وایضا فبایعتہ الثانیۃ
یارسول اللہ میں تو بیعت کر چکا ہوں آنحضرت ﷺ نے فرمایا لیکن ایک مرتبہ اور! چنانچہ میں نے دوبارہ بیعت کی

[1] عمدۃ القاری ص ۲۲۴ ج ۱۴

فقلت له يا ابامسلم على اى شى ءٍ كنتم تُبايعون يومئذ قال على الموت
(یزید بن ابی عبید کہتے ہیں کہ) میں نے ان (سلمہ بن الاکوع) سے پوچھا اے ابو مسلمؓ اس دن آپ حضرات نے کس بات کا عہد کیا تھا؟ فرمایا موت کا

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله يا ابن الاكوع الاتبايع قال قد بايعت يا رسول الله:...... یعنی حضرت سلمہؓ فرمارہے ہیں کہ مجھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو بیعت نہیں کرے گا؟ تو میں نے عرض کیا کہ میں نے بیعت کرلی ہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دوبارہ بیعت کرلو تو میں نے دوبارہ بیعت کرلی۔ یہ حدیث ثلاثیاتِ بخاریؒ میں سے ہے۔

تکرارِ بیعت کی حکمت :...... چونکہ حضرت سلمہؓ بہت زیادہ بہادر اور بہت زیادہ دوڑنے والے تھے تو آنحضرت ﷺ نے ان پر جہاد کو زیادہ مؤکد کرنے کیلئے دوبارہ بیعت لی[1]۔

حضرت علامہ سید محمد انور شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کی وجہ آنحضرت ﷺ کے فرمانِ عالی الاتبایع کا اکرام واجب ہے کیونکہ اگر وہ دوبارہ بیعت نہ کرتے تو بظاہر انحراف ہوتا تو حضرت سلمہؓ بن اکوع نے آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کی رعایت ولاج رکھنے کیلئے دوبارہ بیعت کرلی۔ جب وہ دوبارہ بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے کمالِ شفقت فرمائی کہ بیعت فرمایا گویا کہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے کمالِ شفقت اور حضرت سلمہؓ بن اکوعؓ کی طرف سے کمالِ ادب تھا۔

فقلت له يا أبا مسلم:...... یزید بن عبیدؒ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابو مسلمؓ (سلمۃ بن اکوع کی کنیت ہے) سے کہا کہ تم اُس دن کس چیز پر بیعت کررہے تھے یعنی کس بات کا عہد کیا تھا انہوں نے جواباً فرمایا موت کا عہد کیا تھا کہ لڑتے لڑتے مرجائیں گے لیکن بھاگیں گے نہیں۔

(۱٦٧) حدثنا حفص بن عمر ثنا شعبة عن حميد قال سمعت انس بن مالكؓ
ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ان سے حمید نے روایت کیا کہا میں نے حضرت انسؓ سے سنا
يقول كانت الانصار يوم الخندق تقول، نحن الذين بايعوا محمدا ﷺ على الجهاد
آپ بیان کرتے تھے کہ انصار خندق کھودتے ہوئے کہتے تھے ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ سے ﷺ جہاد کا عہد کیا ہے
ما حيينا ابدا، فاجابهم النبى صلى الله عليه وسلم فقال
ہمیشہ کے لئے جب تک ہمارے جسم میں جان ہے، حضور اکرم ﷺ نے اس پر انہیں یہ جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا

[1] عمدة القاری ص ۲۲۴ ج ۱۴

اللهم لاعیش الاعیش الأخرة ❁ فاکرم الانصار والمهاجرة
اے اللہ زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے پس آپ آخرت میں انصار اور مہاجرین کا اکرام کیجئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدثنا حفص بن عمر:...... ترجمۃ الباب سے مطابقت علی الجهاد ماحیینا ابداً سے ہے کہ جب تک کہ زندہ رہیں گے جہاد کرتے رہیں گے لڑائی سے بالکل نہیں بھاگیں گے[1] یہ حدیث اوائلِ جہاد باب التحریض علی القتال میں گزر چکی ہے۔

حدیث حفص بن عمر ترجمۃ الباب لایفرّوا کے مطابق ہے۔

(۱۶۸) حدثنا اسحاق بن ابراهیم سمع محمد بن فضیل عن عاصم عن ابی عثمان
ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابوعثمان سے
عن مجاشع رضی اللہ عنہ قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم بابن اخی
اور ان سے مجاشعؓ نے بیان کیا کہ میں اپنے بھتیجے کے ساتھ فتح مکہ کے بعد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا
فقلت بایعنا علی الهجرة فقال مضت الهجرة لا هلها
اور عرض کیا کہ ہم سے ہجرت پر بیعت لیجئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہجرت تو (مکہ کے فتح ہونے کے بعد وہاں سے) ہجرت کر کے آنے والوں پر ختم ہوگئی
قلت علی ما تبایعنا قال علی الاسلام والجهاد
میں نے عرض کیا پھر آپ ہم سے کس بات پر بیعت لیں گے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسلام اور جہاد پر

﴿تحقیق و تشریح﴾

بابن اخی:...... اپنے بھتیجے کے ساتھ۔ ان کے والد کا نام مُجالد بن مسعود سُلمی ہے۔ ایک نسخہ میں انا واخی ہے تو پھر معنیٰ ہوگا کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ آیا۔

بایعنا:...... یاء کے کسرہ کے ساتھ امر کا صیغہ ہے کہ ہم سے ہجرت پر بیعت لیجئے۔

قوله فقال مضت الهجرة لاهلها:...... ای الهجرة بعد الفتح: مراد فتح مکہ ہے کہ اب ہجرت نہیں بلکہ جہاد اور نیت ہے حضرت علامہ عینیؒ نے فرمایا کہ اس حدیث کی مطابقت ترجمۃ الباب کے ساتھ قولِ جہاد سے ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کا جہاد پر بیعت لینے کا مطلب یہ تھا کہ وہ میدانِ جہاد سے نہ بھاگیں[2]

علی الاسلام والجهاد:...... آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسلام اور جہاد پر بیعت کرلیں کہ اسلام پر عمل کریں گے اور جب جہاد کی ضرورت پڑے گی جہاد کریں گے۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۲۵ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۲۲۵ ج ۱۴

﴿۱۱۱﴾

باب عزم الامام على الناس فيما يطيقون

لوگوں کے لئے امام کی اطاعت انہیں امور میں واجب ہوتی ہے جن کی قدرت ہو

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں جو امور لوگوں کی قدرت اور بس میں ہیں ان امور میں امام کی اطاعت وفرمانبرداری واجب وضروری ہے۔

(۱۶۹) حدثنا عثمان بن ابی شيبة ثنا جرير عن منصور عن ابی وائل
ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے بیان کیا ان سے منصور نے ان سے ابو وائل نے
قال قال عبدالله لقد اتانی اليوم رجل فسألنی عن امرما دريت ماارد عليه
کہا کہ حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) نے بیان کیا کہ میرے پاس ایک شخص آیا اور ایسی بات پوچھی کہ میری کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ اس کا جواب کیا دوں
فقال ارايت رجلا مؤديا نشيطا يخرج مع امرآءنا فی المغازی
اس نے پوچھا مجھے یہ مسئلہ بتائیے کہ ایک شخص مسرور اور خوش ہتھیار بند ہو کر ہمارے حکام کے ساتھ جہاد کے لئے جاتا ہے
فيعزم علينا فی اشياء لا يخصيها
پھر حکام ہمیں اور اسے بھی ایسی باتوں کا مکلّف قرار دیتے ہیں جو ہماری طاقت سے باہر ہیں؟ (تو ہمیں ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟)
فقلت له والله ما ادری ما اقول لک الا انا كنا مع النبی صلى الله عليه وسلم
میں نے اس سے کہا بخدا مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ تمہاری بات کا کیا جواب دوں البتہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (آپ کی حیات مبارکہ میں) تھے
فعسٰى ان لايعزم علينا فی امر الا مرة حتى نفعله
تو آپ کو کسی بھی معاملہ میں صرف ایک مرتبہ حکم کی ضرورت پیش آتی تھی اور ہم فوراً ہی اسے بجا لاتے تھے
وان احد كم لن يزال بخير ما اتقى الله
(یہ یاد رکھنے کی بات ہے) اور تم لوگوں میں اس وقت تک خیر رہے گی جب تک تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو گے
واذاشک فی نفسه شیءٌ سال رجلا فشفاه منه
اور اگر تمہارے دل میں کسی معاملہ میں شبہ ہو جائے تو کسی عالم سے اس کے متعلق پوچھ لو تاکہ تشفی ہو جائے
واوشک ان لاتجدوه والذی لا اله الا هو ما اذكر ماغبر من الدنيا
اور وہ دور بھی آنے والا ہے کہ کوئی ایسا آدمی بھی تمہیں نہیں ملے گا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں جتنی دنیا باقی رہ گئی ہے

الا	كالثغب	شُرِبَ	صَفْوُه	وبقي	كَدَرُهُ
وہ وادی کے اس پانی کی طرح ہے جس کا اچھا اور صاف حصہ تو پیا جا چکا ہے اور گدلا رہ گیا ہے					

﴿تحقیق و تشریح﴾

عزم کا معنی:...... الامر الجازم الذی لا تردد فیه.

عبداللهؓ:...... ابن مسعودؓ مراد ہیں۔

مؤدیا نشیطاً:...... (میم کے ضمہ اور ہمزہ کے سکون اور دال کے کسرہ کے ساتھ) بمعنیٰ ہتھیار بند ہوکر، اور علامہ کرمانیؒ نے اس کا معنیٰ قویاً متمکناً کیا ہے[1] نشیطا نون کے فتح اور شین کے کسرہ کے ساتھ بمعنیٰ خوش وخرم۔

قوله لانحصیها:...... اس کی دو تفسیریں ہیں ایک یہ کہ ہم طاقت نہیں رکھتے، دوسری یہ کہ ہمیں یہ پتہ نہیں کہ یہ امر طاعت ہے یا معصیت ہے؟ حضرت امام بخاریؒ نے پہلے معنیٰ کو ترجیح دی ہے۔ اس لئے ترجمہ عزم الامام الخ قائم فرمایا۔

دوسرے قول کی ترجیح موافق ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے قول اذا شک فی نفسه شیئ سأل رجلاًفشفاه منه کے کہ کسی معاملہ میں پیش قدمی نہ کرے جب تک کہ کسی علم والے سے پوچھ نہ لے تاکہ تشفی ہوجائے۔

قوله شک فی نفسه:...... یہ باب قلب سے ہے۔ تقدیری عبارت اذا شک نفسه فی شئی ہے۔

حاصل کلام:...... کسی شخص نے حضرت ابن مسعودؓ سے اطاعتِ امیر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ واجب ہے بشرطیکہ مامور بہ تقویٰ کے موافق ہو۔ علامہ ابن حجرؒ نے یہی بیان فرمایا ہے۔

سوال:...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے مخصوص (سوال کے موافق) جواب دینے کی بجائے عام جواب کی طرف کیوں عدول فرمایا؟

جواب:...... جس امر (معاملہ) کا جواب مشکل و پیچیدہ ہو اس کے متعلق فتویٰ دینے میں توقف کرنا جائز ہے۔ اس لئے حضرت ابن مسعودؓ نے صراحتاً (مخصوص) جواب دینے کی بجائے عمومی جواب عنائت فرمایا۔

فعسیٰ ان لایعزم علینا فی امر الامَرّة حتی نفعله:...... اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ ہمیں صرف ایک ہی مرتبہ فرماتے تھے تو ہم اس پر عمل کر لیتے تھے گویا اس سے امتثالِ امر میں جلدی کی طرف اشارہ ہے، کہ آنحضرت ﷺ کو دوبارہ فرمانے کی نوبت نہیں آتی تھی۔

اوشک:...... بمعنیٰ کاد (قریب) یعنی وہ دور بھی آنے والا ہے اور قریب ہے کوئی ایسا آدمی بھی تمہیں نہیں ملے گا جو تمہیں حق مسئلہ بتائے اور تمہاری تشفی ہوجائے اور شکوک وشبہات ختم ہوجائیں۔

---

[1] عمدة القاری ص۲۲۶ ج۱۴

قوله ما غبَرَ:...... ایک معنی گزر چکا ہے نیز یہ مابَقِیَ کے معنی میں بھی آتا ہے کَانَتْ مِنَ الْغَابِرِیْنَ[1] گویا کہ اضداد میں سے ہے۔

قوله الثغب :...... (ثاء کے فتحہ اور غین کے سکون اور حرکت کے ساتھ) بمعنی تالاب۔ بعض نے کہا ثغب اس تالاب کو کہتے ہیں جو کسی پہاڑ کے سایہ میں ہو اور اسے دھوپ نہ لگتی ہو اور اس کا پانی ٹھنڈا رہے۔

شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِیَ کَدَرُهُ:...... جتنی دنیا باقی رہ گئی ہے وہ وادی کے اس پانی کی طرح ہے جس کا اچھا اور صاف حصہ پیا جا چکا ہے اور گدلا اور خراب پانی باقی رہ گیا ہے۔ یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنے زمانہ میں ارشاد فرمائی ہے اور ان کا زمانہ شہادتِ حضرت عثمانؓ سے پہلے کا زمانہ ہے شہادتِ حضرت عثمانؓ پر جو فتنۂ عظیمہ برپا ہوا اور اس کے بعد کئی فتن رونما ہوئے ان کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا کیا گمان ہوگا[2]۔

﴿۱۱۲﴾

باب کان النبی ﷺ اذا لم یقاتل اول النهار اخر القتال حتّٰی تزول الشمس

نبی کریم ﷺ اگر دن ہوتے ہی جنگ نہ شروع کر دیتے تو پھر سورج کے زوال تک ملتوی رکھتے

(۱۷۰) حدثنا عبدالله بن محمد ثنا معاوية بن عمرو ثنا ابواسحاق عن موسٰى بن عقبة
ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسحاق نے بیان کیا ان سے موسیٰ بن عقبہ نے
عن سالم ابی النضر مولٰی عمر بن عبیدالله و کان کاتباله قال کتب الیه عبدالله بن ابی اوفیؓ
ان سے عمر بن عبیداللہ کے مولی سالم ابی نضر نے اور سالم ان کے کاتب تھے بیان کیا کہ عبداللہ بن ابواوفیؓ نے انہیں خط لکھا
فقرأته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض ایام التی لقی فیها انتظر حتّٰی مالت الشمس
اور میں نے اسے پڑھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غزوہ کے موقعہ پر جس میں لڑائی ہوئی تھی سورج کے زوال تک جنگ شروع نہیں کی
ثم قام فی الناس فقال ایها الناس لاتتمنوا لقآء العدو
اس کے بعد آپ صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا لوگو! دشمن کے ساتھ جنگ کی خواہش اور تمنا دل میں نہ رکھا کرو
وسلوا الله العافیة فاذا لقیتموهم فاصبروا واعلموا
بلکہ اللہ سے امن وعافیت کی دعا کیا کرو البتہ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو ہی جائے تو پھر صبر واستقامت کا ثبوت دو اور یاد رکھو!
ان الجنة تحت ظلال السیوف ثم قال اللهم منزل الکتاب
کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ کتاب کے نازل کرنے والے

[1] آیت ۳۲ پارہ ۲۰ سورۃ عنکبوت [2] عمدۃ القاری ص ۲۲۷ ج ۱۴

ومجری السحاب وهازم الاحزاب اهزمهم وانصرنا علیهم
بادل بھیجنے والے احزاب (دشمن کے گروہوں) کو شکست دینے والے، انہیں شکست دے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جہاد کے لئے دو وقت پسند فرماتے تھے۔

۱: دن کے شروع میں جیسا کہ ترمذی شریف میں نعمان بن مقرنؓ سے مروی ہے **قال غزوت مع النبی ﷺ فکان اذا طلع الفجر امسک حتی تطلع الشمس فاذا اطلعت قاتل** (الحدیث)

۲: زوالِ شمس کے بعد جیسا کہ حدیثِ نعمان میں ہے **فاذا انتصف النهار امسک حتی تزول الشمس فاذا زالت الشمس قاتل** (الحدیث)[1]

روایت الباب سے ترجمۃ الباب کا اثبات واضح ہے کہ آنحضرت ﷺ اگر شروع دن میں جہاد شروع نہ فرماتے تو دن ڈھلنے تک مؤخر فرماتے جیسا کہ روایت الباب میں ہے **انتظر حتی مالت الشمس**۔

قوله لقی:...... ای العَدُوَّ او حارب عَدُوًّا

قوله ان الجنة تحت ظلال السیوف:...... اس کا مفہوم یہ ہے کہ جنت مجاہدوں کے لئے ہے اور سیوف سے مراد خاص کر تلواریں نہیں بلکہ آلاتِ حرب ہیں اور جہاد جنت میں جانے کا سبب ہے۔

﴿۱۱۳﴾

باب استیذان الرجل الامام

امام سے اجازت لینے کے بیان میں

لقوله اِنَّمَا الْمُؤمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ بے شک مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے
وَاِذَا کَانُوْا مَعَهٗ عَلٰی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْهُ
اور جب وہ اللہ کے رسول کے ساتھ کسی اجتماعی معاملے میں مصروف ہوتے ہیں تو ان سے اجازت لئے بغیر ان کے یہاں سے نہیں جاتے

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

[1] ترمذی شریف ص ۲۹۰ باب ماجآء فی الساعة التی یستحب فیها القتال عمدة القاری ص ۲۲۷ ج ۱۴

(۱۷۱) حدثنا اسحٰق بن ابراهیم انا جریر عَن المغیرة عن الشعبی عن جابر بن عبداللہؓ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہمیں جریر نے خبر دی انہیں مغیرہ نے انہیں شعبی نے اوران سے جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا

قال غزوت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فتلاحق بی النبیﷺ

کہ میں رسول اللہﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہﷺ میرے پاس تشریف لائے

وانا علیٰ ناضح لنا قداعیا فلا یکاد یسیرفقال لی

میں اپنے اونٹ پر سوار تھا تحقیق وہ تھک چکا تھا نہیں قریب تھا کہ وہ چلے حضورﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا

ما لبعیرک قال قلت اعییٰ قال فتخلف رسول الله صلی الله علیه وسلم فزجره

کہ تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ تھک گیا ہے بیان کیا کہ پھر حضور اکرمﷺ پیچھے گئے اور ڈانٹا

و دعاله فما زال بین یدی الابل قدامها یسیر فقال لی

اور اس کے لئے دعا کی اس کے بعد حضور اکرمﷺ برابر اس اونٹ کے آگے آگے چلتے رہے پھر آپؐ نے دریافت فرمایا

کیف تریٰ بعیرک قال قلت بخیر قد اصابته برکتک قال افتبیعنیه

اپنے اونٹ کے متعلق کیا خیال ہے؟ میں نے کہا کہ اب اچھا ہے آپ کی برکت پہنچی ہے اس کو آپﷺ نے فرمایا پھر کیا اسے بیچو گے؟

قال فاستحییت ولم یکن لنا ناضح غیره قال فقلت نعم

انہوں نے بیان کیا کہ میں شرمندہ ہو گیا کیونکہ ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی اونٹ نہیں تھا بیان کیا کہ میں نے عرض کیا جی ہاں

قال فبعنی قال فبعته ایاه علی ان لی فقار ظهره حتی ابلغ المدینة

آپﷺ نے فرمایا پھر بیچ دو چنانچہ میں نے وہ اونٹ آپ کو بیچ دیا اور طے پایا کہ مدینہ تک میں اسی پر سوار ہو کر جاؤں گا

قال فقلت یا رسول الله انی عروس فاستاذنته

بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری شادی ابھی نئی ہوئی ہے میں نے آپﷺ سے اپنے گھر جانے کی اجازت چاہی

فاذن لی فتقدمت الناس الیٰ المدینة حتی اتیت المدینة فلقینی خالی

تو آپﷺ نے اجازت عنایت فرما دی اس لئے میں سب سے پہلے مدینہ پہنچ آیا جب مجھے ماموں ملے

فسألنی عن البعیر فاخبرته بما صنعت فیه فلا منی

تو انہوں نے مجھ سے اونٹ کے متعلق پوچھا جو معاملہ میں کر چکا تھا اس کی انہیں اطلاع دی تو انہوں نے مجھے برا بھلا کہا

قال وقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی حین استأذنتہ ھل تزوجت بکرا ام ثیبا
جب میں نے حضور اکرم ﷺ سے اجازت چاہی تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا تھا کہ کنواری سے شادی کی ہے یا ثیبہ سے؟
فقلت تزوجت ثیبا فقال ھلا تزوجت بکرا تلاعبھا وتلاعبک
میں نے عرض کیا تھا کہ ثیبہ سے اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ باکرہ سے کیوں نہ کی؟ وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی اور تم بھی اس کے ساتھ کھیلتے
قلت یا رسول اللہ توفی والدی اواستشھد ولی اخوات صغار
میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے والد کی وفات ہوگئی ہے یا (یہ کہا) وہ شہید ہو چکے ہیں اور میری چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں
فکرھت ان اتزوج مثلھن فلا تؤدبھن ولا تقوم علیھن
اس لئے مجھے اچھا معلوم نہیں ہوا کہ انہیں جیسی کسی لڑکی کو بیاہ لاؤں جو نہ انہیں ادب سکھا سکے نہ ان کی نگرانی کر سکے
فتزوجت ثیبا لتقوم علیھن وتؤدبھن قال فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ
اس لئے میں نے ثیبہ سے شادی کی تا کہ وہ ان کی نگرانی کرے اور انہیں ادب سکھائے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ پہنچے
غدوت علیہ بالبعیر فاعطانی ثمنہ وردہ علیّ
تو صبح کے وقت میں اسی اونٹ پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آنحضرت ﷺ نے مجھے اس اونٹ کی قیمت عطا فرمائی اور پھر وہ اونٹ بھی واپس کر دیا
❁قال المغیرۃ ھذا فی قضائنا حسن لا نری بہ بأسا
مغیرہؒ نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک ادائیگی میں یہ صورت مناسب ہے۔ اس میں کوئی مضائقہ ہم نہیں سمجھتے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ کی غرض اس باب سے یہ ہے کہ رعایا (لشکر) میں سے اگر کسی نے واپس جانا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ امام (امیر لشکر) سے اجازت لیکر جائے اور اگر اسی طرح کسی کا (لشکر سے) پیچھے رہنے (یعنی جہاد کیلئے کسی وجہ سے نہ نکلنے کا) ارادہ ہو تو اس کیلئے بھی اجازت ضروری ہے۔ علامہ حضرت ابن التینؒ نے فرمایا کہ مذکورہ (اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ الآیہ)[1] آیت سے حضرت حسن بصریؒ نے استدلال فرمایا ہے کہ (لشکر میں سے) کسی کیلئے بھی امیر کی اجازت کے بغیر جانے کی اجازت نہیں ہے جبکہ عام فقہاء کرامؒ کے نزدیک مذکورہ حکم صرف آنحضرت ﷺ کے ساتھ خاص تھا۔ لیکن یہ خصوصیت وجوبِ استیذان کی عمومیت میں ہے کہ لشکر میں سے ہر ایک پر استیذان واجب ہے ورنہ اگر امراء میں سے کسی امیرِ لشکر نے خاص کسی شخص کو کسی خاص جگہ کے لئے مقرر کر دیا ہو

[1] پارہ ۲٦ سورۃ حجرات آیت ۱۵۔

اس کے لئے بعد میں کوئی ضرورت یا مجبوری پیش آجائے تو اس کے لئے واپس آنے یا پیچھے رہنے کیلئے اجازت ضروری ہے۔اس کی دلیل حدیث الباب ہے کہ حضرت جابرؓ نے عرض کیا کہ **یا رسول لله انی عروس فاستأذنته فاذن لی .**

ناضح:...... **بعیر یستقی علیه الماء** وہ اونٹ جس پر پانی لایا جائے۔

اعيٰی:...... **تعب وعجز** ''تھک گیا اور عاجز آگیا''

فقارظهره:...... **بکسر الفاء وهی خرزات عظام الظهر ای علی ان لی الرکوب علیه الی المدینة**[۱] (پشت کی ہڈیاں مراد سواری ہے) اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جابرؓ نے بیع میں شرط لگائی ہے جب کہ کثیر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضور ﷺ نے بطور اعارہ کے دیا۔

عروس:...... دلہن اور دلہا دونوں پر بولا جاتا ہے۔

قال المغیرةؓ:...... مراد وہی مغیرہ ہیں جو سند حدیث میں ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ تعلیق ہے۔

قوله انی عروس الخ:...... روایت الباب سے مقصود یہی جملہ ہے کہ اسی سے ترجمۃ الباب کے ساتھ مطابقت ہے۔

قال المغیره هٰذا فی قضائنا حسن:...... بعض روایتوں میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے ان کو ثمن زیادہ دیا حضرت مغیرہؓ اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ادائیگی کے لحاظ سے اگر مدیون زیادہ ادا کردے تو اچھا ہے[۲]

﴿۱۱۴﴾

باب من غزا وهو حديث عهد بعرسه

نئی نئی شادی ہونے کے باوجود جنہوں نے غزوہ میں شرکت کی

فیه	جابر	عن	النبی	صلی	الله	علیه	وسلم
اس	باب	میں جابرؓ	کی	روایت	نبی	کریم ﷺ	کے حوالے سے ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله فیه جابرؓ عن النبی ﷺ:...... اس سے امام بخاریؒ اشارہ فرما رہے ہیں کہ اس ترجمۃ الباب کی روایت گزشتہ باب والی مذکورہ حدیثِ جابرؓ ہی ہے۔

﴿۱۱۵﴾

باب من اختار الغزو بعد البناء

شب زفاف کے بعد جس نے غزوہ میں شرکت کو پسند کیا

[۱] عمدۃ القاری ص ۲۲۹ ج ۱۴
[۲] فیض الباری ص ۴۲۱ ج ۳

فیه	ابوهریرةؓ	عن	النبی ﷺ
اس باب میں۔ ابوہریرہؓ کی روایت نبی کریم ﷺ کے حوالے سے ہے۔			

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب کی غرض:...... حضرت امام بخاریؒ کی غرض اس باب سے یہ ہے کہ جہاد کیلئے فارغ القلب ہوکر نکلنا چاہیے۔

قوله فیه ابوهریرةؓ عن النبی ﷺ:...... اس سے حضرت امام بخاریؒ اشارہ فرمارہے ہیں کہ اس ترجمۃ الباب کی حدیث وہ روایت ہے جو ''خمس'' میں بطریق ہمامؒ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے جس میں ہے کہ

قال غزانبیٌّ من الانبیاء علیهم السلام فقال لایتبعنی رجل ملک بضع امرأةٍ (باب الخمس)[1]

سوال:...... حضرت امام بخاریؒ نے مذکورہ قابل فہم ورجوع بابوں میں روایات کی طرف اشارہ فرمایا لیکن روایات ذکر نہیں فرمائیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب:...... حضرت امام بخاریؒ کی عادتِ غالبہ یہ ہے کہ وہ ایک حدیث مکرر نہیں لاتے جبکہ صورتاً مخرج متحد ہو۔

(۱۱۶)

باب مبادرة الامام عند الفزع

خوف اور دہشت کے وقت امام کا آگے بڑھنا

ترجمة الباب کی غرض:...... غرض اس باب سے یہ ہے کہ خوف کے وقت امام کو سبقت لیجانی چاہئے آگے آگے ہونا چاہئے۔ اس میں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ امام (امیر) کو جری ہونا چاہئے۔

(۱۷۲) حدثنا مسدد ثنا یحییٰ عن شعبة ثنی قتادة عن انس بن مالکؓ
ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا ان سے شعبہ نے کہا مجھ سے قتادہ نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا
قال کان بالمدینة فزع فرکب رسول الله ﷺ فرسا لابی طلحة
کہ مدینہ میں خوف و دہشت پھیل گئی تو رسول اللہ ﷺ ابوطلحہؓ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے (حالات معلوم کرنے کے لئے سب سے آگے تھے)
فقال مارأینا من شیئ وان وجدناه لبحرا
پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے تو کوئی بات محسوس نہیں کی البتہ اس گھوڑے کو ہم نے دریا پایا

[1] بخاری ص۴۴۰ ج۱

﴿تحقیق و تشریح﴾

وقد مضی هٰذا الحدیث مرارا فی الهبة وفی الجهاد فیما مضٰی فی موضعین وسیأتی فی الادب عن مسدد عن یحییٰ ایضاً[۱]

قوله کان بالمدینة فزع:...... مدینہ میں دشمن کا خوف ہوا۔ **قوله مارأینا من شیئ** مراد اس شیئ سے وہ ہے جو گھبراہٹ میں ڈالے مطلق شئ کی نفی نہیں ہے یعنی گھبرانے والی کوئی بات نہیں۔

قوله وان وجدناه لبحراً:...... شبهه بالبحر فی سرعة الجری ''تیز دوڑنے میں دریا سے تشبیہ دی یعنی ہم نے اس گھوڑے کو نہ تھکنے والا تیز رفتار پایا۔

ترجمة الباب سے مطابقت:...... مدینہ منورہ میں ایک بار دشمن کا خوف ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر بیٹھ کر مدینہ کے اردگرد کا چکر لگایا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ گھبرانے والی کوئی بات نہیں۔

فرسالابی طلحة:...... گھوڑے کا نام مندوب تھا اور حضرت ابی طلحہؓ کا نام زید بن سہل انصاری ہے حضرت انسؓ کی والدہ کے خاوند تھے[۲]

﴿۱۱۷﴾
باب السرعة والرکض فی الفزع
خوف اور دہشت کے موقع پر سرعت اور گھوڑے کو ایڑ لگانا

(۱۷۳)حدثنا الفضل بن سهل ثنا الحسین بن محمد ثنا جریر بن حازم
ہم سے فضلؒ بن سہیل نے بیان کیا کہا ہم سے حسینؒ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے جریرؒ بن حازم نے بیان کیا
عن محمد عن انس بن مالکؓ قال فزع الناس
ان سے محمد نے اور ان سے حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا فرمایا کہ لوگوں میں خوف اور دہشت پھیل گئی
فرکب رسول الله صلی الله علیه وسلم فرسا لابی طلحة بطیئا ثم خرج یرکض وحده
تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر جو بہت سست تھا سوار ہوئے اور تنہا ایڑ لگاتے ہوئے آگے بڑھے
فرکب الناس یرکضون خلفه فقال لم تراعوا انه لبحر قال فما سُبق بعد ذٰلک الیوم
اور صحابہؓ بھی آپ ﷺ کے پیچھے سوار ہو کر نکلے اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ خوف زدہ ہونے کی کوئی بات نہیں البتہ یہ گھوڑا تو دریا ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اس دن کے بعد پھر وہ گھوڑا کبھی پیچھے نہ رہا

[۱] عمدة القاری ص ۲۳۰ ج ۱۴ [۲] عمدة القاری ص ۲۳۰ ج ۱۴

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب کی غرض اور روایت الباب کی ترجمۃ الباب کے ساتھ مطابقت ظاہر ہے۔

قوله فما سُبِق بعدذٰلک الیوم:...... یعنی یہ سست رفتار گھوڑا اس واقعہ کے بعد آنحضرت ﷺ کے سواری فرمانے کی برکت سے کبھی پیچھے نہیں رہا بلکہ سبقت لیجاتا رہا۔ سُبق فعل ماضی مجہول واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

﴿۱۱۸﴾

باب الخروج فی الفزع وحدهٗ

(دشمن کے) خوف کے وقت (امیر) کے اکیلے نکلنے کے بیان میں

﴿تحقیق و تشریح﴾

تراجم کی تقریباً ستر قسمیں ہیں۔[1] یہ ترجمۃ الباب ان تراجم میں سے جو مجردہ محضہ حقیقیہ ہیں حضرت امام بخاریؒ نے اس ترجمہ کے لئے کوئی حدیث یا اثر بیان نہیں فرمایا اس کی متعدد وجوہ بیان کی جاتی ہیں۔

بظاہر اس کا سبب یہ ہے کہ گزشتہ ترجمۃ الباب کی حدیث پر اکتفا فرمایا۔

﴿۱۱۹﴾

باب الجعائل والحملان فی السبیل

کسی کو مزدوری اور سواری دے کر جہاد کے لئے بھیجنا کہ وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرے

قوله الجعائل:...... یہ جعالہ کی جمع ہے جعالہ اس اجرت کو کہتے ہیں جو جہاد میں شرکت نہ کرنے والا اپنی طرف سے جہاد کرنے والے کیلئے مقرر کرتا ہے۔ اور یہ مکروہ ہے اور جہاد کی اجرت لینا جائز ہے۔ فیض الباری میں کنز کے حوالہ سے لکھا ہے کہ **کره الجعل و هو بمعنى قطعة من المال يضعها الامام للناس لستوية امر الجهاد وهو مكروه اذا كان فى بيت المال فسحة اما اذا لم يكن فيه مال فلاباس به**[1] اور کنز الدقائق میں عبارت اس طرح ہے **وكره الجعل ان وجد فئ والا لا** ۔

قوله والحملان:...... **الحمل** کی طرح مصدر ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے **حمل وحملاً وحملانا** مراد اس سے محمول علیہ ہے یعنی سواری۔

ابن بطّال نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنے مال میں سے کوئی شی نکالے اور اس کو مزدوری میں تطوعاً دے یا غازی

---

[1] فیض الباری ص ۲۴۲ ج ۳ [2] مقدمہ لامع ص ۱۲۴ ج ۱ ایچ ایم سعید کراچی

کو اپنا گھوڑا وغیرہ جہاد کے لئے دے تو اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

اختلاف:...... اس میں ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو یا اپنے گھوڑے کو جہاد کے لئے اجرت پر دے تو حضرت امام مالکؒ کے نزدیک ایسا کرنا مکروہ ہے اور حضرات احنافؒ کے نزدیک بھی مکروہ ہے۔ البتہ اگر مسلمان کمزور ہوں اور بیت المال میں بھی مال نہ ہو اس صورت میں اگر ایک دوسرے کا کچھ تعاون کیا جائے تو جائز ہے حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک اجرت پر جہاد کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر بادشاہ کی طرف سے ہو تو جائز ہے اس کے غیر کی طرف سے جائز نہیں کیونکہ جہاد کرنے والا فرض کفایہ ادا کر رہا ہے۔ اور جو شخص اپنا فرض ادا کر رہا ہو اس کو کسی سے (بادشاہ کے علاوہ) اجرت لینا جائز نہیں[1]

❁وقال مجاهد قلت لابن عمر الغزو قال
مجاہد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمرؓ کے سامنے اپنے غزوے میں شرکت کا ارادہ ظاہر کیا تو انہوں نے فرمایا
انی احب ان اعینک بطائفة من مالی قلت قد اوسع الله علیَّ
کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی تمہاری اپنی طرف سے کچھ مالی مدد کروں میں نے عرض کیا کہ اللہ کا دیا ہوا میرے پاس کافی ہے
قال ان غناک لک وانی احب ان یکون من مالی فی هذا الوجه
لیکن انہوں نے فرمایا کہ تیرا غنی ہونا تمہیں مبارک ہو میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس طرح میرا مال بھی اللہ کے راستے میں خرچ ہو جائے

یہ تعلیق ہے امام بخاریؒ "کتاب المغازی باب غزوة الفتح" میں اس کو موصولاً لائے ہیں۔

❁وقال عمر ان ناسا یاخذون من هذاالمال لیجاهدوا
حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ بہت سے لوگ اس مال کو بیت المال سے اس شرط پر لیتے ہیں کہ وہ جہاد میں شریک ہونگے
ثم لا یجاهدون فمن فعله فنحن احق بماله حتی ناخذمنه ما اخذ
لیکن شرکت سے بعد میں گریز کرتے ہیں اس لئے جو شخص یہ طرز عمل اختیار کریگا تو ہم اس کے مال کے زیادہ حق دار ہیں اور ہم اس سے وہ مال جو اس نے لیا تھا وصول کرلیں گے

یہ تعلیق ہے ابن ابی شیبہؒ نے سلیمان شیبانی عن عروة ابن ابی قرة سے اس کو موصولاً ذکر کیا ہے اور امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں بھی اس کو ذکر فرمایا ہے[2]

❁وقال طاؤس و مجاهد اذا دفع الیک شیٔ تخرج به فی سبیل الله
طاؤسؒ اور مجاہدؒ نے فرمایا کہ اگر تمہیں کوئی چیز اس شرط کے ساتھ دی جائے کہ اس کے بدلے تم جہاد کے لئے نکلو گے

[1] عمدة القاری ص ۲۳۱ ج ۱۴ [2] عمدة القاری ص ۲۳۱ ج ۱۴

فاصنع به ما شئت وضعه عند اهلک
تو تم اسے جہاں جی چاہے خرچ کرسکتے ہو اور اپنے گھر کی ضرورت میں بھی لا سکتے ہو

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت طاؤسؒ اور حضرت مجاہدؒ جہاد پر جانے کی اجرت لینے کو جائز سمجھتے ہیں اگر کسی کی طرف سے کچھ ملے تو لے لینا چاہئے۔

(۱۷۴)حدثنا الحمیدی ثنا سفیان سمعت مالک بن انس سأل زید بن اسلم
ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہ میں نے مالک بن انس سے سنا انہوں نے زید بن اسلم سے پوچھا تھا
فقال زید سمعت ابی یقول قال عمر بن الخطابؓ
اور زید نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا تھا وہ بیان کرتے تھے کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا
حملت علی فرس فی سبیل الله فرایته یباع
میں نے اللہ کے رستے میں اپنا ایک گھوڑا ایک شخص کو سواری کے لئے دے دیا ہے پھر میں نے دیکھا کہ وہی گھوڑا بک رہا تھا
فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشتریه فقال لاتشتره ولا تعد فی صدقتک
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اسے خرید سکتا ہوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس گھوڑے کو تم نہ خریدو اور اپنا صدقہ واپس نہ کرو

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب سے مطابقت:...... حملت علی فرس فی سبیل الله کے جملہ سے ہے کہ میں نے اپنا گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک شخص کو سواری کے لئے دیا ہے۔

حُمیدیؒ:...... حاء کے ضمہ کے ساتھ ہے اجداد میں سے ایک کی طرف نسبت کرتے ہوئے حمیدی کہا جاتا ہے اصل نام عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ بن عبیداللہ ہے یہ حدیث بخاری کتاب الزکاۃ اور کتاب الھبه میں گزر چکی ہے۔

اشتریه:...... ہمزہ استفہام مضارع واحد متکلم پر داخل ہے اور آخر میں ضمیر منصوب ہے معنیٰ ''کیا میں اس کو خرید سکتا ہوں''؟

(۱۷۵)حدثنا اسماعیل ثنی مالک عن نافع عن عبدالله بن عمرؓ
ہم سے اسماعیل نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے مالک نے بیان کیا ان سے نافع نے ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے
ان عمر بن الخطاب حمل علی فرس فی سبیل الله فوجده یباع
کہ عمر بن خطابؓ نے اللہ کے راستے میں اپنا ایک گھوڑا سواری کے لئے دے دیا تھا پھر انہوں نے دیکھا کہ وہی گھوڑا بک رہا ہے

فارادان یبتاعه فسال رسول اللهﷺ فقال لاتبتعه ولا تعد فی صدقتک
اپنے گھوڑے کو انہوں نے خریدنا چاہا اور رسول اللہﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ تم اسے نہ خریدو اور اس طرح اپنے صدقہ کو واپس نہ لو

هذامثل الحديث الذی قبله غير ان الرواة مختلفة [1]

(۱۷۶۱) حدثنا مسدد ثنا يحيىٰ بن سعيد عن يحيىٰ بن سعيد الانصاری
ہم سے مسدد نے بیان کیا ان سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا
ثنی ابو صالح قال سمعت اباهريرةؓ قال قال رسول اللهﷺ
کہا مجھ سے ابو صالح نے بیان کیا کہا کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا آپ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا
لولا ان اشق علی امتی ما تخلفت عن سرية ولكن لااجدحمولة ولااجدما احملهم عليه
کہ اگر میری امت پر شاق نہ گزرتا تو میں کسی سریہ کی شرکت نہ چھوڑتا لیکن میرے پاس سواری کے اونٹ نہیں ہیں اور نہیں پاتا میں کہ سوار کروں ان کو اس پر
و يشق علی ان يتخلفو عنی . ولوددت
اور یہ مجھ پر بہت شاق ہے کہ میرے ساتھی مجھ سے پیچھے رہ جائیں میری تو یہ خواہش ہے
انی قاتلت فی سبيل الله فقتلت ثم احييت ثم قتلت ثم احييت
کہ اللہ کے راستے میں قتال کروں اور قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... ولا اجد مااحملهم عليه کے جملہ سے ہے۔

یہ حدیث ''کتاب الجہاد'' کے شروع میں باب تمنی الشهادة کے تحت گزر چکی ہے۔

قوله لااجدحمولة :...... حدیث ابو ہریرہؓ کا انطباق ترجمۃ الباب کے دوسرے جزء کے ساتھ ہے۔

﴿۱۲۰﴾

باب الاجير

مزدور کے بیان میں

وقال الحسن و ابن سيرين يقسم للاجيرمن المغنم
حسنؒ (بصری) اور ابن سیرینؒ نے فرمایا کہ مال غنیمت میں سے مزدور کو بھی حصہ دیا جائیگا

[1] عمدۃ القاری ص۲۳۲ ج۱۴

واخذ عطية بن قيس فرسا على النصف فبلغ سهم الفرس اربع مائة دينار
عطیہ بن قیس نے ایک گھوڑا (مال غنیمت کے حصے کے) نصف کی شرط پر لیا گھوڑے کے حصہ میں فتح کے بعد مال غنیمت سے چار سو دینار آئے
فاخذ مائتين واعطى صاحبه مائتين.
تو انہوں نے دو سو دینار خود رکھ لئے اور دو بقیہ نصف گھوڑے کے مالک کو دے دیئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

وقال الحسنؒ وابن سيرينؒ :...... حضرت حسن بصریؒ اور محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ مالِ غنیمت میں سے مزدور کو حصہ دیا جائے گا۔

یہ تعلیق ہے اور عبدالرزاق نے **يسهم للاجير** کے لفظ کے ساتھ دونوں بزرگوں سے اس تعلیق کو موصولاً ذکر کیا ہے اور ابن ابی شیبہؒ نے **العبد و الاجير اذا شهدا القتال اعطيا من الغنيمة** کے الفاظ کے ساتھ اس کو موصولاً ذکر کیا ہے [۱]

واخذعطية بن قيس فرسا:...... مراد عطیہ بن قیس الکلاعی ابو یحیٰی الحمصی الدمشقی ہیں۔ ابو مسہرؒ فرماتے ہیں عطیہ بن قیس آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ۷ھ میں پیدا ہوئے حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں جہاد میں حصہ لیا ۱۱۰ھ میں انتقال ہوا [۲] عطیہ بن قیسؒ نے ایک گھوڑا مالِ غنیمت کے حصے کے نصف کی شرط پر لیا گھوڑے کے حصہ میں فتح کے بعد چار سو دینار آئے دوسو رکھے اور دوسو گھوڑے کے مالک کو دیئے۔

اختلاف:...... عطیہ بن قیسؒ کے اس فعل کے بارے میں آئمہ کرام کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کچھ ناجائز کہتے ہیں اور کچھ جواز کے قائل ہیں۔

حنفیہؒ ، مالکیہؒ اور شافعیہؒ:...... حنفیہؒ، مالکیہؒ اور شافعیہؒ کے نزدیک اجارہ مجہولہ کی بنیاد پر ناجائز ہے۔

امام احمدؒ اور امام اوزاعیؒ:...... امام احمدؒ اور امام اوزاعیؒ کے نزدیک جائز ہے [۳]

(۱۷۷) حدثنا عبدالله بن محمد ثنا سفين ثنا ابن جريج عن عطآء
ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے بیان کیا ان سے عطاء نے
عن صفوان بن يعلى عن ابيهؓ قال غزوت مع رسول الله ﷺ غزوة تبوک
ان سے صفوان بن یعلی نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک تھا

---

[۱] عمدۃ القاری ص ۲۳۴ ج ۱۴ [۲] عمدۃ القاری ص ۲۳۴ ج ۱۴ [۳] عمدۃ القاری ص ۲۳۴ ج ۱۴

فحملت على بكر فهو اوثق اعمالي في نفسي
اور ایک نوخیز اونٹ پر سوار تھا میرے اپنے خیال میں میرا یہ عمل تمام دوسرے اعمال کے مقابلے میں سب سے زیادہ قابل اعتماد تھا
فاستأجرت اجيرا فقاتل رجلا فعض احدهما الأخر
میں نے ایک مزدور بھی اپنے ساتھ لے لیا تھا پھر وہ مزدور ایک شخص سے لڑپڑا اور ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ میں دانت سے کاٹ لیا
فانتزع يده من فيه ونزع ثنيته فاتى النبي صلی اللہ علیہ وسلم
دوسرے نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا تو اس کے آگے کا دانت ٹوٹ گیا وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
فاهدرها فقال ايدفع يده اليك فتقضمها كما يقضم الفحل
لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچنے والے پر کوئی تاوان نہیں عائد کیا بلکہ فرمایا تمہارے منہ میں وہ اپنا ہاتھ یوں ہی رہنے دیتا تاکہ چباوے تو اس کے ہاتھ کو جیسے اونٹ چباتا ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله "فاستاجرت اجيراً"۔

یہ حدیث امام بخاریؒ کتاب الاجاره باب الاجير في الغزو میں بھی لائے ہیں[1]

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ اجیر (مزدور) فی الغزو کا حکم بیان فرما رہے ہیں کہ اس کا حصہ ملے گا یا نہیں؟

فائدہ:...... اجير في الغزو کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) خدمت کیلئے مزدور کو لیا (۲) قتال کے لئے مزدور رکھ لیا۔

پہلی صورت میں اختلاف ہے حضرت امام اوزاعیؒ حضرت امام احمدؒ وحضرت اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ مالِ غنیمت میں سے ایسے اجیر کو حصہ نہیں دیا جائے گا اور اکثر حضراتؒ فرماتے ہیں کہ اس کے لئے حصہ ہوگا ان حضراتؒ کی دلیل وہ روایت ہے جو مسلم شریف میں ہے کہ حضرت سلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت طلحہؓ کے گھوڑوں کی نگرانی کے لئے اجیر تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں سے حصہ عنایت فرمایا تھا۔ حضرت امام ثوریؒ فرماتے ہیں کہ اجیر کے لئے حصہ نہیں ہاں اگر وہ قتال کرے تو حصہ دیا جائے گا[2]

دوسری صورت یعنی اجير للقتال اس میں بھی اختلاف ہے، حضراتِ احنافؒ و مالکیہؒ فرماتے ہیں کہ مالِ غنیمت میں سے اس کو حصہ نہیں دیا جائے گا اور اکثر حضراتؒ فرماتے ہیں کہ اس کیلئے حصہ ہوگا، حضرت امام بخاریؒ کی غرض بھی یہی ہے کہ حصہ دیا جائے گا روایت الباب میں مذکور فاستأجرت اجيراً سے استدلال فرمایا ہے۔

---

[1] بخاری ص ۳۰۱ ج ۱ [2] عمدۃ القاری ص ۲۴۴ ج ۱۴

﴿۱۲۱﴾

باب ما قیل فی لوآء النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وہ جو کہا گیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے بارے میں

ترجمۃ الباب کی غرض:...... اس باب سے حضرت امام بخاریؒ کی غرض لواء اور رایہ میں فرق بیان فرمانا ہے اور اس کو عَلَم بھی کہا جاتا ہے لواء وہ جھنڈا جو امیر جیش کی اقامت گاہ پر گاڑا جائے اور رایہ وہ بڑا جھنڈا جو پورے لشکر کے لئے ہو۔

امام ترمذیؒ نے لواء اور رایۃ کے الفاظ کے ساتھ الگ الگ باب قائم فرمائے ہیں جس سے انہوں نے ان کے درمیان فرق بیان کیا ہے[۱] اور علامہ عینیؒ فرماتے ہیں و الصحیح الفرق بینهما کما ذکرنا[۲] حدیث حضرت ابن عباسؓ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رأیة کالا اور لواء سفید تھا جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا[۳] بعض حضراتؒ فرماتے ہیں کہ لواء اور رایۃ میں کوئی فرق نہیں۔

لِواء:...... بکسر اللام و بالمد بمعنی جھنڈا۔

(۱۷۸) حدثنا سعید بن ابی مریم حدثنی اللیث بن سعد اخبرنی عقیل عن ابن شهاب
ہم سے سعد بن مریم نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے لیث بن سعد نے بیان کیا کہا کہ مجھے عقیل نے خبر دی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا
اخبرنی ثعلبة بن ابی مالک القرظی ان قیس بن سعد الانصاری
کہا مجھے ثعلبہ بن ابو مالک قرظی نے خبر دی کہ حضرت قیس بن سعد انصاریؓ نے
و کان صاحبَ لواءِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد الحج فرجل
جو جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبردار تھے جب حج کا ارادہ کیا تو (احرام باندھنے سے پہلے) کنگھی کی

قوله ان قیس بن سعد الانصاریؓ:...... یہ حج کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈا بردار تھے۔

قوله فرجَّل:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں میں کنگھی فرمائی۔

(۱۷۹) حدثنا قتیبة بن سعید ثنا حاتم بن اسمٰعیل عن یزید بن ابی عبید عن سلمة بن الاکوعؓ
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا ان سے حاتم بن اسماعیل نے بیان کیا ان سے یزید بن ابو عبید نے اور ان سے سلمہ بن الاکوعؓ نے بیان کیا
قال کان علیؓ تخلف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خیبر و کان به رَمَدٌ
کہ غزوہ خیبر کے موقعہ پر حضرت علیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں آئے تھے انہیں آشوب چشم ہو گیا تھا

[۱] ترمذی ص...... [۲] عمدۃ القاری ص۲۳۳ ج۱۴ [۳] عمدۃ القاری ص۲۳۲ ج۱۴ [۳] عمدۃ القاری ص۲۳۲ ج۱۴

فقال انا اتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج على فلحق بالنبى ﷺ
پھرانہوں نے کہا کہ کیا میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہونگا چنانچہ وہ نکلے اور آنحضرت ﷺ سے جا ملے
فلما كان مساء الليلة التى فتحها فى صباحها فقال رسول الله ﷺ لاعطين الراية
جب ہوئی شام اس رات کی جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا ہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں اسلامی پرچم اس شخص کو دونگا
او ليأخذن غداً رجل يحبه الله و رسوله. او قال
(یا یہ فرمایا کہ) کل اسلامی پرچم اس شخص کے ہاتھ میں ہوگا جسے اللہ اور اسکے رسول پسند کرتے ہیں یا آپ نے فرمایا
يحب الله ورسوله يفتح الله عليه فاذا نحن بعلىّ
کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اس شخص کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائے گا پھر حضرت علیؓ بھی آ گئے
وما نرجوه فقالوا هٰذا على فاعطاه رسول الله ﷺ ففتح الله عليه
حالانکہ ان کے آنے کی ہمیں کوئی توقع نہ تھی لوگوں نے کہا کہ یہ علی بھی آ گئے اور حضور ﷺ نے جھنڈا ان کو دیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائی

﴿تحقيق و تشريح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... مطابقته للترجمة فى قوله "لاعطيّن الراية"

یہ حدیث امام بخاریؒ باب فضل علیؓ میں قتیبہؒ سے اور ''مغازی'' میں قعنبیؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے ''فضائل'' میں قتيبةؒ عن حاتمؒ بن اسماعیل سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

وكان به رمد:...... اور حضرت علیؓ کو آشوب چشم ہو گیا تھا اور آپ ﷺ کے لعاب مبارک لگانے سے آنکھیں ٹھیک ہو گئی تھیں اور درد و تکلیف جاتی رہی۔

قوله فقال رسول الله ﷺ لاعطين الراية :...... حضرت سلمہ بن اکوعؓ کی روایت میں رایة اور بعض روایات میں انی رافع لواء مروی ہے اس سے معلوم ہوا کہ لواء اور رایة برابر ہیں۔

قوله فقال انا اتخلّف:...... یہاں ہمزہ استفہام انکاری محذوف ہے مراد یہ ہے کہ کیا میں حضرت رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جاؤں گا یعنی نہیں رہوں گا۔

فاذا نحن بعلى:...... پھر اچانک حضرت علیؓ بھی تشریف لائے۔

سوال:...... تفصیلی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ کو بلوایا گیا اچانک نہیں آئے[1] جب کہ روایت الباب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ خود تشریف لائے تو بظاہر تعارض ہے۔

---

[1] بخاری شریف ص ۶۰۵ ج ۲

جواب:...... روایت الباب میں نتیجہ کا ذکر ہے یعنی اجمال ہے اور باب غزوہ خیبر کی روایت میں تفصیل ہے لہٰذا کوئی تعارض نہیں۔

قوله وما نرجوه :...... ای مانرجو قدومه یعنی آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے حضرت علیؓ کی تشریف آوری کی امید نہیں رکھتے تھے۔

قوله یفتح الله علیه :...... اس واقعہ میں حضرت علیؓ کیلئے بڑی فضیلت ہے اور آنحضرت ﷺ کا معجزہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے غیب کی خبر دی بالکل ویسے ہی ہوا۔[1]

(۱۸۰)حدثنا محمد بن العلآء ثنا ابواسامة عن هشام بن عروة عن ابیه
ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے
عن نافع بن جبیر قال سمعت العباس یقول للزبیرؓ
اور ان سے نافع بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے سنا کہ عباسؓ سے کہ وہ حضرت زبیرؓ سے کہہ رہے تھے
ههُنا امرک النبی ﷺ ان ترکز الرایة
کیا یہاں نبی کریم ﷺ نے آپ کو پرچم نصب کرنے کا حکم دیا تھا؟

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله سمعت العباسؓ:...... اس حدیث کو حضرت امام بخاریؒ نے ''غزوۃ الفتح'' میں مفصل ذکر فرمایا ہے اور وہیں جگہ کی تعیین بھی ہے جس کی طرف آنحضرت ﷺ نے اشارہ فرمایا تھا ههُنا امر النبی ﷺ سے استدلال کیا گیا ہے کہ جھنڈا امام (امیر) کی اجازت کے بغیر نہیں گاڑا (نصب) جائے گا۔ کیونکہ یہ امام کے ٹھہرنے کی جگہ کیلئے علامت ہوتا ہے۔ اس لئے امام کی اجازت کے بغیر تصرف نہیں کیا جائے گا۔ ان احادیث سے لڑائیوں میں جھنڈے لینے کا استحباب معلوم ہوتا ہے اور یہ بات صراحتاً معلوم ہو رہی ہے کہ جھنڈا امیر کے پاس ہوتا ہے یا لڑائی میں جس کو وہ (امیر) اپنا قائم مقام مقرر کردے۔

ههُنا امرک :...... جبلِ حجون کی طرف اشارہ ہے اور یہ پہاڑ مکۃ المکرمہ میں مسجدِ جن سے کچھ فاصلہ پر ہے۔

﴿۱۲۲﴾

باب قول النبی ﷺ نُصِرتُ بالرعب مسیرةَ شهرٍ

نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ ایک مہینہ کی مسافت تک میرے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۳۳ ج ۱۴

ترجمة الباب کی غرض:...... باب سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مسیرة شهر (مسافۃ شہر) رعب عنائت فرمایا تھا جس کی وجہ سے کفار آنحضرت ﷺ سے ڈرتے تھے۔ طبرانی میں ابوامامہؓ سے مروی ہے " شهرا او شهرین " اور طبرانی ہی میں سائب بن یزید سے مروی ہے "شهراً امامی وشهراً خلفی" چونکہ دور کی مسافت کے لئے شهر کا لفظ استعمال ہوتا ہے لہٰذا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میرا رعب دور تک ڈالا گیا ہے، مخصوص مہینہ کی مسافت مراد نہیں۔

سوال:...... مسیرة شهر (ایک ماہ کی مسافت تک آپ ﷺ کا رعب تھا) اس سے کم وزیادہ کیوں نہیں؟

جواب﴿۱﴾:...... جناب نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں بڑے بڑے اکثر ممالک مدینہ منورہ سے تقریباً ایک ماہ کی مسافت پر واقع تھے مثلاً شام، عراق، مصر، یمن۔ اسی لئے مسیرة شهر فرمایا[۱]

جواب﴿۲﴾:...... یہ آنحضرت ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے، حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت کا رعب ایک ماہ کی مسافت تک تھا اور آنحضرت ﷺ کی ذات پاک کا رعب ایک ماہ کی مسافت تک تھا۔

و قول الله عزوجل سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْ الرُّعْبَ
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ عنقریب ہم ان لوگوں کے دلوں کو مرعوب کردیں گے جنہوں نے کفر کیا ہے
بِمَا اَشْرَکُوْا بِاللّٰهِ قاله جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم.
اس لئے کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ شریک کیا ہے جابرؓ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے روایت کی ہے

وقوله جل وعز:...... قول النبی ﷺ پر عطف ہے اس لئے مجرور ہے اللہ پاک نے چوتھے پارے سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۵۱ میں ارشاد فرمایا ہے کہ ہم عنقریب مشرکوں کے دلوں میں رُعب ڈال دیں گے یہ آیت جنگِ احد کے بارہ میں نازل ہوئی ہے اور یہ رُعب آپ کے معجزات اور خصائص میں سے ہے۔ آیت الباب کی ترجمۃ الباب سے مناسبت ظاہر ہے۔

قوله قاله جابرؓ:...... حضرت امام بخاریؒ نے اس سے اس حدیث پاک کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس کو امام بخاریؒ کتاب التیمم کے شروع میں موصولاً لائے ہیں جس میں ہے کہ اعطیتُ خمسا لم یعطهن احد قبلی (الحدیث) اس حدیث کے الفاظ مبارکہ ہیں نصرتُ بالرعب مسیرة شهر اور روایت الباب میں ہے قال بُعثتُ بجوامع الکلم و نصرت باالرعب الخ اس نصرت بالرعب سے ہی روایت الباب کو ترجمۃ الباب سے موافقت ہے۔

---

[۱] عمدة القاری ص ۲۳۵ ج ۱۴

سوال:...... جب رعب ایک ماہ کی مسافت تک تھا تو کفار ''احد'' اور ''احزاب'' میں کیسے حملہ کرنے آئے؟

جواب:...... مرعوب ہونا دل کی کیفیت ہے بسا اوقات مرعوب آدمی امورِ خارجیہ سے اقدام کرتا ہے جیسے امیہ بن خلف بدر میں آنے سے ڈر بھی رہا تھا اور حملہ کرنے بھی آ رہا تھا۔

(۱۸۱)حدثنا یحییٰ بن بکیر ثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب
ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا ان سے لیث نے بیان کیا ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیّب نے
عن ابی هریرةؓ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بعثت بجوامع الکلم
اور ان سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے جامع کلام دے کر مبعوث کیا گیا ہے
ونصرت بالرعب فبینا انا نائم اتیت بمفاتیح خزائن الارض
اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے میں سویا ہوا تھا کہ یمن کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں
فوضعت فی یدیّ قال ابو هریرةؓ وقد ذهب رسول الله صلی الله علیه وسلم وانتم تنتثلونها
اور میرے دونوں ہاتھوں پر رکھ دی گئیں حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تو جا چکے اور انہیں تم اب نکال رہے ہو

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... نُصرت بالرعب سے ہے، امام بخاریؒ اس حدیث کو ''تعبیر'' میں سعید بن عفیرؒ سے لائے ہیں۔

قوله بجوامع الکلم:...... اس میں اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے اور جوامع الکلم سے مراد وہ کلمات ہیں کہ جو الفاظ کے لحاظ سے مختصر اور معانی کے لحاظ سے وسیع ہوں۔ علامہ ابن تینؒ نے فرمایا جوامع الکلم سے مراد قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ ہیں جن کے الفاظ قلیل ہیں معانی بہت زیادہ ہیں[۱]

قوله اُتیت بمفاتیح الارض:...... اس سے اشارہ ہے اس امت کے ممالک بالخصوص قیصر وکسریٰ کے فتح کرنے اور ان کے خزانے سمیٹنے کی طرف، اور اس سے یہ بھی مراد لیا جا سکتا ہے کہ ایسے ممالک فتح کئے جائیں گے جن میں معدنیات (مثلاً سونا چاندی) ہوں گی اور یہ ممالک فتح ہوئے اور ان کے خزائن ہاتھ آئے اور مسلمانوں میں تقسیم ہوئے۔

قوله فوُضعت فِیْ یدیّ:...... مراد یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کی امت کے لئے عنقریب ایسے ممالک فتح کروائے جائیں گے کہ جن میں معدنیات ہوں گی۔

تنتثلونها:...... باب افتعال سے جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے اور یہ تستخرجونها کے معنیٰ میں ہے کہ تم اب نکال

---

[۱] عمدة القاری ص ۲۳۵ ج ۱۴

رہے ہو۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تو اس دنیا سے جا چکے ہیں آپ ﷺ نے تو کچھ نہ لیا اور جو آپ ﷺ کے پاس تھا وہ بھی تمہارے درمیان تقسیم کر گئے اور نبی پاک ﷺ نے جن چیزوں کا تم سے وعدہ کیا تھا اسے تم اب نکال رہے ہو اور وہ چیزیں تمہارے ہاتھ آ رہی ہیں!

(۱۸۲) حدثنا ابوالیمان انا شعیب عن الزهری اخبرنی عبیدالله بن عبدالله
ہم سے ابو یمان نے بیان کیا کہا ہمیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی
ان ابن عباسؓ اخبره ان ابا سفین اخبره ان هرقل
انہیں عبد اللہ بن عباسؓ نے خبر دی اور انہیں ابو سفیانؓ نے خبر دی کہ حضور اکرم ﷺ کا نامہ مبارک جب ہرقل کو ملا
ارسل الیه وهو بایلیاء
تو اس نے اپنا آدمی انہیں تلاش کرنے کے لئے بھیجا یہ لوگ اس وقت ایلیاء میں قیام پذیر تھے
ثم دعا بکتاب رسول الله ﷺ فلما فرغ من قراء ة الکتاب کثر عنده الصخب
پھر اس نے نبی کریم ﷺ کا نامہ مبارک منگوایا جب وہ پڑھ چکا تو اس کے دربار میں بڑا ہنگامہ برپا ہو گیا
وارتفعت الاصوات واُخرجنا فقلت لاصحابی
چاروں طرف سے آوازیں بلند ہونے لگی اور ہمیں باہر نکال دیا گیا جب ہم باہر کر دیئے گئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا
حین اخرجنا لقد اَمِرَ اَمْرُ ابن ابی کبشة انه یخافه ملک بنی الاصفر
کہ ابن ابی کبشہ (مراد رسول اللہ ﷺ ہیں) کا معاملہ تو اب بہت آگے بڑھ چکا ہے یہ ملک بنی اصفر (قیصر روم) بھی ان سے ڈرنے لگا ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... انه یخاف مَلِک بنی الاصفر کے جملہ سے روایت الباب ترجمۃ الباب کے مطابق ہے یہ حدیث بدء الوحی میں گزر چکی ہے اگر اس مکمل حدیث کو ایک نظر سے دیکھ لیا جائے تو ترجمۃ الباب سے مناسبت خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے۔

قوله یخافه ملک بنی الاصفر :...... اس سے مسیرة شهر رعب پر استدلال ہے اس لئے کہ مدینہ اور قیصر کی رہائش گاہ کے درمیان ایک ماہ کا فاصلہ تھا۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۳۶ ج ۱۴

ترجمة الباب کی غرض:...... حضرت امام بخاریؒ کی غرض اس ترجمۃ الباب سے یہ ہے کہ سفرِ جہاد کے لئے سفرِ خرچ اور زادِراہ ساتھ لیجانا توکل کے خلاف نہیں ہے بلکہ لے جانا چاہئے۔

وقول الله تعالیٰ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اپنے ساتھ زادِ راہ لے جایا کرو پس بے شک عمدہ ترین زادِ راہ تقویٰ ہے

وقول الله تعالیٰ اس کا عطف حملِ الزاد پر ہے۔

آیت الباب کاشانِ نزول:...... حضرت عکرمہؓ حضرت ابن عباسؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ لوگ زادِ راہ (سفرخرچ) کے بغیر حج کیا کرتے تھے اور لوگوں سے مراد اہل یمن ہیں جو کہا کرتے تھے **یحجون ولا یتزودون ویقولون نحن المتوکلون** ''حج کرتے زادِراہ ساتھ نہ لے جاتے اور کہا کرتے کہ ہم اللہ پر توکل کرنے والے ہیں'' اس پر اللہ پاک نے آیت الباب نازل فرمائی فرمایا کہ زادِراہ ساتھ لے جاؤ اور بہترین سفرخرچ تقویٰ ہے دنیاوی سفروں میں زادِ راہ ساتھ رکھنے کا حکم دیا اور اُخروی سفر میں کام آنے والے زادِراہ یعنی تقویٰ کو اپنانے کی تلقین فرمائی۔[1]

(۱۸۳)حدثنا عبید بن اسمٰعیل ثنا ابواسامة عن هشام قال اخبرنی ابی
ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی
قال هشام وحدثتنی ایضا فاطمة عن اسماءؓ قالت
کہا ہشام نے کہ اور نیز مجھ سے فاطمہ نے بھی بیان کیا اور ان سے اسماء بنت ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ ہجرت کا ارادہ کیا
صنعت سفرة رسول الله ﷺ فی بیت ابی بکر حین اراد ان یهاجر الی المدینة قالت
تو میں نے ابوبکرؓ کے گھر آپ کے لئے سفر کا ناشتہ تیار کیا تھا انہوں نے بیان کیا
فلم نجد لسفرته ولالسقائه ما نربطهما به فقلت لابی بکر
کہ جب آپ کے ناشتے اور پانی کو باندھنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملی تو میں نے ابوبکرؓ سے کہا

[1] عمدۃ القاری ص۲۳۶ ج۱۴

واللہ ما اجد شیئاً اربط به الا نطاقی قال فشقیه باثنین
کہ اللہ کی قسم بجز میرے کمر بند کے اور کوئی چیز اسے باندھنے کے لئے نہیں ہے تو انہوں نے فرمایا کہ پھر اسی کے دو ٹکڑے کر لو
فاربطی بواحد السقآء وبالآخرة السفرة ففعلت فلذلک سمیت ذات النطاقین
ایک سے پانی اور دوسرے سے ناشتہ باندھ دینا چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اسی وجہ سے میرا نام ''ذات النطاقین'' پڑ گیا ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

فاطمہؓ:...... اس سے مراد فاطمہ بنت منذر ہیں جو ہشام کی زوجہ ہیں۔

عن اسماءؓ:...... آپ صدیق اکبرؓ کی نور نظر لخت جگر پیاری دختر ہیں۔ زبیر بن عوامؓ سے نکاح ہوا حضرت عائشہؓ کی باپ کی طرف سے بہن ہیں۔ انتہائی فصیح و بلیغ، حاضر دماغ، صاحب عقل و فہم تھیں ان کی وفات مکة المکرّمہ میں ۷۳ھ میں ہوئی ان کا لقب ذات النطاقین معروف ہوا کیونکہ انہوں نے اپنے پٹکے کو پھاڑ کر اس کھانے والے تھیلے کا منہ باندھا تھا جو سفر ہجرت کے لئے تیار کیا گیا تھا جیسا کہ حدیث الباب میں ہے اس پر نبی کریم ﷺ نے ان کو جنت میں دو نطاق ملنے کی خوشخبری دی تھی۔ ذخیرہ احادیث میں ان کی کل مرویات کی تعداد چھپن (۵۶) ہے۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو **هجرة النبی** ﷺ میں بھی لائے ہیں۔

لسقائه:...... سین کے کسرہ کے ساتھ چمڑے سے بنا ہوا پانی کا برتن جسے مشکیزہ کہتے ہیں اور اس کی جمع **اسقیة** آتی ہے اور **سقایة** اس برتن کو بھی کہتے ہیں جس میں پانی پیا جائے۔

نطاقی:...... میرا نطاق۔ (نون کے کسرہ کے ساتھ ہے) **وهو شقة تلبسها المرأة** ۔ ابن اثیرؒ نے فرمایا کہ **النطاق هوان تلبس المرأة ثوبها ثم تشدو سطها بشیئ وترفع ثوبها وترسله علی الاسفل عندمعاناة الاشغال لئلا تعثر فی ذیلها وقیل کان لها نطاقان تلبس احدهما وتحمل فی الأخر الزاد الی النبی** ﷺ **وابی بکرؓ وهما فی الغار وقیل شقت نطاقها نصفین فاستعملت احدهما وجعلت الاخر شداد الزادهما**[1] نطاق یہ ہے کہ عورت اپنے کپڑے کو پہنے پھر اپنے کپڑے کو درمیان میں کسی چیز سے باندھ لے اور اٹھالے اپنے کپڑے کو اور چھوڑے اس کو نیچے کاموں کے وقت تا کہ نہ پھسل جائے اپنے دامن میں اور کہا گیا ہے کہ ان کے لئے دو ٹپکے تھے ایک کو پہنتی تھیں اور دوسرے میں آنحضرت ﷺ اور ابوبکرؓ کے لئے توشہ اٹھا کر لے جاتی تھیں اور وہ دونوں غار میں تھے اور کہا گیا ہے کہ اس نے اپنے پٹکے کو دو حصوں میں پھاڑا تھا اور ایک کو پہنا تھا اور دوسرے کو ان کے زاد راہ کے لئے باندھا تھا اور نطاق کا ایک وہ معنیٰ ہے جو حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

---

[1] عمدة القاری ص ۲۳۷ ج ۱۴

قولہ قالت صنعت سُفرۃ :...... یعنی وہ کھانا جو مسافر کے لئے تیار کیا جاتا ہے، پھر اس میں تعمیم ہوگئی تو اب اس سے مراد وہ چمڑا یا کپڑا ہے جس پر کھانا رکھ کر کھایا جاتا ہے یعنی دسترخوان۔

قولہ فلم نجد لسفرتہ الخ :...... اس سے ترجمۃ الباب کے ساتھ مطابقت ہے[1]

(۱۸۴) حدثنا علی بن عبداللہ ثنا سفیان قال عمرو اخبرنی عطاء
ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہمیں سفیان نے بیان کیا کہا کہ عمرو نے بیان کیا مجھے عطاء نے خبر دی
سمع جابر بن عبداللہؓ قال کنا نتزود لحوم الاضاحی علیٰ عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ
انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قربانی کا گوشت مدینہ لے جایا کرتے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب سے مطابقت:...... کنا نتزود الیٰ اٰخرہ کے جملہ کی وجہ سے ہے۔

سوال:...... تزودِ غزوہ اور تزودِ لحوم الاضاحی تو الگ الگ ہیں روایت الباب کو ترجمۃ الباب سے مناسبت نہ ہوئی؟

جواب:...... اس کا جواب گزشتہ حدیث میں دیا جاچکا ہے کہ سفرِ غزوہ کو اس پر قیاس کرلیا گیا ہے[2]

امام بخاریؒ کتاب الاضاحی اور کتاب الاطعمہ میں عبداللہ بن محمدؒ سے اس حدیث کو لائے ہیں امام مسلمؒ نے ''اضاحی'' میں ابی بکر بن ابی شیبہؒ سے اور امام نسائیؒ نے ''حج'' میں قتیبہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

مسائل مستنبطہ:......

۱: سفر میں زادِ راہ ساتھ رکھنے کی مشروعیت ثابت ہو رہی ہے اور ان جاہل صوفیوں کا بھی رد ہے جو زادِ راہ ساتھ رکھنے کو توکل کے منافی سمجھتے ہیں اور ترکِ تَزَوُّد کا نام توکل رکھتے ہیں۔

۲: قربانی کا گوشت زادِ راہ کے طور پر ساتھ لینا جائز ہے۔

۳: قربانی کے گوشت کو ذخیرہ بنایا جاسکتا ہے[3]

(۱۸۵) حدثنا محمد بن المثنی حدثنا عبدالوھاب قال سمعت یحییٰ اخبرنی بشیر بن یسار ان سوید بن النعمانؓ اخبرہ
ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے بیان کیا کہا کہ میں نے یحییٰ سے سنا کہا کہ مجھے بشیر بن یسار نے خبر دی کہ سوید بن نعمانؓ نے خبر دی
انہ خرج مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام خیبر حتی اذا کانوا بالصھباء وھی من خیبر وھی ادنی خیبر
کہ خیبر کے موقعہ پر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تھے یہاں تک کہ جب لشکر مقامِ صہباء پر پہنچا جو خیبر کا نشیبی علاقہ ہے

[1] عمدۃ القاری ص ۲۳۶ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۲۳۷ ج ۱۴ [3] عمدۃ القاری ص ۲۳۷ ج ۱۴

فصلوا العصر فدعا النبی ﷺ بالاطعمة فلم یؤت النبی ﷺ الا بسویق
تو لوگوں نے عصر کی نماز پڑھی اور نبی کریم ﷺ نے کھانا منگوایا حضور اکرم ﷺ کے پاس ستو کے سوا کوئی چیز نہیں لائی گئی
فلکنا فاکلنا وشربنا ثم قام النبی ﷺ فمضمض ومضمضنا و صلینا
اور ہم نے وہی ستو کھایا اور پیا اور پھر نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور کلی کی ہم نے بھی کلی کی اور نماز پڑھی

یہ حدیث کتاب الوضو، باب من مضمض من السویق میں گزر چکی ہے اس کی مزید تشریح الخیر الساری فی تشریحات البخاری ج ۲ ص ۲۲۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

سویق:...... ستو، والسویق دقیق القمح المقلو والشعیر اوالذرة اوالدخن بھونی ہوئی گندم اور جو اور مکئی اور باجرے کا آٹا[1]

قوله فدعا النبی ﷺ بالاطعمة الخ:...... اس سے معلوم ہوا کہ سفرِ غزوہ میں طعام ساتھ تھا۔

قوله فمضمض:...... اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ اکل مماسست النار سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۱۸۶) حدثنا بشر بن مرحوم ثنا حاتم بن اسماعیل عن یزید بن ابی عبید عن سلمةؓ
ہم سے بشر بن مرحوم نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسماعیل نے بیان کیا ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے حضرت سلمہؓ نے بیان کیا
قال خَفَّتْ ازواد الناس واملقوا فاتوا النبی ﷺ فی نحر ابلهم
کہ جب لوگوں کے پاس زادِ راہ ختم ہوگیا تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت لینے حاضر ہوئے
فاذن لهم فلقیهم عمر فا خبروه
حضور اکرم ﷺ نے اجازت دے دی اتنے میں حضرت عمرؓ سے ان کی ملاقات ہوئی اس اجازت کی اطلاع انہیں بھی ان لوگوں نے دی
فقال ما بقاؤ کم بعد ابلکم فدخل عمر علی النبی ﷺ
حضرت عمرؓ نے سن کر فرمایا کہ ان اونٹوں کے بعد تم کیسے باقی رہ سکو گے؟ اس کے بعد عمرؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے
فقال یا رسول الله ما بقاؤ هم بعد ابلهم فقال رسول الله ﷺ
اور عرض کیا یا رسول اللہ لوگ اگر اپنے اونٹ بھی ذبح کردیں تو پھر اس کے بعد کیسے باقی رہیں گے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا
ناد فی الناس یاتون بفضل ازوادهم
پھر لوگوں میں اعلان کردو کہ اونٹوں کو ذبح کرنے کے بجائے اپنا بچا کھچا زادِ راہ لے کر آجائیں

[1] عمدة القاری ص ۲۴۷ ج ۱۴

فدعا و برّک علیه ثم دعاهم باوعیتهم فاحتثیٰ الناس
حضور اکرم ﷺ نے اس میں برکت کی دُعا کی پھر سب کو ان کے برتنوں کے ساتھ آپ نے بلایا سب نے بھر بھر کر اس میں سے لیا
حتی فرغوا ثم قال رسول اللهﷺ اشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله
اور سب لوگ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله خفت اذواد الناس:...... جب لوگوں کے پاس زادِ راہ تقریباً ختم ہو گیا اس جملہ سے روایت الباب کے ساتھ مطابقت ظاہر ہے۔

قوله واَملَقُوْا:...... محتاج ہو یعنی صحابہ کرامؓ کے زادِ راہ ختم ہو گئے۔

قوله فقال مابقاؤ کم الخ:...... ان اونٹوں کے بعد تم کیسے باقی رہ سکو گے۔ مقصد یہ ہے کہ جب اونٹ ذبح کر لئے جائیں گے تو پے در پے یا پیادہ چلنے سے ہلاکت آجائے گی۔ تو معلوم ہوا کہ مجاہدین کو اپنی سواریاں باقی رکھنی چاہئیں۔

یہ حدیث بھی موافقات حضرت عمرؓ میں سے ہے کہ پہلے آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو اونٹ ذبح کرنے کی اجازت ان کی درخواست پر مرحمت فرمادی تھی۔ لیکن جب حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا تو وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی تو آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ کے مشورہ کو قبول فرمالیا۔

قوله ثم قال رسول الله ﷺ الخ:...... نبی کریم ﷺ نے شہادتین ظہورِ معجزہ کی وجہ سے پڑھا کیونکہ معجزہ نبوت کی تائید ہے

﴿۱۲۴﴾

باب حمل الزاد على الرقاب

زادراہ اپنے کندھوں پر لاد کر لے جانا
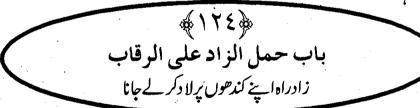
ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جب سواری پر زادِ راہ لے جانا مشکل ہو تو اپنے کندھوں پر بھی اٹھا کر لے جایا جا سکتا ہے، کندھوں پر اٹھا کر لے جانا چاہئے۔

(۱۸۷) حدثنا صدقة بن الفضل انا عبدة عن هشام بن عروة عن وهب بن كسيان عن جابر بن عبداللهؓ
ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہمیں عبدہ نے خبر دی انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں وہب بن کیسان نے اور ان سے جابرؓ بن عبداللہ نے بیان کیا
قال خرجنا و نحن ثلثمائة نحمل زادنا على رقابنا ففنى زادنا
کہ ہم (ایک مہم پر) نکلے ہماری تعداد تین سو تھی ہم اپنی زادراہ اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھے آخر ہمارا توشہ جب ختم ہو گیا

حتی کان الرجل منا یاکل فی کل یوم تمرة قال رجل یا اباعبدالله واین کانت التمرة تقع من الرجل
یہاں تک کہ ایک شخص کو روزانہ صرف ایک کھجور کھانے کو ملتی تھی ایک شاگرد نے پوچھا یا اباعبداللہ ایک کھجور سے بھلا ایک آدمی کا کیا بنتا ہوگا؟
قال لقد وجدنا فقدها حین فقدنا ها
انہوں نے فرمایا کہ اس کی قدر ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب ایک کھجور بھی باقی نہیں رہی تھی
حتی اتینا البحر فاذا حوت قد قذفه البحر فاکلنا منها ثمانیة عشر یوما ما احببنا
اس کے بعد ہم دریا پر آئے تو ایک مچھلی ملی جسے دریا نے باہر پھینک دیا تھا اور ہم اٹھارہ دن تک خوب جی بھر کر کھاتے رہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:...... نحن ثلاثمائة نحمل زادنا علی رقابنا سے مناسبت ظاہر ہے۔

سوال:...... کس سریہ کا قصہ ہے کہاں جا رہے تھے؟

جواب:...... سریہ سیف البحر کا قصہ ہے جو آٹھ ہجری کو پیش آیا تین سو مجاہدین صحابہ پر حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کو امیر مقرر فرمایا گیا۔

یا ابا عبدالله:...... **سوال:** اباعبداللہ سے مراد یہاں کون ہے؟

جواب:...... ابوعبداللہ سے مراد حضرت جابرؓ ہیں۔

ما احبینا:...... ای ماشتهینا (یعنی اٹھارہ دن) ہم نے جی بھر کر مچھلی کا گوشت کھایا۔

اللہ پاک کا فرمان سچ ہے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً ''بے شک تنگی کے بعد آسانی ہے'' حال یہ تھا کہ ایک شخص کو سارا دن کھانے کے لئے صرف ایک کھجور ملا کرتی تھی یا پھر اب مچھلی کا گوشت اٹھارہ دن خوب سیر ہو کر کھایا ہے۔

﴿۱۲۵﴾

باب ارداف المرأة خلف اخیها

یہ باب عورت کو اس کے بھائی کے پیچھے سواری پر بٹھانے کے بیان میں

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عورت اپنے بھائی کے پیچھے سواری پر بیٹھ سکتی ہے۔

(۱۸۸) حدثنا عمرو بن علی ثنا ابو عاصم ثنا عثمٰن بن الاسود ثنا ابن ابی ملیکة
ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن اسود نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا
عن عائشةؓ انها قالت یا رسول الله یرجع اصحابک باجر حج و عمرة
اور ان سے حضرت عائشہؓ نے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اصحاب حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس جا رہے ہیں

ولم	ازد	علی	الحج	فقال	لها اذهبی

اور میں صرف حج کر پائی ہوں اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر جاؤ (عمرہ کر آؤ)

ولیردفک عبدالرحمن فامر عبدالرحمٰن

عبدالرحمٰنؓ (حضرت عائشہؓ کے بھائی) تمہیں اپنی سواری کے پیچھے بٹھالیں گے چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے عبدالرحمٰن کو حکم دیا

ان یعمرها من التنعیم فانتظرها رسول الله ﷺ باعلٰی مکة حتی جاءَ ت

کہ تنعیم سے (احرام باندھ کر) عائشہ کو عمرہ کرالائیں رسول اللہ ﷺ نے اس عرصہ میں مکہ کے بالائی علاقہ پر ان کا انتظار کیا یہاں تک کہ وہ آ گئیں

❁❁❁❁❁❁❁❁

(۱۸۹) حدثنی عبدالله ثنا ابن عیینة عن عمرو هو ابن دینار عن عمرو بن اوس

بیان کیا مجھے عبداللہ نے کہا بیان کیا ہمیں ابن عیینہؒ نے عمرو سے جو دینار کے بیٹے ہیں انہوں نے عمرو بن اوس سے

عن عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیقؓ قال امرنی النبی ﷺ ان اُردِفَ عائشة و اعمرها من التنعیم

انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیقؓ سے کہا کہ حکم دیا مجھے نبی پاک ﷺ نے کہ میں عائشہؓ کو اپنے پیچھے بٹھاؤں اور تنعیم سے عمرہ کرالاؤں

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... اذهبی ولیرد فکِ عبدالرحمٰن ''جاؤ (تمہارے بھائی) عبدالرحمٰن تمہیں اپنی سواری کے پیچھے بٹھالیں گے۔ یہ حدیث امام بخاریؒ کئی مقامات پر لائے ہیں ان میں سے ایک مقام کتاب الحیض بھی ہے۔

لیردفک:...... یہ ارداف سے ہے بمعنی سواری پر پیچھے بٹھانا۔

یعمرها:...... باب افعال، اعمار سے ہے عمرہ کرائے (عبدالرحمٰن) اُسے یعنی اپنی بہن حضرت عائشہؓ کو۔

قوله من التنعیم:...... تنعیم مکة المکرمہ سے شام کی طرف تین میل کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے اب وہاں پر مسجد بنی ہوئی ہے [۱] اس کو اس نسبت سے مسجد عمرہ یا مسجد عائشہؓ بھی کہتے ہیں اور یہ حدود حرم سے باہر ہے۔

روایت الباب کی مطابقت ترجمة الباب کے ساتھ واضح ہے۔

﴿۱۲۶﴾
باب الارتداف فی الغزو والحج
غزوہ اور حج کے سفر میں دو آدمیوں کا ایک سواری پر بیٹھنا

---

[۱] عمدة القاری ص ۲۳۹ ج ۱۴

(۱۸۹)حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا عبدالوهاب ثنا ايوب عن ابی قلابة

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا ان سے ابوقلابہ نے

عن انسؓ قال كنت رديف ابی طلحة وانهم ليصرخون بهما جميعا الحج والعمرة

اوران سے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں ابوطلحہؓ کی سواری پران کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تمام صحابہؓ حج اور عمرہ دونوں ہی کے لئے ایک ساتھ لبیک کہہ رہے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب کے دو جزء ہیں (۱) غزوہ اور (۲) حج میں ردیف بنانا۔

حج کے ساتھ مطابقت تو ظاہر ہے غزوہ کو اس پر قیاس کرلیا جس سے مطابقت ظاہر ہوئی۔

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بیان فرمارہے ہیں کہ غزوہ (جہاد) اور حج دونوں سفروں میں ردیف بنانا جائز ہے یعنی ایک ساتھی دوسرے کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھا سکتا ہے! امام بخاریؒ کتاب الحج میں کئی مقام پر اس حدیث کو مطلقاً لائے ہیں۔

کنت ردیف ابی طلحةؓ:...... میں ابوطلحہؓ کی سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اسی جملہ کی وجہ سے ترجمۃ الباب سے مناسبت ہے۔

لیصرخون:...... اونچی آواز سے حج اور عمرہ کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔

﴿۱۲۷﴾

باب الردف على الحمار

دراز گوش پر کسی کے پیچھے بیٹھنا

(۱۹۱)حدثنا قتيبة ثنا ابوصفوان عن يونس بن يزيد عن ابن شهاب

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابوصفوان نے بیان کیا ان سے یونس بن یزید نے اوران سے ابن شہاب نے

عن عروة عن اسامة بن زيدؓ ان رسول الله ﷺ ركب على حمار

ان سے حضرت عروہ نے اوران سے حضرت اسامہ بن زیدؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دارز گوش پر سوار تھے

على اكاف عليه قطيفة واردف اسامة ورآءه

اس کی زین پر ایک چادر بچھی ہوئی تھی اور اسامہؓ کو آپ ﷺ نے پیچھے بٹھا رکھا تھا

۱ عمدۃ القاری ص ۲۳۹ ج ۱۴

ترجمة الباب سے مناسبت:...... ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دراز گوش پر اپنے پیچھے اسامہ بن زیدؓ کو بٹھایا۔

امام بخاریؒ کتاب اللباس میں قتیبہؒ سے اور کتاب التفسیر اور ادب میں ابی الیمان سے اور طب میں یحییٰ بن بکیر سے اور استیذان میں ابراہیم سے اس حدیث کو لائے ہیں۔ امام مسلمؒ نے مغازی میں اسحاقؒ سے اور امام نسائیؒ نے طب میں ہشام بن عمارؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

(۱۹۲) حدثنا یحییٰ بن بکیرثنا اللیث قال ثنا یونس اخبرنی نافع
ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے بیان کیا کہا ہم سے یونس نے بیان کیا کہا مجھے نافع نے خبر دی
عن عبداللہؓ ان رسول اللہ ﷺ اقبل یوم الفتح من اعلیٰ مکة علی راحلته
اور انہیں عبداللہؓ نے کہ فتح مکہ کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ مکہ کے بالائی علاقہ سے اپنی سواری پر تشریف لائے
مردفا اسامة بن زید و معه بلال و معه عثمان بن طلحة من الحجبة
اسامہؓ کو آپ ﷺ نے اپنی سواری کے پیچھے بٹھایا تھا اور آپ کے ساتھ بلالؓ اور عثمان بن طلحہؓ جو کعبہ کے حاجب وہ بھی تھے
حتی اناخ فی المسجد فامره ان یاتی بمفتاح البیت ففتح
حضور اکرم ﷺ نے مسجد حرام کے قریب اپنی سواری بٹھادی اور ان سے کہا کہ بیت اللہ کی کنجی لائیں آنحضرت ﷺ نے دروازہ کھولا
ودخل رسول اللہ ﷺ ومعه اسامةؓ وبلالؓ وعثمانؓ
اور رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوگئے آپ ﷺ کے ساتھ اسامہؓ، بلالؓ اور عثمانؓ بھی اندر تشریف لائے
فمکث فیها نهارا طویلا ثم خرج فاستبق الناس
پس دیر تک اس میں ٹھہرے پھر نکلے تو صحابہؓ نے (اندر جانے کے لئے) ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کی
فکان عبداللہ بن عمر اول من دخل فوجد بلالاً ورآءَ الباب قائماً فسأله
سب سے پہلے اندر داخل ہونے والے عبداللہ بن عمرؓ تھے انہوں نے حضرت بلالؓ کو دروازے پر کھڑے پایا اور ان سے پوچھا
این صلّی رسول اللہ ﷺ فاشار له الی المکان الذی صلی فیه
کہ حضور اکرم ﷺ نے نماز کہاں پڑھی ہے؟ انہوں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں حضور اکرم ﷺ نے نماز پڑھی تھی
قال عبداللہ فنسیت ان اسأله کم صلی من سجدة
عبداللہؓ نے بیان کیا کہ یہ پوچھنا مجھے یاد نہیں رہا تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ کی غرض اس باب سے یہ ہے کہ سواری پر ایک سے زائد سوار ہو سکتے ہیں بشرطیکہ سواری اٹھانے کی طاقت رکھتی ہو۔

قوله إكاف:...... یہ دراز گوش کیلئے پالان ہوتا ہے، جیسے گھوڑے کیلئے کاٹھی ہوتی ہے۔

قوله قطيفة:...... قطیفہ مخملی چادر کو کہتے ہیں۔

على راحلته مُردفاً: **سوال:......** ترجمة الباب الردف على الحمار ہے اور روایت الباب ردف على الراحلہ یعنی سواری پر پیچھے بٹھانا ہے۔ لہٰذا مطابقت نہ ہوئی؟

جواب:...... دونوں ردیف بنانے میں برابر ہیں۔ اس لئے مطابقت صحیح ہے[1] کیونکہ آپ ﷺ کی تواضع ارداف على الحمار میں اقوی اور اعظم ہے ارداف على الراحلہ سے لہٰذا ارداف على الراحلہ کو ارداف على الحمار کے ساتھ لاحق کر دیا جائے گا۔

قوله من الحجبة:...... حجبة، حاجب کی جمع ہے۔ یہاں مراد حاجب کعبۃ اللہ ہیں یعنی جو کہ کعبۃ اللہ کے چابی بردار تھے۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو کتاب المغازی میں بھی لائے ہیں۔

﴿۱۲۸﴾

باب من اخذ بالركاب ونحوه

باب رکاب اور اس جیسی چیزوں کو پکڑنے کے بیان میں

ترجمة الباب کی غرض:......

۱: مقصود اس باب سے اعانت علی الرکوب وغیرہ ہے۔

۲: راکب (سوار) کی تعظیم کے لئے رکاب کو پکڑنے کی فضیلت کا بیان ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے زید بن ثابتؓ کی رکاب کو پکڑا حضرت زیدؓ نے فرمایا اے نبی پاک ﷺ کے چچا کے بیٹے ایسے نہ کرو۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہمیں علماء کی تعظیم وتوقیر کا حکم دیا گیا ہے حضرت زیدؓ نے حضرت ابن عباسؓ کا ہاتھ پکڑ کر چوما حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ایسا نہ کر، تو حضرت زیدؓ نے فرمایا کہ ہمیں آلِ رسول ﷺ کی تعظیم کا حکم دیا گیا[2]

ونحوه:...... اس کا مصداق اعانت علی الرکوب ہے یا سامان کی درستگی ہے۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۴۰ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۲۴۰ ج ۱۴

(۱۹۳)حدثنا اسحٰق انا عبدالرزاق انا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة
بیان کیا ہم سے اسحٰق نے کہا ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے کہا ہمیں خبر دی معمر نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرۃؓ سے
قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کل سُلامی من الناس علیه صدقة کل یوم تطلع فیه الشمس
کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام جوڑ جو لوگوں کے ہیں ان پر صدقہ ہے ہر دن کہ جس پر سورج چڑھتا ہے
یعدل بین اثنین صدقة و یعین الرجل علی دابته، فیحمل علیها اویرفع علیها متاعه صدقة
دو آدمیوں میں انصاف کرے صدقہ ہے اور کسی آدمی کی مدد کرے سواری پر سوار کرانے میں یا اس کا سامان اس کو اٹھا کر دے دے صدقہ ہے
والکلمة الطیبة صدقة و کل خطوة یخطوها الی الصلوٰة صدقة و یمیط الاذی عن الطریق صدقة
اور اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر قدم جو اٹھاتا ہے طرف نماز کے صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دینے والی چیز دور کر دے صدقہ ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله حدثنا اسحٰقؒ:...... یہاں پر اسحٰقؒ غیر منسوب ہے اور اس سے پہلے ایک باب فضل من حمل متاع صاحبه فی السفر میں اسحٰق بن نصرؒ عن عبدالرزاقؒ ہے اور ایک روایت کتاب الصلح میں عن اسحٰق بن منصورؒ عن عبدالرزاقؒ ہے اور یہ روایت (کتاب الصلح والی) اس مقام[1] کے زیادہ مشابہ ہے، تو لہٰذا اس مبہم (اسحٰق غیر منسوب) سے مراد اسحٰق بن منصور عن عبدالرزاق یعنی یہاں بھی اسحٰق بن منصور مراد ہیں۔

قوله سُلامٰی :...... مراد اس سے ہر وہ ہڈی ہے جو نرم ہو اس کا ترجمہ جوڑ کیا جائے گا۔ سلامی مفرد اور جمع دونوں میں استعمال ہوتا ہے۔

قوله کل سلامٰی من الناس علیه صدقة:......

سوال:...... کل سلامی من الناس علیه صدقة میں "علیه" کی ضمیر مذکر کا مرجع "سلامی" ہے جبکہ "علیها" ہونا چاہیے تھا کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ لفظِ کل کو جب نکرہ کی طرف مضاف کیا جائے تو اس کل کی خبر مضاف الیہ کے لحاظ سے آتی ہے جیسے كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ میں کل کو نکرہ نفس کی طرف مضاف کیا تو اس کی خبر ذائقة مضاف الیہ یعنی نفس کے لحاظ سے مؤنث ہے تو یہاں بھی کل کی خبر اس کے مضاف الیہ سلامیٰ کے مطابق علیها آنی چاہیے تھی کیونکہ سُلامیٰ مؤنث ہے؟

جواب اوّل:...... اس حدیث مبارک میں کُل کے مضاف الیہ اور خبر کے درمیان مطابقت نہ ہونا بلکہ خود کُل کے موافق اس بات کی دلیل ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے گویا کہ دلیل بیانِ جواز ہے۔

جوابِ ثانی:...... سلامیٰ کو بمعنی عظم (ہڈی) یا مفصل (جوڑ) سے کیا جائے تو پھر علیه کا مرجع بننا صحیح ہو جائیگا۔

---

[1] باب من اخذ بالرکاب ص ۴۱۹

قوله یعدل بین اثنین :...... یعدل کا فاعل شخص مسلم ہے اور یعدل بتقدیر اَن مبتداء ہے جیسا کہ تسمع بالمُعَیدِی خیر من ان تراہ میں ہے کہ تسمعُ بالمُعیدِی بتقدیر ان مبتداء ہے۔ خیر من ان تراہ خبر ہے۔

قوله یعین الرجل علی دابته فیحمل علیها:...... یہ محلِ ترجمہ ہے اس سے ترجمۃ الباب سے مناسبت ظاہر ہے یعنی یہ عام ہے کہ سوار کرانا ہو یا سامان لادنا ہو۔

قوله اویرفع متاعها:...... یہ یا تو شک راوی ہے یا تنویع کے لئے ہے[1]

سوال:...... ترجمۃ الباب تو من اخذبالرکاب ونحوہ ہے جبکہ روایت الباب میں اس کا ذکر نہیں ہے؟

جواب:...... بعض روایات میں وانا اخذبرکاب رسول علیہ ہے توان روایات پر محمول کرکے ترجمۃ الباب قائم فرمایا۔

﴿۱۲۹﴾

باب کراهیة السفر بالمصاحف الٰی ارض العدو

دشمن کے ملک میں قرآن مجید لے کر سفر کرنے کی کراہت

ترجمة الباب کی غرض:...... اس باب سے حضرت امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ اگر (خدانخواستہ) قرآن پاک کی توہین ہونے کا خطرہ ہوتو قرآن پاک کو دشمن کی زمین میں لیجانا منع ہے۔ اور اگر امن ہو اور توہین کا خطرہ نہ ہوتو لے جانا جائز ہے۔ اسی لئے دونوں قسم کی روایات ذکر فرمائیں ہیں اکثر نسخوں میں کراهیة کا لفظ نہیں ہے روایات مستملیؒ میں لفظ باب کے بعد کراهیة کا لفظ ہے[2]

(۱) قد سافر النبی علیہ واصحابه الحدیث حضرت نبی اکرم علیہ کے صحابہؓ قرآن پاک پڑھاتے تھے تو اس سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک ساتھ لیجاتے تھے۔

(۲) دوسری روایت یہ ہے کہ دشمن کی زمین میں قرآن مجید لیجانا منع ہے اور بعض روایات میں یہ اضافہ بھی مروی ہے یخاف ان یناله العدو مسلم شریف کی ایک اور روایت میں ہے لاتسافروا بالقرآن فانی لا آمن ان یناله العدو[3]

و کذلک یروی عن محمد بن بشر عن عبیدالله عن نافع عن ابن عمرؓ عن النبی علیہ
اور محمد بن بشر اس طرح روایت کرتے ہیں وہ عبیداللہ سے روایت کرتے تھے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی کریم علیہ کے حوالہ سے
و تابعه ابن اسحاق عن نافع عن ابن عمر عن النبی علیہ
اور متابعت کی ان کی ابن اسحق نے نافع سے وہ ابن عمرؓ سے وہ نبی کریم علیہ سے

[1] عمدۃ القاری ص ۲۴۱ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۲۴۱ ج ۱۴ [3] مسلم شریف ص ۱۳۱ ج ۲ عمدۃ القاری ص ۲۴۳ ج ۱۴

وقد سافر النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فی ارض العدو وھم یعلمون القرآن
اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ دشمن (کفار) کے علاقے میں سفر کرتے تھے حالانکہ یہ سب حضرات قرآن مجید کے عالم تھے

وکذٰلک یُروی عن محمد بن بشرؒ:...... وکذٰلک ای کالمذکور فی الترجمۃ من کراھیۃ السفر بالمصاحف الی ارض العدو[1]

وتابعہ ابن اسحٰقؒ:...... راویٔ حدیث محمد بن بشرؒ کی متابعت محمد بن اسحٰقؒ صاحب المغازی نے کی ہے محمد بن اسحاق نے محمد بن بشیر کی متابعت اس بات میں کی ہے کہ دشمن کی زمین میں قرآن پاک نہیں لے جانا چاہئے اس لئے کہ مکروہ ہے۔

وقد سافر النبی صلی اللہ علیہ وسلم:...... اس سے امام بخاریؒ کا مقصد یہ بتلانا ہے کہ فی ذاتہ ارضِ عدو میں قرآن لے جانا مکروہ نہیں بلکہ کراہیت کی وجہ یہ ہے کہ کہیں قرآن پاک دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے اور کافر اس کی بے حرمتی کا ارتکاب نہ کر بیٹھیں[2]

(۱۹۴) حدثنا عبداللہ بن مسلمۃ عن مالکؒ عن نافع عن عبداللہ بن عمرؓ
ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا ان سے مالک نے ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یسافر بالقراٰن الی ارض العدو
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے علاقے میں قرآن مجید لے کر جانے سے منع کیا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مسئلہ مسافرت بالمصاحف وتعلیم قرآن:...... حضرت علامہ ابن عبدالبرؒ نے فرمایا ہے کہ حضرات فقہاء کرامؒ کا اجماع ہے کہ چھوٹے لشکروں کے ساتھ قرآن پاک نہ لیجایا جائے۔ البتہ بڑے لشکروں کیساتھ قرآن پاک لیجایا جائے یا نہ، اس میں اختلاف ہے۔

حضرت امام مالکؒ:...... مطلقاً منع فرماتے ہیں کہ خواہ توہین کا خطرہ ہو یا امن ہو، بالکل نہ لیجایا جائے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ اور حضرت امام شافعیؒ:...... تفصیل فرماتے ہیں کہ اگر توہین کا خوف ہو تو نہ لیجایا جائے اگر توہین کا خوف نہ ہو تو لیجایا جا سکتا ہے۔

بعض شوافعؒ:...... نے حضرت امام مالکؒ کے قول کو اختیار فرمایا کہ مطلقاً نہ لیجایا جائے اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ کافر کو قرآن پاک بیچنا منع ہے کیونکہ اس صورت میں قرآن پاک کی توہین کا خوف زیادہ ہے اور اس بیع کے حرام ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور اس سے امام مالکؒ نے استدلال کیا ہے کہ کافر کو قرآن پاک پڑھانا مطلقاً منع ہے۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۴۲ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۲۴۳ ج ۱۴

حضرت امام ابوحنیفہؒ (حضرات احنافؒ) نے مطلقاً جائز قرار دیا ہے۔ حضرت امام شافعیؒ سے جواز وعدم جواز دونوں قول منقول ہیں۔

بعض مالکیؒ حضرات نے قلیل اور کثیر میں فرق فرمایا ہے کہ کافر کو قلیل مقدار قرآن پاک پڑھانا تبلیغ دین اور اتمام حجت کیلئے جائز ہے اور کثیر جائز نہیں اس قول کی تائید حدیث ہرقل سے ہورہی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بغرض تبلیغ واتمام حجت قرآن پاک کی بعض آیات لکھ کر بھیجی تھیں۔

حضرت امام نوویؒ نے اس طرح قرآن پاک کی آیات لکھ کر بھیجنے پر اجماع نقل فرمایا ہے۔

قوله بالمصاحف :...... فیض الباری میں حضرت علامہ سید محمد انور شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اس سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ مصاحف سے مراد قرآن مکتوب ہے نہ کہ قرآن محفوظ فی الصدور۔

﴿۱۳۰﴾
باب التکبیر عندالحرب
جنگ کے وقت اللہ اکبر کہنا

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ جنگ کے وقت تکبیر (اللہ اکبر) کے جواز اور مشروعیت کو بیان فرمارہے ہیں[1]

(۱۹۵) حدثنا عبدالله بن محمد حدثنا سفیان عن ایوب عن محمد عن انسؓ
ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا ان سے ایوب نے ان سے محمد نے اور ان سے حضرت انسؓ نے بیان کیا
قال صبح النبی ﷺ خیبر وقد خرجوا بالمساحی علی اعناقهم
کہ صبح کی نبی کریم ﷺ نے خیبر میں اتنے میں وہاں کے باشندے کدال اپنی گردنوں پر لئے ہوئے نکلے
فلما راوه قالوا هٰذا محمد والخمیس محمد والخمیس فلجأوا الی الحصن
جب حضور ﷺ کو دیکھا تو چلا اٹھے کہ یہ محمد (ﷺ) لشکر کے ساتھ آ گئے۔ یہ محمد لشکر کے ساتھ آئے چنانچہ سب قلعہ میں پناہ گیر ہو گئے
فرفع النبی ﷺ یدیه وقال الله اکبر
اس وقت نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اللہ کی ذات سب سے اعلیٰ وارفع ہے
خربت خیبر اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ
خیبر تو تباہ ہوا کہ جب کسی قوم کے میدان میں ہم اترتے ہیں تو ڈراتے ہوئے (خدا کے عذاب سے) لوگوں کی صبح بری ہوجاتی ہے

[1] عمدة القاری ص ۲۴۳ ج ۱۴

واصبنا	حمرا	فطبخناھا	فنادی	منادی	النبی ﷺ
حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ ہم نے گدھے ذبح کر کے انہیں پکانا شروع کردیا تھا کہ نبی کریم ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کیا					
ان اللہ ورسولہ ینھیانکم عن لحوم الحمر فاکفئت القدور بما فیھا					
کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ تمہیں گدھے کے گوشت سے منع کرتے ہیں چنانچہ ہانڈیوں میں جو کچھ تھا سب الٹ دیا گیا					
تابعہ	علی	عن	سفیان	رفع	النبی ﷺ یدیہ
اس روایت کی متابعت علی نے سفیان کے واسطہ سے کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے تھے					

﴿تحقیق و تشریح﴾

روایت الباب کی ترجمة الباب سے مناسبت:...... "اللہ اکبر خربت خیبر" سے ہے۔

یہ حدیث امام بخاریؒ علامات النبوۃ میں علی بن عبداللہؒ سے اور "مغازی" میں صدقہ بن فضلؒ سے لائے ہیں امام نسائیؒ نے "صید" میں محمد بن عبداللہؒ اور ابن ماجہؒ نے "ذبائح" میں محمد بن یحییٰؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

حمراً:...... حمار کی جمع ہے بمعنی گدھا۔

قولہ فاکفئت القدور:......ای قُلِبَتْ ونُکست یعنی ہانڈیاں الٹادی گئیں اور گرادی گئیں۔

فائدہ:...... حمر کے سببِ تحریم (یعنی گدھوں کی حرمت کا سبب) کیا ہے؟ اس میں اختلاف ہوا ہے۔ بعض حضراتؒ نے فرمایا کہ چونکہ ان کا خمس نہیں دیا گیا تھا۔ اسلئے حرام قرار دیا گیا بعض حضراتؒ نے فرمایا کہ چونکہ وہ گندگی کھاتا ہے اس لئے حرام قرار دیا گیا، اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ نہی (حرمت) بار برداری کی وجہ سے ہے (کیونکہ گدھوں سے بار برداری کی جاتی ہے تاکہ بار برداری کا سلسلہ ختم نہ ہو جائے) یا کہ قطعی حرمت ہے حضرت علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ سب سے بہتر قول وہ ہے کہ جس پر امت کا اتفاق ہے کہ گدھے بعینہٖ حرام ہیں۔

گدھا حلال ہے یا حرام:...... جمہور علماء و تابعین، ائمہ عظام گدھے کے گوشت کی حرمت کے قائل ہیں۔ اصحاب ظواہر حلت کے قائل ہیں اور دلیل میں حدیث ابحر یا ابن ابحر پیش کرتے ہیں جس میں آیا ہے انہ قال یا رسول اللہ انہ لم یبق من مالی شئ استطیع ان اطعمہ اھلی الا حمر لی قال فاطعم اھلک من سمین مالک فانما کرھت لکم جوال القریة [1] اور جمہور کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کی سند میں شدید اختلاف ہے لہٰذا قابل حجت نہیں [2]

اور دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث حالتِ اضطرار کے بارے میں ہے لہٰذا استدلال ہی درست نہیں [3]

تابعہ علیؒ:...... عبداللہ بن محمدؒ کی متابعت علی بن عبداللہ المدینیؒ نے کی ہے جو امام بخاریؒ کے استاذ ہیں۔

---

[1] طحاوی شریف ص ۲۹۱ ج ۲ [2] عمدة القاری ص ۲۴۴ ج ۱۴ [3] طحاوی شریف ص ۲۹۲ ج ۲

﴿۱۳۱﴾

باب مایکره من رفع الصوت فی التکبیر

اللہ اکبر کہنے کے لئے آواز کو بلند کرنیکی کراہت

ترجمة الباب کی غرض:...... جہرِ مفرط (حد سے زیادہ آواز بلند کرنا) مکروہ ہے مطلقاً جہر منع نہیں قرینہ اس پر روایت میں موجود اربعوا کے الفاظ ہیں کہ اپنے آپ پر نرمی کرو۔

(۱۹۶)حدثنا محمد بن یوسف ثنا سفیان عن عاصم عن ابی عثمان عن ابی موسیٰ الاشعریؓ
ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا ان سے عاصم نے ان سے ابو عثمان نے ان سے ابو موسیٰ اشعریؓ نے
قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکنا اذا اشرفنا علی واد هللنا و کبرنا ارتفعت اصواتنا
کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جب بھی کسی وادی میں اترتے تو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے اور ہماری آواز بلند ہو جاتی
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یایها الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لاتدعون اصم ولاغائباً
اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اپنی جانوں پر مہربانی کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو
انه معکم انه سمیع قریب
وہ تو تمہارے ساتھ ہی ہے بے شک وہ سننے والا اور تم سے بہت قریب ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو ''مغازی'' میں محمد بن اسماعیلؒ سے اور ''دعوات'' اور ''تفسیر'' میں سلیمان بن حربؒ سے لائے ہیں۔ امام مسلمؒ نے ''دعوات'' میں ابن نمیرؒ او اسحاق بن ابراہیمؒ وغیرہما سے اور امام ترمذیؒ نے ''دعوات'' میں موسیٰ بن اسماعیلؒ سے اور امام ترمذیؒ نے ''دعوات'' میں محمد بن بشارؒ سے اور امام نسائیؒ ''نعوت'' میں احمد بن حربؒ وغیرہ سے اور ''سیر'' اور ''تفسیر'' میں عمرو بن علیؒ وغیرہ سے اور امام ابن ماجہؒ نے ''ثواب التسبیح'' میں محمد بن صباحؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے[1]

قوله اربَعوا علٰی انفسکم:...... ای ارفقو بانفسکم (ہمزہ کے کسرہ اور باء کے فتحہ کے ساتھ ہے) یعنی اپنی جانوں پر نرمی کرو۔

قوله انه سمیع قریب:...... اس میں سمیع، اصمّ کے مقابلہ میں اور قریب، غائب کے مقابلہ میں ہے۔

[1] عمدۃ القاری ص ۲۴۵ ج ۱۴

فتح الباری میں علامہ طبریؒ کے حوالہ سے منقول ہے کہ اس سے ثابت ہوا کہ دعا اور ذکر میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔ اور عام صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ بھی اسی کے قائل ہیں کہ زیادہ اونچی آواز سے دعا اور ذکر نہیں کرنا چاہیے۔

﴿۱۳۲﴾

باب التسبیح اذا ھبط وادیا

کسی وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا

ترجمة الباب کی غرض:...... غزوہ اور حج وغیرہما کے مواقع میں کسی وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا چاہئے۔

(۱۹۷) حدثنا محمد بن یوسف ثنا سفیان عن حصین بن عبدالرحمن عن سالم بن ابی الجعد
ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا ان سے حصین بن عبدالرحمٰن نے ان سے سالم بن ابو جعد نے
عن جابر بن عبداللہؓ قال کنا اذا صعدنا کبرنا واذانزلنا سبحنا
اور ان سے جابر بن عبداللہؓ نے کہ جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب کسی نشیب میں اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے

ترجمة الباب سے مناسبت:...... نَزَلْنَا، سبّحنا کے جملہ سے ہے، ترجمۃ الباب میں ھَبَطَ کا لفظ آیا ہے ھَبَطَ بمعنٰی نَزَلَ ہے لہٰذا مطابقت ظاہر ہے۔

﴿۱۳۳﴾

باب التکبیر اذاعلاشرفا

بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہنا

(۱۹۸) حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن شعبة عن حصین بن عبدالرحمٰن عن سالم
ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے بیان کیا ان سے شعبہ نے ان سے حصین نے ان سے سالم نے
عن جابر بن عبداللہؓ قال کنا اذا صعدنا کبرنا واذا تصوبنا سبحنا
اور ان سے جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ جب ہم اوپر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور نشیب میں اترتے تو سبحان اللہ کہتے

❁❁❁❁❁❁

(۱۹۹) حدثنا عبداللہ بن یوسف ثنی عبدالعزیز بن ابی سلمة عن صالح بن کیسان
ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے عبدالعزیز بن ابو سلمہ نے بیان کیا ان سے صالح بن کیسان نے

عن سالم بن عبدالله عن عبدالله بن عمرؓ قال کان النبی ﷺ اذا قفل من الحج او العمرة
ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ حج یا عمرہ سے واپس ہوتے
ولا اعلمه الا قال الغزو یقول کلما اوفی علی ثنیة اوفدفد کبر ثلثاً
جہاں تک مجھے یاد ہے آپ نے غزوے کا بھی ذکر کیا تھا تو جب بھی آپ کسی بلندی پر چڑھتے یا (نشیب سے) چٹیل میدان میں آتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے
ثم قال لا اله الا الله وحده لا شریک له' له' الملک وله الحمد
پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اسی کے لئے ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں
وهو علی کل شیءٍ قدیر ائبون تائبون عابدون ساجدون لربنا
اور وہ ہر کام پر قدرت رکھتا ہے، ہم واپس ہو رہے ہیں توبہ کرتے ہوئے عبادت کرتے ہوئے اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے
حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده
اور اس کی حمد پڑھتے ہوئے اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا (کفار کی) تمام جماعتوں کو شکست دی (غزوہ خندق کے موقعہ پر)
قال صالح فقلت له الم یقل عبدالله ان شاء الله قال لا
صالح نے بیان کیا کہ میں نے سالم بن عبداللہ سے پوچھا کیا عبداللہ بن عمرؓ نے ان شاء اللہ نہیں کہا تھا تو انہوں نے بتایا کہ نہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله ولا اعلمه الا قال الغزو:...... یعنی روایت عبداللہ بن یوسف میں یہ جملہ گویا کہ حج و عمرہ سے واپسی کے عنوان اذا قفل من الحج او العمرة سے اعراض ہے۔ گویا کہ انہوں نے کہا اذا قفل من الغزو (یعنی غزوہ کے سفر سے لوٹتے وقت) کہا اذا قفل من الحج او العمرة نہیں کہا۔

ثنیه:...... اعلی الجبل :ابن فارس نے فرمایا الثنیة من الارض کالمرتفع علامہ داؤد نے فرمایا هی الطریق التی فی الجبال نظیر الطریق بین الجبلین [1]

فدفد:...... بفاء ین بینهما دال مهملة وهو الارض الغلیظة ذات الحصیٰ لاتزال الشمس تدف فیها وقال ابن فارس الارض المستویة وقال ابوعبید الفدفد المکان المرتفع فیه صلابة [2]

قوله ائبون تائبون الخ :...... ائبون یہ مبتدا محذوف نحن کی خبر ہے۔ ای نحن ائبون اور اس کا معنی ہے راجعون الی الله۔

قوله ربنا :...... اس کا تعلق حامدون یا ساجدون کے ساتھ ہے یا ان دونوں کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ یا

[1] عمدة القاری ص ۲۴۶ ج ۱۴ [2] عمدة القاری ص ۲۴۶ ج ۱۴

صفات اربعہ کے ساتھ ہوسکتا ہے جن کا ذکر ہو چکا ہے۔یعنی ائبون تائبون عابدون اور ساجدون کے ساتھ یا ممکن ہے کہ پانچوں کے ساتھ تعلق ہو چار مذکورہ اور پانچویں حامدون کے ساتھ۔

قوله الاحزاب:......اس میں الف لام عہدی ہے مراد عرب کے وہ گروہ ہیں جو آنحضرت ﷺ سے لڑائی کیلئے جمع ہو گئے تھے۔

قوله الم یقل الخ:...... عبداللہ صالح بن کیسانؒ کہتے ہیں کہ میں نے سالمؒ سے پوچھا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے انشاء اللہ نہیں کہا جیسا کہ نافعؒ کی روایت میں ہے تو سالمؒ نے کہا کہ نہیں کہا۔یہاں سے مقصود اختلاف روایت کو بیان کرنا ہے۔

انطباق:...... پہلی حدیث کا انطباق ترجمۃ الباب کے ساتھ اذانزلنا سبحنا سے ہے اور دوسری حدیث کا انطباق ترجمۃ الباب کے ساتھ اذا صعدنا کبرنا سے ہے۔روایت دونوں بابوں میں ایک ہی ہے لیکن ایک ایک جزء سے دونوں ترجمۃ الباب کا ثبوت ہے۔

تکبیر وتسبیح کی تقسیم میں حکمت:...... تکبیر اور تسبیح میں تقسیم ہے کہ تکبیر چڑھائی کے وقت اور تسبیح اترائی کے وقت پڑھی جاتی ہے۔راز اور حکمت اس میں یہ ہے کہ علو یعنی بلندی میں جاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی کبریائی ذکر کی جائے کہ حقیقتاً کبریائی وعلو تو صرف ذات باری تعالیٰ کے لئے ہی ہے اور انحطاط یعنی نیچائی اور پستی میں جاتے وقت اللہ تعالیٰ کی تنزیہ (پاکی) بیان کی جائے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سفل یعنی نیچائی سے پاک ومنزہ ہیں۔

قوله واذا تصو بنا :...... ای نزلنا حضرت علامہ محمد انور شاہؒ فیض الباری میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ نماز میں بھی ہبوط یعنی نیچے جاتے وقت تکبیر نہ کہی جائے بلکہ تسبیح کہی جائے۔جیسا کہ بعض امراء سے منقول ہے کہ وہ نماز میں ہبوط کے وقت تسبیح پڑھا کرتے تھے (جیسا کہ روایت الباب سے ثابت ہے کہ ہبوط کے وقت تسبیح پڑھا کرتے تھے) حضرت امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ بنو امیہ کے فعل سے ہے کہ نیچے جاتے وقت تکبیر نہ کہی جائے اسی وجہ سے حضرت امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ہبوط کی تکبیر کھڑے کھڑے کہہ دی جائے یعنی قیام کی حالت میں ہی تکبیر مکمل ہو جائے ہبوط میں نہ کہے لیکن حضرت امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا صحیح نہیں بلکہ قیام کی حالت میں تکبیر کہنی شروع کرے اور نیچے جاتے ہوئے آخر تک کہتا جائے سارے انتقال کو تکبیر سے بھرے،حضرت امام طحاویؒ جو ذکر فرماتے ہیں یہ احوط (اسی میں زیادہ احتیاط ہے) ہے اور عمل کے مناسب ہے کیونکہ اس طرح نماز کی ہر ساعت حتیٰ کہ قیام سے رکوع وسجدہ کو جانے والی اور اسی طرح سجدہ ورکوع سے قعدہ وقیام کو جانے والی ساعت بھی ذکر (تکبیر) سے خالی نہیں ہوگی۔

ترجمۃ الباب سے مناسبت:...... اذا صعدنا، کبرنا کے جملہ سے ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀

﴿١٣٤﴾

باب يكتب للمسافر مثل ما كان يعمل في الاقامة

سفر کی حالت میں مسافر کی وہ سب عبادتیں لکھی جاتی ہیں جو اقامت کے وقت کرتا تھا

(۲۰۰)حدثنا مطر بن الفضل ثنا يزيد بن هارون انا العوام
ہم سے مطر بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا کہا ہمیں عوام نے خبر دی
ثنا ابراهيم ابو اسماعيل السكسكي قال سمعت ابابردة واصطحب هو ويزيد بن ابي كبشة في سفر
کہا ہم سے ابراہیم ابواسماعیل سکسکی نے بیان کیا کہ میں نے ابو بردہؓ سے سنا کہ وہ اور یزید بن ابی کبشہؒ ایک سفر میں ساتھ تھے
فكان يزيد يصوم في السفر فقال له ابوبردة سمعت ابا موسىٰ مرارا يقول
اور یزید سفر کی حالت میں بھی روزے رکھا کرتے تھے ابو بردہؓ نے کہا کہ میں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے کئی بار سنا وہ کہا کرتے تھے
قال رسول الله ﷺ اذا مرض العبد اوسافر كتب له مثل ما كان يعمل مقيماً صحيحاً
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو وہ تمام عبادات لکھی جاتی ہیں جنہیں اقامت وصحت کے وقت وہ کیا کرتا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله كتب له مثل ما كان يعمل مقيماً صحيحاً:...... تمام عبادات لکھی جاتی ہیں جو وہ مقیم اور صحیح ہونے کی حالت میں کیا کرتا تھا یہ لف و نشر مقلوب کی قبیل سے ہے کہ مقیماً بمقابلہ سافر کے ہے اور صحیحاً بمقابلہ مرض العبد کے ہے۔

ترجمة الباب کی غرض:...... ترجمۃ الباب سے حضرت امام بخاریؒ کا مقصود یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نیک اعمال مثلاً قتال وغیرہ کرتا ہے پھر اس کو اس نیک عمل سے روک دیا جاتا ہے۔ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے کوئی عذر پیدا فرمادیا یا وہ خود کسی عارض کی وجہ سے رُک جاتا ہے حالانکہ اس کی نیت یہ تھی کہ میں یہ نیک عمل ہمیشہ کروں گا تو اس کو معذوری سے قبل اور عارضہ سے قبل کے عمل کے مطابق اجر وثواب دیا جائے گا۔ اس پر عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ اور انسؓ اور عائشہؓ کی احادیث واضح طور پر دلالت کررہی ہیں![1]

اصطحب:...... باب افتعال سے ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے بمعنی ساتھی ہوا وہ یعنی حضرت ابو بردہؓ اور یزید ایک سفر میں ساتھ اور اکھٹے تھے۔

حدیث الباب کی ترجمة الباب سے مناسبت:...... اذا مرض العبد اوسافر الخ سے ہے۔

[1] عمدۃ القاری ص ۲۴۷ ج ۱۴

﴿۱۳۵﴾

باب السیر وحده

تنہا سفر کرنے کے بیان میں

(۲۰۱) حدثنا الحمیدی ثنا سفیان ثنا محمدبن المنکدر قال سمعت جابر بن عبداللہؓ
ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن منکدر نے بیان کیا کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا
یقول ندب النبی ﷺ الناس یوم الخندق
وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک مہم پر جانے کے لئے) خندق کے غزوہ کے موقعہ پر صحابہ کو پکارا
فانتدب الزبیر ثم ندبهم فانتدب الزبیر
تو زبیرؓ نے اس کے لئے اپنی خدمات پیش کیں پھر آپؐ نے صحابہ کو پکارا اور اس مرتبہ بھی زبیرؓ نے اپنے کو پیش کیا
ثم ندبهم فانتدب الزبیر ثلثا قال النبی ﷺ
آپؐ نے پھر پکارا تو زبیرؓ نے ہی اپنے آپ کو پیش کیا رسول اللہ ﷺ نے آخر فرمایا
ان لکل نبی حواریا وحواری الزبیر قال سفیان الحواری الناصر
کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔ سفیان بن عیینہ نے کہا کہ حواری کے معنی معاون کے ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال:...... حدیث حضرت جابر بن عبداللہؓ سے (جو یہاں مذکور ہے) یہ لازم تو نہیں آتا کہ حضرت زبیرؓ کو اکیلے بھیجا گیا تھا ممکن ہے کہ ان کے ساتھ کوئی اور بھی گئے ہوں یعنی حضرت زبیرؓ کے فرمانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ کوئی ان کے ساتھ نہ گیا ہو؟

جواب:...... اس روایت کے علاوہ دوسری روایات صراحتاً دلالت کرتی ہیں کہ حضرت زبیرؓ اکیلے تشریف لے گئے لہٰذا اس حدیث کا اس باب میں لانا صحیح ہے۔

(۲۰۲) حدثنا ابوالولید ثنا عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر ثنی ابی محمد
ہم سے ابوولید نے بیان کیا کہا ہمیں عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے میرے والد محمد نے بیان کیا
عن ابن عمر عن ابیه عن ابن عمر عن النبی ﷺ
اور ان سے ابن عمرؓ نے وہ اپنے والد سے وہ ابن عمرؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

ح وثنا ابونعیم ثنا عاصم بن محمد بن زید بن عبدالله بن عمر عن ابیه

ح (تحویل) اور ہم سے ابونعیم نے بیان کیا ان سے عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے

عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال لو یعلم الناس ما فی الوحدة ما اعلم ما سار راکب بلیل وحده

اور ان سے ابن عمرؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جتنا میں جانتا ہوں اگر لوگوں کو بھی تنہا سفر کی مضرتوں کے متعلق اتنا علم ہوتا تو کوئی سوار، رات میں سفر نہ کرتا

﴿تحقیق و تشریح﴾

اس باب میں حضرت امام بخاریؒ نے دو احادیث مبارکہ ذکر فرمائی ہیں ان میں سے ایک حضرت جابر بن عبداللہؓ کی حدیث جس میں اکیلے سفر کرنے کا ثبوت ہے جو پہلے باب هل یبعث الطلیعة وحده میں گزر چکی ہے اور دوسری حدیث عن ابن عمرؓ عن النبی ﷺ کہ جس میں اکیلے سفر کرنے کی ممانعت آئی ہے۔

سوال: ...... حضرت امام بخاریؒ نے اس باب میں دو روایات ذکر فرمائی ہیں ان میں سے پہلی روایت سے سیر وحدہ (اکیلے سفر کرنے) کا جواز اور دوسری روایت سے عدم جواز معلوم ہوتا ہے گویا کہ بظاہر دونوں روایات میں تعارض ہے؟

جواب اول: ...... سیر فی اللیل (رات کو اکیلے سفر کرنا) کی دو حالتیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ سفر کی حاجت (ضرورت) کے ساتھ غلبہ سلامتی بھی ہو تو اس صورت میں (سیر وحدہ) جائز ہے اور دوسری حالت خوف کی ہے یعنی سیر وحدہ امن کی بجائے خوف ہو تو اس صورت میں (سیر وحدہ) جائز نہیں۔

جواب ثانی: ...... سیر جو مصلحتِ حرب کیلئے ہو وہ عام سفر سے اخص ہوتی ہے تو حدیث جابرؓ سے جو اکیلے سفر کا جواز معلوم ہوتا ہے وہ ضرورت و مصلحتِ حرب کی بناء پر ہے جو اکیلے سفر کرنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ مثلاً جاسوس یا طلیعہ (حالات معلوم کرنے والا) کا بھیجنا اور حدیثِ حضرت ابن عمرؓ میں وارد شدہ اکیلے سفر کی کراہیت اس کے علاوہ سفر کیلئے ہے، لہٰذا تعارض نہ رہا۔

﴿۱۳۶﴾
باب السرعة فی السیر
سفر میں تیز چلنا (وطن واپسی پر)

ترجمة الباب کی غرض: ...... امام بخاریؒ یہ بیان فرما رہے ہیں کہ سفر سے وطن واپسی پر تیز تیز چلنا جائز ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ اس پر دال ہیں۔

وقال ابوحمید قال النبی ﷺ انی متعجل الی المدینة
ابو حمید نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں مدینہ جلدی پہنچنا چاہتا ہوں
فمن اراد ان یتعجل معی فلیتعجل فلما اشرف علی المدینة الحدیث
اس لئے اگر کوئی شخص میرے ساتھ تیز چلنا چاہے تو چلے۔ پس جب قریب آئے مدینہ منورہ کے الی آخرہ

قال ابوحمید:...... حُمید حاء کے ضمہ کے ساتھ ہے ان کا نام عبدالرحمٰن ہے اور یہ تعلیق ہے اور یہ اس مطول حدیث کا حصہ ہے جو کتاب الزکاۃ باب خرص التمر میں ہے[1]۔

فلیتعجل:...... ایک روایت میں فلیعجل بھی آیا ہے اول باب تفعل سے ہے اور ثانی باب تفعیل سے ہے۔

(۲۰۳) حدثنا محمد بن المثنیٰ ثنا یحییٰ عن هشام اخبرنی ابی
ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا ان سے ہشام نے بیان کیا کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی
قال سئل اسامة بن زید
انہوں نے بیان کیا کہ اسامہ بن زیدؓ سے سوال کیا گیا
کان یحییٰ یقول وانا اسمع
امام بخاریؒ بیان کرتے ہیں کہ ابن مثنیٰ نے کہا یحییٰ (القطان راوی حدیث) بیان کررہے تھے (ہشام کے والد عروہ بن زبیرؒ کے واسطہ سے کہ جب اسامہؓ سے مذکورہ سوال کیا گیا تھا) تو میں سن رہا تھا
فسقط عنی عن مسیر النبی ﷺ فی حجة الوداع
(یحییٰ نے کہا) پھر یہ لفظ (یعنی سن رہا تھا) بیان کرنے سے رہ گیا نبی کریم ﷺ کے حجۃ الوداع کے سفر کی رفتار کے متعلق
فقال کان یسیر العنق فاذا وجد فجوة نص والنص فوق العنق
تو اسامہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اوسط چال چلتے تھے لیکن جب کوئی کشادہ جگہ آتی تو آپؐ اپنی رفتار تیز کردیتے تھے تیز رفتاری کے لئے۔ لفظ نص اوسط چال (عنق) سے تیز چلنے کے لئے آتا ہے۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... لفظ "نَصّ" سے ہے آپ ﷺ اپنی رفتار تیز کردیتے تھے یہ حدیث بخاری کتاب الحج باب السیر اذ ادفع من عرفة میں گزرچکی ہے۔

---

[1] بخاری ص۲۰۰ ج۱

یحییٰ :...... مراد یحییٰ قطانؒ ہیں۔

قولہ عن مسیر النبی ﷺ :...... یہ متعلق ہے سُئِلَ کے یعنی یحییٰ کہتے تھے کہ انا اسمع (میں سنتا تھا)۔

قولہ فسقط عنی :...... یحییٰؒ نے کہا مجھ سے یہ لفظ یعنی و انا اسمع روایت کے وقت ساقط ہو گیا گویا کہ انہوں نے پہلے ذکر نہیں کیا بعد میں استدراکاً ذکر کیا ہے تقدیری عبارت اس طرح ہے قال البخاری قال ابن المثنی و کان۔

خلاصہ:...... عروہ بن زیدؒ نے کہا کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے میرے سامنے آنحضرت ﷺ کی رفتار مبارک کے بارے میں سوال کیا گیا۔

(۲۰۴)حدثنا سعید بن ابی مریم انبأنا محمد بن جعفر اخبرنی زید هو ابن اسلم
ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی کہا کہ مجھے زید نے خبر دی جو اسلم کے صاحبزادے تھے
عن ابیه قال کنت مع عبدالله بن عمرؓ بطریق مکة
ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ مکہ کے راستے میں تھا
فبلغه عن صفیة بنت ابی عبید شدةُ وجع
اتنے میں صفیہ بنت عبیدؓ (آپ کی بیوی) کے متعلق شدید کرب و بے چینی کی اطلاع ملی (مریضہ تھیں)
فاسرع السیر حتی اذا کان بعد غروب الشفق
چنانچہ آپ نے تیز چلنا شروع کر دیا اور جب (سورج غروب ہونے کے بعد) شفق کے غروب ہونے کا وقت قریب ہوا
ثم نزل فصلی المغرب والعتمة جمع بینهما وقال انی رایت النبی ﷺ
تو آپ اترے اور مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی دونوں نمازیں آپ نے ایک ساتھ پڑھیں تھیں پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا
اذا جد به السیرُ اخر المغرب وجمع بینهما
کہ جب آپ ﷺ تیزی کے ساتھ سفر طے کرنا چاہتے تو مغرب تاخیر کے ساتھ پڑھتے اور دونوں (عشاء و مغرب) ایک ساتھ ادا کرتے

❀❀❀❀❀❀❀❀

(۲۰۵)حدثنا عبدالله بن یوسف انا مالک عن سمّی مولی ابی بکر عن ابی صالح
ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمیں مالک نے خبر دی انہیں ابو بکر کے مولیٰ سمی نے انہیں ابو صالح نے
عن ابی هریرةؓ ان رسول الله ﷺ قال السفر قطعة من العذاب یمنع احدکم نومه
اور انہیں ابو ہریرہؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے تم میں سے ایک کو اس کی نیند سے
و طعامه وشرابه فاذاقضی احدکم نهمته فلیعجل الی اهله
اور اس کے کھانے سے اور اس کے پینے سے اس لئے جب مسافر اپنی ضروریات پوری کر لے تو اسے گھر جلدی واپس آ جانا چاہیے

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله انی متعجل الخ:...... یہ اس حدیث کا حصہ ہے جو بخاری شریف صفحہ ۲۰۰ پر باب خرص التمر میں حضرت ابوحمید ساعدیؓ سے مفصل گزر چکی ہے۔

قوله فبلغه عن صفية بنت ابی عبيد:...... یہ صفیہ ثقفیہ صحابیہؓ ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی زوجہ ہیں۔

قوله جمع بينهما:...... اس سے مراد جمع صوری ہے یعنی مغرب کو اس کے آخر وقت اور عشاء کو اس کے اول وقت میں ادا فرمایا۔

قوله اذا جَدّبه السير:...... یعنی جب آنحضرت ﷺ کو سفر کا اہتمام ہوتا تو رفتار تیز فرماتے۔ حدیث کا یہی جملہ ترجمۃ الباب کے مناسب ہے اور یہ حدیث ابواب العمرة ، باب المسافر اذا جد به السير تعجل الى اهله میں گزر چکی ہے۔

فليعجل الٰى اهله:...... اور یہ حدیث کتاب الحج، باب السفر قطعة من العذاب میں گزر چکی ہے۔

نومه :...... لفظ نوم کے منصوب ہونے کی دو وجہیں ہیں۔

۱: منصوب بنزع الخافض.

۲: يمنع کا مفعول ثانی۔

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ یہ بھی اِعطاء کی طرح دو مفعولوں کا تقاضا کرتا ہے[۱]

قوله فاذاقضٰى احدكم نهمته :...... نهمته، بفتح النون ہے بعض حضرات نے بکسر النون پڑھا ہے بمعنی حاجت اور مقصود۔

﴿۱۳۷﴾

باب اذا حمل علٰى فرس فرآها تباع

ایک گھوڑا کسی کو سواری کے لئے دے دیا پھر دیکھا کہ وہی گھوڑا فروخت ہو رہا ہے

ترجمة الباب کی غرض:...... حضرت امام بخاریؒ کی غرض ترجمۃ الباب سے یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو هبۃً گھوڑا سواری کے لئے دے۔ اس کے بعد وہ (واہب) دیکھے کہ اس کا گھوڑا فروخت ہو رہا ہے، تو اس کو خریدنا نہیں چاہیے کیونکہ موہوب لہ، واہب کو وہ گھوڑا سستا فروخت کرے گا تو یہ گویا کہ رجوع فی الھبہ ہوگا جو کہ نامناسب ہے اس لئے آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ کو اپنا موھوبہ گھوڑا خریدنے سے منع فرمایا۔

---

[۱] عمدۃ القاری ص ۲۴۹ ج ۱۴

(۲۰۶)حدثنا عبدالله بن یوسف انا مالک عن نافع عن عبدالله بن عمرؓ ان عمر بن الخطابؓ
ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمرؓ نے کہ عمر بن خطابؓ نے
حمل علی فرس فی سبیل الله فوجده یباع
ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں سواری کے لئے دے دیا تھا پھر آپ نے دیکھا کہ وہی گھوڑا فروخت ہورہا ہے
فاراد ان یبتاعه فسأل رسول الله ﷺ فقال لاتبتعه ولا تعد فی صدقتک
تو آپ نے چاہا کہ اسے خرید لیں جب رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اب تم اسے نہ خریدو اپنے صدقہ کو واپس نہ لو

ولا تعد فی صدقتک:......

سوال:...... حضرت عمر فاروقؓ تو اپنا موہوبہ گھوڑا خریدنا چاہتے ہیں اور آنحضرت ﷺ فرمارہے ہیں کہ تم ہبہ میں رجوع نہ کرو تو بظاہر تعارض ہے؟

جواب:...... موہوب لہ (جس کو گھوڑا ہبہ کیا گیا تھا) گھوڑا بہت سستا فروخت کرے گا۔ یعنی گھوڑے کی قیمت برائے نام ہوگی تو یہ گویا کہ رجوع فی الہبہ ہی ہوگا۔ لہٰذا آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا۔

فائدہ:...... یہ حدیث بخاری شریف کتاب الزکاۃ باب هل یشتری صدقته میں گزر چکی ہے۔

(۲۰۷)حدثنا اسماعیل ثنی مالک عن زیدبن اسلم عن ابیه
ہم سے اسماعیل نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے مالک نے بیان کیا ان سے زید بن اسلم نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا
قال سمعت عمر بن الخطابؓ یقول حملت علی فرس فی سبیل الله
کہ میں نے عمر بن خطابؓ سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ اللہ کے راستے میں میں نے ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا
فابتاعه او فاضاعه الذی کان عنده فاردت ان اشتریه
جس کو دیا تھا وہ اس کو بیچنے لگا، یا (آپ نے فرمایا تھا) کہ اس نے اسے بالکل برباد کردیا اس لئے میرا ارادہ ہوا کہ میں اسے خریدلوں
و ظننت انه بائعه برخص فسألت النبی ﷺ فقال
مجھے یہ خیال تھا کہ وہ شخص سستے داموں پر اسے بیچ دیگا میں نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے جب پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا
لا تشتره و ان بدرهم فان العائد فی هبته کالکلب یعود فی قیئه
کہ اگرچہ وہ گھوڑا تجھے ایک درہم میں مل جائے پھر بھی اس کو نہ خریدنا کیونکہ اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے ہی چاٹ جاتا ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله فابتاعه اوفاضاعه :...... یہ شک راوی ہے۔

سوال:...... فابتاعه کا معنی مفہوم یہ ہے کہ اس نے فروخت کر دیا۔ جبکہ حضرت عمرؓ نے تو ابھی تک خریدا ہی نہیں تو فابتاعه کیسے فرمایا؟

جواب:...... یہاں فابتاع بمعنی اباعه ہے یعنی فروختگی کیلئے پیش کیا۔

قوله فاضاعه :...... اس کا مفہوم یہ ہے کہ موہوب لہ نے اس گھوڑے کیلئے چارہ وغیرہ کا صحیح انتظام نہ کرنے کی وجہ سے اس کو ضائع کر دیا۔

فان العائد فی هبته کاالکلب یعود فی قیئه:...... (ہبہ واپس لینے والا قی چاٹنے والے کتے کی طرح ہے)

رجوع فی الهبه:...... احنافؒ کے نزدیک جائز ہے، کتاب الہبہ میں یہ مسئلہ مفصل ذکر کیا جا چکا ہے۔ کتے سے تشبیہ سے مراد اظہارِ ناپسندیدگی ہے کہ رجوع فی الہبہ نہیں کرنا چاہیے اگر کوئی رجوع کرے تو ہو جائے گا۔

وان بدرهم:...... شرط کا فعل محذوف ہے تقدیری عبارت اس طرح ہے وان کان بدرهم. یاد رکھئے کہ قرینہ کے وقت شرط کا فعل حذف کرنا جائز ہے[1]

﴿۱۳۸﴾
باب الجهاد باذن الابوین
جہاد میں شرکت، والدین کی اجازت کے بعد

ترجمة الباب کی غرض:...... جہاد پر جانے سے پہلے والدین سے اجازت لینی چاہئے ان کی اجازت کے بغیر جہاد پر نہیں جانا چاہئے۔

(۲۰۸)حدثنا ادم ثنا شعبة ثنا حبیب بن ابی ثابت قال سمعت ابا العباس الشاعر
ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہؒ نے حدیث بیان کی ان سے حبیب بن ابو ثابت نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابو عباس شاعر سے سنا
و کان لایُتَّهَمُ فی حدیثه قال سمعت عبدالله بن عمروؓ
ابو عباس (شاعر ہونے کے ساتھ) روایت حدیث میں بھی ثقہ اور قابل اعتماد تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمروؓ سے سنا
یقول جآءَ رجل الی النبی ﷺ فاستاذنه فی الجهاد
آپ بیان کرتے تھے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی

[1] عمدۃ القاری ص ۲۵۰ ج ۱۴

فقال	احیّ	والداک	قال	نعم	قال	ففیهما	فجاهد

آپ نے ان سے دریافت فرمایا، کیا تمہارے والدین زندہ ہیں، انہوں نے کہا جی ہاں، آپ ؐ نے فرمایا کہ پھر ان کی خدمت میں کوشش کرو

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ نے کتاب الادب میں بھی اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے اور امام مسلمؒ نے کتاب الادب میں، امام ابوداؤدؒ، امام ترمذیؒ اور امام نسائیؒ نے کتاب الجہاد میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

فائدہ:...... بخاری شریف میں یہاں عبداللہ بن عمر بغیر واؤ کے ہے جب کہ تیسیر القاری اور عمدۃ القاری اور بخاری ص۸۸۳ ج ۲ میں عبداللہ بن عمرو یعنی واؤ کے ساتھ ہے اور بخاری ص ۷۱ جزء الرابع مطبوعہ بیروت میں بھی واؤ کے ساتھ ہے اور مراد عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ ہیں۔

سوال:...... حدیث الباب کو ترجمۃ الباب سے مناسبت ہی نہیں کیونکہ اس میں استیذان اور غیر استیذان کسی چیز کا ذکر نہیں؟

جواب:...... حدیث الباب میں ففیهما فجاهد کے الفاظ سے مناسبت بطریق استنباط ہے۔ اُن (والدین) میں مجاہدہ کا حکم ان کی رضا کا تقاضا کرتا ہے اور جہاد کی اجازت رضامندی سے ہو سکتی ہے۔

تعارض:...... روایت عبداللہ بن عمرو میں حدیث الباب کے طریق کے علاوہ دوسرے طریق میں ہے والذی بعثک نبیا لا جاهدن ولاترکنها قال فانت اعلم کے الفاظ آتے ہیں جو روایت الباب سے مطابقت نہیں رکھتے۔ لہٰذا بظاہر تعارض ہے؟

جواب:...... ان کلمات کو اُس صورت پر محمول کیا جائے گا کہ جب جہاد فرض عین ہو کیونکہ جب جہاد فرض عین ہو تو ماں، باپ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں[1]

جاء رجل:...... احتمال یہ ہے کہ آنے والے شخص کا نام جاھمۃ بن عباس بن مرداس ہے بعض روایات سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے[2]

قوله کان لایتهم ابوالعباسؓ:...... ان کا نام سائب بن فروخ شاعر مکی اعمٰی ہے ان کے بارے میں حضرت امام بخاریؒ کان لایتهم سے ان کی توثیق فرما رہے ہیں[3] کیونکہ یہ شاعر تھے اور شاعر حضرات متّہم ہوتے ہیں تو بتلایا کہ یہ متہم نہیں ہیں۔

قوله ففیهما فجاهد:...... ففیهما، جاهد کے متعلق ہے تخصیص کے لئے مقدم کیا گیا۔ فاء جزا ہے۔ شرط محذوف کی اور دوسری فاء بھی جزا ہے کیونکہ کلام معنی شرط کو متضمن ہے تقدیری عبارت ہے اذا کان الامر کما قلت

[1] عمدۃ القاری ص ۲۵۱ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۲۵۱ ج ۱۴ [3] عمدۃ القاری ص ۲۵۱ ج ۱۴

فاختص المجاهدة فی خدمت الوالدین. یعنی جَاھِدْ اپنے ظاہر پر نہیں ہے کیونکہ عرف میں جہاد دشمن کو ضرر پہنچانے کا نام ہے ماں باپ تو دشمن بھی نہیں اور انہیں ضرر بھی نہیں پہنچانا لہٰذا مراد ان کی خدمت میں مجاہدہ ہے۔

مسئلہ:...... جمہور علماءؒ فرماتے ہیں کہ جب والدین یا ان میں سے ایک بھی منع کرے تو جہاد کرنا حرام ہے اس لئے کہ ان کی فرمانبرداری فرضِ عین اور جہاد فرضِ کفایہ ہے اور جب جہاد فرضِ عین ہو جائے تو پھر بغیر اجازت جانا جائز ہے لیکن یہ مسئلہ (اجازتِ والدین) تب ہے جبکہ والدین مسلمان ہوں اگر (خدانخواستہ) والدین مسلمان نہ ہوں تو بغیر اجازت جانا جائز ہے حضرت امام بخاریؒ کی غرض جمہور علماءؒ کی تائید فرمانا ہے کہ والدین مسلمین کی اجازت کے بغیر جہاد میں نہیں جانا چاہیے۔

﴿۱۳۹﴾

باب ما قیل فی الجرس ونحوه فی اعناق الابل

اونٹوں کی گردن میں گھنٹی وغیرہ سے متعلق روایت کے بیان میں

ترجمة الباب کی غرض:...... حضرت امام بخاریؒ کی غرض اس باب سے یہ ہے کہ جانور کے گلے میں گھنٹی یا قلادہ نہ باندھا جائے۔

سوال:...... اس باب کو کتاب الجہاد کے ابواب سے کیا مناسبت ہے؟

جواب:...... عام طور پر جہاد میں اونٹ وغیرہ استعمال ہوتے تھے اور اونٹوں کے گلوں میں قلادہ وغیرہ بھی باندھا جاتا تھا اس لئے قلادہ وغیرہ کا مسئلہ بھی بتا دیا۔ لہٰذا مناسبت پائی گئی۔

(۲۰۹) حدثنا عبدالله بن یوسف انا مالک عن عبدالله بن ابی بکر عن عباد بن تمیم
ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی بکر نے انہیں عباد بن تمیم نے
ان ابابشیر الانصاریؓ اخبره انه کان مع رسول اللهﷺ فی بعض اسفاره
اور انہیں ابوبشیر انصاریؓ نے خبر دی کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے
قال عبدالله حسبت انه قال والناس فی مبیتهم
عبداللہ (بن ابوبکر بن حزم، روای حدیث) نے کہا کہ میرا خیال ہے، انہوں نے بیان کیا کہ لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے
فارسل رسول اللهﷺ رسولا ان لاتبقین فی رقبة بعیر قلادة من وتر او قلادة الاقطعت
کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک قاصد بھیجا، یہ اعلان کرنے کے لئے کہ جس شخص کے اونٹ کی گردن میں تانت کا قلادہ ہو یا کسی قسم کا بھی قلادہ ہو وہ اسے کاٹ دے

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام مسلمؒ نے ''کتاب اللباس'' میں یحییٰ بن یحییٰؒ سے اور امام ابوداوٗدؒ نے ''کتاب الجهاد'' میں قعنبیؒ سے اور امام نسائیؒ نے ''سیر'' میں قتیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

جرس:...... بجنے والی کوئی چیز خواہ گھنٹی ہو، ٹل ہو یا گھونگرو ہو۔

ابو بشیر انصاری:...... نام میں اختلاف ہے پہلا قول قیس بن عبدالحُریر (تصغیر کے ساتھ) دوسرا قول قیس بن عبید۔

قوله فی اعناق الابل: سوال:...... اونٹ کو کیوں خاص فرمایا؟

جواب:...... چونکہ روایت میں ''ابل'' کا لفظ آیا ہے اس لئے تخصیص فرمادی۔

قوله قلادة من وتر اوقلادة:...... یہ شک راوی ہے کہ قلادة من وتر فرمایا یا صرف قلادة فرمایا اور یہ عطفِ عام علی الخاص ہے کیونکہ قلادة من وتر خاص اور قلادة عام ہے۔

علامہ جوزیؒ فرماتے ہیں کہ اوتار کی مراد میں تین قول ہیں۔

پهلا قول:...... وہ اونٹوں کے گلے میں اوتارا لقسی ڈالتے تھے تا کہ نظر نہ لگ جائے تو ان کو حکم دیا گیا کہ یہ اوتار اتار دیئے جائیں اس لئے کہ یہ اوتار اللہ تبارک وتعالیٰ کی تقدیر کو نہیں ٹال سکتے یہ قول حضرت امام مالکؒ کا ہے۔

دوسرا قول:...... اوتار سے نہی اسلئے ہے کہ وہ کبھی زیادہ دوڑنے کی صورت میں گلا گھونٹ دیتے ہیں اس لئے ان کے اتارنے کا حکم فرمایا کہ اس سے جانوروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ یہ قول حضرت امام محمدؒ کا ہے۔

تیسرا قول:...... وہ اونٹوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکاتے تھے اس لئے منع فرمادیا، یہ قول علامہ خطابیؒ کا ہے۔

﴿۱۴۰﴾

باب من اکتتب فی جیش فخرجت امرأته حاجة او کان له عذرهل یوذن له

کسی نے لشکر میں اپنا نام لکھوالیا، پھر اس کی بیوی حج کیلئے جانے لگی، یا اور کوئی عذر پیش آ گیا تو کیا اسے اجازت دے دی جائے گی؟

ترجمة الباب کی غرض (۱):...... حضرت امام بخاریؒ کی غرض اس باب سے یہ ہے کہ اگر دو امور میں تعارض ہو جائے تو ان میں سے جو اہم ہو اس کو ترجیح دی جائے گی۔ مثلاً سفرِ حج اور سفرِ غزوہ میں تعارض ہو جائے تو سفرِ حج کو ترجیح دی جائے گی۔ اس لئے کہ غزوہ میں کوئی اور بھی اس کے قائم مقام ہو سکتا ہے لیکن حج میں کوئی اس کا قائم مقام نہیں ہو سکتا لہٰذا سفرِ حج کو ترجیح دی جائے گی۔

ترجمة الباب کی غرض ﴿۲﴾:...... اگر کسی شخص نے جہاد کے لئے نام لکھوا دیا پھر اسے کوئی عذر پیش آ گیا تو اس عذر کی وجہ سے جہاد چھوڑا جا سکتا ہے۔

(۲۱۵)حدثنا قتیبة بن سعید ثنا سفیان عن عمرو عن ابی معبد
ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے ابو معبد نے
عن ابن عباسؓ انه سمع النبیﷺ یقول لا یخلون رجل بامرأة
اور ان سے ابن عباسؓ نے کہ انہوں نے نبی کریمﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ کوئی مرد، کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے
ولا تسافرن امرأة الا ومعها محرم فقام رجل فقال
اور کوئی عورت اس وقت تک سفر نہ کرے، جب تک اس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو، اتنے میں ایک صحابیؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا
یا رسول الله اکتتبت فی غزوة کذا وکذا وخرجت امرأتی حاجة
یا رسول اللہ، میں نے فلاں غزوے میں اپنا نام لکھوا دیا تھا، اور ادھر میری بیوی حج کے لئے جا رہی ہیں؟
قال اذهب فاحجج مع امرأتک
حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ پھر تم بھی جاؤ اور اپنی بیوی کو حج کرا لاؤ

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله اذهب فاحجج مع امرأتک.

یہ حدیث بخاری ''کتاب الحج، باب حج النساء'' میں گزر چکی ہے۔

﴿۱۴۱﴾
باب الجاسوس
یہ باب جاسوس کے بیان میں

ترجمة الباب کی غرض:...... اس باب سے حضرت امام بخاریؒ کی غرض کفار کے مقرر کردہ جاسوسوں کا حکم اور مسلمانوں کی طرف سے جاسوس مقرر کرنے کی مشروعیت بیان کرنا ہے۔

والتجسس، التبحث تجسس کے معنی تلاش وتفتیش کے ہیں

التجسس:...... بمعنی التبحث یہ تفسیر ابو عبیدہؒ نے فرمائی ہے۔

وقول الله تعالیٰ لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ''

وقول اللہ تعالیٰ لَاتَتَّخِذُوا الآیۃ ۱:......اس آیت مبارکہ کی مناسبت ترجمۃ الباب سے یوں ہے کہ!

(۱):...... جوقصہ روایت الباب میں مذکور ہے وہ اس آیت کا شانِ نزول ہے جیسا کہ کتاب التفسیر سورۃ الممتحنۃ پارہ ۲۸ میں آئے گا (ان شاءاللہ)

(۲):...... اس آیت مبارکہ میں کفار کے جاسوسوں کا حکم معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کو ان (جاسوسوں) کے بارے میں اطلاع ہو جائے تو وہ مسلمان اس کو چھپائے نہیں بلکہ اس کی اطلاع امام (امیر) تک پہنچا دے تا کہ وہ اس کے بارے میں سوچ بچار کرے۔

(۲۱۱) حدثنا علی بن عبداللہ ثنا سفیان قال عمرو بن دینار
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا عمرو بن دینار نے کہ
سمعتہ منہ مرتین اخبرنی حسن بن محمد اخبرنی عبیداللہ بن ابی رافع
سفیان نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دومرتبہ سنی تھی، انہوں نے بیان کیا تھا، کہ مجھے محمد نے خبر دی کہا کہ مجھے عبیداللہ بن ابورافع نے خبر دی
قال سمعت علیاً یقول بعثنی رسول اللہ ﷺ انا والزبیر والمقداد بن الاسود قال
کہا کہ میں نے علیؓ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، زبیر اور مقداد بن اسود کو ایک مہم پر بھیجا آپ ﷺ نے فرمایا تھا
انطلقوا حتی تأتوا روضۃ خاخ فان بھا ظعینۃ
کہ جب تم لوگ روضہ خاخ (مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک مقام کا نام ہے) پر پہنچ جاؤ، تو ایک عورت تمہیں ملے گی
و معھا کتاب فخذوہ منھا فانطلقنا تعادی بنا خیلنا
اور اس کے پاس ایک خط ہوگا، تم لوگ اس سے وہ خط لے لینا، ہم روانہ ہوئے، ہمارے گھوڑے ہمیں منزل بہ منزل تیزی کے ساتھ لے جا رہے تھے
حتی انتھینا الی الروضۃ فاذا نحن بالظعینۃ
اور آخر ہم روضہ خاخ پر پہنچ گئے اور وہاں واقعی ہودج میں بیٹھی ہوئی ایک عورت موجود تھی (جو مدینہ سے مکہ خط لے کر جا رہی تھی)
فقلنا اخرجی الکتاب فقالت ما معی من کتاب فقلنا لتخرجن الکتاب
ہم نے اس سے کہا خط نکالو، اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں، لیکن جب ہم نے اسے کہا کہ البتہ ضرور نکال دے گی تو خط
او لنلقین الثیاب فاخرجتہ من عقاصھا
یا تو تمہارے کپڑے ہم خود اتار دیں گے (تلاشی کے لئے) اس پر اس نے خط اپنی گندھی ہوئی چوٹی کے اندر سے نکال دیا

۱ پارہ ۲۸ سورۃ الممتحنۃ آیت ۱

فاتینا به رسول الله ﷺ فاذا فیه من حاطب بن ابی بلتعة الی اناس من المشرکین من اهل مکة یخبرهم ببعض

اور ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کا مضمون یہ تھا، حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے چند اشخاص کی طرف

امرَ رسول الله ﷺ فقال رسول الله ﷺ یاحاطب ماهذا

اس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعض راز کی اطلاع دی تھی، حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا، اے حاطب، یہ کیا واقعہ ہے

قال یا رسول الله لاتعجل علی انی کنت امرأ ملصقا فی قریش

انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ، میرے بارے میں عجلت سے کام نہ لیجئے، میری حیثیت (مکہ میں) یہ تھی کہ قریش کے ساتھ میں نے بود و باش اختیار کرلی تھی

و لم اکن من انفسها وکان من معک من المهاجرین لهم قرابات بمکة

ان سے رشتہ ناتہ میرا کچھ بھی نہ تھا اور آپ کے ساتھ جو دوسرے مہاجرین ہیں ان کی قرابتیں مکہ میں ہیں

یحمون بها اهلیهم واموالهم

مکہ والے اسی وجہ سے (مہاجرین کے اس وقت مکہ میں موجود) عزیزوں کی اور ان کے اموال کی حفاظت وحمایت کرینگے

فاحببت اذ فاتنی ذلک من النسب فیهم ان اتخذ عندهم یدا یحمون بها قرابتی

چونکہ مکہ والوں کیساتھ میرا کوئی نسبی تعلق نہیں ہے، میں نے چاہا کہ ان پر کوئی احسان کردوں جس سے متاثر ہوکر وہ میرے بھی عزیزوں اور ان کے اموال کی حفاظت وحمایت کرینگے

وما فعلت کفرا ولا ارتدادا ولا رضاً بالکفر بعد الاسلام فقال رسول الله ﷺ

میں نے یہ فعل کفر یا ارتداد کی وجہ سے ہرگز نہیں کیا تھا اور نہ اسلام کے بعد کفر سے خوش ہوکر، رسول اللہ ﷺ نے سن کر فرمایا

قد صدقکم قال عمر یا رسول الله دعنی اضرب عنق هذا المنافق قال

کہ انہوں نے صحیح صحیح بات بتادی ہے۔ عمرؓ بولے، یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے، میں اس منافق کی گردن کاٹ دوں، حضور اکرمؐ نے فرمایا

انه قد شهدبدرا و مایدریک لعل الله

یہ بدر کی لڑائی میں (مسلمانوں کے ساتھ) لڑے ہیں اور آپ کو کیا علم؟ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ

ان یکون قد اطلع علی اهل بدر فقال

نے اہلِ بدر پر (اپنی رحمت سے) توجہ فرمائی ہو اور کہہ دیا ہو کہ

اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم قال سفیان وای اسناد هٰذا

''تم جو چاہو کرو، میں تمہیں معاف کر چکا ہوں'' سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ حدیث کی یہ سند بھی کتنی عمدہ ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو ''مغازی'' میں قتیبہؒ اور ''تفسیر'' میں حمیدیؒ سے لائے ہیں امام مسلمؒ نے ''فضائل'' میں ابی بکر بن ابی شیبہؒ وغیرہ سے اور امام مسلمؒ، امام ابوداؤدؒ نے ''جہاد'' میں مسددؒ سے اور امام ترمذیؒ نے ''تفسیر'' میں امام نسائیؒ نے ''تفسیر'' میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

قوله بعثنی رسول الله ﷺ انا والزبیر والمقداد بن الاسود:......

سوال:...... روایت الباب میں ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے اور حضرت زبیرؓ اور حضرت مقداد بن اسود کندیؓ کو بھیجا اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے اور ابو مرثد غنویؓ کو بھیجا تو بظاہر تعارض معلوم ہوا؟

جواب:...... ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ نے چار حضرات ؓ کو بھیجا ہو تو ان میں سے کبھی کسی کا ذکر فرمادیا اور کبھی دوسرے کسی کا۔ لہٰذا تعارض نہ ہوا۔

قوله خاخ:...... صحیح یہ ہے کہ دونوں خاء ہیں اور بعض روایات میں اول خاء ثانی جیم یعنی خاج آیا ہے وہ صحیح نہیں بلکہ سہو ہے اور یہ مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔ مدینہ منورہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

قوله ظعينة:...... وہ عورت جو ھودج (کجاوے) میں ہو، روایات میں اسی عورت کا نام سارہ آیا ہے اور بعض نے ام سارہ بھی بتایا ہے[1]

قوله تعادیٰ:...... یہ ماضی کا صیغہ بھی ہے اور مضارع کا بھی۔ اس صورت میں ایک تاء محذوف ہوگی۔

قوله اولنلقين الثياب:......

سوال:...... قواعدِ صرفیہ کا تقاضا ہے کہ یہ لنلقن ہو یعنی قاف کے بعد والی یاء محذوف ہو۔

جواب:...... قواعدِ صرفیہ کا تقاضا تو یہی ہے کہ لقاء سے ہو لیکن صحیح روایت میں چونکہ لنلقين باثبات الياء ہے تو لہٰذا قاعدہ صرفی میں تاویل کی جائے گی کہ یہاں لتخرجن کے مشاکلہ کی وجہ سے لنلقين فرمایا[2]

قوله عقاصها:...... بٹے ہوئے بال یا سر کے اوپر بندھے ہوئے بال مراد ہیں جسے پنجابی مین جوڑا کہتے ہیں۔

قوله اولنلقين الثياب:...... یہ زجر پر محمول ہے اجنبی عورت کو کپڑے اتارنے کا کہنا تہدید اور زجر کیلئے جائز ہے۔

قوله انی كنت امرأ ملصقا:...... یعنی میں قریش کا حلیف ہوں آپؓ نے مکہ میں رہائش اختیار کی ہوئی تھی ان کا اصلی وطن یمن تھا پھر ہجرت کر کے مدینہ منورہ آگئے اور ان کے اہل وعیال ابھی مکہ میں تھے۔

سوال:...... جب حضور ﷺ نے فرمادیا کہ قد صدقكم تو حضرت عمرؓ نے ان کے قتل کرنے کی اجازت کیوں طلب کی؟ اور ان کو منافق کیوں فرمایا؟

---

[1] عمدۃ القاری ص۲۵۴ ج۱۴ [2] بخاری ص۴۲۲ حاشیہ۲

جواب :...... سداً للذرائع قتل کی اجازت طلب کی تاکہ بعد میں کوئی اور ایسی حرکت و جرأت نہ کرے اور منافق بھی اپنے گمان کے موافق فرمایا۔

قوله اعملوا ماشئتم:...... یہ امر اختیار کیلئے نہیں بلکہ تشریف یعنی شرافت بیان کرنے کیلئے ہے۔اس لئے کسی روایت سے یہ ثابت نہیں کہ اس کے بعد حضرات صحابہ کرامؓ نے کبھی بھی کوئی خلافِ شرع کام کیا ہو یا خلاف شرع بات کی ہو۔

قوله وای اسنادهٰذا:...... سند کی عظمت اور علو شان بیان فرمانے کیلئے فرمایا ایّ اسنادهٰذا کیونکہ اس سند کے تمام رجال اکابر عدول، ثقات اور حفاظ ہیں۔

﴿۱٤۲﴾ باب الكِسْوَةِ لِلاسَارٰی

قیدیوں کیلئے لباس

ترجمة الباب کی غرض :...... اس باب سے غرض یہ ہے کہ اگر قیدی (کفار) ننگے ہوں تو ان کو دیکھنا جائز نہیں بلکہ ان کو اتنا لباس پہنانا ضروری ہے جو ان کی شرمگاہوں کو چھپا سکے۔ علامہ ابن التینؒ فرماتے ہیں کہ کسوة کاف کے کسرہ اور ضمہ کے ساتھ بمعنی لباس اور اس کی جمع کُسی آتی ہے۔

(۲۱۲) حدثنا عبدالله بن محمد ثنا ابن عيينة عن عمرو سمع جابر بن عبداللهؓ
ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے کہا کہ انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا
قال لما كان يوم بدر اتى باسارٰى واتى بالعباس
انہوں نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر قیدی (مشرکین کے) لائے گئے تھے اور لائے گئے حضرت عباسؓ بھی
ولم يكن عليه ثوب فنظر النبي ﷺ له قيمصا
اس حال میں کہ ان کے بدن پر کپڑا نہیں تھا، نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے قمیص تلاش کروائی (چونکہ لمبے قد کے تھے)
فوجدوا قميص عبدالله بن ابی يقدر عليه فكساه النبي ﷺ اياه
چنانچہ عبداللہ بن ابی (منافق) کی قمیص ہی آپ کے بدن کے برابر تھی اور آنحضور ﷺ نے انہیں وہ قمیص پہنا دی
فلذلك نزع النبي ﷺ قميصه الذی البسه
نبی کریم ﷺ نے (عبداللہ کی موت کے بعد) اسی وجہ سے اپنی قمیص اتار کر اسے پہنائی تھی
قال ابن عيينة كانت له عند النبي ﷺ يد فاحب ان يكافيه
ابن عیینہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ پر جو اس کا احسان تھا، حضور اکرمؐ نے چاہا کہ اسے چکا دیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:...... فکساہ النبی ﷺ ایاہ الخ (آپ ﷺ نے انہیں (عباسؓ) کو وہ قمیص پہنادی) کے جملہ سے ہے۔

اُساریٰ:...... اسیر کی جمع ہے بمعنی قیدی۔

قولہ فنظر النبی ﷺ:...... یعنی حضرت عباسؓ کے واسطے قمیص طلب کرنے کیلئے دیکھا تو عبداللہ بن ابی کی قمیص ان کے ناپ کی تھی۔ کیونکہ یہ دونوں دراز قد تھے۔

قولہ فلذالک نزع النبی ﷺ:...... یعنی آنحضرت ﷺ نے اسی لئے اس (عبداللہ بن ابی) کی وفات کے بعد مکافات (بدلہ) کے لئے اس کو اپنی قمیص مبارک پہنائی تا کہ اس کا احسان باقی نہ رہے۔

یہ حدیث کتاب الجنائز، باب هل یخرج المیت من القبر میں گزر چکی ہے۔

﴿۱۴۳﴾

باب فَضْلِ مَنْ اَسْلَمَ عَلٰی یَدَیْهِ رَجُل

اس شخص کی فضیلت جس کے ذریعہ کوئی شخص اسلام لایا ہو

(۲۱۳)حدثنا قتیبة بن سعید ثنا یعقوب بن عبدالرحمن بن محمد بن عبدالله بن عبدالقاری
ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری نے حدیث بیان کی
عن ابی حازم اخبرنی سهلؓ یعنی ابن سعد قال قال النبی ﷺ یوم خیبر
ان سے ابوحازم نے بیان کیا کہ، مجھے سہل یعنی ابن سعدؓ نے خبر دی بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کی لڑائی کے موقعہ پر فرمایا
لاعطین الرایة غدا رجلا یفتح علی یدیه یحب الله و رسوله
کل میں ایسے شخص کے ہاتھ اسلامی علم دونگا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی، جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے
ویحبه الله ورسوله فبات الناس لیلتهم ایهم یعطی
اور جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت رکھتے ہیں، رات گزاری لوگوں نے امید رکھتے ہوئے کہ دیکھئے کسے علم ملتا ہے
فغدوا کلهم یرجوه فقال این علی
اور جب صبح ہوئی تو ہر فرد پر امید تھا لیکن آں حضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ علی کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا

فقیل یشتکی عینیه فبصق فی عینیه ودعاله
کہ ان کی آنکھوں میں آشوب ہوگیا ہے، آنحضورﷺ نے اپنا لعابِ دہن ان کی آنکھوں میں لگادیا اوران کے لئے دعا کی
فبرأ کأن لم یکن به وجع فاعطاه فقال اقاتلهم
اوراس سے انہیں صحت ہوگئی کسی قسم کی تکلیف باقی نہ رہی اور پھر آپﷺ نے انہی کو علم عطا فرمایا علیؓ نے کہا کہ میں ان لوگوں سے اس وقت تک لڑوں گا
حتی یکونوا مثلنا فقال انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتهم
جب تک یہ ہمارے جیسے (مسلمان) نہ ہوجائیں، آنحضورﷺ نے انہیں ہدایت دی کہ اپنے حال پر ہو جب ان کے میدان میں اتر لو
ثم ادعهم الی الاسلام واخبرهم بما یجب علیهم فوالله
پھر انہیں اسلام کی دعوت دو، اور انہیں بتاؤ کہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ان پر کیا امور واجب ہیں، خدا گواہ ہے
لان یهدی الله بک رجلا خیر لک من ان یکون لک حمرالنعم
کہ اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص بھی مسلمان ہو جائے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله فقال اقاتلهم حتی یکونوامثلنا:...... یعنی حضرت علیؓ نے آنحضرتﷺ سے قتال کی اجازت چاہی یہاں تک وہ از خود اسلام کا اقرار کرلیں۔ گویا کہ حضرت علیؓ نے یہ سمجھا کہ کافروں کیلئے ہماری طرف سے تلوار کے سوا کچھ نہیں یعنی تلوار ہی سے ان کو قائل کرنا ہے تو حضورﷺ نے ان کو قتال کا طریقہ سکھلایا کہ اول الامر (سب سے پہلے) میں دعوتِ اسلام پیش کی جائے۔ اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو جزیہ قبول کرلیں اور اگر یہ بھی قبول نہ کریں تو پھر تلوار استعمال کی جائے یعنی تلوار آخری حیلہ ہے یہی مراد ہے فوالله لان یهدی الله الخ سے اور اسی سے ترجمۃ الباب ثابت ہے۔

ایهم یعطی:...... یاء کے ضمہ اور طاء کے فتحہ کے ساتھ مضارع مجہول کا صیغہ ہے بمعنی جھنڈا ان میں سے کس کو دیا جاتا ہے۔

علٰی رسلک:...... راء کے کسرہ اور سین کے سکون کے ساتھ بمعنی علی هیئتک.

حمرالنعم:...... حاء کے ضمہ کے ساتھ ''سرخ اونٹ اچھے اور اعلیٰ۔

﴿۱۴۴﴾

باب الاساریٰ فی السلاسل

قیدی زنجیروں میں

(۲۱۴)حدثنا محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبة عن محمد بن زیاد

ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے غندر نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے

عن ابی ھریرة عن النبی ﷺ قال عجب الله من قوم یدخلون الجنة فی السلاسل

اور ان سے ابو ہریرہؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسے لوگوں پر اللہ کو تعجب ہوگا جو جنت میں داخل ہونگے ،وہ بیڑیوں میں

﴿تحقیق و تشریح﴾

سلاسل:...... سلسلة کی جمع ہے بمعنٰی زنجیر۔ **سلاسل اور ایثاق میں فرق:**...... سلسلہ زنجیر کو کہتے ہیں اور زنجیر میں جکڑنے کو کہتے ہیں اور ایثاق عام ہے زنجیر کے ذریعہ ہو یا رسی کے ذریعہ[۱]

قوله یدخلون الجنة فی السلاسل :...... ابوداؤد میں ہے یقادون الی الجنة فی السلاسل[۲]

(۱) :...... مطلب اس کا یہ ہے کہ مسلمان ان (کفار) کو جکڑ کر لائیں گے پھر وہ مسلمان ہو جائیں گے اسلام کی حالت میں ہی وہ فوت ہو جائیں گے۔ قیامت کے دن اسی ایمان پر ان کا حشر ہوگا کہ وہ جنت میں داخل ہونگے۔

(۲):...... یا اس سے مراد وہ مسلمان قیدی ہیں جو کافروں کی قید میں جکڑے جائیں گے اسی حالت میں وہ مر جائیں گے یا شہید کر دیئے جائیں گے تو جنت میں اسی حالت میں داخل ہونگے۔ حضرت امام بخاریؒ نے ترجمۃ الباب قائم فرمایا اساری فی السلاسل کہ قیدیوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لایا جائے گا۔

سوال:...... بظاہر یہ قرآن پاک کی آیت لَا اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ کے خلاف ہے[۳]

جواب〈۱〉:...... لا اکراہ فی الدین کا معنی یہ ہے کہ دین میں لانے کیلئے اکراہ نہیں ہوتا۔

جواب〈۲〉:...... چونکہ دین خیر ہے اور خیر میں داخل کرنے کو اکراہ نہیں کہا جاتا بلکہ اکراہ کا اطلاق شر پر ہوتا ہے۔

قوله عجب الله الخ:...... عجب اور ضحک وغیرہ الفاظ کی اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف نسبت مشاکلۃً ہوتی ہے حقیقت میں اس سے مراد رضا اور پسندیدگی ہے[۴]

﴿۱٤٥﴾

باب فَضْلِ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ اهلِ الْكِتَابَيْنِ

اہل کتاب کے کسی فرد کے اسلام لانے کی فضیلت

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ تورات وانجیل ماننے والوں میں سے کسی کے اسلام قبول کرنے کی فضیلت کو بیان فرما رہے ہیں۔

---

[۱] عمدۃ القاری ص ۲۵۸ ج ۱۴ [۲] ابوداؤد ص ۷ ج ۲ [۳] سورۃ البقرہ آیت ۲۵۶ پارہ ۳ [۴] عمدۃ القاری ص ۲۵۸ ج ۱۴

(۲۱۵)حدثنا علی بن عبدالله ثنا سفیان بن عیینة ثنا صالح بن حی ابوحسن
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہاہم سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، کہاہم سے صالح بن حی ابوحسن نے حدیث بیان کی
قال سمعت الشعبی یقول ثنی ابوبردة سمع اباه
کہا کہ میں نے شعبی سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے ابو بردہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد (ابوموسیٰ اشعریؓ) سے سنا
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثة یؤتون اجرهم مرتین الرجل تکون له الامة
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین طرح کے اشخاص ایسے ہیں جنہیں دہرا اجر ملتا ہے وہ شخص جس کی کوئی باندی ہو
فیعلمها فیحسن تعلیمها ویؤدبها فیحسن ادبها
وہ اسے تعلیم دے اور تعلیم دینے میں اچھا طرز عمل اختیار کرے، اسے ادب سکھائے اور اس میں اچھے طرز عمل کا مظاہرہ کرے
ثم یعتقها فیتزوجها فله اجران ومؤمن اهل الکتاب الذی کان مؤمنا
پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کرلے تو اسے دہرا اجر ملتا ہے اور وہ مومن جو اہل کتاب میں سے ہو کہ پہلے نبی پر ایمان لایا ہوں
ثم امن بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فله اجران والعبد الذی یؤدی حق الله
اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تو اسے بھی دہرا اجر ملے گا اور وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی بھی ادائیگی کرتا ہے
و ینصح لسیده ثم قال الشعبی
اور اپنے آقا کے ساتھ بھی خیر خواہانہ جذبہ رکھتا ہے اس کے بعد شعبی (راوی حدیث) نے فرمایا
واعطیتکها بغیر شیءٍ و قد کان الرجل یرحل فی اهون منها الی المدینة
کہ میں نے تمہیں یہ حدیث بلا کسی محنت ومشقت کے دے دی، ایک زمانہ وہ بھی تھا جب اس سے کم حدیث کیلئے مدینہ منورہ کا سفر کرنا پڑتا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدیث الباب کی ترجمة الباب سے مناسبت:...... ومؤمن اهل الکتاب الخ کے جملہ سے ہے۔

قوله الکتابَین :...... کتابین سے مراد توراتِ وانجیل ہیں بعض حضراتؒ نے اس کو نصاریٰ کے ساتھ خاص فرمایا ہے کیونکہ یہود حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام پر ایمان نہ لانے کی بناء پر اہل کتاب میں داخل نہیں،

جواب :...... دونوں (نصاریٰ و یہود) ہی اس فضیلت میں داخل ہیں اسلئے کہ قرآن پاک میں جس آیت میں آیا ہے اُولٰئِکَ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَیْنِ الآیة[۱] وہ بالاتفاق حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور وہ اسلام لانے سے پہلے یہودی تھے۔

---

[۱] پارہ ۲۰ سورۃ قصص آیت ۵۴

الشعبی:...... نام عامرؒ ہے۔ **ابوبردہؓ:**...... باء کے ضمہ کے ساتھ ہے نام حارث ہے[1]

اَبَاهُ:...... ابو بردہؓ کے والد ابو موسیٰ اشعریؓ ہیں جن کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔

یہ حدیث کتاب العلم ، باب تعلیم الرجل امته و اهله میں گزر چکی ہے اس کی تشریح الخیر الساری فی تشریحات البخاری ج ا ص ۴۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ثم قال الشعبیؒ:...... ای قال عامرؒ الشعبی یخاطب صالحاً اعطیتک هٰذه المسألة او المقالة ویروٰی اعطیکها بلفظ المستقبل.

بغیر شیٔ:...... ای بغیر اخذمال منک علٰی جهة الاجرة علیه[2] شعبیؒ نے فرمایا اے صالح میں نے تمہیں یہ حدیث بغیر محنت و مشقت کے دے دی جب کہ ایک زمانہ ایسا بھی گزرا ہے کہ لوگوں کو اس سے کم حدیث کے لئے مدینہ منورہ کا سفر کرنا پڑتا تھا اور تمہیں یہاں بیٹھے بیٹھے مل گئی نہ سفر کیا اور نہ ہی حدیث کے حصول کے لئے مشقت اٹھائی۔

﴿۱۴۴﴾

باب اهل الدار یُبَیَّتُوْنَ فیصاب الولدان والذراری

کسی گھر والے رات کے وقت حملہ کئے جاتے ہیں پس بچوں اور عورتوں کو بھی (غیر ارادی طور پر) زخم پہنچائے جاتے ہیں

بیاتاً،	لیلاً،	لنبینه،	بیّت	لیلاً
بیاتاً بمعنیٰ لیلاً (رات) لنبینّه لیلاً کا معنیٰ بیّت لیلاً (البتہ ہم رات کو حملہ کریں گے) کیا ہے۔				

ترجمة الباب کی غرض:...... حضرت امام بخاریؒ اس باب میں یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ کفار کی عورتیں اور بچے مسلمانوں کے حملہ میں مارے جائیں تو یہ جائز ہے بشرطیکہ ان کے قتل کی نیت نہ کی جائے اور یہ بھی ان احکام میں سے ہے کہ جن کا حکم تبدیلی نیت سے تبدیل ہو جاتا ہے۔

قوله اهل الدار:...... مراد اہل دار الحرب ہیں۔

قوله ویُبَیَّتون:...... صیغہ مجہول ہے تبییت مصدر ہے بولا جاتا ہے بیت العدو جبکہ رات کو حملہ کیا جائے۔

الولدان:...... ولید کی جمع ہے بمعنیٰ بچے۔ **الذراری:**...... ذریۃ کی جمع ہے بمعنیٰ عورتیں۔

بیاتاً:...... سورۃ اعراف کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے کہ وَکَمْ مِنْ قَرْیَةٍ اَهْلَکْنَاهَا فَجَاءَ هَا بَأْسُنَا بَیَاتاً اَوْ هُمْ قَائِلُوْنَ[3] اور امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے مطابق بیبتون کی مناسبت سے قرآن کے لفظ بَیَاتاً کی تفسیر لَیْلاً سے فرمائی ہے۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۵۹ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۲۵۹ ج ۱۴ [3] پارہ ۸ آیت ۴ سورۃ اعراف

لَنُبَیِّتَنَّہٗ:...... سورۃ نمل کی آیت مبارکہ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰہِ لَنُبَیِّتَنَّہٗ وَاَھْلَہٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِیِّہٖ الآیۃ[1] کی طرف اشارہ ہے اورامام بخاریؒ نے یہاں بھی اپنی عادت کے مطابق یبیتون کی مناسبت سے اس کی تفسیر بَیَّتَ لَیْلاً سے کی ہے۔

(۲۱۶)حدثنا علي بن عبدالله ثنا سفيان ثناالزهری
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا ہم سے زہری نے حدیث بیان کی
عن عبيدالله عن ابن عباس عن الصعب بن جثامةؓ
ان سے عبیداللہ نے ، ان سے ابن عباسؓ نے اور ان سے صعب بن جثامہؓ نے بیان کیا
قال مربي النبیﷺ بالابواء او بودّان وسئل
کہ نبی کریمﷺ (مقام) ابواء یا (مقام) ودان میں میرے پاس سے گزرے تو آپﷺ سے پوچھا گیا
عن اهل الدار يبيتون من المشركين فيصاب من نسائهم وذراريهم قال
کہ مشرکین کے جس قبیلے پر شب خون مارا جائے گا کیا ان کی عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کرنا درست ہوگا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا
هم منهم و سمعته يقول لاحمیً الا لله ولرسولهﷺ
کہ وہ بھی اُنہی میں سے ہیں اور میں نے آنحضورؐ سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے، اللہ اور اس کے رسولﷺ کے سوا اور کسی کی حمی نہیں ہے
و عن الزهری انه سمع عبيدالله عن ابن عباس قال ثنا الصعب
اور زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے عبیداللہ سے سنا، بواسطہ ابن عباسؓ کے اور کہا ہم سے صعبؓ نے حدیث بیان کی
في الذراری وكان عمرو يحدثنا عن ابن شهاب
اور صرف ذراری (بچوں) کا ذکر کیا سفیان نے بیان کیا کہ عمرو ہم سے حدیث بیان کرتے تھے ان سے ابن شہاب
عن النبیﷺ فسمعناه من الزهری قال
نبی کریمﷺ کے حوالہ سے (سفیان نے بیان کیا کہ پھر) ہم نے خود زہری (ابن شہاب) سے سنی، انہوں نے بیان کیا
اخبرنی عبيدالله عن ابن عباس عن الصعبؓ قال
کہ مجھے عبیداللہ نے خبردی، انہیں ابن عباسؓ نے اور انہیں صعبؓ نے عمرو سے بیان کیا تھا فرمایا
هم منهم ولم يقل كما قال عمرو هم من آبائهم
کہ وہ بھی انہیں کے باپ دادوں کی نسل سے ہیں (ھم من ابائھم) زہری نے (خود ہم سے) ان الفاظ کے ساتھ نہیں بیان کیا

[1] پارہ ۱۹ سورۃ نمل آیت ۴۹

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله الابواء :...... یہ ایک جگہ کا نام ہے آنحضرت ﷺ کی والدہ کا انتقال اسی جگہ ہوا تھا۔

قوله بوڈان :...... یہ بھی ایک جگہ کا نام ہے۔

قوله هم منهم :...... وہ بچے اور عورتیں حکم میں ان کے موافق ہیں یعنی جیسے ان (کفار) کو قتل کرنا جائز ہے ویسے ہی ان (عورتوں اور بچوں) کو قتل کرنا بھی جائز ہے لیکن شرط وہی ہے کہ نیت ان کو قتل کرنے کی نہ کی جائے یعنی اگر ان کے بڑوں (مردوں) کو ان (عورتوں اور بچوں) کے بغیر مارنا ممکن نہ ہو تو ان کا مارنا جائز ہے۔

یہ حکم دنیا کے لحاظ سے ہے آخرت کے لحاظ سے بچوں کے بارے میں تین مذہب ہیں۔

(۱):...... بچے بھی دوزخ میں ہونگے یعنی اپنے آباء کے تابع ہوں گے۔ اکثر حضراتؒ کی یہی رائے ہے۔

(۲):...... بعض حضراتؒ نے کفار کے بچوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے فطرتِ اسلامی کی بناء پر، جیسا کہ حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ بچے فطرت (اسلام) پر پیدا کئے جاتے ہیں پھر ان کے والدین ان کو یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے۔

(۳):...... بعض حضراتؒ نے اس مسئلہ پر توقف کا قول اختیار فرمایا ہے۔

قوله لاحِمٰی الاالله ولرسوله :...... اس میں آنحضرت ﷺ نے ایک رسمِ جاہلیت کی رد فرمائی ہے۔

زمانہ جاہلیت میں جب کوئی آدمی کسی زمین پر قبضہ کرتا تو کتے کی آواز تک لوگوں کو روکتا کہ تم یہاں سے یہاں تک اپنے جانوروں کو چارہ نہ کھلاؤ، یہ زمین کا ٹکڑا میرے ساتھ خاص ہے اس کا نام حماءِ جاہلیت ہے۔

آنحضرت ﷺ نے اس کو باطل قرار دیا اور فرمایا کہ **لاحِمٰی الاالله ولرسوله**، یعنی **حِمٰی، الله** اور اس کے رسول ﷺ کا حق ہے یا جو ان (رسول اللہ ﷺ) کے قائم مقام ہو اس کا حق ہے اسی لئے حضرت عمرؓ سے حِمٰی قائم کرنا ثابت ہے کیونکہ وہ بھی آنحضرت ﷺ کے قائم مقام ہیں۔

علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ یہ ایک مستقل حدیث ہے جو **کتاب المساقاة، باب لاحمٰی الاالله ولرسوله** میں موجود ہے[1]۔

سوال:...... جب یہ الگ حدیث ہے تو حدیث الباب میں کیوں لائے؟

جواب:...... محدثینؒ کی عادت رہی ہے کہ جیسے وہ حدیث سنتے تھے اسی طرح بیان کرتے تھے چنانچہ انہوں نے ایسے ہی سنی تھی اس لئے حدیث الباب کے درمیان ذکر کر دی[2]۔

---

[1] بخاری ص ۳۱۹ ج ۱ [2] عمدۃ القاری ص ۲۶۲ ج ۱۴

قوله قال اخبرنی عبیدالله الخ:...... یہاں سے روایت کا اختلاف بیان فرمار ہے ہیں کہ حضرت صعبؓ نے هم منهم کہا اور حضرت عمرؓ نے هم من اباۤء هم کہا۔

مسئله:...... اگر کسی جنگ میں کفار مسلمانوں کو بطور ڈھال استعمال کریں تو حکم یہ ہے کہ جہاد (قتال) سے نہیں رکنا چاہیے لیکن نیت ان مسلمانوں کے قتل کی نہیں کرنی چاہئے۔قال الثوریؒ و ابو حنیفةؒ و ابویوسفؒ ومحمدؒ والشافعیؒ فی الصحیح واحمدؒ اسحاقؒ اذاکان لایوصل الٰی قتلهم الا بتلف الصبیان والنساء فلا بأس به[1]

﴿۱٤۷﴾

باب قتل الصبيان في الحرب

جنگ میں بچوں کا قتل

ترجمة الباب کی غرض:...... ترجمۃ الباب سے امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ قتال کے وقت کفار کی عورتوں اور بچوں کو قتل نہیں کرنا چاہیے۔

(۲۱۷)حدثنا احمد بن یونس ثنا اللیث عن نافع ان عبداللهؓ اخبره
ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں لیث نے خبر دی، انہیں نافع نے یہ کہ عبداللہؓ نے انہیں خبر دی
ان امراة وجدت فی بعض مغازی النبیﷺ مقتولة فانکر النبیﷺ قتل الصبیان والنساء
کہ نبی کریمﷺ کے ایک غزوہ (غزوہ فتح مکہ) میں ایک مقتول عورت پائی گئی تو آنحضورﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل پر ناگواری کا اظہار فرمایا

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدیث الباب کی ترجمة الباب سے مناسبت:...... حدیث الباب کی ترجمۃ الباب سے مناسبت ظاہر ہے۔

امام مسلمؒ نے ''مغازی'' میں یحییٰ بن یحییٰؒ وغیرہ سے اور امام ابوداؤدؒ نے ''جہاد'' میں یزید بن خالدؒ سے اس روایت کی تخریج فرمائی ہے۔

﴿۱٤۸﴾

باب قتل النساۤءِ في الحرب

جنگ میں عورتوں کا قتل

[1] عمدۃ القاری ص ۲٦۲ ج ۱٤

امام بخاریؒ کی غرض:...... جنگ میں عورتوں کو قتل نہیں کرنا چاہئے۔

سوال:...... گزشتہ سے پیوستہ باب کی حدیث سے مشرکین کی عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کا جواز معلوم ہو رہا ہے اور اس باب سے اور اس سے پہلے باب کی احادیث سے عدمِ جواز، لہٰذا بظاہر تعارض ہے؟

جواب:...... پہلے گزر چکا ہے کہ ان کے قتل کا قصد اور نیت نہ کی جائے اور اگر مسلمانوں کے حملہ میں مارے جائیں تو جائز ہے۔

(۲۱۸) حدثنا اسحاق بن ابراهيم قال قلت لابی اسامة حدثكم عبيدالله
ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا عبید اللہ نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے؟
عن نافع عن ابن عمرؓ قال وجدت امرأة مقتولة فی بعض مغازی رسول اللهﷺ
کہ ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمرؓ نے کہ ایک عورت رسول اللہﷺ کے کسی غزوے میں مقتول پائی گئی
فنهٰى رسول اللهﷺ عن قتل النسآءِ والصبيان
تو نبی کریمﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا (تو انہوں نے اس کا اقرار کیا)

﴿۱۴۹﴾

باب لا يعذب بعذاب الله

اللہ تعالیٰ کے مخصوص عذاب کی سزا کسی کو نہ دی جائے

(۲۱۹) حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا الليث عن بُكير عن سليمان بن يسار
ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے بکیر نے، ان سے سلیمان بن یسار نے
عن ابی هريرةؓ انه قال بعثنا رسول اللهﷺ فی بعث فقال
اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ فرمایا اور ہدایت کی کہ
ان وجدتم فلانا وفلانا فاحر قوهما بالنار ثم قال رسول اللهﷺ حين اردنا الخروج
اگر تمہیں فلاں اور فلاں مل جائیں تو انہیں آگ میں جلا دینا، پھر جب ہم نے روانگی کا ارادہ کیا تو آنحضرتﷺ نے فرمایا
انی امرتكم ان تحرقوا فلانا و فلانا و ان النار لايعذبها الا الله فان وجدتموهما فا قتلوهما
کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں اور فلاں کو جلا دینا، لیکن آگ ایک ایسی چیز ہے جس کی سزا صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے، اس لئے اگر وہ تمہیں ملیں تو انہیں قتل کر دینا

فائدہ:...... امام بخاریؒ نے اس حدیث کو کتاب الجهاد، باب التودیع میں تعلیقاً ذکر فرمایا ہے[1]

(۲۲۰)حدثنا علی بن عبدالله ثنا سفیان عن ایوب عن عکرمة
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے
ان علیاً حرق قوما فبلغ ابن عباس
یہ کہ علیؓ نے ایک قوم کو (جو عبداللہ بن سبا کی متبع تھی اور خود علیؓ کو اپنا رب کہتی تھی) جلا دیا تھا، جب یہ اطلاع ابن عباسؓ کو ملی
فقال لو کنت انا لم احرقهم لان النبی ﷺ قال لاتعذبوا بعذاب الله
تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو کبھی انہیں نہ جلاتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ کے عذاب کی سزا کسی کو نہ دو
و لقتلتهم کما قال النبی ﷺ من بدل دینه فاقتلوه
البتہ انہیں قتل ضرور کرتا، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، جو شخص اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو

تحقیق و تشریح

ترجمة الباب سے مطابقت:...... لاتعذبوا بعذاب الله کے جملہ سے ہے۔

امام بخاریؒ نے اس حدیث کو استتابة المرتدین میں ذکر فرمایا ہے امام ابوداودؒ نے ''حدود'' میں احمد بن حنبلؒ سے اور امام ترمذیؒ نے ''کتاب الحدود'' میں احمد بن عبدةؒ سے اور امام نسائیؒ نے ''محاربہ'' میں محمد بن عبداللہؒ سے اور امام ابن ماجہؒ نے ''حدود'' میں محمد بن صباحؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ان علیا حرق قوما:...... بے شک حضرت علیؓ نے جلایا ایک قوم کو۔ اور یہ قوم عبداللہ بن سبا کی پیرکار تھی اور حضرت علیؓ کو رب مانتے تھے

(۱۵۰)

باب فَاِمَّامَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا

اس کے بعد، یا ان پر احسان کر کے یا فدیہ لیکر (چھوڑ دو) یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار کو رکھ دے

فیه حدیث ثمامة وقوله عزوجل مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى
اس سلسلے میں ثمامہؓ سے متعلق حدیث ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ نبی کیلئے مناسب نہیں تھا کہ اس کے پاس قیدی ہوں
حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ یعنی یغلب فی الارض تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا الآية[2]
جب تک کہ خوب خونریزی نہ کرے ملک میں یعنی غلبہ پالے ملک میں، تم دنیا کا اسباب چاہتے ہو الی آخرہ

[1] عمدة القاری ص ۲۶۴ ج ۱۴ [2] سورۃ الانفال پارہ ۱۰ آیت ۶۷

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب سورۃ محمد پارہ ۲۶ کی آیت ۴ کا کچھ حصہ ہے مکمل آیت اس طرح ہے فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّى إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ذَٰلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ

''سو جب تم مقابل ہو منکروں کے تو (ان کی) گردنیں مارو یہاں تک کہ جب خوب قتل کر چکو ان کو تو مضبوط باندھ لو قید کر کے پھر یا احسان کرو اور یا معاوضہ لے لو، جب تک کہ لڑائی رکھ دے اپنے ہتھیار یہ سن چکے اور اگر چاہے اللہ تو بدلہ لے ان سے اور لیکن اللہ جانچنا چاہتا ہے تمہارے ایک سے دوسرے کو اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے تو نہ ضائع کرے گا وہ ان کے کئے کام''[1]

کافر ومشرک قیدیوں کا حکم:...... اسیرانِ جنگ کو ان کے وطن واپسی کی دو صورتیں ہیں۔

۱: معاوضہ میں چھوڑنا۔ ۲: بلا معاوضہ چھوڑنا۔

ان دونوں میں سے جو صورت بھی امامِ وقت کے نزدیک اصلح ہو اسے اختیار کر سکتا ہے ہاں اگر قیدیوں کو ان کے وطن کی طرف واپسی کرنا مصلحت کے خلاف ہو تو پھر تین صورتیں ہیں۔

۱: ذمی بنا کر بطورِ رعیت کے رکھنا۔ ۲: غلام بنالینا۔ ۳: قتل کر دینا۔

احادیث مبارکہ سے قیدی کو قتل کرنے کا ثبوت صرف خاص خاص حالات میں ملتا ہے جب کہ وہ کسی ایسے سنگین جُرم کا مرتکب ہوا ہو جس کی سزا قتل سے کم نہیں ہو سکتی تھی البتہ غلام یا رعیت بنا کر رکھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں[1]

قولہ فیہ حدیث ثمامۃ:...... اس باب میں حدیث ثمامہ سے مراد حدیثِ ابو ہریرۃؓ ہے جس میں ثمامہؓ بن اثال کے اسلام لانے کا قصہ مذکور ہے اور یہ روایت موصولاً بخاری شریف کتاب المغازی ، باب وفد بنی حنیفۃ ص ۶۲۷ پر مذکور ہے اس حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے ان پر احسان فرمایا۔

حدیث کا حاصل:...... آنحضرت ﷺ نے نجد کی جانب ایک جماعت روانہ فرمائی وہ بنو حنیفہ کے ایک جوان کو پکڑ لائے جسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا انہوں نے اُسے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا بعد میں اُسے چھوڑ دیا[2]

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ:...... امام بخاریؒ نے ترجمۃ الباب کے تحت ثمامہ بن اثال کے قصہ کی طرف اشارہ فرمایا اور دسویں پارہ کی ایک آیت ذکر فرمائی دونوں میں قیدیوں

---

[1] تفسیر عثمانی ص...... [2] عمدۃ القاری ص ۲۶۵ ج ۱۴

کا ذکر ہے اور یہ آیت غزوہ بدر کے قیدیوں کے متعلق نازل ہوئی۔ غزوہ بدر میں ستر کافر گرفتار ہوئے آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے قیدیوں کے متعلق مشورہ فرمایا بعض نے فدیہ لے کر چھوڑنے کا مشورہ دیا اور بعض نے قتل کر دینے کا مشورہ دیا۔ بالآخر آپ ﷺ نے قیدیوں کو فدیہ لے کے چھوڑ دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

مسئلہ :......

(۱):...... جمہور آئمہ فرماتے ہیں کہ اُساریٰ کفار میں سے مردوں کے بارے میں امام کو اختیار ہے جو اسلام اور مسلمین کیلئے مناسب ہو اس پر عمل کرے۔

(۲):...... حضرت امام زہریؒ، حضرت مجاہدؒ اور ایک طائفہ کے نزدیک اُساریٰ کفار سے فدیہ لینا بالکل جائز نہیں۔

(۳):...... حضرت حسنؒ اور حضرت عطاؒ فرماتے ہیں کہ ان کو قتل نہ کیا جائے بلکہ مَنّ (احسان) اور فدیہ کے درمیان اختیار دیا جائے گا۔

(۴):...... حضرت امام مالکؒ سے ایک روایت ہے کہ مَنّ بغیر فداء (فدیہ لینا) کے جائز نہیں۔

(۵):...... حنفیہؒ سے ایک روایت منقول ہے کہ مَنّ (احسان) بالکل جائز نہیں نہ فدیہ لے کر اور نہ ویسے ہی۔

جو لوگ فدیہ لینے سے منع کرتے ہیں انہوں نے مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَکُوْنَ لَهٗ الآیة[۱] سے استدلال کیا ہے۔

دوسری دلیل فَاقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ[۲] الآیة ہے اس آیت میں تصریح ہے کہ ان کو قتل کرو البتہ جن سے جزیہ لے لیا جائے وہ مستثنیٰ ہیں۔

﴿۱۵۱﴾

باب هل للاسیر ان یقتل اویخدع الذین اسروه حتی ینجو من الکفرة

کیا مسلمان قیدی، کفار سے نجات حاصل کرنے کیلئے قتل کر سکتا ہے اور انہیں دھوکا دے سکتا ہے

فیه المسور عن النبی صلی الله علیه وسلم
اس سلسلے میں مسور رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے

﴿تحقیق و تشریح﴾

هل للاسیر ان یقتل الخ:...... اس میں حدیث مسورؓ ہے اس سے قصہ ابو بصیر کی طرف اشارہ ہے یعنی کافر کو دھوکہ دے کر اس کو قتل کر کے نجات پالینا جائز ہے[۳]

اور وہ قصہ ابو بصیر یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ پہنچے تو ابو بصیرؓ مشرکین کی قید

---

[۱] پارہ ۱۰ سورۃ انفال آیت ۶۷ [۲] پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۵ [۳] بخاری ص ۳۷۷ کتاب الشروط باب الشروط فی الجهاد

سے بھاگ کر مدینہ پہنچ گئے قریش نے فوراً ہی دو آدمی ان کے لینے کے لئے پیچھے روانہ کئے آپ نے از روئے معاہدہ ابو بصیرؓ کو ان کے حوالہ کر دیا جب ذو الحلیفہ میں پہنچے تو دم لینے کے لئے ٹھہر گئے اور جو کھجوریں ساتھ تھیں کھانے لگے ابو بصیرؓ نے ان میں سے ایک سے کہا کہ تمہاری تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے اس نے تلوار کو نیام سے نکال کر کہا ہاں! خدا کی قسم میں اس کو بارہا آزما چکا ہوں۔ ابو بصیرؓ نے کہا ذرا مجھ کو تو دکھلایئے، اس شخص نے تلوار ابو بصیرؓ کو دی تو ابو بصیرؓ نے فوراً ہی اس پر ایک وار کیا جس سے وہ ٹھنڈا ہو گیا اور دوسرا شخص اطلاع کرنے کے لئے مدینہ منورہ روانہ ہو گیا اور مدینہ پہنچ کر آپ ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع کی۔

حضرت امام اعظمؒ سے منقول ہے کہ اگر مسلمان نے عہد کیا ہوا ہو تو وہ عہد باطل ہے اس کا پورا کرنا جائز نہیں۔

یہی قول حضرات شافعیہؒ کا ہے کہ مسلمان کافروں کے ہاتھوں سے دھوکہ دے کر بھاگ سکتا ہے۔ (عمدۃ القاری ص ۲۶۶ ج ۱۴) اور اگر ان کے درمیان عہد نہ ہو تو مسلمان کے لئے ہر طریق سے ان سے چھٹکارا حاصل کرنا جائز ہے۔ ان کو قتل کر کے، مال دے کر، گھر جلا کر یا اس کے علاوہ کسی اور طریقہ سے۔

﴿۱۵۲﴾

باب اذا حرق المشرک المسلم هل یحرق

کیا اگر کوئی مشرک کسی مسلمان کو جلا دے تو اسے جلایا جا سکتا ہے؟

(۲۲۱) حدثنا معلی بن اسد ثنا وهیب عن ایوب عن ابی قلابة

ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے

عن انس بن مالکؓ ان رهطا من عکل ثمانیة قدموا علی النبی ﷺ

اور ان سے انس بن مالکؓ نے کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد کی جماعت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی

فاجتووا المدینة فقالوا یا رسول الله ابغنا رسلا

لیکن مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی، انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ، ہمارے لئے (اونٹ کے) دودھ کا انتظام کر دیجئے

فقال ما اجدلکم الا ان تلحقوا بالذود فانطلقوا فشربوا من ابوالها والبانها

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم جاؤ ان اونٹوں کے پاس جو چراگاہ میں چر رہے ہیں۔ پس انہوں نے ان کا دودھ اور پیشاب پیا

حتی صحوا و سمنوا

یہاں تک کہ ان کی صحت ٹھیک ہو گئی اور وہ موٹے ہو گئے

وقتلوا الراعي واستاقوا الذود و كفروا بعد اسلامهم
اور انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ساتھ لے کر بھاگ نکلے اور اسلام لانے کے بعد کفر کیا
فاتي الصريخ النبي ﷺ فبعث الطلب فما ترجل النهار حتى اتى بهم
ایک شخص نے اس کی اطلاع آنحضور ﷺ کو دی تو آپ نے ان کی تلاش کے لئے آدمی بھیجے، دوپہر سے بھی پہلے وہ پکڑ کر لائے گئے
فقطع ايديهم وارجلهم ثم امربمسا مير فاحميت فكحلهم بها
ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے، پھر آپ ﷺ کے حکم سے ان کی آنکھوں میں سلائی گرم کر کے پھیر دی گئی
وطرحهم بالحرة يستسقون فما يسقون حتى ماتوا
اور حرۃ (مدینہ کی پتھریلی زمین) میں انہیں ڈال دیا گیا وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں نہ دیا گیا، یہاں تک کہ سب مر گئے
قال ابوقلابة قتلوا وسرقوا وحاربوا الله ورسوله وسعوا في الارض فسادا
ابوقلابہ نے کہا کہ انہوں نے قتل کیا تھا اور چوری کی تھی، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ کی تھی اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کی تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله هل يُحَرَّق:...... هل یحرق کا جواب یہ ہے کہ جلایا جائے گا۔

سوال:...... حدیث الباب کو ترجمۃ الباب سے مناسبت نہیں کیونکہ عُکل قبیلہ کے آٹھ افراد نے آنحضرت ﷺ کے اونٹوں کے چرواہے کو قتل کیا جلایا تو نہیں جب کہ ترجمۃ الباب میں ہے کہ اگر کوئی مشرک کسی مسلمان کو جلائے تو کیا مشرک کو جلایا جاسکتا ہے؟

جواب:...... مسلم شریف ص ۵۸ ج ۲ کی روایت میں آتا ہے **انما سمل النبي ﷺ اعين اولئك لانهم** سملوا اعين الرعاء. پس مفصل روایت کے اعتبار سے حدیث، ترجمۃ الباب کے موافق ہوگئی۔

یہ حدیث کتاب الوضوء میں گزر چکی ہے اس کی مزید تشریح الخیر الساری فی تشریحات البخاری ص ۲۶۲ ج ۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔

عُكل:...... (عین کے ضمہ کے ساتھ) ایک مشہور قبیلہ کا نام ہے۔

ثمانيةً:...... آٹھ، رھطاً سے بدل ہے۔

فاجتووا المدينة:...... مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی اور الاجتواء سے مشتق ہے بمعنی کراهة الاقامة.

ابغنا رِسلاً:...... آپ ﷺ ہمارے لئے دودھ کا انتظام فرما دیجئے۔

ابغنا:...... یہ الابغاء سے مشتق ہے امر کا صیغہ ہے اور نا ضمیر ہے۔

رسلا:...... راء کے کسرہ اور سین کے سکون کے ساتھ ہے وھو الدر من اللبن ۔

الذود:...... تین سے دس اونٹوں پر بولا جاتا ہے۔

الصریخ:...... ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کو اطلاع کی۔ صریخ کا اصل معنیٰ الصوت المستغیث ہے (یعنی فریاد کرنے والے کی آواز)

فما ترجل النهار:...... ای ما ارتفع النہار دن چڑھنے سے پہلے پہلے (یعنی دوپہر سے پہلے) ان آٹھ آدمیوں کو گرفتار کر کے آنحضرت ﷺ کے سامنے لایا گیا۔

﴿۱۵۳﴾

باب

یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے اور یہ پہلے کیلئے بطور تتمہ کے ہے۔

ترجمة الباب کی غرض:...... تحریق جائز ہے لیکن اس کی جو اس کا مستوجب ہے اس سے تجاوز نہ کیا جائے۔

(۲۲۲) حدثنا یحییٰ بن بکیر ثنا اللیث عن یونس عن ابن شھاب
ہم سے یحییٰ بکیر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے
عن سعید بن المسیب وابی سلمة ان اباھریرةؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول
ان سے سعید بن مسیّب اور ابو سلمہ نے یہ کہ ابو ہریرہؓ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرمارہے تھے
قرصت نملة نبیا من الانبیآء فامر بقریة النمل فاحرّقت
کہ ایک چیونٹی نے ایک نبی (علیہ الصلوۃ والسلام) کو کاٹ لیا تھا تو ان کے حکم سے چیونٹیوں کے سارے گھروندے جلا دیئے گئے
فاوحی اللہ الیه ان قرصتک نملة احرقت امة من الامم تسبح اللہ
اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اگر آپ کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو آپ نے ایک ایسی امت کو جلا کر خاکستر دیا جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله احرقت امة الخ:...... اس میں اشارہ ہے کہ اگر وہ ایک چیونٹی کو جلا دیتے تو جائز ہوتا یہ استدلال شرائع من قبلنا کے قبیلہ سے ہے۔

فائدہ:...... حدیث پاک میں چیونٹی کی تسبیح کا ذکر آیا ہے اور یہ اس بات پر دال ہے کہ تمام حیوانات اللہ پاک کی تسبیح کرتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ہے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ[1]

علامہ ابن تینؒ نے فرمایا کہ یہ اس بات پر دال ہے کہ چیونٹی کو نہ جلایا جائے۔

﴿۱۵۴﴾

باب حرق الدُور والنخیل

گھروں اور باغوں کو جلانا
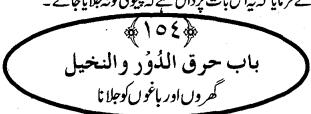
ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ اس باب میں مشرکین کے گھروں اور کھجوروں کے جلانے کے جواز کو بیان فرما رہے ہیں۔

اس باب کے تحت دو احادیث مبارکہ لائے ہیں پہلی حدیث میں کعبة الیمانیه، ذو الخلصه کی عمارت کو گرا کر آگ لگانے کا ذکر ہے جو قبیلہ خثعم کا ایک بت کدہ تھا اور دوسری حدیث میں بنو نضیر کے کھجوروں کے باغات کو جلانے کا ذکر ہے۔

(۲۲۳) حدثنا مسدد ثنا یحییٰ عن اسمٰعیل ثنی قیس بن ابی حازم

ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے قیس بن ابو حازم نے حدیث بیان کی

قال قال لی جریر قال لی رسول اللہ ﷺ الا تر یحنی من ذی الخلصة

کہا کہ مجھ سے جریر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ذوالخلصہ سے مجھے راحت کیوں نہیں پہنچاتے

وکان بیتا فی خثعم یسمی الکعبة الیمانیة قال فانطلقت فی خمسین ومائة فارس من احمس

یہ ذوالخلصہ قبیلہ خثعم کا ایک بت کدہ تھا، اسے کعبۃ الیمانیہ کہتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس سواروں کو لے کر چلا

وکانوا اصحاب خیل قال وکنت لا اثبت علی الخیل

یہ سب حضرات بڑے اچھے گھوڑ سوار تھے لیکن میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا

فضرب فی صدری حتی رأیت اثر اصابعه فی صدری و قال اللهم

آنحضورؐ نے میرے سینے پر (اپنے ہاتھ سے) مارا میں نے انگشتہائے مبارک کا نشان اپنے سینے پر دیکھا، پھر فرمایا اے اللہ

ثبته واجعله هادیا مهدیا

گھوڑے کی پشت پر اسے پختگی عطا فرمائیے اور دوسرے کو ہدایت کی راہ دکھانے والا اور خود ہدایت پایا ہوا بنائیے

[1] پارہ ۱۵ سورۃ اسرا آیت ۴۴

فانطلق الیها فکسرها وحرقها ثم بعث الی رسول اللهﷺ بخبره
اس کے بعد جریرؓ روانہ ہوئے اور ذوالخلصلہ کی عمارت کو گرا کر اس میں آگ لگادی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع بھجوائی
فقال رسول جریر والذی بعثک بالحق
جریرؓ کے قاصد نے خدمتِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کیساتھ مبعوث کیا
ماجئتک حتی ترکتها کانه جمل اجوف
میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا، جب تک ہم نے ذوالخلصہ کو ایک خالی پیٹ والے اونٹ کی طرح نہیں بنادیا
او اجرب قال فبارک فی خیل احمس ورجالها خمس مرات
یا (کہا کہ) خارش زدہ اونٹ کی طرح بیان کیا کہ یہ سن کر آپ نے قبیلہ احمس کے سواروں اور قبیلہ کے تمام لوگوں کیلئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ نے اس حدیث کو **کتاب الجهاد** ، **کتاب المغازی** اور **کتاب الدعوات** میں ذکر فرمایا ہے اور امام مسلمؒ نے **فضائل** میں عبدالحمیدؒ بن بیان وغیرہ سے اور امام ابوداوٗدؒ نے **کتاب الجهاد** میں ربیعؒ بن نافع اور امام نسائی نے **سیر** میں اور **فی الیوم واللیلة** محمد بن منصورؒ سے اور یوسفؒ بن عیسی سے اور **مناقب** میں موسیٰ بنؒ عبدالرحمن سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

الا تریحنی:...... ہمزہ کے فتح اور لام کی تخفیف کے ساتھ ہے اور اس سے یہاں غرض تحضیض ہے اور یہ جملہ فعلیہ کے ساتھ خاص ہوا کرتا ہے اور **الا راحة** سے **تریح** واحد مذکر حاضر فعل مضارع معروف ہے معنی یہ ہے اے جریر تم مجھے ذوالخلصہ (خلصہ نامی بت) کو توڑ کر خوش کیوں نہیں کرتے راحت کیوں نہیں پہنچاتے۔

قوله الکعبة الیمانیة:...... اس میں موصوف کی اضافت صفت کی طرف ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کو جلانے کا حکم فرمایا اس لئے اس میں خلصہ نامی بت تھا جس کو وہ پوجتے تھے۔ دوس قبیلہ اس کا پجاری تھا جیسا کہ مسلم شریف کی روایت میں حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے **لا تقوم الساعة حتی تضطرب الیات نساء من دوس حول ذی الخلصة** [1]

یمانیة کہنے کی وجہ:...... کیونکہ یہ یمن کی جہت میں تھا اس لئے اس کو یمانیہ کہا جاتا تھا۔

قوله احمس:...... حضرت جریرؓ کا قبیلہ ہے لغت میں اس کا معنی بہادر مضبوط لڑائی اور دین میں۔ حضرت جریرؓ ایک سو پچاس اچھے گھڑ سواروں کو لے کر آنحضرت ﷺ کی خواہش کو پورا کرنے چلے اور گرجا گھر گرا کر واپس لوٹے۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۶۹ ج ۱۴

قولہ ھا دیا مھدیا:...... ھادیاً سے قوتِ تکمیل کی طرف اشارہ ہے اور مھدیا سے قوتِ کمال کی طرف اشارہ ہے کہ اے اللہ تبارک وتعالیٰ آپ اور ان کو دین میں کامل ومکمل فرمادیں۔

قولہ اجوف:......اجوف خالی پیٹ یعنی بے نفع۔

قولہاجرب:...... بمعنی خارشی اونٹ، یعنی جیسے خارش والا اونٹ گندھک وغیرہ لگانے سے سیاہ ہوجاتا ہے ایسے ہی وہ بھی جلانے سے سیاہ ہوگیا۔

خمس مرات:......احمس قبیلہ کے گھوڑوں اوران کے سواروں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔

(۲۲۴)حدثنا محمدبن کثیر انا سفیان عن موسیٰ بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمرؓ
ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں سفیان نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے، انہیں نافع نے اوران سے ابن عمرؓ نے
قال حرق النبی علیہ وسلم صلی اللہ نخل بنی النضیر
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہود) بنو نضیر کے کھجور کے باغات جلوا دیئے تھے۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

قولہ قال حرق النبی ﷺ:...... جمہور آئمہؒ نے دشمنوں کے ملک اور شہر میں تحریق اور تخریب کو جائز قرار دیا ہے اور امام اوزاعیؒ نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے یعنی امام اوزاعیؒ دشمنوں کے شہر میں تخریب کے قائل نہیں ہیں۔

دلیل:......امام اوزاعیؒ نے حضرت ابوبکرؓ صدیق کی وصیت سے استدلال فرمایا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے لشکروں کو وصیت کی تھی کہ دشمنوں کے شہروں میں سے کسی درخت وغیرہ کو نہ کاٹنا۔

جواب:...... حضرت امام طبریؒ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ نہی قصد پر محمول ہے اگر بلا قصد حالتِ قتال میں تخریب وتحریق ہوجائے تو جائز ہے۔

دوسرا جواب:...... حضرت ابوبکر صدیقؓ کا منع فرمانا اس بناء پر ہے کہ ان کو معلوم ہوگیا تھا کہ یہ شہر مسلمانوں کیلئے فتح ہوجائیں گے تو یہ چیزیں مسلمانوں کے کام آئیں گے۔ یہ حدیث کتاب المغازی میں مفصل آئے گی ان شاءاللہ۔

اختلاف کی تفصیل:...... ولو قال الکوفیون یحرق شجرھم وتخرب بلادھم وتذبح الانعام وتعرقب اذا لم یمکن اخراجھا وقال مالک یحرق النخل ولا تعرقب المواشی وقال الشافعیؒ یحرق الشجر المثمر والبیوت واکرہ حریق الزرع والکلاء وقال الشافعیؒ لایحل قتل المواشی ولا عقرھا ولکن تُخلّٰی[۲] اور کوفیوں نے کہا کہ ان کے درخت جلائے جائیں گے اوران کے شہر اجاڑے جائیں گے،

---

[۱] عمدۃ القاری ص ۲۷۰ ج ۱۴ [۲] عمدۃ القاری ص ۲۷۰ ج ۱۴

اوران کے جانور ذبح کئے جائیں گے اوران کی خونچیں کاٹی جائیں گی جب کہ ان کونکالنا ممکن نہ ہواورامام مالکؒ نے فرمایا کہ کھجوریں جلائی جائیں گی اور جانوروں کی خونچیں کاٹی جائیں گی اورامام شافعیؒ نے فرمایا کہ پھل دار درخت اور گھر جلائے جائیں گے اور میں ناپسند کرتا ہوں کھیتی اور گھاس کے جلانے کواورامام شافعیؒ نے فرمایا کہ نہیں ہے حلال جانوروں کوقتل کرنا اور نہ ان کی خونچیں کاٹنا اور لیکن چھوڑ دیا جائے گا۔

﴿۱۵۵﴾

باب قتل النآئم المشرک

سوئے ہوئے مشرک کاقتل

(۲۲۵)حدثنا علي بن مسلم ثنا يحييٰ بن زكريا بن ابى زائدة ثنى ابى

ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے یحیٰی بن زکریا بن ابوزائدہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی

عن ابى اسحاق عن البراء بن عازبؓ قال بعث رسول الله ﷺ رهطا من الانصار الى ابى رافع ليقتلوه

ان سے ابواسحاق نے اوران سے براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے چندافراد کوابورافع (یہودی) کوقتل کرنے کیلئے بھیجا

فانطلق رجل منهم فدخل حصنهم قال

ان میں سے ایک صاحب (عبداللہ بن عتیکؓ) آگے بڑھے اور اُن کے قلعہ کے اندر داخل ہو گئے، انہوں نے بیان کیا

فدخلت فى مربط دوآب لهم قال واغلقوا باب الحصن

کہ اندر جانے کے بعد میں اس گھر میں گھس گیا جہاں ان کے جانور بندھا کرتے تھے، بیان کیا کہ اورانہوں نے قلعہ کادروازہ بند کرلیا

ثم انهم فقدوا حمارا لهم فخرجوا يطلبونه

لیکن ان کا ایک گدھا ان مویشیوں میں سے گم تھا، اس لئے وہ اسے تلاش کرنے کیلئے باہر نکلے (اس خیال سے کہ کہیں پکڑا نہ جاؤں)

فخرجت فيمن خرج اُريهم انى اطلبه معهم

نکلنے والوں کے ساتھ میں بھی باہر آ گیا، میں ان پر ظاہر کرنے کی کوشش کرتا رہا کہ میں بھی تلاش کرنے والوں میں شامل ہوں

فوجدوا الحمار فدخلوا ودخلت واغلقوا باب الحصن ليلا

آخر گدھا انہیں مل گیا اور پھر وہ اندر آ گئے، میں بھی ان کے ساتھ اندر آ گیا اورانہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کرلیا وقت رات کا تھا

فوضعوا المفاتيح فى كُوَّةٍ حيث اراها فلما ناموا اخذت المفاتيح

کنجیوں کا گچھا انہوں نے ایک ایسے طاق میں رکھا جسے میں دیکھ رہا تھا جب سب سو گئے تو میں نے کنجیوں کا گچھا اٹھایا

ففتحت باب الحصن ثم دخلت عليه فقلت يا ابارافع فاجابنی فتعمدت الصوت

اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا پھر اس (ابورافع) پر داخل ہوا اور میں نے آواز دی اے ابورافع، اس نے مجھے جواب دیا اور میں اس کی آواز کی طرف بڑھا

فضربته فصاح فخرجت ثم رجعت

اور اس پر وار کر دیا وہ چیخنے لگا تو میں باہر چلا آیا، اس کے پاس سے واپس آ کر میں پھر (اس کے کمرہ میں) داخل ہوا

كأنی مغيث فقلت يا ابارافع وغيّرت صوتی فقال مالک

گویا میں اس کی مدد کو پہنچا تھا میں نے پھر اسے آواز دی اے ابورافع، اس مرتبہ میں نے اپنی آواز بدل لی تھی، اس نے کہا کیا کر رہا ہے

لامک الويل قلت ما شانک قال لا ادری من دخل علی فضربنی

تیری ماں برباد ہو، میں نے پوچھا کیا بات پیش آئی ہے، وہ کہنے لگا نہ معلوم کون شخص اندر میرے کمرہ میں آیا تھا اور مجھ پر حملہ کر بیٹھا تھا

قال فوضعت سيفی فی بطنه ثم تحاملت عليه حتی قرع العظم

انہوں نے بیان کیا کہ اب کی بار میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھ کر اتنے زور سے دبائی کہ اس کی ہڈیوں میں اتر گئی

ثم خرجت وانا دهش فاتيت سلّما لهم لانزل منه

جب میں اس کے کمرہ سے باہر نکلا تو میں بہت خوف زدہ تھا، پھر قلعہ کی ایک سیڑھی پر میں آیا تا کہ اس سے نیچے اتر سکوں

فوقعت فوثئت رجلی فخرجت الٰی اصحابی فقلت

لیکن میں اس پر سے گر گیا اور میرے پاؤں میں موچ آ گئی، پھر جب میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو میں نے ان سے کہا

ما انا ببارح حتی اسمع الواعية فما برحت

کہ میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک اس کی موت کا اعلان نہ سن لوں، چنانچہ میں وہیں ٹھہر گیا

حتی سمعت نعايا ابی رافع تاجر اهل الحجاز قال فقمت

یہاں تک کہ میں نے ابورافع حجاز کے تاجر کی موت کے اعلانات بلند آواز سے ہوتے ہوئے سنے، انہوں نے بیان کیا کہ میں پھر وہاں سے اٹھا

وما بی قلبة حتی اتينا النبی فاخبرناه

اور مجھے اس وقت کوئی مرض اور تکلیف نہیں تھی، پھر ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی

❁❁❁❁

(۲۲۶) حدثنا عبدالله بن محمد ثنا يحيیٰ بن ادم ثنا يحيیٰ بن ابی زائدة

ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی

عن ابیه عن ابی اسحاق عن البراء بن عازبؓ
ان سے ان کے والد نے ، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء بن عازبؓ نے بیان کیا
قال بعث رسول اللهﷺ رهطا من الانصار الی ابی رافع
کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے چند افراد کو ابورافع کے پاس (قتل کرنے کیلئے) بھیجا تھا
فدخل علیه عبدالله بن عتیک بیته لیلا فقتله وهونائم
چنانچہ رات میں عبداللہ بن عتیکؓ اس کے قلعہ کے اندر داخل ہوئے اور اسے سوتے ہوئے قتل کیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

رهطامن الانصار:...... رھط مردوں کی جماعت کو کہتے ہیں جس میں عورت نہ ہواوراس کا اطلاق تین (۳) سے نو (۹) تک ہوتا ہے۔

بعث رسول الله ﷺ رهطا من الانصار:...... آنحضرت ﷺ نے انصار کی ایک جماعت روانہ فرمائی۔

سوال:...... یہ جماعت کب اور کس سن میں روانہ فرمائی؟

جواب:...... اس بارے میں مختلف اقوال ہیں۔

(۱) رمضان المبارک چھ ہجری میں (۲) ذوالحجہ پانچ ہجری میں[1]

ابو رافع کو قتل کرنے کے لئے جانے والے حضرات صحابہ کرامؓ کے نام:......

(۱) عبداللہ بن عتیکؓ۔ جس کا ذکر اسی باب کی اگلی حدیث کے آخر میں ہے۔ (۲) عبداللہؓ بن عتبہ (۳) عبداللہ بن انیسؓ (۴) ابوقتادہؓ (۵) اسود بن خزاعیؓ (۶) مسعود بن سنانؓ (۷) عبداللہ بن عقبہؓ (۸) اسعد بن حرامؓ جو بنی سوادہ کے حلیف تھے[2]

ابو رافع:...... اس کا نام عبداللہ اور اسے **سلام بن ابی الحقیق** (حاء کے ضمہ اور قاف کے فتحہ کے ساتھ) یہودی بتلایا جاتا ہے۔

سوال:...... آنحضرت ﷺ نے قتل کا حکم کیوں دیا؟

جواب:...... علامہ عینیؒ نے اس کی مختلف وجوہ بیان فرمائی ہیں۔

۱: غزوۂ خندق کے موقع پر بد بخت ابو رافع نے کفار و مشرکین کا ساتھ دیا **وکان ابو رافع ممن حزب الاحزاب علی رسول الله ﷺ** وہ آنحضرت ﷺ سے لڑنے کے لئے کفار و مشرکین کا لشکر لے آیا۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۷۲ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۱۷۲ ج ۱۴

۲:...... طبقات ابن سعد میں ہے کہ ابورافع نے آنحضرت ﷺ سے لڑنے کیلئے قبیلہ غطفان اور اس کے اردگرد کے مشرکین کو اکٹھا کیا اور کثیر اجرت اور بھاری رقم دے کر اُن کو آنحضرت ﷺ سے لڑنے کے لئے اُکسایا اور لایا اس لئے آپ ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔[۱]

کوۃ:...... کاف کے فتحہ اور ضمہ کے ساتھ ھی الثقب فی جدار البیت بمعنٰی گھر کی دیوار کا سوراخ۔

مَالکَ:...... ما استفہامیہ مبتدا اور لک جار مجرور اپنے مقدر متعلق سے مل کر خبر ہے۔

قوله رجل منهم:...... رجل سے مراد عبداللہ بن عتیکؓ انصاری ہیں جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

قوله لامک الویل :...... قیاس کا تقاضا تھا کہ علی امک الویل کہا جاتا، لیکن لام کو اختصاص کے ارادے سے ذکر کیا گیا۔

قوله وَاَنَادهِش:...... دھش بمعنٰی مُتحیّر ہے۔

قوله نعایا:...... یہ ناعیۃ کی جمع ہے ناعیۃ بمعنٰی موت کی خبر کا اعلان کرنے والی۔

مسائل مستنبطه:......

(۱):...... ایذاء پہنچانے والے محاربین کو حیلۃً قتل کرنا جائز ہے کیونکہ ابورافع آنحضرت ﷺ کے ساتھ دشمنی کرتا تھا۔

(۲):...... مشرک کو بغیر دعوت اسلام دیئے قتل کرنا جائز ہے جبکہ یقین ہو کہ اس کو دعوتِ اسلام پہنچ چکی ہوگی۔

(۳):...... سوئے ہوئے محارب کو قتل کرنا جائز ہے جبکہ یہ یقین ہو کہ یہ مستمر علی الکفر (کفر پر پکا) ہے اور اس کی فلاح وصلاح سے ناامیدی ہو جائے۔

﴿۱۵٦﴾
باب لاتمنو القاء العدو
دشمن سے جنگ کی تمنا نہ کرو

(۲۲۷)حدثنا یوسف بن موسیٰ حدثنا عاصم بن یوسف الیر بوعی ثنا ابواسحاق الفزاری
ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عاصم بن یوسف یربوعی نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق فزاری نے حدیث بیان کی
عن موسیٰ بن عقبة ثنی سالم ابوالنضر مولی عمر بن عبیدالله کنت کاتبا له
ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ سالم ابوالنضر نے حدیث بیان کی کہ میں عمر بن عبیداللہ کا، کاتب تھا

[۱] عمدۃ القاری ص ۲۷۱ ج ۱۴

قال کتب الیه عبدالله بن ابی اوفیؓ حین خرج الی الحروریة فقرأته

سالم نے بیان کیا کہ جب وہ خوارج سے جنگ کے لئے روانہ ہوئے تو انہیں عبداللہ بن ابو اوفیؓ نے خط لکھا، میں نے اسے پڑھا

فاذا فیه ان رسول اللهﷺ فی بعض ایامه التی لقی فیها العدو انتظر حتی مالت الشمس

تو اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ رسول اللہﷺ نے ایک غزوہ کے موقعہ پر انتظار کیا یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا

ثم قام فی الناس فقال ایها الناس لاتمنوا لقاء العدو وسلوالله العافیة

تو آپﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا اے لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے امن و عافیت کی دعا کرو

فاذا لقیتموهم فاصبروا واعلموا ان الجنة تحت ظلال السیوف ثم قال اللهم

لیکن جب جنگ چھڑ جائے تو صبر وثبات کا ثبوت دو اور سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے پھر آپ نے فرمایا، اے اللہ!

منزل الکتاب ومجری السحاب . وهازم الاحزاب اهزمهم

کتاب (آسمانی) کے نازل کرنے والے، اور بادلوں کے ہانکنے والے، اور گروہوں کو شکست دینے والے، دشمن کو شکست دیجئے

وانصرنا علیهم وقال موسیٰ بن عقبه ثنی سالم ابو النضر

اور ان کے مقابلہ میں ہماری مدد کیجئے، اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے سالم ابوالنضر نے حدیث بیان کی

قال کنت کاتبا لعمر بن عبیدالله فاتاه کتاب عبدالله بن ابی اوفی ان رسول اللهﷺ قال

کہ میں عمر بن عبیداللہ کا منشی تھا ان کے پاس عبداللہ بن ابو اوفیؓ کا یہ خط آیا کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا تھا

لا تتمنوا لقاء العدو وقال ابوعامر ثنا المغیرة بن عبدالرحمن عن ابی الزناد

دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کرو اور ابو عامر نے بیان کیا ان سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابوزناد نے

عن الاعرج عن ابی هریرةؓ عن النبیﷺ قال لا تتمنوا لقاء العدو فاذالقیتموا هم فاصبروا

ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہؓ نے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا، دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کرو، لیکن جب جنگ شروع ہو جائے تو صبر وثبات سے کام لو

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة. والحدیث مضی فی کتاب الجهاد ، باب کان النبیﷺ اذا لم یقاتل اول النهار.

لڑائی کی تمنا سے نہی کی حکمت: ...... معلوم نہیں کہ مآل کیا ہوگا اس لئے فتنوں سے عافیت کا سوال کیا جاتا ہے، حضرت صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں کہ میں عافیت سے رہوں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کروں یہ مجھے زیادہ پسند ہے

اس سے کہ میں مصیبت میں مبتلا کیا جاؤں اور صبر کروں۔[1] بعض حضرات ؒ نے لڑائی سے نہی کی حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ اس (لقاءِ عدو) میں عجب، اپنے نفس اور اپنی قوت پر اعتماد ہے۔ اور دشمنوں کے متعلق مقابلے کے لئے کم اہتمام اور کم تیاری کا گمان ہے اور یہ سب امور احتیاط کے خلاف ہیں اس لئے لقاءِ عدو کی تمنا سے نہی فرمادی۔ بعض حضرات ؒ نے فرمایا کہ اس حالت پر محمول ہے جبکہ مصلحت اور ضرر میں شک ہو اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا **و اسئلوا الله العافية**۔

قوله اللهم منزل الكتاب:...... اس دعا سے اشارہ فرمایا ہے کہ ان کے خلاف اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) کے طفیل اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد آئے گی۔

قوله مجرى السحاب:...... اشارہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت ظاہرہ کی طرف اور انزالِ مطر سے اشارہ فرمایا ان کے پاس جو مال ہے اس کی غنیمت کی طرف۔

هازم الاحزاب:...... اس سے اشارہ فرمایا نعمت سابقہ سے توسل حاصل کرنے کی طرف۔

وقال ابو عامرؒ:...... ان کا نام عبدالملک بن عمرو بن قیس بصری عقدی ہے۔

خلاصه:...... صرف اللہ تعالیٰ پر ہی توکل اختیار کیا جائے اور یہ اعتقاد و یقین رکھا جائے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مدد دینے میں یکتا ہیں اور اس میں مذکورہ تین نعمتوں کی عظمت کا بیان بھی ہے اس طرح کہ انزالِ کتاب کی وجہ سے نعمت اخروی یعنی اسلام حاصل ہوا اور جریانِ سحاب سے نعمت دنیویہ یعنی رزق حاصل ہوا اور ہزیمتِ احزاب سے مذکورہ دونوں نعمتوں (اسلام و رزق) کی حفاظت حاصل ہوگی۔

﴿۱۵۷﴾
باب الحرب خدعة
لڑائی ایک چال ہے

(۲۲۸) حدثنا عبدالله بن محمد ثنا عبدالرزاق انا معمر عن همام
ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ ہمیں عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ ہمیں معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے
عن ابي هريرةؓ عن النبي ﷺ قال هلك كسرى ثم لايكون كسرى بعده
اور انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کسریٰ (ایران کا بادشاہ) برباد و ہلاک ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں آئے گا
و قيصر لَيَهْلِكَنَّ ثم لايكون قيصرَ بعده
اور قیصر (روم کا بادشاہ) بھی ہلاک و برباد ہوگا (شام کے علاقہ میں) اور اس کے بعد (شام میں) کوئی قیصر باقی نہیں رہے گا

[1] عمدۃ القاری ص ۲۷۴ ج ۱۴

ولتقسمنّ کنوزهما فی سبیل الله و سمی الحرب الخدعة
اور تم لوگ ان کے خزانے اللہ کے راستے میں ضرور تقسیم کرلو گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کو چال فرمایا تھا

❁❁❁❁❁

(۲۲۹)حدثنا ابوبکر بن اصرم انا عبدالله اخبرنا معمر عن همام بن منبه
ہم سے ابوبکر بن اصرم نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی انہوں نے کہا کہ ہمیں معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے
عن ابی هریرةؓ قال سمی النبی ﷺ الحرب خدعة
اور ان سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے لڑائی کو چال کہا تھا

❁❁❁❁❁

(۲۳۰) حدثنا صدقة بن الفضل انا ابن عیینه عن عمر و سمع جابر بن عبداللهؓ
ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہمیں ابن عیینہ نے خبر دی، انہیں عمرو نے، انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا
قال قال النبی ﷺ الحرب خدعة قال ابو عبدالله ابوبکر هو بور بن اصرم
آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لڑائی تو چال کا نام ہے امام بخاریؒ نے فرمایا کہ ابوبکر وہ بور بن اصرم ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله خدعة:...... اس میں تین لغات ہیں

(۱):...... (بفتح الخاء وسکون الدال خَدْعة) بمعنی مرۃ یعنی لڑائی میں ایک ہی مرتبہ دھوکا چلتا ہے بار بار نہیں چلتا۔

(۲):...... (بضم الخاء وسکون الدال خُدْعة) بمعنی دھوکے کی جگہ یعنی لڑائی وہ جگہ ہے جہاں لوگ دھوکہ کھاتے ہیں، گویا کہ لڑائی کا بڑا حصہ مکر اور دھوکہ ہے۔

(۳):...... (بفتح الخاء وفتح الدال خَدَعة) یعنی لڑائی مردوں کو دھوکا دیتی ہے کہ ان کو کامیاب ہونے کی تمنا دلاتی ہے لیکن پھر وفا نہیں کرتی۔

حکمِ خدعه فی الحرب:...... اگر وہ دھوکہ عملی ہے تو جائز ہے اور اگر وہ قولی ہے یعنی نقض عہد ہے تو جائز نہیں۔ اسی کو غدر کہتے ہیں۔

قوله هلک کسریٰ:...... یہ فارس کے بادشاہ کا لقب ہے جس نے آپ کا خط پھاڑا تھا آپ ﷺ کی بددعا سے تباہ ہوا۔

قوله وقیصر:...... یہ روم کے بادشاہ کا لقب ہے۔

قولہ ثم لایکون کسریٰ:...... بعض حضرات فرماتے ہیں کہ قیصر وکسریٰ کی نفی عراق اور شام کے لحاظ سے ہے لیکن صحیح قول عموم کا ہے کہ جب ان کی بادشاہی ختم ہو جائے گی مسلمان ان کے ملکوں کو فتح کرلیں گے اور ان کے خزانوں کو تقسیم کرلیں گے۔

سوال:...... کسریٰ کے بارے میں فرمایا **ھلک کسریٰ** اور قیصر کے بارے میں فرمایا **لَیَھلِکَنَّ** اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب:...... چونکہ کسریٰ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ہلاک ہو چکا تھا اس لئے فرمایا ھلک، اور قیصر ابھی زندہ تھا اس لئے فرمایا لیھلکن، روم کا بادشاہ ہوگا چنانچہ وہ جلد ہی اپنے انجام کو پہنچا۔

سوال:...... آنحضرت ﷺ فرما رہے ہیں کہ اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور ایسے ہی کوئی قیصر نہیں ہوگا جبکہ اس کے بعد بھی کسریٰ وقیصر ہوئے ہیں؟

جواب:...... آنحضرت ﷺ کے فرمان عالی شان کا مطلب یہ ہے کہ ان کو پہلے کی طرح قوت، شوکت اور اقتدار حاصل نہیں ہوگا یہ مطلب نہیں کہ بالکل نہیں ہونگے۔

﴿۱۵۸﴾
باب الکذب فی الحرب
جنگ میں جھوٹ بولنا

(۲۳۱) حدثنا قتیبة بن سعید ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن جابر بن عبداللہؓ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے جابر بن عبداللہؓ نے کہا

ان النبی ﷺ قال من لکعب بن الاشرف فانه قد اذی الله ورسوله

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کعب بن اشرف (یہودی) کا کام کون تمام کریگا؟ وہ اللہ اور اس کے رسول کو بہت اذیتیں پہنچا چکا ہے

قال محمد بن مسلمة اتحب ان اقتله یا رسول الله قال نعم

محمد بن مسلمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اسے قتل کرآؤں، حضورؐ نے فرمایا ہاں

قال فاتاه فقال ان هذا یعنی النبی ﷺ قد عنّانا

راوی نے بیان کیا کہ پھر محمد بن مسلمہؓ کعب کے پاس آئے اور اس سے کہنے لگے کہ نبی کریم ﷺ نے تو ہمیں تھکا دیا

وسألنا الصدقة قال فقال وایضا والله لتملنه قال

اور ہم سے صدقہ مانگتے ہیں کعب نے کہا بخدا ابھی تو وہ تمہیں اور ملال پہنچائے گا محمد بن مسلمہؓ اس پر کہنے لگے کہ بات یہ ہے کہ

فانا قد اتبعناه فنکره ان ندعه حتی ننظر الٰی ما یصیرامره
ہم نے ان کی اتباع کرلی ہے اس لئے اس وقت تک ان کا ساتھ چھوڑنا ہم مناسب بھی نہیں سمجھتے جب تک ان کی دعوت کا کوئی انجام سامنے نہ آجائے
قال فلم یزل یکلمه حتی استمکن منه فقتله
راوی نے بیان کیا کہ محمد بن مسلمہؓ اس سے اسی طرح باتیں کرتے رہے، آخر موقعہ پا کر اسے قتل کر دیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقة الحدیث للترجمة. ترجمہ میں کذب سے مراد کذب صریح نہیں بلکہ توریہ اور تعریض ہے جو کہ قد عنانا کے الفاظ سے ثابت ہے۔

الکذب فی الحرب:...... مراد اس سے یہ ہے کہ کون سی صورت ہوگی کہ کذب فی الحرب جائز ہو جائے؟

جواب:...... یہاں سے کذب مراد تعریض اور توریہ وغیرہ ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ سے ثابت ہے یعنی لڑائی کے وقت تعریض اور توریہ جائز ہے۔ جیسے روایت الباب میں ہے کہ **فقال ان هذا یعنی النبی ﷺ قدعنانا وسألنا الصدقة** یہ گویا کہ تعریض ہے کہ اس کے ظاہری معنی یہ ہیں کہ انہوں (حضرت محمد ﷺ) نے ہمیں مشقت میں ڈال دیا ہے اور ہم سے صدقہ کا سوال ہی کرتے رہتے ہیں اور باطنی (مرادی) معنی یہ ہیں کہ انہوں نے ہمیں ایسے احکام شریعت سکھائے کہ ان میں تعب ہے۔ لیکن یہ تعب اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے یہ مطلوب ومقصودِ مومن ہے۔

قوله فقال ایضاً والله لتملنه:...... یعنی ابھی تو وہ (حضرت نبی اکرم ﷺ) تمہیں اور ملال پہنچائے گا گویا کہ وہ کم بخت ڈرا رہا تھا ۔

ابھی تو ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا؟
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

قوله حتی استمکن منه فقتله:......

سوال:...... یہ تو بظاہر غداری ہے لہٰذا یہ کیسے جائز ہے؟

جواب:...... حاشالله اس نے حضور ﷺ کو ایذا پہنچا کر اور آنحضرت ﷺ کی ہجو کر کے اور مشرکین کی مدد کر کے عہد کو توڑ دیا لہٰذا اس کے ساتھ ایسا کرنا جائز تھا۔

من لکعب بن الاشرف:...... من مبتداء لکعب الخ اس کی خبر ہے۔

سوال:...... کعب بن اشرف کو کب قتل کیا گیا؟

جواب:...... اس کے بارے میں دو قول ہیں۔

۱: رمضان المبارک سن تین (۳) ہجری میں۔

۲: ربیع الاول سن تین (۳) ہجری میں۔ پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔[۱]

کعب بن اشرف کے قتل کا قصہ:......اس کے بارے میں مفصل روایت بخاری جلد ثانی ص ۵۷۶ باب قتل کعب بن الاشرف میں مذکور ہے۔

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کون کعب بن اشرف کے قتل کے لئے تیار ہے تحقیق اس نے اللہ اور اس کے رسول کو بہت ایذاء پہنچائی ہے یہ سنتے ہی محمد بن مسلمہؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ اس کا قتل چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں! تو انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ پھر مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیجئے کہ جسے سن کر وہ خوش ہو جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اجازت ہے پس اس کے بعد محمد بن مسلمہؓ کعب سے ملنے گئے اور اثناءِ گفتگو میں کہا کہ یہ مرد (رسول اللہ ﷺ) ہم سے صدقہ اور زکوٰۃ مانگتا ہے اور اس شخص نے ہم کو مشقت میں ڈال دیا ہے اس وقت آپ سے قرض لینے آیا ہوں کعب نے کہا کہ ابھی کیا ہے آگے چل کر دیکھنا خدا کی قسم تم ان سے اکتا جاؤ گے۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا اب تو ہم ان کے پیرو ہو چکے ہیں ان کو چھوڑنا ہم پسند نہیں کرتے انجام کے منتظر ہیں اس وقت ہم قرض کے خواہش مند ہیں اس پر کعب نے کہا کہ ٹھیک ہے لیکن تم میرے پاس کوئی چیز رہن رکھ دو تو محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ ہم کیا چیز رہن رکھیں تو کعب نے کہا کہ اپنی عورتوں کو رہن رکھ دو تو اس پر محمد بن مسلمہؓ اور اس کے ساتھیوں نے کہا کہ اول تو غیرت اس کو گوارا نہیں کر سکتی دوسرا آپ نہایت حسین وجمیل ہیں تو کعب نے کہا اپنے لڑکوں کو رہن رکھوا دو تو انہوں نے کہا کہ ساری عمر عار رہے گی کہ لوگ ہماری اولادوں کو کہیں گے کہ تم وہی ہو جو دو تین سیر غلے کے عوض میں رہن رکھے گئے تھے ہاں البتہ ہم اپنے ہتھیاروں کو باوجود ضرورت مند ہونے کے تمہارے پاس رہن رکھ سکتے ہیں تو کعب نے اس کو منظور کیا اور کہا کہ شب کو آکر غلہ لے جائیں اور ہتھیار رہن رکھ دیں۔ حسب وعدہ یہ لوگ رات کو پہنچے اور جا کر کعب کو آوازیں دیں کعب نے اپنے قلعہ سے اترنے کا ارادہ کیا تو اس کی بیوی نے روکا اور کہا کہ مجھ کو اس آواز سے خون ٹپکتا محسوس ہوتا ہے کعب نے کہا کہ اگر شریف آدمی رات کے وقت نیزہ مارنے کے لئے بھی بلایا جائے تو اس کو ضرور جانا چاہئے اس دوران محمد بن مسلمہؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جب کعب آئے تو میں اس کے سر کے بال سونگھوں گا جب دیکھو کہ میں نے اس کے بالوں کو مضبوط پکڑ لیا ہے تو فوراً اس کا سر اتار لینا چنانچہ جب کعب نیچے آیا تو سرتاپا خوشبو سے معطر تھا محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ آج جیسی خوشبو تو میں نے

[۱] عمدۃ القاری ص ۲۷۷ ج ۱۴

سونگھی ہی نہیں کعب نے کہا کہ میرے پاس عرب کی سب سے زیادہ حسین وجمیل اور سب سے زیادہ معطر عورت ہے محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ آپ مجھے اپنا معطر سر سونگھنے کی اجازت دیں گے؟ کعب نے کہاہاں اجازت ہے۔ محمد بن مسلمہ نے خود بھی اس کے سر کو سونگھا اور اپنے رفقاء کو بھی سونگھایا کچھ دیر بعد پھر محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ کیا آپ دوبارہ اپنا سر سونگھنے کی اجازت دیں گے؟ کعب نے شوق سے کہاہاں! محمد بن مسلمہؓ اٹھے اور سر سونگھنے میں مشغول ہوگئے جب اس کے سر کے بال مضبوطی سے پکڑ لئے تو ساتھیوں کو اشارہ کیا فوراً ہی انہوں نے اس کا سر قلم کردیا[1]

﴿۱۵۹﴾
باب الفتک باھل الحرب
کفار پر اچانک حملہ

(۲۳۲)حدثنا عبدالله بن محمد ثنا سفيان عن عمرو عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے اور ان سے جابرؓ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
من لكعب بن الاشرف فقال محمد بن مسلمة اتحب ان اقتله قال نعم
کعب بن اشرف کا کام کون تمام کرائیگا، محمد بن مسلمہؓ بولے کہ کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ اسے میں قتل کردوں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں
قال فاذن لی فاقول قال قد فعلت
انہوں نے عرض کیا کہ پھر آپ مجھے اجازت دیں کہ میں کچھ کہوں حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میری طرف سے اس کی اجازت ہے

مسئلہ:...... حربی کو سرًا (پوشیدہ طور پر) قتل کرنا جائز ہے۔

قوله فأذن لی فاقول:...... اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بصورت توریہ وتعریض مصلحتاً جو مناسب سمجھوں کہہ سکوں۔

﴿۱۶۰﴾
باب مايجوز من الاحتيال والحذر مع من تخشىٰ معرّته
جو خفیہ تدابیر جائز ہیں، اور دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے احتیاط اور پیش بندی

[1] البخاری ج۲ص۵۷۶

(۲۲۳۳)و قال الليث ثنی عقیل عن ابن شهاب عن سالم بن عبدالله عن عبدالله بن عمرؓ

اور لیث نے بیان کیا، کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا

انه قال انطلق رسول اللهﷺ ومعه ابی بن کعب قبل ابن صیاد

رسول اللہﷺ ابن صیاد (یہودی لڑکے) کی طرف جا رہے تھے ، آپ کے ساتھ ابی بن کعبؓ بھی تھے

فحدث به فی نخل فلما دخل علیه رسول اللهﷺ النخل طفق

آپ کو اطلاع دی گئی تھی کہ ابن صیاد اس وقت نخلستان میں موجود ہے ۔حضور اکرمؐ جب نخلستان کے اندر داخل ہوئے

یتقی بجذوع النخل

تو آپؐ خود کو کھجور کے تنوں سے چھپاتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے (تا کہ ابن صیاد کی ماں آپ کو نہ دیکھ سکے)

وابن صیاد فی قطیفة له فیها رمرمة فرأت ام ابن صیاد رسول اللهﷺ

اس وقت ابن صیاد ایک چادر میں لپٹا ہوا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا اس کی ماں نے آپ کو آتے ہوئے دیکھا (تو) اسے تنبیہ کر دی

فقالت یا صاف هٰذا محمد فوثب ابن صیاد فقال رسول اللهﷺ لوترکته بین

کہ اے صاف، یہ محمد آ گئے ابن صیاد یہ سنتے ہی کود پڑا، رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ اگر یوں ہی رہنے دیتی تو حقیقت حال واضح ہو جاتی

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله یتقی بجذوع النخل:...... چونکہ اس سے فساد کا خوف تھا اس لئے آنحضرتﷺ نے یہ حیلہ سوچا۔اس جملہ کی وجہ سے حدیث کو ترجمۃ الباب سے مناسبت ظاہر ہے۔

قوله لو ترکته بین:...... اگر اس کی ماں اس کو چھوڑے رکھتی یعنی اسے حضورﷺ کی تشریف آوری کا پتہ نہ چلتا تو معاملہ واضح ہو جاتا۔

رمرمة:...... دو راؤں کے ساتھ ہے اور اس کا معنی آواز ہے۔

صاف:...... فاء کے ضمہ اور کسرہ کے ساتھ ابن صیاد کا نام ہے[1]

اور یہ حدیث بخاری کتاب الجنائز ص ۱۸۰ پر گزر چکی ہے۔

﴿۱۶۱﴾

باب الرجز فی الحرب و رفع الصوت فی حفر الخندق

جہاد میں رجز پڑھنا اور خندق کھودتے وقت آواز بلند کرنا

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۸۷ ج ۱۴

فیه سهل وانس عن النبی ﷺ وفیه یزید عن سلمةؓ
اس سلسلے میں سہلؓ اور انسؓ کی احادیث، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہیں اس باب کی ایک حدیث یزید کی روایت سے بھی ہے، سلمہ بن اکوعؓ کے واسطہ سے

❁❁❁❁❁❁

(۲۳۴) حدثنا مسدد ثنا ابو الاحوص ثنا ابو اسحاق
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی
عن البراءؓ بن عازب قال رأیت رسول اللهﷺ یوم الخندق و هوینقل التراب
اوران سے براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ ہم نے دیکھا کہ غزوہ احزاب کے موقعہ پر (خندق کھودتے ہوئے) آپ مٹی منتقل کررہے تھے
حتی واری التراب شعر صدره و کان رجلا کثیر الشعر و هو یَرُتجز برجز عبدالله بن رواحة
یہاں تک کہ سینہ مبارک کے بال مٹی سے اٹ گئے تھے، حضور اکرمؐ کے بال بہت گھنے تھے، آنحضور ﷺ اس وقت عبداللہ بن رواحہؓ کا یہ رجز پڑھ رہے تھے
اللهم لولا انت ما اهتدینا ❁ ولا تصدقنا ولاصلینا
اے اللہ اگرآپ کی ذات نہ ہوتی تو ہم کبھی سیدھا راستہ نہ پاتے ❁ نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے
فانزلن سکینة علینا ❁ وثبت الاقدام ان لاقینا
اب آپ ہمارے دلوں کوسکون اور اطمینان عطا فرمایئے ❁ اور اگر دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے تو ثابت قدم رکھیئے
ان الاعداء قدبغوا علینا ❁ اذا ارادوا فتنة ابینا
دشمنوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے ❁ لیکن جب بھی وہ اس میں فتنوں میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو ہم انکار کریں گے
یرفع بها صوته
آپ رجز بلند آواز سے پڑھ رہے تھے (دوسرا ترجمہ) کہ آپ ﷺ آخری لفظ (ابینا) کو بلند آواز سے بار بار فرماتے تھے [1]

﴿تحقیق و تشریح﴾

فیه سهل وانسؓ:...... اس سلسلہ میں حضرت سہل بن سعد انصاریؓ کی روایت باب غزوۃ الخندق میں ہے جس میں اللهم لا عیش الا عیش الأخرة کے الفاظ ہیں اور حضرت انس ﷺ کی روایت بخاری باب حفر الخندق میں ہے جس میں ہے اللهم لاخیر الا خیر الأخرة [2]

وفیه یزید عن سلمة :...... ان کی روایت بخاری شریف غزوہ خیبر ص ۶۰۳ ج ۲ پر ہے۔

[1] انعام الباری ص ۶۷ [2] عمدۃ القاری ص ۲۷۹ ج ۱۴

قوله الرجز:...... یہ شعر کی قسموں میں سے ہے اہل عرب لڑائیوں میں پڑھا کرتے تھے فیض الباری میں حضرت علامہ سید محمد انور شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اخفشؒ اور خلیلؒ نے کہا ہے کہ رجز شعر نہیں ہے اسی طرح ابن اثیرؒ نے بھی کہا ہے کہ رجز شعر نہیں ہے، بعض حضرات فرماتے ہیں کہ رجز اور شعر ایک ہی چیز ہیں جسے ہماری زبان میں دوہڑا کہتے ہیں۔

قوله کثیر الشعر:...... ای بعض المواضع یعنی آنحضرت ﷺ کے سارے جسم مبارک پر بالوں کی کثرت نہیں تھی۔ بلکہ جسم مبارک کے بعض حصوں پر بالوں کی کثرت تھی۔

قوله یرفع بها صوته:...... و یر تجز برَجَز عبدالله بن رواحة سے ترجمۃ الباب کا پہلا جزء اور یرفع بها صوته سے ترجمۃ الباب کے دوسرے جزء کا اثبات ہے۔

اشکال:...... ابوداؤد شریف میں ایک روایت ہے کہ اصحاب رسول ﷺ عند القتال رفع صوت کو مکروہ سمجھتے تھے اور یہاں سے بظاہر ثابت ہو رہا ہے کہ آنحضرت ﷺ رفعِ صوت فرماتے تھے۔ تو بظاہر تعارض ہوا؟

جواب:...... حضرت امام بخاریؒ نے فی حفر الخندق کی قید لگا کر اشارہ فرما دیا کہ رفعِ صوت کی کراہت و ممانعت عند القتال ہے یہاں رفعِ صوت خندق کھودنے کے وقت ہے لہٰذا تعارض نہ رہا۔ فیض الباری میں حضرت علامہ سید محمد انور شاہؒ فرماتے ہیں کہ لڑائیوں میں عموماً آواز پست رکھی جاتی ہے یعنی جہرِ مُفرِط سے منع کیا گیا ہے مطلق جہر سے منع نہیں کیا۔

﴿۱۶۲﴾

باب من لایثبت علی الخیل

جو گھوڑے کی اچھی طرح سواری نہ کر سکے

(۲۳۵)حدثنا محمدبن عبدالله بن نمیرثنا ابن ادریس عن اسماعیل عن قیس

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابن ادریس نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے

عن جریرؓ قال ما حجبنی رسول الله ﷺ منذ اسلمت

اور ان سے جریرؓ نے بیان کیا کہ جب سے میں ایمان لایا، رسول اللہ ﷺ نے مجھے (اپنے گھر میں داخل ہونے سے) کبھی نہیں منع کیا

ولا رانی الا تبسم فی وجهی ولقد شکوت الیه

اور جب بھی آپ کی نظر مجھ پر پڑتی، خوشی سے آپ کا چہرہ کھل جاتا، ایک مرتبہ میں نے آپ کی خدمت میں شکایت کی

انی لا اثبت علی الخیل فضرب بیده فی صدری وقال
کہ میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تو آپؐ نے میرے سینے پر دست مبارک سے مارا اور دعا کی
اللهم ثبته واجعله هادیا مهدیا
اے اللہ، اسے اچھا گھوڑ سوار بنا دے اور دوسروں کو سیدھا راستہ بتانے والا بنااور ہدایت یافتہ بنا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

من لا یثبت علی الخیل:...... اس میں گھوڑے کی سواری اور گھوڑے پر ثابت یعنی جم کر بیٹھے رہنے کی فضیلت کی طرف اشارہ ہے لہٰذا اہل خیر کو چاہیے کہ اس کے لئے ثبات کی دعا کریں جو گھوڑے پر سواری کے وقت جم کر نہ بیٹھ سکے۔

قوله هادیاً مهدیاً:...... علامہ ابن بطالؒ فرماتے ہیں کہ اس میں تقدیم و تاخیر ہے اس لئے کہ دوسرے کے لئے ھادی (ہدایت کا ذریعہ) تب ہو سکتا ہے جبکہ وہ خود مہدی (ہدایت یافتہ) ہو۔

ولقد شکوت:...... اس سے آگے حدیث کا جملہ ماقبل قریب "باب حرق الدور والنخیل" میں گزر چکی ہے اس کی تشریح وہاں ملاحظہ فرمائیں (مرتب)

﴿۱۶۳﴾

باب دواء الجرح باحراق الحصیر وغسل المرأة عن ابیها الدم عن وجهه وحمل الماء فی الترس

چٹائی جلا کر زخم کی دوا کرنا اور عورت کا اپنے والد کے چہرے سے خون دھونا، اور ڈھال میں پانی بھر بھر کر لانا

(۲۳۶)حدثنا علی بن عبدالله ثنا سفیان ثنا ابوحازم قال
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے ابو حازم نے حدیث بیان کی کہا
سالوا سهل بن سعد الساعدیؓ بای شئی دووی جرحُ النبیﷺ
کہ سہل بن سعد ساعدیؓ سے شاگردوں نے پوچھا کہ (جنگ احد میں) نبی کریمﷺ کے زخموں کا علاج کس چیز سے ہوا تھا
فقال ما بقی من الناس احد اعلم به منی
انہوں نے فرمایا کہ اب صحابہؓ میں کوئی بھی ایسا شخص زندہ نہیں ہے جو اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جانتا ہو
کان علی یجی بالماء فی ترسه وکانت یعنی فاطمة تغسل الدم عن وجهه
حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں پانی بھر بھر کر لا رہے تھے اور سیدہ فاطمہؓ آپﷺ کے چہرے سے خون دھو رہی تھیں

واخذ حصير فاحرق ثم حُشِيَ به جرحُ رسول الله ﷺ
اور ایک چٹائی لی گئی پھر اس کو جلایا گیا اور آپ ﷺ کے زخموں میں اسی کو بھر دیا گیا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب کے تین جزء ہیں اور تین ہی احکام پر مشتمل ہیں۔

(۱):...... چٹائی جلا کر زخم کا علاج کرنا۔

(۲):...... عورت کا اپنے باپ کے چہرہ سے خون دھونا۔

(۳)...... ترس یعنی ڈھال میں پانی ڈال کر لانا۔

ترجمۃ الباب کے تینوں جزء روایت الباب سے صراحتاً ثابت ہیں۔

دووی جرحُ النبی ﷺ:...... سہل بن سعد ساعدیؓ سے شاگردوں نے پوچھا کہ جناب نبی کریم ﷺ کو جنگ احد میں لگنے والے زخموں کا علاج کس چیز سے کیا گیا تھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس وقت (مدینہ منورہ) میں میرے علاوہ کوئی ایسا صحابی زندہ نہیں جو اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جانتا ہو باقی تفصیل حدیث الباب میں موجود ہے

﴿١٦٤﴾

باب مایکرہ من التنازع والاختلاف فی الحرب وعقوبة من عصی امامه

جنگ میں نزاع اور اختلاف کی کراہت، اور جو شخص امام کے احکام کی خلاف ورزی کرے اس کی سزا

قوله التنازع والاختلاف:...... اس سے مراد لڑائی کرنے والوں کا احوالِ حرب میں اختلاف کرنا ہے۔

قوله عقوبة من عصیٰ:...... یعنی امام (امیرِ لشکر) کی نافرمانی سے ہزیمت (شکست) اور مالِ غنیمت سے محرومی ہوگی، غرض یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی نافرمانی کی وجہ سے غزوہ احد میں شکست ہوئی۔

وقال الله تبارک و تعالیٰ وَلاَ تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ، الريح، الحرب
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور نزاع نہ پیدا کرو کہ اس سے تم میں بزدلی پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، ریح سے مراد لڑائی ہے

ارشاد ربانی ہے وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلاَ تَنَازَعُوْا الآیۃ اس سے پہلی آیت میں مؤمنوں سے خطاب فرمایا ہے کہ ایمان والو! جب تم کسی جماعت (کافروں کا گروہ) سے لڑو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ اور پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں نزاع پیدا نہ کرو کہ اس سے تم میں بزدلی پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

الریح:...... آیت پاک میں آنے والے ایک لفظ کی تشریح حضرت قتادہؒ سے بیان فرمائی کہ عام طور پر "الریح" کا معنٰی ہوا ہوا کرتا ہے اور یہاں "الریح" کا معنٰی "الحرب" (لڑائی) ہے اور مجاہدؒ نے الریح کا معنٰی النصر (مدد کرنا) کیا ہے[1]

(۲۳۷)حدثنا یحییٰ ثنا وکیع عن شعبة عن سعید بن ابی بردة عن ابیه
ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سعید بن ابو بردہ نے ان سے ان کے والد نے
عن جده ان النبی ﷺ بعث معاذا وابا موسیٰ الی الیمن
اور ان سے ان کے دادا (ابو موسیٰ اشعریؓ) نے کہ نبی کریم ﷺ نے معاذؓ کو اور انہیں یمن بھیجا
قال یسرا ولاتعسرا وبشرا ولاتنفرا و تطاوعا ولاتختلفا
حضور ﷺ نے اس موقعہ پر یہ ہدایت کی تھی کہ (لوگوں کے لئے) آسانی پیدا کرنا انہیں سختیوں میں مبتلا نہ کرنا، خوش رکھنے کی کوشش کرنا، (جائز حدود میں) اپنے سے دور نہ بھگانا اور تم دونوں (حضرت ابو موسیٰ اور حضرت معاذ) باہم میل ومحبت رکھنا، اختلاف ونزاع پیدا نہ کرنا

قوله ولاتختلفا:...... سے ترجمۃ الباب ثابت ہو گیا۔

اس حدیث کو امام بخاریؒ کتاب الادب میں اسحاقؒ سے اور احکام میں محمد بن بشارؒ سے اور مغازی میں مسلم بن ابراہیمؒ اور اسحٰق بن شاہین سے لائے ہیں۔

اور امام مسلمؒ نے اشربہ میں قتیبہؒ وغیرہ سے اور مغازی میں ابی بکر بن ابی شیبہؒ وغیرہ سے اور امام ابوداؤدؒ نے کتاب الحدود میں اور امام نسائیؒ نے اشربہ اور ولیمہ میں احمد بن عبداللہؒ سے اور عبداللہ بن ہشیمؒ سے اور امام ابن ماجہؒ نے اشربہ میں محمد بن بشارؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

(۲۳۸) حدثنا عمرو بن خالد ثنا زهیر ثنا ابواسحاق قال
ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے زہیر نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی کہا
سمعت البراء بن عازبؓ یحدث قال جعل النبی ﷺ علی الرَّجَّالة یومَ احد وکانوا خمسین رجلا عبدَالله بن جبیر
کہ میں نے براء بن عازبؓ سے سنا، آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کی جنگ کے موقع پر ایک پیدل دستے کا امیر عبداللہ بن جبیرؓ کو بنایا تھا
فقال ان رأیتمونا تخطفنا الطیر
اس میں پچاس افراد تھے حضور اکرم ﷺ نے انہیں تاکید کردی تھی کہ اگر تم یہ بھی دیکھ لو کہ پرندے ہم پر ٹوٹ پڑے ہیں

[1] عمدۃ القاری ص ۲۸۱ ج ۱۴

فلا تبرحوا مکانکم ھٰذا حتی اُرسل الیکم وان رأیتمونا ھزمنا القوم

پھر بھی اپنی اس جگہ سے نہ ہٹنا، جب تک میں تم لوگوں کو بلا نہ بھیجوں، اسی طرح اگر تم دیکھو کہ کفار کو ہم نے شکست دے دی ہے

واوطاناھم فلا تبرحوا حتی ارسل الیکم فھزمھم

اور ہم نے انہیں پامال کر دیا ہے پھر بھی یہاں سے نہ ہٹنا جب تک میں نہ بلا بھیجوں، پھر اسلامی لشکر نے کفار کو شکست دے دی

قال فانا واللہ رأیت النساء یشتددن

براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ بخدا میں نے مشرک عورتوں کو دیکھا تیزی کے ساتھ بھاگ رہی تھیں

قد بدت خلاخیلھن وسوقھن رافعاتٍ ثیابَھن

ان کے پازیب اور پنڈلیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ اور اپنے کپڑوں کو اٹھائے ہوئے تھیں (تاکہ بھاگنے میں کوئی دشواری نہ ہو)

فقال اصحاب عبداللہ بن جبیر الغنیمۃ ای قوم الغنیمۃ ظھر اصحابکم

عبداللہ بن جبیرؓ کے ساتھیوں نے کہا کہ غنیمت، اے قوم غنیمت تمہارے سامنے سے تمہارے ساتھی (مسلمان) غالب آگئے ہیں

فما تنتظرون فقال عبداللہ بن جبیر انسیتم ما قال لکم رسول اللہ ﷺ

اب کس بات کا انتظار ہے، اس پر عبداللہ بن جبیرؓ نے ان سے کہا، کیا تمہیں جو ہدایت رسول اللہ ﷺ نے کی تھی، تم اسے بھول گئے

قالوا واللہ لنأتین الناس فلنصیبنَّ من الغنیمۃ

لیکن وہ لوگ اسی پر مصر رہے کہ اللہ کی قسم دوسرے اصحاب کے ساتھ ہم بھی غنیمت جمع کرنے میں شریک ہوں گے

فلما اتوھم صُرفت وجوھھم فاقبلوا منھزمین

جب یہ لوگ (اکثریت) اپنی جگہ چھوڑ کر چلے آئے تو ان کے چہرے پھیر دیئے گئے (مسلمانوں کو شکست کا سامنا ہوا)

فذاک اذیدعوھم الرسول فی اخرھم

یہی وہ گھڑی تھی جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ میدان میں ڈٹے رہنے والے صحابہؓ کی مختصر جماعت کے ساتھ مسلمانوں کو آواز دی تھی

فلم یبق مع النبی ﷺ غیر اثنی عشر رجلا فاصابوا منا سبعین

اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارہ اصحاب کے سوا اور کوئی بھی باقی نہیں رہ گیا تھا، آخر ہمارے ستر آدمی شہید ہوئے

وکان النبی ﷺ واصحابہ اصابوا من المشرکین یوم بدر اربعین ومائۃً سبعین اسیرا وسبعین قتیلا

بدر کی جنگ میں آنحضورؐ نے اپنے صحابہ کے ساتھ مشرکین کے ایک سو چالیس افراد کو ان سے جدا کیا تھا۔ ستر ان میں قیدی تھے اور ستر مقتول

فقال ابوسفيان افى القوم محمد ثلاث مرات فنهاهم النبیﷺ ان يجيبوه

ابوسفیان نے کہا، کیا محمدﷺ قوم میں موجود ہیں، تین مرتبہ اُس نے یہی پوچھا، لیکن نبی کریمﷺ نے جواب دینے سے منع فرما دیا تھا

ثم قال افى القوم ابن ابى قحافة ثلث مرات ثم قال

پھر اس نے پوچھا! کیا ابن ابی قحافہ (ابوبکرؓ) اپنی قوم (مسلمانوں) میں موجود ہیں، یہ سوال بھی تین مرتبہ کیا، پھر پوچھا

افى القوم ابن الخطاب ثلث مرات ثم رجع الى اصحابه فقال

کیا ابن خطاب (عمرؓ) اپنی قوم میں موجود ہیں، تین مرتبہ اُس نے یہی پوچھا، پھر اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ کر کہنے لگے

اما هولاء فقد قُتلوا فما ملك عمر نفسَه فقال كذبتَ والله ياعدوالله

کہ یہ تینوں قتل ہو چکے ہیں، اس پر عمرؓ سے نہ رہا گیا اور آپ بول پڑے کہ دشمنِ خدا، خدا گواہ ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو

ان الذين عددت لاحياءٌ كلُهم وقد بقى لك مايسوءك

جن کے تم نے ابھی نام لئے ہیں وہ سب زندہ ہیں جو تمہارے لئے ناگواری کا باعث ہیں وہ سب تمہارے لئے ابھی موجود ہیں

قال يوم بيوم بدر والحرب سجال انكم ستجدون فى القوم مثلة

سفیان نے کہا آج کا دن بدر کا بدلہ ہے اور لڑائی ہے بھی ایک ڈول کی طرح تم لوگوں کو اپنی قوم کے بعض افراد مثلہ کئے ہوئے ملیں گے

لم امر بها ولم تسئونى ثم اخذ يرتجز

میں نے اس طرح کا کوئی حکم (اپنے آدمیوں کو) نہیں دیا تھا لیکن مجھے انکا یہ عمل برا معلوم نہیں ہوا، اس کے بعد وہ رجز پڑھنے لگے

اُعل هبل اُعل هبل قال النبیﷺ الا تجيبوه له قالوا

ہبل (بت کا نام) بلند رہے ہبل بلند رہے حضور اکرمﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس کا جواب کیوں نہیں دیتے، صحابہؓ نے عرض کیا

يا رسول الله ما نقول قال قولوا الله اعلى واجل قال

ہم اس کے جواب میں کیا کہیں، یارسول اللہ! حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ کہو اللہ سب سے بلند اور بزرگ تر ہے، ابوسفیان نے کہا

ان لنا العزىٰ ولا عُزىٰ لكم فقال النبیﷺ الاتجيبوا له قالوا

ہمارا حامی و مددگار عزیٰ (بت) ہے اور تمہارے لئے کوئی بھی عزیٰ نہیں، آنحضورؐ نے فرمایا، جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہؓ نے عرض کیا

يا رسول الله مانقول قال قولوا الله مولانا ولا مولىٰ لكم

یا رسول اللہ اس کا جواب کیا دیا جائے؟ حضورؐ نے فرمایا، کہو کہ اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب سے مناسبت:...... اصحاب عبداللہ بن جبیر فقال عبداللہ بن جبیر انسیتم ماقال لکم رسول اللہ ﷺ کے جملہ سے ہے کیونکہ ہزیمت امام کی مخالفت کے سبب ہوئی۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو مغازی اور تفسیر میں عمرو بن خالدؒ سے لائے ہیں اور امام ابوداؤدؒ نے کتاب الجہاد میں عبداللہ بن نفیلیؒ سے اور امام نسائیؒ نے سیر میں زیاد بن یحییٰؒ اور عمر بن یزیدؒ سے اور تفسیر میں ہلال بن علاءؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

یوم احد:...... ظرفیت کی بناء پر منصوب ہے۔غزوہ احد نصف شوال تین ہجری بروز ہفتہ پیش آیا[1]

قولہ لامولیٰ لکم:...... بعض روایات میں آتا ہے کہ ابوسفیانؓ نے یہ بھی کہا یوم بیوم بدر الایام دول وان الحرب سجال قال فقال عمر لاسواء قتلانا فی الجنۃ وقتلاکم فی النار[2]

قولہ صُرِفَت وُجُوههم:...... یعنی شکست دی گئی یہ آنحضرت ﷺ کی نافرمانی کا انجام تھا۔

قولہ فی اخراهم:...... یعنی پیچھے رہ جانے والی جماعت جو حضور ﷺ کے ساتھ تھی۔

سوال:...... حضور ﷺ کیا پکار رہے تھے؟

جواب:...... آنحضرت ﷺ فرما (پکار) رہے تھے کہ الی یا عباداللہ اِلَیَّ یا عباد اللہ انا رسول اللہ ﷺ من یکر فلہ الجنۃ یعنی اے اللہ کے بندو مڑ آؤ، مڑ آؤ (واپس آ جاؤ) جو میری پکار پر لبیک کہے گا یعنی واپس لوٹے گا اس کے لئے جنت ہوگی۔

قولہ فما ملک عمرؓ نفسہ فقال کذبت:......

سوال:...... حضور ﷺ کے منع فرمانے کے باوجود حضرت عمرؓ نے کیوں جواب دیا یہ تو بظاہر نافرمانی ہے؟

جوابِ اول:...... حضرت عمرؓ نے اس سے نافرمانی کا ارادہ نہیں کیا بلکہ باطل بات کو ٹھکرانے کے لئے جواب دیا۔

جوابِ ثانی:...... حضرت عمرؓ نے نہی کو موقت (خاص وقت کیلئے) سمجھا اور خیال کیا کہ وہ وقت گزر گیا لہٰذا جواب دیا۔

جوابِ ثالث:...... نہی کا منشاء تحقیر تھا اور کبھی جواب نہ دینے میں تحقیر ہوتی ہے اور کبھی جواب دینے میں تحقیر ہوتی ہے پس حضرت عمرؓ نے نہی کا منشاء سمجھ کر جواب دیا۔

قولہ والحرب سجال:......سجال، سجل کی جمع ہے بمعنی ڈول، اس میں لڑائی کرنے والوں کو کنویں سے پانی لینے والوں کے ساتھ تشبیہ دی کہ کبھی ڈول وہ لیجاتا ہے کبھی یہ لیجاتا ہے۔اسی طرح لڑائی میں بھی کبھی ایک غالب آتا ہے کبھی دوسرا۔

قولہ أعلُ هُبَل:...... ھُبَل بُت کا نام ہے جو کعبہ میں رکھا ہوا تھا۔

قولہ لنا العُزّیٰ:...... یہ بھی قریش کے ایک بت کا نام ہے۔گویا کہ اپنے معبود بتوں کی بڑائی بیان کر رہے ہیں۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۸۲ ج ۱۴ [2] مسند امام احمد بن حنبل ص ۳۷۶

﴿۱٦۵﴾

باب اذافزعوا بالليل
رات کے وقت اگر لوگ خوفزدہ ہو جائیں

(۲۳۹)حدثنا قتيبة ثنا حماد عن ثابت عن انسؓ

ہم سے قتیبہ (بن سعید) نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ثابت نے اور ان سے انسؓ نے

قال كان رسول اللهﷺ احسنَ الناس واجودَ الناس واشجعَ الناس

کہ رسول اللہﷺ سب سے زیادہ حسین وجمیل، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے

قال وقد فزع اهل المدينة ليلة سمعوا صوتا

انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رات کے وقت اہل مدینہ پر خوف چھا گیا تھا، کیونکہ آواز سنائی دی تھی

قال فتلقاهم النبيﷺ على فرس لابى طلحة عرى وهو متقلد سيفه

پھر ابوطلحہؓ کے ایک گھوڑے پر جس کی پیٹھ ننگی تھی، سوار صحابہ کی طرف واپس ہوئے، تلوار آپ کی گردن سے لٹک رہی تھی

فقال لم تراعوا لم تراعوا ثم قال رسول اللهﷺ وجدته بحرا يعنى الفرس

اور آپ فرما رہے تھے کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں، اس کے بعد آنحضورﷺ نے فرمایا، میں نے تو اسے دریا کی طرح پایا، آپ کا اشارہ گھوڑے کی طرف تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب کی غرض:...... اس ترجمۃ الباب کی غرض یہ ہے کہ امیر لشکر کیلئے لازم ہے کہ وہ خود حالات کا جائزہ لے یا جو اس کے قائم مقام ہو وہ جائزہ لے۔

اذا:...... فزعوا بالليل یہ شرط ہے اور اس کی جزا محذوف ہے تقدیری عبارت اس طرح ہے **ينبغى لامامهم ان يكشف الخبر بنفسه او بمن ينديه لذلک** اور ترجمۃ الباب سے غرض بھی یہی ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا ہے۔

فَزِعوا:...... الفزع مصدر سے ماضی جمع مذکر غائب ہے الفزع کا اصل معنی تو خوف ہے لیکن یہاں اغاثۃ (فریاد رسی) اور نصر (مدد کرنا) کے معنی میں ہے۔ فزع، باب سمع سے بمعنی دہشت زدہ ہونا، خائف ہونا، فریاد چاہنا، پناہ لینا، فریاد رسی کرنا، مدد کرنا[1]

حدیث الباب بخاری کتاب الجہاد میں کئی بار گزری ہے اور اس کی تشریح بھی ہو چکی ہے بخاری کتاب الھبہ کے آخر میں بھی ہے۔

---

[1] مصباح اللغات ص ۵۹۳

﴿۱۶۶﴾

بابٌ من رای العد وفنادیٰ باعلیٰ صوته یا صباحاه حتّٰی یُسمعَ الناسْ

جس نے دشمن کو دیکھ کر بلند آواز سے کہا، یا صباح، تا کہ سنائے لوگوں کو

ترجمة الباب کی غرض :...... ترجمۃ الباب سے امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ دشمن کو دیکھ کر اونچی آواز سے اپنی قوم کو مدد کے لئے بلانا جائز ہے۔

مقصود اس ترجمہ کا یہ ہے کہ دشمن کے مقابلے میں یاصباحاہ کہنا دعویٰ جاہلیت میں سے نہیں کہ جس سے منع فرمایا گیا ہے کیونکہ یہ تو کفار کے خلاف استغاثہ ہے۔

(۲۸۴۰)حدثنا المکی بن ابراهیم انا یزید بن ابی عبید عن سلمة انه اخبره قال
ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا ہمیں یزید بن ابوعبید نے خبر دی، انہیں سلمہ بن اکوعؓ نے خبر دی آپ نے بیان کیا
خرجت من المدینة ذاهبا نحوالغابة حتی اذا کنت بثنیة الغابة لقینی غلام لعبدالرحمن بن عوف قلت
کہ میں مدینہ منورہ سے غابہ جا رہا تھا غابہ کی گھاٹی پر ابھی میں پہنچا تھا کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے ایک غلام مجھے ملے میں نے کہا
ویحک مابک قال اُخذت لقاح النبی ﷺ قلت من اخذها قال غطفان و فزارة
کیا بات پیش آئی؟ کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں چھین لی گئیں میں نے پوچھا کس نے چھینیں، بتایا کہ قبیلہ غطفان اور فزارہ کے لوگوں نے
فصرختُ ثلٰث صرخات اَسمعتُ ما بین لابتیها یاصباحاه یا صباحاه
پھر میں نے تین مرتبہ بہت زور سے چیخ کر ''یا صباح یا صباح'' کہا اتنی زور سے کہ مدینہ کے دونوں طرفوں کے لوگوں کو سنا دیا
ثم اندفعت حتی القاهم وقد اخذوها فجعلت ارمیهم
اس کے بعد بہت تیزی سے آگے بڑھا اور انہیں جا لیا اونٹنیاں ان کے ساتھ تھیں، میں نے ان پر تیر برسانے شروع کر دیئے
واقول انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع فاستنقذتها منهم
اور کہنے لگا میں ابن اکوع ہوں اور آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے، آخر تمام اونٹنیاں میں نے ان سے چھڑا لیں
قبل ان یشربوا فاقبلت بها اسوقها فلقینی النبی ﷺ فقلت
ابھی وہ پانی نہ پینے پائے تھے اور انہیں ہانک کر واپس لانے لگا کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ بھی مل گئے، میں نے عرض کیا
یا رسول الله ان القوم عطا ش وانی اعجلتهم ان یشربوا سِقیَهم
یا رسول اللہ! وہ لوگ پیاسے ہیں اور میں نے انہیں پانی پینے سے پہلے ہی ان کی اونٹنیوں کو چھڑا لیا تھا

فابعَثْ	فی	اِثرهم	فقال	یا	ابن	الاکوع	ملکت
اس لئے ان لوگوں کے پیچھے کچھ لوگوں کو بھیج دیجئے، حضور اکرمؐ نے اس موقع پر فرمایا، اے ابن الاکوع جب کسی پر قابو پا جاؤ							
فاسجح	ان	القوم	یُقْرَوْن	فی	قومهم		
تو پھر اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور (یہ تو تمہیں معلوم ہی ہوگا کہ) لوگوں کی ان کی قوم والے مہمانی کرتے ہیں							

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدیث الباب:...... یہ حدیث ثلاثیات بخاری میں سے ہے۔ مغازی میں قتیبہؒ بن سعید سے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور امام مسلمؒ نے مغازی میں اور امام نسائیؒ نے الیوم و اللیلۃ میں قتیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

قوله یا صباحاه:...... یہ وہ کلمہ ہے جو مدد طلب کرنے والا بولتا ہے، یا صباحاہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ عرب میں راہزن (ڈاکو) صبح کے وقت میں لوٹ ڈالتے تھے گویا کہ یا صباحاہ کہہ کر اطلاع دی جاتی تھی کہ لوٹ پڑ گئی لہٰذا اے قوم مدد کو پہنچو۔

قوله نحو الغابة:...... غابۃ جگہ کا نام ہے۔ وھی علی برید من المدینۃ فی طریق الشام.

قوله لِقاح:...... یعنی وہ اونٹنی جس کا دودھ نکالا جاتا ہے۔

قوله غطفان وفزارة:...... یہ دو قبیلے ہیں۔

قوله فصرخت ثلاث صرخات:...... اس جملہ سے روایت الباب ترجمۃ الباب کے ساتھ مناسب ہے۔

قوله اندفعت:...... یعنی میں تیز دوڑا، حضرت سلمہؓ بن اکوع تیز دوڑنے میں معروف تھے، اسی وجہ سے حضور ﷺ ان کو مال غنیمت میں فارس کے برابر حصہ عنائت فرمایا کرتے تھے۔

مابین لابتیها:...... لابۃ کا تثنیہ ہے بمعنی حرہ، کیونکہ مدینہ دو پہاڑوں کے درمیان ہے اس لئے لابتین کا ترجمہ کناروں سے کیا جاتا ہے۔

قوله یوم الرُضع:...... (راء کے ضمہ اور ضاد کی تشدید کے ساتھ ہے) مراد اس سے لعینِ (کمینہ) ہے یعنی یہ کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے،

قوله فَاسْجِح:...... (ہمزہ کے فتحہ اور سین کے سکون اور جیم کے کسرہ کے ساتھ اسجاح سے ہے) یعنی نرمی کرتو۔

قوله یُقرون فی قومهم:...... یعنی وہ لوگ تو مہمانی کئے جا رہے ہیں لہٰذا فی الحال ان کا پیچھا کرنے میں کوئی فائدہ نہیں یہ آنحضرت ﷺ کا معجزہ ہے کیونکہ یہ احوالِ غیبیہ سے ہے کہ وہ مہمانی کئے جا رہے ہیں اور واقعۃً بھی ایسا ہی تھا کہ وہ اس وقت غطفان میں مہمانی کئے جا رہے تھے۔

﴿۱۶۷﴾

باب من قال خذها و انا ابن فلان وقال سلمة خذها و انا ابن الاکوع

جس نے کہا کہ میرا تیر برداشت کر، میں فلاں کا بیٹا ہوں سلمہؓ نے فرمایا تھا میرا تیر برداشت کر، میں اکوع کا بیٹا ہوں

ترجمة الباب کی غرض:...... اس باب سے حضرت امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ مقتضائے حال کی بناء پر افتخار بالآباء منہی عنہ نہیں ہے عام حالات میں افتخار بالآباء منع ہے کیونکہ آنحضرت نے افتخار بالآباء سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب تیر پھینکتے اور وہ نشانے پر جالگتا تو فرماتے خذها و انا ابو عبدالرحمٰن (اس تیر کو برداشت کر اور میں عبدالرحمٰن کا باپ ہوں) [1]

وقال سلمةؓ:...... یہی ترجمۃ الباب کے مطابق ہے۔ ماقبل میں ذکر کردہ ایک حدیث کا قطعہ ہے۔

(۲۴۱)حدثنا عبیدالله عن اسرائیل عن ابی اسحاق قال سأل رجل البراءؓ
ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے براءؓ سے پوچھا تھا
فقال یا ابا عمارة اَوَلَّیْتُمْ یوم حنین قال البراء
یاابوعمارہ کیا آپ حضرات (صحابہ) واقعی حنین کی جنگ میں فرار ہو گئے تھے ۔ حضرت براءؓ نے جواب دیا
وانا اسمع امارسول الله ﷺ فلم یول یومئذ کان ابوسفیان بن الحارث اٰخذا بعنان بغلته
اور میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اس دن اپنی جگہ سے قطعاً نہیں ہٹے تھے، ابوسفیان بن حارث آپ کی خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے
فلما غشیه المشرکون نزل فجعل یقول انا النبی لاکذب
جس وقت مشرکین نے آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو آپ سواری سے اتر گئے فرمانے لگے، میں نبیؐ ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں
انا ابن عبدالمطلب قال فما رُأِیَ من الناس یومئذ اشد منه
میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں، حضرت براءؓ نے فرمایا کہ حضور اکرمؐ سے زیادہ بہادر اس دن کوئی بھی نہ تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدیث الباب کی ترجمة الباب سے مناسبت:......انا النبی لاکذب کے جملہ سے ہے۔

قوله فلم یُوَلِ:...... یعنی قبیلہ قیس کے کسی آدمی نے حضرت براءؓ سے سوال کیا کہ کیا تم نے غزوہ حنین میں پیٹھ پھیری تھی؟ (بھاگ گئے تھے) تو جواب میں انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے پیٹھ نہیں پھیری اس

[1] عمدۃ القاری ص ۲۸۷ ج ۱۴

جواب کی سوال سے مناسبت یہ ہے کہ فرار وہ شمار ہوتا ہے جس میں امیر لشکر بھاگ جائے تو غزوۂ حنین میں ایسا نہیں تھا کیونکہ امیر لشکر (آنحضرت ﷺ) اپنی جگہ مضبوطی سے کھڑے تھے۔ مستعجل افراد کا فرار، فرار شمار نہیں ہوتا، خصوصاً جبکہ لڑائی کا انجام فتح پر ہوا ہو تو یہ فرار شمار نہیں ہوگا۔

﴿۱٦٨﴾

باب اذا نزل العدو علٰی حکم رجل

جب دشمن اتر آئے کسی شخص کے فیصلے پر

اذا:...... اذا کا جواب محذوف ہے تقدیری عبارت ینفذ اذا اجازہ الامام۔

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بیان فرما رہے ہیں کہ جب مشرک دشمن کسی مسلمان کی ثالثی کو مان کر ہتھیار ڈال دے یعنی کسی شخص کے فیصلہ پر آمادہ ہو جائے تو امام کی اجازت سے اُسے فیصلہ کر دینا چاہئے۔[1]

(۲۴۲)حدثنا سلیمان بن حرب ثنا شعبة عن سعد بن ابراهیم عن ابی امامة
بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوامامہ سے
هوا بن سهل بن حنیف عن ابی سعید ن الخدریؓ قال لما نزلت بنوقریظة علٰی حکم سعد بن معاذ
وہ سہل بن حنیف کے بیٹے ہیں وہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے کہ فرمایا جب اتر آئے بنوقریظہ سعد بن معاذؓ کے فیصلہ پر
بعث رسول الله ﷺ وکان قریبا منه فجاء علٰی حمار فلما دنا
تو بھیجا رسول اللہ ﷺ نے اور وہ آپ سے قریب ہی تھے تو آئے وہ دراز گوش پر پس جب قریب ہوئے
قال رسول الله ﷺ قوموا الٰی سیدکم فجآء فجلس الی رسول الله ﷺ
تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ اپنے سردار کی طرف پس آئے سو بیٹھ گئے آنحضور ﷺ کے پاس
فقال له ان هولآء نزلوا علی حکمک قال فانی احکم ان تُقْتَلَ المقاتلة
پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ راضی ہوئے ہیں آپ کے فیصلے پر کہا کہ میں فیصلہ کرتا ہوں یہ کہ قتل کر دیئے جائیں قتال کرنے والے
وان تُسْبَیَ الذُّرِّیَّةَ قال لقد حکمت فیهم بحکم الملِک
اور یہ کہ قید کی جائیں اولادیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ تحقیق فیصلہ کیا تو نے ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق

[1] عمدۃ القاری ص ۲۸۸ ج ۱۴

﴿تحقیق و تشریح﴾

ابی سعید الخدریؓ:...... نام سعد بن مالک بن سنان انصاری ہے۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو فضل سعد میں محمدؒ بن عرعرہ سے اور استیذان میں ابوالولیدؒ سے اور مغازی میں بُندار ؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے مغازی میں ابی بکرؒ بن ابی شیبہ وغیرہ سے اور امام ابوداؤدؒ نے ادب میں بندارؒ اور امام نسائیؒ نے مناقب میں عمرو بن علیؒ سے اور سیر اور فضائل میں اسماعیل بن مسعودؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے [1]

نزلت بنو قریظة علی حکم سعدؓ:...... یہودیوں کا غدار قبیلہ بنو قریظہ نے ایک قلعہ میں پناہ لی تھی کئی دن کے محاصرہ کے بعد وہ حضرت سعدؓ بن معاذ کو فیصل (ثالث) ماننے کے لئے تیار ہوئے تھے سردار ہونے کی بنا پر آپ ﷺ نے بھی حضرت سعدؓ کو ثالث مقرر فرمایا حضرت سعدؓ نے جو فیصلہ فرمایا وہ حدیث الباب میں مذکور ہے [2]

قوله قوموا الٰی سید کم :...... اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ **قیام الی السید جائز ہے** یعنی کوئی سردار آئے تو کھڑے ہونا جائز ہے۔ اس پر ماں باپ اور استاد کو قیاس کیا گیا ہے حضرات صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کی تشریف آوری پر کھڑے ہونے کا ارادہ کرتے تھے لیکن حضور ﷺ نے اپنے لئے ہمیں کھڑے ہونے سے منع فرمادیا۔

قوله المقاتلة:...... **ای الطائفة المقاتلة منهم** یعنی بالغ جو لڑائی (جہاد) میں شریک ہونے والے ہوں

قوله الذریه :...... سے مراد عورتیں اور بچے۔

قوله الملک:...... لفظِ ملک (۱) بکسر الام یعنی بادشاہ، مراد اللہ تعالیٰ ہیں (۲) بفتح الام بمعنی فرشتہ مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم لائے۔

مسائل مستنبطه :......

۱:...... امورِ (جھگڑوں) مسلمین میں ثالث مقرر کرنا جائز ہے۔

۲:...... اہل فضل کا اکرام کرنا اور ان کی تشریف آوری پر کھڑے ہونا جائز ہے۔

﴿۱۶۹﴾

باب قتل الاسیر وقتل الصبر

قیدی کو قتل کرنا اور باندھ کر قتل کرنا

(۲۴۳) حدثنا اسمٰعیل ثنی مالک عن ابن شهاب عن انس بن مالکؓ
ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس ابن مالکؓ نے

[1] عمدة القاری ص ۲۸۸ ج ۱۴ [2] سیرت مصطفیٰ ص ۲۶۱ ج ۱

ان رسول اللہ ﷺ دخل عام الفتح وعلی رأسه المغفر فلما نزعه

کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقع پر جب شہر کے اندر داخل ہوئے تو سر مبارک پر خود تھی آپ جب اسے اتار رہے تھے

جاء رجل فقال ان ابن خطل متعلق باستار الکعبة فقال اقتلوه

تو ایک شخص نے آکر آپ کو اطلاع دی کہ ابن خطل کعبہ کے پردے سے لگا ہوا ہے، آپ نے فرمایا کہ اسے پھر بھی قتل کردو

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله قتل الصبر :...... صبر لغت میں الحبس یعنی روکنے کے معنی میں آتا ہے اور قتل الصبر یہ ہے کہ کسی شخص کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جائیں اور کوئی آدمی اس کو قابو رکھے حتی کہ اس کی گردن ماری جائے (قتل کیا جائے) تو ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے کہ قُتِلَ صبراً۔

سوال:...... قیدی کو ہاتھ پاؤں باندھ کر قتل کرنا کیسا ہے؟

جواب:...... آنحضرت ﷺ نے چوپائے کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے ایک حدیث میں آیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا لا تتخذوا شیئاً فیه الروح غرضاً جاندار چیز کو نشانہ نہ بناؤ۔

روایت الباب کی ترجمة الباب سے مناسبت:...... روایت الباب کی ترجمۃ الباب سے مناسبت اس طرح ہے کہ آنحضرت ﷺ نے عبداللہ بن خطل کے قتل کا حکم فرمایا کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے دشمنی کی اور مرتد ہو گیا تھا اور اپنے مسلمان خادم کو بھی اس نے قتل کر دیا تھا۔ اور وہ ملعون رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرتا تھا اور دو گانے والی عورتوں سے مسلمانوں کی ہجو کرایا کرتا تھا۔

﴿۱۷۰﴾

باب هل لیستأسر الرجل ومن لم یستاسر ومن رکع رکعتین عندالقتل

کیا کوئی مسلمان ہتھیار ڈال سکتا ہے؟ اور جس نے ہتھیار نہیں ڈالے اور جس شخص نے قتل کئے جانے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی

(۲۴۴) حدثنا ابو الیمان انا شعیب عن الزهری اخبرنی عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریة الثقفی

ہم سے ابو یمان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں عمرو بن ابو سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی نے خبر دی

و هو حلیف لبنی زهرة وکان من اصحاب ابی هریرةؓ قال

آپ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت ابو ہریرہؓ کے شاگردوں میں سے تھے کہ ابو ہریرہؓ نے بیان فرمایا

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۳۷۵

بعث رسول اللهﷺ عشرة رهط سرية عينا وامرعليهم عاصم بن ثابت الانصاری جد عاصم بن عمربن الخطاب

کہ رسول اللہﷺ نے دس صحابہ کی ایک جماعت جاسوسی کی مہم پر بھیجی، اس جماعت کا امیر عاصم بن عمر کے دادا عاصم بن ثابت انصاریؓ کو بنایا

انطلقوا حتى اذا كانو بالهدأة وهو بين عسفان ومكة

اور جماعت روانہ ہو گئی، جب یہ لوگ مقام ہدأۃ پر پہنچے جو کہ عسفان اور مکہ کے درمیان میں واقع ہے

ذُكِرُوْالِحَيِّ من هذيل يقال لهم بنو لحيان فنفروالهم قريبا من مائتی رجل

تو قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ بنولحیان قبیلہ کی تقریباً دو سو آدمیوں کی ایک جماعت ان کی تلاش میں نکلی

كلهم رام فاقتصوا اثارهم حتى وجدوا

یہ پوری جماعت تیراندازوں کی تھی، یہ سب صحابہؓ کے نشانات قدم سے اندازہ لگاتے ہوئے چلتے رہے آخر ایک ایسی جگہ پہنچ گئے

ماكلهم تمرا تزودوه من المدينة فقالوا

جہاں صحابہ نے بیٹھ کر کھجور کھائی تھی جو مدینہ سے اپنے ساتھ لے کر چلے تھے پیچھا کرنے والوں نے کہا

هٰذا تمر يثرب فاقتصوا اثارهم

کہ یہ (گٹھلیاں) تو یثرب (مدینہ) کی کھجوروں سے ہیں اور پھر قدم کے نشانات سے اندازہ کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگے

فلما راهم عاصم واصحابه لجأوا الى فدفد واحاط بهم القوم فقالوا لهم انزلوا

عاصم اور آپ کے ساتھیوں نے جب انہیں دیکھا تو ایک پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لی مشرکین نے ان سے کہا کہ ہتھیار ڈال کر اتر آؤ

فاعطونا بايديكم ولكم العهد وِالميثاق لانقتل منكم احدا

تم سے ہمارا عہد و پیمان ہے ہم کسی شخص کو بھی قتل نہیں کریں گے، عاصم بن ثابتؓ (مہم کے امیر) نے فرمایا

قال عاصم بن ثابت امير السرية اماأ نا فوالله لاانزل اليوم فی ذمة كافر اللهم اخبرعنا نبيک

کہ آج تو میں کسی صورت میں بھی ایک کافر کی امان میں نہیں اتروں گا اے اللہ، ہماری حالت سے اپنے نبی کو مطلع کر دیجئے

فرموهم بالنبل فقتلوا عاصما فی سبعة فنزل اليهم ثلاثة نفر بالعهد والميثاق

اس پر انہوں نے تیر برسانے شروع کر دیئے اور عاصمؓ اور دوسرے سات صحابہ کو شہید کر ڈالا اور بقیہ تین صحابہ ان کے عہد و پیمان پر اتر آئے

منهم خبيب الانصاری وابن دثنة ورجل اٰخر فلما استمكنوا منهم

یہ خبیب انصاریؓ، ابن دثنہؓ اور ایک تیسرے صحابی (عبداللہ بن طارق بلویؓ) تھے جب یہ صحابہ ان کے قابو میں آ گئے

اطلقوا اوتار قسيهم فاوثقوهم فقال الرجل الثالث هذا اول الغدر

تو اپنی کمانوں کے تانت اتار کران حضرات کوان سے باندھ لیا۔تیسرے صحابی نے فرمایا کہ بخدا یہ تمہاری پہلی بدعہدی ہے

والله لا اصحبكم ان في هؤلاء لاسوة يريد القتلى فجرروه

تمہارے ساتھ میں ہرگز نہ جاؤں گا،طرز عمل تو انہیں حضرات کا قابل تقلید تھا آپ کی مراد شہداء سے تھی مگر مشرکین انہیں کھینچنے لگے

وعالجوه على ان يصحبهم فابى فقتلوه فانطلقوا بخبيب وابن دثنة

اورزبردستی اپنے ساتھ لے جانا چاہا، جب آپ کسی طرح بھی نہ گئے تو آپ کو بھی شہید کر دیا گیا،اب یہ خبیب اور ابن دثنہؓ کو لے کر چلے

حتى باعوهما بمكة بعد وقيعة بدر فابتاع خبيبا بنو الحارث بن عامر بن نوفل بن عبدمناف

اوران حضرات کو مکہ میں لے جا کر فروخت کر دیا، یہ جنگ بدر کے بعد کا واقعہ ہے خبیبؓ کو حارث بن عامر بن نوفل بن عبدمناف کے لڑکوں نے خرید لیا

وكان خبيب هو قتل الحارث بن عامر يوم بدر فلبث خبيب عندهم اسيرا

خبیبؓ نے ہی بدر کی لڑائی میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا،آپ ان کے یہاں کچھ دنوں تک تو قیدی کی حیثیت سے رہے

فاخبرني عبيدالله بن عياض ان بنت الحارث اخبرته انهم حين اجتمعوا استعار منها موسىٰ يستحدبها

کہ مجھے عبیداللہ بن عیاض نے خبر دی اورانہیں حارث کی بیٹی (زینبؓ) نے خبر دی کہ جب لوگ جمع ہوئے تو ان سے آپ نے استرا مانگا

فاعارته فاخذ ابنالي وانا غافلة

موئے زیرناف مونڈنے کے لئے،انہوں نے استرا دے دیا پھر آپ نے میرے ایک بچے کو پکڑ لیا جب وہ آپ کے پاس گیا تو میں غافل تھی

حتى اتاه قالت فوجدته مُجلسَه على فخده والموسىٰ بيده ففزعت فزعة

بیان کیا کہ پھر جب میں نے اپنے بچے کو آپ کی ران پر بیٹھا ہوا دیکھا اور استرا آپ کے ہاتھ میں تھا تو میں اس سے بری طرح گھبرا گئی

عرفها خبيب في وجهي فقال اتخشين ان اقتله ما كنت لأفعل ذلك

کہ خبیبؓ بھی میرے چہرے سے سمجھ گئے آپ نے فرمایا، تمہیں اس کا خوف ہوگا کہ میں اسے قتل کر ڈالوں گا، یقین کرو میں کبھی ایسا نہیں کر سکتا

والله مارأيت اسيراً قط خيرا من خبيب

اور اللہ کی قسم میں نے خبیبؓ سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا

فوالله لقد وجدته يوما ياكل من قطف عنب في يده وانه لمُوثَقٌ في الحديد

خدا گواہ ہے کہ میں نے ایک دن دیکھا کہ انگور کا خوشہ آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ اس میں سے کھا رہے ہیں

وما بمكة من ثمروكانت تقول انه لرزق من الله

حالانکہ آپ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں پھلوں کا کوئی موسم نہیں تھا، کہا کرتی تھیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی روزی تھی

رزقه خبيبا فلما خرجوا من الحرم ليقتلوه في الحل

جو کہ خبیبؓ کو بطور رزق دی گئی، پھر جب مشرکین حرم سے باہر انہیں لائے تا کہ حرم کے حدود سے نکل کر انہیں شہید کریں

قال لهم خبيب ذروني اركع ركعتين فتركوه

تو خبیبؓ نے ان سے فرمایا کہ مجھے (قتل سے پہلے) صرف دو رکعتیں پڑھ لینے دو، انہوں نے آپ کو اجازت دے دی

فركع ركعتين ثم قال لولا ان تظنوا ان مابي جزع لَطَوَّلتها

پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا، اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں (قتل سے) گھبرا رہا ہوں تو میں ان رکعتوں کو اور طویل کرتا

اللهم احصهم عددا و قال، ولست ابالي حين اقتل مسلما ۞

اے اللہ ان میں سے ایک ایک کو ختم کردے" جبکہ میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے کسی قسم کی بھی پرواہ نہیں ہے

على اى شق كان لله مصرعي ۞ وذلك في ذات الاله

اللہ کے راستے میں خواہ مجھے کسی پہلو پر بھی بچھاڑا جائے ۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے ہے

وان يشاء ۞ يبارك على اوصال شلو ممزع،

اور اگر وہ چاہے تو اس کے جسم کے ٹکڑوں میں بھی برکت دے سکتا ہے ۔ جس کی بوٹی بوٹی کر دی گئی ہو

فقتله ابن الحارث فكان خبيب هو سن الركعتين لكل امرى مسلم قتل صبرا

آخر حارث کے بیٹے نے آپ کو شہید کر دیا، حضرت خبیبؓ سے ہی ہر مسلمان کے لئے جسے قتل کیا جائے دو رکعتیں مشروع ہوئی ہیں

فاستجاب الله لعاصم بن ثابت يوم اصيب فاخبر النبي ﷺ اصحابَه خبرَهم

ادھر حادثہ کے وقت ہی عاصم بن ثابتؓ کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول کی تھی، اور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہؓ کو یہ سب حالات بتا دیئے

وما اُصيبوا وبعث ناس من كفار قريش الى عاصم حين حُدثوا انه قتل ليؤتوا بشئ منه

جن سے یہ مہم دوچار ہوئی تھی، کفار قریش کے کچھ لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ عاصمؓ شہید کر دیئے گئے تو انہوں نے نعش مبارک کے لئے اپنے آدمی بھیجے

يعرف وكان قدقتل رجلا من عظمائهم يوم بدر

تا کہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لائیں جس سے ان کی شناخت ہو سکتی ہو (جیسے سر) آپ نے بدر کی جنگ میں کفار قریش کے ایک سردار کو قتل کیا تھا

فبعث على عاصم مثل الظلة من الدبر فحمته من رسولهم
لیکن اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کا ایک لشکر ان کی نعش کی حفاظت کے لئے بھیج دیا، جنہوں نے کافروں کے قاصدوں سے نعش کی حفاظت کی
فلم يقدروا على ان يقطعوا من لحمه شيئاً
اور کفار اس پر قادر نہ ہو سکے کہ ان کے گوشت کا کوئی بھی حصہ کاٹ کر لے جا سکیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... حضرت علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ روایت الباب کی مطابقت ترجمۃ الباب کے ساتھ اس طرح ہے کہ ترجمۃ الباب کے تین جزء ہیں تو پہلا جزء هل ليستأ سر الرجل جزءفنزل اليهم ثلث نفر بالعهد و الميثاق سے اور دوسرا جزء ومن لم يستأسر یہ فقال عاصم امير السرية اما انا فو الله الخ سے تیسرا جزء و من ركع ركعتين یہ قال لهم خبيب ذروني اركع ركعتين سے ثابت ہے۔

رهط:...... الرهط من الرجال ما دون العشرة وقيل الى اربعين ولا يكون فيهم امرأة ولا واحد له من لفظه.

سرية:...... طائفة من الجيش يبلغ اقصاها اربعمائة تبعث الى العد وجمعها السرايا.

عينا:...... جاسوس۔

بالهدأة:...... (ھاء کے فتحہ اور دال کے سکون کے ساتھ) مکہ اور عسفان کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔

فنفروا لهم:...... بنولحیان قبیلہ کے دوسو آدمی ان کی تلاش میں نکلے۔

ابن الدثنة:...... زید بن دثنہؓ مراد ہے۔

رجل آخر:...... مراد عبداللہ بن طارقؓ ہے۔

فابتاع:...... بنوحارث بن عامر نے حضرت خبیبؓ کو خریدا۔

يستحد:...... استحداد سے مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے بمعنی زیر ناف بال صاف کرتا ہے یا کرے گا۔[1]

فركع ركعتين:...... دو رکعتیں پڑھیں هو اول من صلى ركعتين عند القتل ''سب سے پہلے شخص جنہوں نے شہادت سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں حضرت خبیبؓ ہیں''[2] جیسا کہ حدیث الباب میں ہے فكان خبيب هو سن الركعتين لكل امرئ مسلم قتل صبراً.

بَدَدًا:...... (باء کے فتحہ کے ساتھ ہے) البدد بمعنی التفرق.

علامہ سہیلیؒ فرماتے ہیں کہ جس نے باء کے کسرہ کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے انہوں نے اس کو بدة کی جمع قرار دیا ہے بدة کا معنی فرقة.

---

[1] عمدة القاری ص۲۹۲ ج۱۴ [2] عمدة القاری ص۲۹۳ ج۱۴

لست ابالی حین اُقتل مسلماً:...... حضرت خبیبؓ نے شہادت سے قبل دو شعر پڑھے جن میں سے ایک کا تعلق اُس قصیدہ سے ہے جس کا آغاز اس شعر سے ہو رہا ہے۔

لقد جمع الاحزاب حولی والبوا

قبائلھم واستجمعوا کل مجمع

''اس میں شک نہیں کہ بہت سی جماعتیں میرے ارد گرد جمع ہوگئی ہیں اور انہوں نے اپنے قبائل کو جمع کرلیا ہے اور پوری طرح جمع ہو گئے ہیں''

اور یہ قصیدہ بحر طویل کے وزن پر ہے اور وزن کے لحاظ سے **ولست ابالی** ہونا چاہئے جب کہ حضرت خبیبؓ نے **ما ابالی** پڑھا جیسا کہ ایک نسخہ ہے[1] ہمارے سامنے جو نسخہ ہے اس میں **ولست ابالی** ہے یہ اشعار بخاری شریف ص۵۶۹ ج ۲ باب بعد باب فضل من شھد بدراً، باب غزوۃ الرجیع ص۵۸۶ ج ۲، باب مایذکر فی الذات والنعوت ص۱۱۰۱ ج ۲ میں مذکور ہیں۔

ممزع:...... ای مقطع والمزعۃ القطعۃ (وہ جسم) جس کی بوٹی بوٹی کردی گئی ہو۔

ابن الحارث:...... عقبہ بن حارث نے قتل کیا بعض نے کہا کہ اس کے بھائی نے قتل کیا اللہ پاک نے عقبہ اور اس کے بھائی کو اس قتل کے بعد ہدایت دی اور دونوں مسلمان ہو گئے[2]

مثل الظلة:...... (ظاء کے ضمہ اور لام کی تشدید کے ساتھ) بمعنی **السحابۃ المظلۃ** (سایہ دار بادل)۔

من الدبر:...... (دال کے فتحہ اور باء کے سکون کے ساتھ بمعنی **ذکور النحل** (مذکر شہد کے مکھے)

فحمته:...... ان مذکر مکھوں نے حضرت عاصمؓ کی نعش کی حفاظت کی کفار کو ان کے جسم سے گوشت کاٹنے پر قدرت نہ دی۔

مسائل مستنبطه:......

۱: مسلمان قیدی کے لئے کافروں کی امان قبول نہ کرنا درست ہے۔

۲: کرامتِ اولیاء ثابت ہے مثلاً انگور کا ملنا اور حضرت خبیبؓ اور حضرت عاصمؓ کی دُعا اور خواہش پر قتل کی خبر آپ ﷺ کو پہنچانا۔

۳: مشرکین کے لئے عمومی طور پر بددعا کرنا۔

۴: قتل کے وقت نماز پڑھنا۔

۵: قتل ہوتے وقت شعر پڑھنا۔

۶: مسلمان کی دُعا قبول ہوتی ہے۔

۷: اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں مؤمن کا اکرام کرتے ہیں۔

❁❁❁❁❁❁

[1] عمدۃ القاری ص۲۹۳ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص۲۹۳ ج ۱۴

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتا رہے ہیں کہ دشمن کے ہاتھوں قید ہو جانے والے مسلمان قیدیوں کو چھڑانا واجب ہے خواہ مال دے کر یا قیدیوں کے تبادلہ کے ذریعہ۔

فكاك الاسير:...... یہاں پر قیدی سے مراد خاص ہے جو کہ ناحق قید کئے ہوئے ہوں یا کافروں کے ساتھ لڑائی میں قید ہو جائیں۔

(۲۴۵)حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا جرير عن منصور عن ابی وائل
ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابووائل نے
عن ابی موسیؓ قال قال رسول اللهﷺ فكوا العانی یعنی الاسير واطعموا الجائع وعودوا المريض
اور ان سے ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا "عانی" یعنی قیدی کو چھڑایا کرو بھوکے کو کھلایا کرو اور بیمار کی عیادت کیا کرو

مطابقته للترجمة فی قوله فكوا العانی وهو الاسير.

العانی:...... قاضی کے وزن پر باب نصر سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔

واطعموا الجائع:...... بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ اطعام الجائع (بھوکے کو کھانا کھلانا) فرض کفایہ ہے۔

عودوا المريض:...... عیادة سے امر کا صیغہ ہے بمعنی مریض کی بیمار پرسی کرو۔ عیادة المريض فرض کفایہ ہے اور بعض نے کہا کہ سنت مؤکدہ ہے [1] اور حقوقِ مسلم میں سے ایک حق ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے! حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں۔ خمس من حق المسلم على المسلم رد التحية واجابة الدعوة وشهود الجنائز وعيادة المريض وتشميت العاطس اذا حمدالله [2]

(۲۴۶)حدثنا احمد بن يونس ثنا زهير ثنا مطرف
ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے مطرف نے حدیث بیان کی
ان عامرا حدثهم عن ابی جحيفةؓ قال قلت لعلیؓ هل عندكم شئی من الوحی الاما فی كتاب الله
ان سے عامر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوجحیفہؓ نے بیان کیا کہ میں نے علیؓ سے پوچھا، آپ حضرات کے پاس کتاب اللہ کے سوا اور بھی کوئی وحی ہے

[1] عمدة القاری ص ۲۹۴ ج ۱۴ [2] ابن ماجہ ص ۱۰۵

قال لا والذی فلق الحبة وبرأ النسمة ما اعلمه
آپ نے اس کا جواب دیا نہیں اس ذات کی قسم، جس نے دانے کو (زمین) چیر کر نکالا اور جس نے روح پیدا کی، میں اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتا
الافهما یعطیه اللّٰه رجلا فی القراٰن و ما فی هٰذه الصحیفة قلت و ما فی هٰذه الصحیفة
کہ اللہ تعالیٰ کسی مرد مسلم کو قرآن کا فہم عطا فرمادے یا وہ چیز جو اس صحیفہ میں ہے ابو جحیفہؓ نے پوچھا اور اس صحیفے میں کیا ہے؟
قال العقل وفکاک الاسیر وَاَن لّایقتل مسلم بکافر
فرمایا کہ دیت کے احکام، قیدی (مسلمان) کو رہا کرانا اور یہ کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں نہ قتل کیا جائے

مطابقته للترجمة فی قوله وفکاک الاسیر.

یہ حدیث کتاب العلم، باب کتابة العلم میں گزر چکی ہے[1]

برأ:...... بمعنٰی پیدا کیا۔ **النسمة:**...... روح، نفس۔ **العقل:**...... بمعنٰی دیت۔

پهلا مسئله:......

ابن بطالؒ فرماتے ہیں کہ فکاک الاسیر جمہور ائمہؒ کے نزدیک واجب علی الکفایہ ہے۔ حضرت اسحٰقؒ بن راہویہ فرماتے ہیں کہ بیت المال کے مال سے قیدی کو رہا کروایا جاسکتا ہے اور امام مالکؒ سے بھی ایک روایت یہی ہے اور امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ سر کے بدلے میں سر کا فدیہ دیا جائے صورت اس کی یہ ہے کہ مسلمانوں اور مشرکین دونوں کے پاس ایک دوسرے کے قیدی ہیں تو دونوں تبادلہ پر متفق ہو جائیں تو اب قیدیوں کا قیدیوں سے تبادلہ ہوگا یعنی یہی صورت متعین ہوگی۔

دوسرا مسئله:......

اُساریٰ مشرکین کو فدیہ (مال کے بدلہ میں) لے کر رہا کیا جائے گا یا نہیں؟ حضرت امام اعظمؒ سے ایک روایت ہے کہ مال لیکر نہ رہا کیا جائے اسی روایت کو امام قدوری اور صاحب ہدایہ نے اختیار فرمایا ہے دوسری روایت یہ ہے کہ مال لیکر رہا کیا جاسکتا ہے امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔

وما فی هذه الصحیفة :...... حضور اکرم ﷺ کی کچھ احادیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس لکھی ہوئی تھیں، جنہیں آپؓ اپنی تلوار کے نیام میں رکھتے تھے یہاں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

قوله وان لا یقتل مسلم بکافر :...... کافر سے مراد کافر حربی یا کافر اہل جاہلیت ہے۔

---

[1] الخیر الساری ص ......ج......

﴿۱۷۲﴾ باب فداء المشرکین
مشرکین کا فدیہ

ترجمۃ الباب کی غرض:...... اس باب سے مقصود یہ ہے کہ مشرکین قیدیوں کو مال لیکر رہا کرنا جائز نہیں اس لئے کہ یہ ان کو اپنے خلاف لڑنے کیلئے رہا کرنا ہے اور سیر کبیر (امام محمدؒ کی تصنیف) میں لکھا ہے کہ اگر مسلمانوں کو (مال کی) ضرورت ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ انہوں نے اُساریٰ بدر پر قیاس فرمایا اس لئے کہ اس وقت مسلمان انتہائی محتاج تھے۔ تو فدیہ لیکر مشرکین کے قیدی رہا کر دیئے تھے۔

سوال:...... اساریٰ بدر کے فدیہ لینے پر تو اللہ تعالیٰ نے عتاب نازل فرمایا تھا تو اب فدیہ لیکر رہا کرنا کیسے جائز ہوا؟

جواب:...... عتاب فدیہ لینے پر نہیں تھا بلکہ حضور ﷺ کے اجتہاد فرمانے پر تھا کہ وحی کا انتظار کیوں نہیں فرمایا، کیونکہ کسی روایت سے ثابت نہیں کہ وہ فدیہ واپس کیا گیا ہو یا استعمال کی اجازت نہ دی ہو۔

(۲۴۷) حدثنا اسمٰعیل بن ابی اویس ثنا اسماعیل بن ابراهیم بن عقبة عن موسیٰ بن عقبة
ہم سے اسماعیل بن ابو اویس نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے
عن ابن شهاب حدثنی انس بن مالکؓ ان رجالا من الانصار استاذنوا رسول الله ﷺ
ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالکؓ نے حدیث بیان کی کہ انصار کے بعض افراد نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی
فقالوا یا رسول الله ائذن فلنترک لابن اختنا عباس فداءه فقال لا تَدَعُوْن منه درهما
اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں اس کی اجازت دے دیں کہ ہم اپنے بھانجے عباسؓ کا فدیہ معاف کر دیں، لیکن حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ان کے فدیہ میں سے ایک درہم بھی معاف نہ کرنا

قولہ لا تدعون منه درهما:...... اجازت نہیں دی تا کہ رشتہ کے تعلق کی وجہ سے رعایت لازم نہ آئے، اور بعض نے کہا کہ اجازت مشترک ہونے کی وجہ سے نہیں دی، اور بعض نے کہا کہ علتِ نہی مالدار ہونا ہے کہ وہ مالدار تھے اور ان سے فدیہ لے کر غانمین کے مصرف میں خرچ کیا گیا۔

قولہ فقالوا یارسول الله ائذن فلنترک الخ:...... یعنی انصارؓ میں سے بعض حضراتؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو ہم اپنے بھانجے حضرت عباسؓ کا فدیہ چھوڑ دیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک درہم بھی نہ چھوڑو، اس کی وجہ یہ ہے کہ کہیں رشتہ داری کی رعایت لازم نہ آجائے کہ اپنے چچا کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا، یعنی مبادا صحابہ کرامؓ میں سے کسی کے دل میں یہ خیال آ سکتا ہے تو گویا اس الزام اور تہمت

سے بچنے کیلئے حضور ﷺ نے منع فرمایا۔

قوله لا بن اختنا:...... یعنی انصار حضرات ؓ نے عرض کیا ہم اپنے بھانجے کا فدیہ چھوڑ دیں یہ نہیں کہا کہ آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس ؓ کا فدیہ چھوڑ دیں تا کہ اس صورت میں جو احسان ہو تو ہم پر ہو نہ کہ آنحضرت ﷺ پر، لابن اختنا اس لئے کہا کہ حضرت عبدالمطلب کی والدہ سلمٰی بنت عمرو بنونجار میں سے تھیں جو کہ انصار کا قبیلہ تھا۔[1]

﴿وقال ابراهيم ثنا عبدالعزيز بن صهيب عن انس اتى النبى ﷺ بمال من البحرين
اور ابراہیم نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بحرین کا خراج آیا
فجاءه العباس فقال يا رسول الله اعطنى فانى فاديت نفسى
تو حضرت عباس ؓ خدمت نبوی ؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ، اس میں سے مجھے بھی عنایت فرمائیے کیونکہ میں نے اپنا
وفاديت عقيلا فقال خذ فاعطاه فى ثوبه
اور عقیل ؓ دونوں کا فدیہ ادا کیا تھا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر آپ لے لیجئے، چنانچہ آپ ؐ نے انہیں ان کے کپڑے میں دیا

یہ تعلیق ہے امام بخاری ؒ اس کو یہاں لائے ہیں کتاب الصلوٰۃ ابواب المساجد ، باب القسمة وتعليق القنو فى المسجد میں اس کو مفصل لائے ہیں۔

(۲۴۸) حدثنا محمود ثنا عبدالرزاق انا معمر عن الزهرى عن محمد بن جبير
ہم سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں محمد بن جبیر نے
عن ابيه وكان جاء فى اسارى بدر
انہیں ان کے والد جبیر بن مطعم ؓ نے آپ بھی بدر کے قیدیوں میں شامل تھے۔ (آپ ابھی اسلام نہیں لائے تھے)
قال سمعت النبى ﷺ يقرأ فى المغرب بالطور
آپ نے بیان کیا میں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ مغرب کی نماز میں سورۂ "الطور" کی قرأت کر رہے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

فى اسارى بدر:...... اسی جملہ سے حدیث الباب ترجمۃ الباب کے مطابق ہے۔

جبير:...... کسنیر کی ضد ہے اور یہ تصغیر ہے جبر کی۔ آپ ؓ قریش کے سادات میں سے تھے فتح مکہ والے دن اسلام لائے۔ خود واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حالتِ کفر میں بدر کے قیدیوں کی رہائی میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو مغرب کی نماز پڑھاتے پایا آپ ﷺ تلاوت فرما رہے تھے اور تلاوت کی آواز مسجد سے باہر آ رہی تھی اور

[1] بخاری شریف ص ۴۴۳ ج ۱ بین السطور

میں نے اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ o مَالَهُ مِنْ دَافِعٍ[1] جب سنا میرا دل پھٹنے لگا آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے قیدیوں کے متعلق بات کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تیرا باپ زندہ ہوتا اور وہ میرے پاس ان قیدیوں کی رہائی کے متعلق بات کرتا تو میں اس کی سفارش قبول کرتا کیونکہ اس نے آپ ﷺ پر احسان کیا تھا[2] کہ طائف سے واپسی پر آپ کو پناہ دی تھی، حدیث الباب بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الجهر فی المغرب میں گزر چکی ہے۔

﴿۱۷۳﴾

باب الحربی اذا دخل دار الاسلام بغیر امان

دار الحرب کا باشندہ جو بغیر امن لینے کے دار الاسلام میں داخل ہو گیا ہو

(۲۴۹) حدثنا ابونعیم ثنا ابوالعمیس عن ایاس بن سلمة بن الاکوع عن ابیه
ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے ابوعمیس نے حدیث بیان کی، ان سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اور ان سے ان کے والدؓ نے بیان کیا
قال اتی النبی ﷺ عینٌ من المشرکین وھو فی سفر فجلس عند اصحابه یتحدث
کہ نبی کریم ﷺ کے یہاں مشرکوں کا ایک جاسوس آیا، حضور اکرمؐ اس وقت سفر میں تھے وہ جاسوس آپ ﷺ کے صحابہ کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے لگا
ثم انفتل فقال النبی ﷺ اطلبوہ واقتلوہ فنفله سلبه یعنی اعطاہ
پھر چلا گیا پس حضورؐ نے فرمایا کہ اسے تلاش کر کے قتل کر دو، اور آنحضرت ﷺ نے اس کے ہتھیار اور اوزار قتل کرنے والے کو دلوا دیئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب کی غرض:...... حربی جب بغیر امان کے دار الاسلام میں داخل ہو جائے تو اس کو قتل کیا جائے گا یا نہیں یعنی کیا اس کا قتل جائز ہے؟

اس میں اختلاف ہے۔ تو حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ امام کو اختیار ہے، خواہ قتل کرے یا نہ کرے اور اس کا حکم اہلِ حرب کے حکم کی طرح ہے۔

امام شافعیؒ اور امام اوزاعیؒ تفصیل کے قائل ہیں کہ اگر اس نے کہا کہ میں ایلچی (قاصد) ہوں تو قتل نہیں کیا جائے گا، یعنی اس کی بات قبول کی جائے گی اور اس کو امن دے دیا جائے گا۔ امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ اس کی بات قبول نہیں کی جائے گی وہ مسلمانوں کے لئے مالِ فئی ہے۔

اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ حربی اس کا ہو گا جو اسے پکڑے گا[3]

قوله واقتلوہ:...... مقتول حربی تھا امان لیکر دار الاسلام میں داخل نہیں ہوا تھا اس لئے قتل کا حکم دیا۔

[1] پارہ ۲۷ آیت ۷، ۸ [2] عمدۃ القاری ص ۲۹۶ ج ۱۴ [3] عمدۃ القاری ص ۲۹۶ ج ۱۴

عین:...... جاسوس۔ **انفتل :**......ای انصرف.

فنفله سلبه:...... آنحضرت ﷺ نے اس کے ہتھیار وغیرہ سلمہ بن اکوعؓ کو دے دیئے قیاس کے مطابق عبارت اس طرح ہوگی فقتلته و نفلنی سلبه.

نفل کامعنٰی اصطلاح فقھاء میں:...... ماشرطه الامیر لمتعاطی خطر. ہر وہ چیز جو امیر خطرے میں پڑنے والے کے لئے بطور انعام کے مقرر کرے۔

سلب کا معنی:...... مقتول کی سواری، کپڑے، ہتھیار، گھڑی وغیرہ میں موجود سامان کو سلب کہا جاتا ہے۔[1]

جاسوس:...... جاسوس کی تین قسمیں ہیں۔(۱) حربی (۲) معاہد (۳) مسلم۔

﴿۱﴾جاسوس حربی :......بالاجماع قتل کردیا جائے گا۔

﴿۲﴾جاسوس معاھداو رذمی:...... امام مالکؒ اور امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں چونکہ اس نے نقضِ عہد کیا ہے اگر امام اس کو غلام بنانا چاہے تو بنا سکتا ہے اور اس کا قتل کرنا بھی جائز ہے۔

جمہورؒ کے نزدیک جاسوسی سے نقضِ عہد نہیں ہوتا ہاں اگر معاہدہ کرتے وقت شرط لگائی جائے کہ جاسوسی نہیں کرے گا پھر اگر جاسوسی کرتا ہے تو ناقضِ عہد ہوگا۔

﴿۳﴾ جاسوس مسلم:...... اگر مسلمانوں کی جاسوسی کرنے والا بھی مسلمان ہو تو پھر اختلاف ہے امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور بعض مالکیہؒ فرماتے ہیں قتل کے علاوہ امام اس کے لئے کوئی تعزیر مقرر کرے۔

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ کبار صحابہ کرامؓ نے فرمایا اسے قتل کردیا جائے۔[2]

سوال:...... ترجمۃ الباب میں ہے کہ حربی جب بغیر امان کے دارالاسلام میں داخل ہو تو اس کا کیا حکم ہے اور روایت الباب میں ہے کہ جاسوس دارالاسلام میں داخل ہوا اور اس کو قتل کردیا گیا؟

جواب :...... چونکہ وہ جاسوس حربی تھا اس لئے اس کو قتل کردیا گیا اس سے ترجمۃ الباب ثابت ہوگیا کہ حربی جب بغیر امان کے داخل ہو تو قتل کردیا جائے گا۔

﴿۱۷٤﴾
باب یقاتل عن اهل الذمة ولایُسترَقُّون
ذمیوں کی حمایت وحفاظت میں جنگ کی جائے گی اور انہیں غلام نہیں بنایا جائے گا

ذمی، غیر مسلموں کے اس طبقے کو کہتے ہیں جو اسلامی حکومت کی حدود میں رہتا ہے، مصنف رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۹۷ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۲۹۷ ج ۱۴

اسلام کے اس حکم کو وضاحت سے بیان کرنا چاہتے ہیں کہ ایسے تمام غیر مسلموں کی (جو ذمی ہیں) جان و مال اور آبرو مسلمانوں کی طرح ہے اور اگر ان پر کسی طرف سے کوئی آنچ آتی ہو تو مسلمان حکومت اور تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان کی حمایت وحفاظت کے لئے ان کے دشمنوں سے اگر جنگ بھی کرنی پڑے تو گریز نہ کریں یعنی اہل ذمہ کو غلام نہیں بنایا جائے گا ہاں اگر نقضِ عہد کریں گے تو غلام بنالیا جائے گا۔

(۲۵۰)حدثنا موسی بن اسمٰعیل ثنا ابو عوانة عن حصین عن عمرو بن میمون عن عمرؓ
ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی انہیں حصین نے ان سے عمرو بن میمون نے کہ عمرؓ نے
قال واوصیه بذمة الله و ذمة رسوله ﷺ ان یوفی لهم بعهدهم
فرمایا کہ میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو اس کی وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا جو عہد ہے اس عہد کو پورا کرے
وان یقاتَلَ مِن ورآئهم ولا یُکَلَّفُوا الا طاقتَهم
اور یہ کہ ان کی حمایت وحفاظت کے لئے جنگ کرے اور ان کی طاقت سے زیادہ کوئی باران پر نہ ڈالا جائے

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال:...... روایت الباب سے **لایسترقون** یعنی عدمِ استرقاق ثابت نہیں ہے گویا کہ روایت الباب، ترجمۃ الباب کے دوسرے جزو کے موافق نہیں؟

جواب:...... یہ ہے کہ حضرت امام بخاریؒ نے **اوصیه بذمة الله** سے مطابقت مستنبط فرمائی ہے کیونکہ **وصیة بذمة الله** کا تقاضا شفقت ہے، اور شفقت کا تقاضا ہے عدمِ استرقاق یعنی ان کو غلام نہ بنایا جائے۔

صورتِ مسئلہ:...... لڑائی میں حربی نے ذمی کو قید کرلیا بعد میں مسلمانوں نے اس ذمی کو قیدی بنالیا تو اس کو غلام نہیں بنایا جائے گا۔

قوله وان یقاتل من ورآء هم:...... معنی یہ ہے کہ کافر حربی سے ان (ذمیوں) کا دفاع کیا جائے گا اور یہی جملہ ترجمۃ الباب کے مطابق ہے۔

قوله ولا یُکَلَّفُوا الاطاقتهم:...... یعنی ان پر زیادہ جزیہ نہیں لگایا جائے گا اور یہ مجہول کے صیغہ کے ساتھ ہے۔

﴿۱۷۵﴾

باب هل یستشفع الی اهل الذمة ومعاملتهم

کیا ذمیوں کی سفارش کی جاسکتی ہے اور ان سے معاملات کرنا

﴿تحقیق و تشریح﴾

فائده:...... اکثر نسخوں میں باب جوائز الوفد پہلے ہے اور هل یستشفع الخ بعد میں ہے ان نسخوں کے مطابق حدیث ابن عباسؓ ترجمہ هل یستشفع کے مطابق نہیں ہوئی۔ ایک روایت میں باب جوائز الوفد بعد میں ہے اور حدیث ابن عباسؓ جو باب جوائز الوفد کے مطابق ہے اس میں اجیزوا الوفد کے الفاظ ہیں، اور ترجمۃ الباب (هل یستشفع) کے بعد بیاض ہے، یعنی ترجمۃ الباب قائم فرمایا لیکن اس کی دلیل (روایت الباب) بیان نہیں فرمائی، نسخہ نسفی میں صرف باب هل یستشفع الخ والا ترجمہ ہے اور روایت الباب حدیث ابن عباسؓ ہے ان کی مطابقت مشکل ہے البتہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ اخرجو المشرکین میں اخرجوا یہ چاہتا ہے کہ اہل ذمہ کے ساتھ کوئی رعایت نہ ہو اور اجیزوا الوفد چاہتا ہے کہ ان کے ساتھ حسن معاملہ ہو یا یوں کہا جاسکتا ہے۔ باب هل یستشفع الخ میں الیٰ بمعنی لام ہے اب معنی یہ ہوگا کہ کیا ان کی امام کے پاس سفارش کی جاسکتی ہے؟ یہ اس صورت میں ہے جب ترجمۃ الباب میں یہی ہو۔

خلاصه:...... یہ نکلا کہ اخرجوا یہ استشفاع کی نفی کرتا ہے۔ اور اجیزوا الوفد ان کے ساتھ حسن معاملہ کا تقاضا کرتا ہے۔

سوال:...... روایت الباب، ترجمۃ الباب کے موافق نہیں؟

جواب:...... روایت الباب اگرچہ صراحتاً دلالت نہیں کرتی لیکن دلالۃً ترجمۃ الباب کے مطابق ہے اس طرح پر کہ اجیزوا الوفد میں وفد کے ساتھ شفقت کا حکم کیا گیا ہے اور ترجمۃ الباب میں اہلِ ذمہ کی شفارش قبول کرنے کا حکم ہے اور یہ بھی شفقت ہے۔

﴿۱۷۶﴾

باب جوائز الوفد

وفد کو ہدایہ دینا

(۲۵۱) حدثنا قبیصة ثنا ابن عیینة عن سلیمان الاحول عن سعید بن جبیر
ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عینیہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان احول نے ان سے سعید بن جبیر نے
عن ابن عباسؓ انه قال یوم الخمیس وما یومُ الخمیس ثم بکٰی حتی خضب دمعه الحصباء
اور ان سے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ جمعرات کے دن اور معلوم ہے جمعرات کا دن کیا ہے؟ پھر آپ اتنا روئے کہ کنکریاں تک بھیگ گئیں
فقال اشتد برسول الله ﷺ وجعه یوم الخمیس فقال ائتونی بکتاب
آخر آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے مرض الوفات میں شدت اسی دن ہوئی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ قلم دوات لاؤ

اکتب	لکم	کتابا	لن	تضلوا	بعدہ	ابدا	فتنازعوا
تا کہ میں تمہارے لئے ایک ایسا دستور لکھ جاؤں کہ تم اس کے بعد کبھی بے راہ نہ ہو جاؤ اس پر لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گیا							
ولاینبغی	عند	نبی	تنازع	فقالوا	اھجر	رسول	اللہ
نبی کی موجودگی میں نزاع واختلاف مناسب نہیں ہے۔ صحابہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ تم لوگوں سے اعراض کر رہے ہیں							
قال	دعونی	فالذی	انا	فیہ	خیر		
آنحضورؐ نے فرمایا کہ اچھا، اب مجھے اپنی حالت پر چھوڑ دو، میں جن کیفیات (مراقبہ اور لقاء خداوندی) کے لئے آمادگی وتیاری میں ہوں							
مما	تدعوننی	الیہ	واوصی	عند	موتہ	بثلاث	
وہ اس سے بہتر ہے جس کی تم مجھے دعوت دے رہے ہو اور آنحضورؐ نے اپنی وفات کے وقت تین وصیتیں کی تھیں							
اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد بنحوما کنت اجیزھم ونسیت الثالثۃ							
یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے باہر کر دینا، وفود کو اسی طرح ہدایا دیا کرنا جس طرح میں دیتا تھا، اور تیسری وصیت میں بھول گیا							
قال ابو عبداللہ وقال ابو یعقوب بن محمد سالت المغیرۃ بن عبدالرحمن عن جزیرۃ العرب فقال							
ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے فرمایا اور ابو یعقوب بن محمد نے بیان کیا کہ میں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے جزیرہ عرب کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا							
مکۃُ	والمدینۃ	والیمامۃ	والیمن.وقال	یعقوب	والعرج	اول	تھامۃ
مکہ، مدینہ، یمامہ اور یمن اور یعقوب نے کہا کہ عرج تھامہ کا شروع ہے							

اس حدیث کا نام حدیث قرطاس ہے۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو مغازی میں قتیبہؒ اور جزیہ میں محمدؒ سے لائے ہیں امام مسلمؒ نے وصایا میں سعید بن منصورؒ وغیرہ سے امام ابوداؤدؒ نے خراج میں سعید بن منصورؒ اور امام نسائیؒ نے علم میں محمد بن منصورؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

حدیث الباب کو ترجمۃ الباب سے منا سبت:...... اتشھدانی رسول اللہ سے ثابت ہوا۔ نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بچے کا اسلام معتبر ہے۔

حتی خضب:...... یہاں تک کہ تر ہو گئی۔ **الحصباء:**...... کنکریاں۔

قولہ اھجر رسول اللہ ﷺ:......

(۱): ...... یہ ان لوگوں نے کہا جو کہ مانعینِ کتابت تھے کہ کیا رسول اللہ ﷺ دنیا چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

(۲): ...... یا یہ قول ہے ان کا جو کہ قائلینِ کتابت تھے کہ کیا رسول اللہ ﷺ (العیاذ باللہ) نامناسب باتیں کر رہے ہیں جیسا کہ مریض نامناسب باتیں کرتا ہے یعنی ایسا نہیں گویا کہ استفہام انکاری ہے یعنی مانعینِ کتابت پر انکار کر رہے ہیں۔

خلاصه :...... مانعینِ کتابت نے ھُجر مراد لیا ہے۔ اور قائلینِ کتابت نے ھُجر مراد لیا ہے۔ بمعنی بے ہودہ و نامناسب بات جو بیمار کیا کرتا ہے اس حدیث کے پیشِ نظر حضرت عمرؓ پر شیعہ کی طرف سے اعتراضات ہیں اس پر مفصل بحث کتاب العلم الخیر الساری ج ا ص ۴۶۱ میں ملاحظہ فرماویں۔

قوله عن جزیره العرب :...... یعنی مشرکین کو جہاں ٹھہرنے سے منع کیا جائے گا اور جس جگہ سے نکالا جائے گا وہ خاص جگہ ہے یعنی مکہ، مدینہ، یمن، یمامہ اور جوان کے قریب واقع ہے۔

اخرجوا المشر کین من جزیره العرب:...... مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے چالیس ہزار کو جزیرہ عرب سے نکالا[1]

مرض الوفات کی تین وصتیں:...... (۱) مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔

(۲) وفود کو ہدیہ دیا کرنا جیسے میں دیا کرتا تھا۔

(۳) صحابی فرماتے ہیں تیسری وصیت میں بھول گیا۔ علامہ ابن التینؒ فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں ہے کہ تیسری وصیت قرآن کے بارے میں فرمائی علامہ مہلبؒ فرماتے ہیں کہ اسامہ بن زیدؓ کے لشکر کی تیاری کے متعلق وصیت فرمائی۔ ابن بطالؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے تجہیز جیش اسامہؓ کے متعلق اختلاف کیا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے ان کو بتلایا کہ آپ ﷺ نے مرض الوفات میں مجھے اس کی وصیت فرمائی تھی۔

(۴) قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ وہ تیسری وصیت لا تتخذوا قبری وثناً ہو[2]

وقال ابویعقوب بن محمدؒ:...... یہ اثر معلق ہے اسماعیل قاضیؒ نے کتاب احکام القرآن میں اس کو موصولاً نقل کیا ہے۔

العرج:...... (بفتح العین وسکون الراء ہے) مکہ اور تھامہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔ علامہ بکریؒ نے کہا کہ العرج قریة جامعة علی طریق مکة من المدینة بینها وبین الرویثة اربعة عشر میلاً وبینها وبین المدینة احدو عشرون فرسخا[3]

فائده:...... حدیث الباب (حدیثِ ابن عباسؓ) یہ باب جوائز الوفد کے مطابق ہے اور باب هل یستشفع الخ کی دلیل امام بخاریؒ نے ذکر نہیں فرمائی اس کی دو وجہیں ہیں۔

ا:...... یہ ابوابِ مجردہ میں سے ہے اس باب کی حدیث مہیا نہیں ہوئی اس لئے درج نہیں فرمائی

۲:...... تشحیذِ اذہان کے لئے اس کی دلیل ذکر نہیں فرمائی کیونکہ اس کی دلیل حضرت جابرؓ کی روایت ہے[4] جس کو امام بخاریؒ نے کئی بار ذکر فرمایا ہے[5]

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۹۹ ج ۱۴ [2] عمدۃ القاری ص ۲۹۹ ج ۱۴ [3] عمدۃ القاری ص ۳۰۰ ج ۱۴ [4] بخاری شریف ص ۳۲۲ ج ا باب اذا قاص او جازفه فهو جائز تمر ا بتمر او غیره) [5] الابواب والتراجم ص ۲۰۳

﴿۱۷۷﴾

باب التجمل للوفد

وفود سے ملاقات کے لئے ظاہری زیبائش

(۲۵۲)حدثنا یحییٰ بن بکیر ثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب
ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے
عن سالم بن عبدالله ان ابن عمرؓ قال وجدعمرحُلَّةَ استبرق تباع فی السوق
ان سے سالم بن عبداللہ نے اوران سے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ عمرؓ نے دیکھا کہ بازار میں ایک ریشمی حلہ فروخت ہورہا ہے
فاتی بهارسول اللهﷺ فقال یا رسول الله اِبْتَعْ هٰذه الحلة فتجمل بها للعید وللوفد
پھراسے آپ رسول اللہﷺ کی خدمت میں لائے اورعرض کیایارسول اللہ، یہ حلہ آپ خریدلیں اورعیداوروفود کی پذیرائی کے مواقع پراس سے اپنی زیبائش کریں
فقال رسول اللهﷺ انما هٰذه لباس من لاخلاق له اوانما یلبس هٰذه
لیکن حضوراکرمؐ نے ان سے فرمایا، یہ ان لوگوں کالباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، یافرمایا کہ اسے تووہی لوگ پہن سکتے ہیں
من لاخلاق له فلبث ما شآء الله ثم ارسل الیه النبیﷺ بجبة دیباج
جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھرگزرا کچھ وقت جواللہ نے چاہا۔ایک دن رسول اللہﷺ نے ان کے پاس ریشمی جبہ بھیجا
فاقبل بها عمر حتی اتی بها رسول اللهﷺ فقال یا رسول الله قلت انما هٰذه لباس
توحضرت عمرؓ اسے لے کرخدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اورعرض کیا،یارسول اللہ آپ نے تو یہ فرمایا تھا کہ یہ ان کالباس ہے
من لاخلاق له اوانما یلبس هٰذه
جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے یا حضرت عمرؓ نے آپ کی بات اس طرح دہرائی کہ اسے تووہی لوگ ہی پہن سکتے ہیں
من لا خلاق له ثم ارسلت الیّ بهٰذه فقال تبیعها او تصیب بها بعض حاجتک
جن کاآخرت میں کوئی حصہ نہیں اورپھرآنحضورؐ نے یہی میرے پاس ارسال فرمایا،اس پرآنحضورؐ نے فرمایا کہ تم اسے بیچ لویااس سے اپنی کوئی ضرورت پوری کرلو

امام بخاریؒ اس حدیث کو "کتاب الجمعۃ"، باب یلبس احسن مایجد میں عبداللہ بن یوسفؒ سے لائے ہیں۔

ترجمة الباب سے مناسبت:...... ابتع هٰذه الحلة فتجمل بها للعید وللوفود کے جملہ سے ہے۔

حلة:...... جوڑا۔ **دیباج:**...... ریشمی کپڑا۔

فتجمل:...... یہ التجمل سے امرحاضر کاصیغہ ہے بمعنی تزین زینت حاصل کرتوایک مرد

﴿۱۷۸﴾

باب کیف یعرض الاسلام علی الصبی

بچے کے سامنے اسلام کس طرح پیش کیا جائیگا

ترجمة الباب کی غرض:......اس باب کی غرض بچے پر اسلام پیش کرنے کی مشروعیت کا بیان ہے۔

(۲۵۳)حدثنا عبدالله بن محمد ثنا هشام انا معمر عن الزهری اخبرنی سالم بن عبدالله

ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے کہا مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی

عن ابن عمرؓ انه اخبره ان عمر انطلق فی رهط من اصحاب النبی ﷺ مع النبی ﷺ

اور انہیں ابن عمرؓ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت میں آپ بھی شامل تھے

قبل ابن صیاد حتی وجده یلعب مع الغلمان عند اطم بنی مغالة

جو ابن صیاد کے یہاں جا رہی تھی، آخر بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس بچوں کیساتھ کھیلتے ہوئے اسے ان حضرات نے پالیا

وقد قارب یومئذ ابن صیاد یحتلم فلم یشعر بشیٔ حتی ضرب النبی ﷺ ظهره بیده ثم قال

ابن صیاد بلوغ کو پہنچ چکا تھا، اسے احساس نہیں ہوا، حضور اکرمؐ نے اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر مارا اور فرمایا

النبی ﷺ اتشهد انی رسول الله فنظر الیه ابن صیاد فقال

کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں، ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور پھر کہنے لگا، ہاں

اشهد انک رسول الامیین قال ابن صیاد للنبی ﷺ اتشهد انی رسول الله

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیین کے نبی ہیں، اس کے بعد اس نے آنحضورؐ سے پوچھا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں

قال له النبی ﷺ امنت بالله ورسله قال النبی ﷺ ماذا تری

حضور اکرمؐ نے اس کا جواب دیا کہ میں اللہ اور اس کے انبیاء پر ایمان لایا، پھر آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، تم دیکھتے کیا ہو

قال ابن صیاد یاتینی صادق و کاذب قال النبی ﷺ خُلِّطَ علیک الامر

اس نے کہا کہ میرے پاس ایک خبر سچی آتی ہے تو دوسری جھوٹی، آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ حقیقت حال تم پر مشتبہ ہوگئی ہے

قال النبی ﷺ انی قدخبأت لک خبیأ قال ابن صیاد هوالدخ

آنحضورؐ نے اس سے فرمایا، اچھا میں نے تمہارے لئے اپنے دل میں ایک بات سوچی ہے (بتاؤ وہ کیا ہے) ابن صیاد بولا کہ درخ

قال النبی ﷺ اخسأ فلن تعدو قدرک قال عمر یا رسول الله ﷺ

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ذلیل ہووے تو اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھے گا، عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ

ائذن لی فیه اضرب عنقه قال النبی ﷺ ان یکن ھو فلن تسلط علیه

مجھے اس کے بارے میں اجازت ہو تو میں اس کی گردن ماردوں، لیکن آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر قادر نہیں ہو سکتے

وان لم یکن ھو فلا خیرلک فی قتله، قال ابن عمر

اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کی جان لینے میں کوئی خیر نہیں، ابن حضرت عمرؓ نے بیان کیا

انطلق النبی ﷺ وابی بن کعب یاتیان النخل الذی فیه ابن صیاد

کہ (ایک مرتبہ) حضرت ابی بن کعبؓ کو ساتھ لے کر آنحضور ﷺ اس کھجور کے باغ میں تشریف لائے جس میں ابن صیاد موجود تھا

حتی اذا دخل النخل طفق النبی ﷺ یتقی بجذوع النخل

جب آنحضور ﷺ باغ میں داخل ہو گئے تو کھجور کے تنوں کی آڑ لیتے ہوئے آپ ﷺ آگے بڑھنے لگے

وھو یختل ان یسمع من ابن صیاد شیئًا قبل ان یراہ

حضور اکرم ﷺ چاہتے یہ تھے کہ اسے آپ کی موجودگی کا احساس نہ ہو سکے اور آپ ﷺ اس کی باتیں سن لیں

وابن صیاد مضطجع علی فراشه فی قطیفة له فیھا رمزة فرأت ام ابن صیاد النبی ﷺ

ابن صیاد اس وقت اپنے بستر پر ایک چادر اوڑھے پڑا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا، اتنے میں اس کی ماں نے آنحضور کو دیکھ لیا

وھو یتقی بجذوع النخل فقالت لابن صیاد ای صاف وھو اسمه فثار ابن صیاد

کہ آپ ﷺ کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر آگے آ رہے ہیں اور اسے متنبہ کر دیا کہ اے صاف، یہ اس کا نام تھا ابن صیاد یہ سنتے ہی اچھل پڑا

فقال النبی ﷺ لو ترکته بین وقال سالم

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں نے اسے یوں ہی رہنے دیا ہوتا تو بات واضح ہو جاتی اور سالم نے بیان کیا

قال ابن عمر ثم قام النبی ﷺ فی الناس فاثنی علی اللہ بماھو اھله

کہ ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو خطاب فرمایا، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی، جو اس کی شان کے لائق تھی

ثم ذکر الدجال فقال انی انذرکموہ وما من نبی الا قد انذرہ قومه

پھر دجال کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس کے فتنوں سے نہ ڈرایا ہو

لقد انذرہ نوح قومه ولکن ساقول لکم فیه قولا لم یقله نبی لقومه

نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا، لیکن میں اس کے بارے میں تم سے ایسی بات کہوں گا، جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کی ہے

تعلمون انه اعور وان اللہ لیس باعور

اور وہ بات یہ ہے کہ وہ بھینگا ہوگا اور بے شک اللہ تعالیٰ بھینگا نہیں ہے (اس لئے دیکھتے ہی ہر مسلمان کو اس کے خدائی کے دعوے کی تکذیب کر دینی چاہیے)

قوله اطم بنی مغالة:...... یہ انصارؓ کا ایک ٹیلہ ہے اس کی جمع آطام بھی آتی ہے۔

قوله قدخبأت لک خبیأً:...... یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے جی (دل) میں ایک بات چھپاتا ہوں اس سے مقصود اس کا امتحان لینا تھا اس لئے کہ اس کے متعلق مشہور تھا کہ وہ غیب کی خبریں بتلاتا ہے تو آنحضرت ﷺ نے حضرات صحابہ کرامؓ کے سامنے اس کے حال کو باطل فرمایا کہ یہ غیب کا علم نہیں جانتا، بلکہ اس کے پاس شیطان آتا ہے جو ملاء اعلیٰ سے کوئی بات چرا کر اس سے اس کا ذکر کردیتا ہے جیسا کہ وہ شیطانی جادوگروں (کاہنوں) کے پاس آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے شہاب ثاقب کا انتظام فرمانے سے پہلے اور اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرات صحابہ کرامؓ کیلئے خود اس سے کہلوادیا کہ یاتینی صادقٌ و کاذبٌ۔

الدخ:...... آنحضرت ﷺ نے جو بات چھپائی وہ یہ آیت یوم تأتی السماء بدخان مبین تھی[1] منشاء اس کا یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو جبلِ دخان پر قتل کریں گے لیکن ابن صیاد صحیح جواب نہیں دے سکا اس لئے اُس نے الدخ کہا[2]

قوله فلن تعدو قدرک:...... یعنی وہ قدر کہ کاہن جس کا ادراک کرتے ہیں اس سے تو ہرگز نہیں بڑھے گا۔

قوله لوترکته بین:...... مراد اس سے یہ ہے کہ اگر اس کی ماں اس کو ہمارے آنے کے بارے میں نہ بتلاتی تو وہ بات کرتا رہتا تو ہم سن لیتے اس طرح اس کی حالت (حقیقت) واضح ہوجاتی۔

قوله قال ابن عمرؓ:...... یہ تیسرا قصہ ہے یعنی اس حدیث مبارکہ میں تین قصے جدا جدا ہیں یہ روایت بھی حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔

قال ابن عمرؓ انطلق النبی ﷺ:...... یہاں سے دوسرا قصہ ہے۔

قال ابن عمرؓ ثم قام النبی ﷺ:...... سے تیسرا قصہ بیان فرما رہے ہیں۔

اس حدیث پاک میں تین قصے ہیں جن کو امام بخاریؒ نے پوری تفصیل کے ساتھ کتاب الجنائز میں یونسؒ کے طریق سے ذکر کیا ہے۔

رمزة:...... راء کے فتحہ اور میم کے سکون کے ساتھ ہے بمعنیٰ گنگنانا۔

صاف:...... ابن صیاد کا نام ہے اس کے اسلام وکفر کے متعلق اختلاف ہے علامہ نوویؒ نے کہا کہ علماء نے فرمایا ہے کہ ابن صیاد کا قصہ مشکل ہے اور اس کا معاملہ مشتبہ ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ دجالوں میں سے دجال ہے[3]

قوله لقد انذره نوح قومه:...... حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ السلام کا خصوصیت سے ذکر فرمانے کی وجہ!

(۱):...... چونکہ وہ ثانی ابوالبشر ہیں اس لئے اس کا ذکر کیا۔

(۲):...... یا اس لئے کہ وہ پہلے نبی علیہ السلام ہیں جن پر شریعت نازل فرمائی گئی۔

---

[1] پارہ ۲۵ سورۃ الدخان آیت ۱۰ [2] عمدۃ القاری ص ۳۰۲ ج ۱۴ [3] بخاری شریف ص ۱۸۱ ج ۱ حاشیہ ۴

﴿۱۷۹﴾

باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للیهود اسلموا تسلموا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہود سے کہ اسلام لاؤ تو سلامتی پاؤ گے (دنیا اور آخرت دونوں میں)

قاله	المقبری	عن	ابی	هریرةؓ
اس کی روایت مقبری نے		ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	کے واسطہ	سے کی ہے

قوله اسلموا تسلموا :...... یعنی دنیا میں قتل وجزیہ اور آخرت میں دوزخ کے عذاب سے سلامت رہو گے۔

قاله المقبری :...... مقبری کا نام سعید بن ابی سعید مقبری ہے اس کو مقبری اس لئے کہتے ہیں کہ ان کی رہائش مقبرہ کے قریب تھی عمدۃ القاری ص۳۰۳ ج۱۴ ان کی حدیث کتاب الجزیہ میں آئے گی۔[1]

﴿۱۸۰﴾

باب اذا اسلم قوم فی دار الحرب ولهم مال وارضون فهی لهم

اگر لوگ جو دار الحرب میں مقیم ہیں اسلام لائیں اور وہ مال وجائیداد کے مالک ہیں تو ان کی ملکیت باقی رہے گی

ترجمته الباب کی غرض:...... حنفیہؒ کی تردید ہے، احنافؒ فرماتے ہیں کہ حربی جب دار الحرب میں ایمان لے آئے اور وہیں قیام پذیر رہے حتی کہ مسلمان ان پر غالب آجائیں (دار الحرب کو فتح کرلیں) تو وہ شخص اپنے تمام مال کا حقدار ہوگا سوائے اپنی زمین اور گھر کے کہ یہ مسلمانوں کیلئے فی بن جائیں گے۔ تو حضرت امام بخاریؒ **فهی لهم** فرما کر حنفیہؒ کی تردید فرما رہے ہیں کہ ان کا مال وزمین وغیرہ سب کچھ ان ہی کا ہوگا جو دار الحرب میں اسلام لائے تھے۔

حضرت امام ابو یوسفؒ اس مسئلہ میں حضرت امام اعظمؒ کے مخالف اور آئمہ جمہورؒ کے موافق ہیں اور جمہورؒ کا مذہب وہی ہے جو حضرت امام بخاریؒ بیان فرما رہے ہیں۔ اس ترجمۃ الباب کے موافق ایک مرفوع حدیث ہے، جس کو مسند احمد میں مرفوعاً نقل کیا گیا ہے جو صراحتاً ترجمۃ الباب پر دال ہے **اذا اسلم الرجل فهو احق بارضه وماله**[2] اور حضرت امام بخاریؒ کی روایت صراحتاً دال نہیں ہے۔

(۲۵۴) حدثنا محمود ثنا عبدالرزاق انا معمر عن الزهری عن علی بن حسین
ہم سے محمود نے حدیث بیان کی انہیں عبدالرزاق نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں علی بن حسین نے

---

[1] بخاری ص۳۰۳ ج۱۴ [2] بخاری شریف ص۴۳۰ ج۱ حاشیہ ۷

عن عمرو بن عثمان بن عفان عن اسامة بن زيدؓ قال قلت يا رسول الله
انہیں عمرو بن عثمان بن عفان نے اور ان سے اسامہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ میں نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) عرض کیا، یارسول اللہ
اين تنزل غدا في حجته قال وهل ترک لنا عقيل منزلا ثم قال
کل آپ (مکہ میں) کہاں قیام فرمائیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا، عقیلؓ نے ہمارے لئے کوئی گھر چھوڑا ہی کب ہے؟ پھر ارشاد فرمایا
نحن نازلون غدا بخيف بني كنانة المحصب حيث قاسمت قريش على الكفر
کہ کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ کے مقام محصب میں ہو گا جہاں قریش نے کفر پر عہد کیا تھا
وذالک ان بني كنانة حالفت قريشا على بني هاشم ان لا يبايعوهم
واقعہ یہ ہوا تھا کہ بنی کنانہ اور قریش نے (یہیں پر) بنی ہاشم کے خلاف اس بات کا عہد کیا تھا کہ نہ ان سے خرید و فروخت کی جائے
ولا يؤووهم قال الزهري والخيف الوادي
اور نہ انہیں پناہ دی جائے (اسلام کی اشاعت کو روکنے کیلئے) زہری نے کہا کہ خیف، وادی کو کہتے ہیں

یہ حدیث کتاب الحج، باب توریث دو رمکۃ وبیعھا وشرائھا ص۲۱۶ ج ا میں گزر چکی ہے۔

عقیل:...... مراد ابن ابی طالب ہیں آپ صحابی ہیں جو کہ حضرت علیؓ کے بھائی ہیں۔

بخیف بنی کنانة:...... الخيف ما ارتفع عن مجرى السيل وانحدر عن غلظ الجبل ابن شہاب زہریؒ نے خیف کی تفسیر وادی سے کی ہے جیسا کہ بخاری میں ہے۔

المحصب:...... تحصیب سے اسم مفعول کا صیغہ ہے ترکیبی لحاظ سے عطف بیان ہے یا الخیف سے بدل ہے [1]

(۲۵۵) حدثنا اسماعيل ثني مالک عن زيد بن اسلم عن ابيه
ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے
ان عمر بن الخطابؓ استعمل مولى له يدعى هُنَيًّا على الحمٰى فقال يا هني اضمم جناحک على المسلمين
کہ عمر بن خطابؓ نے ھُنَیّ نامی اپنے ایک مولا کو مقام حمٰی کا عامل بنایا تو انہیں یہ ہدایت کی، اے ھُنَیّ، مسلمانوں سے تواضع اور انکساری کا معاملہ کرنا
واتق دعوة المظلوم فان دعوة المظلوم مستجابة وادخل ربَّ الصريمة ورب الغنيمة
اور بچ تو مظلوم کی بد دعا سے، کیونکہ مظلوم کی دعا مقبول ہے، تھوڑے اونٹوں کے مالک اور تھوڑی بکریوں کے مالک کو داخل کر
واياي ونعم ابن عوف و نعم ابن عفان فانهما ان تهلک
اور ہاں، ابن عوف اور ابن عفان کے اونٹوں سے بچ کیونکہ اگر ان کے مویشی ہلاک بھی ہو جائیں

[1] عمدۃ القاری ص ۳۰۲ ج ۱۴

ما شیتهما یرجعان الی زرع ونخل وان رب الصریمة
تو یہ حضرات اپنے کھیتوں سے اپنی معاش حاصل کر سکتے ہیں لیکن گنے چنے اونٹوں کا مالک
ورب الغنیمة ان تهلک ما شیتهما یأتنی ببیته فیقول
اور گنی چنی بکریوں کا مالک کہ اگر اس کے مویشی ہلاک ہو گئے تو وہ اپنے بچوں کو لے کر میرے پاس آئے گا اور فریاد کرے گا
یا امیر المؤمنین یا امیر المؤمنین افتارکهم انا لا ابا لک فالماء والکلاء
یا امیر المومنین، یا امیر المؤمنین، تو کیا میں انہیں نظر انداز کر سکوں گا؟ نہ باپ ہو تیرا، انہیں اس لئے ان کے لئے چارہ اور پانی کا انتظام کر دینا
ایسر عليَّ من الذهب والورق وایم الله انهم لیرون
میرے لئے اس سے زیادہ آسان ہے کہ میں ان کے لئے سونے چاندی کا انتظام کروں، اور خدا کی قسم وہ مجھے سمجھتے ہونگے
ان قدظلمتهم انها لبلادهم فقاتلوا علیها فی الجاهلیة
کہ میں نے ان کے ساتھ زیادتی کی ہے، کیونکہ یہ زمین انہیں کے علاقے ہیں، انہوں نے جاہلیت کے عہد میں اس کے لئے لڑائیاں لڑی ہیں
واسلموا علیها فی الاسلام والذی نفسی بیده لولا المال
اور وہ اسی زمین پر اسلام لائے ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ وقدرت میں میری جان ہے اگر وہ اموال نہ ہوتے
الذی احمل علیه فی سبیل الله ماحمیت علیهم من بلادهم شبرا
جو جہاد میں سواریوں کے کام آتے ہیں تو ان کے علاقوں میں ایک بالشت زمین کو بھی چراگاہ بنانے کا روادار نہ ہوتا

﴿تحقیق و تشریح﴾

الحمیٰ:...... (حاء کے کسرہ اور میم کے فتحہ مقصورہ کے ساتھ ہے) بمعنی وہ جگہ جو امام کسی کے لئے خاص کر دے[1]

ادخل رب الصُریمة ورب الغنیمة:...... تھوڑے اونٹوں کے مالک اور تھوڑی بکریوں کے مالکوں کو (چراہ گاہ میں) داخل کر۔ صریمه، صرمۃ کی تصغیر ہے وهی القطیعة من الابل بقدر الثلاثین۔ اور غنیمة یہ غنم کی تصغیر ہے مطلب یہ ہے کہ تھوڑے اونٹوں اور بکریوں کے مالک۔

وایای:...... قیاس کے مطابق تو ایاک آنا اور لانا چاہئے تھا کیونکہ یہ لفظ تحذیر کے لئے آتا ہے نحویوں کے نزدیک متکلم کا اپنے آپ کو ڈرانا تو شاذ ہے مبالغہ کے لئے یہ انداز اپنایا ہے مراد مخاطب کو ڈرانا ہے نہ کہ اپنے آپ کو۔

نعم ابن عوف:...... حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے مویشی۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۳۰۴ ج ۱۴

فائدہ:...... ان دوصحابہ کا نام لینا صرف سمجھانے کے لئے ہے کیونکہ صحابہ میں سے کثیر مال ومویشی کے مالک تھے۔

قوله هل ترک لنا عقیل منزلاً :...... یعنی حضرت عقیلؓ اور طالب ابو طالب کے وارث ہو گئے تھے اور حضرت علی اور حضرت جعفرؓ وارث نہیں ہوئے تھے کیونکہ یہ مسلمان ہو گئے تھے۔ عقیل اور طالب اس وقت (اپنے باپ کی وفات کے وقت) کافر تھے حضرت عقیلؓ بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔ حضرت عقیلؓ نے آنحضرت ﷺ اور دوسرے بنو عبدالمطلب جو مدینہ طیبہ ہجرت کر گئے تھے ان کے حصے کے مکان وغیرہ بیچ دیئے تھے تو جب آنحضرت ﷺ نے حضرت عقیلؓ کے اسلام سے پہلے والے تصرف کو جائز قرادیا تو بعد از اسلام حضرت عقیلؓ کا تصرف بدرجہ اولی صحیح ہوگا۔ اس سے حدیث الباب اور ترجمۃ الباب میں مطابقت ہو جائے گی۔

حدیث زید بن اسلم کی انها لبلادهم سے ترجمۃ الباب کے ساتھ مطابقت ہے۔

احنافؒ کی طرف سے حدیث الباب کا جواب:...... فیض الباری میں حضرت علامہ سید محمد انور شاہؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث محمول ہے اس خطہ پر کہ جس کی کل آبادی مسلمان ہو جائے۔ تو اب یہ دارالاسلام بن جائے گا اور ہم نے جو مسئلہ بیان کیا ہے وہ دارالحرب میں اسلام لانے کے متعلق ہے کہ ان کے اردگرد کفار ہوں تو منقولہ جائیداد مالکوں (اسلام لانے والوں) کی ملک ہوگی اور غیر منقولہ مجاہدین کی ملک ہوگی۔

﴿۱۸۱﴾

باب کتابة الامام الناس

امام کی طرف سے مردم شماری

ترجمۃ الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتارہے ہیں کہ امام خود یا کسی کے ذریعہ مجاہدین وغیرہ کی مردم شماری کراسکتا ہے۔ بعض نسخوں میں للناس ہے۔

(۲۵٦) حدثنا محمد بن یوسف ثنا سفین عن الاعمش عن ابی وائل
ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے
عن حذیفةؓ قال قال النبی ﷺ اکتبوالی من یلفظ بالاسلام من الناس
اور ان سے حذیفہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جولوگ اسلام لا چکے ہیں ان کے اعداد وشمار جمع کر کے میرے پاس لاؤ
فکتبناله الفا وخمسمائة رجل
چنانچہ ہم نے ڈیڑھ ہزار مردوں کے نام لکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کئے، ہم نے آنحضورؐ سے عرض کیا، ہماری تعداد ڈیڑھ ہزار ہوگئی ہے

فقلنا نخاف ونحن الف وخمسمائة فلقد رأيتنا
ہم نے کہا کیا اب بھی ہم ڈریں گے حالانکہ ہماری تعداد پندرہ سو ہے لیکن ہم نے اپنے آپ کو دیکھا ہے
ابتلينا حتى ان الرجل ليصلى وحده وهو خائف
کہ ہم فتنوں میں ڈالے گئے کہ مسلمان تنہا نماز پڑھتے ہوئے بھی ڈرنے لگا ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام مسلمؒ نے ''ایمان'' میں ابی بکرؒ وغیرہ سے اور امام نسائیؒ نے ''سیر'' میں ہنادؒ سے اور ابن ماجہؒ نے فتن میں ابن نمیرؒ وغیرہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

اکتبوا:...... مسلم شریف کی روایت میں اکتبوا کی جگہ احصوا ہے اور یہ اکتبوا سے عام ہے معنیٰ ہوگا گنتی کرو یا لکھو۔ علامہ مہلبؒ فرماتے ہیں ضرورت کے وقت امام کا لوگوں کی مردم شماری کرانا سنت ہے۔

نخاف:...... تقدیری عبارت هل نخاف ہے اور یہ استفہام تعجب ہے کیا اب بھی ہم ڈریں گے حالانکہ ہماری تعداد پندرہ سو ہے یعنی اب ہم نہیں ڈرتے۔

سوال:...... فقلنا نخاف ونحن الف وخمس مائة کا جملہ صحابہ کرامؓ نے کس موقع پر ارشاد فرمایا؟

جواب:...... مختلف اقوال ہیں۔ (۱) علامہ ابن التینؒ فرماتے ہیں کہ حفرِ خندق (خندق کھودنے) کے وقت یہ فرمایا۔

(۲) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ احد پہاڑ کی طرف جاتے وقت فرمایا۔

(۳) علامہ داؤدیؒ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے مقام پر فرمایا[۱]

قوله الناس:...... اس سے مراد مقاتلہ ہے یعنی وہ لوگ جو جہاد میں شرکت کرنے والے ہیں۔

قوله رأيتُنا ابُتلينا:...... ای فلقد رأيت نفسنا اور ابتلينا، ابتلاء سے مجہول کا صیغہ ہے، یہ اشارہ ہے ان حوادثات کی طرف جو حضرت عثمانؓ کی خلافت کے آخر میں واقع ہوئے بعض امراء کوفہ کی جانب سے کہ وہ نماز اپنے صحیح وقت پر نہیں پڑھتے تھے تو بعض متقی حضراتؒ صحیح وقت پر اکیلے چھپ کر نماز ادا کرتے تھے اور خوف کی بناء پر ان کے ساتھ بھی پڑھتے تھے۔ علامہ عینیؒ عمدۃ القاری میں لکھتے ہیں! قال النوویؒ لعله اراد انه كان فى بعض الفتن التى جرت بعد رسول الله ﷺ وكان بعضهم يخفى نفسه ويصلى سرًا يخاف من الظهور والمشاركة فى الدخول فى الفتنة والحرب[۲]

---

[۱] عمدۃ القاری ص ۳۰۶ ج ۱۴ [۲] عمدۃ القاری ص ۳۰۶ ج ۱۴

(۲۵۷)حدثنا عبدان عن ابی حمزة عن الاعمش فوجدنا هم خمسمائة
ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابوحمزہ نے اور ان سے اعمش نے کہ ہم نے مسلمانوں کی گنتی پانچ سو پائی
و قال ابومعاویة ما بین ستمائة الی سبع مائة
اور ابومعاویہ نے (اپنی روایت میں) بیان کیا کہ چھ سو سے سات سو تک

قوله فوجدناهم خمس:...... روایات میں تعداد کا اختلاف ہے کہ ایک روایت میں ہے کہ تعداد پندرہ سو تھی اور دوسری روایت میں ہے کہ تعداد پانچ سو تھی اور تیسری روایت میں ہے کہ تعداد چھ (۶۰۰) اور سات (۷۰۰) سو کے درمیان تھی۔

تطبیق:...... (۱) ہوسکتا ہے کہ کئی مرتبہ اور مختلف مقامات پر مردم شماری ہوئی ہو اس لئے اختلاف واقع ہوا۔

(۲) بعض حضرات نے فرمایا کہ پندرہ سو سے مراد تمام مسلمان مرد، عورت، بچے اور غلام ہیں اور چھ سو سے سات سو کے درمیان سے مراد صرف مرد ہی ہوں اور پانچ سو سے مراد جہاد کرنے والے ہیں لہٰذا تعارض نہ رہا۔[۱]

(۲۵۸)حدثنا ابو نعیم ثنا سفیٰن عن ابن جریج عن عمرو بن دینار
ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے، ان سے عمرو بن دینار نے
عن ابی معبد عن ابن عباسؓ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
ان سے ابومعبد نے، اور ان سے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا
یا رسول الله انی کتبت فی غزوة کذاوکذا وامرأتی حاجّة
یا رسول اللہ، میں نے فلاں غزوے میں اپنا نام لکھوایا تھا، اور میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے
قال ارجع فحج مع امرأتک
آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر آؤ۔

قوله انی کتبت:...... اس سے حدیث کی ترجمۃ الباب کیساتھ مطابقت ہے۔

(۱۸۲)

باب ان الله یوید الدین بالرجل الفاجر

اللہ تعالیٰ کبھی اپنے دین کی تائید کے لئے ایک فاجر شخص کو بھی ذریعہ بنالیتا ہے

(۲۵۹)حدثنا ابوالیمان انا شعیب عن الزهری ح وحدثنی محمود
ہم سے ابویمان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے، تحویل، اور مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی

[۱] عمدۃ القاری ص۳۰۶ ج۱۴

ثنا عبدالرزاق انا معمر عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرةؓ

ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں سعید ابن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا

قال شهدنا مع رسول الله ﷺ فقال لرجل ممن یدّعی الاسلام

کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (غزوہ خیبر میں) موجود تھے، آپ نے ایک شخص کے متعلق جو اپنے کو اسلام کا حلقہ بگوش کہتا تھا

هذا من اهل النار فلما حضر القتال قاتل الرجل قتالا شدیداً

فرمایا کہ یہ شخص دوزخ والوں میں سے ہے، جب جنگ کا وقت ہوا تو وہ شخص مسلمانوں کی طرف سے بڑی بہادری سے لڑا

فاصابته جراحة فقیل یا رسول الله الذی قلت له انه من اهل النار

پھر اتفاق سے وہ زخمی بھی ہو گیا، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ، جس کے متعلق آپؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے

فانه قد قاتل الیوم قتالا شدیداً وقد مات فقال النبی ﷺ الی النار

آج تو وہ بڑی بے جگری کے ساتھ لڑا اور زخمی ہو کر مر بھی گیا ہے، آنحضورؐ نے وہی جواب دیا کہ جہنم میں گیا

قال فکاد بعض الناس ان یرتاب

ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ حقیقت حال سے ناواقفیت اور اس شخص کے ظاہر کو دیکھ کر ممکن تھا کہ بعض لوگوں کے دل میں شبہ پیدا ہو جاتا

فبینما هم علی ذلک اِذقیل انه لم یمت ولکن به جراحا شدیداً فلما کان من الیل

لیکن ابھی لوگ اسی کیفیت میں تھے کہ کسی نے بتایا کہ وہ ابھی مرا نہیں ہے، البتہ زخم بڑا کاری ہے اور جب رات آئی

لم یصبر علی الجراح فقتل نفسه فاخبرالنبی ﷺ بذلک فقال الله اکبر

تو اس نے زخموں کی تاب نہ لا کر خودکشی کر لی، جب حضور اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے فرمایا، اللہ اکبر

اشهد انی عبدالله ورسوله ثم امر بلالا فنادیٰ فی الناس

میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپؐ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا اور انہوں نے لوگوں میں یہ اعلان کر دیا

انه لایدخل الجنة الانفس مسلمة وان الله لیویدهذاالدین بالرجل الفاجر

کہ مسلمان کے سوا اور کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کبھی اپنے دین کی تائید کے لئے فاجر شخص کو بھی ذریعہ بنا لیتا ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ نے "قدر" میں حبانؒ سے اور امام مسلمؒ نے "ایمان" میں محمد بن رافعؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

فقال رجل:...... رجل سے مراد قزمان نامی شخص ہے۔

قوله فقال الله اکبر:...... آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسرت کا اظہار غالباً اس لئے فرمایا کہ ظاہر میں بھی اس شخص کی طرف سے اسلامی حکم کی خلاف ورزی مشاہدہ میں آ گئی تھی کیونکہ خودکشی ممنوع اور حرام ہے لیکن اس سے ایمان ختم نہیں ہوتا، حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ شخص مذکور، حقیقتاً مومن نہ تھا اور اسی بنیاد پر اس کی تمام ظاہری قربانیاں نظر انداز کر دی گئیں تھیں۔

سوال:...... آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ **لانستعین بمشرک** اور یہاں کافر سے استعانت ثابت ہو رہی ہے تو بظاہر تعارض ہے؟

جواب:...... اس شخص کا مشرک ہونا واضح نہیں تھا لہٰذا **لانستعین بمشرک** کے تحت داخل نہیں ہوگا۔

﴿۱۸۳﴾

باب من تامّر فی الحرب من غیر امرة اذا خاف العدو

جو شخص میدان جنگ میں، جب کہ دشمن کا خوف ہو، امام کے امیر بنائے بغیر امیر لشکر بن گیا

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ میدانِ جنگ میں دشمن کے خوف کے وقت اگر کوئی مجاہد امام کے حکم کے بغیر امیر بن جائے (جب کہ پہلا امیر شہید ہو جائے) تو جائز ہے[۱]

(۲۶۰) حدثنا یعقوب بن ابراهیم ثنا ابن علیة عن ایوب عن حمید بن هلال
ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے حمید بن ہلال نے
عن انس بن مالکؓ قال خطب رسولُ الله ﷺ فقال اخذ الرایة زید فاصیب
اور ان سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اسلامی علم زید بن حارثہؓ لئے ہوئے ہیں، انہیں شہید کر دیا
ثم اخذها جعفر فاصیب ثم اخذها عبدالله بن رواحة فاصیب
پھر جعفرؓ نے علم اپنے ہاتھ میں اٹھالیا، وہ بھی شہید کر دیئے گئے، پھر عبداللہ بن رواحہؓ نے علم تھاما یہ بھی شہید کر دیئے گئے
ثم اخذها خالد بن الولید من غیر امرة ففُتح علیه
پھر خالد بن ولیدؓ نے امیر بنانے کے بغیر اسلامی علم اٹھالیا ہے اور ان کے ہاتھ پر فتح حاصل ہو گی
وما یسرنی اوقال مایسرهم انهم عندنا
اور میرے لئے اس میں کوئی خوشی کی بات نہیں تھی یا آپ نے یہ فرمایا کہ ان کے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں تھی کہ وہ (شہداء) ہمارے پاس ہوتے

[۱] عمدة القاری ص ۳۰۸ ج ۱۴

وقال	وان	عینیه	لتذرفان

(کیونکہ شہادت کے بعد جو مرتبہ اور عزت اللہ تعالیٰ کے یہاں انہیں ملی ہے وہ دنیاوی زندگی سے بدرجہا بہتر ہے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ) اور حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ اس وقت حضور اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... روایت الباب سے ترجمۃ الباب صراحتاً ثابت ہے یہ قصہ غزوہ موتہ کا ہے جو سن ۸ھ جمادی الاولیٰ میں واقع ہوا۔ صحابہ کرامؓ کی تعداد اس وقت تین ہزار تھی اور مشرکین کی تعداد دو لاکھ کے قریب تھی، آنحضرت ﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ کو ان کا امیر مقرر فرمایا اور فرمایا کہ اگر وہ شہید ہو جائیں تو حضرت جعفر بن ابو طالبؓ امیر ہونگے اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہ بن رواحہؓ امیرِ لشکر ہونگے، خدا کا کرنا کہ یہ تینوں حضراتؓ شہید ہو گئے تو جھنڈا حضرت خالد بن ولیدؓ نے سنبھال لیا اور وہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے امیرِ لشکر مقرر نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے از خود یہ فیصلہ فرمایا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر مسلمانوں کو فتح نصیب فرمادی۔

قوله مایسرنی الخ:...... یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہمیں خوشی نہیں یا فرمایا کہ انہیں خوشی نہیں کہ وہ ہمارے پاس ہوتے اس لئے کہ وہ جس حال میں ہیں وہ افضل ہے اس حال سے جس میں کہ وہ ہمارے پاس ہوتے۔ ومضی هذا الحدیث فی اوائل فی باب تمنی الشهادة وهٰذا الحدیث فی غزوة مؤته وسیأتی باتم منه فی المغازی [1]

لتذرِفان:...... (راء کے کسرہ کے ساتھ) بمعنی تسیلان دمعا۔ آنحضرت ﷺ کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔

﴿۱۸٤﴾
باب العون بالمدد
جہاد میں مرکز سے فوجی امداد

ترجمة البابُ سے غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جہاد میں ضرورت کے وقت مرکز سے مدد طلب کر لینی چاہئے۔

(۲۶۱) حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی وسهل بن یوسف عن سعید

ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابن عدی اور سہل بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے

عن قتادة عن انسؓ ان النبی ﷺ اتاه رِعل وذکوان وعصیة وبنولحیان

ان سے قتادہ نے اور ان سے انسؓ نے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان قبائل کے کچھ لوگ حاضر ہوئے

---

[1] عمدة القاری ص ۳۰۸ ج ۱۴

فزعموا انهم قد اسلموا واستمدّوه علىٰ قومهم فامدهم النبي ﷺ بسبعين من الانصار
اور یقین دلایا کہ وہ لوگ اسلام لا چکے ہیں اور انہوں نے اپنی قوم کے لئے آپ سے مدد چاہی تو نبی کریم ﷺ نے ستر انصار ان کے ساتھ کر دیئے
قال انس كنا نسميهم القراء يحطبون بالنهار ويصلون بالليل فانطلقوا بهم حتى بلغوا بئرمعونة
انسؓ نے بیان کیا کہ ہم انہیں قاری کہا کرتے تھے دن کو لکڑیاں چنتے تھے اور رات کو عبادت کرتے تھے یہ حضرات ان قبیلہ والوں کے ساتھ چلے گئے لیکن جب بئر معونہ پر پہنچے
غدروا بهم وقتلوهم فقنت شهرا
تو انہوں نے ان صحابہؓ کے ساتھ دھوکا کیا اور انہیں شہید کر ڈالا، رسول اکرم ﷺ نے ایک مہینہ تک (نماز میں) قنوت (نازلہ) پڑھی تھی
يدعوا على رعل وذكوان و بني لحيان قال قتادة وحدثنا انس
اور قبیلہ رعل، ذکوان اور بنو لحیان کے لئے بد دعا کی تھی، قتادہ نے بیان کیا کہ ہم سے انسؓ نے فرمایا
انهم قرأوا بهم قرانا الابلّغوا عنا قومنا باناً قد لقينا ربنا
بے شک پڑھا ان کے بارے میں قرآن خبردار پہنچا دو ہماری طرف سے ہماری قوم کو بے شک ہم مل گئے ہیں اپنے رب کو
فرضي عنا وارضانا ثم رفع ذلك بعد
اور وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے اور ہمیں بھی اس نے (اپنی بے پایاں نوازشات سے) خوش کیا ہے، پھر یہ آیت منسوخ ہو گئی تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ طب اور مغازی میں عبدالاعلیٰ بن حماد سے اس حدیث کو لائے ہیں۔ امام مسلمؒ نے حدود میں ابوموسیٰؓ سے اور امام نسائیؒ نے طہارۃ، حدود اور طب میں محمد بن اعلیٰ سے اور محاربہ میں ابوموسیٰؓ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

رعل:...... (راء کے کسرہ اور عین کے سکون کے ساتھ) خالد بن عوف کا بیٹا ہے علامہ ابن دریدؒ فرماتے ہیں رِعل، رعلة سے ہے نخلۃ طویلۃ کو کہتے ہیں اور اس کی جمع رعال آتی ہے۔

ذکوان:...... (ذال کے فتحہ کے ساتھ) ثعلبہ بن بحثہ کا بیٹا ہے۔

عُصية:...... (عین کے ضمہ کے ساتھ عصا کی تصغیر ہے) یہ خفاف بن امرئ القیس کا بیٹا ہے۔

فائدہ:...... اب یہ تینوں سلیم کے قبائل کے نام ہیں۔

بنولِحیان:...... (لام کے کسرہ کے ساتھ) ہذیل کا قبیلہ ہے[1]

بسبعین من الانصار:...... موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں قوم کے امیر منذر بن عمروؓ تھے۔

---

[1] عمدۃ القاری ص۳۰۹ ج۱۴

بئر معونة:...... مکہ اور عسفان اور ہذیل کی زمین کے درمیان ایک کنواں تھا۔

بئر معونہ کا واقعہ صفر کے مہینہ میں چار ہجری کو پیش آیا [1]

قوله فامدھم النبی ﷺ:...... اس جملہ سے روایت الباب کی ترجمۃ الباب کے ساتھ مطابقت ہے۔

﴿۱۸۵﴾

باب من غلب العدو فاقام علی عرصتھم ثلثا

جس نے دشمن پر فتح پائی اور پھر تین دن تک ان کے میدان میں قیام کیا

ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ دشمن پر غلبہ پالینے کے بعد تنفیذِ احکام وغیرہ کے لئے دشمن کی زمین میں کچھ دن رہنا چاہئے جب تک کہ دشمن سے امن ہوجائے۔

(۲۶۲)حدثنا محمدبن عبدالرحیم ثنا روح بن عبادة ثنا سعید
ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سعید نے حدیث بیان کی
عن قتادة قال ذکرلنا انس بن مالک عن ابی طلحةؓ عن النبی ﷺ انه کان اذا ظھر علی قوم
ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ ہم سے انس بن مالکؓ نے ابوطلحہؓ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو جب کسی قوم پر فتح حاصل ہوتی
اقام بالعرصة ثلث لیال، تابعه معاذ وعبدالاعلیٰ
تو میدان جنگ میں آپ تین دن تک قیام فرماتے، روح بن عبادہ کی متابعت معاذ اور عبدالاعلیٰ نے کی ہے
قالا ثنا سعید عن قتادة عن انس عن ابی طلحة عن النبی ﷺ
انہوں نے کہا کہ ہم سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے انسؓ نے ان سے ابوطلحہؓ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله اقام بالعرصة ثلث لیال:......

(۱) یہ قیام آرام کے لئے تھا (۲) اس لئے قیام فرمایا کہ غلبہ کی تاثیر ظاہر ہوجائے (۳) تنفیذِ احکام کیلئے اقامت فرمائی، لیکن یہ اقامت خاص ہے جبکہ دشمن سے امن ہوجائے۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو مغازی میں بھی لائے ہیں۔

تابعه معاذؒ:...... ضمیر کا مرجع روح بن عبادہؒ ہے۔

[1] عمدۃ القاری ص۳۱۰ ج۱۴

ترجمة الباب سے غرض:...... حضرت امام بخاریؒ کی غرض اس ترجمۃ الباب سے کوفیوں (احناف) پر رد ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ غنائم دارالحرب میں تقسیم نہیں کی جائیں گی بلکہ دارالاسلام میں تقسیم کیجائیں گی۔ اسلئے کہ صرف غلبہ سے ملکیت تام نہیں ہوتی جب تک کہ مال کو دارالاسلام میں نہ لایا جائے اور جمہور آئمہؒ فرماتے ہیں کہ یہ امام (لشکر کے امیر) کے اختیار میں ہے کہ جہاں چاہے تقسیم کرے خواہ دارالحرب میں یا دارالاسلام میں کیونکہ جب غنائم کو اکٹھا کرلیا گیا تو ملکیت ثابت ہوجائے گی۔ جب ملکیت ثابت ہوجائے تو پھر امام (امیرِ لشکر) کو اختیار ہے کہ وہ جہاں چاہے تقسیم کرے۔[۱]

احناف کی دلیل اوّل:...... صاحب ہدایہؒ نے ایک حدیث پاک ان النبی ﷺ نھی عن البیع فی دار الحرب سے استدلال فرمایا ہے اور تقسیم غنائم بھی بیع کے حکم میں ہے لہٰذا یہ بھی دارالحرب میں منہی عنہ ہوگی۔

احناف کی دلیل ثانی:...... آنحضرت ﷺ نے جب بھی غنائم تقسیم فرمائیں ہیں تو دارالاسلام میں ہی تقسیم فرمائی ہیں لہٰذا ثابت ہوا تقسیمِ غنائم دارالحرب میں نہیں ہوگی۔

سوال:...... روایت الباب سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حنین کی غنائم دارالحرب میں تقسیم فرمائیں، تو معلوم ہوا کہ تقسیم غنائم میں امام (امیرِ لشکر) کو اختیار ہے؟

جواب:...... آنحضرت ﷺ نے جعرانہ سے واپسی پر غنائم تقسیم فرمائیں اور جعرانہ حدودِ اسلام میں تھا اور اس میں احکام اسلام جاری تھے، لہٰذا ثابت ہوا کہ دارالاسلام میں غنائم تقسیم فرمائیں نہ کہ دارالحرب میں۔

❁وقال رافع کنا مع النبی ﷺ بذی الحلیفة فاصبنا غنماً وابلاً
حضرت رافعؓ نے بیان کیا کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے پس ہمیں بکریاں اور اونٹ غنیمت میں ملے
فعدل عشرة من الغنم ببعیر
اور نبی کریم ﷺ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دے کر تقسیم کی تھیں۔

وقال رافع:...... رافع بن خدیجؓ مراد ہیں اور یہ تعلیق ہے مسنداً اور مطولاً کتاب الشرکة، باب قسمة الغنم بخاری ص ۳۳۸ ج ۱ میں گزر چکی ہے۔

---

[۱] عمدۃ القاری ص ۳۱۱ ج ۱۴

قوله فعدل عشرة من الغنم:...... اس وقت کے لحاظ سے دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر تھیں اگر قیمت کے لحاظ سے کم وبیش ہو جائیں تو کمی وزیادتی کی جاسکتی ہے۔

(۲۶۳)حدثنا هدبة بن خالد ثنا همام عن قتادة ان انسا اخبره
ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور انہیں حضرت انسؓ نے خبر دی
قال اعتمر النبی صلی الله علیه وسلم من الجعرانة حیث قسم غنائم حنین
آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مقام جعرانہ سے جہاں آپ نے جنگ حنین کی غنیمت تقسیم کی تھی، عمرہ کا احرام باندھا تھا

مطابقته هذا الحدیث ظاهر.

یہ حدیث کتاب الحج، باب کم اعتمر النبی ﷺ میں گزر چکی ہے۔

﴿۱۸۷﴾

باب اذا غنم المشرکون مال المسلم ثم وجده المسلم

کسی مسلمان کا مال مشرکین لوٹ کر لے گئے پھر اس کو مسلمانوں نے پا لیا

ترجمة الباب سے غرض:...... جب کسی مسلمان کا مال مشرکین لوٹ کر لے گئے پھر اس کو مسلمانوں نے پالیا تو وہ مال اس مالک کو واپس دے دیا جائے گا یا نہیں تو اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔

امام شافعیؒ اور فقہاء کرامؒ:...... کی ایک جماعت کے نزدیک اہل حرب غلبہ کی وجہ سے مسلمانوں کے مال میں سے کسی چیز کے مالک نہیں ہونگے لہٰذا اصل مالک کو قبل از تقسیم وبعد از تقسیم غنیمت واپس لینے کا حق ہے[1]۔

مذہب حضرت علیؓ، زهریؒ، حسنؒ، عمرو بن دینارؒ:...... اصل مالک کو واپس نہیں دیا جائے گا نہ تقسیم سے پہلے اور نہ ہی بعد بلکہ غنائم میں شمار ہوگا۔

مذہب امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ:...... حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اگر چیز کے مالک نے تقسیم سے پہلے جان لیا کہ یہ میری ہے تو بغیر کسی معاوضہ کے لے لے گا اور اگر تقسیم کے بعد مالک کو پتہ چلا تو قیمت دے کر لے گا[2]۔

ابق (بھاگا ہوا غلام) کے بارے میں امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ سے اختلاف کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ابق کا مالک مطلقاً حقدار ہوگا[3]۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۔ ج ۱۵ [2] عمدۃ القاری ص ۳ ج ۱۵ [3] ہدایہ ص ...... ج ۲ باب استیلاء الکفار

و قال ابن نمیر ثنا عبیدالله عن نافع عن ابن عمرؓ
اور ابن نمیر نے بیان کیا کہ ہم سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا
قال ذهب فرس له فاخذه العدو فظهر عليهم المسلمون فرد عليه
کہ ان کا ایک گھوڑا چھوٹ گیا تھا اور دشمنوں نے اس پر قبضہ کرلیا تھا، پھر مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوا تو ان کا گھوڑا انہیں واپس کردیا گیا تھا
فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم وابق عبدله فلحق بالروم
یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کا ہے۔ اسی طرح ان کے ایک غلام نے بھاگ کر روم میں پناہ حاصل کرلی تھی
فظهر عليهم المسلمون فرده عليه خالد بن الوليد بعدالنبی صلی الله علیه وسلم
پھر جب مسلمانوں کو اس ملک پر غلبہ حاصل ہوا تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان کا غلام انہیں واپس کردیا تھا، یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کے بعد کا ہے

حدیث الباب:...... شوافع کی دلیل ہے۔

حدیث الباب کاجواب:...... یہ تقسیم سے پہلے پر محمول ہے۔

دلیلِ احناف:...... ابوداؤد شریف میں ہے عن طاؤس عن ابن عباس ان رجلا وجد بعیراً له کان المشرکون اصابوه فقال له النبی صلی الله علیه وسلم ان اصبته قبل ان یقسم فهولک وان اصبته بعد ماقسم اخذته بالقیمة[1]

(۲۶۴) حدثنا محمد بن بشار ثنا یحییٰ عن عبیدالله ثنی نافع
ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے بیان کیا، کہا مجھ سے نافع نے خبر دی
ان عبداً لابن عمرابق فلحق بالروم فظهر عليه خالد بن الوليد
کہ ابن عمرؓ کا ایک غلام بھاگ کر روم میں پناہ گزین ہوگیا تھا، پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں اس پر فتح پائی
فرده علی عبدالله وان فرسًا لابن عمر عارفلحق بالروم
اور خالد بن ولیدؓ نے غلام آپ کو واپس کردیا اور یہ کہ ابن عمرؓ کا ایک گھوڑا بھاگ کر روم پہنچ گیا تھا
فظُهر عليه فردُّوه علی عبدالله
خالد بن ولیدؓ کو جب روم پر فتح ہوئی تو آپ نے یہ گھوڑا بھی واپس کردیا تھا
قال ابو عبدالله عاراشتق من العير وهو حمار الوحش ای هرب
امام بخاریؒ نے فرمایا کہ (لفظ) عار، عیرٌ سے مشتق ہے اور عیر وحشی جانور کو کہتے ہیں۔ عار بمعنی هرب (بھاگا) ہے

[1] عمدۃ القاری ص ۳ ج ۱۵

❁❁❁❁❁

(۲۶۵)حدثنا احمد بن یونس ثنا زهیر عن موسیٰ بن عقبة عن نافع
ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے نافع نے
عن ابن عمر رضی اللہ عنہ انه کان علی فرس یوم لقی المسلمون
اور ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا جس دن اسلامی لشکر کی مڈبھیڑ رومیوں سے ہوئی تو آپ ایک گھوڑے پر سوار تھے
وامیرالمسلمین یومئذ خالد بن الولید بعثه ابوبکر فاخذه العدو
سالار لشکر خالد بن ولیدؓ تھے ابوبکر صدیقؓ کی طرف سے، پھر گھوڑے کو دشمنوں نے پکڑ لیا
فلما هُزم العدوُ ردَّخالد فرسه
لیکن جب انہیں شکست ہوئی توخالد رضی اللہ عنہ نے گھوڑا آپ کوواپس کر دیا

﴿۱۸۸﴾

باب من تکلم بالفارسیة والرطانة

جس نے فارسی یا کسی بھی عجمی زبان میں گفتگو کی

ترجمة الباب کی غرض:...... حضرت امام بخاریؒ کی غرض اس باب سے یہ ہے کہ اہلِ حرب کو ان کی زبانوں میں امن دیا جا سکتا ہے۔

وقوله تعالیٰ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ وقال وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اللہ کی نشانیوں میں تمہاری زبان اور رنگ کا اختلاف بھی ہے'' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا لیکن یہ کہ وہ اسی قوم کا ہم زبان تھا (جس میں ان کی بعثت ہوئی)

قوله وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ:...... یہ اشارہ ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ تمام زبانیں جانتے تھے، اس لئے کہ آپ ﷺ تمام امتوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں، باوجود زبانوں کے اختلاف کے تو اس عموم کے پیش نظر تمام امتیں آنحضرت ﷺ کی قوم ہیں اور آنحضرت ﷺ کی رسالت تمام امتوں کی طرف ہے تو اس کا تقاضا یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سب زبانوں کو جانیں تا کہ ان کو سمجھا سکیں اور ان کی بات سمجھ سکیں۔

(۲۶۶)حدثنا عمرو بن علی ثنا ابوعاصم ثنا حنظلة بن ابی سفیان
ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی کہا ہمیں حنظلہ بن ابوسفیان نے خبر دی

انا سعید بن میناء قال سمعت جابر بن عبداللہؓ قلت یا رسول اللہ
کہا ہمیں سعید بن میناء نے خبر دی کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ
ذبحنا بھیمة لنا وطحنت صاعًا من شعیر فتعال انت ونفر
ہم نے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور کچھ گیہوں پیس لئے ہیں اس لئے آپ اور کچھ آدمی کرتشریف لائیں
فصاح النبیﷺ فقال یا اھل الخندق ان جابرًا قد صنع لکم سُورًا فحیھلابکم
لیکن آنحضورؐ نے باآواز بلند فرمایا، اے خندق والو، بے شک حضرت جابرؓ نے دعوت کا کھانا تیار کرلیا ہے، جلدی چلو

بالفارسیة:...... فارس بن عامور بن یافث بن نوح علیہ السلام کی طرف نسبت کے لحاظ سے ہے۔[1]

قوله والرطانة :......(راء کے فتحہ کے ساتھ ہے اور راء کے کسرہ کے ساتھ بھی پڑھا جاتا ہے) کلام غیرعربی کو کہتے ہیں۔

قوله سُورًا:...... دعوت کا کھانا۔ یہ فارسی زبان کا لفظ ہے اور یہی دلیل ترجمۃ الباب سے ہے یعنی اسی لفظ سے روایت الباب کوترجمۃ الباب کے ساتھ مطابقت ہے۔

قوله فحیھلاً بکم:...... مرکب من حی وھل اس کا معنی ہے کہ میں تمہیں بلاتا ہوں، متوجہ ہوجاؤ یا جلدی آؤ۔

قوله فبقیت حتی ذکرت:...... آنحضرتﷺ کی ہاتھ کی برکت سے طویل زمانہ تک وہ قمیص باقی رہی یہاں تک کہ لوگوں میں مشہور ہوگئی اور حضرت ام خالدؓ نے اس کا ذکر فرمایا۔

(۲۶۷)حدثنا حبان بن موسیٰ انا عبداللہ عن خالد بن سعید عن ابیه
ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا ہمیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں خالد بن سعید نے انہیں ان کے والد نے
عن ام خالد بنت خالد بن سعید قالت اتیت رسول اللہﷺ مع ابی
اور ان سے ام خالد بنت خالد بن سعیدؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہﷺ کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی
وعلیّ قمیص اصفر قال رسول اللہ ﷺ سَنَّه سنه قال عبداللہ
میں اس وقت ایک زرد رنگ کی قمیص پہنے ہوئے تھی، حضور اکرمؐ نے اس پر فرمایا ''سنه، سنه'' عبداللہ نے کہا
وھی بالحبشیة حسنةً قالت فذھبت العب بخاتم النبوة
کہ یہ لفظ حبشی زبان میں اچھے کے معنی میں آتا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں مہر نبوت کے ساتھ (جو پشت مبارک پر تھی) کھیلنے لگی
فزبرنی ابی قال رسول اللہﷺ دعھا ثم قال رسول اللہﷺ ابْلِی
تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا، لیکن آنحضورؐ نے فرمایا اسے ڈانٹو مت، پھر آپ نے (درازی عمر کی) دعا دی کہ اس قمیص کو خوب پہنو

[1] عمدة القاری ص۳ ج۱۵

واخلقی ثم ابلٰی واخلقی ثم ابلی واخلقی قال عبداللہ فبقیت حتی ذکرت
اور پرانی کرو، پھر فرمایا پہنواور پرانی کرو، پھر فرمایا پہنواور پرانی کرو عبداللہؒ نے کہا کہ چنانچہ یہ قمیص اتنے دنوں تک باقی رہی کہ زبانوں پر اس کا چرچا آ گیا

فزبدنی ابی :...... ای فزجرنی ابی مجھے میرے والد نے ڈانٹا۔

(۲۶۸) محمد بن بشار ثنا غندر حدثنا شعبة عن محمدبن زیاد
ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے
عن ابی ھریرةؓ ان الحسن بن علی اخذ تمرةً من تمر الصدقة
اوران سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ حسن بن علیؓ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے (جو بیت المال میں آئی تھی) ایک کھجور اٹھالی
فجعلها فی فیه فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخٍ اما تعرف انالاناکل الصدقة
اوراپنے منہ کے قریب لے گئے، لیکن آنحضورؐ نے انہیں یہ لفظ کہہ کر روک دیا کہ ''کخ کخ'' (فارسی زبان کا) کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے

❀❀❀❀❀❀

قال عکرمة سنه الحسنه بالحبشية قال ابو عبداللہ لم تعش امرأة مثل ما عاشت هٰذه يعنی ام خالد
عکرمہ نے کہا کہ سنہ، حسنہ کے معنی میں ہے جبشہ کی زبان میں، امام بخاریؒ نے کہا کہ کوئی عورت اس عورت کی مثل نہیں زندہ رہی یعنی ام خالد کی مثل''

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله کخ کخ:...... یہ وہ کلمہ ہے جو بچوں کو برے کام سے روکنے اور ڈانٹنے یا نا مناسب باتوں سے روکنے کے واسطے کہا جاتا ہے۔

سوال:...... ان روایات کی کتاب الجہاد سے کیا مناسبت ہے؟

جواب:...... پہلی روایت میں تو یا اھل الخندق آیا ہے تو اس کی مطابقت تو واضح ہے باقی دونوں روایات تابع ہیں۔

﴿۱۸۹﴾ باب الغلول

خیانت

وقول اللہ تعالیٰ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَاغَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اور جو کوئی خیانت کرے گا، وہ قیامت میں اسے لے کر آئے گا''

(۶۹) حدثنا مسدد ثنا یحییٰ عن ابی حیان ثنی ابوزرعة

ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابوحیان نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے ابوزرعہ نے حدیث بیان کی

ثنی ابوھریرةؓ قال قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الغلول

کہا کہ مجھ سے ابوہریرہؓ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا اور خیانت (غلول) کا ذکر فرمایا

فعظمه وعظم امره قال لا الفینّ احدکم یوم القیٰمة

اور اس جرم کی ہولنا کی کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو بھی قیامت کے دن اس حالت میں نہ پاؤں گا

علیٰ رقبته شاة لھا ثغاء علیٰ رقبته فرس له حمحمة یقول یا رسول الله

کہ اس کی گردن پر بکری ہو اور اس کے لئے ثغاء ہو، یا اس کی گردن پر گھوڑا ہو اور اس کے لئے حمحمہ ہو اور وہ شخص یہ فریاد کرے کہ یا رسول اللہ

اغثنی فأقول لا املک لک شیئًا قد ابلغتک

میری مدد فرمایئے لیکن میں یہ جواب دے دوں گا کہ میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔ میں تو (خدا کا پیغام) تم تک پہنچا چکا ہوں

وعلی رقبته بعیر له رغاء یقول یا رسول الله اغثنی فاقول

اور اس کی گردن پر اونٹ ہو اور اس کے لئے رغاء ہو اور وہ شخص فریاد کر رہا ہو کہ یا رسول اللہ، میری مدد فرمایئے، لیکن میں یہ جواب دے دوں گا

لا املک لک شیئًا قد ابلغتک و علی رقبته صامت فیقول یا رسول الله

کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا میں تو خدا کا پیغام تمہیں پہنچا چکا تھا، یا کہ اس کی گردن پر سونا چاندی ہو اور مجھ سے کہے، یا رسول اللہ

اغثنی فا قول لاملک لک شیئًا قد ابلغتک

میری مدد فرمایئے لیکن میں اس سے یہ کہہ دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ میں اللہ تعالیٰ کا پیغام تمہیں پہنچا چکا تھا

اوعلی رقبته رقاع تخفق فیقول یا رسول الله اغثنی فاقول

یا اس کی گردن پر کپڑے کے ٹکڑے حرکت کر رہے ہوں اور وہ فریاد کرے کہ یا رسول اللہ، میری مدد کیجئے اور میں کہہ دوں

لا املک لک شیئًا قد ابلغتک وقال ایوب السختیانی عن ابی حیان فرس له حمحمة

کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا، میں تو پہلے ہی پہنچا چکا تھا اور ایوبؒ نے بیان کیا اور ان سے ابوحیان نے کہ "فرس له حمحمة"

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله الغلول:...... غنیمت میں خیانت کو غلول کہتے ہیں یہ کبائر میں سے ہے۔

قوله وَمَنْ يَغْلُلْ الآية:...... اس آیت مبارکہ میں غلول کی سزا کا بیان ہے[1]

قوله لااملک شیئاً:...... یعنی مغفرت نہیں کرواسکوں گا کیونکہ شفاعت کا معاملہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اختیار میں ہے۔لہٰذا میں بخشش نہیں کرواسکوں گا۔

قوله ثغاء:...... ثغاء بکری کی آواز کو کہتے ہیں عربی زبان کی وسعت ملاحظہ فرمائیں کہ ہر جانور کی آواز کا جدا جدا نام ہے۔

حمحمة:...... گھوڑے کی آواز کو کہتے ہیں جب وہ چارہ طلب کرتا ہے تو آواز نکالتا ہے۔

رُغا:...... اونٹ کی آواز کو کہتے ہیں۔

رِقاع:...... رقعۃ کی جمع ہے بمعنی خرقۃ (ٹکڑا) **وليس المراد منه الخرقة بعينها بل تعميم الاجناس من الحيوان والنقود والثياب وغيرها**[2]

تخفق:...... بمعنی تتحرک، تضطرب. حرکت کر رہا ہو۔

﴿۱۹۰﴾
باب القليل من الغلول
معمولی خیانت

ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتا رہے ہیں کہ مالِ غنیمت میں معمولی خیانت کا حکم وہی ہے جو بڑی خیانت کا ہے یعنی قلیل وکثیر حکم میں برابر ہیں۔

ولم يذكرعبدالله بن عمرو عن النبیﷺ انه حرق متاعه وهذا اصح
اور عبداللہ بن عمروؓ نے نبی کریمﷺ کے حوالہ سے اسکا ذکر نہیں کیا ہے کہ آنحضورؐ نے اس شخص کے (جس نے مال غنیمت میں خیانت کرلی تھی) چرائے ہوئے مال کو جلوایا بھی تھا اور یہی روایت زیادہ صحیح ہے

قوله ولم يذكر عبدالله بن عمرو:...... **اى لم يذكر عبدالله بن عمرو وفى حديثه الذى ياتى فى هٰذا الباب الذى رواه عن النبیﷺ انه حرق متاعه اى متاع الرجل الذى يقال له كركرة الذى وجد عنده عباءة وقد غلها**[3]

---

[1] پارہ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۶۱ [2] عمدۃ القاری ص ۷ ج ۱۵ [3] عمدۃ القاری ص ۸ ج ۱۵

(۲۷۰)حدثنا علی بن عبدالله ثنا سفیان عن عمرو عن سالم بن ابی الجعد
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، ان سے سالم بن ابو جعد نے
عن عبدالله بن عمرو قال کان علی ثقل النبی ﷺ رجل یقال له کرکرة
ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے سامان واسباب پر ایک صاحب متعین تھے جن کا نام کرکرہ تھا
فمات فقال له رسول الله ﷺ هو فی النار فذهبوا ینظرون الیه فوجدوا عباءة
ان کا انتقال ہو گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو جہنم میں گیا، صحابہؓ انہیں دیکھنے گئے تو ایک عباء ان کے یہاں سے ملی
قدغلها قال ابوعبدالله و قال ابن سلام کَرکَرَة
جسے خیانت کر کے انہوں نے رکھ لی تھی ابوعبداللہ نے کہا کہ ابن اسلام نے کرکرہ (کاف کے فتح کے ساتھ) بیان کیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله هذا اصح :...... اس سے امام بخاریؒ کی غرض حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی ایک روایت جس میں خیانت کرنے والے کے مال کو جلانے کا حکم ہے اور ابوداؤد شریف کی ایک روایت **عن عمر عن النبی ﷺ اذاوجدتم الرجل قد غل فاحرقوا متاعه**[1] کی تضعیف کی طرف اشارہ کرنا ہے جس میں خیانت کرنے والے کے مال کے جلانے کا حکم ہے۔

کیونکہ یہ روایت سنداً کوئی زیادہ وزنی نہیں ہے اس روایت کے ایک راوی صالح بن زائدہ متکلم فیہ ہیں۔

قال جابرؓ لیس فی الغلول قطع ولا نکال. امام ابوداؤدؒ نے باب فی تعظیم الغلول میں زید بن خالد جہنیؓ کی روایت نقل کی ہے جس میں ہے کہ خَرَز (موتی) کو جلانے کا حکم نہیں دیا[2]

دلیل حنابله:...... روایت ابوداؤد ہے جس میں تحریقِ متاع کا حکم ہے۔

جواب:...... آثارِ مشہورہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے شاذ ہے [3]

قد غل فاحرقوا متاعه:......

غلول کی سزا کے متعلق اختلاف:...... جمہور ائمہ کے نزدیک تعزیر ہے اور حنابلہؒ کے نزدیک تحریقِ متاع (سامان کا جلانا) ہے. امام ابوداؤدؒ نے اس روایت کو نقل کر کے اس حدیث کے موقوف ہونے کو اصح قرار دیا ہے۔

---

[1] ابوداؤد ص ۱۵ ج ۲ [2] ابوداؤد ص ۱۴ ج ۲ [3] بذل المجہود ص ۲۹۵ ج ۱۲

قوله یقال له کِرْکِرَۃ:...... کاف کے فتحہ سے پڑھنا اور کاف کے کسرہ سے پڑھنا دونوں صحیح ہیں۔

قاضی عیاضؒ نے فرمایا کہ دونوں کافوں کا فتحہ اور کسرہ صحیح نہیں علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ پہلے کاف کی حرکت میں اختلاف ہے دوسرا کاف بالاتفاق مکسور ہے اور امام بخاریؒ نے اپنے استاد محمد بن سلامؒ سے کاف کا فتحہ نقل کیا ہے اور پھر فرمایا کہ کاف کا فتحہ ہی مضبوط اور درست ہے[1]

قوله هو فی النار:...... عباء کی خیانت اگرچہ ایک معمولی خیانت تھی، لیکن اس کی بھی سزا انہیں بھگتنی پڑے گی، اسی گناہ کی وجہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جہنم میں دخول کے متعلق فرمایا۔

قال ابو عبداللہ:...... امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ محمد بن سلامؒ نے کاف کے فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے۔

﴿۱۹۱﴾

باب ما یکرہ من ذبح الابل والغنم فی المغانم

مال غنیمت کے اونٹ اور بکریاں ذبح کرنے پر ناپسندیدگی

ترجمۃ الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتارہے ہیں کہ مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے اونٹ اور بکریاں ذبح کرنا مکروہ ہے آنحضرت ﷺ نے چڑھی ہوئی ہانڈیاں الٹانے کا حکم کیا تھا جیسا کہ روایت الباب میں ہے۔

(۲۷۱) حدثنا موسیٰ بن اسماعیل ثنا ابوعوانة عن سعید بن مسروق
ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن مسروق نے
عن عبایة بن رفاعة عن جده رافع بن خدیج قال کنا مع النبی ﷺ بذی الحلیفة
ان سے عبایہ بن رفاعہ نے اور ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ مقام ذوالحلیفہ میں ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑاؤ کیا
فاصاب الناس جوع واصبنا ابلا وغنما وکان النبی ﷺ فی اخریات الناس
لوگوں کے پاس کھانے پینے کی چیزیں ختم ہوگئی تھیں، ادھر غنیمت میں ہمیں اونٹ اور بکریاں ملی تھیں، حضور اکرم ﷺ لشکر کے پیچھے تھے
فعجلوا فنصبوا القدور فامر بالقدور
اور لوگوں نے جلدی سے کام لیا اور مال غنیمت کے بہت سے جانور تقسیم سے پہلے ذبح کر کے ہانڈیاں چڑھا دیں
فاکفئت ثم قسم
لیکن بعد میں نبی کریم ﷺ کے حکم سے ان ہانڈیوں کو الٹا دیا گیا اور پھر آپ ﷺ نے غنیمت تقسیم کی

[1] عمدۃ القاری ص ۹ ج ۱۵

فعدل عشرة من الغنم ببعير فندّمنها بعير وفي القوم خيل يسيرة
پس دس بکریوں کوایک اونٹ کے برابر آپ ﷺ نے رکھا تھا، اتفاق سے مالِ غنیمت کا ایک اونٹ بھاگ گیا،لشکر میں گھوڑوں کی کمی تھی
فطلبوه فاعياهم فاهوىٰ اليه رجل بسهم
لوگ اسے پکڑنے کے لئے دوڑے لیکن اونٹ نے انہیں تھکا دیا آخر ایک صحابیؓ (خود رافعؓ) نے تیر سے اسے مار گرایا
فحبسه الله فقال هذه البهائم لها اوابدكاوابدا الوحش
اللہ تعالیٰ کے حکم سے اونٹ جہاں تھا وہیں رہ گیا اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ان (پالتو) جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے
فماند عليكم فاصنعوا به هكذا
اس لئے ان میں سے اگر کوئی قابو میں نہ آئے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرنا چاہیے
فقال جدي انا نرجوا اونخاف ان نلقى العدو غدا
میرے دادا رافعؓ نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ ہمیں توقع ہے کہ یا (یہ کہا کہ) خوف ہے کہ کل کہیں ہماری دشمن سے مڈبھیڑ نہ ہوجائے
وليس معنا مدى افنذبح بالقصب فقال ماانهر الدم
ہمارے پاس چھری نہیں ہے تو کیا ہم بانس یا کانے سے ذبح کر سکتے ہیں، حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہادے
وذكراسم الله عليه فكل ليس السِن و الظُفر
اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا گیا ہو تو اس کو کھالو، البتہ وہ چیز دانت اور ناخن نہ ہونی چاہیے
وساحدثكم عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمُدى الحبشة
اس کی میں تمہارے سامنے وضاحت کرونگا، دانت تو اس لئے نہیں کہ وہ ہڈی ہے اور ناخن اس لئے نہیں کہ وہ حبشیوں کی چھری ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

بذی الحلیفة :...... مدینہ والوں کا میقات ہے آج کل اس کو ابیار علیؓ کہا جاتا ہے۔

فاکفئت:...... پس الٹ دی گئی۔ **فندّ:......** پس وہ اونٹ بھاگ گیا۔

فاھویٰ الیه:...... ای مدیدہ الیه بسهم . ایک صحابی (رافعؓ) نے اُسے تیر سے مار گرایا۔

اوابد:...... آبدة کی جمع ہے وہ جانور جو وحشی ہوجائے۔

سِن اور ظفر یعنی دانت اورناخن سے جانور کو ذبح کرنے کاحکم:...... اگر دانت اور ناخن

جسم سے جدا ہوں تو عندالاحناف ذبح جائز ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک دانت اور ناخن سے ذبح شدہ جانور مردار کے حکم میں ہوگا[۱]

قوله واصبنا ابلاً وغنما :...... ان الفاظ سے سے روایت الباب ترجمۃ الباب کے مطابق ہے کیونکہ اس میں فامر بالقدور فاكفئت سے استدلال کیا گیا ہے کہ انہوں نے جو کچھ کیا وہ کراہت پر دال ہے۔

﴿۱۹۲﴾
باب البشارة فی الفتوح
فتح کی خوشخبری

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بیان فرمار ہے ہیں کہ فتح کی خوشخبری دینا مشروع ہے۔

البشارة:...... هو ادخال السرور فی القلب ''کسی کے دل میں خوشی داخل کرنا'' بشارۃ باء کے کسرہ اور ضمہ کے ساتھ بھی پڑھا ہے۔

الفتوح:...... فتح کی جمع ہے اور اس کا معنٰی یہ ہے کل مافیه ظهور الاسلام و اهله یسر المسلمین باعلاء الدین ویبتهلوا الی الله تعالیٰ بالشکر علی ما وهبهم من نعمة ومن علیهم من احسانه فقد امر الله تعالیٰ عباده بالشکر ووعدهم المزید بقوله لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ الآیة [۲]

(۲۷۲)حدثنا محمد بن المثنیٰ ثنا یحییٰ حدثنا اسماعیل ثنا قیس قال
ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے قیس نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا
قال لی جریر بن عبداللهؓ قال لی رسول الله ﷺ الاتریحنی من ذی الخلصة
کہ مجھ سے جریر بن عبداللہ بجلیؓ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذوالخلصہ سے مجھے کیوں نہیں نجات دلاتے
وکان بیتاً فیه خثعم یسمی کعبة الیمانیة فانطلقت فی خمسین ومائة من احمس
اور یہ ایک گھر تھا جس میں خثعم نامی بت تھا ذوالخلصہ جسے کعبۃ الیمانیہ کہتے تھے۔ چنانچہ میں (اپنے قبیلہ) احمس کے ایک سو پچاس آدمیوں کو لے کر تیار ہوگیا
وکانوا اصحاب خیل فاخبرت النبی ﷺ انی لا اثبت علی الخیل فضرب فی صدری
یہ سب شہسوار تھے، پھر میں نے حضور اکرمؐ سے عرض کیا کہ میں گھوڑے کی اچھی سواری نہیں کر پاتا تو آپؐ نے میرے سینے پر (دست مبارک) مارا

[۱] ہدایہ ج۴ کتاب الذبائح [۲] عمدۃ القاری ص ۱۰ ج ۱۵

حتیّٰ رایت اثر اصابعه فی صدری فقال اللهم ثبته
یہاں تک کہ میں نے آنحضورؐ کی انگلیوں کا اثر اپنے سینے پر محسوس کیا، حضور اکرمؐ نے پھر یہ دعا دی کہ اے اللہ، اسے گھوڑے کا اچھا سوار بنا دیجئے
واجعله هادیًا مهدیًا فانطلق الیها فکسرها وحرقها
اور اسے صحیح راستہ دکھانے والا اور خود بھی راہ یاب (راہ پانے والا) کر دیجئے پھر وہ اس کی طرف (مہم پر) روانہ ہوئے اور اسے توڑ کر جلا دیا
فارسل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبشره فقال رسول جریرٍ لرسول الله
اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خوشخبری بھجوائی (خدمت نبویؐ میں) حاضر ہو کر جریرؓ کے قاصد نے عرض کیا رسول اللہ سے
والذی بعثک بالحق ماجئتک
اور اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا
حتّٰی ترکتها کأنها جمل اجرب
جب تک وہ بت کدہ ایسا (سیاہ) نہیں ہو گیا تھا جیسا خارش زدہ اونٹ ہوا کرتا ہے
فبارک علی خیل احمس ورُجّالها خمس مراتٍ
آنحضورؐ نے یہ سن کر قبیلہ احمس کے سواروں اور اس کے جوانوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی
و قال مسدد بیت فی خثعم
مسدد نے اپنی روایت میں "بیت فی خثعم" کے الفاظ نقل کئے ہیں

قوله فارسل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبشره:......اس سے روایت الباب ترجمۃ الباب کے موافق ہوگئی۔

یہ حدیث کتاب الجهاد، باب حرق الدور والنخیل میں گزر چکی ہے اور اس کی تشریح بھی وہاں گزر چکی ہے (مرتب)

﴿۱۹۳﴾
باب مایعطی البشیر
خوشخبری سنانے والے کو انعام دینا

واعطی کعب بن مالک ثوبین حین بشر بالتوبة
اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے جب انہیں ان کی توبہ کے قبول ہونے کی خوشخبری سنائی گئی تو دو کپڑے دیئے تھے

حضرت کعبؓ ان تین شخصوں میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے جن کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا الآیۃ[1] اور انہیں توبہ کے قبول ہونے کی خوشخبری دینے والے حضرت سلمہ بن اکوعؓ تھے اس پر انہوں (حضرت کعبؓ) نے حضرت سلمہؓ کو دو کپڑے دیئے، اس سے مقصود جواز کو ثابت کرنا ہے کہ خوشخبری دینے والے کو انعام دینا چاہیئے۔

﴿۱۹۲﴾
باب لاھجرۃ بعدالفتح
فتح کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی

باب لاھجرۃ بعد الفتح:...... فتح مکہ کے بعد جو ہجرت فرض تھی وہ نہیں رہی اس لئے کہ اب مکہ دارالاسلام بن گیا ہے یعنی مراد خاص مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت ہے، یعنی پہلے جب مکہ دار اسلام نہیں تھا اور مسلمانوں کو احکام اسلام بجالانے کی وہاں آزادی نہیں تھی تو وہاں سے ہجرت ضروری اور باعث اجر وثواب تھی، لیکن اب مکہ اسلامی الٰہی حکومت کے تحت آچکا ہے، اس لئے یہاں سے ہجرت کا کوئی سوال باقی نہیں رہا، یہ معنی ہرگز نہیں کہ سرے سے ہجرت کا حکم ہی ختم ہوگیا کیونکہ جب تک دنیا قائم ہے اور جب تک کفر واسلام کی کشمکش باقی ہے اس وقت تک ہر اس خطہ سے جہاں مسلمانوں کو احکام الٰہی پر عمل کی آزادی حاصل نہیں ہے ہجرت ضروری اور فرض ہے۔

(۲۷۳) حدثنا ادم بن ابی ایاس ثنا شیبان عن منصور عن مجاھد عن طاؤس
ہم سے آدم بن ابوایاس نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے مجاہد نے ان سے طاؤس نے
عن ابن عباسؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ لاھجرۃ بعد الفتح
اور ان سے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا اب فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی
ولکن جھاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا
البتہ حسنِ نیت کے ساتھ جہاد کا ثواب باقی ہے اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو کوچ کرو

قولہ ولکن جھاد:...... یعنی اب ثواب حاصل کرنے کا طریقہ جہاد ہے یہ حدیث کتاب الجھاد کے شروع میں گزر چکی ہے اور اس پر مکمل بحث بھی گزر چکی ہے۔

قولہ ونیۃ:...... ای نیۃ الخیر فی کل شئی یعنی ہر چیز میں خیر کی نیت کرنا ہے۔

[1] پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت ۱۱۸

دارالحرب سے ھجرت کا حکم :...... اگر دارالحرب میں دین کا اظہار نہیں کر سکتا اور واجبات شرعیہ بھی ادا نہیں کر سکتا تو ایسے شخص کیلئے ہجرت واجب ہے لیکن جو آدمی اپنا دین ظاہر کر سکتا ہے اور واجبات بھی ادا کر سکتا ہے تو ایسے شخص کیلئے ہجرت مستحب ہے۔ جو شخص دارالحرب میں رؤیتِ منکر سے بچ سکتا ہے اس کے لئے دارالحرب میں اقامت جائز ہے۔ اور جو شخص دارالحرب میں رؤیتِ منکر سے بھی نہیں بچ سکتا اور عذر کی وجہ سے ہجرت کی قدرت بھی نہیں رکھتا تو اس کے لئے بھی دارالحرب میں ٹھہرنا جائز ہوگا اور اگر ایسا آدمی تکلف کر کے وہاں سے نکل آئے تو اس کیلئے بہتر ہے۔

قوله واذا استنفرتم فانفروا:...... یعنی جب بادشاہ دشمن سے لڑائی کیلئے تمہیں بلائے تو تم نکلو۔

(۲۷۴)حدثنا ابراهیم بن موسیٰ انبأنا یزید بن زریع عن خالد عن ابی عثمان النهدی
ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا ہمیں یزید بن زریع نے خبر دی، انہیں خالد نے انہیں ابوعثمان نہدی نے
عن مجاشع بن مسعود قال جاء مجاشع باخیه مجالد بن مسعود الی النبی ﷺ فقال
اور ان سے مجاشع بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ مجاشعؓ اپنے بھائی مجالد بن مسعودؓ کو لے کر خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا
هذا مجالد یبایعک علی الهجرة فقال
کہ یہ مجالد ہیں۔ آپ ﷺ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہتے ہیں لیکن حضور اکرم ﷺ نے فرمایا
لاهجرة بعد فتح مکة ولکن ابایعه علی الاسلام
کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت باقی نہیں رہی، ہاں میں اسلام پر ان سے عہد (بیعت) لوں گا

❁❁❁❁❁❁

(۲۷۵)حدثنا علی بن عبدالله ثنا سفیان قال عمرو وابن جریج
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو اور ابن جریج بیان کرتے تھے
سمعت عطاءً یقول ذهبت مع عبید بن عمیر الی عائشةؓ
کہ میں نے عطاء سے سنا تھا وہ بیان کرتے تھے کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا
وهی مجاورة بثبیر فقالت لنا انقطعت الهجرة منذفتح الله علی نبیه ﷺ مکة
اس وقت آپ ثبیر پہاڑ کے قریب قیام فرما تھیں۔ آپ نے ہم سے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مکہ پر فتح دی تھی، اسی وقت سے ہجرت کا سلسلہ منقطع ہوگیا تھا

قوله الثبیر :...... یہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو مزدلفہ سے منیٰ کی طرف جاتے ہوئے بائیں طرف آتا ہے۔

﴿۱۹۵﴾

باب اذا اضطر الرجل الی النظر فی شعور اهل الذمة والمؤمنات اذا عصین الله وتجریدهن

ذمی عورت کے بال دیکھنے یا کسی مسلمان خاتون کے جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا ہو، بال دیکھنے اور اس کے کپڑے اتارنے کی اگر ضرورت پیش آجائے

ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتا رہے ہیں کہ ذمیہ اور نافرمانی کا ارتکاب کرنے والی مسلمان عورت کے کپڑے ضرورت کے وقت اتارنے جائز ہیں۔

روایت الباب ترجمۃ الباب کے موافق ہے اس لئے کہ روایت میں آتا ہے کہ اس عورت نے وہ رقعہ اپنے بالوں سے نکال کر دیا تھا۔

(۲۷۶)حدثنا محمد بن عبدالله بن حوشب الطائفی ثنا هشیم انا حصین
مجھ سے محمد بن عبداللہ بن حوشب الطائفی نے حدیث بیان کی کہا ہمیں ہشیم نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں حصین نے خبر دی
عن سعد بن عبیدة عن ابی عبدالرحمن وکان عثمانیاً فقال لابن عطیة وکان علویاً انی لَاَ علم
انہیں سعد بن عبیدہ نے اور انہیں ابوعبدالرحمٰن نے اور آپ عثمانی تھے، آپ نے ابن عطیہ سے کہا، جو علوی تھے کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں
ما الذی جرّأ صاحبک علی الدماء سمعته یقول
کہ تمہارے صاحب (حضرت علیؓ) کو کس چیز نے خون بہانے پر جری بنا دیا تھا، میں نے خود ان سے سنا، بیان فرماتے تھے
بعثنی النبی ﷺ والزبیر فقال ائتوا روضة کذا وکذا وتجدون بها امرأة
کہ مجھے اور زبیر بن عوامؓ کو نبی کریم ﷺ نے بھیجا اور ہدایت فرمائی کہ فلاں باغ پر جب تم لوگ پہنچو گے تو تمہیں ایک عورت ملے گی
اعطاها حاطب کتابا فاتینا الروضة فقلنا الکتاب قالت
جسے حاطبؓ نے ایک خط دے رکھا ہے چنانچہ جب ہم اس باغ تک پہنچے ہم نے اس سے کہا کہ خط لاؤ، اس نے کہا
لم یعطنی فقلنا لتخرجن اولاجردنک
کہ حاطبؓ نے مجھے کوئی خط نہیں دیا ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط خود بخود نکال کر دے دو، ورنہ تمہارے کپڑے اتارے جائیں گے
فاخرجت من حُجزتها فارسل الی حاطب فقال
تب (کہیں) اس نے خط اپنے ازار باندھنے کی جگہ سے نکال کر دیا آپ ﷺ نے حاطبؓ کو بلا بھیجا۔ انہوں نے عرض کیا

لاتعجل واللہ ما کفرت ولا ازددت للاسلام الاحبا
آنحضورؐ میرے بارے میں جلدی نہ فرمائیں خدا کی قسم، میں نے نہ کفر کیا ہے اور میں اسلام کی محبت میں ہی زیادہ ہوا ہوں
ولم یکن احد من اصحابک
(صرف اپنے خاندان کی محبت نے اس پر مجبور کیا تھا) آپ کے اصحابؓ (مہاجرین) میں کوئی شخص ایسا نہیں
الا ولہ بمکۃ من یدفع اللہ بہ عن اھلہ ومالہ
جس کے مکہ میں ایسے لوگ نہ ہوں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان والوں اور ان کی جائیداد کی حمایت وحفاظت نہ کرتا ہو
ولم یکن لی احد فاحببت ان اتخذ عندھم یدا فصدقہ النبی ﷺ
لیکن میرا وہاں کوئی بھی آدمی نہیں اس لئے میں نے چاہا تھا کہ ان پر ایک احسان کردوں نبی کریم ﷺ نے بھی ان کی بات کی تصدیق فرمائی
قال عمر دعنی اضرب عنقہ فانہ قد نافق فقال وما یدریک
عمرؓ تو فرمانے لگے کہ مجھے اس کی گردن مارنے دیجئے، اس نے تو نفاق کا کام کیا ہے۔لیکن حضور اکرمؐ نے فرمایا
لعل اللہ اطلع علی اھل بدر فقال اعملو ماشئتم فھذا الذی جرّأہ
تمہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ اہل بدر کے احوال سے بخوبی واقف تھا اور وہ خود فرما چکا ہے کہ ”جو چاہو کرو“ اور اسی لئے انہیں بھی اس کی جرأت ہوگئی تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال:...... اس روایت میں بالوں کے دیکھنے کا ذکر نہیں ہے؟

جواب:...... اس روایت میں اگرچہ تفصیل نہیں ہے لیکن تفصیلی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے وہ رقعہ اپنے بالوں سے نکالا تھا پس بالوں کا ذکر پایا گیا لہذا معلوم ہوا کہ بوقت ضرورت بالوں کی طرف دیکھا جاسکتا ہے۔

قولہ تجدون بھا امرأۃ:...... (عورت کا نام سارہ) وہ عورت مسلمان تھی یا ذمیہ۔لیکن چونکہ مسلمان اور ذمی تحریم نظر میں مساوی ہیں اس لئے دلیل دونوں کو شامل ہوگی کہ بوقت ضرورت دونوں کے بالوں کی طرف نظر جائز ہے۔

قولہ ما الذی جرّأصاحبک :...... تمہارے ساتھی کو کس چیز نے خون بہانے پر جری کردیا تھا۔

سوال:...... حضرت علیؓ کی طرف سے قتل پر جرأت کیونکر ہوگئی؟

جواب:...... جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یقین تھا کہ وہ جنتی ہیں تو انہیں اس بات کا بھی یقین تھا کہ ان سے اجتہاد میں جو خطاء واقع ہوگی وہ قیامت کے دن بخش دی جائے گی۔

قولہ فاخرجت من حجزتھا: تعارض اورتطبیق...... اس عورت نے خط اپنے ازار باندھنے کی

جگہ سے نکالا جب کہ ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ اخرجته من عقاصها [1] ان دونوں روایات میں کئی طرح سے تطبیق دی گئی ہے۔

(۱) اس نے اپنے حجزہ (ازار باندھنے کی جگہ) سے نکال کر اپنے عقاص میں چھپالیا تھا لہٰذا دونوں طرف نسبت کرنا درست ہوا۔

(۲) اصل میں رقعے ہی دو تھے ایک حجزہ میں چھپایا ہوا تھا اور دوسرا بالوں میں باندھا ہوا تھا [2]

قوله وكان عثمانيا: ...... اسلاف ان لوگوں کو جو حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ پر فضیلت دیتے تھے عثمانی کہتے تھے اور جو حضرات علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر فضیلت دیتے تھے انہیں علوی کہتے تھے، یہ اصطلاح ایک زمانہ تک باقی رہی، پھر ختم ہو گئی تھی۔

درحقیقت اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھوڑے سے سوء ادب کا پہلو نکلتا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ عدل وانصاف کے پیکر تھے اور معاذ اللہ، آپ نے ناحق کسی کا خون نہیں بہایا تھا، لیکن جب دو فریقوں میں اس طرح کی گفتگو ہوتی ہے تو کچھ تند و ترش الفاظ زبان سے نکل آتے ہیں یہ بات بھی نہیں کہ حضرت ابو عبدالرحمٰن حضرت علیؓ کی عظمت اور ان کے مرتبہ سے غافل تھے، صرف افضلیت ومفضولیت کی حد تک بات تھی۔

یہ حدیث کتاب الجهاد، باب الجاسوس میں گزر چکی ہے اس پر کچھ بحث پہلے بھی ہو چکی ہے (مرتب)

﴿۱۹٤﴾

باب استقبال الغزاة

غازیوں کا استقبال
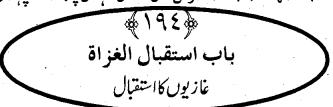
ترجمة الباب سے غرض: ...... امام بخاریؒ یہ بتا رہے ہیں کہ غزاۃ جب جہاد سے واپس آرہے ہوں تو ان کا استقبال کرنا احادیث سے ثابت ہے، لہٰذا استقبال کرنا چاہئے۔

(۲۷۷) حدثنا عبدالله بن ابی الاسود ثنا يزيد بن زريع وحميد بن الاسود
ہم سے عبداللہ بن ابو الاسود نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے یزید بن زریع اور حمید بن الاسود نے حدیث بیان کی
عن حبيب بن الشهيد عن ابن ابی ملكية قال ابن الزبير لابن جعفرؓ اتذكر
ان سے حبیب بن شہید نے اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جعفرؓ سے کہا تمہیں یاد ہے
اذ تلقينا رسول الله ﷺ انا وانت و ابن عباس قال نعم فحملنا وتركك
جب میں اور تم اور ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ کے استقبال کے لئے آگئے تھے انہوں نے کہا کہ ہاں اور حضور اکرمؐ نے ہمیں سوار کر لیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا

[1] (......) [2] عمدة القاری ص ۱۲ ج ۱۵

مسائل متسنبطه:......

۱: غازیوں اور حاجیوں کا استقبال کرنا مستحب ہے۔

۲: بچے کی روایت بھی معتبر ہے۔حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے روایت فرمائی ہے۔راوی کی آنحضرت ﷺ کے وصال کے وقت کل عمر آٹھ سال تھی اور واقعہ کی روایت کے وقت عمر سات سال تھی۔[۱]

(۲۷۸)حدثنا مالک بن اسمٰعیل ثنا ابن عیینة عن الزهری قال قال السائب بن یزیدؓ
ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا کہ سائب بن یزیدؓ نے فرمایا کہ
ذهبنا نتلقّٰی رسول الله ﷺ مع الصبیان اِلی ثنیة الوداع
غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے تو ہم بچوں کو ساتھ لے کر آپ کا استقبال کرنے ثنیۃ الوداع تک گئے تھے

ثنية الوداع:...... وداع کی گھاٹی صاحبِ محکم نے ثنیہ کے متعلق چار اقوال لکھے ہیں۔

(۱) پہاڑ میں راستہ (۲) پہاڑ کی طرف راستہ (۳) عقبہ (گھاٹی) (۴) پہاڑ[۲]

الوداع:...... اس کو وداع اس لئے کہتے ہیں کہ مدینہ والے وفود کو وداع کرنے کے لئے یا وفود کا استقبال کرنے کے لئے جہاں تک جاتے تھے اس جگہ اور موقع کا نام ثنیۃ الوداع ہے۔

امام بخاریؒ نے ترجمہ شارحہ قائم فرمایا کہ روایت میں تلقینا بمعنی استقبلنا کے ہے کہ ہم نے استقبال کیا اور اسی سے ترجمۃ الباب کے ساتھ مناسبت ہے۔
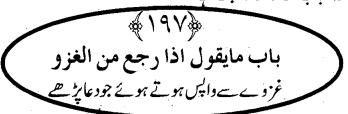
﴿۱۹۷﴾

باب مایقول اذا رجع من الغزو

غزوے سے واپس ہوتے ہوئے جو دعا پڑھے

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہاں سے واپسی کی دعا بیان فرما رہے ہیں۔

(۲۷۹)حدثنا موسیٰ بن اسماعیل ثنا جویریة عن نافع عن عبداللهؓ
ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہؓ نے بیان کیا
ان النبی ﷺ کان اذا قفل کبر ثلاثًا قال ائبون ان شآء الله
کہ جب رسول اللہ ﷺ (کسی غزوہ سے) واپس ہوتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور یہ دعا پڑھتے، ہم ان شاء اللہ واپس جانے والے ہیں

[۱] عمدۃ القاری ص ۱۳ ج ۱۵ [۲] عمدۃ القاری ص ۱۴ ج ۱۵

تآئبون	عابدون	حامدون

ہم توبہ کرنے والے ہیں اپنے رب کی عبادت کرنے والے ہیں، اس کی حمد بیان کرنے والے ہیں

لربنا ساجدون صدق الله وعده ونصرعبده وهزم الاحزاب وحده

اور اپنے رب کے لئے سجدہ کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا تمام جماعتوں کو شکست دی

جويريه:...... جارية کی تصغیر ہے۔

یہ حدیث کتاب الجهاد، باب التكبير اذا علاشرفاً میں گزر چکی ہے۔

قفل:...... بمعنی رجع (غزوہ سے) واپس لوٹے۔

(۲۸۰)حدثنا ابومعمر ثنا عبدالوارث ثنا يحيىٰ بن ابی اسحاق

ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبدالوارث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابو اسحاق نے حدیث بیان کی

عن انس بن مالک رضی الله عنه قال كنا مع النبی صلی الله عليه وسلم مقفله من عسفان

اور ان سے انس (بن مالکؓ) نے بیان کیا کہ عسفان سے واپس ہوتے ہوئے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے

و رسول الله ﷺ علی راحلته وقد اردف صفية بنت حيی فعثرت ناقته

اور حضور اکرمؐ اپنی اونٹنی پر سوار تھے، اور آپ ﷺ نے پیچھے (ام المومنین) حضرت صفیہ کو سوار کیا اتفاق سے آپ کی اونٹنی پھسل گئی

فصرعا جميعًا فاقتحم ابوطلحة فقال يا رسول الله جعلنی الله فداک

اور آپ دونوں گر گئے اتنے میں ابوطلحہؓ بھی فوراً اپنی سواری سے کود پڑے اور بولے، یا رسول اللہ، اللہ مجھے آپ پر فدا کرے

قال عليک المرأة فقلب ثوبا علی وجهه واتاها

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پہلے عورت کا خیال کرو، ابوطلحہؓ نے ایک کپڑا اپنے چہرے پر ڈال لیا، پھر صفیہؓ کے قریب آئے

فالقاه عليها واصلح لهما مركبهما فركبا

اور وہی کپڑا ان کے اوپر ڈال دیا۔ اس کے بعد دونوں حضرات کی سواری درست کی، جب آپ ﷺ سوار ہو گئے

واكتنفنا رسول الله ﷺ فلما اشرفنا علی المدينة قال

تو ہم رسول اکرم ﷺ کے چاروں طرف آگئے، پھر جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو حضور ﷺ نے یہ دعا پڑھی

ائبون	تائبون	عابدون	لربنا	حامدون

ہم اللہ کے پاس واپس جانے والے ہیں، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد پڑھنے والے ہیں

فلم يزل يقول ذٰلک حتّٰی دخل المدينة
آنحضور ﷺ یہ دعا برابر پڑھتے رہے، یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے

مقفله من عُسفان:...... میم کے فتحہ اور قاف کے سکون اور فاء کے فتحہ کے ساتھ بمعنٰی عُسفان مقام سے واپس ہوتے ہوئے۔

(۲۸۱) حدثنا علی حدثنا بشر بن المفضل ثنا یحییٰ بن ابی اسحاق
ہم سے علی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے یحیٰی بن ابو اسحاق نے حدیث بیان کی
عن انس بن مالکؓ انه اقبل هوو ابوطلحة مع النبی ﷺ ومع النبی ﷺ صفية يردفها علی راحلته
اور ان سے انس بن مالکؓ نے کہ آپ اور ابوطلحہؓ نبی کریم ﷺ کے ساتھ چلے اور حضرت صفیہ بھی آنحضور ﷺ کی سواری کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں
فلما کان ببعض الطريق عثرت الناقة فصرع النبی ﷺ والمرأة وان اباطلحة قال
درمیان راستے میں آئے تو اونٹنی پھسل گئی اور حضور اکرم ﷺ گر گئے اور ام المومنینؓ بھی گر گئیں بیان کیا کہ ابوطلحہؓ کے متعلق انسؓ نے فرمایا
احسب قال اقتحم عن بعيره فاتی رسول الله ﷺ فقال يا نبی الله جعلنی الله فداک هل اصابک من شئی
میرا خیال ہے کہ کہا وہ اپنے اونٹ سے کود پڑے اور آنحضورؐ کے پاس پہنچ کر عرض کیا یا نبی اللہ، اللہ مجھے آپؐ پر فدا کرے کوئی چوٹ تو آنحضور ﷺ کو نہیں آئی
قال لا ولکن عليک بالمرأة فالقی ابوطلحة ثوبه علی وجهه فقصد قصدها
حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ نہیں، لیکن پہلے عورت کی خبر لو، چنانچہ ابوطلحہؓ نے ایک کپڑا اپنے چہرے پر ڈال دیا، پھر ام المؤمنین کی طرف بڑھے
فالقی ثوبه عليها فقامت المرأة فشدلهما علی راحلتهما فرکبا
اور کپڑا ان پر ڈال دیا، پس ام المومنینؓ کھڑی ہوگئیں، پھر ابوطلحہؓ نے آپ دونوں حضرات کے لئے سواری درست کی تو آپ ﷺ سوار ہوئے
فساروا حتی اذا کانوا بظهر المدينة اوقال اشرفوا علی المدينة قال النبی ﷺ
اور سفر شروع کیا جب مدینہ منورہ کے بالائی علاقے پر پہنچ گئے، یا یہ کہا کہ جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے تو نبی کریم ﷺ نے یہ دعا پڑھی
ائبون تآئبون عابدون لربنا حامدون
ہم اللہ کی طرف واپس جانے والے ہیں، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد بیان کرنے والے ہیں
فلم يزل يقولها حتّٰی دخل المدينة
حضور اکرم ﷺ یہ دعا برابر پڑھتے رہے، یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله مقفله من عسفان:......

سوال:...... حضرت صفیہؓ کو ردیف بنانا تو غزوہ خیبر میں تھا جو سنہ ۷ ہجری میں ہوا۔ اور غزوہ عسفان تو سنہ ۶ ہجری میں ہوا تو پھر مقفله من عسفان کہنا کیسے درست ہوا؟

جواب:...... یہ دونوں واقعے قریب قریب ہوئے تو قرب کی وجہ سے درمیانی مدت کا اعتبار نہیں کیا گویا دونوں کو ایک ہی واقعہ قرار دیدیا۔

یہ حدیث کتاب الجهاد، کتاب الادب اور کتاب اللباس میں گزر چکی ہے۔

قوله فاقتحم عن بعیره:...... حضرت ابوطلحہؓ نے چھلانگ لگائی اور آنحضرت ﷺ سے خیریت دریافت کی۔

قوله وان اباطلحة قال احسب الخ:...... ظاہر یہ ہے کہ اس کا قائل یحییٰؒ ہے جو حضرت انسؓ سے روایت نقل کرتے ہیں اور اقتحم کے قائل حضرت انسؓ ہیں۔ پورا جملہ اِنَّ کی خبر ہے معنی یہ ہے کہ میرے گمان کے مطابق حضرت ابوطلحہؓ نے چھلانگ لگائی اور حضرت انسؓ نے فرمایا اقتحم عن بعیره یعنی وہ اپنے اونٹ سے کود پڑے۔

﴿۱۹۸﴾
باب الصلوة اذا قدم من سفر
سفر سے واپسی پر نماز

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سفرِ جہاد یا مطلق سفر سے واپسی پر دو رکعت نفل پڑھنی چاہئیں۔ آپ ﷺ سفر سے واپسی پر دوگانہ پڑھا کرتے تھے۔

(۲۸۲) حدثنا سلیمان بن حرب ثنا شعبة عن محارب بن دثار
ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محارب بن دثار نے حدیث بیان کی
قال سمعت جابر بن عبداللهؓ قال کنت مع النبی ﷺ فی سفر فلما قدمنا المدینة
کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا، پھر جب ہم مدینہ پہنچے
قال لی ادخل المسجد فصل رکعین
تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ پہلے مسجد میں داخل ہو جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھ لو

❀❀❀❀❀❀

(۲۸۳) حدثنا ابوعاصم عن ابن جريج عن ابن شهاب
ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن شہاب نے
عن عبدالرحمن بن عبدالله بن كعب عن ابيه وعمه عبيدالله بن كعبؓ عن كعب
ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے ، ان سے ان کے والد (عبداللہ) اور چچا عبیداللہ بن کعبؓ نے حضرت کعبؓ سے
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم كان اذاقدم من سفر ضُحًى دخل المسجد فصلى ركعتين قبل ان يجلس
یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس ہوتے چاشت کے وقت تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتے تھے

روایات الباب کی مطابقت ترجمة الباب کے ساتھ ظاہر ہے۔

امام مسلمؒ نے صلوٰۃ میں ابی موسیٰؒ وغیرہ سے اور ابوداؤدؒ نے جہاد میں محمد بن متوکل عسقلانیؒ وغیرہ سے اور امام نسائیؒ نے سیر میں عمرو بن علیؒ وغیرہ سے اور صلوٰۃ میں سلیمان بن داؤدؒ وغیرہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

مسائل مستنبطہ:...... ا: الصلوٰة عند القدوم من السفر.

۲: الابتداء من المسجد قبل بيته وجلوسه للناس عند قدومه ليسلموا عليه[1]

قولہ قال لی ادخل فصل رکعتین:...... ادخل امر کا صیغہ ہے اور یہ امر استحباب کے لئے ہے۔

﴿۱۹۹﴾

باب الطعام عند القدوم

سفر سے واپسی پر کھانا کھلانے کی مشروعیت

ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ سفر سے گھر واپس پہنچنے پر کھانا کھلانا مشروع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ یا گائے ذبح کی گوشت خود کھایا اور لوگوں کو بھی کھلایا۔

و كان ابن عمر يفطر لمن يغشاه
اور ابن عمرؓ (جب سفر سے واپس آتے تو) مزاج پرسی کیلئے آنے والوں کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتے تھے۔

قولہ و کان ابن عمر یفطر لمن یغشاہ:...... یعنی حضرت ابن عمرؓ سفر میں روزہ نہیں رکھتے تھے نہ فرضی نہ نفلی، جب واپس آتے تو اگر رمضان کے روزے ذمہ میں ہوتے تو ان کی قضاء کرتے ورنہ کثرت سے نفلی روزے رکھتے تھے لیکن سفر سے واپسی پر آنے والوں کا لحاظ کرتے ہوئے کچھ دن افطار کرتے تھے۔

یہ تعلیق ہے قاضی اسماعیلؒ نے اس کو نقل کیا ہے۔

عن ابن عمرؓ انه كان اذا كان مقيماً لم يفطر واذا كان مسافراً لم يصم فاذا قدم افطر ايا ما لغاشيته ثم يصوم[2]

[1] عمدة القاری ص ۱۶۷ ج ۱۵ [2] عمدة القاری ص ۱۶۸ ج ۱۵

(۲۸۴)حدثنا محمد انا وكيع عن شعبة عن محارب بن دثار عن جابر بن عبدالله رضی اللہ عنہ

ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں وکیع نے خبر دی، انہیں شعبہ نے انہیں محارب بن دثار نے اور انہیں جابر بن عبداللہؓ نے

ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدينة نحرجزورا اوبقرة و زادمعاذ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے (کسی غزوہ سے) تو اونٹ یا گائے ذبح کی معاذ نے زیادتی کی ہے

عن شعبة عن محارب سمع جابر بن عبدالله اشترٰی منی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعيرا

ان سے شعبہ نے بیان کیا ان سے محارب نے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ مجھ سے خریدا تھا

بوقيتين ودرهم اودرهمين فلما قدم صرارا امر ببقرة

دو اوقیہ اور ایک درہم یا (راوی کو شک ہے کہ دو اوقیہ) دو درہم میں جب حضور اکرمؐ مقام صرار پر پہنچے تو آپ نے حکم دیا گائے (کے ذبح کرنے کا)

فذُبحت فاكلوا منها فلما قدم المدينة امرنی ان اٰتی المسجد

اور گائے ذبح کی گئی اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچے تو مجھے حکم دیا کہ پہلے مسجد میں آ ؤ

فاصلی ركعتين ووزن لی ثمن البعير

اور دو رکعت نماز پڑھوں اس کے بعد مجھے میرے اونٹ کی قیمت وزن کر کے عنایت فرمائی

❁❁❁❁❁❁❁

(۲۸۵)حدثنا ابوالوليد ثنا شعبة عن محارب بن دثار عن جابر رضی اللہ عنہ

ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محارب بن دثار نے اور ان سے جابرؓ نے بیان کیا

قال قدمت من سفر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صل ركعتين صرار موضع ناحية المدينة

کہ میں سفر سے واپس مدینہ پہنچا تو حضور اکرمؐ نے مجھے حکم دیا کہ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھوں، صرار، اطراف مدینہ میں ایک جگہ کا نام ہے

سوال:...... بظاہر یہ روایت اس ترجمۃ الباب کے مطابق نہیں ہے بلکہ گزشتہ تراجم کے موافق ہے؟ تو پھر مطابقت کیسے ہوگی۔

جواب:...... امام بخاریؒ نے ابوولید کا طریق لا کر اشارہ کیا ہے کہ یہاں پر جو حدیث ذکر کی گئی ہے وہ تفصیلی روایت کا ایک حصہ ہے اور وکیعؒ نے بھی ایک حصہ نقل کیا ہے اور معاذؒ نے پوری حدیث بیان کی ہے۔ مفصل روایت کے اعتبار سے روایت ترجمہ کے موافق ہے۔

❁❁❁❁❁❁

بسم الله الرحمٰن الرحیم

﴿۲۰۰﴾

باب فرض الخُمُس

مالِ غنیمت میں سے (بیت المال کے لئے) پانچویں حصے (خمس) کی فرضیت

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ کی غرض ترجمۃ الباب سے یہ ہے کہ مالِ غنیمت سے خمس نکالا جائے اور روایت الباب کے الفاظ اعطانی شار فامن الخمس سے ثابت ہے۔

(۲۸۶) حدثنا عبدان انا عبدالله انا یونس عن الزهری
ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں عبداللہ نے خبر دی، کہا ہمیں یونس نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا
ثنی علی بن الحسین ان الحسین بن علی اخبره ان علیا
کہا مجھے اسماعیل بن حسین نے خبر دی یہ کہ انہیں حسین بن علی نے خبر دی کہ انہیں حضرت علیؓ نے بیان کیا
قال کانت لی شارف من نصیبی من المغنم یوم بدر
جنگ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی تھی اور نبی کریم ﷺ نے بھی مجھے ایک اونٹنی خمس کے مال میں سے دی تھی
وکان النبی ﷺ اعطانی شارفا من الخمس فلما اردت ان ابتنی بفاطمة بنت رسول الله ﷺ
پھر جب میرا ارادہ ہوا کہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ کو رخصت کرا کے لاؤں
وَاَعَدْتُ رجلا صواغا من بنی قینقاع ان یرتحل معی فناتی باذخر
تو بنی قینقاع کے ایک صاحب سے جو سنار تھے میں نے یہ طے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلیں اور ہم اذخر (گھاس) تلاش کر کے لائیں
اردت ان ابیعه من الصواغین واستعین به فی ولیمة عرسه
میرا ارادہ یہ تھا کہ میں وہ گھاس سناروں کو بیچ دوں گا اور اس کی قیمت سے ولیمہ کی دعوت کروں گا
فبینا انا اجمع لشارفی متاعا من الاقتاب والغرائر والحبال وشار فای مناختان الی جنب حجرة رجل من الانصار
ابھی میں ان دونوں اونٹنیوں کا سامان، کجاوے بورے اور رسیاں جمع کر رہا تھا، اور یہ دونوں اونٹنیاں ایک انصاری صحابی کے گھر کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں
فرجعت حین جمعت ماجمعت فاذا شارفای قداُجبَّتْ اسنمتهما
کہ جب میں سارا سامان جمع کر کے واپس آیا تو یہ منظر میرے سامنے تھا کہ میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ دیئے گئے تھے

وبقرت خواصرهماواخذ من اکبادهما فلم املک عینی حین رایت ذلک المنظر منهما فقلت

اوران کے کولہے چیر کر اندر سے کلیجی نکال لی گئی تھی، جب میں نے یہ منظر دیکھا تو میں اپنے آنسوؤں کو نہ روک سکا میں نے پوچھا

من فعل هذا فقالوا فعل حمزة بن عبدالمطلب وهو فی هٰذا البیت فی شَرْب من الانصار

کہ یہ سب کچھ کس نے کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ حمزہؓ بن عبدالمطلب نے اور وہ اسی گھر میں کچھ انصار کے ساتھ شراب کی محفل جمائے بیٹھے ہیں

فانطلقت حتی ادخل علی النبی ﷺ وعنده زید بن حارثة

میں وہاں سے واپس آ گیا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کی خدمت میں اس وقت زید بن حارثہؓ بھی موجود تھے

فعرف النبی ﷺ فی وجهی الذی لقیت فقال النبی ﷺ مالک فقلت

حضور اکرمؐ مجھے دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ کوئی بات ضرور پیش آئی ہے اس لئے آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا

یا رسول الله ما رایت کالیوم قط عداحمزة علیٰ ناقتیَّ فاَجَبَّ اسنمتَهما

یارسول اللہ، آج جیسا صدمہ مجھے کبھی نہیں ہوا تھا، حمزہؓ نے میری دونوں اونٹنیوں پر ہاتھ صاف کر دیا، دونوں کے کوہان کاٹ ڈالے

وبقرخوا صرهماوها هوذا فی بیت معه شَرْبٌ فدعا النبی ﷺ بردآئه فارتدیٰ ثم انطلق یمشی

اوران کے کولہے چیر ڈالے ابھی وہ اسی گھر میں شراب کی محفل میں موجود ہیں، نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر مانگی اور اسے اوڑھ کر چلنے لگے

واتبعته انا وزید بن حارثة حتی جاء البیت الذی فیه حمزة فاستأذن

میں اور زید بن حارثہؓ بھی آپ ﷺ کے پیچھے ہو لئے، آخر جب وہ گھر آ گیا جس میں حمزہؓ موجود تھے تو آپؐ نے اندر آنے کی اجازت چاہی

فاذنوالهم فاذاهم شَرْبٌ فطفق رسول الله ﷺ یلوم حمزة فیما فعل

اور اندر موجود لوگوں نے آپ کو اجازت دے دی شراب کی مجلس جمی ہوئی تھی حمزہؓ نے جو کچھ کیا تھا اس پر رسول اللہ ﷺ انہیں ملامت کرنے لگے

فاذا حمزة قد ثمل محمرة عیناه فنظر حمزة الی رسول الله ﷺ ثم صعّدالنظر

حمزہؓ کی آنکھیں شراب کے نشے میں مخمور اور سرخ تھیں وہ نظر اٹھا کر حضور اکرم ﷺ کو دیکھنے لگے، پھر نظر ذرا اور اوپر اٹھائی

فنظر الی رکبته ثم صعد النظر فنظر الی سرته ثم صعدالنظر فنظر الی وجهه

پھر آنحضور ﷺ کے گھٹنوں پر نظر لے گئے اس کے بعد نگاہ اور اٹھا کے آپ ﷺ کی ناف کے قریب دیکھنے لگے پھر نظر اٹھائی اور چہرے پر جمادی

ثم قال حمزة هل انتم الا عبید لابی فعرف رسول الله ﷺ انه قد ثمل

اور کہنے لگا، نہیں ہو تم مگر میرے باپ کے غلام، حضور اکرم ﷺ نے جب محسوس کیا کہ حمزہؓ نشے میں ہیں

فنکص رسول الله ﷺ علیٰ عقبیه القهقری وفخرجنا معه

تو آپ ﷺ الٹے پاؤں واپس آ گئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکل آئے

شارف:...... مسنہ اونٹنی (وہ اونٹنی جس پر ایک سال پورا ہو چکا ہو)

اعطانی شارفاً من الخمس:...... اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ خُمس بدر کے دن تقسیم کیا گیا۔

اشکال:...... علامہ ابن بطالؒ فرماتے ہیں کہ اہلِ سیر کا اس پر اتفاق ہے کہ بدر کے دن تو خمس تھا ہی نہیں تو پھر حضرت علیؓ کو کہاں سے خمس ملا؟

جواب:...... علامہ عینیؒ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت علیؓ کے قول کی ایسی توجیہ کی جائے گی جو اہلِ سیر کے قول کے معارض نہ ہو اور وہ توجیہ یہ ہے کہ **اعطانی شارفاً من الخمس یعنی من سریة عبدالله بن جحش** یعنی آنحضرت ﷺ مجھے سریہ عبداللہ بن جحش کے خمس سے ایک اونٹنی دی اور یہ ۲ھ رجب کے مہینے میں بدر اولیٰ سے پہلے پیش آیا آنحضرت ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحشؓ کو مہاجرین کی آٹھ آدمیوں کی جماعت کے ساتھ مقامِ نخلہ کی طرف روانہ کیا جو مکہ اور طائف کے درمیان واقع ہے قریش کی ایک جماعت سے لڑائی ہوئی انہیں قتل کیا ان سے اونٹ لائے عبداللہ بن جحش نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ ہم جو مال غنیمت لائے ہیں اس میں سے خمس آپ ﷺ کے لئے ہے اور یہ مغانم میں خمس کی فرضیت سے پہلے کی بات ہے خمس نکالنے کے بعد باقی مال اپنے ساتھیوں میں تقسیم کیا۔

بنی قینقاع:...... علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ یہود کا ایک قبیلہ ہے علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ یہ قین (لوہار) اور قاع (مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ) سے مرکب ہے۔

إذخر:...... (ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ) ایک خوشبودار گھاس ہے دیہاتی باشندے کچے مکانوں کی چھتوں پر پالوں وغیرہ کے اوپر ڈالتے ہیں طبیب (حکیم) اس کو عرق نکالتے وقت کرنبیق (عرق نکالنے کا آلہ) میں ڈالتے ہیں تاکہ عرق سے خوشبو وغیرہ آئے نفیس الطبع حضرات چائے کی پتی کے بجائے اس گھاس کو ڈال کر مزے دار لیمن گراس قہوہ بنا کر پیتے ہیں اور یہ گھاس ہے جس کو حضرت حمزہؓ کی نعش مبارک پر کفن کا کپڑا چھوٹا ہونے کی وجہ سے ڈالا گیا تھا۔ اور یہی گھاس زرگروں کے کام آتا ہے جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے۔ (بعض حضرات نے اس کا قہوہ دمہ کے لئے بھی مفید بتلایا ہے)

ولیمة عرس:...... زفاف کا کھانا۔ عرس، عین کے کسرہ کے ساتھ ہو تو بمعنٰی **امرأة الرجل** یعنی دلہن اور اگر ضمہ کے ساتھ ہو تو بمعنٰی طعام ولیمہ۔ بہتر یہ ہے کہ عین کے کسرہ کے ساتھ ہو کیونکہ ولیمہ کا لفظ تو ساتھ ہی ہے۔

الاقتاب:...... قتب کی جمع ہے بمعنٰی کجاوے۔ **الغرائر:**...... غرارة کی جمع ہے بمعنٰی ٹوکرے۔

الحبال:...... حبل کی جمع ہے بمعنٰی رسیاں۔ **بُقِرَت خَوَاصِرُهُمَا:**...... اونٹیوں کے کولہے چیر دیئے گئے۔

حضرت علی کرم الله وجهه کے رونے کا سبب:......

(۱)...... اونٹنیوں کے زخمی ہونے پر رحم کرتے ہوئے روئے۔

(۲)...... حضرت فاطمہؓ کے حق میں تقصیر ہو جانے کی وجہ سے روئے، بہر حال رونے کی وجہ امر دینی تھا نہ کہ کسی امر دنیاوی کا فوت ہو جانا۔

قوله هل انتم الاعبيد لابى:...... اس قول سے حضرت حمزہؓ نے فخر ظاہر کیا ہے کہ وہ خواجہ عبد المطلب کے زیادہ قریب ہیں نہ کہ حضور ﷺ کی توہین مقصود تھی۔

قوله رجع على عقبيه القهقرىٰ:...... قہقریٰ الٹے پاؤں چلنا، حضورؐ اس لئے واپس لوٹ آئے کہ حضرت حمزہؓ نشہ میں ہیں کہیں نشہ کی وجہ سے کوئی بیہودہ کام نہ کر بیٹھیں۔ یعنی قول سے فعل کی طرف منتقل ہو جائیں۔

تنبيه:...... یہ واقعہ تحریم خمر سے پہلے کا ہے۔

مسئلہ:...... اس بات پر اجماع ہے کہ اگر شرابی کسی کا مالی نقصان کر دے تو اس پر ضمان واجب ہے[1]

(۲۸۷)حدثنا عبدالعزيز بن عبدالله ثنا ابراهيم بن سعد عن صالح
ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے
عن ابن شهاب اخبرنی عروة بن الزبير ان عائشة ام المؤمنينؓ اخبرته
ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں ام المومنین عائشہؓ نے خبر دی
ان فاطمة بنت رسول الله ﷺ سألت ابابكرن الصديق بعد وفاة رسول الله ﷺ
کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی فاطمہؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے نبی ﷺ کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد مطالبہ کیا تھا
ان يقسم لها ميراثها ما ترك رسول الله ﷺ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
کہ آنحضور ﷺ کے اس ترکہ سے انہیں ان کی میراث کا حصہ ملنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو فی کی صورت میں دیا تھا
فقال لها ابوبكر ان رسول الله ﷺ قال لا نورث ما تركنا صدقة
حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان سے کہا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہماری میراث تقسیم نہیں ہوتی جو ہم چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہے
فغضبت فاطمة بنت رسول الله ﷺ فهجرت ابابكر فلم تزل مهاجرته حتى توفيت
تو اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ نے حضرت ابوکر صدیقؓ سے تعلقات منقطع کر لئے، یہ انقطاع ان کی وفات تک رہا
وعاشت بعد رسول الله ﷺ ستة اشهرقالت
اور آپ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہی تھیں، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا

[1] عمدۃ القاری ص ۱۸ ج ۱۵

وکانت فاطمة تسأل ابابکر نصیبها مما ترک رسولَ الله ﷺ من خیبر وفدکٍ وصدقتِهٖ بالمدینة
کہ فاطمہؓ نے آنحضور ﷺ کے خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقے کا مطالبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کیا تھا
فابٰی ابوبکر علیها ذٰلک وقال لست تارکاشیئًا کان رسول الله ﷺ یعمل به
حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اس سے انکار تھا انہوں نے کہا کہ میں کسی بھی ایسے عمل کو نہیں چھوڑ سکتا ہے، جسے رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی میں کرتے رہے ہوں
الا انی عملت به فانی اخشٰی ان ترکت شیئًا من امره ان ازیغ
میں ہر ایسے عمل کو ضرور کرونگا، مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے حضور اکرم ﷺ کا کوئی عمل بھی چھوڑا تو میں حق سے منحرف ہو جاؤں گا
فاما صدقته بالمدینة فدفعها عمر الی علیؓ وعباسؓ
(اپنے عہد خلافت میں دے دیا) حضور ﷺ نے جو مال مدینہ منورہ میں صدقہ کے طور پر چھوڑا تھا حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ وعباسؓ کو (تولیت کے طور پر)
واماخیبر وفدک فامسکهما عمروقال هماصدقة رسول الله ﷺ
البتہ خیبر اور فدک کی جائیداد حضرت عمرؓ نے کسی کو نہیں دی اور فرمایا کہ دونوں رسول اللہ ﷺ کا صدقہ ہیں
کانتا لحقوقه التی تعروه ونوائبه وامرهما الی من ولی الامر
اور ان حقوق کے لئے جو وقتی طور پر پیش آتے تھے یا وقتی حادثات کے لئے خاص تھا، حضور اکرم ﷺ نے ان کے انتظامات پر خلیفہ کو مختار بنایا تھا
قال فهما علٰی ذلک الی الیوم
زہری نے بیان کیا، چنانچہ ان دونوں جائیدادوں کا انتظام آج تک اسی طرح ہوتا چلا آتا ہے
قال ابو عبدالله اعتراک افتعلت من عَرَوْتُه اصبته ومنه یعروه و اعترانی
امام بخاریؒ نے فرمایا کہ اعتراک یہ باب افتعال سے ہے اور عروته سے لیا گیا ہے بمعنی اصبته، یعروه اور اعترانی بھی اسی سے ہے

حکمت عدمِ توریث:...... (۱)...... تا کہ وارثوں میں کوئی ایسا شخص نہ ہو جو (نعوذ باللہ) میراث کو حاصل کرنے کیلئے حضورؐ کی وفات کی تمنا کرنے کہ یہ ہلاک ہو جائیں۔

(۲)...... تا کہ وارثوں میں سے کوئی دنیا میں راغب نہ ہو کہ لوگ اس سے نفرت کریں۔

(۳)...... انبیاء علیہم السلام امت کے لئے مثل باپ کے ہیں کہ انکا مال کل اولاد یعنی پوری امت کے لئے ہے۔

قوله فغضبت فاطمة:...... حضرت فاطمہؓ کا غصہ ہو جانا بشریت کے تقاضے کی وجہ سے تھا بعد میں یہ غصہ ٹھنڈا ہو گیا تھا۔

(۲) حضرت فاطمہؓ کا ناراض ہو جانا راوی بیان کر رہے ہیں خود حضرت فاطمہؓ سے تو کہیں منقول نہیں کہ انہوں نے کہا ہو کہ میں ناراض ہوں۔

(۳) فغضبت ذکر کرنے والے بھی بالتزام ذکر نہیں کرتے کبھی اس لفظ کو بیان کرتے ہیں اور کبھی نہیں جس سے معلوم

ہوتا ہے کہ روایت بالمعنی کر رہے ہیں لم تتکلم کا معنی غضبت سے کر دیا۔

فهجرت ابابکر:...... اسکا معنی یہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ ندامت کی وجہ سے نہیں بولیں، بعض روایات میں آتا ہے کہ امتنعت من الکلام اور لم تتکلم بھی بعض راویوں نے نقل کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ امتنعت من الکلام کا مطلب ہے وراثت کے بارے میں کلام کرنے سے رک گئیں کیونکہ ان کو فدک کے متعلق تسلی ہوگئی تھی مطلق کلام سے رکنا مراد نہیں ہے۔ بیہقی نے طریق شعبیؒ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ حضرت فاطمہؓ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں کیا میں انہیں اندر آنے کی اجازت دے دوں تو انہوں (حضرت فاطمہؓ) نے کہا کہ ہاں، اجازت دے دو، تو حضرت ابوبکرؓ اندر داخل ہو گئے، اور حضرت فاطمہؓ کو راضی کیا تو وہ راضی ہو گئیں۔

سوال:...... جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دلیل بیان کر کے تقسیمِ وراثت سے انکار کیا ہے تو حضرت فاطمہؓ کیوں ناراض ہوئیں؟

جواب:...... ممکن ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو مخصوص منہ البعض کے قبیل سے سمجھا ہو، عام نہ سمجھا ہو، اور حضرت ابوبکرؓ کا استدلال عموم سے تھا۔

فائده:...... سیدہ فاطمہؓ کا جنازہ بھی حضرت صدیقؓ نے پڑھایا [1] ایسے کیسے ہوسکتا ہے کہ حضرت فاطمہؓ ناراض ہوگئی ہوں اور حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو جنازہ پڑھانے کے لئے مصلی پر کھڑا کر دیا ہو۔

قال ابو عبدالله اعتراک:...... ابوعبداللہ سے مراد خود امام بخاریؒ ہیں اور اعتراک سے اشارہ اس آیت پاک کی طرف ہے ارشاد باری تعالیٰ اِن نَّقُولُ اِلَّا اعۡتَرَاکَ بَعۡضُ اٰلِھَتِنَا بِسُوۡءٍ [2]

یعنی ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی نے آپ کو کسی خرابی میں (مثل جنون وغیرہ) میں مبتلا کر دیا ہے (چونکہ آپ نے ان کی شان میں گستاخی کی انہوں نے باؤلا کر دیا اس لئے ایسی بہکی باتیں کرتے ہو کہ خدا ایک ہے میں نبی ہوں)

عروته:...... یعنی میں نے اس کو مصیبت میں مبتلا کر دیا اور یعروہ اور اعترانی بھی اسی سے ہے مطلب یہ ہے کہ عرا، یعرو از باب نصر، ینصر باب افتعال سے ہے جس کا معنی کسی شئی کی طرف قصور کرنے اور اس پر چھا جانے کے ہیں تو اعتراک کے معنی ہوئے کہ تجھ پر چھا گیا ہے تجھے آسیب پہنچایا ہے۔

(۲۸۸) حدثنا اسحاق بن محمد الفروی ثنا مالک بن انس عن ابن شهاب
ہم سے اسحاق بن محمد فروی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے
عن مالک بن اوس بن الحدثان وکان محمد بن جبیر ذکر لی ذکرا من حدیثه ذلک
ان سے مالک بن اوس بن حدثان نے کہا کہ اور محمد بن جبیر نے مجھ سے حدیث کا ذکر کیا تھا

[1] کنز العمال ص ۳۱۸ ج ۶، طبقات ابن سعد ص ۲۹ ج ۸ [2] پارہ ۱۲ سورۃ الھود آیت ۵۴

فانطلقت حتی ادخل علٰی مالک بن اوس فسالته عن ذلک الحدیث فقال

اس لئے میں نے مالک بن اوس کی خدمت میں خود حاضر ہو کر ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا، انہوں نے بیان کیا

مالکؓ بینما اناجالس فی اهلی حین مَتَع النهارُ اذا رسول عمر بن الخطاب یأتینی فقال

کہ دن چڑھ آیا تھا اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں حضرت عمر بن خطابؓ کا قاصد میرے پاس آیا اور کہا

اجب امیر المؤمنین فانطلقت معه حتی ادخل علی عمر

کہ امیر المومنین آپ کو بلا رہے ہیں، میں قاصد کے ساتھ ہی چلا گیا اور حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا

فاذا هو جالس علی رمال سریر لیس بینه وبینه فراش

آپ کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی ایک چارپائی پر بیٹھے تھے جس پر کوئی بستر وغیرہ بھی نہیں بچھا تھا

متکئ علی وسادة من ادم فسلمت علیه ثم جلست فقال یا مال

اور ایک چمڑے کے تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، میں سلام کر کے بیٹھ گیا، پھر آپ نے فرمایا، اے مالک

انه قدم علینا من قومک اهل ابیات وقد امرت فیهم برضخ

تمہاری قوم کے کچھ لوگ میرے پاس آئے تھے میں نے ان کے لئے ایک معمولی سے عطیہ کا فیصلہ کرلیا ہے

فاقبضه فاقسمه بینهم فقلت یا امیر المؤمنین لو امرت به غیری فقال

آپ اسے لے لیں اور تقسیم کردیں میں نے عرض کیا یا امیر المومنین، اگر آپ اس کام پر کسی اور کو مامور فرمادیتے تو بہتر تھا، پس کہا (حضرت عمرؓ)

اقبضه ایها المرء فبینما انا جالس عنده حتی اتاه حاجبه یرفأفقال هل لک فی عثمان وعبدالرحمن بن عوف

اپنی ہی تحویل میں کام لے لو، ابھی میں وہیں حاضر تھا کہ امیر المومنین کے حاجب یرفأ آئے اور کہا کہ عثمان بن عفانؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ

والزبیر وسعد بن ابی وقاص یستأذنون قال

زبیر بن عوامؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں (کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے) حضرت عمرؓ نے فرمایا

نعم فاذن لهم فدخلوا فسلموا وجلسوا ثم جلس یرفا یسیرا ثم قال

کہ ہاں انہیں، اندر بلالو آپ کی اجازت پر یہ لوگ داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گے، یرفأ بھی تھوڑی دیر بیٹھے رہے اور پھر اندر آ کر عرض کیا

هل لک فی علی وعباس قال نعم فاذن لهما

کیا علیؓ اور عباسؓ کو اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، اور ان دونوں کو اجازت دے دی

فدخلا فسلما فجلسا فقال عباس یاامیر المومنین اقض بینی وبین هٰذا

آپ کی اجازت پر یہ حضرات بھی اندر تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے، عباسؓ نے فرمایا، یا امیر المومنین، میرا اور ان کا فیصلہ کر دیجئے

وهما يختصمان فيما افاء الله على رسوله من مال بني النضير

ان حضرات کا نزاع اس فیٔ کے بارے میں تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بنی نضیر کے اموال میں سے عنایت فرمائی تھی

فقال الرهط عثمان و اصحابه يا اميرالمؤمنين اقض بينهما

اس پر حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھ جو صحابہؓ تھے انہوں نے کہا کہ امیر المؤمنین ان دونوں حضرات میں کوئی فیصلہ فرما دیجئے

وارح احدهما من الاٰخر فقال عمر تئدكم انشدكم بالله

اور ایک کو دوسرے سے راحت دلائیں حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا تو پھر ذرا صبر کیجئے میں آپ لوگوں سے اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں

الذي باذنه تقوم السماء والارض هل تعلمون ان رسول الله ﷺ قال لانورث

جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ "ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی

ما تركنا صدقة يريد رسول الله ﷺ نفسه قال الرهط قد قال ذٰلك

جو کچھ ہم چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ جس سے حضور اکرم ﷺ کی مراد خود اپنی ہی ذات بھی تھی ان حضرات نے تصدیق کی کہ آنحضور ﷺ نے یہ حدیث فرمائی تھی

فاقبل عمر علٰى عليّ وعباس فقال انشدكما بالله هل تعلمان

پھر حضرت عمرؓ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم دونوں جانتے ہو

ان رسول الله قد قال ذٰلك قالا قد قال ذٰلك قال عمر فاني احدثكم

کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے فرمایا تو دونوں نے کہا (ہاں) ایسے ہی فرمایا ہے حضرت عمرؓ نے کہا کہ بے شک میں تمہیں بیان کرتا ہوں

عن هٰذا الامران الله قدخص رسوله ﷺ في هذا الفئ بشئ

اس معاملہ کے بارے میں گفتگو کروں گا، یہ واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لئے اس فیٔ کا ایک حصہ مخصوص کر دیا تھا

لم يعطه احدا غيره ثم قرأ

جسے آنحضور ﷺ نے بھی کسی دوسرے کو نہیں دیا تھا، پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی

وما آفاء الله على رسوله منهم فمآ اوجفتم عليه من خيل ولا ركاب ولكن الله يسلط رسله على من يشاء والله على كل شئ قدير

"ما افاء الله على رسوله منهم" سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد قدیر تک

فكانت هٰذه خالصة لرسول الله ﷺ ووالله ما احتازها دونكم

پس تھا یہ خالص رسول اللہ ﷺ کے لئے اور اللہ کی قسم میں تمہارے سوا قبضہ نہیں کروں گا

ولا استأثر بها عليكم قد اعطاكموه وبثهافيكم

اور نہ ہی میں ترجیح دوں گا تم پر تحقیق دیا ہے تم کو فئی کا مال آنحضور ﷺ خود سب کو عطا فرماتے تھے اور سب میں اس کی تقسیم ہوتی تھی

حتي بقي منها هذا المال فكان رسول الله ﷺ ينفق على اهله

بس صرف یہ مال اس میں سے باقی رہ گیا تھا اور آنحضور ﷺ اس سے اپنے گھر والوں کو سال بھر کا خرچ دے دیا کرتے تھے

نفقة سنتهم من هذا المال ثم يأخذ ما بقي فيجعله مجعل مال الله

اور اگر کچھ تقسیم کے بعد باقی بچ جاتا تو اسے اللہ کے مال کے مصرف میں خرچ کردیا کرتے تھے

فعمل رسول الله ﷺ بذلک حياته انشدكم بالله

آنحضور ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں اس مال کے معاملے میں یہی طرز عمل رکھا میں اللہ کی قسم دے کر آپ حضرات سے پوچھتا ہوں

هل تعلمون ذلک قالوا نعم ثم قال لعلي وعباس

کیا آپ لوگوں کو یہ بات معلوم ہے؟ سب حضرات نے کہا ہاں، پھر حضرت عمرؓ نے حضرت علی اور حضرت عباسؓ کو خاص طور پر مخاطب کیا

انشد كما بالله هل تعلمان ذلک

اور ان سے پوچھا، میں آپ حضرات سے بھی اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ اس کے متعلق آپ لوگوں کو معلوم ہے؟

قال عمر ثم توفى الله نبيه ﷺ فقال ابوبكر

(دونوں حضرات نے اثبات میں جواب دیا) عمرؓ نے فرمایا، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اپنے پاس بلالیا اور ابوبکرؓ نے فرمایا

انا ولى رسول الله ﷺ فقبضها ابوبكر فعمل فيها بما عمل رسول الله ﷺ والله يعلم

میں رسول اللہ ﷺ کا وارث ہوں اور پھر ان مالوں پر حضرت ابوبکرؓ نے قبضہ کرلیا انہوں نے بھی بالکل وہی طرز عمل اختیار کیا، جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے اللہ خوب جانتا ہے

انه فيها لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفى الله ابابكر

کہ وہ اپنے اس طرز عمل میں سچے مخلص نیکو کار اور حق کی پیروی کرنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر صدیقؓ کو بھی اپنے پاس بلالیا

فكنت انا ولي ابي بكر فقبضتها سنتين من امارتي

اور اب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نائب ہوں پھر میں نے اس کو اپنی امارت کے دو سال قبضہ میں رکھا

اعمل فيها بما عمل رسول الله ﷺ وبما عمل فيها ابوبكر والله يعلم اني فيها لصادق

اور وہی عمل کیا جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اس میں کیا کرتے تھے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں اپنے اس طرز عمل میں سچا

بارراشد تابع للحق ثم جئتمانی تکلمانی و کلمتکما واحدة وامرکما واحد جئتنی

مخلص اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں، پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس مجھ سے گفتگو کرنے آئے تھے اور دونوں حضرات کا معاملہ یکساں ہے

یا عباس تسألنی نصیبک من ابن اخیک وجاء نی هذا یرید علیا

اے عباسؓ! (آپ تو اس لئے تشریف لائے تھے کہ) آپ اپنے بھتیجے کی میراث کا سوال کریں اور تشریف لائے میرے پاس یہ آپؓ کا خطاب حضرت علیؓ سے تھا

یرید نصیب امرأته من ابیها فقلت لکما ان رسول الله ﷺ

کہ آپ کو اپنی بیویؓ کا دعویٰ پیش کرنا تھا کہ ان کے والد ﷺ کی میراث انہیں ملنی چاہیے میں نے آپ دونوں حضرات سے عرض کر دیا تھا

قال لانورث ما ترکنا صدقة

کہ رسول اللہ ﷺ خود فرما گئے ہیں کہ ہماری میراث تقسیم نہیں ہوتی جو کچھ ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے

فلمابدالی ان ادفعه الیکما قلت

لیکن پھر جب میرے سامنے یہ صورت آئی کہ مال آپ لوگوں کے انتظام میں منتقل کردوں تو میں نے آپ لوگوں سے یہ کہہ دیا تھا

ان شئتما دفعتها الیکماعلی ان علیکما

کہ اگر آپ لوگ چاہیں تو مال مذکور آپ لوگوں کے انتظام میں منتقل کر سکتا ہوں، لیکن آپ لوگوں کیلئے ضروری ہوگا

عهد الله و میثاقه لتعملان فیها بماعمل فیها رسول الله ﷺ

کہ اللہ کے عہد اور اس کے میثاق پر مضبوطی سے قائم رہیں اور اس مال میں وہی مصارف باقی رکھیں جو رسول اللہ ﷺ نے متعین کئے تھے

وبماعمل فیها ابوبکر وبما عملت فیها منذولیتها فقلتما ادفعها الینا

اور جن پر ابوبکر صدیقؓ نے اور میں نے جب سے میں مسلمانوں کا والی بنایا گیا، عمل کیا میں نے اس پر وہی عمل کیا تھا
جب میں اس کا والی بنا تھا تو، آپ لوگوں نے اس پر کہا کہ مال ہمارے انتظام میں دے دیں

فبذٰلک دفعتها الیکما فانشدکم بالله

اور میں نے اسی شرط پر اسے آپ لوگوں کے انتظام میں دے دیا، اب میں آپ حضرات سے خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں

هل دفعتها الیهما بذلک قال الرهط نعم

میں نے انہیں وہ مال اسی شرط پر دیا تھا نا؟ عثمانؓ اور ان کے ساتھ آنے والے حضرات نے کہا کہ جی ہاں اسی شرط پر دیا تھا

ثم اقبل علی علیٍّ وعباس فقال انشدکما بالله

اس کے بعد حضرت عمرؓ، عباس اور حضرت علیؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں آپ حضرات سے بھی خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں

هل	دفعتها	اليكما	بذلك	قال	نعم	قال
میں نے آپ لوگوں کو وہ مال اسی شرط پر دیا تھا؟ ان دونوں حضرات نے بھی یہی کہا کہ جی ہاں، (اسی شرط پر دیا تھا) حضرت عمرؓ نے پھر فرمایا						
فتلتمسان منی قضاءً غیر ذلک فواللّٰه الذی باذنه تقوم السماء والارض						
کیا اب آپ حضرات مجھ سے کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں؟ اس اللہ کی قسم جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں						
لا	اقضی	فیها	قضاءً	غیر	ذلک	فان عجزتما عنها
اس کے سوا میں اس معاملے میں کوئی دوسرا فیصلہ نہیں کر سکتا اور اگر آپ لوگ اس مال کے (شرط کے مطابق) انتظام پر قادر نہیں						
فادفعاها	الیَّ	فانی	اکفیکماها			
تو مجھے واپس کر دیجئے	میں خود	اس کا	انتظام	کر لوں گا		

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ نے نفقات میں سعید بن عفیرؒ سے اور اعتصام میں عبداللہ بن یوسفؒ سے اور فرائض میں یحیٰ بن بکیرؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے مغازی میں عبداللہ بن اسماءؒ وغیرہ سے ابوداؤدؒ نے خراج میں حسن بن علیؒ وغیرہ سے اور امام ترمذیؒ نے سیر میں حسن بن علی خلالؒ سے اور امام نسائیؒ نے فرائض میں عمر بن علیؒ سے اور قسم الفیٔ میں علی بن حجرؒ اور تفسیر میں محمد بن عبدالاعلیٰؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے[1]۔

قوله امرت فیهم برضخ:...... رضخ وہ عطیہ جو معمولی مقدار میں ہو۔

قوله لو امرت به غَیرِی :...... یعنی میرے علاوہ کسی اور کو کہہ دیتے تو بہتر ہوتا۔

قبضہ نہ کرنے کی وجوہات:......

(۱)...... یہ امامت کی ذمہ داری سے بچنے کیلئے کہا، حدیث میں اس کی وضاحت نہیں ہے کہ انہوں نے قبضہ کیا یا نہیں لیکن بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے عزم کی وجہ سے انہوں نے قبضہ کیا۔

(۲)...... چونکہ مال تھوڑا تھا اور تھوڑا مال بڑے قبیلے میں تقسیم کرنا بعض کیلئے شکایت کا سبب ہو سکتا تھا اس لئے قبضہ نہیں کیا۔

قوله حتی اتاه حاجبه یرفأ:......یرفأ یہ حضرت عمرؓ کے پہریدار کا نام ہے۔

قوله تئدکم:...... تئد یہ تؤدۃ سے ماخوذ ہے بمعنی نرمی کرنا۔

قوله قد خص رسول اللهﷺ فی هذاالفی:...... فئی اور خمس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔

مذہبِ امامؒ مالکؒ :...... امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ فئی اور خمس بیت المال میں رکھے جائیں گے اور امام نبی

[1] عمدۃ القاری ص۲۳ ج۱۵

صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کو اپنے اجتہاد سے دے گا۔

مذہبِ جمہورؒ:...... جمہورؒ نے فئی اور خمس میں فرق کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ خمس ان مصارف کے لئے جن کا ذکر قرآن پاک میں ہے۔اور فئی کا تعلق امام کی رائے اور مصلحت سے ہے۔

مذہبِ امام شافعیؒ:...... امام شافعیؒ کا مذہب یہ ہے کہ فئی کا بھی خمس نکالا جائے گا۔ اور چار خمس نبی ﷺ کے لئے اور ایک خمس مصارف خمس کے لئے ہوگا۔

قوله فدفعها عمر الٰی علیؓ وعباسؓ:...... حضرت عمرؓ نے ان کو تولیت کے طور پر دیا تھا نہ کہ تملیک کے طور پر امام قرطبیؒ نے لکھا ہے کہ جب حضرت علیؓ والی ہوئے تو اس کو انہوں نے بھی تملیک میں نہیں لیا بلکہ ویسے ہی رہنے دیا جیسا کہ حضرات شیخینؓ کے زمانے میں تھا پھر حضرت حسنؓ کے قبضہ میں آئی تو انہوں نے بھی اس کو تبدیل نہیں کیا پھر حضرت حسینؓ کے قبضہ میں آئی تو بھی کسی نے بھی یہ روایت نہیں نقل کی کہ وہ مالک ہو گئے تھے۔

قوله وامر هما الٰی مَنْ وَلِیَ الْاَمرَ:...... خیبر اور فدک کے بارے میں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس پر والی امر کا اختیار ہوگا چنانچہ حضرت ابو بکرؓ ازواج مطہرات کا خرچ دینے کے بعد مصالحِ مسلمین میں خرچ فرماتے اور حضرت عمرؓ بھی ایسے ہی کرتے رہے اور حضرت علیؓ نے اپنی رائے کے مطابق عمل کیا۔

سوال:...... اس حدیث کی ترجمۃ الباب سے مطابقت نہیں ہے کیونکہ اس روایت میں خمس کا ذکر ہی نہیں ہے؟

جواب:...... اس روایت میں ان اموال کا ذکر تو ہے جن کا حضرت فاطمہؓ مطالبہ کرتی تھیں اور ان میں خیبر کا بھی ذکر ہے اور خیبر میں خمس جاری ہوا۔ مغازی میں روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ مطالبہ کرتی تھیں اپنے حصے کا فدک کے باغ میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فئی کے طور پر دیا تھا اور اس مال کا جو باقی بچا تھا خمسِ خیبر سے، تو حضرت امام بخاریؒ نے اس تفصیلی روایت کو سامنے رکھتے ہوئے ترجمہ قائم کر دیا۔

قوله فیجعل مجعل مالِ اللّٰه:...... یعنی اس مال کو ہتھیاروں، گھوڑوں اور مصالحِ مسلمین میں تقسیم فرماتے۔

سوال:...... اصل قصہ میں تصریح ہے کہ حضرت علیؓ و حضرت عباسؓ بھی جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لانورث، جب ان حضرات کو اس فرمان نبی ﷺ کا علم تھا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیوں کیا؟ اگر حضرت ابو بکرؓ سے سن لیا تھا تو حضرت عمرؓ سے مطالبہ کیوں کیا؟

جواب:...... حضرت علیؓ و عباسؓ و فاطمہؓ کو لانورث کے فرمان کے بارے میں تو علم تھا لیکن وہ اس کو عام نہیں سمجھتے تھے بلکہ مخصوص منہ البعض خیال کرتے تھے اس لئے تقسیم کا مطالبہ کیا۔

سوال:...... جب حضرت علیؓ و عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے کچھ ان کی شرائط کے مطابق لے لیا تھا (جس میں کہ

انکا جھگڑا چل رہا تھا) تو انہوں نے اقرار بھی کرلیا تھا کہ ماترکنا صدقة پھر کیا ضرورت پڑی کہ وہ جھگڑا حضرت عمرؓ کے پاس لے گئے؟

جواب:...... حضرت علیؓ وحضرت عباسؓ میں شرکت مشکل ہوگئی تھی، کیونکہ حضرت علیؓ انتظامی طور پر غالب آجاتے تھے اس لئے انہوں نے مطالبہ کیا کہ تولیت تقسیم کردیں یعنی انکا مطالبہ تقسیم کا تولیت کے طور پر تھا لیکن حضرت عمرؓ نے انکار فرمادیا کہ تقسیم سے تو مال میں ان کی ملکیت ثابت ہوجائے گی اور لوگ کہیں گے کہ یہ وراثت ہی تھی اسی لئے ان میں تقسیم کردی گئی۔

سوال:...... جب حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے تو پھر انہوں نے اس مال کو اپنے قبضہ میں کیوں نہ لیا؟

جواب:...... خرافاتِ شیعہ میں سے ہے کہ حضرت علیؓ نے اس مال کو چھوڑ دیا تھا اپنی ملک میں نہیں لیا تھا کیونکہ آئمہ کرام سے جب کوئی چیز چھن جائے تو وہ اس کو دوبارہ نہیں لیتے اس لئے انہوں نے ایسے ہی رہنے دیا یعنی ملکیت کی طرف تبدیل نہیں کیا اور مالکوں والا تصرف نہیں کیا، علامہ خطابیؒ نے جواب دیا کہ خلافت کیوں واپس لی وہ بھی تو چھن گئی تھی۔

حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ کا اختلاف

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں ان علیاً والعباس اختصمافی ما افاء الله علی رسوله من مال بنی النضیر ولم یتنازعا فی الخمس وانما تنازعا فیما کان خاصاً للنبی ﷺ وهو الفیٔ فترکه صدقة بعد وفاته[1]

واقعہ:...... سفاح نے جب پہلا خطبہ دیا خلیفہ بننے کے بعد تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور اسکے گلے میں قرآن تھا اور اس نے کہا کہ میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تو میرے اور میرے خصم کے درمیان فیصلہ اسی کے ذریعے کرے گا، تو سفاح نے کہا کہ تیرا خصم کون ہے؟ اس نے کہا کہ ابوبکرؓ فدک کے روک لینے کے بارے میں، تو سفاح نے کہا کہ کیا اس نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ تو اس نے کہا ہاں، پھر سفاح نے کہا کہ اس کے بعد کوئی ہے جس نے تجھ پر ظلم کیا؟ تو اس نے کہا کہ ہاں، پھر حضرت عثمانؓ کے بارے میں ایسے ہی کہا، تو سفاح نے کہا کہ کیا علیؓ نے بھی تجھ پر ظلم کیا ہے؟ تو وہ آدمی خاموش ہوگیا یعنی سفاح نے اس سے سخت کلامی کی۔

(۲۰۱)

باب اداء الخمس من الدّین

خمس کی ادائیگی دین کا جزء ہے

(۲۸۹)حدثنا ابوالنعمان ثنا حماد عن ابی جمزة الضبعیّ
ہم سے ابونعمان نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابوجمرہ ضبعی نے بیان کیا

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۵ ج ۱۵

قال سمعت ابن عباس ؓ يقول قدم وفد عبدالقيس فقالوا يا رسول الله
کہا کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد حاضر ہوا، اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ
انا هذا الحيّ من ربيعة بيننا وبينك كفار مضر
ہمارا تعلق قبیلہ ربیعہ سے ہے اور قبیلہ مضر کے کفار ہمارے اور آپؐ کے درمیان میں پڑتے ہیں
فلسنا نصل اليک الا في الشهر الحرام فمرنا بامر
بلکہ ہم آپؐ کی خدمت کو نہیں پہنچ سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں پس آنحضور ہمیں کوئی ایسا واضح حکم عطا فرمادیں
ناخذ منه وندعو اليه مَن ورائنا قال
جس پر ہم خود بھی مضبوطی سے قائم رہیں اور جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں آسکتے ہیں انہیں بھی بتادیں، آنحضورؐ نے فرمایا
آمركم باربع وانهاكم عن اربع الايمان بالله شهادة ان لا اله الا الله وعقد بيده واقام الصلاة
میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں اللہ پر ایمان لانے کا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور بند کیا اپنے ہاتھ کو نماز قائم کرنے کا
وايتاء الزكوٰة وصيام رمضان وان تؤدوا لله خُمس ماغنمتم
اور زکوٰۃ دینے کا اور رمضان کے روزے رکھنے کا اور اس بات کا کہ جو کچھ بھی تمہیں غنیمت ملے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کے لئے ادا کردیا کرو
وانها كم عن الدباء والنقير والحنتم والمزفت
اور تمہیں میں کدو کا برتن، کریدہ ہوا لکڑی کا برتن، سبز رنگ کا گھڑا، تارکول لگے ہوئے برتن کے استعمال سے روکتا ہوں

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... ان تؤدوا لله خمس ما غنتم کے جملہ سے ہے۔

یہ حدیث کتاب الایمان کے آخر میں باب اداء الخمس من الایمان میں گزر چکی ہے اس کی تشریح الخیر الساری فی تشریحات البخاری ص ۳۲۵ ج ۱ میں ملاحظہ فرمائیں۔

قوله وانها كم عن اربع :...... ان چار برتنوں سے نہی کی وجہ یہ ہے کہ ان چاروں قسم کے برتنوں میں وہ لوگ شراب بنایا کرتے تھے علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ ان برتنوں کو اسی لئے خاص کیا اس لئے کہ ان برتنوں میں ڈالنے سے سکر (نشہ) پیدا ہوجاتا ہے یعنی ان برتنوں میں چیز جلدی نشہ آور ہوجاتی ہے۔

فائدہ:...... یہ نہی اول اسلام میں تھی بعد میں منسوخ ہوگئی اور ناسخ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کنت نهيتكم عن الانتباذ فی الآنية فانتبذوا فی کل وعاء ولاتشربوا مسكراً[1]

---

[1] مسلم شریف ص ۱۶۶ ج ۲

فائدہ:...... روایت الباب، کتاب الایمان میں گزر چکی ہے وہاں پر ترجمہ ہے **اداء الخمس من الایمان.** کیونکہ وہاں پر امام بخاریؒ کی غرض، ایمان، اسلام اور دین میں ترادف کو بیان کرنا ہے۔

﴿۲۰۲﴾
باب نفقة نسآء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفاته
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ازواج مطہراتؓ کا نفقہ

(۲۹۰) حدثنا عبدالله بن یوسف انا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرةؓ
ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا ہمیں مالک نے خبر دی انہیں ابوزناد نے، انہیں اعرج نے اور انہیں ابوہریرہؓ نے
ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقتسم ورثتی دیناراً
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری وراثت دینار کی صورت میں تقسیم نہیں ہو گی
ما ترکت بعد نفقة نسائی ومؤنة عاملی فهو صدقة
میری ازواج کے نفقہ اور میرے عاملوں کی تنخواہ کے بعد جو کچھ بچ جائے، وہ صدقہ ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

امام بخاریؒ وصایا میں عبداللہ بن یوسفؒ سے اور فرائض میں اسماعیلؒ سے اس حدیث کو لائے ہیں۔ امام مسلمؒ نے مغازی میں یحییٰ بن یحییٰؒ سے اور امام ابوداؤدؒ نے جراح میں قعنبیؒ سے اور امام ترمذیؒ نے شمائل میں محمد بن بشارؒ سے اس روایت کی تخریج فرمائی ہے۔[1]

نفقة نسائی (اپنی ازواج کا خرچہ):...... حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ تک ازواج کا خرچہ متعینہ مقام کی آمدنی سے مشترکہ طور پر دیا جاتا تھا حضرت عمرؓ نے ازواج مطہرات کو سابقہ طریقہ پر قائم رہنے یا زمین وغیرہ کی تقسیم کر دینے کا اختیار دیا حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے اپنے حصص الگ الگ کر دینے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ ان کی خواہش کا احترام کیا گیا۔

ومؤنة عاملی:...... یعنی جس طرح اسلامی حکومت کے عاملوں کی تنخواہیں دی جائیں گی، ازواج مطہرات کا نفقہ بھی اسی طرح بیت المال سے دیا جائے گا۔

---

[1] عمدة القاری ص ۲۷ ج ۱۵

(۲۹۱)حدثنا عبدالله بن ابی شیبة ثنا ابواسامة ثنا هشام
ہم سے عبداللہ بن ابوشیبہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی
عن ابیه عن عائشة قالت توفي رسول اللهﷺ
ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہﷺ کی وفات ہوئی
وما في بيتي من شئ يأكله ذوكبد الاشطر شعير في رف لي
تو میرے گھر میں تھوڑے سے جو کے سوا جو ایک طاق میں رکھے ہوئے تھے اور کوئی چیز ایسی نہیں تھی جو کسی انسان کی خوراک بن سکتی
فاكلت منه حتى طال على فكِلْتُه ففني
میں اسی میں سے کھاتی رہی اور بہت دن گزر گئے پھر میں نے اس کو ماپ لیا تو جلدی ختم ہو گئے

قوله ومؤنة عاملي:....... **سوال:......** عامل سے کیا مراد ہے؟

جواب:...... اس کی مراد میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو خلیفہ بنے گا عامل سے وہ مراد ہے یہ قول زیادہ معتمد علیہ ہے اور بعض نے کہا کہ عامل سے مراد باغ پر کام کرنے والا ہے اور بعض نے کہا کہ اس سے مراد حضورﷺ کی قبر کھودنے والا ہے لیکن یہ معنی اَبعَد ہے اور میرے نزدیک صرف خلیفہ مراد نہیں بلکہ اس کے اعوان وعمال بھی مراد ہیں کہ ان کا خرچہ بھی اوقاف سے دیا جائے گا۔

(۲۹۲)حدثنا مسدد ثنا يحيىٰ عن سفيان حدثني ابواسحاق
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے کہا کہ مجھ سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی
قال سمعت عمرو بن الحارث قال ماترک النبیﷺ الا سلاحه
کہا کہ میں نے عمرو بن حارثؓ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریمﷺ نے اپنے ہتھیار
و بغلته البيضاء وارضًا تركها صدقة
ایک سفید خچر اور ایک زمین جو آپ کی طرف سے صدقہ تھی کے سوا اور کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله وارضاتركها صدقة.

قوله دینارا:...... یہ ادنیٰ کیساتھ اعلیٰ پر تنبیہ ہے کہ جب ادنی یعنی ایک دینار تقسیم نہیں ہوگا تو اعلیٰ یعنی دنانیر واموال بھی تقسیم نہیں ہوں گے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے، وَمِنهُم مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ الخ[۲] اور یہ اخبار کے معنیٰ میں ہے

---

[۱] عمدۃ القاری ص ۲۷ ج ۱۵ [۲] پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۷۵

اور معنی یہ ہوگا لا تقسمون شیئاً لانی لااورث ولا اخلف مالا وانما اسثنیٰ نفقةنسائه بعد موته لانهن محبوسات علیه او لعظم حقوقهن فی بیت المال لفضلهن وقدم هجرتهن وکونهن امهات المؤمنین ولذلک اختصصن بمساکنهن ولم یرث ورثتهن[1] یعنی تم میری کسی چیز کو تقسیم نہیں کرو گے اس لئے کہ نہ میں وارث بناتا ہوں اور نہ ہی پیچھے مال چھوڑتا ہوں اور جز ایں نیست کہ استثناء کیا گیا آپ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ کے نفقہ کا آپ ﷺ کے دنیا سے وصال کے بعد اس لئے کہ وہ آپ ﷺ پر روکی ہوئیں تھیں یا ان کے حقوق کی عظمت کی وجہ سے بیت المال میں بوجہ ان کی فضیلت کے اور ان کی ہجرت کے مقدم ہونے کے اور ان کے امہات المؤمنین ہونے کے اور اسی وجہ سے خاص کی گئیں اپنے گھروں کے ساتھ اور ان کے ورثاء ان گھروں کے وارث نہیں ہوئے۔

شطر شعیر:...... تھوڑے سے جو۔ امام ترمذیؒ نے شطر کا معنی الشئی (کچھ چیز) کیا ہے اور قاضی عیاضؒ نے نصف وسق کیا ہے علامہ ابن جوزیؒ نے ''جو کا حصہ'' معنی بتایا ہے۔

رَف:...... طاق۔ علامہ ابن اثیرؒ فرماتے ہیں کہ رف اس لکڑی کو کہتے ہیں جو سطح زمین سے اوپر دیوار کے ساتھ لگائی جاتی ہے تاکہ اس پر رکھی جانے والی چیز محفوظ رہے اس کی جمع رفوف اور رفاف آتی ہے۔

قوله فکلته ففنی: سوال:...... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیل موجبِ نقصان ہے اور کتاب البیوع کی روایت میں ہے کہ کیلوا طعامکم یبارک لکم بظاہر تعارض ہے؟[2]

جواب:...... کیل فی الانفاق برکت کا سبب ہے اور یہاں بچے ہوئے کا کیل کیا جو بے برکتی کا سبب ہے۔

امام بخاریؒ رقاق میں عبداللہ بن ابی شیبہؒ سے لائے ہیں، امام مسلمؒ نے کتاب کے آخر میں ابی کریبؒ سے اور امام ابن ماجہؒ نے اطعمه میں ابی بکر بن ابی شیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ذو کبد:...... جگر والا، مراد حیوان یا انسان۔

﴿۲۰۳﴾

باب ما جآء فی بیوت ازواج النبی ﷺ وما نسب من البیوت الیهن

نبی کریم ﷺ کی ازواج کے گھر اور یہ کہ ان گھروں کی نسبت ازواج مطہرات کی طرف کی گئی ہے

ترجمة الباب سے غرض:...... ترجمۃ الباب سے مقصد یہ ہے کہ بیوت کی طرف نسبت دوامِ استحقاق کے لئے ہے کہ جب تک کہ وہ زندہ رہیں، اس لئے کہ انکا نفقہ، سکنیٰ حضور ﷺ کی خصوصیت سے ہے۔ حکمت اس میں یہ ہے کہ انکو گھروں میں رکھا جائے گھر تبدیل نہ کئے جائیں۔

[1] عمدة القاری ص ۲۷ ج ۱۵ [2] عمدة القاری ص ۲۸ ج ۱۵

وقول اللّٰه تعالیٰ وَ قَرنَ فِیْ بُیُوتِکُنَّ، وَلَاتَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّااَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور ٹھہری رہو تم اپنے گھروں میں اور نبی کے گھر میں اس وقت تک نہ داخل ہو، جب تک تمہیں اجازت نہ ملے"

وقول اللہ :...... میں قول کی لام مکسور ہے اس کا عطف بیوتِ ازواج الخ پر ہے تقدیری عبارت اس طرح ہوگی وماجاء فی قوله تعالیٰ و ذکر بعض شئ من آیتین من القرآن مطابقا لمافی الترجمة.

ترجمۃ الباب میں ازواجِ مطہرات کے گھروں کا ذکر ہے اس پر امام بخاریؒ ایسی دو آیات مبارکہ لائے ہیں جن میں ازواج کے گھروں کا ذکر ہے۔

پهلی آیت:...... ارشاد ربانی ہے وَقَرنَ فِیْ بُیُوتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی[1]

دوسری آیت:...... یا ایها الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم [2] اس آیت میں پردہ کی تفصیل بھی ہے۔

(۲۹۳)حدثنا حبان بن موسیٰ و محمد قالا انا عبدالله انا معمر و یونس
ہم سے حبان بن موسیٰ اور محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی، کہا ہمیں معمر اور یونس نے خبر دی
عن الزهری اخبرنی عبیدالله بن عبدالله بن عتبة بن مسعود أن عائشةؓ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان سے زہری نے بیان کیا، کہا مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا
قالت لما ثقل رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم استاذن ازواجه ان یمرض فی بیتی فاذِنَّ له
کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض بہت بڑھ گیا تو آپ نے اپنی تمام ازواج سے اس کی اجازت چاہی کہ مرض کے ایام آپ میرے گھر میں گزاریں، اس کی اجازت آپ کو مل گئی تھی

یہ حدیث مطولاً کتاب الاذان، باب حد المریض ان یشهد الجماعة میں گزر چکی ہے[3]

قوله ان یُمَرَّضَ:...... یمرض، تمریض (باب تفعیل) سے ہے بمعنی بیمار کا علاج معالجہ اور تدبیر کرنا۔

قوله فی بتیی:...... اس سے روایت الباب کی ترجمۃ الباب کے ساتھ مطابقت پائی گئی۔

(۲۹۴)حدثنا ابن ابی مریم حدثنا نافع قال سمعت ابن ابی ملیکة
ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے نافع نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا
قال قالت عائشةؓ توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی و فی نوبتی وبین سحری ونحری
انہوں نے بیان کیا کہ عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں میری باری کے دن، میری گردن اور سینے کے درمیان ٹیک لگائے ہوئے وفات پائی
وجمع الله بین ریقی وریقه قالت دخل عبدالرحمن بسواک
اللہ تعالیٰ نے میرے تھوک اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تھوک کو ایک ساتھ جمع کر دیا تھا بیان کیا کہ عبدالرحمٰن مسواک لئے ہوئے اندر آئے

[1] پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۳۳ [2] پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۵۳ [3] بخاری شریف ص ۹۱ ج ۱

فضعف النبی ﷺ عنه فا خذته فمضغته ثم سننته به
حضور اکرم ﷺ اسے چبا نہ سکے اس لئے میں نے اسے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور چبانے کے بعد اس سے آپ ﷺ کو مسواک کرائی

قوله ففی نوبتی:...... نوبتی سے مراد وہ حساب ہے جس کے مطابق مرض سے پہلے باری چل رہی تھی اور یہ دن اسی باری کا تھا۔

قوله فمضغته:...... یعنی میں نے اس کو ایسے بنایا کہ مسواک کر سکیں یعنی اتنا چبایا کہ مسواک کے قابل کر دیا۔

سحری:...... سین کے فتحہ اور حاء کے سکون کے ساتھ بمعنی سینہ کا نچلا حصہ، پسلیاں، اور بعض نے کہا کہ وہ حصہ جو حلقوم کے متصل ہے۔

نحری:...... سینہ کا بالائی حصہ، ہنسلی۔

(۲۹۵) حدثنا سعید بن عفیر ثنی اللیث ثنی عبدالرحمن بن خالد
ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے حدیث بیان کی
عن ابن شهاب عن علی بن حسین ان صفیة زوج البنی ﷺ اخبرته
ان سے ابن شہاب نے ان سے علی بن حسین نے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہؓ نے انہیں خبر دی
انها جاء ت رسول الله ﷺ تزوره وهو معتکف فی المسجد فی العشر الاواخر من رمضان
کہ آپ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں آنحضورؐ رمضان کے آخری عشرہ کا مسجد میں اعتکاف کئے ہوئے تھے
ثم قامت تنقلب فقام معها رسول الله ﷺ
پھر آپ واپس ہونے کیلئے اٹھیں تو آنحضور ﷺ بھی آپ کے ساتھ اٹھے
حتی اذا بلغ قریبا من باب المسجد عند باب ام سلمة زوج النبی ﷺ
آنحضور ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہؓ کے دروازہ کے قریب جب آنحضور ﷺ پہنچے جو مسجد نبوی کے دروازے سے متصل تھا
مربهما رجلان من الانصار فسلما علی رسول الله ﷺ ثم نفذا فقال لهما رسول الله ﷺ
تو دو انصاری صحابی وہاں سے گزرے اور آنحضورؐ کو انہوں نے سلام کیا اور آگے بڑھنے لگے، لیکن آنحضورؐ نے ان سے فرمایا
علی رسلکما قالا سبحان الله یا رسول الله و کبر علیهما ذلک
تھوڑی دیر کیلئے ٹھہر جاؤ ان دونوں حضرات نے عرض کیا سبحان اللہ، یا رسول اللہ، ان حضرات پر یہ معاملہ بڑا شاق گزرا
فقال رسول الله ﷺ ان الشیطان یبلغ من الانسان مبلغ الدم
آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر اس طرح دوڑتا رہتا ہے جیسے جسم میں خون دوڑتا ہے
وانی خشیت ان یقذف فی قلوبکما شیئاً
اور مجھے یہی خطرہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں بھی کوئی بات پیدا نہ ہو جائے

قوله سبحان الله یا رسول الله:...... ان حضرات کا یہ تعجب کرنا نبی کریم ﷺ کے اسی کلمہ پر تھا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ صفیہؓ بنت حیی تھیں جن سے میں باتیں کر رہا تھا جیسا کہ صفحہ ۲۷۲ باب ھل یخرج المعتکف لحوائجه الی باب المسجد میں مذکور ہے۔

قوله باب ام سلمة:...... اس سے روایت الباب ترجمۃ الباب کے مطابق ہوگئی۔

(۲۹۶) حدثنا ابراهم بن المنذر ثنا انس بن عیاض عن عبیدالله
ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے
عن محمد بن یحییٰ بن حبان عن واسع بن حبان عن عبدالله بن عمرؓ
ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے کہ ان سے واسع بن حبان نے اور ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا
قال ارتقیت فوق بیت حفصة فرأیت النبی ﷺ یقضی حاجته مستد بر القبلة مستقبل الشام
کہ میں حفصہؓ کے گھر کے اوپر چڑھا تو دیکھا کہ نبی کریم قضاء حاجت کر رہے تھے، پشت مبارک قبلہ کی طرف تھی اور چہرۂ مبارک شام کی طرف تھا

مطابقته للترجمة فی قوله فی بتی حفصةؓ

یہ حدیث کتاب الوضوء، باب التبرز فی البیوت میں گزر چکی ہے اس کی تشریح الخیر الساری ص ۹۲ ج ۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔

قوله مستد بر القبلة:...... اس سے امام مالکؒ و امام شافعیؒ نے استدلال کیا ہے کہ بوقت قضاء حاجت قبلہ کی طرف استقبال و استدبار آبادی میں جائز ہے اور اس روایت کو روایت نہی کیلئے مخصص مانتے ہیں لیکن امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ استقبال و استدبار مطلقاً مکروہ ہے اور حدیث نہی کو عموم پر رکھتے ہیں اور اس حدیث کو حضور ﷺ کی خصوصیت پر محمول کرتے ہیں مزید تفصیل کے لئے الخیر الساری ج ۲ ص ۸۰ ملاحظہ فرمائیں۔

اس حدیث پر دو اہم سوال ہیں۔

سوال (۱):...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے آپ کو بیت الخلاء میں ایسی حالت میں کیسے اور کیوں دیکھا؟

سوال (۲):...... استقبال قبلہ کی طرف استدبار قبلہ بھی تو مکروہ ہے تو پھر آنحضرت ﷺ نے مکروہ فعل کا ارتکاب کیوں کیا؟

جواب:...... یہ فجائی نظر پر محمول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اوپر چڑھے تو اچانک نظر پڑ گئی قصداً نہیں دیکھا اس لئے یہ بات محقق نہیں ہے کہ آپ ﷺ کی پشت مبارک بالکل قبلہ کی سیدھ میں تھی۔

(۲۹۷) حدثنا ابراهم بن المنذر ثنا انس بن عیاض عن هشام
ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے

عن ابيه ان عائشة قالت كان رسول الله ﷺ يصلى العصر والشمس لم تخرج من حجرتها
ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھتے تو دھوپ ابھی ان کے حجرے میں باقی رہتی تھی

یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ ، باب وقت العصر میں گزر چکی ہے[1]

(٢٩٨)حدثنا موسیٰ بن اسمٰعيل ثنا جويرية عن نافع عن عبداللهؓ قال
ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہؓ نے بیان کیا
قام النبی ﷺ خطيبا فاشار نحو مسكن عائشه فقال
کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے عائشہؓ کے حجرے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ
هنا الفتنة ثلثاً من حيث يطلع قرن الشيطان
اسی طرف سے فتنے برپا ہونگے ، تین مرتبہ آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا جدھر سے شیطان کا سر نکلتا ہے

قوله هنا الفتنة:...... مراد اس سے جانبِ مشرق ہے اس لئے کہ حضور ﷺ جہاں پر خطبہ دیتے تھے وہاں سے بیت عائشہؓ مشرق کی طرف تھا، دوسری روایات میں جہتِ مشرق کا بھی ذکر ہے مسکنِ عائشہؓ سے ترجمۃ الباب ثابت ہوا۔

فائدہ:...... شیعہ نے جو اس فتنہ کو مسکنِ عائشہؓ کے ساتھ خاص کیا ہے یہ خاص کرنا محض عناد پر مبنی ہے، ورنہ دوسری روایت میں مشرق کا لفظ بھی آتا ہے اور یہاں پر بھی **نحو مسکنِ عائشہؓ** ہے یعنی جانب مشرق مراد ہے اور جس نے فقط مسکن عائشہؓ مراد لیا ہے وہ **نحو** کے لفظ سے غافل ہو گیا کیونکہ مسکنِ عائشہؓ تو حضور ﷺ کا مشہد ہے (کوئی جائے فتنہ نہیں) نیز **حيث يطلع قرن الشيطان** کے الفاظ بھی دال ہیں کہ جانب مشرق مراد ہے کیونکہ سورج مشرق سے ہی طلوع کرتا ہے۔ مسکنِ عائشہؓ سے تو طلوع نہیں کرتا۔

قوله قرن الشيطان:...... اس سے مراد شیطان کا سر ہے کہ وہ طلوع آفتاب کے وقت سر کو سورج کے قریب کرلیتا ہے تاکہ سورج کو سجدہ کرنے والے کافر اس کو سجدہ کرنے والے ہو جائیں یا اس کے گروہوں کے سر ہیں [2]

(٢٩٩)حدثنا عبدالله بن يوسف انا مالك عن عبدالله بن ابى بكرة
ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ، کہا ہمیں مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابو بکرہ نے
عن عمرة بنت عبدالرحمن ان عائشة زوج النبی ﷺ اخبرتها ان رسول الله ﷺ كان عندها
انہیں عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے اور انہیں عائشہؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے گھر میں تشریف رکھتے تھے

[1] الخیر الساری فی تشریحات البخاری ص ٣٦٣ ج ٣ [2] عمدۃ القاری ص ٣٠ ج ١٥

وانها سمعت صوت انسان یستأذن فی بیت حفصة فقلت یا رسول الله
اس وقت انہوں نے سنا کہ کوئی صاحب حفصہؓ کے گھر میں اندر آنے کی اجازت لے رہے تھے میں نے عرض کیا، یارسول اللہ!
هذا رجل یستاذن فی بیتک فقال رسول اللهﷺ اراه فلانًا
آپ دیکھتے نہیں یہ شخص آپ کے گھر میں جانے کی اجازت چاہتا ہے آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ میرا خیال ہے، یہ فلاں صاحب ہیں
لعم حفصة من الرضاعة ان الرضاعة تُحَرِّمُ مایحرم من الولادة
حفصہ کے رضاعی چچا، رضاعت بھی ان تمام چیزوں کو حرام کر دیتی ہے جنہیں ولادت حرام کرتی ہے۔

قوله یستأذن فی بیت حفصه:......

سوال:...... اس روایت میں ہے یستاذن فی بیتک اور قرآن مجید میں ہے وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ، ان دونوں نصوص سے معلوم ہوتا ہے کہ گھر بیویوں کے ہیں اور دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے لَاتَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ ﷺ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے تو بظاہر تعارض ہوا؟

جواب:...... اصل میں یہ بیوت حضور ﷺ کی ملک تھے لیکن چونکہ ازواجِ مطہرات کیلئے سکنیٰ تھے، اسی مناسبت سے ازواجِ مطہرات کی طرف بھی منسوب کر دیئے گئے۔

اصطلاح:...... ایک اصطلاح اہل بیت کی مشہور ہے اور اس سے مراد حضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ لئے جاتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اہلبیت سے مراد ازواجِ مطہراتؓ ہیں اور ان حضرات کو اضافی طور پر اہلبیت کہا جاتا ہے لیکن کثرتِ تشہیر کی وجہ سے عوام انہی کو اہلِ بیت خیال کرتے ہیں۔

﴿۲۰۴﴾

باب ماذکر من درع النبی ﷺ وعصاه وسیفه وقدحه وخاتمه و ما استعمل الخلفاء بعده من ذلک مما لم تذکر قسمته ومن شعره ونعله ونیته مما شرک فیه اصحابه وغیرهم بعد وفاته ﷺ

نبی کریم ﷺ کی زرہ، عصاء مبارک، آپ کی تلوار، پیالہ اور انگوٹھی سے متعلق روایات، اور آپ کی وہ چیزیں جنہیں خلفاء نے آپ کی وفات کے بعد استعمال کیا جن کا تقسیم میں ذکر نہیں آیا ہے اور آپ کے بال، چپل اور برتن جن سے آپ کی وفات کے بعد آپؐ کے صحابہؓ اور دوسرے لوگ مشترکہ استفادہ کیا کرتے تھے

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ کی غرض اس باب کو قائم کرنے سے یہ ہے کہ حضور ﷺ کی

وراثت تقسیم نہیں ہوئی اور جو مال حضور ﷺ کا موجود تھا اس کو بیچا بھی نہیں گیا بلکہ جس کے پاس جو چیز تھی وہ اسی کے پاس رہنے دی گئی، تبرک کے لئے اور اگر یہ میراث ہوتی تو تقسیم بھی کی جاتیں اور بیچی بھی جاتیں [1]

ترجمۃ الباب نو اجزاء پر مشتمل ہے اور باب کے تحت چھ احادیث مبارکہ ذکر کی گئی ہیں پہلی حدیث میں انگوٹھی دوسری میں جوتی، تیسری میں کساء ملبد (پیوند لگی ہوئی چادر) چوتھی میں پیالہ، پانچویں میں تلوار، چھٹی میں صدقہ۔ ایسی کوئی حدیث ذکر نہیں کی جس میں لاٹھی، بال، برتن اور آپ ﷺ کی زرہ مبارکہ کا ذکر ہو۔

سوال:...... اس ترجمہ کے تحت بہت ساری ایسی روایات ذکر کی گئی ہیں جن میں ایسی چیزوں کا بھی ذکر ہے جو ترجمہ میں نہیں ہیں اور بہت ساری ایسی چیزیں بھی ہیں جو ترجمہ میں تو مذکور ہیں لیکن روایت میں انکا ذکر نہیں ہے مثلاً درع النبی ﷺ۔

جواب:...... امام بخاریؒ نے اپنی اس کتاب میں دوسری جگہ تفصیلی روایات ذکر فرمائی ہیں اور ان سے استدلال کیا ہے اور یہاں پر ذکر نہیں کیا۔

(۳۰۰) حدثنا محمد بن عبدالله الانصاری ثنی ابی عن ثمامة
ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ثمامہ نے
عن انس ان ابابکرؓ لما استخلف بعثه الی البحرین وکتب له هذا الکتاب
اور ان سے حضرت انسؓ نے کہ جب حضرت ابوبکرؓ خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ نے انہیں کو بحرین بھیجا اور یہ خط انہیں لکھا
وختمه بخاتم النبی ﷺ وکان نقش الخاتم ثلثة اسطر محمد سطر ورسول سطر والله سطر
اور اس پر نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی کی مہر لگائی، مہر مبارک پر تین سطریں نقش تھیں، ''ایک سطر میں ''محمد'' دوسری میں ''رسول'' تیسری میں ''اللہ'' کندہ تھا

مطابقته لجزء من الاجزاء الترجمة فی قوله ''وخاتمه''

استخلف:...... مجہول کا صیغہ ہے بمعنی خلیفہ بنائے گئے۔

البحرین:...... بحر کا تثنیہ ہے بصرہ اور عمان کے درمیان ایک مشہور شہر ہے وہاں کے باشندوں نے آنحضرت ﷺ سے صلح کی تھی آپ ﷺ نے حضرت علاء بن حضرمیؓ کو ان کا امیر بنایا تھا [2]

(۳۰۱) حدثنا عبدالله بن محمد ثنا محمدبن عبدالله الاسدی ثنا عیسیٰ بن طهمان
ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے محمد بن عبداللہ اسدی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عیسیٰ بن طہمان نے حدیث بیان کی
قال اخرج الینا انس نعلین جرداوین لهما قبالان
کہا کہ انسؓ بن مالکؓ نے ہمیں دو بغیر بالوں کے چپل نکال کر دکھائے جن میں دو تسمے لگے ہوئے تھے

[1] بخاری شریف ص ۴۳۸ ج ۱ [2] عمدۃ القاری ص ۳۱ ج ۱۵

فحدثني ثابت البناني بعد عن انس انهما نعلا النبي ﷺ
اس کے بعد پھر ثابت بنانی نے مجھ سے انسؓ کے حوالہ سے حدیث بیان کی کہ وہ دونوں چپل نبی کریم ﷺ کے تھے

مطابقته لجزء الترجمة وهو قوله "ونعله"

جرداوین:...... جراداء کا تثنیہ ہے جو اجرد کا مؤنث ہے بمعنٰی پرانی، اتنی پرانی جس کے بال گر چکے ہوں اس کا معنٰی بوسیدہ نہیں کریں گے کیونکہ بے ادبی کا شبہ ہے بلکہ ترجمہ ہوگا کہ بغیر بالوں کے دو جوتیاں نکال کر لائے۔

قِبالان:...... قاف کے کسرہ کے ساتھ قبال کا تثنیہ ہے بمعنٰی دو تسمے۔

(۳۰۲)حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبدالوهاب ثنا ايوب
ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی
عن حميد بن هلال عن ابي بردة قال اخرجت الينا عائشةؓ كسآء ملبدا وقالت
ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے ابوبردہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے ہمیں ایک پیوند لگی ہوئی چادر نکال کر دکھائی اور فرمایا
في هذا نُزِع روحُ النبي ﷺ وزاد سليمان عن حميد عن ابي بردة
کہ اسی کپڑے میں نبی کریم ﷺ کی روح قبض ہوئی تھی اور سلیمان نے حمید کے واسطہ سے اضافہ کے ساتھ بیان کیا ہے
اخرجت الينا عائشة ازارا غليظا مما يصنع باليمن وكساء من هذه التي تدعونها الملبدة
کہ ابوبردہؓ نے فرمایا کہ عائشہؓ نے یمن کی بنی ہوئی ایک موٹی ازار (تہبند) اور اسی طرح کی کساء جسے لوگ ملبدہ کہتے ہیں ہمیں نکال کر دکھائی

ملبداً:...... تلبید سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، ملبد، موٹی چادر کو کہتے ہیں، موٹاپے کی وجہ سے بعض بعض پر چڑھی اور جڑی ہوئی ہوتی ہے۔

(۳۰۳)حدثنا عبدان عن ابي حمزة عن عاصم عن ابن سيرين عن انس بن مالكؓ
ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابوحمزہ نے ان سے عاصم نے ان سے ابن سیرین نے اور ان سے انس بن مالکؓ نے
ان قدح النبي انكسرفا تخذ مكان الشعب سلسلة من فضة قال عاصم
کہ نبی کریم صلی ﷺ کا پیالہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے ٹوٹی ہوئی جگہوں کو چاندی سے جوڑ دیا، عاصم نے بیان کیا
رايت القدح وشربت فيه
کہ میں نے وہ پیالہ دیکھا ہے اور اس میں، میں نے پانی بھی پیا ہے (تبرکاً)

الشعب:...... شین کے فتحہ اور عین کے سکون کے ساتھ بمعنٰی الشق، الصدع واصلاحه ايضاً

✿✿✿✿✿✿✿

(۳۰۴)حدثنا سعید بن محمد الجرمی ثنا یعقوب بن ابراهیم ثنا ابی

ہم سے سعید بن محمد جرمی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے میرے والد نے بیان کیا

ان الولید بن کثیر حدثه عن محمدبن عمرو بن حلحلة الدؤلی حدثه ان ابن شهاب حدثه

کہ ان سے ولید بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ دُؤلی نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی

ان علی بن حسین حدثه انهم حین قدموا المدینة من عند یزید بن معاویة مقتل الحسین بن علیؓ

ان سے علی بن حسین نے حدیث بیان کی کہ جب وہ سب حضرات حسین بن علیؓ کی شہادت کے موقعہ پر یزید بن معاویہ کے یہاں سے مدینہ منورہ تشریف لائے

لقیه المسور بن مخرمة فقال له هل لک الیّ من حاجة تامرنی بها فقلت له لا

حضرت مسور بن مخرمہؓ نے آپ سے ملاقات کی اور کہا اگر آپ کو کوئی ضرورت ہو تو مجھے حکم دیجئے میں نے کہا مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے

فقال له فهل انت معطی سیف رسول اللہ ﷺ فانی اخاف ان یغلبک القوم علیه

پھر مسورؓ نے فرمایا، تو کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار عنایت فرمائیں گے؟ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کچھ لوگ اسے آپ سے چھین لیں گے

وایم اللہ لئن اعطیتنیه لایخلص الیه ابدا حتی تبلغ نفسی

اور خدا کی قسم، اگر وہ تلوار آپ مجھے عنایت فرماویں گے تو کوئی شخص بھی جب تک میری جان باقی ہے، چھین نہیں سکے گا

ان علی بن ابی طالب خطب بنت ابی جهل علی فاطمة فسمعت

علی بن ابی طالبؓ نے فاطمہ علیہا السلام کی موجودگی میں ابوجہل کی ایک بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا

رسول اللہ ﷺ یخطب الناس فی ذلک علی منبره هذا وانایومئذ لمحتلم فقال

کہ اس مسئلہ پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے اسی منبر پر کھڑے ہو کر صحابہ کو خطاب فرمایا، میں اس وقت بالغ تھی آپ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا

ان فاطمة منی وانا اتخوف ان تفتن فی دینها

کہ فاطمہؓ مجھ سے ہے اور مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ اپنے دین کے معاملہ میں آزمائش میں نہ مبتلا ہو جائے

ثم ذکر صهراله من بنی عبد شمس فاثنی علیه فی مصاهرته ایاه

اس کے بعد آپ نے اپنے بنی عبدشمس کے ایک داماد کا ذکر کیا اور حقِ دامادی کی ادائیگی کے سلسلے میں آپ ﷺ نے ان کی تعریف کی

قال حدثنی فصدقنی ووعدنی فوفی لی وانی لست احرم حلالا

آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے جو بات کہی سچ کہی، جو وعدہ کیا اسے پورا کیا، میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا

ولا احل حراما ولکن واللہ لاتجتمع بنت رسول اللہ ﷺ وبنت عدو اللہ ابداً

اور نہ کسی حرام کو حلال بناتا ہوں لیکن خدا کی قسم، رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں

سوال:...... مسور بن مخرمہ نے حضرت علی بن حسین امام زین العابدین سے تلوار لینے کے موقع پر حضرت علیؓ کے خطبہ کا ذکر کیوں فرمایا؟ تلوار کے ساتھ خطبہ کی کیا مناسبت ہے؟

جواب ﴿۱﴾:...... جیسے حضورؐ اپنی بیٹی فاطمہؓ کے لئے راحت پسند کرتے تھے ایسے ہی میں بھی تیرے لئے راحت پسند کرتا ہوں کہ یہ تلوار مجھے دیدو تا کہ آپ کے لئے محفوظ رکھ سکوں۔

قوله لاتجتمع بنت رسول اللهﷺ :......

سوال:...... جب شرعاً دوسری شادی جائز ہے تو حضورﷺ نے کیوں منع فرمایا؟

جواب:...... چونکہ دوسری شادی حضرت فاطمہؓ کے دل کے لئے ایذاء کا سبب تھی جو مستلزم ہے حضورﷺ کی ایذاء کو جو کہ حرام ہے۔اس لئے منع فرمادیا۔

سوال:...... اس سے بعض حضرات نے نکاح ثانی کے منسوخ ہونے پر استدلال کیا ہے کہ حضرت علیؓ کو نبیﷺ نے نکاحِ ثانی کی اجازت نہیں دی؟

جواب:...... نکاحِ ثانی منسوخ نہیں ہوا بلکہ حضورﷺ نے حضرت فاطمہؓ کی دلداری کے لئے منع کیا ہے ورنہ اسی روایت میں حضورﷺ نے فرمایا و انی لست احرم حلالاً و لا احل حراماً تو ثابت ہوا کہ نکاح ثانی حلال ہے۔

(۳۰۵)حدثنا قتيبة ثنا سفيان عن محمد بن سُوقة عن منذر
ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سوقہ نے ان سے منذر نے
عن ابن الحنفية قال لو كان عليٌ ذاكرا عثمانؓ ذكره يوم جاءه ناس فشكوا سعاة عثمان
اور ان سے ابن حنیفہ نے انہوں نے فرمایا کہ اگر علیؓ، عثمانؓ کی برائی ذکر کرنے والے ہوتے تو اس دن کرتے جس دن کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عثمانؓ کے ساعیوں کی شکایت کی تھی
فقال لى على اذهب الىٰ عثمان فاخبره انها صدقة رسول اللهﷺ
اور علیؓ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں اس کی اطلاع دے دو کہ اس میں رسول اللہﷺ کے بیان کردہ صدقات کی تفصیلات ہیں
فمر سعاتک يعملوا بها فاتيته بها
اس لئے آپ اپنے ساعیوں کو حکم دے دیں کہ وہ اسی کے مطابق عمل کریں چنانچہ میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا
فقال اَغْنِهَا عنا فاتيت بها عليا فاخبرته فقال ضعها حيث اخذتها
اور انہیں پیغام پہنچادیا، لیکن آپ نے فرمایا کہ ہمیں اس سے دور رکھو ان کا یہ جملہ جب میں نے علیؓ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ پھر اس صحیفہ کو جہاں سے اٹھایا تھا وہیں رکھ دو،
(۳۰۸)و قال الحميدى ثنا سفيان
حمیدی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی

ثنا محمد بن سوقة قال سمعت منذرا الثوری عن ابن الحنفیة قال

کہا ہم سے محمد بن سوقہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے منذر ثوری سے سنا، وہ ابن حنیفہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے

ارسلنی ابی خذهذا الکتاب فاذهب به الی عثمان فان فیه امر النبی ﷺ فی الصدقة

کہ میرے والد نے مجھ سے فرمایا کہ یہ صحیفہ حضرت عثمانؓ کو جا کر دے آؤ، اس میں صدقہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ احکام ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله فنشکواسعاة عثمان:...... شاکی (شکایت کرنے والوں) اور مشکو (جن کی شکایت کی گئی) کی تعیین نہیں کی جا سکی کہ کون تھے؟

قوله فقال اغنها عنا الخ :......

سوال:...... حضرت علیؓ نے جب صحیفہ بھیجا جس میں احکام تھے تو حضرت عثمانؓ نے اس سے استغناء کیوں ظاہر کیا؟

جواب:...... (۱)...... ممکن ہے کہ حضرت عثمانؓ کو پہلے سے اس کا علم ہو اس لئے وہ اس کو دیکھنے سے مستغنی ہوئے۔

(۲)...... ممکن ہے کہ حضرت عثمانؓ کے نزدیک شکایت ثابت ہی نہ ہوئی ہو اس لئے صحیفہ کی ضرورت نہیں سمجھی۔

(۳)...... ممکن ہے کہ مصلحت کا تقاضا تاخیر ہو کہ ان عمال کو جلدی سزا نہیں دینی بلکہ فقط تنبیہ فرمادی۔

﴿۲۰۵﴾

باب الدلیل علی ان الخمس لنوائب رسول الله ﷺ والمساکین وایثار النبی اهل الصُّفَّةِ الارامِلَ حین سالته فاطمةُ وشکت الیه الطحنَ والرحی ان یخلمها من السبی فوکلها الی الله

اس کی دلیل کہ غنیمت کا پانچواں حصہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں پیش آنے والے حوادث اور محتاجوں کیلئے تھا آنحضور ﷺ اس میں سے اہل صفہ اور بیواؤں کو ترجیح دیتے تھے جب حضرت فاطمہؓ نے آنحضورؐ سے اپنی مشکلات پیش کیں اور چکی پیسنے کی دشواریوں کی شکایت کر کے عرض کیا کہ قیدیوں میں سے کوئی ایک ان کی خدمت کے لئے دے دیا جائے تو آنحضورؐ نے انہیں اللہ کے سپرد کر دیا تھا

(۳۰۷)حدثنا بدل بن المحبر انا شعبة اخبرنی الحکم قال سمعت ابن ابی لیلیٰ

ہم سے بدل بن محبر نے حدیث بیان کی کہا ہمیں شعبہ نے خبر دی کہ کہا مجھے حکم نے خبر دی کہا کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا

ثنا علی ان فاطمةؓ اشتکت ماتلقی من الرحٰی مما تطحن

انہوں نے کہا کہ ہم سے علیؓ نے حدیث بیان کی کہ حضرت فاطمہؓ نے چکی پیسنے کی اپنی دشواریوں کی شکایت کی تھی

فبلغها ان رسول اللهﷺ اتی بسبیی فاتته تسأله خادماً							
پھرانہیں معلوم ہوا کہ رسول اللہﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں اس لئے وہ بھی اس میں سے ایک خادم کی درخواست لے کر حاضر ہوئیں							
فلم توافقه فذكرت لعائشة فجاء النبیﷺ							
لیکن آنحضورﷺ موجود نہیں تھے، چنانچہ وہ عائشہؓ سے اس کے متعلق کہہ کر چلی آئیں پھر آنحضورﷺ جب تشریف لائے							
فذکرت ذلک عائشة له فاتانا وقد دخلنا مضاجعنا							
تو عائشہؓ نے آپ کے سامنے ان کی درخواست پیش کردی، اس پر آنحضورﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے							
فذهبنا لنقوم فقال علی مکانکما حتی وجدت بردقدمیه علی صدری							
تو ہم لوگ کھڑے ہونے لگے تو آپﷺ نے فرمایا کہ جس طرح ہو ویسے ہی لیٹے رہو یہاں تک کہ میں نے آپﷺ کے دونوں قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی							
فقال الاادلكما علی خیر مماسالتماه							
اس کے بعد آپﷺ نے فرمایا، جو کچھ تم لوگوں نے مانگا ہے میں تمہیں اس سے بہتر بات کیوں نہ بتاؤں							
اذا اخذتما مضاجعکما فکبر اللّٰہ اربعاً و ثلاثین واحمد ثلثا و ثلثین وسبحا ثلثا و ثلثن							
جب تم دونوں اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو اللہ اکبر چونتیس مرتبہ، الحمد للہ تینتیس مرتبہ اور سبحان اللہ تینتیس مرتبہ پڑھ لیا کرو							
فان ذلک خیر لکم مما سالتماه							
یہ عمل اس سے بہتر ہے جو تم دونوں نے مانگا ہے							

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتا رہے ہیں کہ حضرتﷺ کے زمانہ میں خمس نوائب (حوداث) وغیرہ پر لگایا جاتا اور خرچ کیا جاتا تھا۔

الخمس:...... مراد خمسِ غنیمت ہے۔ اور نوائب جمع ہے نائبہ کی بمعنی حوادثات جو پیش آتے ہیں۔

قوله اهل الصفة:...... مراد وہ فقراء و مساکین ہیں جو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفہ پر رہائش رکھتے تھے۔

قوله الارامل:...... ارامل کا عطف اهل الصفه پر ہونے کی بنا پر منصوب ہے اور یہ ارمل کی جمع ہے[1] مراد وہ عورتیں جن کے خاوند نہ ہوں اور وہ مرد جن کی عورتیں نہ ہوں۔

سوال:...... حدیث الباب کی ترجمۃ الباب سے کیسے مناسبت ہوئی؟

جواب:...... قیدی اہل صفہ کو دینے کو ترجیح دی ہے بہ نسبت حضرت فاطمہؓ کو دینے کے، لہذا ترجمہ پایا گیا۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۳۵ ج ۱۵

سوال:...... حدیث الباب میں اہل صفہ اور ارامل کا ذکر نہیں ہے جبکہ ترجمہ میں انکا ذکر ہے؟

جواب:...... امام بخاریؒ کبھی تفصیلی روایت کے اعتبار سے بھی ترجمہ قائم کر دیتے ہیں چنانچہ تفصیلی روایت میں آتا ہے کہ اللہ کی قسم میں نہیں دونگا تمہیں (حضرت فاطمہؓ وعلیؓ) کہ اہل صفہ کو چھوڑ دوں!

مسئلہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خمس کی تقسیم میں امام کو اختیار ہے، چنانچہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے اس پر عمل کیا اور خمس ذوی القربیٰ میں تقسیم نہیں کیا اور نہ ہی انکا کوئی حق مخصوص کیا بلکہ اپنی رائے کے مطابق عمل کیا۔

امام بخاریؒ فضائل علیؓ میں بندارؒ سے اور نفقات میں مسددؒ سے اور دعوات میں سلیمانؒ بن حرب سے اس حدیث کو لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے دعوات میں محمدؒ بن مثنیٰ وغیرہ سے اور امام ابوداوٗدؒ نے ادب میں مسددؒ وغیرہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

تسأله خادما:...... هو يطلق على العبد وعلى الجارية.

فلم توافقه:...... ای لم تصادفه ولم تجتمع به اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے آنحضرت ﷺ کو (گھر میں موجود) نہیں پایا اور حضرت عائشہؓ سے ملیں اور انہیں اپنی آمد کا مقصد بتایا جب آنحضرت ﷺ گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کی آنے کی خبر دی کہ وہ تشریف لائی تھیں۔ اس سے آگے کی تفصیل حدیث الباب میں ہے۔

﴿٢٠٦﴾

باب قول الله تعالىٰ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ يعنى للرسول قسم ذلك قال رسول الله ﷺ انما انا قاسم وخازن والله يعطى

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''پس بے شک اللہ کے لئے ہے، اس کا خمس اور رسول کے لئے'' مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے اس کو تقسیم کرنے کا اختیار ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں صرف تقسیم کرنے والا اور خازن ہوں، دیتا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے

ترجمۃ الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ یہاں سے دسویں پارہ کی پہلی آیت میں آنے والے اس جملہ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ الآية کی تفسیر بیان فرمارہے ہیں اور وہ تفسیر اس طرح کی یعنی للرسول قسم ذلک کہ رسول ﷺ کے لئے تقسیم کرنے کا اختیار ہے اور اس پر بطورِ دلیل ایک تعلیق پیش فرمائی ہے کہ میں صرف تقسیم کرنے والا اور خازن ہوں دیتا تو اللہ ہی ہے۔ اور یہ تعلیق لاکر ان کا رد کیا ہے جو کہتے ہیں کہ خمس کا خمس آنحضرت ﷺ کی ملک تھا اس کو تقسیم کرنا جائز نہیں [٢]

---

[١] عمدۃ القاری ص٦٣ ج١٥ [٢] عمدۃ القاری ص٦٣ ج١٥

غنیمت اصطلاح شریعت میں غیر مسلموں سے جو مال جنگ اور قتال اور قہر وغلبہ کے ذریعہ حاصل ہو اور جو صلح ورضامندی سے حاصل ہو جیسے جزیہ وخراج اس کو فئی کہتے ہیں۔

قوله وللرسول يعني للرسول قَسْمَ ذٰلک :...... اس سے امام بخاریؒ نے ثابت کیا ہے رسول اللہ ﷺ کی ملک نہیں ہے بلکہ فقط تقسیم کا اختیار ہے۔

مصارفِ غنیمت و فئی:...... قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا وَاعْلَمُوْآ اَنَّمَاغَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسَاکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ[1]

قرآن پاک میں خمس کے مصارف چھ ذکر کئے ہیں چار حصے غانمین کے لئے ہیں اور خمس کے چھ مستحقین ذکر فرمائے ہیں، امام ابو حنیفہؒ نے ان کی تفصیل یوں بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام محض تبرک کے لئے ہے اور حضور ﷺ کا حصہ وفات کے بعد ساقط ہو گیا اور ذوی القربیٰ کو فقر کی وجہ سے حصہ دیا جائے گا۔ رشتہ داری کی وجہ سے نہیں دیا جائے گا۔ البتہ فقراء ذوی القربیٰ دوسروں سے مقدم کئے جائیں گے اب چھ میں سے صرف تین رہ گئے۔

(۱) یتامیٰ (۲) مساکین (۳) ابن سبیل

امام مالکؒ:...... کا مذہب یہ ہے کہ آیت میں مستحقین کا بیان نہیں ہے بلکہ مصارف کا بیان ہے، امام اپنی ولایت میں جیسے چاہے خرچ کرے، جتنا چاہے خرچ کرے اور اموالِ فئی تمام مسلمانوں کے مصالح میں خرچ کئے جائیں اس میں فقیر اور غنی سب برابر ہیں۔ امام مقاتلہ کو دے گا، حکام کو دے گا، تنخواہیں دے گا، حوادثات میں خرچ کرے گا، پل بنانے اور مسجد کی اصلاح میں خرچ کرے گا۔

مالِ فئی میں خمس نہیں ہے۔ یہی مذہب جمہور کا ہے اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے یہی منقول ہے اور امام شافعیؒ سے پہلے خمس فئی کا کوئی قائل نہیں تھا اور امام شافعیؒ کا مذہب مرجوح ہے۔

مصنف یعنی امام بخاریؒ ترجیح دے رہے ہیں امام مالکؒ کے مذہب کو کہ خمس کی تقسیم میں امام کو اختیار ہے اور اس کے لئے امام بخاریؒ نے چار تراجم قائم کئے ہیں۔ (۱) **باب الدليل على ان الخمس لنوائب الخ (۲) باب قول الله تعالىٰ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ الخ (۳) باب من قال ومن الدليل على ان الخمس لنوائب المسلمين ص ۴۴۲ بخاری، (۴) باب ومن الدليل على ان الخمس للامام ص ۴۴۳ بخاری،**[2]

مذکورہ تمام تراجم اور دلائل کا حاصل یہ ہے کہ تقسیم کا اختیار امام کو ہے۔

(۳۰۸) حدثنا ابوالوليد حدثنا شعبة عن سليمان و منصور وقتادة
ہم سے ابو ولید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان، منصور اور قتادہ نے

[1] پارہ ۱۰ سورۃ انفال آیت ۴۱ [2] فیض الباری ص ۴۶۱-۲، ج ۳

سمعوا سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبداللہ قال وُلد لرجل منا من الانصار غلام
انہوں نے سالمؒ بن ابوجعد سے سنا اور ان سے جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ ہمارے انصار کے قبیلہ میں ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا
فاراد ان یسمیه محمدا قال شعبة فی حدیث منصور ان الانصاری قال
تو انہوں نے ارادہ کیا کہ بچے کا نام محمد رکھیں اور شعبہ نے منصور سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ ان انصاری نے بیان کیا
حملته علی عنقی فاتیت به النبی ﷺ و فی حدیث سلیمان ولدله غلام
کہ میں بچے کو اپنی گردن پر اٹھا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلیمان کی روایت میں ہے کہ ان کے بچہ پیدا ہوا
فاراد ان یسمیه محمدا قال سموا باسمی ولاتکنوا بکنیتی
تو انہوں نے ارادہ کیا کہ اس کا نام محمد رکھیں، حضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت (ابوالقاسم) پر کنیت نہ رکھنا
فانی انما جعلت قاسما اقسم بینکم
کیونکہ مجھے تقسیم کرنے والا (قاسم) بنایا گیا ہے۔ میں تم میں تقسیم کرتا ہوں
وقال حصین بعثت قاسماً اقسم بینکم و قال عمرو انا شعبة عن قتادة قال سمعت سالما
اور حصین نے کہا کہ مجھے تقسیم کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے میں تم میں تقسیم کرتا ہوں عمرو نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی، ان سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے کہ میں نے سالم سے سنا۔
عن جابر اراد ان یسمیه القاسم فقال النبی ﷺ سموا باسمی ولاتکنوا بکنیتی
اور انہوں نے جابرؓ سے کہ ان انصاری صحابی نے اپنے بچے کا نام قاسم رکھنا چاہا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن کنیت پر کنیت نہ رکھو

مطابقته للترجمة فی قوله "بعثت قاسماً اقسم بینکم"

امام بخاریؒ صفة النبی ﷺ میں محمد بن کثیرؒ سے اور ادب میں آدمؒ سے اس حدیث کو لائے ہیں امام مسلمؒ نے استیذان میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

قوله اخبرنا شعبة عن قتادة قال سمعت الخ:...... امام بخاریؒ نے شعبہ پر اختلاف نقل کیا ہے کہ ایک انصاری نے محمد نام رکھنے کا ارادہ کیا تھا یا قاسم نام رکھنے کا ارادہ کیا تھا؟ لیکن راجح یہ ہے اس نے قاسم نام رکھنے کا ارادہ کیا تھا اور معنی کے لحاظ سے بھی قاسم ہی راجح ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری کنیت یعنی ابوالقاسم نہ رکھو۔

قوله ولا تکنوا بکنیتی سوال:...... یہ الفاظ دلالت کرتے ہیں کہ کسی کا نام قاسم نہ رکھا جائے حالانکہ یہ نہ تو حضور ﷺ کا اسم ہے اور نہ ہی آپ ﷺ کی کنیت ہے بلکہ آپ ﷺ کی کنیت تو ابوالقاسم ہے؟

جواب:...... قاسم کا نام رکھنے سے لازم آئے گا کہ اس کا باپ ابوالقاسم ہو تو اس کا باپ حضور ﷺ کی کنیت سے پکارا جائے گا۔اس لئے منع کردیا۔

سوال:...... حدیث الباب سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد نام رکھنا تو جائز ہے ابوالقاسم کنیت رکھنا جائز نہیں آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے جب کہ ترمذی میں حضرت علیؓ سے مروی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں **یا رسول الله ان ولدی بعدک غلام اسمیه باسمک و اکنیه بکنیتک قال نعم** اس روایت سے اجازت معلوم ہو رہی ہے لہٰذا احادیث میں بظاہر تعارض ہوا؟

جواب(۱):...... علامہ قرطبیؒ نے فرمایا کہ جمہور سلف اور خلف اور فقہاء امصار نے آپ ﷺ کے نام پر نام رکھنے اور کنیت رکھنے کی اجازت دی ہے اور نہی والی حدیث کے متعلق فرمایا کہ یا تو منسوخ ہے یا انصاری صحابی کے ساتھ خاص ہے [۱]

وقال حصين:...... مراد حصین بن عبدالرحمٰن سلمی ہیں اور یہ تعلیق ہے امام مسلمؒ نے مسلم شریف میں نقل کیا ہے **قال حدثنا عبثر عن حصین عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبدالله قال ولد لرجل مناغلام فسماه محمدا فقلنا لا نكنيک برسول الله ﷺ حتى تستامره فاتاه فقال انه ولدلی غلام فسميته برسول الله وان قومی ابوا ان يكنونی به حتى تستاذن النبی ﷺ فقال تسموا باسمی ولا تكتنوا بكنيتی فانما بعثت قاسما اقسم بينكم** [۲]

وقال عمروؒ:...... عمرو بن مرزوق مراد ہیں اور یہ تعلیق ہے ابونعیمؒ اصبہانی نے ابوعباسؒ سے اس کو نقل کیا ہے **قال حدثنا يوسف القاضی حدثنا عمرو بن مرزوق اخبرنا شعبة عن قتادة الحديث** [۳]

(۳۰۹)حدثنا محمد بن يوسف ثنا سفيان عن الاعمش عن سالم
ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی انہوں نے اعمش سے اور انہوں نے ابوسالم سے
بن ابی الجعد عن جابر بن عبدالله الانصاری قال ولدلرجل منا غلام
ان سے ابوجعد کے بیٹے نے اور ان سے جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے بیان کیا کہ ہمارے قبیلہ میں ایک شخص کے یہاں بچہ پیدا ہوا
فسماه القاسم فقالت الانصار لانكنيک اباالقاسم
تو انہوں نے اسکا نام قاسم رکھا لیکن انصار نے کہا کہ ہم تمہیں ابوالقاسم کہہ کر کبھی نہیں پکاریں گے
ولا ننعمک عينا فاتی النبی ﷺ فقال يا رسول الله ولدلی غلام فسميته قاسما
ہم تمہاری آنکھیں ٹھنڈی نہیں کریں گے پس آئے وہ انصاری نبی کریم ﷺ کے پاس اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے یہاں بچہ پیدا ہوا ہے پس میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے

[۱] عمدة القاری ص ۳۸ ج ۱۵ [۲] مسلم شریف ص ۲۰۶ ج ۲ [۳] عمدة القاری ص ۳۹ ج ۱۵

فقالت الانصار لانكنيك اباالقاسم ولا ننعمك عينا

پس کہا انصار نے کہ ہم تمہیں ابو القاسم نہیں کہیں گے اور تیری آنکھیں ٹھنڈی نہیں کریں گے

فقال النبي ﷺ احسنتِ الانصار تسموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي فانما انا قاسم

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انصار نے نہایت مناسب طرز عمل اختیار کیا میرے نام پرنام رکھا کرو لیکن میری کنیت پراپنی کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں قاسم ہوں

❁❁❁❁❁❁❁❁

(۳۱۰)حدثنا حبان بن موسیٰ انا عبدالله عن يونس عن الزهری

ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا ہمیں عبداللہ نے خبر دی یونس سے روایت کرتے ہوئے، انہیں زہری نے

عن حميد بن عبدالرحمن انه سمع معاوية يقول قال رسول الله ﷺ

انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے معاویہؓ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

من يرد الله به خيرا يفقهه فی الدين والله المعطی

جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی عطا کرنے والے ہیں

وانا القاسم ولا تزال هذه الامة ظاهر ين على من خالفهم

میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور اپنے مخالفوں کے مقابلے میں یہ امت ہمیشہ ایک مضبوط اور توانا امت کی حیثیت سے باقی رہے گی

حتى ياتي امر الله وهم ظاهرون

یہاں تک کہ اللہ کا امر (قیامت) آ جائے اور اس وقت بھی اسے غلبہ حاصل رہے گا

❁❁❁❁❁❁❁❁

(۳۱۱)حدثنا محمد بن سنان ثنا فليح ثنا حلال

ہم سے محمد سنان نے حدیث بیان کی کہا ہم سے فلیح نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حلال نے حدیث بیان کی

عن عبدالرحمن بن ابی عمرة عن ابی هريرةؓ ان رسول الله ﷺ قال ما اعطيكم

اور ان سے عبدالرحمٰن بن ابو عمرہ نے اور ان سے ابو ہریرہؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمہیں نہ میں کوئی چیز دیتا ہوں

ولا امنعكم انما انا قاسم اضع حيث امرت

نہ تم سے کسی چیز کو روکتا ہوں میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں جہاں کا مجھے حکم ہے بس میں رکھ دیتا ہوں

قوله ما اعطيكم ولا امنعكم:...... اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ مصارف میں کمی وبیشی نہیں کر سکتے کہ کسی کو مصرف بنائیں اور کسی کو مصرف نہ بنائیں۔

(۳۱۲) حدثنا عبداللہ بن یزید ثناسعید بن ابی ایوب ثنی ابوالاسود
ہم سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سعید بن ابوایوب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابواسود نے حدیث بیان کی
عن ابن ابی عیاش واسمه نعمان عن خولة الانصاریةؓ قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان سے ابن ابی عیاش نے اوران کا نام نعمان ہے، ان سے خولہ انصاریہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا
یقول ان رجالاً یتخوضون فی مال اللّٰہ بغیر حق فلهم النار یوم القیامة
آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ کچھ لوگ اللہ تعالٰی کے مال میں غلط طریقہ پر تصرف کرتے ہیں اورانہیں قیامت کے دن آگ ملے گی

قوله یتخوضون:...... معنی یہ ہے کہ مسلمانوں کے مال میں باطل تصرف کرتے ہیں خواہ تقسیم میں ہو یا اس کے علاوہ ہو پس روایت ترجمہ کے موافق ہوجائے گی۔ بعض حضرات نے کہا کہ بغیر حق اس کا معنی ہے۔ بغیر قسمة حق، حق اگرچہ لفظ عام تھا لیکن تقسیم کے ساتھ خاص کردیا تاکہ روایت ترجمۃ الباب کے موافق ہوجائے۔

(۲۰۷)
باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلت لکم الغنائم
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ غنیمت تمہارے لئے حلال کی گئی ہے

ترجمة الباب سے غرض:...... یہ ترجمہ شارحہ ہے امام بخاریؒ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح فرمارہے ہیں کہ غنائم تمہارے لئے (امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم) حلال کئے گئے ہیں تمہارے علاوہ کسی اور امت کے لئے نہیں اس پر بطور دلیل ایک آیت مبارکہ لائے ہیں ارشاد ربانی ہے وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً الآية افَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ میں هذه کا مشارالیہ غنائم خیبر ہے۔

وقال اللّٰہ عز وجل وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَأْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ
اوراللہ تعالٰی نے فرمایا کہ "اللہ تعالٰی نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے، جس میں سے یہ (خیبر کی غنیمت) پہلے ہی دے دی ہے"
فهی للعامة حتی یبینه الرسول صلی اللہ علیہ وسلم
یہ آیت تمام مسلمانوں کو شامل تھی، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت فرما دی

قوله للعامة حتی یبینه الرسول صلی اللہ علیہ وسلم:...... بظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غنائم تمام مسلمانوں کے لئے ہیں اور بقایا چار خمس بھی امام کے اختیار میں ہیں لیکن یہ کسی کا مذہب نہیں اس لئے اس ظاہر کو چھوڑ دیا جائے گا

[1] پارہ ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۲۰

اوراحلت لکم الغنائم سے چار خمس مراد لئے جائیں گے اور باقی خمس امام کے اختیار میں ہوگا جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے عمل سے ثابت ہے۔

طبرانی میں ایک روایت نقل کی گئی ہیں عن ابن عباس قال کان رسول الله بعث سرية فغنمو ا خمس الغنيمة فضرب ذٰلک الخمس فی خمسه ثم قرأ وَاعۡلَمُوۡا اَنَّمَا غَنِمۡتُمۡ الايه فجعل سهم الله وسهم الرسول واحداً ولذی القربیٰ سهماً ثم جعل هٰذين السهمين قوة فی الخيل والسلاح وجعل سهم اليتامیٰ والمساکين وابن السبيل لايعطيه غير هم ثم جعل اربعة اخماس للغانمين للفرس سهمان ولراکبه سهم وللراجل سهم[1]

(۳۱۳)حدثنا مسدد ثنا خالد ثنا حصين عن عامر
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے
عن عروة البارقیؓ عن النبی ﷺ قال الخيل معقود فی نواصيها الخير الاجر
اور ان سے عروہ بارقیؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر رکھ دی گئی ہے
والمغنم الیٰ يوم القيامة
آخرت میں (اس پر جہاد کرنے کی وجہ سے) ثواب اور (دنیا میں مال) مال غنیمت قیامت کے دن تک

والحديث قدمر فی کتاب الجهاد فی باب الخيل معقود فی نواصيها الخير الیٰ يوم القيامة.

(۳۱۴)حدثنا ابواليمان انا شعيب ثنا ابوالزناد عن الاعرج
ہم سے ابویمان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں شعیب نے خبر دی کہا ہمیں ابوزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے
عن ابی هريرةؓ ان رسول الله ﷺ قال اذا هلک کسری فلا کسری بعده
اوران سے ابوہریرہؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسریٰ ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا
واذا هلک قيصر فلا قيصر بعده
اور جب قیصر ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہ ہو گا، (شام میں)
والذی نفسی بيده لَتُنۡفِقَنَّ کنوزهما فی سبيل الله
اوراس ذات کی مقسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم لوگ ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کروگے

[1] نصب الرایہ ص۴۱۳ ج ۳

فلا کسری بعده:...... ای فی العراق.

ولا قیصر :......ای فی الشام . اور ''لا'' کا کلمہ یہاں بمعنی لیس ہے لہٰذا تکرار لازم نہیں آئے گا[1]

(۳۱۵)حدثنا اسحٰق سمع جریرا عن عبدالملک عن جابر بن سمرة
ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی انہوں نے جریر سے سنا، انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے
قال قال رسول اللّٰہ ﷺ اذا ھلک کسری فلا کسری بعده واذا ھلک قیصر
کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب کسریٰ ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوجائے گا
فلا قیصر بعده والذی نفسی بیده لتنفقن کنوز ھما فی سبیل اللّٰہ
تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہ ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کروگے

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

(۳۱۶)حدثنا محمد بن سنان ثنا ھشیم نا سیار ثنا یزید الفقیر
ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں سیار نے خبر دی، کہا کہ ہمیں یزید فقیر نے حدیث بیان کی
ثنا جابر بن عبداللّٰہ ؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ احلت لی الغنآئم
ان سے جابر بن عبداللہ ؓ نے حدیث بیان کی کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے لئے غنیمت جائز کی گئی ہے

والحدیث قد مر فی کتاب الطھارة فی باب او التیمم

(۳۱۷)حدثنا اسماعیل ثنی مالک عن ابی الزناد عن الاعرج
ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابوزناد نے ان سے اعرج نے
عن ابی ھریرة ؓ ان رسول اللّٰہ ﷺ قال تکفل اللّٰہ لمن جاھد فی سبیله
اور ان سے ابوہریرہ ؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا
لایخرجه الا الجھاد فی سبیله وتصدیق کلماته
اور جس کی جنگ میں شرکت صرف اللہ کے راستے میں جہاد کا مخلصانہ جذبہ اور اللہ کے دین کی تصدیق و تائید کیلئے تھی
بان یدخله الجنة اویرجعه الی مسکنه الذی خرج منه مع ما نال من اجر او غنیمة
تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے ورنہ پھر اسے اس کے گھر کی طرف اجر اور غنیمت کے ساتھ واپس بھیجتا ہے جہاں سے وہ نکلا تھا

والحدیث قد مضی فی کتاب الایمان فی باب الجھاد من الایمان[2]

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۴۱ ج ۱۵ [2] الخیر الساری ص ۲۸۳ ج ۱

(۳۱۸)حدثنا محمد بن العلاء ثنا ابن المبارک عن معمر عن همام بن منبه

ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے ان سے ہمام بن منبہ نے

عن ابی ہریرةؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غزا نبی من الانبیاء فقال لقومه

اور ان سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انبیاء میں سے ایک نبی نے غزوہ کا ارادہ کیا تو اپنی قوم سے کہا

لایتبعنی رجل ملک بضع امرأة وهو یرید ان یبنی بها

کہ میرے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ چلے جس نے ابھی نئی شادی کی ہو کہ دلہن کے ساتھ کوئی رات بھی نہ گزاری ہو، اور وہ رات گزارنا چاہتا ہو

ولما یبن بها ولا احد بنی بیوتا و لم یرفع سقوفها ولا احد اشتریٰ غنما اوخلفات

اور وہ شخص جس نے گھر بنایا ہو اور ابھی اس کی چھت نہ بنا سکا ہو اور وہ شخص جس نے (حاملہ) بکری یا حاملہ اونٹنیاں خریدی ہوں

وهو ینتظر ولادها فغزا فدنا من القریة صلاة العصر

اور وہ ان کے بچے جننے کا انتظار کر رہا ہو پھر انہوں نے غزوہ کیا اور جب وہ آبادی سے قریب ہوئے

اوقریبا من ذلک فقال للشمس انک مامورة وانا مامور فیکم اللهم

تو عصر کا وقت ہو گیا یا اس کے قریب وقت ہوا، انہوں سے سورج سے فرمایا کہ تم بھی مامور ہو اور ہم بھی مامور ہیں، اے اللہ،

احبسها علینا فحبست حتی فتح اللّٰه علیه فجمع الغنائم

اسے ہمارے لئے اپنی جگہ پر روکے رکھیئے چنانچہ سورج رک گیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عنایت فرمائی پھر انہوں نے غنیمت جمع کی

فجاء ت یعنی النار لتاکلها فلم تطعمها فقال ان فیکم غلولا

اور آگ اسے جلانے کیلئے آئی لیکن نہیں جلایا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے کسی نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے

فلیبایعنی من کل قبیلة رجل

اسی وجہ سے آگ نے اسے نہیں جلایا، اس لئے ہر قبیلہ کا ایک فرد آ کر میرے ہاتھ پر بیعت کرے

فلزقت ید رجل بیده فقال فیکم الغلول

ایک قبیلہ کے شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا، انہوں نے فرمایا کہ خیانت تمہارے ہی قبیلے میں ہوئی ہے

فلتبایعنی قبیلتک فلزقت ید رجلین او ثلثةبیده

اب تمہارے قبیلے کے تمام افراد آئیں اور بیعت کریں چنانچہ اس قبیلے کے دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ اسی طرح ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا

فقال فیکم الغلول فجاؤا برأس مثل رأس بقرة من الذهب فوضعوها
تو آپ نے فرمایا کہ خیانت تمہیں لوگوں نے کی ہے وہ لوگ گائے کے سر کی طرح سونے کا ایک سر لائے اور اسے رکھ دیا
فجاء ت النار فاکلتها ثم احل اللّٰه لناالغنائم رای ضعفنا وعجزنا فاحلها لنا
تب آگ آئی اور اسے جلا گئی، پھر غنیمت اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے جائز قرار دے دی، ہماری کمزوری اور عجز کو دیکھا اس لئے ہمارے لئے جائز قرار دی

امام بخاریؒ نے کتاب النکاح میں بھی اور امام مسلمؒ نے مغازی میں ابو کریبؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

غزانبی من الانبیاء:...... محمد بن اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام مراد ہیں۔علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ سورج دو نبیوں کے لئے روکا گیا (۱) حضرت یوشع علیہ السلام (۲) حضرت محمد ﷺ پر[۱] جب آپ ﷺ نے معراج سے واپسی پر قافلہ کے آنے کی خبر دی۔

خلفات:......خَلِفَۃ کی جمع ہے بمعنٰی حاملہ اونٹنیاں۔

فدنا من القریة:......پس بستی کے قریب پہنچے مراد اریحا بستی ہے اور جمعہ کا دن تھا[۲]

فجاء ت النارفا کلتها:...... آگ آئی اور مالِ غنیمت کھا گئی سابقہ اُمم میں غنائم حلال نہیں تھے، رکھ دیئے جاتے آگ آکر جلا جاتی، کھا جاتی۔ جب اللہ پاک نے ہمارے عجز اور کمزوری کو دیکھا تو ہمارے لئے غنائم کو حلال قرار دیا۔

قوله انک مامورة:...... ای انک مامورة بالغروب و انا مامور بالصلوٰة او القتال قبل الغروب یعنی اے سورج تجھے غروب کا حکم دیا گیا ہے اور میں بھی مامور ہوں نماز کے لئے یا غروب سے قبل قتال کے لئے۔

اللھم احبسها علینا:...... کیونکہ اگلا دن ہفتہ کا تھا اور ان کی شریعت میں ہفتہ کے دن قتل و قتال ممنوع تھا اس لئے چاہتے تھے کہ اگلے دن سے پہلے ہی فتح حاصل ہو جائے۔

خلاصه:...... اس باب میں کل چھ احادیث ذکر فرمائیں ہیں پہلی حدیث حضرت عروہ بارقیؓ سے، دوسری حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے، تیسری حدیث حضرت جابر بن سمرۃؓ سے۔ان تینوں احادیث میں ہے کہ تم قیصر و کسریٰ کے خزانوں کو حاصل کرو گے یعنی تمہیں غنیمتیں ملیں گی۔چوتھی حدیث حضرت جابر بن عبداللہؓ سے ہے اس میں غنائم کے حلال ہونے کا ذکر ہے پانچویں حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے ہے اس میں بھی غنیمت کے حلال ہونے کا ذکر ہے۔ چھٹی حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے ہے اور اس میں ایک نبی کے واقعہ کا ذکر ہے اس بات کو بیان کرنے کے لئے کہ غنیمتوں کا اس امت کے لئے حلال ہونا اللہ تعالیٰ کا انعام عظیم ہے کیونکہ پہلی امتوں کے لئے غنیمتیں حلال نہیں کی گئیں بلکہ وہ غنیمتیں رکھ دیتے تھے ایک آگ آتی اور اُسے کھاتی یعنی جلا دیتی۔

---

[۱] عمدۃ القاری ص۴۲ ج۱۵ [۲] عمدۃ القاری ص۴۳ ج۱۵

﴿۲۰۸﴾

باب الغنیمة لمن شهد الوقعة

غنیمت اُسے ملتی ہے جو جنگ میں حاضر ہو جائے

ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتا رہے ہیں کہ مالِ غنیمت اُسے ملے گا جو جنگ میں شریک ہوگا۔

الغنیمة الخ:...... یہ قولِ حضرت عمرؓ ہے اور اسی پر فقہاء کی جماعت کا اتفاق ہے۔

سوال:...... آنحضرت ﷺ نے غنائمِ خیبر میں سے ان حضرات کو بھی حصہ دیا جو جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے جیسے اصحابِ سفینہ، تو ترجمة الباب کا کیا مطلب ہوگا؟

جواب﴿۱﴾:...... یہ ابتداءِ اسلام کی بات ہے کہ جب لوگوں کو مال کی بڑی ضرورت تھی شدتِ احتیاج اور ابتداء اسلام کی وجہ سے کچھ مال دیا ورنہ حکم وہی ہے جس کا ذکر ترجمة الباب میں ہے[۱]

جواب﴿۲﴾:...... اصحابِ سفینہ کو غانمین، حاضرین کی رضامندی سے دیا[۲]

(۳۱۹) حدثنا صدقة انا عبدالرحمن عن مالک عن زید بن اسلم عن ابیه
ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی کہا ہمیں عبدالرحمٰن نے خبر دی، انہیں مالک نے انہیں زید بن اسلم نے انہیں ان کے والد نے
قال قال عمرؓ لولا اخر المسلمین ما فتحت قریة
کہا کہ عمرؓ نے فرمایا، اگر مسلمانوں کی آنے والی نسلوں کا خیال نہ ہوتا تو جو شہر بھی فتح ہوتا
الاقسمتها بین اهلیها کما قسم النبی ﷺ خیبر
میں اسے فاتحین میں اس طرح تقسیم کر دیتا جس طرح نبی کریم ﷺ نے خیبر کی تقسیم کی تھی

مطابقت:...... اس حدیث کو ترجمة الباب کے ساتھ اس طرح مطابقت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا لولا اخر المسلمین ما فتحت قریة الا قسمتها بین اهلیها کما قسم النبی ﷺ خیبر یعنی بعد والے مسلمان کی خیر خواہی کے لئے تقسیم نہیں کیا ورنہ تقسیم کر دیتا۔ مصنفہ عبدالرزاقؒ میں صحیح سند کے ساتھ نقل کیا گیا ہے کہ ان عمرؓ کتب الیٰ عمار ان الغنیمة لمن شهد الوقعة۔

سوال:...... جب غنیمت غانمین کا حق ہے تو تقسیم کیوں نہیں کی گئی؟

جواب:...... حضرت عمرؓ نے یا تو ان کو بیع کے ذریعے راضی کر لیا یا پھر سب پر اس زمین کو وقف کر دیا تھا جیسا کہ عراق کی زمینوں کو وقف کر دیا گیا تھا[۳]

---

[۱] عمدۃ القاری ص۴۴ ج۱۵ [۲] بخاری شریف ص۴۴۳ ج۱ حاشیہ۴ [۳] عمدۃ القاری ص۴۴ ج۱۵

﴿۲۰۹﴾

باب من قاتل للمغنم هل ينقص من اجره

جس نے غنیمت کے لئے قتال کیا تو کیا اس کے ثواب سے کمی کی جائے گی

ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جو شخص صرف غنیمت کے حصول کے لئے جہاد کرے گا اسے ثواب نہیں ملے گا اور وہ شخص جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جہاد کرے اور غنیمت کا بھی خیال کرے اس کو اجر ملے گا اور اس کی دلیل ابوداؤد کی وہ روایت ہے جس میں ہے بعثنا رسول الله ﷺ لنغنم على اقدامنا فرجعنا فلم نغنم شيأ وعرف الجهد في وجوهنا فقام فينا فقال اللهم لاتكلهم الى فاضعف عنهم ولا تكلهم الى انفسهم فيعجزو عنها ولا تكلهم الى الناس فيستأثروا عليهم (الحدیث)

هل ينقض من اجره:...... اس جملہ کا جواب ليس له اجر (اس کے ثواب نہیں) ہے حدیث الباب کتاب الجهاد ، باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا میں گزر چکی ہے۔

(۳۲۰) حدثنا محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبة
ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی
عن عمرو قال سمعت ابا وائل ثنا ابو موسیٰ الاشعریؓ قال
ان سے عمرو نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے ابووائل سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا
قال اعرابی للنبی ﷺ الرجل یقاتل للمغنم
کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، ایک شخص ہے جو غنیمت حاصل کرنے کیلئے جہاد میں شریک ہوتا ہے
والرجل یقاتل لیذکر ویقاتل لیری مکانه
ایک شخص ہے اس لئے شرکت کرتا ہے کہ اس کی بہادری کے چرچے زبانوں پر آجائیں۔ ایک شخص ہے جو اس لئے لڑتا ہے تا کہ اس کی دھاک بیٹھ جائے
من فی سبیل الله فقال من قاتل لتکون کلمة الله هی العلیا فهو فی سبیل الله
تو ان میں سے اللہ کے راستے میں کونسا ہوگا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جنگ میں شرکت اس لئے کرتا ہے تا کہ اللہ کا کلمہ ہی (دین) بلند رہے تو وہی اللہ کے راستے میں ہے

﴿۲۱۰﴾

باب قمسة الامام ما يقدم عليه ويخبأ لمن لم يحضره اوغاب عنه

امام کا تقسیم کا کرنا اس مال کو جو اس کے پاس آتا ہے دارالحرب سے اور خیال رکھنا اس شخص کا جو مجلسِ قسمت میں موجود نہ ہو یا غائب ہو

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ امام کو دارالحرب سے حاصل شدہ اموال

حاضرین اور غائبین کے درمیان تقسیم کر دیئے جائیں اس طرح کہ حاضرین کو ان کا حصہ دے دیا جائے اور غائبین کا حصہ محفوظ کر دیا جائے گا۔

یخبأ :...... باب فتح سے بمعنی چھپانا، پوشیدہ کرنا۔

(۳۲۱)حدثنا عبدالله بن عبدالوهاب ثنا حماد بن زيد عن ايوب

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے

عن عبدالله بن ابی ملیکة ان النبیﷺ اهدیت له اقبیة من دیباج

اور ان سے عبداللہ بن ابو ملیکہ نے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دیباج کی کچھ قبائیں ہدیہ کے طور پر آئی تھیں

مزررة بالذهب فقسمها فی ناس من اصحابه وعزل منها واحدالمخرمة بن نوفل

جس میں سونے کی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں۔ انہیں آنحضور ﷺ نے اپنے چند اصحاب میں تقسیم کر دیا اور ایک قباء مخرمہ بن نوفلؓ کیلئے رکھ لی

فجاء ومعه ابنه المسور بن مخرمة فقام علی الباب فقال

پھر مخرمہؓ آئے اور ان کے ساتھ ان کے صاحبزادے مسور بن مخرمہؓ بھی تھے آپ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور کہا

ادعه لی فسمع النبیﷺ صوته فاخذ قباءً فتلقاه به

کہ میرا نام لے کر نبی کریم ﷺ کو بلاؤ، آنحضور ﷺ نے ان کی آواز سنی تو قباء لے کر باہر تشریف لائے اور اس کی گھنڈیاں ان کے سامنے کر دیں

واستقبله بازراره فقال یا ابا المسور خبأت هذا لک یا اباالمسور خبأت هذا لک وکان فی خلقه شدة

پھر فرمایا ابومسور یہ قباء میں نے تمہارے لئے رکھی لی تھی ابومسور یہ قباء میں نے تمہارے لئے رکھ لی تھی، حضرت مخرمہؓ ذرا تیز طبیعت کے آدمی تھے

رواه ابن علیة عن ایوب و قال حاتم بن وردان ثنا ایوب

ابن علیہ نے ایوب کے واسطہ سے یہ حدیث بیان کی اور حاتم بن وردان نے بیان کیا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی

عن ابن ابی ملیکة عن المسور بن مخرمة قال قدمت علی النبیﷺ اقبیة

ان سے ابن ابو ملیکہ نے، ان سے مسورؓ نے کہ نبی کریم ﷺ کے یہاں کچھ قبائیں آئی تھیں

تابعه اللیث عن ابن ابی ملیکة

اس روایت کی متابعت لیث نے ابن ابوملیکہ کے واسطے سے کی ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہٗ للترجمة فی قوله یااباالمِسور خبأت هٰذا لک.

اقبية:...... قباء کی جمع ہے بمعنی چوغا۔

الديباج:...... الثياب المتخذ من الابريسم

مُزَرَّرَةٌ بالذهب:...... جس میں سونے کی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں۔

ورواه ابن علية:...... حدیث مذکور کو اسماعیل بن علیہ نے ایوبؒ سے روایت کیا ہے۔

وقال حاتم بن وردان:...... امام بخاریؒ نے ایوبؒ کی روایت کو باب شهادت الاعمی[1] میں اس طرح کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے حدثنا زياد بن يحيىٰ حدثنا حاتم بن وردان حدثنا ايوب عن عبدالله بن ابی مليكة عن المسور بن مخرمة الحديث[2]

تابعه الليث:...... ای تابع ايوب الليث یعنی لیث بن سعد نے عبداللہ بن ابی ملیکہؒ سے روایت کرنے میں ایوبؒ کی متابعت کی ہے امام بخاریؒ نے اس متابعت کی سند کو کتاب الهبة، باب کیف يقبض العبد والمتاع[3] میں ذکر کیا ہے۔

﴿۲۱۱﴾

باب كيف قسم النبی ﷺ قريظة والنضير وما اعطى من ذلک فی نوائبه

نبی کریم ﷺ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر کے اموال کی تقسیم کس طرح کی تھی؟ اور کتنا حصہ اس میں سے حکومت کی ضرورت و مصالح کے لئے محفوظ رکھا تھا؟

ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ یہ بیان فرما رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر (یہود کے دو قبیلوں) کے اموال کو کیسے تقسیم کیا تھا اور حکومت کی ضرورت اور مصالح کے لئے کتنا حصہ محفوظ رکھا تھا۔

(۳۲۲) حدثنا عبدالله بن ابی الاسود ثنا معتمر عن ابيه
ہم سے عبداللہ بن ابو اسود نے حدیث بیان کی کہا ہم سے معتمر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کیا
قال سمعت انس بن مالک ؓ يقول كان الرجل يجعل للنبی ﷺ النخلات
کہ میں نے انس بن مالکؓ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ صحابہ (انصار) کچھ کھجور کے درخت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کر دیا کرتے تھے
حتى افتتح قريظة والنضير فكان بعد ذلک يرد عليهم
لیکن جب اللہ تعالیٰ نے قریظہ اور نضیر کے قبائل پر فتح دی تو آنحضور ﷺ اس کے بعد اس طرح کے ہدایا واپس کر دیا کرتے تھے

﴿تحقيق وتشريح﴾

حين افتتح قريظة والنضير:...... جب اللہ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر پر فتح دی۔

[1] ص ۳۶۲ ج ۱ [2] عمدۃ القاری ص ۴۶ ج ۱۵ [3] ص ۳۵۴ ج ۱

سوال:...... افتتاح (فتح کرنا) بنوقریظہ پر صادق آتا ہے بنونضیر پر صادق نہیں آتا تو پھر دونوں کے لئے افتتح کیوں فرمایا؟

جواب:...... یہ علفتھا تبنا وماء باردا کے قبیل سے ہے بنونضیر کی جلاوطنی مجازاً فتح ہی ہے۔[1]

قوله وکان بعد ذلک:...... تو اس کے بعد اس طرح کے ہدایا واپس کردیا کرتے تھے یعنی پہلے لے لیتے تھے اور بعد میں لوٹا دیتے تھے۔

سوال:...... روایت الباب میں تو تقسیم کا طریقہ کار بیان نہیں کیا گیا؟

جواب:...... اس مقام میں حدیثِ انسؓ مختصر ہے اور کتاب المغازی میں اس روایت کو مفصل ذکر کیا گیا ہے جس میں کیفیتِ تقسیم کا بھی بیان ہے پس اس تفصیلی روایت کے اعتبار سے امام بخاریؒ نے ترجمہ قائم فرمایا۔

﴿۲۱۲﴾

باب برکة الغازی فی ماله حیا ومیتا مع النبی ﷺ وولاة الامر

نبی کریم ﷺ اور خلفاء کے ساتھ غزوہ کرنے والے کے مال میں برکت، زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی

(۳۲۳) حدثنا اسحٰق بن ابراهیم قال قلت لا بی اسامة احدثکم هشام بن عروة
ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا آپ لوگوں سے ہشام بن عروہ نے
عن ابیه عن عبدالله بن الزبیر قال لما وقف الزبیر یوم الجمل
یہ حدیث اپنے والد کے واسطہ سے بیان کی ہے؟ کہ ان سے عبدالرحمٰن بن زبیرؓ نے فرمایا کہ جمل کی جنگ کے موقعہ پر جب حضرت زبیر کھڑے ہوئے
دعا نی فقمت الٰی جنبه فقال یا بنی انه لایقتل الیوم الاظالم اومظلوم
تو مجھے بلایا، میں آپ کے پہلو میں جا کر کھڑا ہو گیا، آپ نے فرمایا بیٹے آج کی لڑائی میں یا ظالم مارا جائے گا یا مظلوم
وانی لا ارانی الا ساقتل الیوم مظلوما وان من اکبر همی لدَینی
اور بے شک میں خیال کرتا ہوں کہ آج میں مظلوم قتل کیا جاؤں گا، ادھر مجھے سب سے زیادہ فکر اپنے قرضوں کی ہے
افتری دیننا یبقی من مالنا شیئا فقال یا بنی
آپ کیا خیال کرر ہے ہیں کہ کیا قرض ادا کرنے کے بعد ہمارا مال کچھ بچ جائے گا؟ پھر انہوں نے فرمایا اے میرے بیٹے
بع مالنا واقض دینی واوصی بالثلث
ہمارا مال فروخت کرکے اس سے میرا قرض ادا کردینا، اس کے بعد آپ نے ایک تہائی کی میرے لئے

[1] عمدة القاری ص ۴۶ ج ۱۵

وثلثه لبينه يعني لبني عبدالله بن الزبير يقول

اور اس تہائی کے تیسرے حصہ کی وصیت میرے بچوں کے لئے کی، یعنی عبداللہ بن زبیرؓ کے بچوں کے لئے، انہوں نے فرمایا تھا

ثلث الثلث اثلاثاً فان فضل من مالنا فضل بعدقضاء الدين فثلثه لولدک

کہ اس تہائی کے تین حصے کرلینا اور اگر قرض کی ادائیگی کے بعد ہمارے اموال میں سے کچھ بچ جائے، تو اس کا ایک تہائی تمہارے بچوں کے لئے ہوگا

قال هشام وكان بعض ولد عبدالله قد وازى بعض بنى الزبير خبيب وعبادوله يومئذ تسعة بنين وتسع بنات

ہشام نے بیان کیا کہ عبداللہؓ کے بعض لڑکے زبیرؓ کے بعض لڑکوں کے برابر تھے یعنی خبیب اور عباد اور زبیرؓ کے اس وقت نو لڑکے اور نو لڑکیاں تھیں

قال عبدالله فجعل يوصيني بدينه ويقول

عبداللہؓ نے بیان کیا کہ پھر زبیرؓ مجھے اپنے قرض کے سلسلے میں وصیت کرنے لگے اور فرمانے لگے

يا بني ان عجزت عن شئ منه فاستعن عليه مولاى قال

کہ اگر قرض کی ادائیگی کے کسی مرحلہ پر بھی دشواریاں پیش آئیں تو میرے مالک و مولا سے اس پر مدد چاہنا انہوں نے بیان کیا

فوالله مادريت ما اراد حتى قلت يا ابه من مولاک قال الله قال

کہ بخدا میں ان کی بات نہ سمجھ سکا آخر میں نے پوچھا کہ اے اباجان آپ کے مولا کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ، انہوں نے بیان کیا

فوالله ما وقعت فى كربة من دينه الاقلت يا مولى الزبيراقض عنه دينه

کہ پھر خدا گواہ ہے کہ قرض ادا کرنے میں جو دشواری بھی سامنے آئی تو میں نے اسی طرح دعا کی کہ اے زبیر کے مولا ان کی طرف سے ان کا قرض ادا کر دیجیے

فيقضيه فقتل الزبيرؓ ولم يدع دينارا ولادرهما

تو ادائیگی کی صورت پیدا ہو جاتی تھی، چنانچہ جب حضرت زبیرؓ شہید ہوئے تو انہوں نے ترکہ میں درہم و دینار نہیں چھوڑے تھے

الاارضين منها الغابة واحدىٰ عشرة دارا بالمدينة ودارين بالبصرة

بلکہ ان کا ترکہ کچھ زمینیں تھیں اور اسی میں غابہ کی زمین بھی شامل تھی اور گیارہ مکانات مدینہ منورہ میں تھے اور دو مکان بصرہ میں تھے

ودارا بالكوفة ودارابمصر قال وانما كان دينه الذى عليه ان الرجل كان

اور ایک مکان کوفہ میں تھا اور ایک مکان مصر میں تھا حضرت عبداللہؓ نے بیان کیا کہ ان پر جو اتنا سارا قرض ہو گیا تھا اس کی صورت یہ ہوتی تھی

ياتيه بالمال فيستودعه اياه فيقول الزبير لاولكنه سلف

کہ جب انکے پاس کوئی شخص اپنا مال لے کر امانت رکھنے آتا تو آپ اس سے کہتے کہ نہیں البتہ اس صورت میں رکھ سکتا ہوں کہ یہ میرے ذمے قرض رہے

فانی اخشی علیه الضیعة وما ولی امارة قط ولاجبایة خراج

کیونکہ مجھے اس کے ضائع ہوجانے کا بھی خوف ہے، زبیر کسی علاقے کے امیر کبھی نہیں بنے تھے، نہ وہ خراج کی وصول یابی پر کبھی مقرر ہوئے تھے

ولا شیئا الا ان یکون فی غزوة مع النبیﷺ اومع ابی بکرو عمرو عثمانؓ

اور نہ کوئی دوسرا عہدہ انہوں نے قبول کیا تھا، البتہ انہوں نے رسول اللہﷺ کے ساتھ اور ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کے ساتھ غزوات میں شرکت ضرور کی تھی

قال عبدالله بن الزبیر فحسبت ما علیه من الدین فوجدته الفی الف ومائتی الف

عبداللہ بن زبیرؓ نے بیان کیا کہ جب میں نے اس رقم کا حساب کیا جو ان پر قرض کی صورت میں تھی تو اس کی تعداد بائیس لاکھ تھی

فقال فلقی حکیم بن حزام عبدالله بن الزبیر

پس بیان کیا کہ پھر حکیم بن حزامؓ، عبداللہ بن زبیرؓ سے ملے تو دریافت فرمایا، اے بھتیجے میرے (دینی) بھائی پر کتنا قرض ہے،

فقال یا ابن اخی کم علیٰ اخی من الدین فکتمه فقال مائة الف فقال حکیم والله ما اری اموالکم تسع لهذا

عبداللہؓ نے چھپانا چاہا اور کہہ دیا کہ ایک لاکھ، اس پر حکیمؓ نے فرمایا، بخدا، میں تو نہیں سمجھتا کہ تمہارے پاس موجود سرمایہ سے یہ قرض ادا ہو سکے گا

فقال له عبدالله افرایتک ان کانت الفی الف ومائتی الف قال ما اراکم تطیقون هذا

عبداللہؓ نے اب کہا کہ اگر قرض کی تعداد بائیس لاکھ ہوئی پھر آپ کی کیا رائے ہوگی؟ انہوں نے فرمایا کہ پھر تو یہ قرض تمہاری برداشت سے باہر ہے

فان عجزتم عن شئی منه فاستعینوا بی قال و کان الزبیر اشتری الغابة بسبعین ومائة الف

خیر اگر کوئی دشواری پیش آئے تو مجھ سے مدد طلب کرنا، بیان کیا گیا ہے کہ زبیرؓ نے غابہ کی جائیداد ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی

فباعها عبدالله بالف الف وستمائة الف ثم قام فقال من کان له علی الزبیر حق فلیوا فنا بالغابة

پس عبداللہؓ نے سولہ لاکھ میں بیچی، پھر انہوں نے اعلان کیا کہ زبیرؓ پر جن کا قرض ہو وہ غابہ میں ہم سے آکر مل لے

فاتاه عبدالله بن جعفر و کان له علی الزبیر اربعمأ ئة الف فقال لعبد الله ان شئتم ترکتها لکم

چنانچہ عبداللہ بن جعفرؓ آئے ان کا زبیرؓ پر چار لاکھ روپے قرض تھا تو انہوں نے یہی پیش کش کی کہ اگر تم چاہو تو یہ قرض چھوڑ سکتا ہوں

قال عبدالله لاقال فان شئتم جعلتموها فیما تؤخرون ان اخرتم فقال عبدالله لا

لیکن عبداللہؓ نے فرمایا کہ نہیں، پھر انہوں نے کہا کہ اگر تم چاہو تو یہ سارے قرض کی ادائیگی کے بعد لے لوں گا، عبداللہؓ نے اس پر بھی یہی فرمایا کہ نہیں

قال فاقطعوا لی قطعة فقال عبدالله لک من هٰهنا الی هٰهنا

آخر انہوں نے فرمایا کہ پھر اس میں میرے حصہ کا قطعہ متعین کر دو، عبداللہؓ نے فرمایا کہ آپ یہاں سے یہاں تک لے لیجیے

قال فباع منها فقضی دینه فاوفاه وبقی منها اربعة اسهم ونصف

بیان کیا کہ زبیرؓ کی غابہ والی جائیداد بیچ کر ان کا قرض ادا کر دیا گیا اور سارے قرض کی ادائیگی ہوگئی۔ غابہ کی جائیداد میں ساڑھے چار حصے ابھی باقی تھے

فقدم علی معاویة وعنده عمرو بن عثمان والمنذر بن الزبیر وابن زمعة فقال له معاویة

اس لئے عبداللہؓ معاویہؓ کے یہاں (شام) تشریف لے گئے، وہاں عمرو بن عثمان منذر بن زبیر اور ابن زمعہ بھی موجود تھے، معاویہؓ نے ان سے دریافت فرمایا

کم قومت الغابة قال کل سهم بمائة الف قال کم بقی

کہ ہر حصے کی کتنی قیمت لگائی گئی ہے عبداللہؓ نے کہا کہ ہر حصہ ایک لاکھ کا حضرت معاویہؓ نے پوچھا کہ باقی کتنے حصے رہ گئے ہیں

قال اربعة اسهم ونصف فقال المنذربن الزبیر قد اخذت سهما بمائة الف و قال عمرو بن عثمان

تو عبداللہؓ نے کہا کہ ساڑھے چار حصے اس پر منذر بن زبیر نے فرمایا کہ ایک حصہ ایک لاکھ میں، میں لیتا ہوں، عمرو بن عثمان نے فرمایا

قد اخذت سهما بمائة الف وقال ابن زمعة قد اخذت سهماً بمأئة الف فقال معاویة

کہ ایک حصہ ایک لاکھ میں میں لیتا ہوں، ابن زمعہ نے فرمایا کہ ایک حصہ ایک لاکھ میں، میں لیتا ہوں، اسکے بعد معاویہؓ نے پوچھا

کم بقی قال سهم ونصف قال قد اخذته بخمسین ومائة الف

کہ اب کتنے حصے باقی بچے؟ انہوں نے کہا کہ ڈیڑھ حصہ، معاویہؓ نے فرمایا کہ پھر اسے میں ڈیڑھ لاکھ میں لیتا ہوں

قال فباع عبدالله بن جعفر نصیبه من معاویة بستمائة الف فلما فرغ ابن الزبیر من قضاء دینه قال بنوا الزبیر

بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفرؓ نے اپنا حصہ بعد میں معاویہؓ کو چھ لاکھ میں بیچ دیا، پھر جب ابن زبیرؓ قرض کی ادائیگی کر چکے تو زبیرؓ کی اولاد نے کہا

اقسم بیننا میراثنا قال لهم والله لا اقسم بینکم

کہ اب ہماری میراث تقسیم کر دیجئے لیکن عبداللہؓ نے فرمایا کہ ابھی میں تمہاری میراث اس وقت تک تقسیم نہیں کروں گا

حتی انادی بالموسم اربع سنین الامن کان له علی الزبیر دین فلیأ تنا فلنقضه

جب تک کہ چار سال تک ایام حج میں اس کا اعلان نہ کرلوں کہ جس کا بھی زبیرؓ پر قرض ہے وہ ہمارے پاس آئے اور اپنا قرض لے جائے

قال فجعل کل سنة ینادی بالموسم فلما مضیٰ اربع سنین قسم بینهم

بیان کیا کہ عبداللہؓ نے اب ہر سال ایام حج میں اس کا اعلان کرانا شروع کیا جب چار سال گزر گئے تو ان کی میراث تقسیم کی

قال وکان للزبیر اربع نسوة ورفع الثلث

بیان کیا کہ زبیرؓ کی چار بیویاں تھیں اور عبداللہؓ نے (وصیت کے مطابق) تہائی حصہ باقی ماندہ رقم سے نکال لیا تھا

فاصاب کل امرأة الف الف ومائتا الف فجمیع ماله خمسون الف الف ومائتا الف

پھر بھی ہر بیوی کے حصے میں بارہ لاکھ کی رقم آئی، زبیرؓ کا سارا مال پانچ کروڑ دو لاکھ تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله یوم الجمل:...... یہ لڑائی حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عائشہؓ کے لشکروں کے درمیان سن ٣٦ ھ میں لڑی گئی۔ اس دن کو یوم الجمل اس لئے کہتے ہیں کہ اس دن حضرت عائشہؓ اونٹ پر سوار تھیں۔

قوله ظالم او مظلوم:...... ای ظالم عند خصمه و مظلوم عند نفسه. دونوں فریق اپنے آپ کو درست خیال کرتے تھے۔ علامہ ابن تینؒ اسکا معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ جو صحابی ہیں وہ مجتہد ہونے کی وجہ سے مظلوم ہیں اور جو غیر صحابی ہیں قاتل ہونے کی بناء پر ظالم ہیں۔

قوله وانی لاارانی:...... میں خیال کرتا ہوں کہ میں مظلوم ہوں گا یعنی مصیب ہونگا اور انکا یہ اندازہ درست ثابت ہوا اس لئے کہ وہ غدراً قتل (شہید) کئے گئے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ عمرو بن جرموز حضرت زبیرؓ سے ملے اور کہا کہ مجھے آپ سے کام ہے حضرت زبیرؓ کے غلام عطیہ بھی ساتھ تھے انہوں نے عرض کیا کہ عمرو کے پاس اسلحہ بھی ہے اس پر حضرت زبیرؓ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں اور اسے کہا کہ قریب ہو جا اور بیان کر اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا تو عمرو نے حضرت زبیرؓ سے نماز کی درخواست کی حضرت زبیرؓ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے دوروان نماز عمرو بن جرموز نے آپ کو نیزہ مارا اور شہید کر دیا اور آپ کا سر مبارک اتار کر حضرت علیؓ کے پاس لایا جب حضرت علیؓ کو بتلایا گیا کہ ان جرموز آپ کے پاس حضرت زبیرؓ کا سر لایا ہے تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ بشروا قاتل الزبیر بالنار (حضرت زبیر کے قاتل کو جہنم کی بشارت سنا دو)

قوله وثلثه لبنیه:...... یعنی ثلث کا ثلث پوتوں کے لئے ہے۔

قوله فقد وازی بعض بنی الزبیر:...... یعنی عمر میں برابر ہو گئے۔ یا ان حصوں میں برابر ہو گئے جو ان کو اپنے باپ حضرت زبیرؓ کی وصیت اور میراث سے ملے تھے۔

قوله وله یومئذٍ تسع بنین وتسع بنات:...... له کی ضمیر کا مرجع زبیرؓ ہے۔ اور بعض نے ضمیر عبداللہ بن زبیرؓ کی طرف لوٹائی ہے۔ وہ غلط ہے۔

قوله وما ولی امارة:...... مقصد یہ ہے کہ انہوں نے کسی عہدے کو قبول نہیں کیا ان ذرائع سے مال کثرت سے حاصل نہیں ہوا بلکہ غنیمت کے مال سے جو ملتا تھا وہی تھا۔

قوله فیقول الزبیر لا ولکنه سلف:...... حضرت زبیرؓ کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ یوں امانت کے طور پر اگر تم نے میرے پاس رکھ دیا تو بے کار پڑا رہے گا اور ضائع ہو جانے کے خطرے کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور اگر ضائع ہو گیا تو تمہارا مال ضائع ہو جائے گا اور میں بھی اس سے کوئی نفع نہ اٹھا سکوں گا لیکن اگر قرض کی صورت میں، اسے میں اپنے پاس جمع کر لوں گا تو اس کے ضائع ہو جانے کی صورت میں بھی، بہر حال اس کی ادائیگی میرے لئے ضروری ہوگی۔

قوله فقدم علی معاوية:...... ای فقدم عبدالله بن الزبیر علی معاوية بن ابی سفیان وهو فی دمشق.

سوال:...... بعض نے کہا کہ حضرت امیر معاویہؓ کی خلافت کے زمانے میں آئے۔

جواب:...... یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ انھوں نے قرضہ کی ادائیگی کے لئے تقسیم کو چار سال تک مؤخر کیا گویا کہ تقسیم سن ۴۰ھ میں ہوئی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت بعد میں ہے۔

قوله فجميع ماله خمسون الف الف ومائتا الف:......

سوال:...... اجمال اور تفصیل میں مطابقت نہیں ہے؟ تفصیلی حساب زیادہ بنتا ہے۔اور اجمالی حساب کم بنتا ہے۔ کیونکہ جمیع مال پانچ کروڑ دو لاکھ ذکر کیا گیا ہے۔ جب کہ تفصیلی حساب پانچ کروڑ اٹھانوے لاکھ بنتا ہے جس کو معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عدد معلوم سے عدد مجہول کی طرف جایا جائے۔

ایک بیوی کا حصہ: 1200000 بارہ لاکھ روپے۔

چار بیویوں کا حصہ:...... 4800000=1200000x4 اڑتالیس لاکھ روپے۔

چونکہ بیویوں کو ترکہ کا آٹھواں حصہ ملتا ہے اس لئے کل تقسیم شدہ ترکہ ہوگا 38400000=4800000x8 تین کروڑ چوراسی لاکھ روپے۔اور ثلث جو وصیت میں ادا کیا گیا ہے جو کہ تقسیم شدہ ترکہ کا نصف ہوگا وہ ہے 19200000 ایک کروڑ بیانوے لاکھ روپے۔ تقسیم شدہ ترکہ کو ثلث میں جمع کیا جس میں وصیت جاری کی گئی ہے تو کل تقسیم شدہ ترکہ معلوم ہو جائے گا پس 57600000=38400000+192000000 پانچ کروڑ چھہتر لاکھ روپے۔

اداشدہ قرضہ: 2200000 بائیس لاکھ روپے۔

تقسیم شدہ ترکہ اور اداشدہ قرضہ کی رقم کو جمع کیا جائے تو حضرت زبیرؓ کی جائیداد کی کل مالیت بھی معلوم ہو جائے گی پس کل ترکہ: 59800000=2200000+57600000 (پانچ کروڑ اٹھانوے لاکھ) روپے۔

جواب ﴿۱﴾:...... حضرت گنگوہیؒ نے یہ جواب دیا ہے کہ خمسون مبدل ہے اور اسکی تمیز محذوف ہے سهماً اور اگلی عبارت الف الف ومائتاالف مستقل جملہ ہے تقدیری عبارت ہوگی **فجميع ماله خمسون سهماً وكل سهم الف الف ومائتا الف**۔ یعنی حضرت زبیرؓ کا کل مال پچاس حصے تھا اور ان میں سے ہر حصہ بارہ لاکھ تھا تو اب اس حساب کے اعتبار سے بارہ لاکھ کو پچاس سے ضرب دیں تو کل مال کی قیمت چھ کروڑ بنتی ہے جو کہ تقسیم شدہ ترکہ سے بھی دو لاکھ زائد ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ کسر کو حذف کر دیا گیا ہے۔ یعنی حذفِ کسر پر محمول ہے پس اجمال تفصیل میں مطابقت پائی گئی۔

جواب ﴿۲﴾:...... ایک قلمی نسخہ میں ہر بیوی کا حصہ دس لاکھ ذکر کیا گیا ہے تو اس نسخہ کے اعتبار سے امام بخاریؒ کا یہ فرمانا کہ کل مال پانچ کروڑ دو لاکھ تھا بالکل درست ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ ایک بیوی کا حصہ برابر ہے 1000000 دس لاکھ روپے **چار بیویوں کا حصہ**: 4000000 چالیس لاکھ روپے۔ چونکہ بیویوں کو آٹھواں حصہ ملتا ہے اس لئے تقسیم شدہ ترکہ 8x4000000= 32000000 تین کروڑ بیس لاکھ روپے۔ ثلث جس میں وصیت جاری کی گئی 16000000 ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپے۔

قرضہ جو ادا کیا گیا: 2200000 بائیس لاکھ روپے۔

پس کل رقم: 50200000=2200000+16000000+32000000 پانچ کروڑ دو لاکھ روپے۔

جواب ﴿۳﴾:...... کل مجموعہ جو پانچ کروڑ دولاکھ ذکر کیا گیا ہے وہ وفات کے وقت تھا اور اس کے بعد چار سال میں چھیانوے لاکھ زیادتی ہوئی اور امام بخاریؒ نے جو باب باندھا ہے برکة الغازی فی ماله حیا و میتا اسکا بھی یہی حاصل ہے۔

علامہ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ یہ توجیہہ نہایت عمدہ ہے کیونکہ اس میں کوئی تکلف نہیں ہے۔

﴿۲۱۳﴾

باب اذابعث الامام رسولًا فی حاجة او اَمَرَه بالمقام هل یُسْهَمُ له

اگر امام کسی کو ضرورت کے لئے قاصد بنا کر بھیجے یا کسی خاص جگہ ٹھہرنے کا حکم دے تو کیا اس کے لئے بھی حصہ (غنیمت میں) ہوگا

(۳۲۴) حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل ثنا ابوعوانة ثنا عثمان بن موهب
ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عثمان بن موہب نے حدیث بیان کی
عن ابن عمرؓ قال انما تغیب عثمان عن بدر فانه کانت تحته بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم
اور ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ عثمانؓ بدر کی لڑائی میں شریک نہ تھے۔ ان کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی تھیں
وکانت مریضة فقال له النبی صلی الله علیه وسلم ان لک اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه
اور بیمار تھیں ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں بھی اتنا ہی ثواب ملے گا، جتنا بدر میں شریک ہونے والے دوسرے کسی شخص کو ملے گا اور اتنا ہی حصہ بھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

هل یسهم له:...... هل یسهم له اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو بھی غنیمت سے حصہ دیا جائیگا جن کو امیر کسی کام کے لئے بھیجے امام اعظم ابوحنیفہؒ کا یہی مذہب ہے[1] کیونکہ وہ بھی امیر ہی کے کام میں مشغول ہیں۔

امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ فرماتے ہیں حصہ اسی کو ملے گا جو جنگ میں شریک ہو یہ حضرات حضرت عثمانؓ کے حصہ ملنے کو خصوصیت پر محمول کرتے ہیں۔

امام بخاریؒ نے مغازی میں مطولاً عبدانؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے اور امام ترمذیؒ نے مناقب میں صالح بن عبداللہؒ سے اس کی تخریج فرمائی ہے۔

انما تغیب عثمان:...... حضرت عثمانؓ اپنی رفیقہ حیات حضرت رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کی بیماری کی وجہ سے اس کی تیمارداری میں رہے آپ ﷺ نے حاضرینِ بدر کی طرح حضرت عثمانؓ کو بھی حصہ دیا۔

غزوہ بدر میں شریک نہ ہوسکنے والے صحابہ کرامؓ کے اسماء گرامی:......

محمد بن اسحٰق نے ان[2] حضرات صحابہ کرامؓ کی تفصیل بتائی ہے جو بدر کی لڑائی میں کسی وجہ سے شریک نہیں

[1] عمدة القاری ص ۵۴ ج ۱۵

ہوسکے (۱) حضرت عثمانؓ (۲) حضرت طلحہؓ بن عبداللہ شام میں تھے ان کو بھی حصہ دیا تھا (۳) حضرت سعیدؓ بن زید بن عمرو بن نفیل یہ بھی شام میں تھے (۴) حضرت ابولبابہؓ بشیر بن عبدالمنذر، ان کو آپ ﷺ نے روحاء مقام سے اس وقت واپس مدینہ منورہ کا عامل بنا کر بھیجا جب آپ ﷺ کو مکہ سے ایک لشکر کی اطلاع ملی (۵) حضرت حارث بن حاطب بن عبید (٦) حضرت حارث بن صمہؓ (۷) حضرت خوات بن جُبیرؓ (۸) حضرت ابو الصباح بن ثابتؓ (۹) حضرت سعد بن مالکؓ [۱]

﴿۲۱۴﴾

باب من قال ومن الدليل على ان الخمس لنوائب المسلمين ماسأل هوازن النبي ﷺ برضاعه فيهم فتحلل من المسلمين وما كان النبي ﷺ يعد الناس ان يعطيهم من الفئ والانفال من الخمس وما اعطى الانصار وما اعطى جابر بن عبدالله من تمر خيبر

خمس، مسلمانوں کی ضرورتوں اور مصالح میں خرچ ہوگا، اس کی دلیل یہ واقعہ ہے کہ جب قبیلہ ہوازن کے لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے اپنے رضاعی رشتے کا واسطہ دے کر اپنا مطالبہ پیش کیا تھا تو آنحضورؐ نے مسلمانوں سے (ان سے حاصل شدہ) غنیمت معاف کرادی تھی، آنحضرت ﷺ بعض لوگوں سے وعدہ فرمایا کرتے تھے کہ فئی اور خمس میں سے اپنی طرف سے عطیہ کے طور پر انہیں دینگے اور آنحضورؐ نے حضرت جابر اور دوسرے انصار کو خیبر کی کھجوریں عطا فرمائی تھیں

قوله وما كان النبي ﷺ...... آپ ﷺ بعض لوگوں سے وعدہ فرمایا کرتے تھے کہ مال فی اور خمس میں سے اپنی طرف سے عطیہ کے طور پر انہیں دیں گے اور آپ ﷺ نے حضرت جابرؓ اور دوسرے انصار کو خیبر کی کھجور عطا فرمائی تھی۔

(۳۲۵) حدثنا سعيد بن عفير ثني الليث ثني عقيل
ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی
عن ابن شهاب قال وزعم عروة ان مروان بن الحكم والمسور بن مخرمة اخبراه
ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ عروہ کہتے تھے کہ مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہؓ نے انہیں خبر دی
ان رسول الله ﷺ قال حين جاءه وفد هوازن مسلمين فسألوه ان يرد اليهم اموالهم وسبيهم فقال لهم رسول الله ﷺ
کہ جب ہوازن کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اموال اور قیدیوں کی واپسی کا مطالبہ پیش کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا

[۱] عمدۃ القاری ص ۵۴ ج ۱۵

احب الحدیث الیّ اصدقهٔ فاختاروا احدی الطائفتین اما السبی

کہ سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے اور ان دونوں چیزوں میں سے تم ایک ہی واپس لے سکتے ہو، اپنے قیدی واپس لے لو

واما المال وقد کنت استانیت بهم وقد کان رسول اللهﷺ انتظر هم بضع عشرة لیلة حین قفل من الطائف

یا پھر مال واپس لے لو اور میں نے تو تمہارا انتظار بھی کیا، آنحضورﷺ نے تقریباً دس دن سے کچھ اوپر تک طائف سے واپسی پر ان کا انتظار کیا تھا

فلما تبین لهم ان رسول اللهﷺ غیرُ رادالیهم الااحدی الطائفتین

اور جب یہ بات ان پر واضح ہو گئی کہ آنحضورﷺ ان کی صرف ایک ہی چیز واپس کر سکتے ہیں

قالوا فانا نختار سبینا فقام رسول اللهﷺ فی المسلمین فاثنی علی الله بما هوا هله ثم قال اما بعد

تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدی واپس چاہتے ہیں اب آنحضورﷺ نے مسلمانوں کو خطاب فرمایا، اللہ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد فرمایا، اما بعد

فان اخوانکم هؤلاء قد جاؤنا تائبین وانی قدرأیت ان اردالیهم سبیهم

تمہارے یہ بھائی اب ہمارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر دیئے جائیں

من احب ان یطیب فلیفعل ومن احب منکم ان یکون علیٰ حظه

اس لئے جو شخص اپنی خوشی سے واپس کرنا چاہے وہ بھی واپس کر دے اور جو شخص چاہتا ہو کہ اس کا حصہ باقی رہے

حتی نعطیه ایاه من اول ما یفیٔ الله علینا فلیفعل

اور ہمیں جب اس کے بعد سب سے پہلی غنیمت ملے تو اس میں سے اس کے حصے کی ادائیگی کر دی جائے تو اس کا حصہ ادا کر دیا جائے گا

فقال الناس قد طیبنا ذلک یا رسول الله لهم فقال لهم رسول اللهﷺ

اس پر صحابہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ، ہم اپنی خوشی سے انہیں اپنے حصے واپس کرتے ہیں، آنحضورﷺ نے فرمایا

انا لا ندری من اذن منکم فی ذلک ممن لم یأذن فارجعوا

لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کن لوگوں نے اپنی خوشی سے اجازت دی ہے اور کن لوگوں نے نہیں دی ہے، اس لئے سب لوگ واپس چلے جائیں

حتی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم فرجع الناس فکلمهم عرفاؤهم

اور تمہارے امیر تمہارے رجحان کی ترجمانی ہمارے سامنے آ کر کریں، سب لوگ واپس چلے گئے اور ان کے امیروں نے ان سے اس مسئلہ پر گفتگو کی

ثم رجعوا الی رسول اللهﷺ فاخبروه انهم قد طیبوا واذنوا فهذا الذی بلغنا عن سبی هوازن

اور پھر آنحضورﷺ کو آ کر اطلاع دی کہ سب لوگ خوشی سے اجازت دیتے ہیں یہی وہ خبر ہے جو ہوازن کے قیدیوں کے سلسلے میں معلوم ہوئی ہے

مطابقته للترجمة فی قوله "ومن اللیل الیٰ قوله فتحلل من المسلمین"

یہ حدیث کتاب العتق، باب من ملک من العرب رقیقاً میں گزر چکی ہے [1]

استانیت:...... میں نے انتظار کیا۔

عُرفاء :...... عریف کی جمع ہے عریف کہتے ہیں هو القائم بامور القوم المتعرف لاحوالهم یعنی قوم کے امور کا نگران جو ان کے احوال کو جانتا ہو۔

(۳۲۶)حدثنا عبدالله بن عبدالوهاب ثنا حماد ثنا ایوب
ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی
عن ابی قلابة ح قال ایوب وحدثنی القاسم بن عاصم الکلیبی
ان سے ابوقلابہ نے بیان کیا اور ایوب نے ایک دوسرے سند کے ساتھ روایت اس طرح کی ہے کہ مجھ سے قاسم بن عاصم کلیبی نے حدیث بیان کی
وانا لحدیث القاسم بن عاصم احفظ عن زهدم قال کنا عند ابی موسیٰ
اور کہا کہ قاسم بن عاصم کی حدیث مجھے زیادہ اچھی طرح یاد ہے زہدم کے واسطہ سے انہوں نے بیان کیا کہ ہم ابوموسیٰ اشعریؓ کی مجلس میں حاضر تھے
فاتی ذکر دجاجة وعنده رجل من بنی تیم الله احمر کانه من الموالی فدعاه للطعام
وہاں مرغی کا ذکر چلا، بنوتیم اللہ کے ایک صاحب وہاں موجود تھے، رنگ سرخ تھا، غالباً موالی میں سے تھے انہیں بھی ابوموسیٰؓ نے کھانے پر بلایا
فقال انی رأیته یا کل شیئا فقذرته فحلفت لا اکل
وہ کہنے لگے کہ میں نے مرغی کو گندی چیزیں کھاتے ایک مرتبہ دیکھا تھا، مجھے بڑی ناگواری ہوئی اور میں نے قسم کھالی کہ اب کبھی مرغی کا گوشت نہ کھاؤں گا
فقال هلم . فاحدثکم عن ذالک
حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ قریب آ جاؤ میں تم سے ایک حدیث اس سلسلے کی بیان کرتا ہوں
انی اتیت النبی ﷺ فی نفرمن الاشعریین نستحمله
قبیلہ اشعر کے چند اشخاص کو ساتھ لے کر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سواری کی درخواست کی آنحضور ﷺ نے فرمایا
فقال والله لا احملکم وما عندی ما احملکم
کہ خدا کی قسم، میں تمہارے لئے سواری کا انتظام نہ کرسکوں گا، میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تمہاری سواری کے کام آسکے
فاتی رسول الله ﷺ بنهب ابل فسال عنا فقال این النفر الاشعریون
پھر آنحضور ﷺ کی خدمت میں غنیمت کے کچھ اونٹ آئے تو آپ ﷺ نے ہمارے متعلق دریافت فرمایا اور فرمایا کہ قبیلہ اشعر کے لوگ کہاں ہیں

[1] بخاری ص ۳۴۵ ج ۱

فامرلنا بخمس ذود غرالذری فلما انطلقنا قلنا

چنانچہ آپؐ نے پانچ اونٹ بلند سفید کوہانوں والے ہمیں دیئے جانے کا حکم عنایت فرمایا، جب ہم چلنے لگے تو ہم نے آپس میں کہا

ما صنعنا لایبارک لنا فرجعنا الیه فقلنا

کہ ہم نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے اس میں ہمارے لئے برکت نہیں ہوگی پس ہم حضور ﷺ کی طرف واپس لوٹے تو ہم نے عرض کیا

ان سالناک ان تحملنا فحلفت

کہ ہم نے آنحضور ﷺ سے درخواست کی تھی اونٹوں پر سوار کروانے کی تو آپ ﷺ نے بحلف فرمایا تھا

ان لاتحملنا افنسیت قال

کہ میں تمہاری سواری کا انتظام نہیں کر سکوں گا شاید آنحضور ﷺ کو یاد نہ رہا ہو لیکن حضور ﷺ نے فرمایا

لست اناحملتکم ولکن الله حملکم وانی والله ان شاء الله

کہ میں نے تمہاری سواری کا انتظام واقعی نہیں کیا۔ وہ اللہ تعالیٰ ہیں جنہوں نے تمہیں سواریاں دی ہیں خدا کی قسم تم اس پر یقین رکھو کہ انشاء اللہ

لا احلف علی یمین فاری غیرها خیرا منها

جب بھی میں کوئی قسم کھاؤں گا اور پھر مجھ پر بات واضح ہو جائے گی کہ بہتر اور مناسب طرز عمل اس کے سوا میں ہے

الا اتیت الذی هو خیر وتحللتها

تو میں وہی کروں گا جس میں اچھائی ہو گی اور کفارۂ قسم دے دوں گا

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ ''توحید'' میں عبداللہ بن عبدالوہابؒ سے اور ''نذور'' میں قتیبہؒ سے اور ذبائح اور نذور میں ابی معمرؒ سے اور کفارات الایمان میں علی بن حجرؒ سے اور مغازی میں ابونعیمؒ سے اور ذبائح میں یحیٰ بن وکیعؒ سے اس حدیث کو لائے ہیں۔ امام مسلمؒ نے ایمان ونذور میں ابوربیعؒ زهرانی وغیرہ سے اور امام ترمذیؒ نے اطعمه میں هناد سے اس حدیث کا بعض حصہ اور شمائل میں علی بن حجرؒ سے اور امام نسائیؒ نے صید میں علی بن حجرؒ وغیرہ سے اور نذور میں قتیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔[1]

احفظ:...... قاسمؒ اور ابوقلابہؒ دونوں زهدمؒ سے روایت کرتے ہیں اور ایوب دو سندوں سے روایت کر رہے ہیں (۱) ایوب عن ابی قلابہؒ (۲) قاسم بن عاصم کلیبیؒ۔ ایوب کہتے ہیں کہ قاسمؒ کی حدیث مجھے ابوقلابہؒ کی حدیث کی بنسبت زیادہ اچھی طرح یاد ہے۔

[1] عمدة القاری ص ۵۷ ج ۱۵

دجاجة:...... مرغی، (دال کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ، دونوں لغتیں مشہور ہیں اور ضمہ بھی ہے) لیکن ضمہ والی لغت ضعیف ہے[1]

هو تيم الله:...... یہ بنی بکر بن عبد مناف بن کنانہ کی شاخ کی طرف نسبت ہے اور تیم اللہ کا اصل معنیٰ اللہ کا بندہ۔

هلم:...... اس میں دو لغتیں ہیں (۱) اہل حجاز اس کا اطلاق واحد، تثنیہ، جمع اور مؤنث پر کرتے ہیں اور بنی علی الفتح کہتے ہیں اور بنو تمیم اس کا تثنیہ (هلما) جمع (هلموا) مؤنث (هلمی) مانتے ہیں[2]

ولكن الله حملكم:......

۱: حضور اقدس ﷺ نے حمل (سوار کرانے) کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی ان لوگوں سے احسان کو زائل کرنے کے لئے۔

۲: چونکہ حضور ﷺ بھول گئے تھے اور بھولنے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جاتی ہے جیسے کہ روزہ دار اگر بھول کر کھالے تو کہتے ہیں کہ اللہ نے کھلایا۔

وتحللتها:...... التحلل وهو التفضى من عهدة اليمين والخروج من حرمتها الى مايحل له منها وهو اما بالاستثناء مع الاعتقاد واما بالكفارة. حاصل یہ کہ میں قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

کفارہ قسم:...... حانث ہو جانے میں بھلائی اور بہتری ہو تو قسم پر قائم رہنے کی بجائے حانث ہو جانا چاہئے۔
حدیث الباب اسی پر دال ہے اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ کفارہ حانث ہو جانے کے بعد لازم آتا ہے۔

اختلاف:...... بعد الیمین (قسم کھا لینے کے بعد) قبل الحنث کفارہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

اس میں ائمہ کرامؒ کے درمیان اختلاف ہے۔ عند الاحناف تو جائز نہیں جب کہ امام مالکؒ، اوزاعیؒ، سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز ہے تکفیر بالصوم (روزہ کے ذریعہ کفارہ دینا) میں امام شافعیؒ عدمِ جواز کے قائل ہیں فرماتے ہیں حنث سے پہلے جائز نہیں اور تکفیر بالمال جائز ہے[3]

قسم کا کفارہ:...... ساتویں پارہ کے اندر پہلے رکوع میں لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ الآیہ مذکور ہیں[4] اور وہ یہ ہے (۱) دس مسکینوں کو کھانا کھلانا (۲) یا ان کو کپڑے پہنانا (۳) یا غلام آزاد کرنا، اگر یہ نہ ہو سکیں تو تین روزے رکھنا۔

فائدہ:...... اس جگہ ترجمہ ہے ان الخمس لنوائب المسلمين اور بخاری ص ۴۳۹ پر ترجمہ ہے ان الخمس لنوائب رسول الله ﷺ اور بخاری ص ۴۴۳ پر ترجمہ ہے ان الخمس لنوائب الامام۔ ان تینوں ترجموں میں تطبیق یوں ہے کہ حقیقتاً خمس مسلمانوں کے حوادثات کے لئے ہے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت تولیت کے اعتبار

---

[1] عمدۃ القاری ص ۵۷ ج ۱۵ [2] عمدۃ القاری ص ۵۷ ج ۱۵ [3] عمدۃ القاری ص ۵۸ ج ۱۵ [4] آیت ۸۹ سورۃ المائدہ پارہ ۷

سے ہے لیکن آپ ﷺ کو بقدر ضرورت اس سے لینے کی اجازت تھی اور امام کی طرف نسبت محض تولیت کے اعتبار سے ہے اسے لینے کا اختیار نہیں۔

قوله هوازن:...... ہوازن ابو قبیلہ کا نام ہے، ہوازن ب بن منصور بن عکرمہ بن قیس غیلان۔

قوله برضاعه:...... ای بسبب رضاع رسول الله ﷺ **فیهم** کیونکہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے آپ کو دودھ پلایا ہے وہ اسی قبیلہ سے تھیں۔

قوله فتحلل من المسلمین:...... یعنی غانمین سے انکے حصے اہلِ ہوازن کے لئے اجازت لیکر دے دیئے۔ یا غانمین کو اپنے حقوق سے دستبردار ہونے کا حکم دیدیا۔

(۳۲۲)حدثنا عبدالله بن یوسف انا مالک عن نافع عن ابن عمر رض
ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا ہمیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمرؓ نے
ان رسول الله ﷺ بعث سریة فیها عبدالله بن عمر قبل نجد
کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا، عبداللہ بن عمرؓ اس لشکر میں تھے
فغنموا ابلا کثیرا فکانت سهامهم اثنی عشر بعیرا او احد عشر بعیرا
غنیمت کے طور پر اونٹوں کی ایک بڑی تعداد اس لشکر کو ملی تھی۔ اس لئے اس کے شرکاء کو حصے میں بھی بارہ یا گیارہ اونٹ ملے تھے
ونُفِّلوا بعیرا بعیرا
اور ایک ایک اونٹ واجبی حصوں کے علاوہ بھی انہیں دیا گیا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله "ونفلوا"

سریة:...... لشکر کا حصہ جس کی تعداد چار سو تک پہنچے۔ دشمن کی طرف روانہ کیا جائے۔

فیها عبدالله بن عمر:...... مسلم شریف کتاب المغازی میں یحییٰ بن یحییٰؒ سے مروی ہے **قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر قال بعث النبی ﷺ سریة وانا فیهم قبل النجد الخ** اس میں لفظ "انا" (میں) کے ساتھ شرکت کی تصریح ہے۔

قبل نجد فغنموا ابلا کثیراً:...... نجد ایک علاقہ ہے سریہ دس مجاہدوں پر مشتمل تھا ایک سو پچاس اونٹ مالِ غنیمت میں لائے ان میں سے تیس آپ ﷺ نے لئے باقی اونٹ دس غازیوں میں تقسیم کئے۔[1]

---

[1] عمدۃ القاری ص۵۹ ج۱۵

نفلوا:...... تنفیل، باب تفعیل سے جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے بمعنی "الاعطاء" دینا مطلب یہ ہے کہ واجبی حصوں کے علاوہ ایک ایک اونٹ انہیں دیا گیا تھا۔

نفل میں اختلاف:...... واجبی حصہ کے بعد غازی کو جو مال ملتا ہے جس کو نفل کہا جاتا ہے اس کا تعلق اصلِ غنیمت سے ہوتا ہے یا اربعۃ اخماس سے یا خمس الخمس سے۔

مذہبِ امام شافعیؒ:...... حضرت امام شافعیؒ نے تینوں کے متعلق قول کیا ہے۔

مذہبِ مالکیۃؒ وحنفیۃؒ:...... یہ خمس الخمس سے دیا جاتا ہے۔

مذہب حنابلۃؒ، حسن بصری وغیرهما:...... اصل غنیمت سے دیا جاتا ہے[1]

(٣٢٨)حدثنا يحيىٰ بن بكير ثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن سالم
ہم سے یحیٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا ہمیں لیث نے خبر دی انہیں عقیل نے ابن شہاب سے، انہیں سالم نے
عن ابن عمرؓ ان رسول اللهﷺ كان ينفل بعض من يبعث من السرايا لانفسهم خاصة سوى قسم عامة الجيش
اور انہیں ابن عمرؓ نے کہ نبی کریمﷺ بعض مہموں کے موقعہ پر اس کے افراد کو غنیمت کے عام حصوں کے علاوہ اپنے طور پر بھی عنایت فرمایا کرتے تھے

قوله كان ينفل:...... نفل وہ عطیہ ہے جو امام کسی کو خوشی کے طور پر دیتا ہے۔ تنفیل میں تعمیم ہے خواہ خمس دینے سے پہلے دیدیا جائے خواہ خمس میں سے ہی دیدیا جائے۔

قوله سرايا:...... سرایا جمع ہے سریۃ کی اور یہ لشکر کا ایک حصہ ہوتا ہے جس کو دشمن کی طرف بھیجا جاتا ہے اسکی زیادہ سے زیادہ تعداد چار سو افراد پر مشتمل ہوتی ہے یہ لشکر کا خلاصہ اور پسندیدہ دستہ ہوتا ہے۔

(٣)حدثنا محمد بن العلاء ثنا ابواسامة ثنا بريد بن عبدالله
ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے حدیث بیان کی
عن ابی بردة عن ابی موسیٰؓ قال بلغنا مخرج النبیﷺ ونحن باليمن
ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ نبی کریمﷺ کی ہجرت کی خبر ہمیں ملی تو ہم یمن میں تھے
فخرجنا مهاجرين اليه انا واخوان لی
اس لئے ہم بھی آپﷺ کی خدمت میں مہاجر کی حیثیت سے حاضر ہونے کے لئے میں اور میرے ساتھ دو بھائی روانہ ہوئے
انا اصغرهم احدهما ابوبردة والآخر ابورُهم اما قال فی بضع
میری عمر ان دونوں سے کم تھی۔ ایک حضرت ابو بردہؓ تھے اور دوسرے ابو رہم، یا انہوں نے یہ فرمایا کہ اپنی قوم کے چند افراد کے ساتھ

[1] عمدة القاری ص٥٩ ج١٥

واما قال فی ثلاثة وخمسین اواثنین وخمسین رجلا من قومی فرکبنا سفینة فالقتنا سفینتنا الی النجا شی بالحبشة
یا یہ کہا کہ ترپن یا باون افراد کے ساتھ الخ، قوم کی کشتی میں سوار ہوئے تو ہماری کشتی نجاشی کے ملک حبشہ پہنچ گئی
ووافقنا جعفر بن ابی طالب واصحابه عنده فقال جعفر ان رسول الله ﷺ بعثنا ههنا
اور وہاں ہمیں جعفر بن ابو طالبؓ نے اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ جا ملے، جعفرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہاں بھیجا تھا
وامرنا بالاقامة فاقیموا معنا فاقمنا معه
اور حکم دیا تھا کہ ہم یہیں رہیں، اس لئے آپ لوگ بھی ہمارے ساتھ یہیں ٹھہر جائیں چنانچہ ہم بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے
حتی قدمنا جمیعا فوافقنا النبی ﷺ حین افتتح خیبر
یہاں تک کہ ہم سب ایک ساتھ حاضر ہوئے، جب ہم خدمت نبویؐ میں پہنچے تو آں حضور ﷺ خیبر فتح کر چکے تھے
فاسهم لنا اوقال فاعطانا منها
لیکن آنحضورؐ نے ہمارا بھی حصہ مال غنیمت میں لگایا، یا فرمایا کہ غنیمت میں سے آپ ﷺ نے ہمیں بھی عطا فرمایا
وماقسم لاحد غاب عن فتح خیبر
حالانکہ آپ ﷺ نے کسی ایسے شخص کا غنیمت میں حصہ نہیں لگایا تھا۔ جو خیبر کی فتح میں شریک نہ رہا ہو
منها شیئا الالمن شهد معه الااصحاب سفینتنا مع جعفر واصحابه قسم لهم معهم
صرف انہیں لوگوں کو حصہ ملا تھا جو لڑائی میں شریک تھے البتہ ہمارے کشتی کے ساتھیوں اور جعفرؓ اور ان کے ساتھیوں کو بھی آپ ﷺ نے غنیمت میں شریک کیا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله "فاسهم لنا الی آخره"

امام بخاریؒ اس حدیث کو هجرة حبشه اور مغازی میں ابو کریبؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے فضائل میں ابو کریبؒ وغیرہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

فخرج النبی ﷺ:...... فخرج مصدر میمی بمعنی خروج (نکلنا) ہے بلغنا کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ابورُهم:...... چار بھائی تھے (۱) ابو موسیٰ (۲) ابو بردہ (۳) ابو رهم (۴) مجدی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ ابو رهم کا نام مجدی بنو قیس بن سلیم ہے۔

قوله فاسهم لنا:...... حضور ﷺ نے جو حصہ دیا ممکن ہے کہ واقعہ (لڑائی) میں شریک ہونے والوں کی رضامندی سے دیا ہو۔

۲: ممکن ہے کہ اس خمس سے دیا ہو جو حضور اکرم ﷺ کا حق تھا۔

۳: ممکن ہے کہ اس مال سے دیا ہو جو نوائب مسلمین کے لئے مختص ہے۔

فائدہ:...... امام بخاریؒ کا میلان دوسری وجہ کی طرف ہے ترجمۃ الباب سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے۔

سوال:...... علامہ ابن منیرؒ نے فرمایا کہ بظاہر اس حدیث کی مناسبت ترجمہ سے معلوم نہیں ہوتی کیونکہ حدیث سے متبادر یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اصل غنیمت سے ان کو دیا خمس سے نہیں دیا اس لئے کہ اگر خمس سے دیا ہوتا تو ان کے لئے کوئی خصوصیت نہ ہوگی حالانکہ حدیث خصوصیت کے لئے ناطق ہے؟

جواب:...... حدیث ترجمۃ الباب کے مطابق ہے بایں طور کہ امام کو اختیار ہے کہ باقی چار حصے جو غانمین کے لئے ہیں ان میں سے جو واقعہ میں شریک نہیں ہوئے ان کو دیدے۔

ترجمة الباب کی مناسبت:...... روایت الباب کی ترجمۃ الباب سے مناسبت اس طرح ہے کہ جب کوئی چیز غنائم میں آئی تو حضور ﷺ نے اپنی سواری عنایت فرمائی تو یہ محمول ہے اس بات پر کہ وہ سواری (وغیرہ) خمس میں سے دی تھی اور ترجمۃ الباب میں بھی و الانفال من الخمس کا ذکر ہے۔

(۳۳۰)حدثنا علی بن عبدالله ثنا سفیان ثنا ابن المنكدر
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا ہم سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی
سمع جابربن عبدالله ؓ قال قال النبی ﷺ لوقد جاء نا مال البحرين
اور انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ بحرین سے وصول ہو کر میرے پاس مال آئے گا
قد اعطيتک هكذا وهكذا وهكذا فلم يجئ حتى قبض النبی ﷺ
تو میں تمہیں اس طرح، اس طرح اور اس طرح دوں گا (تین لپ) اس کے بعد آنحضور ﷺ کی وفات ہوگئی
فلما جاء مال البحرين امر ابوبكر مناديا فنادى من كان له عند رسول الله ﷺ دين
اور بحرین کا مال اس وقت تک نہ آیا، پھر جب وہاں سے مال آیا تو ابوبکرؓ کے حکم سے منادی نے اعلان کیا کہ جس کا بھی نبی کریم ﷺ پر کوئی قرض ہو
اوعدة فليأتنا فاتيته فقلت ان رسول الله ﷺ قال لی كذا وكذا
یا آپ ﷺ کا کوئی وعدہ ہو تو ہمارے پاس آئے، میں ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے یہ اور یہ فرمایا تھا
فحثى لی ثلاثا وجعل سفيان يحثو بكفيه جميعا ثم قال لنا
چنانچہ انہوں نے تین لپ بھر کر مجھے عنایت فرمایا، سفیان بن عیینہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا پھر ہم سے سفیان نے بیان کیا

ھکذا قال لنا ابن المنکدر وقال مرۃ فاتیت ابابکر
کہ ابن منکدر نے ہمیں ایسے ہی بیان کیا تھا اور سفیان نے کہا کہ جابرؓ نے فرمایا میں ابو بکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا
فسالتہ فلم یعطنی ثم اتیتہ فلم یعطنی
اور پس میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا، پھر میں ان کے پاس حاضر ہوا اور اس مرتبہ بھی انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا
ثم اتیتہ الثالثۃ فقلت سألتک فلم تعطنی
پھر میں تیسری مرتبہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے ایک مرتبہ آپ سے مانگا اور آپ نے مجھے عنایت نہیں فرمایا
ثم سالتک فلم تعطنی ثم سألتک فلم تعطنی
دوبارہ مانگا پھر بھی آپ نے عنایت نہیں فرمایا اور پھر مانگا لیکن آپ نے عنایت نہیں فرمایا
فاما ان تعطینی واما ان تبخل عنی قال قلت تبخل عنی
اب یا آپ مجھے دیجئے یا پھر آپ میرے معاملے میں بخل سے کام لیتے ہیں ابوبکرؓ نے فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ میرے معاملے میں بخل سے کام لیتا ہے
مامنعتک من مرۃ الا وانا ارید ان اعطیک
حالانکہ تجھے دینے سے جب بھی میں نے اعراض کیا میرے دل میں یہ بات ہوتی تھی کہ تجھے دینا ضرور ہے
قال سفیان وحدثنا عمروعن محمد بن علی عن جابر فحثیٰ لی حثیۃ
سفیان نے بیان کیا کہ ہم سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابرؓ نے پھر ابوبکرؓ نے مجھے ایک لپ بھر کر دیا
و قال عدھا فوجدتھا خمسائۃ فقال فخذ مثلھا مرتین
اور فرمایا کہ اسے شمار کرلو میں نے شمار کیا تو پانچ سو کی تعداد تھی اس کے بعد ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اتنا ہی دو مرتبہ اور لے لو
وقال یعنی ابن المنکدروای داء ادواء من البخل
اور کہا یعنی ابن منکدر نے کہ بخل سے زیادہ بدترین اور کیا بیماری ہو سکتی ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمۃ تؤخذ من قولہ ”من کان لہ عند رسول اللہ ﷺ دین او عدۃ“

فلما جاء مال بحرین:...... یہ مال بحرین سے حضرت علاءؓ بن حضرمی نے بھیجا تھا۔

اوعدۃ:...... بمعنی وعدہ آپ ﷺ نے کسی سے کوئی وعدہ کیا ہو تو ہمارے پاس آئے اور وعدہ کے مطابق مال لے۔

منادیا:...... آواز لگانے والے، ہوسکتا ہے کہ حضرت بلالؓ ہوں۔

(۳۳۱)حدثنا مسلم بن ابراهیم ثنا قرة بن خالد ثنا عمرو بن دینار
ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہاہم سے قرہ بن خالد نے حدیث بیان کی کہاہم سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی
عن جابر بن عبداللهؓ قال بینما رسول الله ﷺ یقسم غنیمة بالجعرانة اذ قال له رجل
ان سے حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مقام جعرانہ میں غنیمت تقسیم کررہے تھے کہ ایک شخص نے کہا
اعدل قال لقد شقیت ان لم اعدل
انصاف سے کام لیجئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں بھی انصاف سے کام نہ لوں تو میں گمراہ ہو جاؤں

اذقال له رجل اعدل :...... جب آپ ﷺ کو ایک آدمی نے کہا کہ انصاف کیجئے یہ کہنے والا ذوالخویصرہ تمیمی ہے جیسا کہ حدیثِ ابی سعیدؓ میں ہے **قال بینما نحن عند رسول الله ﷺ وهو یقسم اذ اتاه ذوالخویصرة رجل من بنی تمیم فقال یا رسول الله اعدل الحدیث**[۱]

قوله لقد شقیت ان لم اعدل:...... یعنی میں شقی ہوجاؤں اگر عدل نہ کروں۔شرط وقوع کو مستلزم نہیں ہے کیونکہ حضور ﷺ ان لوگوں میں سے نہیں جو عدل نہیں کرتے لہٰذا شقاوت متصور نہیں۔

۲: یاشقیت بالفتح ہے قاضی عیاضؒ اور علامہ نوویؒ نے اسی کو ترجیح دی ہے معنی یہ ہوگا کہ ''تو گمراہ ہوگیا'' کیونکہ تو اپنے نبی کے بارے میں ایسا اعتقاد رکھتا ہے جو کسی مؤمن سے متصور نہیں ہوسکتا۔

﴿۲۱۵﴾

باب ما مَنَّ النبی ﷺ علی الاساری من غیر یُخَمِّسَ

پانچواں حصہ نکالنے سے پہلے نبی کریم ﷺ نے قیدیوں پرغنیمت کے مال سے احسان کیا

(۳۳۲)حدثنا اسحٰق بن منصور انا عبدالرزاق انا معمر عن الزهری
ہم سے اسحٰق بن منصور نے حدیث بیان کی کہا ہمیں عبدالرزاق نے خبردی، کہا ہمیں معمر نے خبردی، انہیں زہری نے
عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیهؓ ان النبی ﷺ قال فی اساری بدر
انہیں محمد بن جبیر بن مطعم نے اور انہیں ان کے والدؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے متعلق فرمایا تھا
لو کان المطعم بن عدی حیاثم کلمنی فی هؤلآء النتنٰی لترکتهم له
کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے اور ان کافروں کی سفارش کرتے تو میں ان کی وجہ سے انہیں چھوڑ دیتا

[۱] عمدة القاری ص۶۲ ج۱۵

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة تفهم من معنیٰ الحدیث.

قوله هؤلاء النتنیٰ:...... یہ بدبودار لوگ، مراد کفار ہیں۔

قوله لو کان المطعم بن عدی حیاً:......

١: سبب اسکا یہ تھا کہ مطعم بن عدی نے اس صحیفہ کو (جو قریش نے لکھا تھا کہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب سے نہ بیع کریں گے اور نہ ہی نکاح کرینگے اور انہیں ایک گھاٹی میں تین سال تک کے لئے محصور کردیا تھا) توڑنے کی کوشش کی تھی اسی لئے حضور ﷺ اسکی مکافات چاہتے تھے۔

٢: حضور ﷺ حضرت خدیجہؓ اور خواجہ ابو طالب کے فوت ہوجانے کے بعد طائف کی طرف نکلے تو اہل طائف نے اچھا سلوک نہیں کیا تو حضور ﷺ مکۃ المکرّمہ واپس لوٹ آئے اور مطعم کی پناہ میں رہے۔

قوله لترکتهم:...... ١۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ امام قیدیوں کو بغیر فدیہ لینے کے چھوڑ کر احسان کرسکتا ہے۔

٢۔ غنائم میں غانمین کی ملکیت تقسیم سے پہلے ثابت نہیں ہوتی۔

اختلاف:...... غنائم میں غانمین کی ملکیت کب آتی ہے یعنی وہ کب مالک بنتے ہیں؟

اس بارے میں آئمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے۔ عندالاحنافؒ بعد القسمة ۔ عندالشوافعؒ نفس غنیمت سے مالک ہوجاتے ہیں بعد القسمة شرط نہیں [١]

﴿٢١٦﴾

باب و من الدلیل علی ان الخمس للامام انه یعطی بعض قرابته دون بعض ماقسم النبی ﷺ لبنی المطلب وبنی هاشم من خمس خیبر

اس کی دلیل کہ غنیمت کے پانچویں حصے میں امام کو تصرف کا حق ہوتا ہے اور وہ اسے اپنے بعض (مستحق) رشتہ داروں کو بھی دے سکتا ہے بعض کے علاوہ اور وہ جو کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے خمس میں سے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو بھی دیا تھا

وقال عمر بن عبدالعزیز لم یعمهم بذلک ولم یخص قریبا

اور عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا کہ آنحضورؐ نے تمام رشتہ داروں کو نہیں دیا تھا اور اس کی بھی رعایت نہیں کی تھی کہ جو قریبی رشتہ دار ہو

دون من هو احوج الیه وان کان الذی اعطی

اسی کو دیں بلکہ جو زیادہ محتاج ہوتا اسے آپ ﷺ عنایت فرماتے تھے، خواہ رشتہ میں دور ہی کیوں نہ ہو

لما یشکوا الیه من الحاجة ولما مسهم فی جنبه من قومهم وحلفائهم

کیونکہ یہ لوگ بھی اپنی محتاجی کی شکایت کرتے تھے ان کی قوم اور ان کے حلیفوں سے انہیں اذیتیں اٹھانی پڑتی تھی

---

[١] عمدۃ القاری ص ٦٢ ج ١٥، ہدایہ ص ٥٦٧ ج ٢ مکتبہ شرکت علمیہ ملتان

(۳۳۳۳)حدثنا عبدالله بن یوسف ثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب
ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے
عن ابن المسیب عن جبیر بن مطعم قال مشیت انا و عثمان بن عفان الی رسول اللہ ﷺ فقلنا
ان سے ابن مسیّب نے اور ان سے جبیر بن مطعمؓ نے بیان کیا کہ میں اور عثمان بن عفانؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا
یا رسول الله اعطیت بنی المطلب وترکتنا ونحن وهم منک بمنزلة واحدة
یارسول اللہؐ! آپ نے بنو مطلب کو تو عنایت فرمایا لیکن ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ ہم اور وہ آپ سے رشتہ میں ایک جیسے ہیں
فقال رسول اللہ ﷺ انما بنوالمطلب وبنوهاشم شئی واحد
آنحضورؐ نے فرمایا کہ بنومطلب اور ہاشم آپس میں یکساں ہیں،
و قال اللیث ثنی یونس وزاد قال جبیرولم یقسم النبی ﷺ لبنی عبدشمس ولالبنی نوفل
اورلیث نے بیان کیا کہ اور مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی اور یہ زیادتی کی کہ جبیرؓ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے بنوشمس اور بنونوفل کو نہیں دیا تھا
وقال ابن اسحاق و عبدشمس و هاشم والمطلب اخوة لام
اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ عبدشمس ، ہاشم اور مطلب ایک ماں سے تھے
وامهم عاتکة بنت مرة وکان نوفل اخاهم لابیهم
اور ان کی ماں کا نام عاتکہ بنت مرہ تھا اور نوفل باپ کی طرف سے ان کے بھائی تھے (ماں دوسری تھیں جس کا نام واقدہ تھا)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

امام بخاریؒ اس حدیث کو مناقبِ قریش میں یحیٰی بن بکیرؒ سے اور مغازی میں بھی یحیٰی بن بکیرؒ سے لائے ہیں امام ابوداوٗدؒ نے خراج میں قواریریؒ سے اور امام نسائیؒ نے **قسم الفیٔ** میں محمد بن مثنیؒ وغیرہ سے اور امام ابن ماجہؒ نے جہاد میں یونس بن عبدالاعلیٰؒ سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

قوله بمنزلة واحدة:...... یہ اس لئے کہا کہ حضرت عثمانؓ بنوعبدشمس اور جبیر بن مطعم بنونوفل میں سے ہیں اور عبدشمس، نوفل، ہاشم، مطلب یہ ہے کہ سب عبدمناف کی اولاد ہیں پس انکے قول **بمنزلة واحدة** کا مطلب یہ ہوگا کہ عبد مناف کی طرف نسبت میں برابر ہیں۔ ان کی اور ہماری قرابت آپ ﷺ سے ایک ہی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہم

بنو ہاشم کی فضیلت کا تو انکار نہیں کرتے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو انہی میں سے مبعوث فرمایا ہے لیکن بنو مطلب کو کیوں دیا؟ گویا کہ اصل اعتراض بنو مطلب کو دینے پر تھا نہ کہ بنو ہاشم کو دینے پر۔ تو حضور ﷺ نے انکے جواب میں فرمایا کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب شئی واحد ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ جب کفار نے صحیفہ لکھا اس میں بنو مطلب کا تو ذکر کیا لیکن بنو نوفل اور بنو عبد شمس کا ذکر نہیں کیا یعنی کفار نے بھی بنو مطلب کو بائیکاٹ میں برابر رکھا اور بنو نوفل اور بنو عبد شمس کو ایک درجہ میں رکھا۔

حدثنی یونس وزاد قال الخ:...... یہ تعلیق ہے امام بخاریؒ نے مغازی میں یحیٰ بن بکیر عن اللیث عن یونسؒ الخ سے مسنداً ذکر کیا ہے۔

وقال ابن اسحٰق الخ:...... مراد محمد بن اسحٰقؒ صاحب المغازی ہیں، یہ بھی تعلیق ہے۔

﴿۲۱۷﴾

باب من لم یخمس الاسلاب و من قتل قتیلا فله سلبه من غیر الخمس و حکم الامام فیه

جس نے کافر مقتول کے ساز و سامان میں سے خمس نہیں لیا اور جس نے کسی کو (لڑائی میں) قتل کیا تو مقتول کا سامان اسی کو ملے گا، بغیر اس میں سے خمس نکالے ہوئے اور اس کے متعلق امام کا حکم

قوله الاسلاب:...... اسلاب، سلب کی جمع ہے اس سے مراد وہ اشیاء ہیں جو محارب (جنگ کرنے والا) کے پاس پائی جاتی ہیں یعنی لباس اسلحہ وغیرہ۔

مسئلہ:...... محارب کا جانور اسلاب میں داخل ہے یا نہیں؟

جمہورؒ فرماتے ہیں کہ محارب کا جانور بھی اسلاب میں داخل ہے لیکن امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ سلب صرف اداۃِ حرب (جنگی آلات) کے ساتھ خاص ہے۔

قوله من غیر الخمس:...... اس سے امام بخاریؒ نے ایک اختلافی مسئلہ میں مذہب جمہورؒ کو ترجیح دی ہے کہ قاتل سامانِ سلب کا مستحق ہوتا ہے خواہ امیر جیش پہلے ہی سے سلب کے قاتل کے لئے ہونے کا اعلان کرے یا نہ کرے۔ لیکن مالکیہؒ اور حنفیہؒ کے نزدیک قاتل کے سلب کا مستحق ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ امام پہلے ہی سے سلب کے قاتل کے لئے ہونے کا اعلان کرے اور اگر امیرِ لشکر نے پہلے اعلان نہیں کیا تو سارا مال غنیمت میں جمع کیا جائیگا اور اس سے خمس نکالا جائے گا۔

خلاصہ:...... سلب دائماً قاتل کے لئے نہیں ہوگا بلکہ اگر امیر اعلان کرے کہ سلب قاتل کے لئے تو قاتل کو ملے گا۔ ورنہ نہیں۔

(۳۳۴)حدثنا مسدد ثنا يوسف بن الماجشون عن صالح بن ابراهيم بن عبدالرحمن بن عوف

ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یوسف بن ماجشون نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے

عن ابيه عن جده قال بينا انا واقف فی الصف يوم بدر

ان سے ان کے والد (ابراہیم) نے اور ان سے صالح کے دادا نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی میں، میں صف کیساتھ کھڑا تھا

نظرت عن يمينی و عن شمالی فاذا انا بغلامين من الانصار حديثةٍ اسنانهما تمنيت ان اكون

میں نے جو دائیں بائیں نظر کی، تو میرے دونوں طرف قبیلہ انصار کے دو نوعمر لڑکے کھڑے تھے، میں نے سوچا کاش میں

بين اِضلع منهما فغمزنی احدهما فقال ياعم هل تعرف اباجهل

زیادہ طاقتور مردوں کے درمیان ہوتا، ایک نے میری طرف اشارہ کیااور پوچھا، اے چچا جان، کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟

قلت نعم ماحاجتک اليه يا ابن اخی قال اخبرت انه يسب رسول اللهﷺ

میں نے کہا کہ ہاں، لیکن اے بھتیجے تم لوگوں کو اس سے کیا کام ہے؟ لڑکے نے جواب دیا مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہﷺ کو گالیاں دیتا ہے

والذی نفسی بيده لئن رايته لايفارق سوادی سواده

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر مجھے وہ مل گیا تو اس وقت تک میں اس سے جدا نہ ہوں گا

حتی يموت الاعجل منافتعجبت لذالک فغمزنی الأخر

جب تک ہم سے کوئی، جس کے مقدر میں پہلے مرنا ہوگا، مر نہ جائے گا، مجھے اس پر بڑی حیرت ہوئی پھر دوسرے نے اشارہ کیا

فقال لی مثلها فلم انشب ان نظرت الی ابی جهل يجول فی الناس

اور وہی باتیں اس نے بھی کہیں، ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ مجھے ابوجہل دکھائی دیا، جو لوگوں میں برابر پھر رہا تھا

فقلت الاان هذا صاحبكما الذی سالمتا نی فابتدراه بسيفيهما فضرباه

میں نے ان لڑکوں سے کہا کہ جس کے متعلق تم پوچھ رہے تھے وہ سامنے ہے دونوں نے اپنی تلواریں سنبھالیں اور اس پر جھپٹ پڑے

حتی قتلاه ثم انصرفا الی رسول اللهﷺ فاخبراه فقال

اور حملہ کر کے اسے قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد رسول اللہﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اطلاع دی، آنحضورؐ نے دریافت فرمایا

ايكما قتله قال كل واحد منهما انا قتلته فقال

کہ تم دونوں میں سے اسے قتل کس نے کیا ہے؟ دونوں نوجوانوں نے کہا کہ میں نے کیا ہے، اس لئے آپ نے ان سے دریافت فرمایا

هل مسحتما سيفيكما قالا لا فنظر فی السيفين فقال
کہ کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کرلی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں، پھر آنحضور ﷺ نے دونوں تلواروں کو دیکھا اور فرمایا
كلاكما قتله وسلبه لمعاذ بن عمروبن الجمرح وكانا معاذ بن عفراء
کہ تم دونوں ہی نے اسے قتل کیا ہے۔ اور اس کا ساز وسامان معاذ بن عمرو بن جموح کے لئے ہے، یہ دونوں نوجوان معاذ بن عفراء
و معاذ بن عمرو بن الجموح قال محمد سمع يوسف صالحا وابراهيم اباه
اور معاذ بن عمرو بن جموح تھے محمد نے کہا کہ سنا یوسف نے صالح سے اور ابراہیم نے اپنے باپ سے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة من حيث ان النبی ﷺ لم يخمس سلب ابی جهل .

امام بخاریؒ اس حدیث کو مغازی میں علی بن عبداللہؒ وغیرہ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے مغازی میں یحیٰی بن یحییٰؒ سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

بينا:...... اس کی اصل بین ہے (نون کے فتحہ میں اشباع کیا گیا تو الف پیدا ہوا، بینا ہوگیا) یہ جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے اور جواب کا محتاج ہوتا ہے اور یہاں اس کا جواب فاذا انا بغلامین ہے[1]

حديثة اسنانهما:...... یہ الغلامین کی صفت ہے یعنی دونوں طرف قبیلہ انصار کے دونو عمر لڑکے کھڑے تھے۔

ابو جهل:...... نام عمرو بن ہشام بن مغیرہ مخزومی قریشی اس وقت کا فرعون تھا۔

فائده:...... معاذ اور معوذؓ نے ابوجہل کو گھوڑے سے گرایا اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بعد میں جا کر گردن کاٹی [2]

قال محمد سمع يوسف صالحاً :...... محمد سے مراد خود امام بخاریؒ ہیں جیسے ابوعبداللہ سے مراد بخاریؒ ہوا کرتے ہیں اس عبارت کو لانے کا مقصد اس شخص کا رد ہے جس نے کہا کہ یوسفؒ اور صالحؒ بن ابراہیم کے درمیان ایک راوی عبدالواحد بن ابی عونؒ ہے امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ درمیان میں کوئی واسطہ نہیں ہے بلکہ یوسفؒ نے صالح بن ابراہیمؒ سے براہ راست سنا ہے۔

وابراهيم اباه:...... اس سے یہ بتلا رہے ہیں کہ حدیث متصل ہے کیونکہ یوسفؒ کا سماع صالحؒ سے ہے اور ابراہیمؒ کا سماع اپنے باپ عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے ثابت ہے۔

قوله لا يفارق سوادی سواده:...... ای شخصی شخصه. (نہیں جدا ہوئی میری شخصیت اس کی شخصیت سے)

قوله كلا كما قتله :...... تم دونوں (معاذؓ، معوذ) نے ہی ابوجہل کو قتل کیا یعنی دونوں کو قاتل قرار دیا۔

---

[1] عمدة القاری ص ۶۶ ج ۱۵ [2] عمدة القاری ص ۶۷ ج ۱۵

سوال:...... جب دونوں کو قاتل قرار دیدیا تو سلب صرف معاذ بن عمرو بن جموح کو کیوں دیا؟

جواب(۱):...... قتل شرعی وہ ہے جس کی وجہ سے آدمی دشمن کو عاجز کردے اور سلب کا مستحق ہوجائے اور یہ معاذ بن عمرو بن الجموح کی طرف سے پایا گیا یعنی اسکو ٹھنڈا کرنے والے اور عاجز کرنے والے معاذؓ ہی تھے اس لئے انہی کو سلب دیا گیا۔

جواب (۲):...... امام کو اختیار ہے کہ تقسیم سے پہلے کسی کو بطور تنفیل کے کچھ دے دے پس آپ ﷺ نے اپنے اختیار سے دیا۔

سوال :...... غزوہ بدر کے بیان میں آیا ہے کہ ابوجہل کو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے مارا اور وہاں یہ بھی ذکر ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے اسکا سر کاٹا تھا؟

جواب :...... ممکن ہے کہ تینوں حضرات قتل میں شریک ہوے ہوں معاذ بن عمرو بن جموح نے اسے عاجز کردیا ہو اور جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آئے ہوں تو اس میں کچھ رمق باقی ہو تو انہوں نے اسکی گردن کاٹ دی ہو۔

(۳۳۵)حدثنا عبدالله بن مسلمة عن مالک عن یحییٰ بن سعید عن ابن افلح
ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے ، ان سے ابن افلح نے
عن ابی محمد مولی ابی قتادة عن ابی قتادةؓ قال خرجنا مع رسول الله ﷺ عام حنین
ان سے ابوقتادہ کے مولیٰ ابومحمد نے اور ان سے ابوقتادہؓ نے بیان کیا کہ حنین کے موقعہ پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے
فلما التقینا کانت للمسلمین جولة فرأیت
پھر جب ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی تو (ابتداء میں) کچھ مسلمانوں کو کچھ شکست ہوئی اتنے میں، میں نے دیکھا
رجلا من المشرکین علا رجلا من المسلمین فاستدرت حتی اتیته من ورائه حتی ضربته بالسیف علی حبل عاتقه
کہ مشرکین کے لشکر کا ایک شخص ایک مسلمان کے اوپر چڑھا ہوا تھا اس لئے میں فوراً ہی گھوم پڑا اور اس کے پیچھے سے آکر تلوار اس کی گردن پر ماری
فاقبل علی فضمنی ضمة حتی وجدت منها ریح الموت
اب وہ شخص مجھ پر ٹوٹ پڑا اور مجھے اتنی زور سے اس نے بھینچا یہاں تک کہ میں نے اس سے مرنے کی بو پائی
ثم ادرکه الموت فارسلنی فلحقت عمر بن الخطاب فقلت له
آخر جب اسے موت نے آدبوچا تب کہیں جاکر اس نے مجھے چھوڑا اس کے بعد مجھے حضرت عمر بن خطابؓ ملے تو میں نے ان سے پوچھا
ما بال الناس قال امرالله ثم ان الناس رجعوا
کہ مسلمان اب کس حالت میں ہیں، انہوں نے فرمایا کہ جو اللہ کا حکم وہی ہوا، لیکن مسلمان پھر مقابلہ پر جم گئے

و جلس النبی ﷺ فقال من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه
تو نبی کریم ﷺ فروکش ہوئے اور فرمایا کہ جس نے بھی کسی کافر کو قتل کیا اور اس پر وہ گواہی بھی پیش کرے تو مقتول کا ساز و سامان اسے ملے گا
فقمت فقلت من یشهد لی ثم جلست
حضرت ابوقتادہؓ نے بیان فرمایا کہ اس لئے میں بھی کھڑا ہوا اور میں نے کہا کہ میری طرف سے کون گواہی دے گا لیکن میں بیٹھ گیا
ثم قال من قتل قتیلاً له علیه بینة فله سلبه
پھر دوبارہ آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہوگا، اور اس پر اس کی طرف سے کوئی گواہ بھی ہوگا تو مقتول کا ساز و سامان اسے ملے گا
فقمت فقلت من یشهد لی ثم جلست ثم قال الثالثة مثله
اس مرتبہ پھر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ اور پھر میں بیٹھ گیا تیسری مرتبہ پھر آنحضورؐ نے وہی ارشاد دہرایا
فقمت فقال رسول الله ﷺ مالک یا ابا قتادة
اور اس مرتبہ جب میں کھڑا ہوا تو آنحضور ﷺ نے دریافت کیا کہ کس چیز کے متعلق کہہ رہے ہو، اے ابوقتادہ
فاقتصصت علیه القصة فقال رجل یا رسول الله صدق
میں نے آنحضور ﷺ کے سامنے واقعہ کی پوری تفصیل بیان کر دی تو ایک صاحب نے بتایا کہ ابوقتادہ سچ کہتے ہیں، یا رسول اللہ ﷺ
وسلبه عندی فارضه عنی فقال ابوبکر الصدیقؓ لا
اور اس مقتول کا سامان میرے پاس محفوظ ہے اور میرے حق میں اسے راضی کر دیجئے پس حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ نہیں
ها الله اذا لا یعمد الیٰ اسد من اسد الله یقاتل عن الله ورسوله ﷺ یعطیک سلبه
خدا کی قسم، اللہ کے ایک شیر کے ساتھ، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے لڑتا ہے۔ آنحضور ﷺ ایسا نہیں کریں گے کہ ان کا سامان تمہیں دے دیں
فقال النبی ﷺ صدق فاعطاه
آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر نے سچ کہا اور پھر سامان آپ ﷺ نے حضرت ابو قتادہؓ کو عطا فرمایا
فبعت الدرع فابتعت به مخرفا فی بنی سلمة فانه لاول مال تأثلته فی الاسلام
پھر اس کی زرہ بیچ کر میں نے بنو سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہ پہلا مال تھا، جو اسلام لانے کے بعد میں نے حاصل کیا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة من حیث ان السلب الذی اخذه ابو قتادة لم یخمس.

عام حنین :...... غزوہ حنین آٹھ ہجری میں پیش آیا حنین ایک وادی ہے اس کے درمیان اور مکہ کے درمیان تین میل کا فاصلہ ہے لفظِ حنین منصرف ہے۔

جولة:...... اس کا معنٰی دوران اور اضطراب یعنی گھومنا اور جال یجول کا مصدر ہے۔

مابال الناس:...... لوگوں کا کیا حال ہے؟ **مخرفا:......** باغ۔

تأثلثه فی الاسلام:...... پہلا مال تھا جس کو میں نے اسلام میں جمع کیا۔

قوله بین اضلع منهما:...... یعنی میں غزوے میں بہادروں کے درمیان ہوتا، بچوں کے درمیان نہ ہوتا۔

قوله لا ها الله :...... بعض نسخوں میں **لا و الله** ہے اور بعض میں **لا بالله** ہے اس مقام میں **لا ها الله** ہے۔ پس واو، باء اور ھا، یہ تینوں کلمۂ قسم ہیں اس مقام میں **ھا** قسمیہ ہے۔

قوله اذا لا یعمد:...... معنی یہ ہے کہ حضور ﷺ اس کی طرف قصد نہیں کرینگے کہ جو شخص مثل شیر کے ہے اور اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی طرف سے لڑائی کرتا ہے۔ پس اسکا حق لے لیں اور تجھے اسکا سامان دے دیں۔

اذا لا یعمد کی ترکیب:......

۱: علامہ مازریؒ فرماتے ہیں کہ **لا ها الله ذا** یمینی او قسمی ہے یعنی ''ذا'' مبتداء ہے اور یمینی اس کی خبر ہے۔

۲: علامہ ابوزیدؒ فرماتے ہیں کہ یہ ''ذا'' زائدہ ہے [1] اور بعض نسخوں میں لفظِ **الله** مرفوع مبتداء ہے اس نسخہ کے مطابق ''ھا'' تنبیہ کے لئے ہے اور **لا یَعْمِد** لفظ ''الله'' مبتداء کی خبر ہے۔

حدیث الباب :...... یہ حدیث بظاہر ان لوگوں (لیثؒ، شافعیؒ وغیرہ) کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ سلب اصل غنیمت سے ہے خمس سے نہیں اس لئے آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوقتادہؓ کو تقسیم سے پہلے دیا ہے [2]

احنافؒ اور مالکیہؒ اس کو اپنی دلیل بناتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث تو ہماری دلیل ہے وہ اس طرح کہ حضرت ابوقتادہؓ کو اس وقت دیا ہے جب لڑائی ختم ہو چکی تھی اور غنائم جمع کئے جا چکے تھے اور غانمین اربع اخماس لے چکے تھے جو ان کا حق تھا تو حضرت ابوقتادہؓ کو جو دیا ہے وہ خمس سے دیا ہے **وفی الفتاویٰ الهندیه یستحب التنفیل للامام امیر العسکر فان نفل الامام او امیر وجعل له شیأ من الغنیمة التی وقعت فی ایدی الغانمین لایجوز وانما یجوز بما کان قبل الاصابة** [3] میرے نزدیک حضرت ابوقتادہؓ کو جو دیا ہے یہ **قبل الاصابة الی الغانمین** پر محمول ہے قرینہ اس پر یہ ہے کہ اس شخص نے چھپایا ہوا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اسے مجھ سے راضی کرا دیں یعنی میرے پاس موجود رہنے دیں اور اگر **بعد اصابة الغانمین** پر محمول کریں تو تنفیل اس غنیمت سے جائز نہیں۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۶۸ ج ۱۵ [2] عمدۃ القاری ص ۶۹ ج ۱۵ [3] اوجز المسالک ص ۴۳ ج ۴م، سہارنپور، ہند، فتاویٰ ہندیہ ص ۲۱۷ ج ۲م، رشیدیہ کوئٹہ عمدۃ القاری ص ۶۹ ج ۱۵

تنفیل میں تفصیل:...... اگر بعد الاحراز الغنیمۃ ہے تو خمس سے ہوگی اور اگر قبل الاحراز ہے تو اصلِ غنیمت سے ہوگی اِحب کہ علماء حنفیہؒ فرماتے ہیں سلبِ از غنیمت لشکر است حکم آن حکم سائر غنائم است[۲]

﴿۲۱۸﴾

باب ما کان النبی ﷺ یعطی المؤلفة قلوبهم و غیرهم من الخمس ونحوه

نبی کریم ﷺ جو کچھ مؤلفۃ قلوب اور دوسرے لوگوں کو خمس وغیرہ دیا کرتے تھے

ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتارہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مؤلفۃ القلوب کو خمس وغیرہ سے دیا کرتے تھے۔

قوله یعطی المؤلفة :...... مؤلفۃ القلوب یعنی جو شخص ایمان لایا ہو اور اسکی نیت میں ضعف ہو یا وہ شخص جو مسلمان ہو اور عطیہ کی امید رکھتا ہو۔

قوله غیرهم:...... یعنی غیر مؤلفۃ القلوب جن کو دینے میں مصلحت ہو۔

قوله ونحوه:...... نحوہ سے مراد مالِ خراج، مالِ جزیہ، مالِ فی ہے۔

رواه	عبدالله	بن	زید	عن	النبی ﷺ
اس کی روایت	عبداللہ	بن	زیدؓ	نبی کریم ﷺ	کے حوالہ سے کرتے ہیں

رواه عبدالله بن زید:...... اس سے مراد عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری مازنی مدنیؓ ہیں۔

قوله رواه عبدالله بن زیدؓ:...... اس سے اس لمبی حدیث کی طرف اشارہ ہے جو غزوہ حنین کے قصہ میں آئیگی۔ ان شاء اللہ اور اس کو ذکر کرنے سے غرض یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حنین کے دن حضور ﷺ کو فئی کا مال عنایت فرمایا تو حضور ﷺ نے وہ مال مؤلفۃ القلوب میں تقسیم کر دیا تھا۔

(۳۳۶)حدثنا محمدبن یوسف ثنا الاوزاعی عن الزهری عن سعید بن المسیب
ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سعید بن مسیب نے
وعروة بن الزبیر ان حکیم بن حزام قال سالت رسول الله فاعطانی
اور عروہ بن زبیر نے کہ حکیم بن حزامؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا تو آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا
ثم سالته فاعطانی ثم قال لی یاحکیم ان هذا المال خضر حلوة
پھر دوبارہ میں نے مانگا اور اس مرتبہ بھی آپ ﷺ نے عطا فرمایا، پھر ارشاد فرمایا اے حکیم! یہ مال بڑا شاداب اور لذیذ ہے

[۱] ہدایہ ص ۵۷۹ ج ۲ م، شرکت علمیہ ملتان [۲] تیسیر القاری حاشیہ شیخ الاسلام ص ۲۰۵ ج ۵ م، رشیدیہ کوئٹہ

فمن اخذه بسخاوة نفس بُورک له فیه ومن اخذه باشراف نفس
لیکن جو شخص اسے دل کی سخاوت کے ساتھ لیتا ہے اس کے مال میں تو برکت ہوتی ہے اور جو شخص لالچ اور حرص کے ساتھ لیتا ہے
لم یبارک له فیه و کان کالذی یاکل ولایشبع
تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی ، بلکہ اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کھائے جاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا
والید العلیا خیر من الید السفلی قال حکیم فقلت یا رسول الله والذی
اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے حضرت حکیمؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ قسم ہے اس ذات کی
بعثک بالحق لا اَرْزَأ احدا بعدک شیئا حتی افارق الدنیا
جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا آپ ﷺ کے بعد اب کسی سے کچھ نہیں لوں گا، یہاں تک کہ اس دنیا سے اٹھ جاؤں
فکان ابوبکر یدعو حکیماً لیعطیه العطآء فیابیٰ ان یقبل منه شیئا ثم ان عمر دعاه لیعطیه
چنانچہ ابوبکرؓ انہیں دینے کیلئے بلاتے تھے لیکن وہ اس سے ذرہ برابر بھی لینے سے انکار کر دیتے تھے، پھر عمرؓ انہیں دینے کیلئے بلاتے تھے
فابیٰ ان یقبل فقال یا معشرالمسلمین انی اعرض علیه حقه
اور ان سے بھی لینے سے انہوں نے انکار کر دیا تھا، حضرت عمرؓ نے اس پر فرمایا، مسلمانو! میں انہیں ان کا حق دیتا ہوں
الذی قسم الله عزوجل له من هذا الفئی فیأبیٰ ان یأخذه
جو اللہ تعالیٰ نے فئی کے مال سے ان کا حصہ مقرر کیا ہے لیکن یہ اسے بھی قبول نہیں کرتے
فلم یرزأ حکیم احدا من الناس شیأ بعد النبی ﷺ حتی توفی
حضرت حکیم بن حزامؓ کی وفات ہوگئی لیکن آنحضو ﷺ کے بعد انہوں نے کسی سے کوئی چیز نہیں لی

مطابقته للترجمة فی قوله "سألت رسول الله ﷺ فاعطانی ثم سألت فاعطانی.
والحدیث قد مضی فی کتاب الزکاة فی باب الاستعفاف فی المسئلة[1]

سوال:...... روایت الباب کا ترجمۃ الباب سے کیا ربط ہے؟

جواب:...... علامہ عینیؒ نے فرمایا کہ حضرت حکیم بن حزامؓ بھی مؤلفۃ قلوب میں سے تھے۔

لاارزأ:...... (راء، زاء سے پہلے ہے) اس کا معنی ہے یارسول اللہ ﷺ آپ کے بعد کسی سے کچھ نہیں لوں گا چنانچہ اس کے بعد حضرت حکیم بن حزامؓ نے زندگی کے آخری لمحات تک کسی سے کچھ نہیں لیا۔

---

[1] بخاری ص ۱۹۸ ج ۱

(٣٣٧) حدثنا ابوالنعمان ثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع

ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے

ان عمر بن الخطابؓ قال یا رسول الله انه کان علی اعتکاف یوم فی الجاهلية

کہ عمر بن خطابؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ، زمانہ جاہلیت میں، میں نے ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی تھی

فامره ان یفیٔ به قال واصاب عمر جاریتین من سبی حنین

تو آنحضورﷺ نے اسے پورا کرنے کا حکم دیا، حضرت نافع نے بیان کیا کہ حنین کے قیدیوں میں سے عمرؓ کو دو باندیاں ملی تھیں

فوضعهما فی بعض بیوت مکة قال فمنّ رسول اللهﷺ علی سبی حنین فجعلوا یسعون فی السکک

تو آپ نے انہیں مکہ کے کسی گھر میں رکھا، انہوں نے بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ نے حنین کے قیدیوں پر احسان کیا، تو گلیوں میں وہ دوڑنے لگے

فقال عمر یا عبدالله انظر ماهذا فقال من رسول اللهﷺ علی السبی قال اذهب

عمرؓ نے فرمایا، عبداللہ دیکھو، یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہﷺ نے ان پر احسان کیا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا پھر جاؤ

فارسل الجاریتین قال نافع و لم یعتمر رسول اللهﷺ من الجعرانة

دونوں لڑکیوں کو بھی آزاد کر دو، نافعؒ نے بیان کیا کہ رسول اللہﷺ نے مقام جعرانہ سے عمرہ نہیں کیا تھا

ولو اعتمر لم یَخْفَ علی عبدالله

اور اگر آنحضورؐ وہاں سے عمرہ کے لئے تشریف لاتے تو ابن عمرؓ سے یہ بات پوشیدہ نہ رہتی

وزاد جریر بن حازم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر

اور جریر بن حازم نے ایوب کے واسطہ سے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ ان سے نافع نے حضرت ابن عمرؓ کے حوالہ سے نقل کیا

و قال من الخمس قال ورواه معمر عن ایوب عن نافع

کہ غنیمت کے پانچویں حصے (خمس) میں سے تھیں کہا اور روایت کیا اس کو معمر نے ایوب کے واسطہ سے نقل کی ہے، ان سے نافع نے

عن ابن عمر فی النذر ولم یقل یوم

اور ان سے ابن عمرؓ نے نذر کے ذکر کے ساتھ کی ہے لیکن لفظ "یوم" کا اس میں ذکر نہیں ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله "واصاب عمر جاریتین من سبی حنین"

حدیث پاک تین احکام پر مشتمل ہے (۱) اعتکاف (۲) قیدیوں پر احسان (۳) عمرہ۔

قوله امره ان یفیٔ:...... یہ حکم استحباباً تھا ورنہ نذرِ جاہلیت کو پورا کرنا واجب نہیں ہے۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ

حضرت عمرؓ نے یہ سوال جعرانہ کے مقام پر کیا جب کہ طائف کی طرف لوٹے۔ تو حضور ﷺ نے استحباباً اس نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا۔

قولہ لو اعتمر:...... جعرانہ کے عمرے کے بارے میں کثیر احادیث وارد ہیں اس میں یہ کہنا کہ اگر حضور ﷺ نے جعرانہ سے عمرہ کیا ہوتا تو ابن عمرؓ پر مخفی نہ رہتا؟ درست نہیں کیونکہ ہر بات کا ہر ایک کو پتہ ہونا ضروری نہیں۔

وزاد جریر بن حازم:...... اس عبارت سے مقصود یہ بتانا ہے کہ جریر بن حازمؒ کی روایت موصول ہے دارِ قطنی نے بھی کہا ہے کہ جریرؒ کی حدیث موصول ہے۔[1]

وراوہ معمر عن ایوب:...... معمرؒ نے اعتکاف والی حدیث کو ایوبؒ عن نافعؒ سے روایت کیا ہے لیکن یوم کا لفظ نہیں کیا یعنی ان کی روایت میں صرف یوم کا لفظ نہیں ہے۔

سوال:...... قال سے ذکر کیا حدثنا کیوں نہیں فرمایا؟

جواب (۱):...... یہ تفنن کے قبیل سے ہے کہ کبھی قال کہا اور کبھی حدثنا۔

جواب (۲):...... مجلس تحدیث میں نہیں سنا مجلس مذاکرہ میں سنا اس لئے قال سے ذکر کیا۔

یوم:...... یوم کی میم پر جر بالتنوین بطریقِ حکایت جائز ہے اور ظرفیت کی بنا پر نصب بھی جائز ہے یعنی دونوں اعراب پڑھے جا سکتے ہیں۔

(۳۳۸) حدثنا موسیٰ بن اسماعیل ثنا جریر بن حازم ثنا الحسن
ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حسن نے حدیث بیان کی
ثنی عمرو بن تغلبؓ قال اعطی رسول اللہ ﷺ قوما ومنع اخرین
کہا کہ مجھ سے عمرو بن تغلبؓ نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ لوگوں کو نہیں دیا
فکانھم عتبوا علیہ
غالباً جن لوگوں کو آنحضور ﷺ نے نہیں دیا تھا وہ اس پر کچھ ناراض ہوئے (کہ شاید آنحضورؐ ہم سے اعراض کرتے ہیں)
فقال انی اعطی قوما اخاف ظلعھم وجزعھم
تو حضورؐ نے فرمایا کہ میں کچھ لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ مجھے ان کے ایمان کی کمزوری اور گھبراہٹ کا خوف ہے
واکل قوما الی ما جعل اللہ فی قلوبھم من الخیر والغنی
اور کچھ لوگ وہ ہیں جن پر اعتماد کرتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں بھلائی اور بے نیازی رکھی ہے
منھم عمرو بن تغلب فقال عمرو بن تغلب مااحب ان لی بکلمۃ رسول اللہ ﷺ حمر النعم
عمرو بن تغلب بھی انہی اصحاب میں شامل ہیں، عمرو بن تغلب فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے اس جملے کے مقابلے میں سرخ اونٹوں کی بھی میری نظر میں کوئی وقعت نہیں ہے

[1] عمدۃ القاری ص ۱۷۰ ج ۱۵

۞زاد ابوعاصم عن جریر قال سمعت الحسن یقول ثنا عمرو بن تغلب
ابوعاصم نے جریر کے واسطہ سے بیان کیا کہ میں نے حسن سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ہم سے عمرو بن تغلبؓ نے بیان کیا
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بمال اوبسبی فقسمه بهذا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال یا قیدی لائے گئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اسی طریقہ سے تقسیم کیا

حدیث الباب کی ترجمۃ الباب سے مناسبت:...... اعطیٰ رسول اللہ قوماً کے جملہ سے ہے۔

قوله ظلعهم:...... ظلعہ، بفتح معجمہ ولام وآخر عین مہملہ بمعنی ایمان کی کمزوری۔

قوله واکل قوما الی ما جعل الله:...... چھوڑ دیتا ہوں ایک قوم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خیر اور غناء دیا ہے۔

قوله ماحب ان لی بکلمة:...... یعنی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں کہا ہے اور ان کو اہل خیر وغناء میں سے شمار کیا اسکے مقابلے میں سرخ اونٹوں کو حقیر سمجھتے تھے۔

وزاد ابو عاصم عن جریر:...... یہ ان مقامات میں سے ایک مقام ہے جس کو امام بخاریؒ نے اپنے بعض شیوخ سے تعلیقاً بیان کیا ہے امام بخاریؒ اور شیخ کے درمیان کوئی نہ کوئی واسطہ ہے کتاب الجمعه کے آخر میں اس کو موصولاً لائے ہیں اپنے درمیان اور عاصمؒ کے درمیان واسطہ کو داخل کیا اور ذکر کیا ہے اور اس طرح کہا ہے حدثنا محمد بن معمر قال حدثنا ابو عاصم عن جریر بن حازم الخ[1]

بھذا:...... ای بھذا الذی ذکر فی الحدیث. مطلب اس کا یہ ہے کہ جن کا پہلے ذکر ہوا اسی طریق سے تقسیم کیا یعنی بعض کو دیا اور بعض کو نہیں دیا [2]

(۳۳۹)حدثنا ابوالولید ثنا شعبة عن قتادة عن انسؓ قال
ہم سے ابوولید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی اعطی قریشاً اتألفهم لانهم حدیث عهد بجاهلیة
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریش کو میں تالیف قلب کے لئے دیتا ہوں، کیوں کہ جاہلیت سے ابھی نکلے ہیں

مطابقته للترجمة ظاهرة.

امام بخاریؒ اس حدیث کو مناقبِ قریش میں سلیمان بن حرب سے اور مغازی میں بندارؒ سے لائے ہیں۔

قوله اتألفهم:...... ان کے ساتھ الفت چاہتا ہوں اور انکا اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ اُنس چاہتا ہوں۔

قوله حدیث عهد بجاهلیة:...... یعنی کفر کے زمانے کے زیادہ قریب ہیں۔ لفظ حدیث مذکر، مؤنث، تثنیہ وجمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے [3]

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۷ ج ۱۵ [2] تیسیر القاری ص ۱۷۴ ج ۳ [3] عمدۃ القاری ص ۷۲ ج ۱۵

(۳۴۰)حدثنا ابوالیمان انا شعیب ثنا الزهری اخبرنی انس بن مالک

ہم سے ابویمان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں شعیب نے خبر دی کہا ہم سے زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے انس بن مالکؓ نے خبر دی

ان ناسا من الانصار قالوا لرسول اللهﷺ حین افآء الله علی رسولهﷺ من اموال هوازن ما افآء الله

کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہﷺ کو قبیلہ ہوازن کے اموال میں سے غنیمت دی

فطفق یعطی رجالا من قریش المأة من الابل فقالوایغفر الله لرسول اللهﷺ

اور حضورؐ قریش کے چند اصحاب کو سو سو اونٹ دینے لگے تو بعض انصاری صحابہ نے کہا، اللہ تعالیٰ رسول اللہﷺ کی مغفرت کرے

یعطی قریشا ویدعنا وسیوفنا تقطر من دمائهم

آنحضورؐ قریش کو دے رہے ہیں، اور ہمیں نظر انداز کر دیا ہے حالانکہ ان کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے

قال انس فحُدث رسول اللهﷺ بمقالتهم فارسل الی الانصار فجمعهم فی قبة من أدم

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ آنحضورﷺ کے سامنے جب اس گفتگو کا ذکر ہوا تو آپﷺ نے انصار کو بلایا اور انہیں چمڑے کے ایک خیمے میں جمع کیا

ولم یدع معهم احدا غیرهم فلما اجتمعوا جاء هم رسول اللهﷺ

ان کے سوا کسی دوسرے صحابیؓ کو آپ نے نہیں بلایا تھا جب سب حضرات جمع ہو گئے تو آنحضورؐ بھی تشریف لائے

فقال ما کان حدیث بلغنی عنکم قال له فقهاؤهم

اور فرمایا کہ آپ لوگوں کے بارے میں جو بات مجھے معلوم ہوئی وہ کہاں تک صحیح ہے؟ انصار کے سمجھدار صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ

اماذووارأینا یا رسول الله فلم یقولوا شیئا واما اناس منا حدیثة اسنانهم فقالوا

ہمارے صاحب فہم ورائے افراد کوئی ایسی بات زبان پر نہیں لائے ہیں ہاں چند لڑکے ہیں نو عمر، انہوں نے ہی یہ کہا ہے

یغفر الله لرسول اللهﷺ یعطی قریشا ویترک الانصار

کہ اللہ، رسول اللہﷺ کی مغفرت کرے، آنحضورؐ قریش کو تو دے رہے ہیں اور انصار کو آپﷺ نے نظر انداز کر دیا ہے

وسیوفنا تقطر من دمائهم فقال رسول اللهﷺ انی اعطی رجالا حدیث عهدهم بکفر

حالانکہ ہماری تلواریں ان کے خون سے ٹپک رہی ہیں، اس پر آنحضورﷺ نے فرمایا کہ میں بعض ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو نو مسلم ہیں

اماترضون ان یذهب الناس بالاموال

اور کیا تم لوگ اس پر خوش نہیں ہو کہ جب دوسرے لوگ مال و دولت لے کر واپس جا رہے ہوں گے

وترجعوا الی رحالکم برسول اللهﷺ فوالله ما تنقلبون به خیر

تو تم لوگ اپنے گھروں کو رسول اللہﷺ کے ساتھ واپس جا رہے ہونگے؟ خدا گواہ ہے کہ تمہارے ساتھ جو کچھ واپس جا رہا ہے وہ اس سے بہتر ہے

مما ینقلبون به قالوا بلی یا رسول الله قدرضینا
جو دوسرے لوگ اپنے ساتھ لے جائیں گے، سب حضرات نے کہا کیوں نہیں، یا رسول اللہ! ہم راضی اور خوش ہیں
فقال لهم انکم سترون بعدی اُثرة شدیدة فاصبروا
پھر آنحضورؐ نے ان سے فرمایا، میرے بعد تم دیکھو گے کہ تم پر دوسرے لوگوں کو ترجیح دی جارہی ہوگی اور اس وقت تم صبر کرنا
حتی تلقوا الله و رسوله ﷺ علی الحوض قال انس فلم نصبر
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے حوض پر جا ملو۔ انسؓ نے بیان کیا کہ لیکن ہم نے صبر سے کام نہ لیا

مطابقته للترجمة ظاهرة.

قوله حین افآء الله :...... یہ ابہام تفخیم وتکثیر کے لئے ہے یعنی بہت زیادہ دیا جو کہ شمار نہیں ہوسکتا بعض روایتوں میں آتا ہے کہ چھ ہزار قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، چار ہزار اوقیہ چاندی اور چالیس ہزار سے زیادہ بکریاں تھیں۔

قوله یعطی قریشاً:...... مراد اس سے اہل مکہ ہیں۔

قوله وسیوفنا تقطر:...... یہ بابِ قلب سے ہے اور اس میں مبالغہ زیادہ ہے۔ ای تقطر دمائهم من سیوفنا اور بعض نے کہا کہ من دمائهم میں من زائدہ ہے اور دمائهم تقطر کا فاعل ہے ای تقطر منها دمائهم اب قلب نہیں ماننا پڑے گا۔

قوله فاصبروا:...... ای فاصبروا علی هذه الشدة و الابتلاء و لا تخالفوهم یعنی اس تنگی اور آزمائش پر صبر کرنا اور انکی مخالفت نہ کرنا۔ روایت کیا ہے کہ کچھ انصار حضرت معاویہؓ کے پاس آئے اور بعض مہاجرین کی شکایت کی لیکن حضرت معاویہؓ نے انکی شکایت نہیں سنی یعنی زائل نہیں کی اس پر ایک انصاری نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ انکم سترون بعدی اثرة الخ اس پر حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ اس موقع پر حضور ﷺ نے کیا حکم دیا تھا تو اس انصاری نے کہا کہ صبر کرنے کا حکم دیا تھا تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ پھر تم اس حکم پر عمل کرو اور صبر کرو۔

قوله حتی تلقونی علی الحوض:...... یہ ان کے صبر کی جزاء ہے اور ان کے لئے جنت کی بشارت ہے۔

قوله قال انسؓ فلم نصبر:...... حضرت انسؓ کا یہ کہنا کہ ہم صبر نہ کرسکے یہ تواضعاً ہے۔

(۳۴۱) حدثنا عبدالعزیز بن عبدالله الاویسی ثنا ابراهیم عن صالح
ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے
عن ابن شهاب اخبرنی عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم
ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی ان سے محمد بن جبیر نے کہا
ان محمد بن جبیر قال اخبرنی جبیر بن مطعم انه بینا هو مع رسول الله ﷺ ومعه الناس مقبلا من حنین
اور انہیں جبیر بن مطعمؓ نے خبر دی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ کے ساتھ صحابہ کی فوج تھی، حنین کے غزوے سے واپسی ہورہی تھی

علقت برسول الله ﷺ الاعراب يسألونه حتى اضطروه الى سمرة

راستے میں کچھ بدو آپ ﷺ سے لیٹ گئے اور مانگتے تھے کہ مجبور کردیا آپ ﷺ کو ببول کے درخت کی طرف

فخطفت رداءه فوقف رسول الله ﷺ ثم قال اعطوني ردآئي

چادر مبارک ببول کے کانٹوں سے الجھ گئی آنحضورؐ وہیں رک گئے، پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ میری چادر واپس کردو

فلو كان عدد هذه العضاه نعما لقسمته بينكم ثم لاتجدوني بخيلا ولا كذوبا ولاجبانا

اگر میرے پاس ان کانٹے دار بڑے درختوں کی تعداد میں اونٹ ہوتے تو وہ بھی میں تم میں تقسیم کردیتا پھر مجھے تم بخیل، جھوٹا اور بزدل نہیں پاؤ گے

مطابقته للترجمة تستأنس من قوله "لقسمة بينكم"

یہ حدیث کتاب الجهاد، باب الشجاعة فی الحرب والجبن میں گزرچکی ہے۔

سمرة:...... سین کے فتحہ اور میم کے ضمہ کے ساتھ کیکر یعنی ببول کا درخت۔

قوله لا تجدوني بخيلا:...... تین مختلف الفاظ بولنے کی حکمت

ا۔ پہلے لفظ کی مناسبت مقام کے ساتھ ظاہر ہے۔ دوسرے لفظ یعنی کذوبا میں دینے کا وعدہ اور ایفاء وعدہ کی طرف اشارہ ہے اور تیسرے لفظ یعنی جبانا میں اشارہ ہے کہ میرا یہ عطاء کرنا کسی کے رعب اور خوف کی وجہ سے نہیں ہوگا (بلکہ بطور جود کے ہوگا)

(۳۴۲) حدثنا يحيىٰ بن بكير ثنا مالك عن اسحاق بن عبدالله عن انس بن مالكؓ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبداللہ نے ان سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا

قال كنت امشي مع النبي ﷺ وعليه برد نجراني غليظ الحاشية

کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جارہا تھا آپ ﷺ نجران کی بنی ہوئی چوڑے حاشیہ کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے

فادركه اعرابي فجذبه جذبة شديدة حتى نظرت الى صفحة عاتق النبي ﷺ

اتنے میں ایک اعرابی آپ ﷺ کے قریب پہنچے اور انہوں نے بڑی شدت کے ساتھ چادر پکڑ کر کھینچی، میری نظر شانہ مبارک پر پڑی

قد اثّرت به حاشيةُ الردآء من شدة جذبته ثم قال مرلي من مال الله الذي عندك

تو میں نے دیکھا کہ کھینچنے والے کی شدت کی وجہ سے چادر کے حاشیہ نے اثر کیا ہے پھر ان اعرابی نے کہا کہ اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے

فالتفت اليه فضحك ثم امرله بعطاءٍ

اس میں سے مجھے بھی دینے کا حکم فرمایئے، آنحضورؐ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے، پھر آپ ﷺ نے انہیں دینے کا حکم فرمایا

مطابقته للترجمة ظاهرة.

امام بخاریؒ اس حدیث کو ''لباس'' میں اسماعیل بن ابی اویسؒ سے اور ادب میں عبدالعزیز بن عبداللہؒ اویسی سے لائے ہیں امام مسلمؒ نے ''زکوٰۃ'' میں عمرو بن محمدؒ وغیرہ سے اور امام ابن ماجہؒ نے ''لباس'' میں یونس بن عبدالاعلیٰؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

وعليه برد نجراني:...... واؤ حالیہ ہے برد کی جمع ابراد اور برود آتی ہے بمعنی چادر۔

قوله بردنجراني:...... نجران شام اور یمن کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے اسکی طرف منسوب ہے۔

(۳۴۳)حدثنا عثمان بن ابی شيبة ثنا جرير عن منصور عن ابی وائل
ہم سے عثمان بن ابوشیبہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابووائل نے
عن عبداللهؓ قال لما كان يوم حنين اثر النبی ﷺ اُناسا فی القسمة
کہ عبداللہؓ نے بیان کیا، حنین کی لڑائی کے بعد نبی کریم ﷺ نے تقسیم میں بعض حضرات کے ساتھ ترجیحی معاملہ کیا
اعطی الاقرع بن حابسٍ مائة من الابل واعطی عيينة مثل ذلک
اقرع بن حابسؓ کو سو اونٹ دیئے، اتنے ہی اونٹ عیینہؓ کو دیئے
واعطی اناسا من اشراف العرب واثر هم يومئذ فی القسمة
اسی طرح اس روز بعض دوسرے اشرافِ عرب کے ساتھ بھی تقسیم میں آپ نے ترجیحی سلوک کیا
قال رجل والله ان هذه لقسمة ما عدل فيها اوما اريد فيها وجهُ الله فقلت
اس پر ایک شخص نے کہا کہ خدا کی قسم اس تقسیم میں نہ تو عدل کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اس سے مقصود رہی ہے میں نے کہا
والله لأخبرن النبی ﷺ فاتيته فاخبرته
کہ واللہ، اس کی اطلاع میں رسول اللہ ﷺ کو ضرور دونگا، چنانچہ میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی
فقال فمن يعدل اذا لم يعدل الله ورسوله رحم الله موسیٰ
آنحضورؐ نے سن کر فرمایا، اگر اللہ اور اس کا رسول بھی عدل نہ کرے تو پھر کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے
قداوذی باكثرمن هذا فصبر
کہ انہیں اس سے بھی زیادہ اذیتیں پہنچائی گئی تھیں اور انہوں نے صبر کیا تھا

مطابقته للترجمة ظاهرة.

امام بخاریؒ ''مغازی'' میں قتیبہؒ سے اور امام مسلمؒ ''زکوٰۃ'' میں زہیر بن حربؒ سے لائے ہیں۔

آثر:...... مد کے ساتھ ہے آنحضرت ﷺ نے تالیف قلب کے لئے بعض حضرات سے ترجیحی معاملہ کیا۔

قوله ماعُدِلَ فیها:...... اس میں حضور ﷺ کو غیر عادل کہا گیا ہے، قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ شرع کا حکم ہے جو نبی کریم ﷺ کو گالی دے وہ کافر ہو جاتا ہے اور اسے قتل کیا جاتا ہے۔اس مقام پر حضور ﷺ نے اس شخص کو کوئی سزا نہیں دی اسکی دو وجہیں بیان کی گئیں ہیں۔ا۔غیروں کی تالیف کے لئے ۲۔تاکہ مشرکین میں یہ بات مشہور نہ ہوجائے کہ (نعوذ باللہ) محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔

(۴۴۴)حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابو اسامة ثنا هشام
ہم سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی
اخبرنی ابی عن اسماء بنت ابی بکرؓ قالت کنت انقل النوی من ارض الزبیر التی اقطعه رسول الله ﷺ
کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، ان سے اسماء بنت ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے زبیرؓ کو جو زمین عنایت فرمائی تھی
علی راسی وهی منی علی ثلثی فرسخ
میں اس میں سے گٹھلیاں اپنے سر پر لایا کرتی تھی ، وہ جگہ میرے گھر سے دو تہائی فرسخ دور تھی
وقال ابوضمرة عن هشام عن ابیه ان رسول الله ﷺ اقطع الزبیر ارضا من اموال بنی النضیر
ابوضمرہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیرؓ کو بنونضیر کے اموال میں سے ایک قطعہ زمین عنایت فرمایا تھا

ترجمة الباب سے مناسبت:...... اقطع الزبیر ارضاً الخ کے جملہ سے مناسبت ہے جو کہ ترجمۃ الباب کے جزء وغیرھم کے مناسب ہے۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو کتاب النکاح میں مطولاً لائے ہیں امام مسلمؒ نے نکاح میں اسحٰق بن ابراہیمؒ اور استیذان میں ابوکریبؒ سے اور امام نسائیؒ نے عشرۃ النساء میں محمد بن عبداللہ بن مبارکؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

قوله کنت انقل النوی :...... اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ فرماتی ہیں کہ میں حضرت زبیرؓ (جو ان کے خاوند تھے) کی زمین سے گٹھلیاں یا (جانوروں کے کھانے کے لئے) خستہ کھجوریں سر پر اٹھا کر لاتی تھی۔(جو دو میل دور تھی)اس سے معلوم ہوا کہ صحابیاتؓ بھی گھر کے کام، خدمت کے لئے مشقت والے کام کرتی تھیں۔

قوله التی اقطعه:...... حضرت زبیرؓ مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضور ﷺ نے بنونضیر کی اراضی میں سے ایک حصہ قطعہ کے طور پر انہیں دے دیا تھا۔حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ قطعہ دینے سے مراد ہے کہ اسکو آباد کرلے یہ مطلب نہیں کہ اس سے کوئی مؤنت نہیں ہوگی اخراجات یا حکومت کی طرف سے۔

قوله فقال ابو ضمرة عن هشامٌ:...... یہ تعلیق ہے اور اس تعلیق کے ذکر کرنے میں دو فائدے ہیں

۱۔ابوضمرہؒ نے ابواسامہ کی مخالفت کی ہے موصولاً بیان کرنے میں۔ ۲۔ابوضمرہؒ کی روایت میں زمین کی تعیین ہے کہ وہ بنونضیر کی زمینوں میں سے تھی جواللہ نے فئی کے طور پر عنایت فرمائی۔

فائدہ:...... اس تعلیق سے علامہ خطابیؒ کا ایک اشکال بھی رفع ہوگیا۔

اشکال:...... جب مدینہ والے رغبت سے اسلام لائے تھے تو حضوﷺ نے انکی زمین قطعہ کے طور پر کیوں دی؟

جواب:...... حضورﷺ نے حضرت زبیرؓ کو زمین اہل مدینہ کی نہیں دی تھی بلکہ بنونضیر کی زمینوں میں سے عنایت فرمائی تھی۔

(٣٤٥)حدثنا احمد بن المقدام ثنا الفضيل بن سليمان ثني موسىٰ بن عقبة
ہم سے احمد بن المقدام نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا مجھ سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی
اخبرني نافع عن ابن عمرؓ ان عمر بن الخطاب اجلى اليهود والنصارىٰ من ارض الحجاز
کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی انہیں حضرت ابن عمرؓ نے کہ حضرت عمرؓ نے سرزمین حجاز سے یہود ونصاریٰ کو دوسری جگہ منتقل کردیا تھا
وكان رسول اللهﷺ لما ظهر على اهل خيبر اراد ان يخرج اليهود منها
اور رسول اللہﷺ نے جب خیبر فتح کیا تھا تو آپ کا بھی ارادہ ہوا تھا کہ یہودیوں کو یہاں سے کسی دوسری جگہ منتقل کردیا جائے
وكانت الارض لما ظهر عليها لله وللرسول وللمسلمين فسأل اليهودُ رسولَ اللهﷺ
اور جب آپ نے فتح پائی تو وہاں کی زمین اللہ تعالیٰ، رسول اللہﷺ اور عام مسلمانوں کی ہوگئی تھی، لیکن پھر یہودیوں نے آنحضورؐ سے کہا
ان يتركهم على ان يكفوا العمل ولهم نصف الثمر فقال رسول اللهﷺ
کہ آپ انہیں وہیں رہنے دیں وہ کام کیا کرینگے اور آدھی پیدوار انہیں ملتی رہے گی، آنحضورﷺ نے فرمایا
نُقِرُّكم على ذلك ماشئنا فاقروا
جب تک ہم چاہیں اس وقت تک کے لئے تمہیں یہاں رہنے دیں گے، چنانچہ یہ لوگ وہیں رہے
حتى اجلاهم عمر في امارته الى تيماء او أريحاء
اور پھر عمرؓ نے انہیں اپنے دور خلافت میں مقام تیما یا اریحا میں منتقل کر دیا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

تیماء:...... بلاد طی میں دریا کے کنارے ایک بڑی بستی کا نام ہے۔

اریحا:...... شام میں ایک بستی کا نام ہے اریحا بن ملک بن ارخشد بن سام بن نوح کے نام سے منسوب ہے۔[۱]

---

۱ عمدۃ القاری ص ٦٧ ج ١٥

قوله لما ظهر علی اهل خیبر:...... اس سے مراد یہ ہے کہ اکثر خیبر کا علاقہ مصالحت سے پہلے ہی فتح ہو چکا تھا بعد میں حضور ﷺ نے مصالحت کر لی تھی۔

قوله فسأل الیهود:...... یہود نے سوال کیا کہ زمین ہمیں دیدیں ہم کام کرینگے نصف پھل ہمارا ہوگا، اس کو اصطلاحِ فقہاء میں مخابرہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ جو معاملہ کیا یعنی زمین بٹائی پر دی۔

اختلاف:......

صاحبینؒ:...... کے نزدیک زمین بٹائی پر دی جاسکتی ہے ان کے لئے یہ حدیث حجت ہے۔

امام اعظم ابو حنیفةؒ:...... کے نزدیک زمین کو بٹائی پر دینے کو جائز قرار نہیں دیتے ان کے نزدیک یہ اہل خیبر کی خصوصیت تھی اور وہ مخابرہ کو خاص انہی کے لئے جائز قرار دیتے ہیں یا یہ خراجِ مقاسمہ (یعنی تقسیم شدہ مال کو خراج کی حیثیت سے دیا گیا) پر محمول ہے ہدایہ میں ہے **ومعاملة النبی علیه السلام اهل خیبر کان خراج مقاسمة بطریق المنّ والصلح وهو جائز**[۱]

سوال:...... یہ حدیث ترجمۃ الباب کے مطابق نہیں ہے کیونکہ اس میں عطیہ وغیرہ کا ذکر نہیں؟

جواب:...... اس روایت میں چند ایسی وجوہ کا ذکر ہے کہ تفصیلی روایات سے انکا عطیہ سے ہونا معلوم ہوتا ہے۔ لہٰذا فی الجملہ ترجمۃ الباب سے مناسبت پائی گئی۔

﴿۲۱۹﴾

باب مایصیب من الطعام فی ارض الحرب

دارالحرب میں کھانے کی جو چیزیں ملیں

ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ دارالحرب میں پائے جانے والے یعنی مجاہدوں کے ہاتھ لگنے والے کھانے کا حکم بیان کرنا چاہتے ہیں کہ کیا اس سے خمس لیا جائے گا؟ کیا غازیوں کے لئے اس کا کھانا مباح اور جائز ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ جمہورؒ کے نزدیک تو جب تک مجاہدین دارالحرب میں رہیں بقدر ضرورت وحاجت امام کی اجازت کے بغیر کھا سکتے ہیں۔ زہریؒ فرماتے ہیں طعام وغیرہ امام کی اجازت سے کھا سکتے ہیں بلا اجازت کھانے کی چیزیں استعمال نہیں کر سکتے[۲] دوران جنگ کفار کے کپڑے اور ان کے ہتھیار استعمال کر سکتے ہیں جنگ کے بعد واپس کرنے پڑیں گے اور ان کو تقسیم میں ملایا جائے گا دارالحرب میں تقسیم سے پہلے گائے، بکری کو ذبح کر کے کھانے پکانے

[۱] ہدایہ ص ۴۲۵ ج ۳، م، شرکت علمیہ ملتان [۲] عمدۃ القاری ص ۶۷ ج ۱۵

میں کوئی حرج نہیں۔لیثؒ، ائمہ اربعہ، اوزاعیؒ اور الحق کا مذہب یہی ہے [1]

(۳۴۶)حدثنا ابوالوليد ثنا شعبة عن حميد بن هلال عن عبدالله بن مغفلؓ
ہم سے ابو ولید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے عبداللہ بن مغفلؓ نے بیان کیا
قال كنا محاصر ين قصرخيبر فرمىٰ انسان بجراب فيه شحم فنزوت لاخذه
کہ ہم قصر خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کسی شخص نے ایک تھیلی پھینکی جس میں چربی بھری ہوئی تھی، میں اسے لینے کے لئے بڑی تیزی سے بڑھا
فالتفت فاذاالنبى صلى الله عليه وسلم فاستحييت منه
لیکن مڑ کر جو دیکھا، تو قریب میں نبی کریم ﷺ موجود تھے، میں شرم سے پانی پانی ہو گیا

قوله فاستحييت منه:...... یہ حیا اس فعل سے تھا لیکن حضور ﷺ نے اس پر انکار نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ دارا لحرب میں کھانے کی چیز مقاتلین کے لئے مباح ہے ایسے ہی جانوروں کا چارہ خمس سے پہلے بھی مباح ہے اذنِ امام شرط نہیں، یہی جمہور کا مذہب ہے مسلم شریف میں ایک روایت ہے جس میں رضامندی پر دلالت ہے یعنی حضور ﷺ کی رضامندی پر دلالت ہے اس کے الفاظ ہیں فاذا رسول الله ﷺ متبسماً میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ ہنس رہے ہیں۔

(۳۴۷)حدثنا مسدد ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے نافع نے
ان ابن عمرؓ قال كنا نصيب فى مغازينا العسل والعنب فنأكله ولانرفعه
اور ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ غزووں میں ہمیں شہد اور انگور ملتا تھا ہم اسے کھاتے تھے اور حضور ﷺ کی طرف نہیں لے جاتے تھے

قوله ولا نرفعه:...... اى ولا نحمله على سبيل الادخار یعنی بیت المال میں ذخیرہ بنانے کے لئے نہیں اٹھاتے تھے تو معلوم ہوا کہ کھانا جائز ہے بیت المال تک پہنچانا ضروری نہیں۔

(۳۴۸)حدثنا موسىٰ بن اسماعيل ثنا عبدالواحد بن زياد ثنا الشيبانى
ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شیبانی نے حدیث بیان کی
قال سمعت ابن ابى اوفىؓ يقول اصابتنا مجاعة ليالى خيبر
کہا کہ میں نے ابن ابی اوفیؓ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جنگ خیبر کے موقعہ پر فاقوں پہ فاقے ہونے لگے

[1] عمدۃ القاری ص ۶۷ ج ۱۵

فلما كان يوم خيبر وقعنا فى الحمر الاهلية فانتحرناها فلما غلت القدور

آخر جس دن خیبر فتح ہوا تو گدھے بھی ہمیں ملے تھے، چنانچہ ہم نے انہیں ذبح کرلیا جب ہانڈیوں میں جوش آنے لگا

نادى منادى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اكفؤا القدور ولا تطعموا من لحوم الحمر شيئا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو اور گدھے کا گوشت چکھو بھی نہیں

قال عبدالله فقلنا انما نهى النبى صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن اوفیؓ نے بیان کیا کہ ہم نے اس پر کہا کہ غالبا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے روک دیا ہے

لانها لم تخمس قال وقال اخرون حرمها البتة

کہ ابھی تک پانچواں حصہ اس میں سے نہیں نکالا گیا تھا، لیکن بعض دوسرے صحابہؓ نے کہا کہ آنحضورؐ نے گدھے کا گوشت قطعی طور پر حرام قرار دے دیا ہے

وسالت سعيد بن جبير فقال حرمها البتة

میں نے حضرت سعید بن جبیرؒ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قطعی طور پر حرام قرار دے دیا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو مغازی میں سعید بن سلیمانؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے ذبائح میں ابوبکر بن ابی شیبہؒ سے اور امام نسائیؒ نے صید میں محمد بن عبداللہ بن یزید المقریؒ سے اور امام ابن ماجہؒ نے ذبائح میں سوید بن سعیدؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

مجاعة:...... جوع شديد یعنی سخت بھوک۔

قوله وقال اُخرون:...... آخرون سے مراد دوسرے صحابہؓ ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ علت نہی میں اختلاف ہوا ہے کہ حمر اہلیہ کے نہ کھانے سے نہی کی علت کیا ہے؟ بعض صحابہؓ نے کہا کہ یہ ذاتی طور پر حرام ہے اور دوسرے بعض صحابہؓ نے کہا کہ عوارض کی وجہ سے حرام قرار دیا ہے اور وہ عارض یا تو یہ ہے کہ اسکا خمس نہیں لیا گیا تھا یا اس وجہ سے کہ بار برداری کے جانور کم نہ ہو جائیں۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿۲۲۰﴾

باب الجزية والموادعة مع اهل الحرب

ذمیوں سے جزیہ لینے اور دار الحرب سے معاہدہ کرنے سے متعلق تفصیلات

قوله الجزية والموادعة:...... یہ لف ونشر مرتب ہے۔ کیونکہ جزیہ اہلِ ذمہ کے لئے ہے اور موادعہ اہلِ حرب کے لئے ہے۔

جزية، جزأت الشئ سے ماخوذ ہے یعنی جب تو تقسیم کرے شئی کو، پھر ہمزہ میں تسہیل کی گئی تو جزیت ہو گیا۔

بعض نے کہا کہ یہ جزاء سے ماخوذ ہے اور یہ انکے بلادِ اسلامیہ میں رہنے کی جزاء ہے۔

بعض نے کہا کہ یہ اَجْزَاءَ سے مشتق ہے بمعنی کفایت، اس لئے کہ جزیہ سے انکی عصمت کی کفایت کی جاتی ہے جزیہ اسلام کی قیمت نہیں۔

موادعه:...... موادعہ کے لفظ کو معاہدہ کے لفظ پر ترجیح دی گئی کیونکہ اسکا لغوی معنی ہے ترک یعنی چھوڑنا۔

جزیه کی مشروعیت کی حکمت:......

۱۔ جزیہ کی ذلت ان کو اسلام میں داخل ہونے پر برانگیختہ کریگی۔

۲۔ مسلمانوں کے ساتھ رہنے سے ان کو محاسن اسلام پر اطلاع ہو گی۔

زمانه مشروعیت:...... زمانہ مشروعیت کے متعلق بعض نے کہا کہ سن ۸ھ اور بعض نے کہا سن ۹ھ۔

دلیل مشروعیت:...... قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه الايه[1]

وقول الله تعالىٰ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "ان لوگوں سے جنگ کرو جو اللہ پر ایمان نہیں لائے اور نہ آخرت کے دن پر اور نہ وہ ان چیزوں کو حرام مانتے ہیں
مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ الى قوله وَهُمْ صَاغِرُوْنَ
جنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے حرام قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ کے قول اور وہ تم سے مغلوب ہو گئے ہیں تک (صاغرون کے معنی)
يعنى اذلاء والمسكنة مصدر المسكين اسكن من فلان احوج منه
اذلاء (کے ہیں) اور مسکنہ (جو کہ آیت میں مذکور ہے) مسکین کا مصدر ہے (چنانچہ کہا جاتا ہے) اسکن من فلان یعنی فلاں اس سے زیادہ ضرورت مند ہے

[1] پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۲۹

ولم یذھب الی السکون وما جآء فی اخذ الجزیة من الیھود والنصاریٰ والمجوس والعجم
اور نہیں گیا کوئی مفسر لفظ سکون کی طرف (جو کہ حرکت کی ضد ہے) اور وہ تفصیلات جن میں یہود ونصاریٰ، مجوس اور اہل عجم سے جزیہ لینے کا بیان ہوا ہے
وقال ابن عیینة عن ابن ابی نجیح قلت لمجاھد ماشان اھل الشام علیھم اربعة دنانیر
اور ابن عیینہ نے بیان کیا ان سے ابن ابی نجیح نے کہ میں نے مجاہد سے پوچھا، اس کی کیا وجہ ہے کہ شام کے اہل کتاب پر چار دینار (جزیہ) ہے
واھل الیمن علیھم دینار قال جعل ذلک من قبل الیسار
اور یمن کے اہل کتاب پر صرف ایک دینار، تو انہوں نے فرمایا کہ ایسا خوشحالی اور سرمایہ کے (تفاوت کے) پیش نظر کیا گیا ہے

ابونعیم کے نزدیک یہاں لفظ کتاب ہے باب نہیں یعنی کتاب الجزیه الخ. علامہ ابن بطالؒ اور اکثر حضرات کے نزدیک یہاں لفظ باب ہے جیسا ہم نے اوپر لکھا ہے سب کے نزدیک شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے خواہ لفظ کتاب ہو یا باب ہو مگر ابوذر کی روایت میں بسم اللہ نہیں [1]

وقول الله تعالیٰ قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ الآیه:...... لفظ قول مجرور ہے کیونکہ اس کا عطف الجزیہ پر ہے جو کہ مجرور ہے۔

آیت پاک کی ترجمة الباب سے مناسبت:...... حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَدٍ وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ [2] سے ہے یہ سب سے پہلی آیت ہے جس میں اہل کتاب سے قتال کا حکم دیا گیا ہے اور یہ حکم نو (۹) ہجری میں نازل ہوا اسی لئے آپ ﷺ نے رومیوں سے لڑنے کے لئے تیاری شروع کی اور لوگوں کو ان سے جہاد کرنے کی دعوت دی تیس ہزار مجاہد تیار ہو گئے کچھ کو مدینہ منورہ کی حفاظت کے لئے مقرر کیا اور باقیوں کو سخت گرمی اور قحط کے باوجود اپنے ساتھ لے کر رومیوں سے جہاد کرنے کے لئے تبوک پہنچے۔ بیس دن تک ان کے پانی پر پڑاؤ رکھا پھر اللہ کے حکم سے واپسی ہوئی [3]

اذلاء:...... امام بخاریؒ نے وَهُمْ صَاغِرُوْنَ کی تفسیر أذلاء سے کی ہے یعنی وہ ذلیل اور حقیر ہیں اور ابوعبید نے مجاز القرآن میں صاغر کی تفسیر الذلیل و الحقیر کی ہے۔

والمسکنة:...... امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے مطابق مسکنت کی تفسیر فرمائی ہے ان کی عادت یہ ہے کہ الفاظِ قرآن اور مقصود فی الباب میں ادنیٰ سی مناسبت ہو تو الفاظ قرآن ذکر کر دیتے ہیں اہل کتاب کے بارے میں قرآن مجید میں ایک آیت پاک ہے ارشاد ربانی ہے وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْکَنَةُ [4] سکنة اور ذلة قریب المعنیٰ ہیں اور امام بخاریؒ نے مسکنة کی تشریح یہ بیان فرمائی ہے کہ مسکین کا مصدر ہے یہ سکون سے ماخوذ نہیں۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۷۷ ج ۱۵ [2] پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۲۹ [3] عمدۃ القاری ص ۷۸ ج ۱۵ [4] پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۶۱

سوال:...... مسکنۃ کو مسکین کا مصدر کہنا تو صحیح نہیں نہ اصطلاحی لحاظ سے اور نہ ہی موضع صدورِ المسکین کے لحاظ سے تو پھر امام بخاریؒ نے المسکنۃ کو مصدر المسکین کیوں فرمایا؟

جواب:...... کہ مادہ کے لحاظ سے مسکنۃ، مسکین سے ہے نہ کہ مصدر اصلاحی مراد ہے یہاں مراد مصدر بمعنٰی مادہ ہے جیسے دوسرے مقام پر امام بخاریؒ نے فرمایا القسط مصدر المقسط ہے[1] وہاں پر بھی مراد مقسط کا مادہ ہے۔

قولہ والعجم:...... اس سے مراد غیر عرب ہیں کیونکہ عرب سے جزیہ نہیں لیا جائیگا بلکہ ان کے لئے اسلام ہے یا تلوار، چونکہ حضور ﷺ انہی میں مبعوث ہوئے تھے اس لئے انکا کفر دوسرے کافروں سے اشد (زیادہ سخت) ہے، امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جزیہ صرف اہل کتاب سے لیا جائیگا۔ اس لئے کہ ان کا کفر دوسرے کافروں کے مقابلے میں خفیف ہے۔ باقی رہے مجوس تو پہلے پہل حضرت عمرؓ ان سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ھجر کے مجوس سے جزیہ لیا تھا تو حضرت عمرؓ بھی اسکے قائل ہو گئے۔

خلاصہ:...... اہل کتاب کا جزیہ کتاب اللہ سے ثابت ہوا، مجوس کا جزیہ حدیث سے ثابت ہوا۔

قولہ من قبل الیسار:...... حنفیہؒ نے اس سے استدلال کیا ہے کہ غنی اور فقیر میں فرق کیا جائیگا، چنانچہ علامہ ابن ہمامؒ نے فرمایا کہ غنی پر سالانہ اڑتالیس (۴۸) درہم اور متوسط پر سالانہ چوبیس (۲۴) درہم اور فقیر جو کام کاج کرتا ہے اس پر بارہ درہم لازم ہونگے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہر بالغ پر بارہ درہم ہیں بعض مشائخ کا کہنا ہے کہ اس میں امام کو اختیار ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ غنی سے چالیس درہم یا چار دینار اور فقیر سے دس درہم یا ایک دینار لیا جائیگا۔ امام احمدؒ سے کوئی مقدار مقرر نہیں ہے بلکہ ان کے نزدیک امام کی رائے کی طرف مفوض ہے جیسے امام مقرر کردے۔

(۳۴۹) حدثنا علی بن عبداللہ ثنا سفیان قال سمعت عمروا
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمرو بن دینار سے سنا
قال کنت جالسا مع جابر بن زید و عمرو بن اوس فحدثهما بَجَالَةُ سنة سبعين
انہوں نے بیان کیا کہ میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کیساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ان دونوں حضرات سے بجالہ نے حدیث بیان کی ۷۰ھ میں
عام حج مصعب بن الزبير باهل البصرة عند درج زمزم قال
جس سال مصعب بن جبیر نے بصرہ والوں کے ساتھ حج کیا تھا، زمزم کی سیڑھیوں کے پاس انہوں نے بیان کیا تھا
كنت كاتبا لجزئ بن معاوية عم الاحنف فاتانا كتاب عمر بن الخطاب قبل موته بسنة
کہ میں احنف بن قیسؓ کے چچا جزء بن معاویہ کا کاتب تھا تو وفات سے ایک سال پہلے عمر بن خطابؓ کا ایک مکتوب ہمارے پاس آیا

[1] بخاری ص ۱۱۲۸ ج ۲

فرقوا بین کل ذی محرم من المجوس ولم یکن عمر اخذ الجزیة من المجوس
کہ مجوسیوں کے ہر ذی رحم میں جدائی کرا دو،اور حضرت عمرؓ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے
حتی شهد عبدالرحمن بن عوف ان رسول الله ﷺ اخذها من مجوس هجر
حتی کہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا

مطابقته للترجمة فی قوله والمجوس.

مسددؒ اور ابو یعلیؒ کی روایت میں **فرقوا بین کل زوجین من المجوس** کے بعد یہ الفاظ ہیں **اقتلوا کل ساحر قال فقتلنا فی یوم ثلاث سوا حرو فرقنا بین المحارم منهم الخ** [1]

سوال :...... آیت بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ جزیہ اہلِ کتاب سے لیا جائے گا مجوس تو اہلِ کتاب نہیں حدیث الباب میں مجوس سے بھی جزیہ لینے کا کہا گیا ہے تو بظاہر تعارض ہے؟

جواب:...... آیت پاک میں اہلِ کتاب کے غیر سے جزیہ لینے سے روکا تو نہیں گیا اور شارع بیان میں زیادتی کرسکتا ہے آپ ﷺ قرآن کے شارح ہیں آپ ﷺ نے مجوس سے جزیہ لینے کا فرمایا لہٰذا کوئی تعارض نہیں [2]

هُجر:...... بحرین میں ایک شہر کا نام ہے۔

قوله لجزی:...... جزی بفتح الجیم اور بعض نے اس کو بکسر الجیم ضبط کیا ہے۔

قوله فرقوا بین کل ذی محرم:...... سوال:...... حضرت عمرؓ نے تفریق بین المحارم میں شدت کیوں اختیار کی؟

جواب:...... کیونکہ وہ لوگ بین المحارم نکاح کرتے تھے۔حضرت عمرؓ نے ذمیوں کو برداشت نہیں کیا یہاں تک کہ ان کو اختیار دیا کہ یا تو محارم میں تفریق کریں یا ہمارا ملک چھوڑ دیں کیونکہ یہ فعل انتہائی قبیح ہے نیز نکاحِ محارم تمام ادیانِ سماویہ میں حرام ہے۔اور اس حکم سے مقصود عقد ذمہ کو چھوڑنا نہیں تھا بلکہ فقط اس جزء میں ان کے اس دین کو قائم نہیں رہنے دیا۔کیونکہ ہمیں حکم ہے کہ ذمی بنانے کے بعد ان کے دین میں مداخلت نہ کریں ان کے فیصلہ کے لئے انہی کا آدمی مقرر کیا جائے،ہاں اگر معاملہ ہماری طرف لے آئیں تو ان کے درمیان اسلام کے مطابق فیصلہ کیا جائیگا۔

سوال:...... اگر کسی مسلمان نے ذمیہ سے زنا کرلیا تو کیا حکم ہے؟

جواب:...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ مسلمان کو رجم کیا جائے اور ذمیہ کو اہل ذمہ کے حوالہ کیا جائے کہ وہ اپنے دین کے مطابق فیصلہ کریں۔

قوله ولم یکن عمرؓ:...... اگر یہ جملہ حضرت عمرؓ کے خط کا حصہ ہے تو یہ روایت متصل ہوگی اور یہ روایت عمر عن عبدالرحمن بن عوفؓ ہے۔ترمذی شریف کی روایت میں اس کی تصریح ہے۔

---

[1] عمدۃ القاری ص۸۰ ج۱۵ [2] عمدۃ القاری ص۸۰ ج۱۵

(۳۵۰)حدثنا ابوالیمان انا شعیب عن الزهری ثنی عروة بن الزبیر

ہم سے ابویمان نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی

عن المسور بن مخرمة انه اخبره ان عمرو بن عوف الانصاری و هو حلیف لبنی عامر بن لؤی

ان سے مسور بن مخرمہ نے اور انہیں عمرو بن عوف انصاریؓ نے خبر دی اور آپ بنی عامر بن لوئ کے حلیف تھے

وکان شهد بدرا اخبره ان رسول اللهﷺ بعث اباعبیدة بن الجراح الی البحرین یاتی بجزیتها

اور جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے آپ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین جزیہ وصول کرنے کیلئے بھیجا تھا

وکان رسول اللهﷺ هو صالح اهل البحرین وامر علیهم العلاء بن الحضرمی فقدم ابوعبیدة بمال من البحرین

آنحضورﷺ نے بحرین کے لوگوں سے صلح کی تھی اور ان پر علاء بن حضرمیؓ کو حاکم بنایا تھا، جب ابوعبیدہؓ بحرین کا مال لے کر آئے

فسمعت الانصار بقدوم ابی عبیدة فوافت صلاة الصبح مع النبیﷺ

تو انصار کو بھی معلوم ہوا کہ حضرت ابوعبیدہؓ آ گئے ہیں چنانچہ فجر کی نماز سب حضرات نے نبی کریمﷺ کے ساتھ پڑھی

فلما صلی بهم الفجر انصرف فتعرضوا له، فتبسم رسول اللهﷺ حین راهم وقال اظنکم

جب نماز حضورﷺ پڑھا چکے تو لوگ آنحضورؐ کے سامنے آئے، آنحضورؐ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ میرا خیال ہے

قد سمعتم ان اباعبیدة قد جآء بشیٔ قالوا اجل یا رسول الله قال فابشروا

کہ تم نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں، انصار نے عرض کیا جی ہاں، یارسول اللہ آنحضورؐ نے فرمایا، تمہیں خوش خبری ہو

واملوا ما یسرکم فوالله لا الفقر اخشی علیکم

اور اس چیز کے لئے تم پر امید ہو جس سے تمہیں خوشی ہوگی لیکن خدا کی قسم، میں تمہارے بارے میں محتاجی اور فقر سے نہیں ڈرتا

ولکن اخشی علیکم ان تبسط علیکم الدنیا کم بسطت علی من کان قبلکم

مجھے خوف ہے تو اس بات کا کہ دنیا کے دروازے تم پر اس طرح کھول دیئے جائیں گے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کھول دیئے گئے تھے

فتنافسوها کما تنافسوها

اور پھر جس طرح انہوں نے اس کیلئے منافست کی تھی تم بھی منافست میں پڑ جاؤ گے

وتهلککم کما اهلکتهم

اور یہی چیز تمہیں بھی اسی طرح ہلاک کر دے گی جیسے تم سے پہلی امتوں کو اس نے ہلاک کیا تھا

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله بعث ابو عبیدة الی البحرین (الی قوله) فقدم ابو عبیدة بمال من البحرین و کان اهل البحرین اذ ذاک مجوساً.

قوله هو صالح اهل البحرین:...... اہل بحرین سے سن ۹ ھ میں مصالحت کی تھی۔

قوله العلاء بن الحضرمی:...... یہ مشہور صحابی ہیں ان کا اسم گرامی عبداللہ بن مالک بن ربیعہؓ ہے اور یہ شہر حضر موت کے رہنے والے تھے ابو عبیدہؓ اور علاءؓ کا انتقال یمن میں ہوا[1]

قوله فوافقت صلوٰة الصبح:...... اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ ہر نماز مسجد نبوی ﷺ میں نہیں پڑھتے بلکہ اپنے محلہ کی مسجد میں ادا کرتے تھے لیکن جب کوئی اہم واقعہ پیش آتا تو مسجد نبوی ﷺ میں نماز ادا کرتے۔

قوله فتنافسوا:...... تنافس فی الدنیا ہلاکتِ دین تک پہنچا دیتا ہے۔ یعنی ہلاکت سے مراد ہلاکتِ دین ہے مسلم شریف میں مرفوع روایت ہے۔ یتنافسون ثم یتحاسدون ثم یتدابرون ثم یتباغضون او نحو ذلک

(۱۳۵۱) حدثنا الفضل بن یعقوب ثنا عبدالله بن جعفر الرقی ثنا المعتمر بن سلیمان
ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبداللہ بن جعفر رقی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی
ثنا سعید بن عبیدالله الثقفی ثنا بکر بن عبدالله المزنی وزیاد بن جبیر
کہا ہم سے سعید بن عبیداللہ ثقفی نے حدیث بیان کی ان سے بکر بن عبداللہ مزنی اور زیاد بن جبیر نے حدیث بیان کی
عن جبیر بن حیة قال بعث عمر الناس فی افناء الامصار یقاتلون المشرکین
اوران سے جبیر بن حیہ نے بیان کیا کہ کفار سے جنگ کیلئے عمرؓ نے فوجوں کو (فارس کے) شہروں کے اجتماعات کی طرف بھیجا تھا
فاسلم الهرمزان فقال انی مستشیرک فی مغازیّ هذه
تو ہرمزان (شوستر کا حاکم) نے اسلام قبول کرلیا۔ حضرت عمرؓ نے اس سے فرمایا کہ تم سے ان پر مہم بھیجنے کے سلسلے میں مشورہ چاہتا ہوں
قال نعم مثلها ومثل من فیها من الناس من عدو المسلمین مثل طائر
اس نے کہا کہ جی ہاں، اس ملک کی مثال اور اس میں رہنے والے اسلام دشمن باشندوں کی مثال، ایک ایسے پرندے جیسی ہے
له رأس وله جناحان وله رجلان فان کسر احد الجناحین نهضت الرجلان بجناح
جس کے لئے سر ہے اور دو بازو ہیں اور دو پاؤں ہیں اگر اس کا ایک بازو توڑ دیا جائے تو وہ اپنے دونوں پاؤں پر ایک بازو
والرأس وان کسر الجناح الأخر نهضت الرجلان والرأس
اور ایک پر کیساتھ کھڑا رہ سکتا ہے۔ اگر دوسرا بازو بھی توڑ دیا جائے تو وہ اپنے دونوں پاؤں اور سر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے

[1] عمدۃ القاری ص ۸۱ ج ۱۵

وان شدخ الرأس ذهب الرجلان والجناحان والرأس فالرأس کسریٰ والجناح قیصروالجناح الاخر فارس

لیکن اگر سر توڑ دیا جائے تو دونوں پاؤں ۔ ۔دوں بازو اور سر سب بےکار رہ جاتا ہے پس سر تو کسریٰ ہے ایک بازو قیصر ہے اور دوسرا فارس

فمُرِ المسلمین فلینفروا الی کسریٰ وقال بکر وزیاد جمیعا

اس لئے آپ مسلمانوں کو حکم دیجئے کہ پہلے وہ کسریٰ پر حملہ کریں اور بکر بن عبداللہ اور زیاد بن جبیر دونوں حضرات نے بیان کیا

عن جبیر بن حیة قال فندبنا عمرواستعمل علینا النعمان بن مقرن

کہ ان سے جبیر بن حیہ نے بیان کیا ہمیں حضرت عمرؓ نے طلب فرمایا اور حضرت نعمان بن مقرنؓ کو ہمارا امیر مقرر کیا

حتی اذا کنا بارض العدو وخرج علیناعامل کسریٰ فی اربعین الفا

جب ہم دشمن کی سرزمین (نہاوند) کے قریب پہنچے تو کسریٰ کا عامل چالیس ہزار کا لشکر لے کر ہماری طرف بڑھا

فقام ترجمان له فقال لیکلمنی رجل منکم فقال المغیرة

پھر ایک ترجمان نے سامنے آکر کہا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص گفتگو کرے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے فرمایا

سل عم شئت قال ما انتم فقال نحن ناس من العرب

کہ جو تمہارے مطالبات ہوں انہیں بیان کرو، اس نے پوچھا کہ آخر تم لوگ ہو کون؟ مغیرہؓ نے فرمایا کہ ہم عرب کے رہنے والے ہیں

کنا فی شقاء شدید وبلاء شدید نمص الجلد والنوی من الجوع ونلبس الوبروالشعر

ہم انتہائی بدبختیوں اور مصیبتوں میں مبتلا تھے، بھوک کی شدت میں ہم چمڑے اور گٹھلیاں چوسا کرتے تھے اون اور بال ہماری پوشاک تھی

ونعبد الشجر والحجر فبینا نحن کذلک

اور پتھروں اور درختوں کی ہم پرستش کرتے تھے ، ہماری مصیبتیں اسی طرح قائم تھیں

اذبعث رب السموات ورب الارضین الینا نبیاً من انفسنا

کہ آسمان اور زمین کے رب نے جس کا ذکر اپنی تمام عظمت وجلال کے ساتھ سربلند ہے، ہماری طرف ہم میں سے ہی نبی بھیجا

نعرف اباه وامه فامرنا نبینا رسول ربنا

ہم اس کے باپ اور ماں، یعنی خاندان کی عالی نسبی کو جانتے ہیں۔ ہمارے نبی ہمارے، اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں حکم دیا

ان نقاتلکم حتی تعبدوا الله وحده اوتؤدوا الجزیة

کہ ہم تم سے جنگ اس وقت تک کرتے رہیں جب تک تم اللہ وحدہ کی عبادت نہ کرنے لگو، یا پھر جزیہ دینا قبول نہ کرلو

واخبرنا نبیناعلیہ وسلم صلی اللہ عن رسالة ربنا انه من قتل منا صار الی الجنة
اور ہمارے نبی علیہ صلی اللہ نے ہمیں اپنے رب کا یہ پیغام بھی پہنچایا ہے کہ ہمارا جو فرد بھی قتل کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا
فی نعیم لم یرمثلها قط ومن بقی منا ملک رقابکم
جہاں اسے آرام وراحت ملے گی اور جو افراد ان میں سے زندہ باقی رہ جائیں گے وہ تم پر حاکم بنیں گے
فقال النعمان ربما اشهدک الله مثلها مع النبی علیہ وسلم صلی اللہ
پھر حضرت نعمان بن مقرنؓ نے حضرت مغیرہؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسی جیسی جنگوں کے مواقع پر بارہا نبی کریم علیہ صلی اللہ کے ساتھ رکھا
فلم یندمک ولم یخزک ولکنی شهدت القتال مع رسول الله علیہ وسلم صلی اللہ کثیراً
اور ان تمام مواقع پر تمہیں کوئی ندامت نہ اٹھانی پڑی اور نہ کوئی رسوائی، اسی طرح میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے ساتھ غزوات میں شریک رہا ہوں
کان اذالم یقاتل فی اول النهار انتظر حتی تهب الارواح وتحضر الصلوات
اور آنحضورؐ کا معمول تھا کہ اگر آپ دن کے ابتدائی حصے میں جنگ شروع نہ کرتے تو انتظار کرتے یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز کا وقت ہو جاتا

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله فی افناء الامصار:...... شہروں (کثیر لوگوں میں) میں اور بعض نے کہا کہ ملے جلے لوگوں میں بھیجا افناء جمع ہے فنو (بکسر الفاء وسکون النون) کی عرب کا محاورہ ہے **فلان من افناء الناس** یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب کہ اسکا قبیلہ متعین نہ ہو۔

فاسلم الهرمزان:...... ہرمزان عجمی بادشاہوں میں سے ایک بڑے بادشاہ کا نام ہے اس روایت میں اختصار ہے اس لئے کہ ہرمز کا اسلام لانا بہت بڑے قتال کے بعد تھا۔ بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ چپ چاپ آسانی سے مسلمان ہو گیا حالانکہ ایسے نہیں؟

ہرمزان کا اسلام :...... ہرمزان شیرویہ کا ماموں بڑی قوت کا مالک اور بڑا سردار تھا یزدگر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اگر اہواز اور فارس میری حکومت میں دے دیئے جائیں تو میں عرب کے سیلاب کو آگے بڑھنے سے روک دوں گا چنانچہ اس نے اس سیلاب کو روکنے کے لئے بھرپور تیاری کی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ جواُن کو مٹانے کا عزم کر چکے تھے انہوں نے بھی حضرت عمر بن خطابؓ کو خط لکھا تو حضرت عمرؓ نے کوفہ کے گورنر کو حکم دے کر مدد کے لئے ایک ہزار آدمی بھیجے۔ ہرمزان بہت بڑی تعداد میں فوج لے کر شہر سے باہر حملہ آور ہوا دونوں فوجیں خوب جی بھر کر لڑیں تاہم میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا ایک ہزار عجمی مقتول اور چھ سو زندہ گرفتار ہوئے، ہرمزان نے قلعہ بند ہو کر

لڑائی جاری رکھی ایک دن شہر کا ایک آدمی چھپ کر ابو موسیٰ اشعریؓ کے پاس آیا اور کہا کہ اگر میری جان اور مال کو امن دیا جائے تو میں شہر پر قبضہ کرادوں گا اس شرط کو قبول کر لیا گیا اس نے ایک عرب کو جس کا نام اشرس تھا ساتھ لیا اسے نوکر ظاہر کر کے ہرمزان کے محل تک لے آیا اسے سارا نقشہ دکھلایا بتلایا اور تمام عمارت کی سیر کرائی اور واپس جا کر حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو سیر کی تفصیل بتلائی اور کہا کہ اگر دوسو جانباز میرے ساتھ ہوں تو شہر فوراً فتح ہو جائے گا چنانچہ دوسو بہادر مجاہد مخالفین کو تہہ تیغ کرتے ہوئے شہر کے اندر پہنچے اور اندر سے دروازے کھول دیئے ادھر حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فوج کے ساتھ موجود تھے دروازے کھلتے ہی تمام لشکر ٹوٹ پڑا ہرمزان نے بھاگ کر قلعہ میں پناہ لی مسلمان قلعہ کے نیچے پہنچے تو اس نے برج پر چڑھ کر کہا کہ میرے ترکش میں اب بھی سو تیر ہیں اور جب تک اتنی ہی لاشیں یہاں نہ بچھ جائیں میں گرفتار نہیں ہو سکتا تاہم میں اس شرط پر اُتر سکتا ہوں کہ تم مجھ کو مدینہ پہنچا دو اور جو کچھ فیصلہ ہو عمرؓ کے ہاتھ سے ہو ابو موسیٰ اشعریؓ نے منظور کر لیا اور حضرت انسؓ کو حکم دیا کہ مدینہ منورہ تک ان کے ساتھ جائیں ہرمزان بڑی شان وشوکت سے روانہ ہوا تاج مرصع جو آذین کے لقب سے مشہور تھا اس پر رکھا۔ غرض شان وشوکت کی تصویر بن کر مدینہ میں داخل ہو، اور لوگوں سے پوچھا کہ امیر المؤمنین کہاں ہیں؟ حضرت عمرؓ اس وقت مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور فرش خاک پر لیٹے ہوئے تھے ہرمزان مسجد میں داخل ہوا تو سینکڑوں تماشائی ساتھ تھے لوگوں کے شور کی آواز سے حضرت عمرؓ کی آنکھ کھلی تو ہرمزان کی طرف متوجہ ہوئے اور وطن پوچھا مغیرہ بن شعبہؓ کچھ فارسی جانتے تھے اس لئے انہوں نے ترجمانی کی مغیرہ لفظِ وطن کی فارسی نہیں جانتے تھے اس لئے کہا کہ از کدام ارضی پھر اور باتیں بھی ہوئیں۔ قادسیہ کے بعد ہرمزان نے کئی دفعہ صلح کی تھی اور ہمیشہ اقرار سے پھر جاتا تھا شوستر کے معرکے میں دو بڑے مسلمان مجاہد اس کے ہاتھوں سے جامِ شہادت نوش کر چکے تھے حضرت عمرؓ نے اسی بنا پر اس کے قتل کا پورا ارادہ کر لیا تھا تاہم اتمامِ حجت کے طور پر عرض معروض کی اجازت دی اس نے کہا کہ جب تک خدا ہمارے ساتھ تھا تم ہمارے غلام تھے اور اب خدا تمہارے ساتھ ہے لہٰذا ہم تمہارے غلام ہیں یہ کہہ کر پینے کے لئے پانی مانگا پانی ہاتھ میں آیا تو وہ کہنے لگا امیر المؤمنین اس کا وعدہ فرمالیں جب تک میں پانی نہ پی لوں اس وقت تک مجھے قتل نہ کیا جائے حضرت عمرؓ نے وعدہ فرمالیا اس نے وہ پانی زمین پر گرادیا اور کہا آپ مجھے قتل نہیں کر سکتے حضرت عمرؓ اس مغالطہ پر حیران رہ گئے۔ ہرمزان نے اس کے بعد کلمہ توحید پڑھا اور کہا کہ میں پہلے ہی اسلام لا چکا تھا لیکن یہ تدبیر اس لئے اختیار کی کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ میں نے تلوار کے ڈر سے اسلام قبول کیا ہے حضرت عمرؓ نہایت خوش ہوئے اور خاص مدینہ میں رہنے کی اجازت دی اور ساتھ ہی دو ہزار سالانہ روزینہ مقرر کر دیا حضرت عمرؓ فارس وغیرہ کے متعلق امورِ سلطنت میں اکثر اس سے مشورہ لیا کرتے تھے۔

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ ہرمزان ترک کا بادشاہ تھا اسکو گرفتار کر کے مدینہ منورہ لایا گیا اس نے ظاہری طور پر اسلام قبول کیا مگر اسکے دل میں ایمان نہیں تھا اسکی مکاریوں کی وجہ سے حضرت عمرؓ شہید ہوئے۔

فقال انی مستشیرک:...... حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں تم سے ممالکِ فارس پر مہم بھیجنے کے بارے میں مشورہ چاہتا ہوں معقل بن یسارؓ کے طریق سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے ہرمزان سے فارس، اصفہان، آذر بائیجان کے متعلق مشورہ طلب کیا کہ کس ملک کی طرف لشکر روانہ کروں کیونکہ تم ان شہروں کے حالات کو خوب جانتے ہو چنانچہ اس نے مشورہ دیا جس کی تفصیل حدیث باب میں ہے۔

قال بکر:...... بکر سے مراد بکر بن جبیر ہیں جو حدیث میں مذکور ہیں۔

فندبنا:...... دال اور نون کے فتحہ کے ساتھ ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے بمعنیٰ طلبنا یعنی اس نے ہم کو بلایا۔

نھاوند:...... نون کے ضمہ اور واؤ کے فتحہ اور نون کے سکون کے ساتھ ہے[1] اس کو حضرت نوح علیہ السلام نے بنایا تھا اصل میں نوح تھا اوند بمعنیٰ نوح علیہ السلام نے تعمیر کیا نوح کی حاء کو ھاء سے تبدیل کیا۔

ھمدان کے جنوب میں ایک شہر ہے یہ باغوں، نہروں اور پھلوں والا شہر ہے یہاں کے پھل بہت عمدہ ہونے کی وجہ سے عراق لے جائے جاتے اور پسند کئے جاتے ہیں۔

قولہ وتحضر الصلوات:...... اور نماز کا وقت ہوجاتا تو پھر جہاد شروع کرتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ نمازوں کو نصرت خداوندی میں دخل ہے۔

﴿۲۲۱﴾

باب اذا وادع الامام ملک القریة هل یکون ذلک لبقیتهم

اگر امام کسی شہر کے بادشاہ سے کوئی معاہدہ کرے تو کیا شہر کے تمام دوسرے افراد پر بھی معاہدہ کے احکام نافذ ہونگے

ترجمة الباب کی غرض:...... جب امام بستی اور شہر کے بادشاہ سے صلح کرلے تو یہ صلح باقیوں کو بھی شامل ہوجائیگی۔ اس پر علماء کا اجماع ہے۔

(۳۵۲) حدثنا سهل بن بکار ثنا وهیب عن عمرو بن یحییٰ عن عباس ن الساعدی
ہم سے سہل بن بکار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ نے ان سے عباس ساعدی نے
عن ابی حمید الساعدی قال غزونا مع رسول الله ﷺ تبوک
اور ان سے ابو حمید ساعدیؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم غزوہ تبوک میں شریک تھے
واهدیٰ ملک ایلة للنبی ﷺ بغلة بیضاء وکساه بردا
اور ایلہ کے حاکم نے آنحضور ﷺ کو ایک سفید خچر ہدیہ میں بھیجی تھی اور آنحضور ﷺ نے ان کو چادر پہنائی

[1] عمدة القاری ص۸۴ ج۱۵

وكتب	لهم	ببحرهم
اور بحر کا علاقہ ان کے لئے لکھ کر دیا (یعنی اس کا جزیہ معاف کردیا)		

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله اذ اوادع الامام :...... اسکا جواب یہ ہے کہ وہ صلح تمام بستی والوں کے لئے ہوگی۔

روایت الباب کا ترجمة الباب سے انطباق:...... قبولِ ہدیہ میں اشارہ ہے امام کے ساتھ موادعت کا، نیز علاقہ بحر کا لکھ دینا اشارہ ہے ان لوگوں کے صلح میں داخل ہونے کا، اس لئے کہ بادشاہ کی صلح اسکی رعایا کی صلح ہوتی ہے۔

حدیث کا پس منظر:...... جب آنحضرت ﷺ تبوک پہنچے تو یحنہ بن روبہ صاحب ایلہ (ایلہ کے بادشاہ کا نمائندہ) آپؐ کے پاس آیا آپ ﷺ سے صلح کی اور جزیہ دیا تو جناب نبی کریم ﷺ علیہ التحیۃ والتسلیم نے ایلہ کے بادشاہ کے نام خط لکھا بسم الله الرحمٰن الرحيم هٰذه امنة من الله ومحمد النبی رسول الله ا حنة بن روبة واهل ايلة [1]

ایلہ:...... یہ شام کے ایک شہر کا نام ہے دریا کے کنارے مصر اور مکہ کے درمیان واقع ہے۔

ببحر هم :...... ای بقریتهم ان کی بستی یعنی بحر کا علاقہ ان کے لئے لکھ دیا یعنی اس کا جزیہ معاف کردیا ممکن ہے یہ علاقہ بحر کے کنارے پر واقع ہو اس لئے بحر کا لفظ بولا گیا۔

﴿۲۲۲﴾

باب الوصاة باهل ذمة رسول الله ﷺ والذمة العهد والال القرابة

رسول اللہ ﷺ کی امان میں آنے والوں کے متعلق وصیت، ذمہ، عہد کے معنی میں ہے، اور الٌ (قرآن مجید میں) قرابت کے معنی میں ہے

(۳۵۳)حدثنا آدم بن ابی ایاس ثنا شعبة ثنا ابوجمرة
ہم سے آدم بن ابوایاس نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابوجمرہ نے حدیث بیان کی
قال سمعت جويرية بن قدامة التميمي قال سمعت عمر بن الخطابؓ قلنا
کہا کہ میں نے جویریہ بن قدامہ تمیمی سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطابؓ سے سنا تھا، آپ سے ہم نے عرض کیا تھا
اوصنا ياامير المئومنين قال اوصيكم بذمة الله فانه ذمة نبيكم ورزق عيالكم
ہمیں کوئی وصیت کیجئے تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے عہد کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے نبی کا عہد ہے اور تمہارے اہل وعیال کی روزی ہے

[1] عمدۃ القاری ص ۸۶ ج ۱۵

﴿تحقیق و تشریح﴾

الوصاة :...... اسم ہے وصایة کے معنٰی میں ہے اور وصایه ، وصیت کے معنٰی میں ہے۔

الذمة :...... بمعنٰی (۱) عہد (۲) امان (۳) ضمان (۴) حرمت (۵) حق ۔ امام بخاریؒ نے الذمه کا معنٰی العهد کیا ہے اور الال کا معنٰی القرابة ہے بعض نے کہا کہ الال کا معنٰی اصل جید (عمدۃ خاندان) ہے اور اگر الال (فتحه کے ساتھ ہوتو) بمعنٰی الشدة ہے اور الال کا لفظ قرآن مجید کے[1] ہے لا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلاذِمَّةً.

قوله ورزق عیالکم:...... اس لئے کہ عقد ذمہ کی وجہ سے جزیہ حاصل ہوگا جو مسلمانوں میں تقسیم کیا جائیگا اور ان کے مصالح میں خرچ کیا جائیگا۔

﴿۲۲۳﴾

باب ما اقطع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من البحرین وما وعد من مال البحرین والجزیة ولمن یقسم الفیٔ والجزیة

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کا جو علاقہ قطعہ کے طور پر دیا اور جو آپ نے وہاں سے آنے والے مال اور جزیہ کے متعلق وعدہ کیا تھا اور اس شخص کے متعلق جس کو فیٔ اور جزیہ تقسیم کر کے دیا جائے

اس ترجمۃ الباب کے تین جزء ہیں۔

۱. ما اقطع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من البحرین۔
۲. وما وعد من مال البحرین والجزیة.
۳. ولمن یقسم الفیٔ والجزیة.

پہلے ترجمہ پر پہلی حدیث دلالت کرتی ہے اور وما وعد من مال البحرین پر حدیث جابرؓ دلالت کرتی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دیا۔ اور ولمن یقسم الفیٔ والجزیة اس پر دلالت ہے ،وقال ابراهیم بن طهمان الخ سے کہ حضرت عباسؓ کو دیا۔

مسئله :...... تقسیم فیٔ میں ائمہ کا اختلاف ہے امام شافعیؒ تسویہ کے قائل ہیں کہ تمام مسلمانوں کو دیا جائیگا۔ باقی اس کی تفصیل کہ فیٔ کی تقسیم جائز ہے یا ناجائز تو اس کے بارے صحابہ کرامؓ کا آپس میں اختلاف ہے حضرت ابوبکرؓ تسویہ کے قائل تھے اور یہی قول حضرت علیؓ اور حضرت عطاءؒ کا ہے۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ تفصیل کے قائل تھے ،امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا مذہب بھی تفصیل والا ہے۔ حنفیہؒ کا مذہب یہ ہے کہ تقسیم فیٔ امام کے اختیار میں ہے خواہ کسی کو دوسرے پر ترجیح دے خواہ تسویہ کرے۔

---

[1] پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۱۰

اقطع:...... اقطاع سے ہے وهو تسويغ الامام شيئا من مال الله لمن يراه اهلا لذلک واكثر ما يستعمل فی اقطاع الارض وهو ان يخرج منهاشيئا له يحوزه اما ان يملكه اياه فيعمره اويجعل له عليه مدة[1] ''وہ امام کا جائز قرار دینا ہے کہ کچھ اللہ تعالیٰ کے مال سے، جس کو وہ اس کا اہل سمجھے اور اکثر اس کا استعمال زمین کے قطعہ دینے پر ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ نکالے اس زمین میں سے کچھ مال جس پر وہ کامیاب ہو جائے یا یہ کہ مالک بنادے اس کو کہ آباد کرے اس کو، یا اس کے لئے مدت مقرر کردے (کہ تم اتنی مدت تک اس پر تصرف کر سکتے ہو)

(۳۵۴)حدثنا احمد بن يونس ثنا زهير عن يحيىٰ بن سعيد
ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی کہا ہم سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے
قال سمعت انسًاؓ قال دعا النبی ﷺ الانصار ليكتب لهم بالبحرين
بیان کیا کہ میں نے انسؓ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کو بلایا تا کہ بحرین میں ان کے لئے کچھ زمین لکھ دیں
فقالوا لا والله حتی تكتب لاخواننا من قريش بمثلها
لیکن انہوں نے عرض کیا کہ نہیں، خدا کی قسم ہمیں اسی وقت وہاں زمین عنایت فرمائے یہاں تک کہ اتنی زمین ہمارے قریشی بھائیوں کے لئے بھی آپ لکھیں
فقال ذالک لهم ماشاء الله علىٰ ذٰلک يقولون له قال
آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو ان کیلئے بھی اس کا موقعہ آئے گا لیکن انصار مصر رہے پھر آنحضورؐ نے فرمایا
فانكم سترون بعدی اثرة فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض
کہ میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، لیکن تم صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ تم حوض پر مجھ سے آملو

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

(۳۵۵)حدثنا علی بن عبدالله ثنا اسماعيل بن ابراهيم اخبرنی روح بن القاسم
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے روح بن قاسم نے خبر دی
عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبداللهؓ قال كان رسول الله ﷺ قال لی
انہیں محمد بن منکدر نے کہ جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا
لوقد جاء نا مال البحرين اعطيتک هكذا وهكذا فلما قبض رسول الله ﷺ
کہ ہمارے پاس اگر بحرین سے مال آیا تو میں تمہیں اتنا اور اتنا اور اتنا دوں گا پھر جب آنحضور ﷺ کی وفات ہو گئی

[1] عمدۃ القاری ص۸۶ ج۱۵

وجاء مال البحرين قال ابوبكر من كانت له عند رسول الله ﷺ عدة فليأتني

اوراس کے بعد بحرین کا مال آیا تو ابوبکرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اگر کسی سے کوئی وعدہ کیا ہوتو وہ ہمارے پاس آئے

فأتيته فقلت ان رسول الله ﷺ قد كان قال لي لو قد جآء نا مال البحرين لاعطيتك هكذا وهكذا

چنانچہ میں حاضر ہوااور عرض کیا کہ آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال ہمارے یہاں آیا تو میں تمہیں اتنا، اتنا، اتنا دوں گا

فقال لي احثه فحثوت حثوة فقال لي عدّها فعددتها

اس پر انہوں نے فرمایا کہ اچھا ایک لپ بھرو، میں نے ایک لپ بھری تو انہوں نے فرمایا کہ اسے اب شمار کرو، میں نے شمار کیا

فاذا هي خمسمائة فاعطاني الفا وخمسمائة

پانچ سو تھا، پھر انہوں نے مجھے ڈیڑھ ہزار عنایت فرمایا

یہ حدیث باب ومن الدليل على ان الخمس لنوائب المسلمين میں گزر چکی ہے۔

وقال ابراهيم بن طهمان عن عبدالعزيز بن صهيب عن انس

اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا ، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالکؓ نے

اتى النبي ﷺ بمال من البحرين فقال انثروه في المسجد

کہ نبی کریم ﷺ کے یہاں بحرین سے مال آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے مسجد میں پھیلا دو

وكان اكثر مال اُتي به رسول الله ﷺ اذجاءه العباس

بحرین کا وہ مال، ان تمام اموال میں سب سے زیادہ تھا جواب تک رسول اللہ ﷺ کے یہاں آچکے تھے اتنے میں عباسؓ تشریف لائے

فقال يا رسول الله اعطني اني فاديت نفسي وفاديت عقيلا فقال

اور عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے بھی عنایت فرمایئے کیونکہ میں نے اپنا بھی فدیہ ادا کیا تھا، اور عقیلؓ کا بھی، آنحضورؐ نے فرمایا

خذ فحثىٰ في ثوبه ثم ذهب يقله فلم يستطع

کہ اچھا لے لیجئے چنانچہ انہوں نے اپنے کپڑے میں بھر لیا پھر شروع ہوئے کہ اٹھا رہے تھے اس کو

فقال اُأمر بعضهم يرفعه علي قال لا قال

تو عرض کیا کہ آنحضور ﷺ کسی کو حکم دیں کہ اٹھانے میں میری مدد کرے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہوسکتا، انہوں نے کہا

فارفعه انت عليَّ قال لا فنثرمنه ثم ذهب يقله فلم يستطع

کہ پھر آپ خود ہی اٹھوا دیں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ بھی نہیں ہوسکتا پھر عباسؓ نے اس میں سے کچھ کم کیا پس نہ طاقت رکھی

فقال أأمر بعضهم يرفعه عليَّ قال لا، قال فارفعه انت علي
تو کہا کہ کسی کو حکم دیجئے کہ وہ اٹھوادے آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں ایسا نہیں ہوسکتا، انہوں نے کہا کہ پھر آپ ہی اٹھوادیں
قال لا، فنثر منه ثم احتمله على كاهله
آنحضورﷺ نے فرمایا کہ یہ بھی نہیں ہوسکتا، آخر اس میں سے پھر انہیں کم کرنا پڑا اور تب کہیں جا کے اسے اپنے کاندھے پر اٹھا سکے
ثم انطلق فمازال يتبعه بصره حتى خفي علينا
اور لے کر جانے لگے، آنحضورﷺ اس وقت تک انہیں دیکھتے رہے جب تک وہ ہماری نظروں سے چھپ نہ گئے
عجبا من حرصه فما قام رسول اللهﷺ وثم منها درهم
ان کے (طبعی) لالچ پر آپ کو تعجب ہوا تھا، اور آپ اس وقت تک وہاں سے نہ اٹھے جب تک وہاں ایک درہم بھی باقی نہ رہا

﴿تحقیق و تشریح﴾

وقال ابراهيم بن طهمان :...... یہ تعلیق ہے جو کتاب الصلوٰۃ باب القسمة وتعليق القنو فی المسجد میں گزر چکی ہے اس کی تشریح الخیر الساری فی تشریحات البخاری ص ۲۱۸ ج ۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

فاديت عقيلا:...... عقیل بن ابی طالب مراد ہیں۔

حضرت عباسؓ نے آ کر کہا کہ یارسول اللہ مجھے دیجئے کیونکہ میں نے بدر کے موقع پر اپنا فدیہ دیا تھا اور عقیلؓ کا بھی۔

فدیہ دینے کا پس منظر:...... بدر میں جب ستر کافر گرفتار ہوئے تو ان میں عباسؓ اور عقیلؓ بھی تھے تو جب فدیہ لے کر قیدیوں کو آزاد کیا جانے لگا تو حضرت عباسؓ نے اپنا فدیہ دیا اور عقیلؓ کو چھڑانے کے لئے ان کا فدیہ دیا۔

سوال:...... فدیہ اس وقت دیا تھا حضرت عباسؓ اب زیادہ کیوں مانگ رہے ہیں؟

جواب:...... اس لئے کہ ان کا خرچہ انہی کے ذمہ تھا اس لئے زیادہ مانگا۔ مل جائے تو بہت ہی اچھا ہو جائے آپﷺ نے فرمایا جتنا اٹھا کر لے جاسکتے ہو لے جاؤ۔ سبحان اللہ آنحضرتﷺ کی کیا شان تھی۔

يقله:...... یاء کے ضمہ اور قاف کے کسرہ اور لام کی تشدید کے ساتھ بمعنی یحمله (اٹھا رہے تھے)

كاهله:...... دو کندھوں کے درمیان۔

قوله عجبا من حرصه:...... سوال: کیا صحابی بھی حرص کرتے تھے؟

جواب :...... یہ امورِ طبعیہ میں سے ہے اور صحابہ کرامؓ جائز درجے تک امورِ طبعیہ پر عمل کرتے تھے یہ گناہ نہیں۔

﴿۲۲۴﴾

باب اثم من قتل معاهدا بغير جرم

جس کسی نے کسی جرم کے بغیر کسی معاہد کو قتل کیا؟ اس کے گناہ کے بیان میں

(۳۵۶) حدثنا قيس بن حفص ثنا عبدالواحد ثنا الحسن بن عمرو
ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حسن بن عمرو نے حدیث بیان کی
ثنا مجاهد عن عبدالله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قتل معاهدا
کہا ہم سے مجاہد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے کسی معاہد کو قتل کیا
لم يرح رائحة الجنة وان ريحها توجد من مسيرة اربعين عاما
وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بغیر کسی جرم کے معاہد (ذمی) کو قتل کرنا گناہ ہے لہٰذا قتل نہیں کرنا چاہئے۔

سوال:...... ترجمہ میں بغیر جرم کی قید لگائی ہے اور حدیث الباب میں یہ قید مذکور نہیں ہے؟

جواب:...... اگرچہ روایت میں یہ قید مذکور نہیں ہے لیکن تفصیلی روایات میں یہ قید موجود ہے جیسا کہ امام نسائیؒ اور امام ابوداؤدؒ نے ابوبکرہؓ کی حدیث ان الفاظ سے نقل کی ہے **من قتل نفسا معاهدة بغير حلها حرم الله عليه الجنة** اس کے لحاظ سے ترجمہ قائم کیا۔[1]

قوله لم يرح:...... اس کو بعض حضرات نے بضم الیاء وکسر الراء پڑھا ہے لیکن زیادہ صحیح بفتح الیاء والراء ہے۔

سوال:...... مؤمن تو ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا بلکہ بالآخر جنت میں جائیگا پس جب جنت میں جائیگا خوشبو سونگھے گا؟

جواب:...... اوّلی طور پر جنت کی خوشبو عام مومنوں کو آئے گی مرتکب کبیرہ کو وہ خوشبو اوّلی طور پر نصیب نہیں ہوگی۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو دیات میں قیس بن حفصؒ سے لائے ہیں اور امام ابن ماجہؒ نے دیات میں ابو کریبؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔
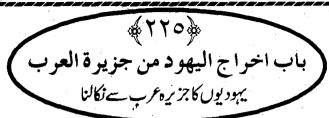
---

[1] عمدۃ القاری ص۸۸ ج۱۵

﴿۲۲۵﴾

باب اخراج الیهود من جزیرة العرب

یہودیوں کا جزیرہ عرب سے نکالنا

ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ فرما رہے ہیں کہ یہودیوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا چاہئے۔

وقال عمر عن النبی ﷺ اقرکم ما اقرکم الله به
عمرؓ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان فرمایا کہ میں تمہیں اس وقت تک (عرب میں) رہنے دوں گا، جب تک اللہ کی مرضی ہوگی

وقال عمرؓ:...... خیبر والوں کے قصہ کا حصہ ہے اس کو امام بخاریؒ **کتاب المضارعة باب اذا قال رب الارض اقرک ما اقرک الله** میں موصولاً لائے ہیں۔

(۳۵۷) حدثنا عبدالله بن یوسف ثنا اللیث ثنا سعید المقبری
ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی
عن ابیه عن ابی هریرةؓ قال بینما نحن فی المسجد خرج النبی ﷺ فقال
ان سے ان کے والد نے کہ، ابو ہریرہؓ نے بیان کیا، ہم ابھی مسجد نبوی میں موجود تھے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا
انطلقوا الی یهود فخرجنا حتی جئنا بیت المدراس فقال
کہ یہودیوں کی طرف چلو، چنانچہ ہم روانہ ہوئے اور جب بیت المدراس (یہودیوں کا مدرسہ) پر پہنچے تو آنحضورؐ نے ان سے فرمایا
اسلموا تسلموا واعلموا ان الارض لله و رسوله وانی ارید
کہ اسلام لاؤ تو سلامتی کے ساتھ رہو گے اور سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ اور میرا ارادہ ہے
ان اُجلِیَکُم من هذا الارض فمن یجد منکم بماله شیئا فلیبعه
کہ تمہیں اس زمین سے دوسری جگہ منتقل کر دوں، اس لئے جس شخص کی ملکیت میں کوئی چیز ہو تو وہ اسے یہیں بیچ دے
والا فاعلموا ان الارض لله ورسوله
اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة من حیث ان النبی ﷺ اراد ان یخرج الیهود.

امام بخاریؒ اس حدیث کو ''اکراہ'' میں عبدالعزیز بن عبداللہ اور اعتصام میں قتیبہؒ سے لائے ہیں امام مسلمؒ نے مغازی میں امام ابوداؤدؒ نے خراج میں اور امام نسائیؒ نے سیر میں قتیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

بیت المدراس:...... میم کے کسرہ کے ساتھ، وہ گھر جس میں پڑھتے تھے یا وہ گھر جس میں پڑھنے کے لئے کتاب رکھی ہوئی تھی ایک روایت میں آتا ہے حتی اتی المدراس تو اس روایت کے لحاظ سے پہلا معنی زیادہ صحیح ہے[1]

تسلموا:...... جواب امر کی وجہ سے مجزوم ہے اور اس کا ماخذ سلامت ہے۔

(۳۵۸) حدثنا محمد ثنا ابن عيينة عن سليمان بن ابی مسلم الاحول انه سمع سعيد بن جبير
ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے سلمان بن ابوموسیٰ احول نے انہوں نے سعید بن جبیر سے سنا
سمع ابن عباسؓ يقول يوم الخميس وما يوم الخميس
اورانہوں نے ابن عباسؓ سے سنا آپ نے جمعرات کے دن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ جمعرات کا دن کونسا دن ہے؟
ثم بكى حتى بل دمعه الحصى قلت يا ابا عباس و ما يوم الخميس
اس کے بعد آپ اتنا روئے کہ آپ کے آنسوؤں سے کنکریاں تر ہوگئیں، میں نے عرض کیا اے ابن عباس اور جمعرات کا دن کونسا دن ہے؟
قال اشتد برسول اللهﷺ وجعه فقال
آپ نے بیان فرمایا کہ اسی دن رسول اللہﷺ کی تکلیف میں مرض وفات کی شدت پیدا ہوئی تھی اور آپ نے فرمایا تھا
ائتونی بكتف اكتب لكم كتابا لاتضلوا بعده ابدا
کہ مجھے (لکھنے کا) ایک چمڑا دے دو، تاکہ تمہارے لئے ایک ایسی دستاویز لکھ جاؤں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے
فتنازعوا ولاينبغی عند نبی تنازع فقالوا
اس پر لوگوں کا اختلاف ہو گیا، نبی کی موجودگی میں اختلاف و نزاع غیر مناسب ہے، صحابہؓ نے کہا
ماله اهجر استفهموه فقال
حضورﷺ کو کیا ہوا کہ وہ چھوڑ کر جارہے ہیں سمجھ لو آنحضورﷺ نے پھر فرمایا
ذرونی الذی انا فيه خير مما تدعونی اليه
کہ مجھے میری حالت پر چھوڑ دو، کیونکہ اس وقت جس عالم میں، میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو
فامرهم بثلاث فقال اخرجوا المشركين من جزيرة العرب
اس کے بعد آنحضورﷺ نے تین باتوں کا حکم دیا، فرمایا کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا

[1] عمدۃ القاری ص ۹۰ ج ۱۵

واجیزوا الوفد بنحو ماکنت اجیزهم والثالثة اما ان سکت عنها
اور وفود کے ساتھ اسی طرح انعام ونوازش کا معاملہ کرنا جس طرح میں کیا کرتا تھا، تیسرے حکم کے متعلق یا آپ نے ہی کچھ نہیں فرمایا تھا
اما ان قالها فنسیتها قال سفیان هذا من قول سلیمان
یا اگر آپ نے فرمایا تھا تو میں بھول گیا ہوں، سفیان نے بیان کیا کہ یہ آخری جملہ سلیمان نے کہا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله اخرجوا المشرکین.

سوال :...... ترجمۃ الباب میں اخراجِ یہود کا ذکر اور حدیث الباب میں اخرجوا المشرکین ہے اور شرک یہودیت سے عام ہے لہٰذا مطابقت نہ ہوئی؟

جواب:...... ترجمہ میں یہود کا ذکر ہے اکثر یہودی اللہ تعالیٰ کی توحید بیان نہیں کرتے بلکہ شرک کرتے ہیں ارشاد ربانی ہے وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ ن ابْنُ اللّٰهِ الایہ [۲] جب ان کے اخراج کا حکم ہے تو جو ان کے علاوہ کفارومشرکین ہیں ان کا نکالنا تو بدرجہ اولیٰ ضروری ہوگا [۱]

قوله اقرکم ما اقرکم الله به :...... یہاں پر حدیث کا ایک حصہ ہے جو اہلِ خیبر کے بارے میں گزر چکی ہے حضور ﷺ نے یہود خیبر کو ٹھہرایا اور وہ ہمیشہ وہاں رہے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے ان کو نکالا۔

سوال:...... جزیرہ عرب سے نکالنے میں یہود کی تخصیص کیوں کی گئی؟

جواب:...... یہود باوجودیکہ اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان رکھتے تھے جب ان کو نکالنے کا حکم ہوا دوسرے معاہدین کو نکالنے کا حکم بطریق اولیٰ ثابت ہوا۔

قوله یقول یوم الخمیس:...... حدیثِ قرطاس ہے اسکے متعلق تفصیل الخیر الساری ج......ص...... پر گزر چکی ہے۔

قوله فقال اخرجوا المشرکین:...... علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور انکے علاوہ دیگر علماء نے کفار کو جزیرہ عرب سے نکالنے کو واجب قرار دیا ہے۔ یعنی کفار کو جزیرہ عرب میں رہائش نہیں دی جائیگی۔ لیکن امام شافعیؒ اس حکم کو حجازِ مقدس یعنی مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور یمامہ کے ساتھ خاص کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یمن اس حکم میں داخل نہیں ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم آنے جانے سے منع نہیں کرتے لیکن تین دن سے زائد نہیں ٹھہرنے دیں گے البتہ حرم مکہ میں داخل ہونا جائز نہیں اگر خفیہ طور پر داخل ہوجائیں تو ان کو نکالنا واجب ہے البتہ امام ابوحنیفہؒ حرم میں داخلے کو جائز قرار دیتے ہیں لیکن رہائش کی اجازت نہیں داخلے پر دلیل میں وفدِ بنوثقیف کی مثال دیتے ہیں جو مسجد نبوی میں ٹھہرے تھے [۳]

---

[۱] عمدۃ القاری ص۹۰ ج۱۵ [۲] سورۃ توبہ پارہ ۱۰ آیت ۳۰ [۳] سیرت مصطفیٰ ص۱۹۹ ج۲

جمهور کی دلیل:...... ارشادِ باری تعالیٰ ہے اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ الاية[1]

جواب:...... امام صاحبؒ کی طرف سے اسکا جواب یہ ہے کہ آیت مبارکہ میں نجاست سے مرادنجاستِ معنوی ہے حسی نہیں۔

﴿۲۲۶﴾

باب اذاغدر المشركون بالمسليمن هل يعفى عنهم

کیا مسلمانوں کیساتھ کیئے ہوئے عہد کے توڑنے والے غیر مسلموں کو معاف کیا جاسکتا ہے؟

ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ یہ بیان فرمارہے ہیں کیا مسلمانوں کے ساتھ کیئے ہوئے عہد اور وعدہ کو توڑنے والے غیر مسلموں کو معاف کیا جاسکتا ہے جیسا کہ خیبر کے یہودیوں نے آنحضرت ﷺ کو زہر دے کر غدر کیا تھا اور عہد توڑا تھا۔ ھل استفہامیہ کا جواب اس لئے ذکر نہیں فرمایا کیونکہ ایسے غیر مسلموں کو معاف کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں اختلاف ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ زہر دے کر قتل کرنا ایسا ہے جیسا کہ ہتھیار سے قتل کرنا جس پر قصاص واجب ہوتا ہے۔ کوفی کہتے ہیں کہ اس میں قصاص نہیں بلکہ عاقلہ پر دیت ہے۔ اہلِ کوفہ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر زہر کو کھانے میں یا پینے کی چیز میں ملایا تو اس پر اور اس کے عاقلہ پر کوئی چیز واجب نہیں۔

اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ **اذا فعل ذٰلک وهو مكره ففيه قولان فى وجوب القود اصحهما لا**[2] یعنی امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جب کسی کو زہر زبردستی کھلایا، پلایا جائے تو اس میں (امام شافعیؒ سے) قصاص کے واجب ہونے کے بارے میں دو قول ہیں (۱) قصاص واجب ہوگا (۲) قصاص واجب نہیں ہوگا۔ صحیح یہ ہے کہ قصاص واجب نہیں ہوگا۔

(۴۵۹) حدثنا عبدالله بن يوسف ثنا الليث ثنى سعيد ن المقبرى
ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی
عن ابى هريرةؓ قال لما فتحت خيبر اهديت للنبى ﷺ شاة
اور ان سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بکری کے ایسے گوشت کا ہدیہ پیش کیا گیا
فيها سم فقال النبى ﷺ اجمعوا لى من كان هٰهنا من يهود
جسمیں زہر تھا اس پر آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ جتنے یہودی یہاں موجود ہیں انہیں میرے پاس جمع کرو

[1] پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۲۸ [2] عمدۃ القاری ص ۹۲ ج ۱۵

فجمعوا له فقال انی سائلکم عن شئی فهل انتم صادقی عنه

چنانچہ سب آ گئے اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو میں تم سے ایک بات پوچھوں گا کیا تم لوگ صحیح صحیح واقعہ بیان کردو گے؟

فقالوا نعم فقال لهم النبی ﷺ من ابوکم قالوا فلان فقال

سب نے کہا کہ جی ہاں، حضور ؐ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے والد کون تھے؟ انہوں نے کہا کہ فلاں، آنحضور ؐ نے فرمایا

کذبتم بل ابوکم فلان قالوا صدقت قال فهل انتم صادقی عن شئی ان سالت عنه

تم جھوٹ بولتے ہو، تمہارے والد تو فلاں تھے، سب نے کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں، پھر آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا

فقالوا نعم یا اباالقاسم وان کذبنا

کہ اگر میں تم سے ایک اور بات پوچھوں تو تم صحیح واقعہ بیان کردو گے؟ سب نے کہا، جی ہاں، یا اباالقاسم، اور اگر ہم جھوٹ بھی بولیں

عرفت کذبنا کما عرفته فی ابینا

تو آپ ہمارے جھوٹ کو اسی طرح پکڑ لیں گے جس طرح آپ نے ابھی ہمارے والد کے بارے میں ہمارے جھوٹ کو پکڑ لیا تھا

فقال لهم مَن اهلُ النار قالوا

حضور اکرم ﷺ نے اس کے بعد دریافت فرمایا کہ دوزخ میں جانے والے لوگ کون ہیں، انہوں نے کہا

نکون فیها یسیرا ثم تخلفونا فیها فقال النبی ﷺ

کہ کچھ دنوں کے لئے تو ہم اس میں جائیں گے لیکن پھر آپ ہماری جگہ داخل کردیئے جائیں گے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

اخسئوا فیها والله لا نخلفکم فیها ابدا ثم قال

کہ تم اس میں برباد ہو، خدا گواہ ہے کہ ہم تمہاری جگہ اس میں کبھی داخل نہیں کئے جائیں گے، پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا

هل انتم صادقی عن شئی ان سالتکم عنه فقالوا نعم یا اباالقاسم

کہ اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں گا تو کیا تم مجھے صحیح واقعہ بتادو گے؟ اس مرتبہ بھی انہوں نے کہا کہ ہاں، اے ابوالقاسم

قال هل جعلتم فی هذا الشاة سما فقالوا نعم قال

آنحضور ؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں، آنحضور ؐ نے دریافت فرمایا

ماحملکم علی ذلک قالوا اردنا ان کنت کا ذبا نستریح منک

کہ ایسا تم نے کیوں کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہمیں آرام مل جائے گا

وان کنت نبیا لم یضرک

اور اگر آپ واقعی نبی ہیں تو یہ زہر آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا

﴿تحقیق و تشریح﴾

روایت الباب کا ترجمۃ الباب سے انطباق اس طرح ہے کہ اہلِ خیبر نے غدر کیا تھا کہ بکری کا زہر آلود گوشت قتل کرنے کے لئے کھلایا تھا۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو مغازی میں عبداللہ بن یوسفؒ سے اور طب میں قتیبہؒ سے لائے ہیں امام نسائیؒ نے تفسیر میں قتیبہؒ سے اور امام مسلمؒ نے انسؓ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

أهديت للنبی ﷺ شاةٌ:...... بکری کے گوشت کا ہدیہ کیا گیا۔ بکری کا گوشت ہدیہ میں دینے والی ایک یہودیہ عورت تھی جس کا نام زینب بنت حارث تھا اور مرحب کی بہن تھی [۱]

سم :...... سین کا فتحہ، کسرہ اور ضمہ تینوں جائز ہیں اور فتحہ زیادہ فصیح ہے اور اس کی جمع سمام اور سموم آتی ہے۔

صادقیّ:...... اس کی اصل صادقون ہے جب اس کی یاء متکلم کی طرف اضافت کی گئی تو نون ساقط ہو گیا واؤ کو یاء سے بدلا اور یاء کا یاء میں ادغام کر دیا صادقی ہو گیا۔

اخسئو فیها:...... اس جملہ سے ان کے لئے طرف (دھکیلنا) اور ابعاد (دور کرنا) ہے اور ان کے لئے بددعا ہے کہ تم اس میں برباد ہو جاؤ ذلیل ہو جاؤ۔

سوال:...... جس یہودیہ نے آپ ﷺ کو زہر دے کر شہید کرنے کی ناکام کوشش کی تھی آپ ﷺ نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب:...... قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں آثار اور علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اسے قتل کیا تھا یا نہیں مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کی **الا نقتلها** آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہیں [۲] حضرت جابرؓ ابی سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس یہودیہ کو قتل کرا دیا تھا اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بشر بن براء بن معرور (جنہوں نے اسی بکری کا گوشت کھایا تھا اور ان کی موت واقع ہو گئی تھی) کے وارثوں کے حوالے کیا اور وارثوں نے اسے قتل کر ڈالا۔

تینوں احادیث میں تطبیق:...... تطبیق اس طرح ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنا معاملہ معاف کر دیا چونکہ آپ زندہ رہے اور ایک صحابی جو زہر آلود گوشت کھانے سے شہید ہو گیا اس کے قصاص میں اس کو قتل کرایا اور آنحضرت ﷺ کی طرف قتل کی نسبت مجازاً ہے۔

---

[۱] عمدۃ القاری ص۹۱ ج۱۵ [۲] مسلم شریف ص...... ج......

﴿۲۲۷﴾

باب دعاء الامام علی من نکث عهداً

عہد شکنی کرنے والوں کے حق میں امام کی بددُعا

ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتارہے ہیں کہ عہد شکنی کرنے والوں کے حق میں امام بددعا کرسکتا ہے۔

(۳۶۰) حدثنا ابو النعمان ثنا ثابت بن یزید ثنا عاصم

ہم سے ابونعمان نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ثابت بن یزید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عاصم نے حدیث بیان کی

قال سألت انساً عن القنوت قال قبل الرکوع فقلت

کہا کہ میں نے حضرت انسؓ سے دعاء قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپؓ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے ہونی چاہیے میں نے عرض کیا

ان فلانا یزعم انک قلت بعد الرکوع فقال کذب

کہ فلاں صاحب تو کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ رکوع کے بعد ہوتی ہے حضرت انسؓ نے اس پر فرمایا کہ انہوں نے غلط کہا ہے

ثم حدث عن النبی ﷺ انه قنت شهراً بعد الرکوع

پھر آپ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد دعا کی تھی

یدعو علی احیاء من بنی سلیم

اور آپ نے اس میں قبیلہ بنو سلیم کی شاخوں کے حق میں بددعا کی تھی ، انہوں نے بیان کیا

قال بعث اربعین او سبعین یشک فیه من القراء الی اناس من المشرکین

کہ آنحضور ﷺ نے چالیس یا ستر قرآن کے عالم صحابہ کی ایک جماعت، راوی کو شک تھا کہ مشرکین کے پاس بھیجی تھی

فعرض لهم هولآء فقتلوهم وکان بینهم وبین النبی ﷺ عهد فما رایته وجد علی احد ما وجد علیهم

لیکن ان لوگوں نے تمام صحابہؓ کو شہید کردیا، نبی کریم ﷺ سے ان کا معاہدہ تھا، میں نے آنحضورؐ کو کسی معاملہ پر اتنا رنجیدہ اور غمگین نہیں دیکھا جتنا غمگین آپ ان صحابہؓ کی شہادت پر تھے

مطابقته للترجمة ظاهرة.

یہ حدیث **کتاب الوتر ، باب القنوت قبل الرکوع وبعده** میں گزر چکی ہے۔[1]

---

[1] بخاری ص ۱۳۶ ج ۱

﴿۲۲۸﴾

باب امان النسآء وجوارهن

عورتوں کی امان اوران کی طرف سے کسی کو پناہ دینا

(۳۶۱) حدثنا عبدالله بن یوسف انا مالک عن ابی النضر مولی عمر بن عبیدالله

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں مالک نے خبر دی، انہیں عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ، ابوالنضر نے

ان ابامرة مولیٰ ام هانی بنت ابی طالب اخبره انه سمع ام هانئ بنت ابی طالب تقول

انہیں امام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ ابومرہ نے خبر دی کہ انہوں نے امام ہانی بنت ابی طالبؓ سے سنا آپ بیان کرتی تھیں

ذهبت الی رسول اللهﷺ عام الفتح فوجدته یغتسل

کہ فتح مکہ کے موقعہ پر میں رسول اللہﷺ کے پاس گئی پس میں نے آپﷺ کو پایا کہ آپﷺ غسل کر رہے تھے

وفاطمة ابنته تستره فسلمت علیه فقال من هذه

اور فاطمہؓ، آنحضورؐ کی صاحبزادی پردہ کئے ہوئے تھیں، میں نے آنحضورﷺ کو سلام کیا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کون صاحبہ ہیں؟

فقلت انام هانئ بنت ابی طالب فقال مرحبا بام هانئ فلما فرغ من غسله

میں نے عرض کیا کہ ام ہانی بنت ابی طالب ہوں، حضورﷺ نے فرمایا، مرحباً اے ام ہانی، پھر جب آپ غسل سے فارغ ہوئے

قام فصلی ثمان رکعات ملتحفا فی ثوب واحد فقلت یا رسول الله

تو کھڑے ہوکر آپ نے آٹھ رکعت نماز پڑھی آپ صرف ایک کپڑا جسم اطہر پر لپیٹے ہوئے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

زعم ابن امی علیّ انه قاتل رجلا قد اجرته فلان ابن هبیرة

میرے بھائی علیؓ کہتے ہیں کہ وہ ایک شخص کو جسے میں پناہ دے چکی ہوں، قتل کئے بغیر نہیں رہیں گے، یہ شخص ہبیرہ کا فلاں لڑکا ہے

فقال رسول اللهﷺ قد اجرنا من اجرت یا ام هانئ قالت ام هانی وذلک ضحی

آنحضورؐ نے فرمایا اے ام ہانی، جسے تم نے پناہ دے دی اسے ہماری طرف سے بھی پناہ ہے، ام ہانیؓ نے کہا کہ وقت چاشت کا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

زعم ابن امی:......

۱: اس سے اشارہ کیا کہ دونوں ایک ہی شکم سے پیدا ہوئے۔

۲: یا پھر دونوں کی ماں ایک ہوگی اور باپ جدا جدا، اس لئے کہا کہ میری ماں کے بیٹے۔

واقعه :...... حضرت ام ہانیؓ تشویشناک حالت میں اپنے شوہر ہبیرہ کی تلاش میں گھر گئیں وہاں انہوں نے دیکھا کہ حضرت علیؓ ان کے خاوند کے لڑکے کو پکڑے ہوئے ہیں اس لئے وہ جلدی حضور ﷺ کے پاس تشریف لے گئیں الخ۔

اختلاف:...... ائمہ اربعہؒ کے نزدیک عورت کا کسی کو امان دینا صحیح ہے حضرت ام ہانیؓ کے علاوہ بھی حضرت زینبؓ بنت رسول اللہ ﷺ نے ابوالعاص بن ربیع کو امان دی تھی، عبدالملک بن ماجشونؒ کہتے ہیں کہ عورت کی امان امام کی اجازت پر موقوف ہے اگر امام اجازت دے گا تو اجازت، ورنہ نہیں[1]

فائده:...... ام ہانیؓ فتح مکہ والے سال مسلمان ہوئیں اور ہبیرہ کے نکاح میں تھیں ان سے اولاد بھی ہوئی جن سے ایک ہانی بھی تھیں جسکی بناء پر ان کی کنیت ام ہانی ہوگئی۔

قوله فلان ابن هبيرة:...... فلاں ابن ہبیرہ سے مراد وہ بیٹا ہے جو ہبیرہ سے ہے۔ یا ام ہانیؓ کا دوسرا بیٹا مراد ہے نام حارث بن ہشام ذکر کیا گیا ہے، دونوں قول ہیں۔

وتلک ضحی :...... اس سے چاشت کی نماز کے پڑھنے پر استدلال کیا گیا ہے۔

مطابقت:...... قد اجرنا من اجرت یا ام ھانئ اس جملہ سے عورتوں کا پناہ دینا ثابت ہے۔

یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ کے شروع میں باب الصلوٰۃ فی الثوب الواحد ملتحفا به میں گزر چکی ہے[2]

﴿۲۲۹﴾

باب ذمة المسلمين وجوارهم واحدة يسعى بها ادناهم

مسلمانوں کا عہد اور ان کی پناہ ایک ہے کسی ادنیٰ حیثیت کے فرد نے بھی اگر پناہ دے دی تو اس کی حفاظت کی جائے گی

ترجمة الباب سے غرض:...... اس باب سے امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ ہر مکلف پناہ دے سکتا ہے عام ازیں کہ کمینہ ہو یا اشراف میں سے ہو۔ بعض حضرات نے کہا کہ ادناھم کے لفظ سے عورت، غلام، بچہ اور مجنون بھی داخل ہے۔ عورت کا پناہ دینا پچھلے باب میں گزر چکا اور غلام کی پناہ دینے کو جمہور نے جائز قرار دیا ہے عام ازیں قتال کرے یا نہ کرے لیکن امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ قتال کرے تو اسکا پناہ دینا معتبر ہے ورنہ نہیں، بچے کا پناہ دینا جائز نہیں لیکن اگر وہ صبی ممیز یا مراہق ہے تو بعض نے اسکی پناہ کو بھی جائز قرار دیا ہے البتہ مجنون کی پناہ دینا بالکل معتبر نہیں مثل کافر کے۔

ذمة المسلمين الخ کی ترکیب:...... ذمة المسلمين ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہے اور جوارھم کا اس پر عطف ہے معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتداء۔

واحدة:...... اس کی خبر ہے۔

[1] عمدۃ القاری ص ۹۳ ج ۱۵ [2] الخیر الساری ص ۲۷ ج ۳

(۳۶۲) حدثنا محمد بن سلام ثنا وکیع عن الاعمش عن ابراهیم التیمی عن ابیه
ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں وکیع نے خبر دی کہا ہمیں اعمش نے، کہا ہمیں ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا
قال خطبنا علی فقال ماعندنا کتاب
کہ علیؓ نے ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا کہ اس کتاب اللہ اور اس صحیفہ میں جو کچھ ہے اس کے سوا اور کوئی کتاب ایسی ہمارے پاس نہیں
نقرؤه الا کتاب الله وما فی هذه الصحیفة فقال فیها الجراحات واسنان الابل
جسے ہم پڑھتے ہوں، پھر آپ نے فرمایا کہ اس میں زخموں کے احکام ہیں اور دیت میں دیئے جانے والے اونٹ کی عمریں ہیں
والمدینة حرم ما بین عیرالی کذا فمن احدث فیها حدثا اوآوی فیها محدثا
اور یہ کہ مدینہ حرم ہے، عیر پہاڑی سے فلاں جگہ تک اس لئے اس میں جس شخص نے کوئی نئی بات داخل کی یا کسی ایسے شخص کو پناہ دی
فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لایقبل الله منه صرفا ولاعدلا
جس نے جرم کیا ہو تو اس پر اللہ، ملائکہ اور انسانوں، سب کی لعنت ہے، نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل
ومن تولی غیر موالیه فعلیه مثل ذلک و ذمة المسلمین واحدة
اور جس نے اپنے موالی کے سوا دوسرے موالی بنائے اس پر بھی اسی طرح ہے اور تمام مسلمانوں کا عہد ایک ہے
فمن اخفر مسلما فعلیه مثل ذلک
پس جس شخص نے کسی مسلمان کی پناہ کو توڑا تو اس پر بھی اسی طرح ہے۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله هذه الصحیفة فقال فیهاالجراحات واسنان الابل:...... زخموں کے احکام اور دیت اور نصاب زکوۃ کے اونٹوں کی عمریں لکھی ہوئی تھیں۔

قوله ومن تولی غیر موالیه:...... یعنی جو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کی طرف اپنی نسبت کرے یا اپنے آقا کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب ہو۔

ترجمة الباب سے مطابقت:...... روایت الباب کی ترجمۃ الباب سے فمن اخفر مسلماً فعلیه مثل ذلک سے ہے۔

﴿۲۳۰﴾

باب اذا قالوا صبأنا ولم یحسنوا اسلمنا

جب کسی نے کہا "صبانا" اور "اسلمنا" نہیں کہا

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں اگر مشرکین دورانِ جنگ اپنے اسلام لانے کی خبر دینے کے لئے صبأنا (ہم صابی ہوئے) کہیں اور اسلمنا (ہم مسلمان ہوئے) نہ کہہ سکیں تو کیا ان کا یہ کہنا رفعِ قتال (جنگ ختم کرنے والا) کے لئے کافی ہوگا یا نہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ان کا صبانا کہنا کافی ہوگا۔

وقال ابن عمر فجعل خالد یقتل فقال النبی ﷺ اللهم
ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ خالدؓ نے انہیں قتل کرنا شروع کردیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ
انی ابراء الیک مما صنع خالد ❁ وقال عمر اذا قال مترس
خالد نے جو کچھ کیا، میں تیرے حضور میں اس سے برأت کرتا ہوں، عمرؓ نے فرمایا کہ جب کسی نے کہا کہ مترس (ڈرومت)
فقد اٰمنه ان الله یعلم الالسنة کلها وقال تکلم لاباس
تو گویا اس نے اسے امان دے دی، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام زبانوں کو جانتا ہے، اور حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ جو کچھ کہنا ہو کہو، ڈرومت

وقال ابن عمر:...... یہ ایک طویل حدیث کا حصہ ہے جس کو امام بخاریؒ نے **کتاب المغازی، باب غزوة الفتح** میں ذکر کیا ہے[1]

سوال:...... حدیث الباب میں تو صبأنا کا لفظ ہی نہیں تو ترجمۃ الباب کو حدیث الباب سے مناسبت کیسے ہوگئی؟

جواب:...... بعض روایتوں میں لفظ صبأنا آیا ہے جس کو بنیاد بنا کر امام بخاریؒ نے ترجمۃ الباب قائم کردیا ہے۔

وقال عمر الخ:...... یہ تعلیق ہے عبد الرزاقؒ نے ابو وائلؒ کے طریق سے اس کو موصولاً ذکر کیا ہے۔

مترس:...... مت ڈر، یہ فارسی کا لفظ ہے یہ جملہ حضرت عمرؓ نے ہرمزان سے اس وقت کہا تھا کہ جب اس کو گرفتار کرکے مدینہ منورہ لایا گیا تھا (ہرمزان کا قصہ پوری تفصیل کے ساتھ **باب الجزیه والموادعة مع اهل الذمة والحرب** میں گزر چکا ہے)

صابی کے معنی بے دین کے ہیں۔ یا اپنے آبائی دین سے نکل جانا۔ مطلب یہ ہے کہ غیر مسلم اسلام میں داخل ہونے کیلئے صرف یہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے آبائی دین کو چھوڑ دیا، کیونکہ اسے اسلام کے متعلق کچھ زیادہ معلومات نہیں اس لئے وہ اتنا بھی نہیں کہہ سکتا کہ اسلام لایا، تو کیا اسے مسلمان سمجھ لیا جائے گا، جبکہ قرینہ بھی موجود ہو کہ اس کی مراد اسلام میں داخل ہونے سے ہی ہے، اس طرح کے احکام کی ضرورت اصل میں ہنگامی حالات کے متعلق پڑتی ہے چنانچہ جو واقعہ بیان ہوا وہ بھی اسی نوعیت کا ہے، مشرکین کا قبیلہ یہ کہنا نہیں جانتا تھا کہ ہم اسلام لائے، اس لئے اس نے صرف اس پر اکتفا کیا کہ ہم صابی (بے دین) ہوگئے۔ یاد رہے کہ مسلمانوں کو ابتداءِ عرب میں صابی ہی کہا جاتا تھا۔

---

[1] بخاری ص......ج......

﴿۲۳۱﴾

باب الموادعة والمصالحة مع المشرکین بالمال وغیرہ واثم من لم یف بالعهد

مشرکین کے ساتھ مال وغیرہ کے ذریعہ صلح اور معاہدہ اور عہد شکنی کرنے والے پر گناہ کا بیان

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اگر کفار صلح چاہیں تو تم بھی اس کے لئے تیار ہو جاؤ، اور اللہ پر بھروسہ کرو بے شک وہ سننے والا جاننے والا ہے

ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مشرکین کے ساتھ مال وغیرہ کے ذریعہ ترکِ حرب (صلح کرنا) اور معاہدہ کرنا جائز ہے جو عہد شکنی کرے گا وہ گناہ گار ہوگا مشرکین سے صلح کے جواز پر دلیل آیت پاک لائے ہیں۔

(۳۶۳) حدثنا مسدد ثنا بشرهو ابن المفضل ثنا يحيىٰ
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے بشر نے حدیث بیان کی جو مفضل کے بیٹے ہیں، کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی
عن بشير بن يسارعن سهل بن ابی حثمة قال انطلق عبدالله بن سهل و محيصة بن مسعود بن زيد الیٰ خيبر
ان سے بشیر بن یسار نے اور ان سے سہل بن ابی حثمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زیدؓ خیبر گئے
وهی يومئذ صُلْحٌ فتفرقا فاتیٰ محيصة الیٰ عبدالله بن سهل
ان دنوں صلح تھی، پھر دونوں حضرات جدا ہو گئے، اس کے بعد حضرت محیصہؓ، حضرت عبداللہ بن سہل کے پاس آئے
وهو يتشحط فی دمه قتيلا فدفنه ثم قدم المدينة
تو کیا دیکھتے ہیں کہ انہیں کسی نے شہید کر دیا ہے اور وہ خون میں تڑپ رہے ہیں انہوں نے عبداللہ کو دفن کر دیا، پھر مدینہ آئے
فانطلق عبدالرحمن بن سهل و محيصة وحويصة ابنا مسعودؓ الی النبیﷺ
اس کے بعد عبدالرحمٰن بن سعد اور مسعود کے دونوں صاحبزادے محیصہ اور حویصہؓ نبی کریمﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے
فذهب عبدالرحمن يتكلم فقال كبر كبر
گفتگو حضرت عبدالرحمٰنؓ نے شروع کی تو آنحضورﷺ نے فرمایا کہ جو صاحب عمر میں بڑے ہوں انہیں گفتگو کرنی چاہیے
وهو احدث القوم فسكت فتكلما فقال
حضرت عبدالرحمٰنؓ سب سے کم عمر تھے، چنانچہ وہ خاموش ہو گئے اور محیصہ اور حویصہؓ نے گفتگو شروع کی آنحضورﷺ نے دریافت فرمایا

اتحلفون	و تستحقون	دم	قاتلکم	او صاحبکم

کیا تم لوگ اس پر حلف اٹھا سکتے ہو تا کہ تم قاتل کے خون کے مستحق ہو جاؤ یا (فرمایا) اپنے صاحب کے

قالوا	وکیف	نحلف	ولم	نشهد	ولم نر

ان حضرات نے عرض کیا کہ ہم ایک ایسے معاملے میں قسم کس طرح کھا سکتے ہیں جس مین نہ ہم حاضر ہوئے ہوں اور نہ ہم نے دیکھا ہو

قال	فتبرئکم	یهود	بخمسین	یمیناً

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر کیا یہود تمہارے دعوے سے اپنی برائت اپنی طرف سے پچاس قسمیں پیش کر کے کر دیں؟

فقالوا	کیف	ناخذ	ایمان	قوم	کفار	فعقله	النبی ﷺ	من عنده

ان حضرات نے عرض کیا کہ کفار کی قسموں کا ہم کس طرح اعتبار کر سکتے ہیں، چنانچہ حضورا کرم ﷺ نے خود اپنے پاس سے ان کی دیت ادا کر دی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله "وهی یومئذ صلح"

امام بخاریؒ اس حدیث کو صلح میں مسدد سے اور ادب میں سلیمان بن حربؒ سے اور دیات میں ابونعیمؒ سے اور احکام میں عبداللہ بن یوسفؒ وغیرہ سے لائے ہیں امام مسلمؒ نے حدود میں عبداللہ بن عمروؒ وغیرہ سے امام ابوداؤد نے دیات میں قواریریؒ وغیرہ سے اور امام ترمذیؒ دیات میں قتیبہؒ وغیرہ اور امام نسائیؒ نے قضاء وقسامۃ میں قتیبہؒ سے اور امام ابن ماجہؒ نے دیات میں یحییٰ بن حکیمؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔[1]

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ الایة:...... یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ مشرکین سے صلح ہو سکتی ہے۔

قوله للسلم:...... بعض نے کہا کہ سلم سین کے فتح کے ساتھ اور سین کے کسرہ کے ساتھ دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔ یعنی صلح کرنا اور ابوعمروؒ نے کہا کہ ان میں فرق ہے سَلم بالفتح صلح کے معنی میں آتا ہے اور سِلم بالکسر اسلام کے معنی میں آتا ہے۔

وهی یومئذ صلح:...... ای والحال ان خیبر یوم وقوع هذه القضیة صلح یعنی کانوا مصالحة مع النبی ﷺ یعنی ان دنوں خیبر کے یہودیوں سے صلح تھی۔

وهو یتشحط فی دم:...... عبداللہ بن سہلؓ خون میں لت پت تھے اور تڑپ رہے تھے۔

قوله قال فتبرئکم یهود بخمسین یمیناً:

مسئله قسامة:...... اگر کسی علاقہ میں کوئی مقتول پایا جائے اور اس کے قاتل کی تعیین پر گواہ نہ ہوں تو اس علاقہ کے پچاس آدمیوں سے قسمیں لی جائیں گی وہ اس طرح قسم کھائیں گے کہ نہ ہم نے قتل کیا ہے اور نہ ہم نے دیکھا ہے نہ ہم جانتے ہیں اور نہ ہی ہمیں معلوم ہے کہ اسے کس نے قتل کیا ہے۔ قسمیں کھانے سے قصاص ساقط ہو جائیگا البتہ دیت واجب ہو جائیگی۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ٩٦ ج ١٥

فائدہ:...... لیکن مدعی کی طرف سے پچاس آدمی بغیر شہادت کے قسم کھا کر قتل ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ شریعت میں قسمیں مدعی علیہ کو بری کرنے کے لئے مشروع کی گئی ہیں کسی کو ملزم بنانے کے لئے نہیں۔

﴿۲۳۲﴾

باب فضل الوفآء بالعهد

ایفائے عہد کی فضیلت

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ ایفائے عہد (وعدہ پورا کرنے) کی فضیلت بیان کر رہے ہیں۔

(۳۶۴) حدثنا یحییٰ بن بکیر ثنا اللیث عن یونس عن ابن شهاب
ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے
عن عبیدالله بن عبدالله بن عتبة اخبره ان عبدالله بن عباس اخبره ان اباسفیان بن حرب بن امیة اخبره
انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی اور انہیں ابوسفیان بن حرب بن امیہؓ نے خبر دی
ان هرقل ارسل الیه فی رکب من قریش کانوا تجارا بالشام فی المدة التی
کہ ہرقل نے انہیں قریش کے قافلے کے ساتھ بھیجا تھا، یہ لوگ شام اس زمانے میں تجارت کی غرض سے گئے تھے
مادفیها اباسفیان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فی کفار قریش
جب ابوسفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار قریش کے نمائندہ کی حیثیت سے صلح کی تھی

قوله فی المدة التی مادفیها:...... مراد اس سے وہ مدت ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش نے آپس میں صلح کی تھی۔ عرب والے بولتے ہیں مادالغر یمان یہ اس وقت جب قرض خواہ اور مقروض قرض کی ادائیگی کی مدت پر اتفاق کرلیں۔

﴿۲۳۳﴾

باب هل یُعفٰی عن الذمی اذا سحر

اگر کسی ذمی نے کسی پر سحر کر دیا تو کیا اسے معاف کیا جاسکتا ہے

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتا رہے ہیں کہ اگر کوئی ذمی جادو کرے تو کیا اسے معاف کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ ترجمة الباب میں امام بخاریؒ ھل استفہامیہ لائے ہیں اس کا جواب حدیث میں موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو کرنے والے کو قتل نہیں کیا تھا لیکن اگر سحر کی وجہ سے قتل کیا جائے تو اسے قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

وقال ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال سئل اعلیٰ من سحر من اهل العهد
اور کہا ابن وہب نے بیان کیا، کہا مجھے یونس نے خبر دی کہ ابن شہابؒ سے کسی نے پوچھا تھا کیا اگر کسی ذمی نے کسی پر سحر کر دیا
قتل قال بلغنا ان رسول الله ﷺ قد صنع له ذلک
تو اسے قتل کر دیا جائیگا؟ انہوں نے بیان کیا کہ یہ حدیث ہم تک پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر سحر کیا گیا تھا
فلم یقتل من صنعه وکان من اهل الکتاب
لیکن آنحضور ﷺ نے اس کی وجہ سے سحر کرنے والے کو قتل نہیں کروایا تھا، اور آپؐ پر سحر کرنے والا اہل کتاب میں سے تھا

❁❁❁❁❁❁❁

(۳۶۵) حدثنا محمد بن المثنی ثنا یحییٰ ثنا هشام
ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا
ثنی ابی عن عائشةؓ ان النبی ﷺ سحر
کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے حضرت عائشہؓ نے کہ نبی کریم ﷺ پر سحر کر دیا گیا تھا
حتی کان یخیل الیه انه صنع شیئا ولم یصنعه
تو بعض اوقات ایسا ہوتا کہ آپ سمجھتے کہ فلاں کام کرلیا ہے، حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا

﴿تحقیق و تشریح﴾

کان یخیل الیه انه صنع:...... علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے لکھا ہے کہ آنحضور ﷺ پر عورتوں کے معاملہ پر سحر کر دیا گیا تھا، یعنی آپ ﷺ محسوس کرتے کہ آپ ﷺ جماع پر قادر ہیں، حالانکہ ایسا نہ ہوتا حضرت شاہ صاحبؒ نے لکھا ہے کہ سحر کی یہ قسم عوام میں معروف و مشہور ہے، اور اردو میں اس کیلئے کہتے ہیں کہ ''فلاں مرد کو باندھ دیا'' حضور ﷺ پر جو سحر ہوا تھا وہ اسی حد تک تھا، ظاہر ہے کہ اس سے وحی اور شریعت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، نبی اپنی زندگی میں بہر حال انسان ہی ہوتا ہے، اور انسان کی طرح نفع، نقصان بھی اٹھاتا ہے، البتہ وحی اور شریعت کے تمام طریقے محفوظ رہتے ہیں، کیونکہ اس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہے اور وہ قادر و توانا ہے۔ اس لئے وہ خود اپنے پیغام اور وحی کی حفاظت کر سکتا ہے، اس بحث سے قطع نظر کہ سحر کی کیا حقیقت ہے، ہمارے یہاں اتنی بات تسلیم شدہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح کا بھی سحر کیا گیا ہو اور آپؐ جس درجہ بھی اس سے متاثر رہے ہوں، بہر حال آپ کی دعوت، خدا کا پیغام اور وحی اس سے قطعاً بے غبار رہی آپ کو ذہول و نسیان یوں بھی کسی وجہ سے ہو جایا کرتا تھا، تو وہ

نبوت ورسالت کے منافی نہیں ہے کیونکہ نبوت سے متعلق کسی بھی معاملہ میں اور وحی کی حفاظت کے کسی بھی طریقہ میں آپ کو کبھی کوئی ذہول یا نسیان نہیں ہوا، یہ ملحوظ رہے کہ سحر کا اثر جس درجہ بھی آپؐ پر ہوا تھا وہ ایک معمولی مدت تک تھا، پھر وہ اثر جاتا رہا تھا جیسا کہ روایات سے ثابت ہے۔

قوله فلم يقتل من صنعه:...... اس جملہ سے معلوم ہوا کہ ذمی اگر جادو کرے تو اس کو قتل نہیں کیا جائیگا۔ کیونکہ حضور ﷺ پر جادو کیا گیا تو آپ ﷺ نے جادو کروانے والے کے قتل کا حکم نہیں دیا اور وہ اہل کتاب سے تھا۔

مسئلہ:...... اگر کسی جادوگر نے جادو کے ذریعے کسی کو قتل کر دیا تو اسے قتل کیا جائیگا۔

سوال:...... ترجمۃ الباب هل يعفى عن الذمي ہے اور روایت الباب میں معاہد کے بارے میں سوال کیا گیا ہے اور جواب اہل کتاب کے بارے میں ہے لہٰذا مناسبت نہ ہوئی؟

جواب:...... ذمہ اور عہد ایک ہی معنی میں ہے اور اہل کتاب سے مطلق اہل کتاب مراد نہیں ہے بلکہ وہ اہل کتاب مراد ہیں جن کے لئے عہد ہے اور اگر ان کے لئے عہد نہیں تو وہ حربی ہوں گے اور حربی واجب القتل ہے۔

سوال:...... باب کی دوسری روایت میں نہ ذمی کا ذکر ہے اور نہ ہی اہل کتاب کا ذکر ہے تو یہ روایت ترجمہ پر کیسے منطبق ہوگی؟

جواب:...... پہلی حدیث میں جو قصہ مذکور ہے اسکا تتمہ ترجمۃ الباب پر دلالت کرتا ہے لھذا مطابقت پائی گئی۔

سحر:...... آپ ﷺ پر جادو کیا گیا، جادو کرنے والے یہودی کا نام لبید بن اعصم تھا جادو کا عمل بنی زریق کے کنواں (ذروان یا اروان نامی) میں کیا گیا تھا اس کے اتارنے کے لئے دو فرشتے آئے اور سورۃ الفلق اور سورۃ الناس دونوں سورتیں پڑھ کر دم کیں جادو کا اثر جاتا رہا اور یہ اثر چھ ماہ تک رہا تھا اس کی مزید تفصیل قرآن کریم کی آخری دو سورتوں کے شانِ نزول میں دیکھئے۔ (مرتب)

﴿۲۳۴﴾

باب ما يحذر من الغدر وقول الله تعالىٰ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ (الآية)

عہد شکنی سے بچا جائے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو دھوکا دینا چاہیں (اے نبیؐ) تو اللہ آپ کے لئے کافی ہے اللہ وہ ذات ہے جس نے آپ کو قوت دی اپنی مدد سے اور ایمان والوں کے ساتھ اور الفت ڈالی ان کے دلوں میں

(۳۶۶) حدثنا الحميدي ثنا الوليد بن مسلم ثنا عبدالله بن العلاء بن زبر

ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبداللہ بن علاء بن زبر نے حدیث بیان کی

قال سمعت بسر بن عبدالله انه سمع ابا ادریس قال سمعت عوف بن مالک
انہوں نے بیان کیا کہ میں نے بسر بن عبداللہ سے سنا، انہوں نے ابوادریس سے سنا کہا کہ میں نے عوف بن مالکؓ سے سنا
قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوة تبوک وهو فی قبة من ادم
آپ نے بیان کیا کہ میں غزوہ تبوک کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف رکھتے تھے
فقال اعدد ستا بین یدی الساعة موتی ثم فتح بیت المقدس
آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ قیام قیامت کی چھ شرطیں شمار کرلو (۱) میری موت (۲) پھر بیت المقدس کی فتح
ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم
(۳) پھر ایک وباء جو تم میں اتنی شدت سے پھیلے گی جیسے بکریوں میں طاعون پھیل جاتا ہے
ثم استفاضة المال حتی یعطی الرجل مائة دینار فیظل ساخطا
(۴) پھر مال کی کثرت اس درجہ میں کہ ایک شخص سو دینار بھی اگر کسی کو دے گا تو اسے اس پر ناگواری ہو گی
ثم فتنة لا یبقیٰ من العرب الا دخلته
(۵) پھر فتنہ،اتنا ہلاکت خیز کہ عرب کا کوئی گھر باقی نہ رہے گا جو اس کی لپیٹ میں نہ آگیا ہوگا
ثم هدنة تکون بینکم و بین بنی الاصفر فیغدرون
(۶) پھر صلح جو تمہارے اور بنی الاصفر (روم) کے درمیان ہو گی ، لیکن وہ عہد شکنی کرینگے
فیاتونکم تحت ثمانین غایة تحت کل غایة اثنا عشر الفا
اور ایک عظیم لشکر کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے اس میں اسی (۸۰) علم (جھنڈا) ہونگے اور ہر علم کے تحت بارہ ہزار فوج ہو گی۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله فیغدرون.

قبة:...... قاف کے ضمہ اور باء کی تشدید کے ساتھ بمعنیٰ گول بنا(تعمیر عمارت) قبة کی جمع قباب اور قبیة آتی ہے۔

ادم:...... اسم لجمع ادیم وهوا لجلد المدبوغ المصلح بالدباغ یعنی ادیم کی اسم جمع ہے وہ رنگا ہوا چمڑا جس کو دباغت کے ذریعہ درست کیا جائے۔

ستا:...... قیامت کی چھ علامتیں۔

قوله ثم مُوتان:...... اس سے مراد اصل تو جانوروں کی بیماری ہے لیکن انسانوں میں اسکا استعمال کیا گیا ہے کہ

بیماری ایسے ہی پھیلے گی جیسا کہ جانوروں میں پھیلتی ہے مصداق اسکا طاعونِ عمواس ہے جو حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ہوا اس سے ستر ہزار انسان تین دن میں مرگئے اور یہ بیت المقدس کے فتح کے بعد کا واقعہ ہے۔

کقعاص الغنم:...... جیسے بکریوں میں طاعون پھیل جاتا ہے۔ علامہ عینیؒ لکھتے ہیں قُعاص ایک بیماری ہے جو بکریوں کو لگتی ہے تو ان کے ناکوں سے کوئی چیز بہنے لگتی ہے جس سے وہ اچانک مرجاتی ہیں[1]۔

استفاضة المال:...... مال کی کثرت۔

فیظل ساخطا:...... مال دینے والا ناراض ہوجائے گا کہ اس نے میرا مال نہیں لیا۔

هدنة:...... ھاء کے ضمہ کے ساتھ بمعنیٰ صلح۔ ھدنة کا اصل معنیٰ سکون ہے لڑائی میں حرکت ہوتی ہے اور جب صلح ہوجائے تو سکون آجایا کرتا ہے۔

قیامت کی چھ نشانیاں:...... (۱) پیغمبر کا وصال (۲) فتح بیت المقدس (۳) ایک وبا جیسے بکریوں میں طاعون کا پھیلنا (۴) مال کی کثرت (۵) ہر گھر میں پہنچنے والا فتنہ (۶) مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان صلح اور رومی عہد شکنی کریں گے۔

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں پہلی پانچ علامتیں ظاہر ہوچکی ہیں چھٹی ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی۔

﴿۲۳۵﴾

باب کیف ینبذ الٰی اهل العهد وقوله وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ الاٰية

معاہدہ کو کب فسخ کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اگر آپ کو کسی قوم کی جانب سے نقضِ عہد کا اندیشہ ہو تو آپ اس معاہدہ کو انصاف کیساتھ ختم کردیجئے'' آخر آیت تک

(۳۶۷) حدثنا ابو الیمان انا شعیب عن الزهری عن حمید بن عبدالرحمن ان اباهریرة قال

ہم سے ابو یمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے کہ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا

بعثنی ابوبکرؓ فیمن یوذن یوم النحر بمنی

کہ حضرت ابوبکرؓ نے قربانی کے دن منجملہ بعض دوسرے حضرات کے مجھے بھی منیٰ میں یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا

لایحج بعد العام مشرک ولایطوف بالبیت عریان و یوم الحج الاکبر یوم النحر

کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرسکے گا کوئی شخص بیت اللہ کا طواف ننگے ہوکر نہ کرسکے گا، اور حج اکبر کا دن یوم النحر کو کہتے ہیں

وانما قیل الاکبر من اجل قول الناس الحج الاصغر فنبذ ابوبکر الی الناس فی ذلک العام

اسے حج اکبر اس لئے کہا گیا کہ لوگ (عمرہ کو) حج اصغر کہتے ہیں معاہدے کو حضرت ابوبکرؓ نے اسی سال توڑ دیا تھا

[1] عمدۃ القاری ص ۱۰۰ ج ۱۵

فلم يحج عام حجة الوداع الذى حج فيه النبیﷺ مشرك
چنانچہ حجۃ الوداع کے سال، جس میں رسول اللہ ﷺ نے حج کیا تھا، کوئی مشرک حج نہ کر سکا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فى قوله "فنبذ ابوبكر الى الناس"

تطبیق:...... مہلبؒ شارحِ بخاری نے کہا کہ حضور ﷺ کو مشرکین کے غدر کا خوف ہوا اس لئے معاہدہ توڑنے کا اعلان کرنے کے لئے بھیجا اور معاہدہ ختم فرما دیا اسی سے ترجمۃ الباب ثابت ہوتا ہے۔

قوله فانبذ اليهم:...... صاف بات نکھری ہوئی کہہ دو۔

قوله علىٰ سواء:...... جتنا تمہیں معلوم ہے اتنا انہیں بھی معلوم ہو جائے۔

﴿۲۳۶﴾

باب اثم من عاهد ثم غدر

معاہدہ کرنے کے بعد عہد شکنی کرنے والے پر گناہ

ترجمۃ الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بتا رہے ہیں کہ معاہدہ کرنے کے بعد معاہدہ توڑنے والا گناہ گار ہو جاتا ہے لہٰذا معاہدہ توڑنے کے گناہ سے بچنا چاہئے۔

وقول الله اَلَّذِيْنَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِىْ كُلِّ مَرَّةٍ
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "وہ لوگ جن سے آپ معاہدہ کرتے ہیں اور پھر ہر مرتبہ وہ عہد شکنی کرتے ہیں اخیر آیت تک۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

(۳۶۸)حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا جرير عن الاعمش عن عبدالله بن مرة
ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے جریر نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے اعمش نے، ان سے عبداللہ بن مرہ نے
عن مسروق عن عبدالله بن عمروؓ قال قال رسول اللهﷺ اربع خلال
ان سے مسروق نے، ان سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، چار عادتیں ایسی ہیں
من كن فيه كان منافقا خالصاً، من اذا حدث كذب
کہ اگر یہ چاروں کسی ایک شخص میں جمع ہو جائیں تو وہ پکا منافق ہے، وہ شخص جو بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے

واذاوعد اخلف واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر

اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب معاہدہ کرتا ہے تو عہد شکنی کرتا ہے اور جب کسی سے لڑتا ہے گالی گلوچ پر اتر آتا ہے

من کانت فیه خصلة منھن کانت فیه خصلة من النفاق حتی یدعھا

اور اگر کسی شخص کے اندر ان چاروں عادات میں سے ایک عادت ہے تو اس کے اندر نفاق کی ایک عادت ہے یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے

والحدیث مر فی کتاب الایمان فی باب علامة المنافق.

(۳۶۹)حدثنا محمدبن کثیر انا سفیان عن الاعمش عن ابراھیم التیمی عن ابیه

ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی کہا وہ اعمش سے وہ ابراہیم تیمی سے وہ اپنے والد سے

عن علیؓ قال ما کتبنا عن البنی ﷺ الا القرآن و ما فی ھذہ الصحیفة قال النبی ﷺ

اور ان سے علیؓ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے قرآن مجید اور اس صحیفہ کے سوا اور کوئی چیز نہیں لکھی تھی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا

المدینة حرام مابین عائر الیٰ کذا فمن احدث حدثا او اوٰی محدثا

کہ مدینہ، عیر پہاڑی اور فلاں پہاڑی کے درمیان، حرم ہے پس جس نے کوئی نئی چیز داخل کی یا کسی ایسے شخص کو اس کے حدود میں پناہ دی

فعلیه لعنة الله و الملائکة والناس اجمعین لایقبل منه عدل ولاصرف وذمة المسلمین واحدة

تو اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہو گی اور نہ نفل، اور مسلمانوں کا عہد ایک ہے

یسعی بھا ادناھم فمن اخفر مسلما

معمولی سے معمولی فرد کے عہد کی حفاظت کے لئے بھی کوشش کی جائے گی اور جو شخص کسی بھی مسلمان کے عہد کو توڑے گا

فعلیه لعنة اللّٰه والملائکة والناس اجمعین لایقبل منه صرف ولاعدل

اس پر اللہ، ملائکہ اور انسان سب کی لعنت ہے۔ اور نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہو گی اور نہ نفل

ومن والیٰ قوما بغیر اذن موالیه فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین

اور جس نے اپنے مولا کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو اپنا مولا بنالیا تو اس پر اللہ، ملائکہ اور انسان سب کی لعنت ہے

لایقبل منه صرف ولا عدل

نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہو گی اور نہ نفل

(۳۷۰)قال وقال ابوموسیٰ ثنا ھاشم بن القاسم ثنا اسحاق بن سعید
ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید نے حدیث بیان کی
عن ابیه عن ابی هریرةؓ قال کیف انتم اذا لم تجتبؤا دینارا ولا درهما
ان سے ان کے والد اوران سے حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا، اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا، جب نہ تمہیں درہم ملے گا اور نہ دینار
فقیل له وکیف ترىٰ ذالک کائنا یا اباهریرةؓ قال
اس پر کسی نے کہا کہ جناب ابوہریرہؓ آپ کس بنیاد پر فرماتے ہیں کہ ایسا ہو سکے گا، حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا
ای والذی نفس ابی هریرةؓ بیده عن قول الصادق المصدوق قالوا
ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ابوہریرہؓ کی جان ہے، یہ بہت سچ بولنے والے کا ارشاد ہے، لوگوں نے پوچھا تھا
عم ذٰلک قال تنتهک ذمة الله وذمة رسولهﷺ
کہ یہ کیسے ہو جائے گا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑا جانے لگے گا
فیشد اللّٰه قلوب اهل الذمة فیمنعون ما فی ایدیهم
تو اللہ تعالیٰ بھی ذمیوں کے دلوں کو سخت کردے گا اور وہ اپنا مال دینا بند کر دیں گے

قال ابو سیٰ حدثنا هاشمؒ الخ:...... ابوموسیٰؒ سے مراد محمد بن مثنیٰؒ، استاد امام بخاریؒ ہیں اور یہ تعلیق ہے اکثر نسخوں میں ایسے ہی ہے اور بعض نسخوں میں حدثنا ابوموسیٰؒ ہے ابونعیمؒ نے اپنی مستخرج میں اس کو موصولاً بیان کیا ہے [1]۔

فیمنعون ما فی ایدیهم:...... ذمی اپنا مال دینا بند کردیں گے یعنی جزیہ نہیں دیں گے۔

حمیدیؒ کہتے ہیں کہ امام مسلمؒ نے اس حدیث کا ایک اور مطلب ومعنیٰ اور طریق سے بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے عن سهل عن ابیه عن ابی هریرةؓ رفعه منعت العراق درهمها وقفیزها الحدیث [2] یعنی حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ عراق کا درہم اور قفیز عراق والوں سے روک دیا جائے گا۔

منعت ماضی کا صیغہ لاکر مستقبل مرادلیا گیا ہے جس چیز کا وقوع اور تحقق یقینی ہو اس کو مبالغۃً ماضی سے تعبیر کردیا کرتے ہیں۔

اور مسلم شریف میں حضرت جابرؓ سے مرفوعاً مروی ہے **یوشک اهل العراق ان لایجئ الیهم قفیزهم ولا درهم قالوا مما ذاک قال من قبل العجم یمنعون ذٰلک** یعنی قریب ہے کہ عراق والوں کی طرف قفیز اور درہم نہیں آئے گا صحابہ نے عرض کیا کس وجہ سے؟ آنحضرتﷺ نے ارشاد فرمایا عجمیوں کی جانب سے یہ روکاوٹ ڈالی

---

[1] عمدۃ القاری ص۱۰۲ج ۱۵ [2] مسلم شریف ص......ج......

جائے گی یعنی عجم والے روک دیں گے(تقریباً تین سال سے عراق والوں کا یہی حال ہے جب سے عجمیوں، امریکیوں اور برطانیوں وغیرھما) نے عراق پر ناجائز قبضہ کیا ہے اللہ پاک عراق والوں کی حفاظت فرمائے آمین (مرتب)

قوله قال کیف انتم اذا لم تجتبئوا:...... یعنی جب تم خراج کے طریقہ پر نہ لوگے تو تمہارا کیا حال ہوگا۔

قوله قال تنتهک ذمة الله وذمة رسوله:...... اس جملہ سے ترجمۃ الباب ثابت ہے۔

﴿۲۳۷﴾

باب

(۳۷۱)حدثنا عبدان انا ابوحمزة قال سمعت الاعمش قال
ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں ابوحمزہ نے خبر دی کہا کہ میں نے اعمش سے سنا، انہوں نے بیان کیا
سالت اباوائل شهدت صفين قال نعم فسمعت سهل بن حُنيف يقول
کہ میں نے ابووائل سے پوچھا کیا آپ صفین کی جنگ میں شریک تھے، انہوں نے بیان کیا کہ ہاں اور میں نے سہل بن حنیفؓ کو یہ فرماتے سنا
اتهموا رايكم رايتني يوم ابي جندل ولو استطيع ان ارد امر رسول الله ﷺ رددته
کہ تم لوگ خود اپنی رائے کو الزام دو، میں تو ابوجندلؓ کے دن کو دیکھ چکا ہوں اگر میں نبی کریم ﷺ کے حکم کو رد کرسکتا تو اس دن رد کرتا
وما وضعنا اسيافنا على عواتقنا لا مر يفظعنا الااَسهَلْنَ بنا الى امر نعرفه غير امرنا هذا
کسی بھی خوفناک کام کے لئے جب بھی ہم نے اپنی تلواریں اپنے کاندھوں پر اٹھالیں تو ہماری تلواروں نے ہمارا کام آسان کردیا، اس کام کے سوا

یہ باب بلاترجمہ ہے اور یہ باب فی الباب کے قبیل سے ہے۔

قوله صفين:...... (صاد کے کسرہ اور فاء کی تشدید کے ساتھ) صفین فرات کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے جہاں پر حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے لشکروں کے درمیان مڈبھیڑ ہوگئی تھی۔

قوله یقول اتهموا رأیکم:...... یہ بات صفین کے دن فرمائی تھی اس دن آپ حضرت علیؓ کے ساتھ تھے آپ دونوں فریقوں کو نصیحت کررہے تھے ہر فریق اپنی رائے اور اجتہاد کرتے ہوئے قتال کررہا تھا یہ اس لئے کہا کہ حضرت سہلؓ کے بارے قتال میں تقصیر کرنے کی تہمت لگائی جارہی تھی تو انہوں نے کہا کہ تم اپنے آپ کو تہمت لگاؤ میں تقصیر کرنے والا نہیں ہوں ضرورت کے وقت جیسے یوم حدیبیہ میں کہ اگر میں حضور ﷺ کے حکم کی مخالفت کی قدرت رکھتا تو اس دن قتال کرتا لیکن میں نے مسلمانوں کی مصلحت کی غرض سے قتال میں توقف کیا۔ یہ خودمختاری غلطی ہے اپنی ہی تلوار سے اپنے بھائیوں کا خون بہارہے ہو یاد رہے کہ بہت سارے صحابہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے جھگڑے میں شریک نہیں ہوئے تھے۔

قولہ یوم ابی جندل:...... گویا کہ یوم حدیبیہ یوم ابو جندل ہی ہے کیونکہ ابو جندلؓ مسلمان ہو کر بیڑیوں میں جکڑے ہونے کی حالت میں مشرکوں کے قبضہ سے بھاگ کر آئے تھے لیکن حضور ﷺ نے ان کو واپس کر دیا تھا۔

سوال:...... یوم ابی جندل کہا یوم حدیبیہ کیوں نہیں کہا؟

جواب:...... کیونکہ اس دن ابوجندلؓ کا لوٹایا جانا مسلمانوں پر انتہائی شاق گزرا تھا حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ فعلیٰ ما نعطی الدنیة فی دیننا یعنی اے اللہ کے نبی اگر ہم حق پر ہیں تو کیوں کوتاہی دکھائیں ہم ان سے قتال کریں گے اور اس صلح پر راضی نہیں ہونگے۔ اسی بناء پر اس دن کو یوم ابی جندل سے تعبیر کیا ہے۔

غیر امرنا ھٰذا:...... یعنی امر الفتنة التی وقعت بین المسلمین فانها مشکلة حیث حلت المصیبة بقتل المسلمین فنزع السیف اولی من سله فی الفتنة[1] یعنی وہ فتنہ جو مسلمانوں میں واقعہ ہوا اس لئے کہ وہ فتنہ بڑا مشکل ہے یہاں تک کہ اتری مصیبت مسلمانوں کے قتل کرنے میں پس روک لینا تلوار کو بہتر ہے تلوار کھینچنے سے۔

(۳۷۲)حدثنا عبدالله بن محمد ثنا یحییٰ بن اٰدم ثنا یزید بن عبدالعزیز
ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یزید بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی
عن ابیه ثنا حبیب بن ابی ثابت حدثنی ابو وائل
ان سے ان کے والد نے ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابو وائل نے حدیث بیان کی
قال کنا بصفین فقام سهل بن حنیف فقال ایها الناس
انہوں نے بیان کیا کہ ہم مقام صفین پر پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے، پھر سہل بن حنیفؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو!
اتهموا انفسکم فانا کنا مع رسول الله ﷺ یوم الحدیبیة ولو نری قتالا لقاتلنا فجاء عمر بن الخطاب
تم خود کو الزام دو، ہم صلح حدیبیہ کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اگر ہمیں لڑنا ہوتا تو اس وقت لڑتے، عمرؓ اس موقعہ پر آئے
فقال یا رسول الله السنا علی الحق وهم علی الباطل فقال بلیٰ فقال
اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ، کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کیوں نہیں؟ عمرؓ نے کہا
الیس قتلانا فی الجنة وقتلاهم فی النار قال بلیٰ قال
کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ کیوں نہیں، پھر عمرؓ نے کہا
فعلی م نعطی الدنیة فی ینننا انرجع ولم یحکم اللّٰه بیننا وبینهم
کہ پھر ہم اپنے دین کے معاملہ میں کیوں کمزور رہیں؟ کیا ہم واپس چلے جائیں گے اور ہمارے اور ان کے درمیان کوئی فیصلہ اللہ نہیں کرے گا

[1] عمدۃ القاری ص ۱۰۳ ج ۱۵

قال یا ابن الخطاب انی رسول الله ولن یضیعنی الله ابدا فانطلق عمر الی ابی بکر
آنحضور ﷺ نے فرمایا، اے ابن خطاب میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا اس کے بعد عمرؓ، ابوبکرؓ کے یہاں گئے
فقال له مثل ما قال للنبی ﷺ فقال انه رسول الله
اور ان سے وہی سوالات کئے جو نبی کریم ﷺ سے کر چکے تھے، انہوں نے بھی کہا کہ آنحضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں
ولن یضیعه الله ابدا فنزلت سوره الفتح فقرأها رسول الله ﷺ علی عمر الیٰ آخرها
اور اللہ انہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا پھر سورہ فتح نازل ہوئی اور آنحضورؐ نے عمرؓ کو اسے آخر تک پڑھ کر سنائی
فقال عمر یا رسول الله اوفتح هو قال نعم
تو عمرؓ نے عرض کیا، کیا یہی فتح ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں

اس حدیث کا تعلق بھی گزشتہ باب سے ہے جیسے اس سے پہلی حدیث کا تھا۔

سوال:...... آنحضرت ﷺ کو مکہ سے باہر حدیبیہ کے مقام روکا گیا سب نے نحر کیا اور سر کے بال منڈوائے اس کو فتح سے تعبیر کرنا کس طرح صحیح ہے؟

جواب:...... یہ سب کچھ صلح سے تمامیت سے پہلے ہوا اور جب صلح تمام ہوئی تو درحقیقت اسلام اور مسلمانوں کو فتح تھی حضرت عمرؓ کا سوال کیا یہی فتح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں (یہی فتح ہے)

امام بخاریؒ اس حدیث کو اعتصام میں عبدانؒ وغیرہ سے اور خمس میں حسین بنؒ اسحٰق سے اور تفسیر میں احمد بن اسحٰقؒ سے لائے ہیں امام مسلمؒ نے مغازی میں ایک جماعت سے اور امام نسائیؒ نے تفسیر نے احمد بن سلیمانؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

(۳۷۳)حدثنا قیتبة بن سعید ثنا حاتم بن اسماعیل عن هشام بن عروة
ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، وہ ہشام بن عروہ سے
عن ابیه عن اسماء بنت ابی بکرؓ قالت قدمت علیّ امی وهی مشرکة فی عهد قریش اذ عاهدوا رسول الله ﷺ ومدتهم مع ابیها
وہ والد سے اور ان سے اسماء بنت ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ قریش سے جس زمانہ میں رسول اللہ ﷺ نے صلح کی تھی اسی مدت میں میری والدہ اپنے والد کو ساتھ لے کر میرے پاس تشریف لائیں، وہ اسلام میں داخل نہیں ہوئی تھیں
فاستفتت رسول الله ﷺ فقالت یا رسول الله ان امی قدمت علیَّ وهی راغبة
اسماءؓ نے اس سلسلے میں آنحضور ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ، میری والدہ آئی ہوئی ہیں اور مجھ سے ملنا چاہتی ہیں

ا عمدة القاری ص۱۰۳ ج۱۵

افاصلها	قال	نعم	صلیها
تو کیا مجھے ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنی چاہیے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں ، ان کیساتھ صلہ رحمی کرو			

﴿تحقیق و تشریح﴾

قوله او فتح هو قال نعم:...... چونکہ یہ صلح فتوحات کے مبادی میں سے تھی کیونکہ اس صلح کے طفیل کافروں کو حضور ﷺ کے ساتھ میل جول کا موقع ملا تو حضور ﷺ اور مسلمانوں کے اخلاق کو دیکھ کر بہت سارے لوگ مسلمان ہو گئے تھے اور صلح سے مسلمانوں کو بہت سے برکات دنیاوی واُخروی حاصل ہوئیں۔

قوله قدمت عَلَیَّ امی:...... ان کی ماں کا نام قیلہ ہے۔اور ان کے باپ کا نام عبدالعزیٰ ہے حضرت اسماءؓ اور حضرت عائشہؓ باپ شریک بہنیں ہیں۔

قوله وهی راغبة:...... راغبۃ کے دو معنی بیان کئے گئے ہیں ا۔اسلام سے اعراض کرنے والی ب ۲۔ مال کے اندر رغبت کرنے والی ہے۔

اس باب میں تین حدیثیں ذکر فرمائی ہیں دو سہل بن حنیفؓ سے اور تیسری حدیثِ اسماءؓ۔ پہلی دو حدیثوں کا ربط باب سے اس طرح ہے کہ دونوں میں نقضِ عہد سے جو قریش کا نقصان ہوا اور مسلمانوں کا غلبہ ہوا فتح مکہ کی صورت میں اس کا بیان ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ غدر مذموم ہے اور وفاءِ عہد ممدوح ہے اور تیسری حدیث کا ربط اس طرح ہے کہ اس روایت میں صلہ رحمی کا حکم دیا ہے جو کہ تقاضہ کرتا ہے عدم غدر کا۔گویا کہ یہ باب پہلے باب کا تتمہ ہے۔

﴿۲۳۸﴾

باب المصالحة علی ثلاثة ایام او وقت معلوم

تین دن یا کسی متعین وقت کے لئے صلح

(۳۷۴)حدثنا احمد بن عثمان بن حکیم حدثنا شریح بن مسلمة
ہم سے احمد بن عثمان بن حکیم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہا
ثنا ابراهیم بن یوسف بن ابی اسحاق ثنی ابی عن ابی اسحاق
ہم سے ابراہیم بن یوسف بن ابواسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے بیان کیا
ثنی البراءؓ ان النبی ﷺ لما اراد ان یعتمر
اور ان سے حضرت براء بن عازبؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے جب عمرہ کرنا چاہا

ارسله الى اهل مكة يستاذنهم ليدخل مكة فاشترطوا عليه

تو آپ ﷺ نے مکہ کے لوگوں سے اجازت لینے کیلئے آدمی بھیجا مکہ میں داخلہ کیلئے، جنہوں نے اس شرط کے ساتھ

ان لا يقيم بها الا ثلاث ليال ولا يدخلها الا بجلبان السلاح ولا يدعو منهم احدا

کہ مکہ میں تین دن سے زیادہ قیام نہ کریں، ہتھیار نیام میں رکھے بغیر داخل نہ ہوں اور کسی فرد کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں

قال فاخذيكتب الشرط بينهم على بن ابى طالب فكتب هذا ما قاضى عليه محمدرسول الله

انہوں نے بیان کیا کہ پھر ان شرائط کو علی بن ابی طالبؓ نے لکھنا شروع کیا اور اس طرح لکھا ''یہ محمدؐ اللہ کے رسول کے صلح کی دستاویز ہے

فقالوا لو علمنا انک رسول الله لم نمنعک ولبايعناک

کفار نے کہا کہ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو پھر آپ کو روکتے ہی نہیں، بلکہ آپ پر ایمان لاتے

ولكن اكتب هذا ما قاضى عليه محمدبن عبدالله فقال

اس لئے تمہیں یوں لکھنا چاہیے'' یہ محمد بن عبداللہ کے صلح کی دستاویز ہے'' اس پر آنحضو ﷺ نے فرمایا

انا والله محمد بن عبدالله وانا والله رسول الله قال وكان لا يكتب

خدا گواہ ہے کہ میں محمد بن عبداللہ ہوں اور خدا گواہ ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، حضور اکرم ﷺ لکھنا نہیں جانتے تھے

قال فقال لعلى امح رسول الله فقال على والله لا امحوه ابداً قال

بیان کیا کہ آپؐ نے علیؓ سے فرمایا، رسول کا لفظ مٹا دو، علیؓ نے عرض کیا خدا کی قسم، یہ لفظ تو میں کبھی نہ مٹاؤں گا، آنحضورؐ نے فرمایا

فارنيه فاراه اياه فمحاه النبى ﷺ بيده

کہ پھر مجھے دکھاؤ بیان کیا کہ علیؓ نے آنحضور ﷺ کو وہ لفظ دکھایا اور آنحضورؐ نے خود اسے اپنے ہاتھ سے مٹا دیا

فلما دخل ومضى الايام اتوا عليا فقالوا مُرْ صاحبک

پھر جب حضور ﷺ مکہ تشریف لے گئے اور بہت سارے دن گزر گئے تو قریش علیؓ کے پاس آئے اور کہا کہ اب اپنے ساتھی سے کہو

فليرتحل فذكرذلک على لرسول الله ﷺ فقال نعم، ثم ارتحل

کہ یہاں سے چلے جائیں تو علیؓ نے اس کا ذکر آنحضور سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں چنانچہ آپ وہاں سے روانہ ہوئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة فی قولہ "ان لا یقم الاثلاث لیال"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تین دن تک صلح کی جائے تو جائز ہے اگر تین دن نہ بھی ہوں تب بھی صلح جائز ہے مثلاً دو دن یا ایک دن۔ اگر امام مصلحت خیال کرے تو اس سے زائد مدت مقرر کر کے بھی صلح کر سکتا ہے مثلاً تین ماہ تین سال وغیرہ وغیرہ۔

لا امحاہ ابداً:...... میں ان الفاظ (محمد رسول اللہ ﷺ) کو کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ ایک روایت میں **لا امحوہ** ہے اس لفظ میں تین لغتیں ہیں (۱) محا، یمحو (۲) محا، یمحا (۳) محا، یمحِی[1]

سوال:...... حضرت علیؓ کے لئے حضور ﷺ کے حکم کی مخالفت کرنا کیسے جائز ہوا؟

جواب:...... حضرت علیؓ کو دیگر قرائن سے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ امر وجوبی نہیں ہے نیز امتثال کے مقابلے میں ادب والے طریق کو ترجیح دی بزرگوں کا قول ہے **الامر فوق الادب**.

جلبان:...... جیم کے ضمہ اور لام کے سکون کے ساتھ چمڑا کا تھیلا جس میں تلوار کو رکھا جاتا ہے جسے نیام کہتے ہیں۔

﴿۲۳۹﴾
باب الموادعة من غیر وقت
غیر معین مدت کے لئے صلح

وقول النبی ﷺ اقرکم علی ما اَقَرَّکُمُ اللّٰہ بہ
اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ میں اس وقت تک تمہیں یہاں رہنے دونگا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا

ترجمة الباب کی غرض:...... امام بخاریؒ یہ بیان فرما رہے ہیں کہ کفار سے غیر معینہ مدت کے لئے صلح کرنا جائز ہے۔

اقرکم:...... یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی اس حدیث کا حصہ ہے جو **کتاب الجھاد** میں گزر چکی ہے اور **کتاب المزارعة باب اذا قال رب الارض اقرک ما اقرک اللہ** بخاری ص ۳۱۴ ج ۱ میں گزر چکی ہے۔

﴿۲۴۰﴾
باب طرح جیف المشرکین فی البئر ولا یؤخذ لھم ثمن
مشرکوں کی لاشوں کو کنویں میں ڈالنا اور ان کی لاشوں کی قیمت نہیں لی جائے گی

[1] عمدة القاری ص ۱۰۵ ج ۱۵

ترجمة الباب سے غرض:...... امام بخاریؒ یہ بیان فرمار ہے ہیں کہ مشرکین کی لاشوں کو کنویں میں پھینکنا اور ڈالنا جائز ہے اور اگر ان کی لاشیں ان کے ورثاء خرید نا چاہیں تو قیمت نہیں لینی چاہئے جب مشرکین نے نوفل بن عبداللہ بن مغیرہ کے جسم کو خرید نا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا **لاحاجة لنا بثمنه ولا جسده** ہمیں اس کی رقم اور اس کے جسم کی ضرورت نہیں [۱]

قوله ولا یؤخذ لهم ثمن:...... مشرکین سے اسکا فدیہ نہیں لیا جائیگا کیونکہ جولوگ قلیبِ بدر میں ڈالے گئے وہ رؤساءِ مشرکین تھے اگر ان کے اہل کو کنویں سے نکالنے اور دفن کی اجازت دی جاتی تو وہ لوگ اس کے لئے مال کثیر خرچ کر دیتے حالانکہ شریعت مطہرہ میں اسکا ثمن لینا جائز نہیں کیونکہ مردار کا مالک بننا اور اسکا عوض لینا جائز نہیں ہے شارع علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا ہے۔ **وفی الترمذی من حدیث ابن ابی لیلیٰ عن الحکم عن مقسم عن ابن عباسؓ ان المشرکین ارادوا ان یشتروا جسد رجل من المشرکین فابی النبی ﷺ ان یبیعهم هذا** [۱]

سوال:...... اوجھڑی ناپاک ہے جو کہ نماز کی حالت میں حضور ﷺ پر ڈالی گئی اور حضور ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے رہے اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ حاملِ نجاست کی نماز نہیں ٹوٹتی ؟

جواب (۱):...... حضور ﷺ حالتِ استغراق میں تھے اس لئے آپ ﷺ کو معلوم ہی نہیں ہوا کہ اوجھڑی ڈالی گئی ہے۔

جواب (۲):...... حضور ﷺ نے ابقاءِ ہیئت حسنہ کے لئے نماز نہیں توڑی، ہوسکتا ہے کہ بعد میں قضاء کر لی ہو۔

(۲۷۵) حدثنا عبداللّٰه بن عثمان اخبرنی ابی عن شعبة عن ابی اسحاق
ہم سے عبداللہ بن عثمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں ابواسحاق نے
عن عمرو بن میمون عن عبداللّٰهؓ قال بینا رسول اللّٰه ﷺ ساجد
انہیں عمرو بن میمون نے اور ان سے عبداللہؓ نے بیان کیا کہ مکہ میں رسول اللہ ﷺ سجدہ کی حالت میں تھے
وحوله ناس من قریش من المشرکین اذاجاءه عقبة بن ابی معیط بسلا جزور فقذفه علی ظهر النبی ﷺ
اور قریب ہی قریش کے مشرکین بیٹھے ہوئے تھے، پھر عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھڑی لایا اور نبی کریم ﷺ کی پیٹھ پر اُسے ڈال دیا
فلم یرفع رأسه حتی جاءت فاطمة فاخذت من ظهره
نبی کریم ﷺ نے سجدہ سے اپنا سر نہ اٹھایا، آخر فاطمہؓ آئیں اور حضور اکرم ﷺ کی پیٹھ سے اوجھڑی کو ہٹایا
ودعت علی من صنع ذلک فقال النبی ﷺ اللهم علیک الملاء من قریش
اور جس نے یہ حرکت کی تھی اسے برا کہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بد دعا کی کہ اے اللہ، کفار کی اس جماعت کو پکڑ لے

[۱] عمدۃ القاری ص۱۰۵ ج۱۵

اللهم علیک اباجهل بن هشام وعتبة بن ربیعة و شیبة بن ربیعة و عقبة بن ابی معیط و امیة بن خلف او ابی بن خلف
اے اللہ ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف یا فرمایا اور ابی بن خلف کو برباد کر
فلقد رایتهم قتلوا یوم بدر فالقوا فی بئر غیر امیة او اُبیّ
اور پھر میں نے دیکھا کہ یہ سب بدر کی لڑائی میں قتل کر دیئے گئے تھے اور ایک کنویں میں انہیں ڈال دیا گیا تھا سوا امیہ یا ابی کے
فانه کان رجلا ضخما فلما جرروه تقطعت او صاله قبل ان یلقی فی البئر
کہ یہ شخص بہت بھاری بھرکم تھا، جب اسے صحابہ نے کھینچا تو کنویں میں ڈالنے سے پہلے ہی اس کے تمام جوڑ الگ ہو گئے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

یہ حدیث کتاب الطهارة، باب اذاالقی علیٰ ظهر المصلی قذر الخ اس کی تشریح الخیر الساری فی تشریحات البخاری ص ۲۸۹ ج ۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

قوله فالقوا فی بئر:...... مشرکین مکہ جو بدر میں قتل کئے گئے تھے سب کنویں میں ڈالے گئے۔

قوله غیر امیة او ابی:...... یہ شک شعبہؒ کی طرف سے ہے اور صحیح امیہ ہے کیونکہ اہل مغازی کا اجماع ہے کہ امیہ یوم بدر کو قتل کیا گیا اور اسکا بھائی ابی بن خلف یوم احد کو نبی علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہوا۔

﴿۲۴۱﴾

باب اثم الغادر للبر و الفاجر

عہد شکنی کرنے والے پر گناہ، خواہ عہد نیک کے ساتھ ہو، یا بے عمل کے ساتھ

(۳۷۶)حدثنا ابوالولید ثنا شعبة عن سلیمان الاعمش عن ابی وائل
ہم سے ابوولید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان اعمش نے ان سے ابووائل نے
عن عبدالله وعن ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اور ان سے عبداللہ بن مسعودؓ نے، اور ثابت نے انسؓ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لکل غادر لواء یوم القیامة قال احدهما ینصب
قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا ہوگا اور ان میں سے ایک صاحب نے یہ بیان کیا کہ وہ جھنڈا گاڑ دیا جائے گا

۱ ترمذی شریف ص ۳۰۱ ج ۱

وقال الاخر یری یوم القیامة یعرف به

اور دوسرے صاحب نے بیان کیا کہ اسے قیامت کے دن سب کو دکھایا جائے گا جس سے وہ پہچانا جائے گا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

امام بخاریؒ اس حدیث کو فتن میں سلیمان بن حربؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے مغازی میں ابوربیعؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

قوله لکل غادر لوآء یوم القیامة :...... لواء بمعنی علم بمعنی جھنڈا۔ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ جب کوئی آدمی غدر کرتا تو ایام موسم میں اسکے لئے ایک جھنڈا بلند کیا جاتا تاکہ لوگ اس کو پہچان لیں اور اس سے بچیں۔

(۳۷۷) حدثنا سلیمان بن حرب ثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر

بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے

قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لکل غادر لوآء ینصب بغدرته

کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے اس کی عہد شکنی کے مطابق جھنڈا ہوگا

❁❁❁❁❁❁❁

(۳۷۸) حدثنا علی بن عبدالله ثنا جریر عن منصور عن مجاهد عن طاؤس

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے بیان کیا انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے

عن ابن عباس قال قال رسول الله یوم فتح مکة لاهجرة

انہوں نے عبداللہ بن عباس سے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں

ولکن جهاد ونیة واذا استنفرتم فانفروا وقال یوم فتح مکة

اور لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تمہیں جہاد کے لئے نکالا جائے تو نکلو اور فتح مکہ کے دن فرمایا

ان هٰذا البلد حرمه الله یوم خلق السمٰوات والارض

کہ بے شک اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے (اس دن سے) حرمت والا بنایا ہے جب سے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا

فهو حرام بحرمة الله الی یوم القیامة وانه لم یحل القتال فیه لا حد قبلی

پس وہ اللہ کی حرمت کے ساتھ قیامت تک حرمت والا ہے تحقیق شان یہ ہے کہ اس میں مجھ سے پہلے کسی کے لئے قتال جائز نہیں تھا

ولم يحل لى الا ساعة من نهار فهو حرام بحرمة الله الى يوم القيامة
اور میرے لئے بھی حلال نہیں ہوا مگر دن کا کچھ حصہ پس وہ اللہ تعالیٰ کی حرمت کے ساتھ قیامت تک حرمت والا ہے
لا يعضد شوكهٔ ولا ينفر صيده ولا يلتقط لقتطه الا من عرفها
اس کا کانٹا نہ کاٹا جائے اور اس کا شکار نہ بھگایا جائے اس کا لقطہ نہ اٹھایا جائے مگر وہ جو اس لقطہ کا اعلان کرے
ولا يختلى خلاه فقال العباس يا رسول الله الا الاذخر
اور اس کا گھاس نہ اکھاڑا جائے حضرت عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ مگر اذخر گھاس
فانه لقينهم ولبيوتهم قال الا الاذخر
کہ وہ ان کے لوہاروں اور ان کے گھروں کے کام آتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت ہے

قوله لا هجرة:...... مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف جو ہجرت فرض ہوئی تھی وہ ختم ہوگئی البتہ وہ مواضع جہاں دین پر عمل مشکل ہو جائے۔ وہاں سے ہجرت کرنا اب بھی واجب ہے۔

قوله ولكن جهاد ونية:...... یعنی ہجرت کا ثواب لینے کے لئے جہاد ہے اور اگر جہاد نہیں ہو رہا تو نیتِ جہاد ہے۔

آخری حدیث کی مناسبت :...... ۱۔ اہل مکہ نے غدر کیا تو انہیں اسکی سزا ملی ۲۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے محارم کو بیان کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے محارم ہوئے ہیں۔ تو جس نے ان کو توڑا اس نے اللہ کے عہد کو توڑا گویا کہ وہ غادر ہو گیا اور مستحقِ نار ہوا۔

الاساعة من نهار:...... مگر دن کا کچھ، سورۃ البلد پارہ ۳۰ میں اس کو اجمالاً بیان کیا گیا ہے

الامن عرفها:...... اس کا لقطہ وہی اٹھا سکتا ہے جو لقطہ کا اعلان کرے۔

سوال:...... لقطہ کی تعریف ہر لقطہ کے لئے عام ہے حرم کے لقطہ کے لئے تخصیص کیوں کی گئی ہے؟

جواب:...... شدتِ اہتمام کے لئے، اس لئے کہ ایامِ حج میں لقطہ کی تعریف (اعلان) مشکل ہوتی ہے لوگ غفلت کر سکتے ہیں فرمایا وہی اٹھائے جو اعلان کرے۔

﴿تمت﴾

الحمد للہ کتاب الجهاد مکمل ہوئی اور اب **کتاب بدء الخلق** الخ اور **کتاب التفسیر** پر ترتیب و تخریج کا کام جاری ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد و اور جلد یں بھی آپ کے ہاتھوں میں ہوں گی۔ (انشاء اللہ)